پیام یار

جلد [illegible] بابت ماہ جنوری [illegible] نمبر [illegible]

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

(مرتبہ)

محمد نثار حسین نگار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس

(پیام یار)

قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

ضروری باتین

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینہ کی یکم کو شایع ہوتا ہے قیمت عام سے اگرچہ سالانہ مع محصول ڈاک سوالیان ملک روساسے پانچ روپیہ سالانہ -

۲- بغیر قیمت پیشگی آئے ہر گز کسی کو روانہ نہین ہوتا منشوخ روز ریسیو ہوتا ہے -

۳- ہر تحریر جواب طلب کیلیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف -

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے - کیونکہ بصورت دیگر ٹکٹ بھیجنے میں نقصان ہے -

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے -

۶- خریدار ہو اور غیر خریدار کوئی ہو - کلام سب طرح اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا غیر طرح کا کلام بشرط گنجایش اگر پوری غزل خواہ کتنے ہی شعر ہون اعمدہ ہوگی درج کر دیجائیگی - ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا - نہ اچھا ہوگا غزل داخل دفتر ہو جائیگی - ہان اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا - انتخاب کیسی کرتی ہو - پوری غزل یا انتخاب یا غیر طرح غزلیا فی شعر اجرت دیکر درج ہو سکتی ہین لیکن صحت کا لحاظ ضرور ہوگا -

۷- ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے --

۸- اشتہارات دو ایک مرتبہ کیواسطے فی سطر ۴ زیادہ کیلیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے - اجرت ہر حال مین پیشگی لیجائیگی -

العبد محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس -
مہتمم پیام یار چوک لکھنؤ -

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس سچے کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہین لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اسکا تمغا اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین -

فہرست عطر موجودہ

عطر حنافی تولہ [illegible] عطر موتیا [illegible] عطر چنبیلی [illegible] عطر جوہی [illegible] عطر کیوڑہ [illegible] عطر سہاگ [illegible] عطر گلاب بصرہ فی تولہ [illegible] عطر گلاب [illegible] عطر روح [illegible] عطر گل [illegible] عطر عود [illegible] عطر فتنہ [illegible] برگ حنا [illegible] عطر مولسری [illegible] عطر اگر [illegible] عطر شمامۃ العنبر [illegible] عطر ایجاد بندہ نازبو فی تولہ [illegible] روغن حنا [illegible] روغن بیلہ چنبیلی کیوڑہ فی [illegible] سفوف [illegible] گولیان [illegible]

المشتہر کارندہ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین
لکھنؤ چوک -

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے - اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود حال معلوم ہو جائیگا تفصیل فرمائش بقدر روپیہ آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل ہو سکتی ہے - خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے -

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار	”	”	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار [illegible] نہایت خوب	”	”	[illegible]	[illegible]
تھان شربتی ساخت کمتر نہایت باریک	”	”	[illegible]	[illegible]
ساڑی چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ عرض طول برابر	[illegible]		[illegible]	[illegible]
پاجامہ چکن زردوزی زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبا چکن [illegible] خاص بہ اتفاق داخل [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار سلے ہوے طیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
کلاہ چوگوشہ چکن زری پسندہ و تسبیحی -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] پہننے کے قابل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً موزونی قلبت دار	”	”	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

نام جنس	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
فرد زردوزی [illegible] بیلدار و بوٹہ دار عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] کمخواب بوٹہ دار خوشرنگ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پلنگپوش بھاری جالدار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ زربفت و کمخواب بیلدار نفیس -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ فلالین و بنیت و مخمل وغیرہ	”	”	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] پہننے کے قابل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]			[illegible]	[illegible]

[illegible] ہر قسم کا [illegible] رنگ [illegible] گولیان [illegible] نہایت عمدہ [illegible] فی روپیہ [illegible]

المشتہر محمد عاشق علی [illegible] چکن لکھنؤ [illegible]

مصرع طرح پیام یار

کراہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب سید انور حسین صاحب آرزو خلف الصدق جناب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

کراہا دل پکڑ کر بار بار آہستہ آہستہ
شب ہجران کٹی اسطرح یار آہستہ آہستہ

نہین معلوم تجکو میر انازک طبع بیٹھا ہے
ذرا تھم تھم کے چل باد بہار آہستہ آہستہ

چلاد یتی ادا کی ٹھوکرین تربت مین عاشق کو
ذرا دیکھو تو ہلتا ہے مزار آہستہ آہستہ

نظر تو ہو گی وقت نزع تیرے خنجر ظالم
نکلنے گی میری جان زار آہستہ آہستہ

تری آواز کا مشتاق ہی آمید تربت مین
نہ پڑھ تو فاتحہ مرقد پہ یار آہستہ آہستہ

جناب محمد وجیہ الدین خانصاحب ابر گلشن آبادی شاگرد جناب داغ دہلوی

مزا ہے لیکے خنجر پھیر یار آہستہ آہستہ
خدا کے واسطے جلاد وار آہستہ آہستہ

نہ جان آواز ہی کے ساتھ گھبرا کر نکلجائے
مریض غم مسیحا کو پکار آہستہ آہستہ

تڑپکر جان دینگے تیری ہی قدمون پہ ہم مین
بنینگے تیر مژگان کے شکار آہستہ آہستہ

جناب محمد فصیح الزمان صاحب اثر بجھڑ اونی شاگرد جناب نسیم امروہوی

وہ چلتے وقت فرماتے ہین ہنسکر میری تسکین کو
ابھی آجائیگا دلکو قرار آہستہ آہستہ

کسی کا ہاے یہ کہنا مری فریاد کو سنکر
قیامت کیا ہے اے بیقرار آہستہ آہستہ

پہونچنا پھر تو اس تک سہل ہو جائیگی اثر اپنا
رسائی ہو اگر تا کوے یار آہستہ آہستہ

جناب سید ظہیر الدین صاحب اوسط نبیرہ جناب داغ شاگرد جناب ناسخ لکھنوی

تری تیر مژہ کا زخم کھا کر اے کمان ابرو
کراہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

نہ پڑ جاے کہین دامن پہ تیری چھینٹ اے ظالم
گلے پر پھیر تیغ آبدار آہستہ آہستہ

دل رنجور کی حالت نہ پوچھو ہم سے اے اوسط
ہوئے ہین تیر مژگان دلکے پار آہستہ آہستہ

جناب الٰہی بخش صاحب انیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنسڈ ہورہ

دل بسمل ادب کی جا ہے وہ بد ظن نہو جائین
کراہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

نسیم اب آخرت کی فکر ہی کچھ چاہیے آخر
گنہ کا بڑھ چلا ہے سر پہ بار آہستہ آہستہ

جناب شیخ احمد علی صاحب احمد نسیم تہذیب سخن صادق المطابع

نہیں پینے کو بدلا مئے ہوگی بس مردن
قدم رکھ اسپر اے غفلت شعار آہستہ آہستہ

نہیں ہے تیرے بسمل میں تڑپنے کی بس طاقت
گلے پر چل نگاہ تیغ یار آہستہ آہستہ

جناب منشی احمد علی خانصاحب احمد سمرامی حال وارد کلکتہ شاگرد جناب نعیم لکھنوی

دل مقصد بر آ نہ نکلے نہ گھبرا ادہر ہت مجنون
چلا آتا ہے وہ محمل سوار آہستہ آہستہ

صنم کی کاوش ابروئے اے احمد بتاؤں میں کیا
کرا ہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب پانڈے منی لال صاحب آزاد گورکھپوری شاگرد جناب کوثر گورکھپوری

چڑھا آتا ہے وہ روز شمار آہستہ آہستہ
گئی جاتی ہے تو مستعار آہستہ آہستہ

نئی الفت زیادہ چھیڑ اے دل نامناسب ہے
انھیں ہوگا ہمارا اعتبار آہستہ آہستہ

جناب سید محمد حسین صاحب افسون شاگرد جناب داغ مرحوم فتحپوری

ہزاروں ہوگئے گھائل تمہاری تیغ ابرو سے
کرا ہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب حکیم محمد عبد الکریم خان صاحب برہم فتحپوری

نہ پوچھو لو جانثاروں کو کہا سنو وہ رونے ہیں
یہ سب مٹ جائنگے نقش و نگار آہستہ آہستہ

تہ خنجر جو ہم مارو نگا اُف ولسو نہ نکلے گی
کرو تم ذبح گر مجکو ہزار آہستہ آہستہ

شب فرقت کا حال زار کہنا دلگی تمہارا
نہیں طاقت کہو گا اے نگار آہستہ آہستہ

خدا کا شکر ہے برہم کہ وہ شافی مطلق ہے
کرا چھے ہو چلے آخر بیمار آہستہ آہستہ

جناب انبکا پرشاد صاحب بسمل گورکھپوری برادر زادہ منشی دوار کا پرشاد افق امین صدر تحصیل گورکھپور شاگرد جناب کوثر

ارے گی ضبط چشم اشکبار آہستہ آہستہ
چڑھے دریا کا ہوتا ہے اتار آہستہ آہستہ

یقین ہوگا کہ شاید ان کو اعتبار آہستہ آہستہ
مجھے حاصل ہوا پھر اعتبار آہستہ آہستہ

جگر گاؤ روؤ رکھ کلیجے کو سنا تا ہے
کرا ہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

غضب ہے کتنی گستاخی تو نے اے ناوک فگن آخر
گیا تیر نظر سینے کے پار آہستہ آہستہ

شب فرقت کے صدمے سونہ گھبرا اے بسمل
دل بیتاب کو ہوگا قرار آہستہ آہستہ

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی

وہ دزدیدہ نگہ سے دیکھتے ہیں اسطرح مجکو ۔ شکاری کرتا ہے جیسے شکار آہستہ آہستہ
شب فرقت کی بیتابی نہ پوچھو اے بتو ہمسے ۔ کراہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب مولوی محمد احسن اللہ صاحب بسمل اہلمد دیوانی نظامت ریتی

نشہ بادہ نہ گر ہو تو مجھے بوسے دیئے جاؤ ۔ کبھی فرصت میں کر لینا شمار آہستہ آہستہ

جناب بہاری لال صاحب بہار مارہروی از کھیری بندوبست بلند شہر

لگانا دل کا مشکل ہے کہ کھا کر زخم کاری بھی ۔ کراہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ بلند شہری شاگرد جناب ذوق و جناب داغ

خزان بھی کوئی دن کی ہے نہ گھبرا بلبل نالان ۔ وہی گلشن وہی ہوگی بہار آہستہ آہستہ
ترے کوچے میں قاتل خون سے ناکہ داغی کے ۔ کراہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ
توانائی و طاقت کی شکایت تھی ہمیں لیکن ۔ جدا ہونے لگے صبر و قرار آہستہ آہستہ
ہوئے تھے دار قاتل کے سر مقتل جب یہ تشنہ ۔ کیے تھے ہم نے پلکوں سے شمار آہستہ آہستہ

جناب منشی گنگا پرشاد صاحب تائب شاگرد جناب مخزون بلگرامی

نہ سمجھو عاشقو تمکو عشق کے غم سے فراغت ہے ۔ کراہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب شیخ محمد نذیر حسین صاحب ثنا اہلکار محکمہ نمک ٹکس صدر تحصیل غازیپور

کھلے جاتے ہیں غنچے جھومتی ہیں وجد میں شاخیں ۔ چلی آتی ہے وہ باد بہار آہستہ آہستہ
پھنکا جاتا ہے بعد مرگ بھی سارا کفن میرا ۔ لگے جاتا ہوں آہ شعلہ بار آہستہ آہستہ

جناب پنڈت رام کشن صاحب جوش ہیڈ ماسٹر دربار اسکول پرتاب گڈھ راجپوتانہ

ہمارے مرغ دل کو اس بت سفاک قاتل نے ۔ کیا زخمی لگا ہونے شکار آہستہ آہستہ
ترے بسمل کو ملجائے تڑپنے کا مزا قاتل ۔ پھرا نا حلق پر خنجر کی دھار آہستہ آہستہ
لڑکپن ہی غضب جسکا ہمیں اے جوش مخزون تھا ۔ جوان ہوتا چلا اب وہ نگار آہستہ آہستہ

جناب بابو عبد الجلیل صاحب جلیل سکنڈ کلارک دفتر ڈسٹرکٹ انجنیر بلند شہر

جو منظور نظر ہے سیر گلشن تو یہاں آؤ ۔ بنا داغوں نے سینہ لالہ زار آہستہ آہستہ

جناب منشی محمد فخر الدین صاحب حاذق برہانپوری فعدارپور گاؤن شاگرد جناب بقا غازیپوری

ترہی آگے جو تڑپون دیر تک نکلے مری حسرت
چبہو میری کلیجے مین کٹار آہستہ آہستہ

وہ اٹھلاتی ہوئی میرے دل پر داغ مین آئے
چمن مین جیسے آتی ہو بہار آہستہ آہستہ

عجب عالم ہی اے حاذق بت ظالم کی کو تمیز
کرا ہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب حافظ خادم حسین صاحب خادم ساکن حال فتحپور

تہکانا کیا ہی اس ضد کا صبا کی میری تربت کا
اوڑایا بعد مردن بہی غبار آہستہ آہستہ

مریض عشق کی آتا ہی رشک ہین یہی خادم
کرا ہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی جہیرا مئو ملا

خراماں ہی چمن مین وہ نگار آہستہ آہستہ
رواں ہی ساتہ مین باد بہار آہستہ آہستہ

بہائینگے یوہین دریا لہو کے اپنی آنکہون سے
مٹائینگے یوہین دلکا غبار آہستہ آہستہ

عزیزو بار عصیاں سی جنازہ ہی مرا بہاری
پڑہو کلمہ نبی کا بار بار آہستہ آہستہ

کہاں ہی ساغر و مینا و بزم بادہ اے ساقی
چلا آتا ہے وہ ابر بہار آہستہ آہستہ

پہونچ ہی جائیگا تو منزل مقصود تک آخر
چلا چل اے ذبیح دل فگار آہستہ آہستہ

جناب چہنجل پرشاد صاحب راز خلف منشی برجلعل جیصاحب میرمنشی کوٹہ از بہر تیپور

چلے گر ناز سے وہ گلعذار آہستہ آہستہ
قدمبوسی کرے باد بہار آہستہ آہستہ

مری تربت کو ٹہکراتا ہی یار آہستہ آہستہ
مٹاتا ہے مرا نقش مزار آہستہ آہستہ

وہ یون آتے ہین اب تبسم کی جو بنکے آنکہونمین
چمن مین جسطرح آئے بہار آہستہ آہستہ

دم بسمل مین رہ رہکر شہادت کا مزہ لوٹون
چلے گر حلق پر خنجر کی دہار آہستہ آہستہ

دم نالہ یہ راز انکی محبت مجہسے کہتی ہے
کرا ہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب رشید احمد صاحب رشید شاگرد جناب واجد تہانوی

تقاضا ہی یہی گر زلف و مژگان رخ و لب کا
مرے اک دل کی ہو جائینگی چار آہستہ آہستہ

نہ گہبراؤ دل مضطر شب وصلت بہی آئیگی
خزاں کے بعد آتی ہی بہار آہستہ آہستہ

رشید خستہ دل الفت مین ایسا ہو گیا مجنون
رہا باقی گریبانمین نہ تار آہستہ آہستہ

جناب سید حسین صاحب رشید امروہوی خلف جناب سید فضل حسین صاحب سعید امروہوی

اگر ہر روز ہم کہانے لگے داغ اُس گلگی فرقت مین　　بنے گا سینہ اپنا لالہ زار آہستہ آہستہ
کہے دیتے ہین پنہان تاک مین صیاد بیٹھا ہے　　نکر غل نغمہ زن ہو اے ہزار آہستہ آہستہ
دبایا پیار سے آغوش مین ہمنے جو اُس بت کو　　تو لب پر ناز سے تہا بار بار آہستہ آہستہ

جناب محمد عبد الرحیم خانصاحب رحیم عظیم آبادی حال وارد اجمیر شاگرد جناب داغ

مزا مقتل مین کہیہ آئے خدا کیواسطے ظالم　　گلے پر پہیر نا خنجر کی دہار آہستہ آہستہ
بلا کی نازکی تم مین ہے از حد ناتوان مین ہون　　نگاہ ناز سے ہو مجپہ وار آہستہ آہستہ
فرشتے انکی خبر مین وہ اگر سن ہی لیتے ہین　　کرون مین دلسے بات اپنے ہزار آہستہ آہستہ

جناب منشی پیارے لعل صاحب راز دہلوی شاگرد جناب عزیز دہلوی

نگاہ و غمزہ و ناز و ادا اس شوخ دیدہ کے　　غضب ڈہانے لگے چارونکے چار آہستہ آہستہ

جناب شیخ قادر بخش صاحب رسوا شاگرد جناب ضبط اجمیری

سر گور غریبان جب گذر انکا ہوا ہمدم　　مزارون سے ندا آئی کہ یار آہستہ آہستہ

جناب سالگرام صاحب سالک نائب عدالت دیوانی جہالاوار

چمن مین چپکے چپکے گفتگو کرتے ہین غیرونسے　　چبہوتے ہین وہ میرے دلمین خار آہستہ آہستہ
نہین معلوم کسکے منتظر وہ آج بیٹھے ہین　　گہڑی کو دیکھتے ہین بار بار آہستہ آہستہ
رہ دور دراز عشق مین جلدی نکر سالک　　چلا چل مثل شخص پا فگار آہستہ آہستہ

جناب منشی سید حسین صاحب تسلیم لکھنوی حال مقیم کلکتہ شاگرد جناب نعیم لکھنوی

تڑپ للہ تو اے بیقرار آہستہ آہستہ　　کہ حاصل ہوگا اے دل وصل یار آہستہ آہستہ

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب تمنا لکھنوی

خزان مین بھی ہین بادل شکبار آہستہ آہستہ　　نکل اے سبزہ مینا نگار آہستہ آہستہ
رہا ہر چند مانع ضعف پیری دست وحشت کا　　ہوے دامن ہزارون تار تار آہستہ آہستہ
نہین معلوم کسکی یاد رہ رہکر ستاتی ہے　　ہوا جاتا ہے دل بے اختیار آہستہ آہستہ
تمہین تو ایک ہی بوسے مین کیا انکار تہا پہلے　　لئے کسطرح ہمنے تین چار آہستہ آہستہ

یہ مرون ہی کیا سوز دروں نے گل کہلائی ہین
پگہلتی جاتی ہی شمع مزار آہستہ آہستہ

پے تسخیر ملک دل ہوا آمادہ وہ ظالم
نکل ہی جاگے مری صبر و قرار آہستہ آہستہ

ہوئی تعبیر کل کی ہیک فردائی قیامت سی
بڑہا جب حد سی میرا انتظار آہستہ آہستہ

ترے کشتی کی حسرت نے عجب تاثیر پیدا کی
ہوئی اک خلق غم مین سوگوار آہستہ آہستہ

پڑا تہا کس بلا کے امتحان جاؤ بیجا مین
ہوا عشاق مین یہ اشمار آہستہ آہستہ

زمانہ نا موافق ہی تو کچہہ دن صبر کر ایدل
بدل جائینگے یہ لیل و نہار آہستہ آہستہ

اطاعت چاہنی والون نے اتنی حد سے زائد کی
حسینون نے بدل ڈالا شعار آہستہ آہستہ

ترانے بلبلونکے کچہہ ترقی کرتے جاتے ہین
سو گلشن پر ہی شاید بہار آہستہ آہستہ

مجہے شمشاد اک سرو خرامان یاد آتا ہے
تہاتا ہے جو کوئی گلعذار آہستہ آہستہ

جناب محمد المرتضی علیصاحب شرر پرایویٹ سکرٹری نوابصاحب ریاست بیگن پور

رہی ہی صرف میری خاک باقی اسکو رہنے دو
ذرا چل اے نسیم کوئی یار آہستہ آہستہ

خدا سمجہے اذیت دیکے مارا مجکو قاتل نے
گلے پر پہیری تیغ آبدار آہستہ آہستہ

ابہی تک انتظار یار باقی ہی اسے شاید
نکلتی ہے دلیون سے جان زار آہستہ آہستہ

مری جانب سے شاید بیرہ ہین کانین اسکے
جو کہتے ہین کیا یہ بار بار آہستہ آہستہ

نہین معلوم کسکی یاد مین اک نزاکت سے
کیا چال ہی ہر بار بار آہستہ آہستہ

گیا مین نالہ کش کوچہ مین انکے تو ادب بولا
جو رونا ہی تو رو ای سوگوار آہستہ آہستہ

شرر رہا ہوں ادب سے اس شہ خوبانکی محفل مین
گرا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب میرزا محمد مشرف یار خانصاحب شرف و ابتدا حضور نوابصاحب بہادر والی جاورہ

چلا کرتی ہی تیغ ظالم یار آہستہ آہستہ
گرا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

لیے مرون ہی میری ضعف نے یہ نعدا بعد
کہ اوٹہتا ہی مرا مشت غبار آہستہ آہستہ

اسیران کے نہین یہ تسبیح والے نام خالق کا
کیا کرتے ہین جورو کا شمار آہستہ آہستہ

اثر آتا تو آئے نالہ پرور مین میرے
وہ کہہ اٹہین کہ میری بیقرار آہستہ آہستہ

خیال تیر مژگان انسی بہی بڑہکر ہی شوخی مین
کہ کٹکتا ہے یہ دلمین مثل خار آہستہ آہستہ

اٹھا کر پانچے چلتے ہیں اور یہہ یہ قیامت ہے
دیا جاتا ہے سینہ کو ابھار آہستہ آہستہ

وہ آمادہ ہوئی جب وصل کی شب ہاتھا پائی پر
نزاکت نے کہا ای گلعذار آہستہ آہستہ

جناب شمبھو دیال صاحب شوق صدر مفصل بلند شہر

کھٹکتا تھا کبھی جو مثل خار آہستہ آہستہ
وہ تیر آخر ہوا سینے کے پار آہستہ آہستہ

تھکے ماندے ہیں منزل پر پہنچکر کچھ تو راحت ہو
خبردار ای لحد دینا فشار آہستہ آہستہ

ہوا توسن ہو گر تیز اتو اندھی ہو غبار اپنا
نہیں چلتا نہ چل ای شہسوار آہستہ آہستہ

چمن بند کے جوہر نقش پا ہو صاف کھل جائین
چمن میں گر چلے وہ گلعذار آہستہ آہستہ

سر منبر قسم کھاتا ہی واعظ میکی حرمت کے
بڑھا یہ دختِ رز کا اعتبار آہستہ آہستہ

بہت دور آگئے جب پاؤن بولا قیس چلا کر
ذرا ای لیلی محمل سوار آہستہ آہستہ

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شفقتہ کنتوری مقیم حیدرآباد دکن

بنایا اس پری نے داغدار آہستہ آہستہ
ہوا سینہ ہمارا لالہ زار آہستہ آہستہ

غم عشق فزون نے رفتہ رفتہ گھر کیا دل مین
کرا ہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

سہارا کیسو عصا کا ہو ادا اوٹھا او جھکے جاتے ہین
مریض ہجر سو کوے یار آہستہ آہستہ

تلاش شاہد مقصود و ہمت نہ ہارا ای دل
کہ یہ معشوق ہوگا ہمکنار آہستہ آہستہ

جفا و جور سہکر انکی غصے کو گھٹا دینگے
بڑھا دینگے ہم اپنا اعتبار آہستہ آہستہ

شب وصل انکی او شفقتہ کیون الجھے بیٹھے ہو
گذر جائیگا روز انتظار آہستہ آہستہ

جناب منشی احمد علی صاحب شوق مالک اخبار آزاد لکھنو

کسی دل تک نگاہ ناز یار آہستہ آہستہ
شکاری جا رہی ہی تا شکار آہستہ آہستہ

عجب کیا گر پس مردن بھی جو کرتے نہ چھوڑو دشمن
سرک آؤ تری در تک مزار آہستہ آہستہ

مقدر مین ازل ہی سے لکھا تھا بے نشان ہونگا
سب آخر او ڑ گئی خاک مزار آہستہ آہستہ

بڑھا دی و ہی رہی ہی نوجوانی انکے جوبن کو
ترقی پر ہی سینے کا ابھار آہستہ آہستہ

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا امالوی جونپوری

جفا و شرم نے انکو نہ شیون کی اجازت دی
وہ روئے دیکھکر میرا مزار آہستہ آہستہ

چلے ہیں اسجگہہ ہم لیکے دل شیدا جہاں لاکھوں
کراہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب بھر گدیال سنگہ صاحب شیدا حالمقامی ململ ضلع دربھنگہ

اوجاڑ ہی آشیاں بلبل نہ اپنا صبر ہو بیٹھے
خزاں کی بعد آتی ہے بہار آہستہ آہستہ

جناب شیخ محمد بخش صاحب ضبط اجمیری

تہ و بالا نکر عالم کو عالم مجھسے کہتا ہے
کراہا کر ذرا سینہ فگار آہستہ آہستہ

تیرے انداز کی وحشت ہے مجکو تازہ سودا ہے
گریباں کا اڑاتا ہوں میں تار آہستہ آہستہ

وہ جاتے ہیں تو انکو اے دل بیتاب جانے دے
کہ آہی جائیگا صبر و قرار آہستہ آہستہ

وہ ٹھکرا کر مرا مدفن عدو سے ہنسکے کہتے ہیں
مٹائینگے یونہیں اسکا مزار آہستہ آہستہ

جناب منشی ضمیر الدین صاحب ضمیر غازیپوری حال وارد کلکتہ شاگرد جناب نعیم لکھنوی

مری گردن پہ کر جلاد وار آہستہ آہستہ
تمنا ہے کہ نکلے جان زار آہستہ آہستہ

خرام ناز پر مٹنے کسیکی جان دیتی ہے
اوڑا باد صبا میرا غبار آہستہ آہستہ

جناب پنڈت شیو ناتھ صاحب بہادر عاشق چک تحصیلدار اوناؤ

جو برسے قبر پر ابر بہار آہستہ آہستہ
نکل جائے مرے دل کی بخار آہستہ آہستہ

بہت نازک ہے دل میرا وصیت دیتی ہے یارو
کہ رکھنا لاش کو زیر مزار آہستہ آہستہ

گلا کٹتا ہے سختی سے دم بسمل لو کہتا ہوں
چلا پھر خدا خنجر کی دھار آہستہ آہستہ

طبیبو صاف تبلاؤ خدا را ہے یہ کیا باعث
تڑپتا ہے جو یہ دل بار بار آہستہ آہستہ

شب وصلت ہی مطلب بر آیا دائم ناکامی
رہے شب بھر فقط بوس و کنار آہستہ آہستہ

نہ پانگ بتا اسکا مہ و خورشید محشر تک
پھرا کرتے ہیں گو لیل و نہار آہستہ آہستہ

یہی ہو عاشقوں کا شغل کیا ہوتا ہے فرقت میں
کراہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب محمد عبد الرؤف خانصاحب عیاش رام پوری ملازم ریاست جہالاوار

ہمارے گد گدانے سے تو وہ جاگے نہیں اب تک
دل بیتاب لے تو بھی پکار آہستہ آہستہ

تڑپتا ہے دل مضطر تڑپنے دو چلے جاؤ
اسے تو آئیگا اے جان قرار آہستہ آہستہ

جناب میوالال صاحب عاجز انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

نہ پوچھو کچھ مریض ناتوان کا حال بیتاب ۔۔ گرا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ
رہیگی بیقراری چند دن تک ہجر مین تیری ۔۔ مگر آجائیگا دلکو قرار آہستہ آہستہ

جناب عابد حسین صاحب عابد از فتحپور

یہی امید ہے فرقت مین تیری ہمکو او ظالم ۔۔ نکلجائیگی اکدن جان زار آہستہ آہستہ

جناب گوکل چند صاحب عاشق شاگرد جناب شوکت

عدو سے کہہ رہی ہین سنکے وہ فریاد عاشقکی ۔۔ گرا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

جو دیکھا جمع ہین غمخوار میرے میری میت پر ۔۔ دکھانے کو ہوئے وہ اشکبار آہستہ آہستہ

جناب پنڈت تیرتہہ رام صاحب غم از بندر شیر شاہ

لگائے کان سنتی ہین ذرا تو دیکہہ تو بلبل ۔۔ گلستان مین گلونکو تو پکار آہستہ آہستہ

جناب محمد علی خان صاحب فیروز گورکپوری

مرونگا کوچۂ جانان مین جاکر اس تمنا پر ۔۔ کہ پہونچے تا در دولت غبار آہستہ آہستہ
کہین انکو زخمونکا نہ بہٹ جائے دل ناداں ۔۔ گرا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ
ابہی تو ہجر مین فیروز ہے سیماب کی صورت ۔۔ بالآخر آئیگا دل کو قرار آہستہ آہستہ

جناب منشی فیض بخش صاحب فیض ساکن سہسرام شاگرد جناب نعیم لکھنوی

نہ چلیے آپ یون اے گلعذار آہستہ آہستہ ۔۔ قیامت آئیگی انجام کار آہستہ آہستہ
بہت ہو نحیف و زار سوز ہجر دلبر سے ۔۔ زمین قبر تو دینا فشار آہستہ آہستہ

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

مین رویا کرتا ہون لیل و نہار آہستہ آہستہ ۔۔ نکالا کرتا ہون دلکا بخار آہستہ آہستہ
ہوا مین اوڑکے مجنونکا غبار آہستہ آہستہ ۔۔ چلا ہے آج سوے کوہسار آہستہ آہستہ
دکھایا ناتوانی نے اثر یہ بعد مرنیکے ۔۔ کہ اوڑتا ہے بیابانمین غبار آہستہ آہستہ
نمو پیدا ہو نکا جو بن ہے امنگونپر جوانی ہے ۔۔ چلی آتی ہے اب فصل بہار آہستہ آہستہ
کہین ظاہر ہنوا یدل یہ تیرا راز پوشیدہ ۔۔ جو رونا ہے تو رو لیل و نہار آہستہ آہستہ

قباے تن پہ گویا کردیا اُو ستمگر نے ٹا
لگاے تیغ براں سے جو وار آہستہ آہستہ

بتاؤں ہمدمو افسوس کیا اسکا سبب تمکو
کہ کیوں روتا ہوں میں لیل و نہار آہستہ آہستہ

کہیں ایسا نہو بوسہ بہی میرے ہوں گراں اُنکو
شب وصل اسلیے کرتا ہوں پیار آہستہ آہستہ

اثر تو اُسگہڑی جانوں میں تجہیں آہ سوزاں ہو
اُنہوں بہی جب کرے تو بیقرار آہستہ آہستہ

پیام یار لایا ہے میں قربان تجہپہ اے قاصد
کروںگا جان و دل تجہپہ نثار آہستہ آہستہ

اُنہیں کچہہ رحم آیا مجہسے پوچہا کیوں قمر کیا ہے
ہوا محفل میں جب میں اشکبار آہستہ آہستہ

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی ازآرہ

سُنو گے جی لگا کر کچہہ نہ کچہہ وہ میرے قصے کو
سناؤںگا اگر میں حال زار آہستہ آہستہ

نزاکت سے اُنہیں اک اک قدم چلنا ہوا دوبہر
چلے تہے سیر گلشن کو ہزار آہستہ آہستہ

شب وصل آگئے وہ پہلو میں میرے پہر سوئیں
کروں میں چپکے چپکے اُنکو پیار آہستہ آہستہ

مزا ملنے لگا تربت میں بہی آغوش مادر کا
کہا جب یا علیؑ وقت فشار آہستہ آہستہ

محبت غیر کی کب تک بہلا دلمیں چہپاؤگے
کہ ہوگا آپ یہ راز آشکار آہستہ آہستہ

کہاں تک دید بازی کی مزے اب دل یہ کہتا ہے
قمر روزن سے تو اُنکو نگار آہستہ آہستہ

جناب مولوی سید ابن الحسین صاحب کلیم امروہوی شاگرد جناب شمیم امروہوی

مرے چپکے سے کچہہ کہنے پہ وہ کس زور سے بولے
بکے جاتا ہے کیا تو بار بار آہستہ آہستہ

سر محفل وہ میرا چہیڑنا الزام وہ دیگر
کسیکا کو سنا وہ بار بار آہستہ آہستہ

نیا سبحہ بنا یا رشتۂ الفت میں اُس بت نے
پہنسے دل کر رہا ہے وہ شمار آہستہ آہستہ

شب وصلت وہ میرا پیار اور وہ اُنکا گہبرانا
وہ بس بس ہنسکے کہنا بار بار آہستہ آہستہ

کلیم اُنکے بگڑنے کا جو ڈر ہے بدمزاجی سے
سناتے ہیں اُنہیں ہم حال زار آہستہ آہستہ

جناب منشی شنکر سہاے صاحب گلشن از سیہور

تری باتوں سے اے ناصح یکایک خاک ہو تسکین
دل مضطر کو آتا ہے قرار آہستہ آہستہ

نقاہت سے تن لاغر میں اب طاقت نہیں باقی
تڑپتا ہے ہمارا بیقرار آہستہ آہستہ

تڑپنا دیکہکر میرے دل وحشی و مضطر کا
نصیحت کرتے ہیں سب غمگسار آہستہ آہستہ

تقاضائے نزاکت سے نہ برہم ہو مزاج انکا ذرا مشاطہ زلف انکی سنوار آہستہ آہستہ
لگاوٹ کے یہ دن چرخ نیلی اے گلشن نکلتے ہیں جو آہونکے شرار آہستہ آہستہ

جناب لالہ بالگوبند صاحب لعل فارسٹر علاقہ تیلیا ضلع سیونی چھپارہ

دل شیدا کو لازم ہو کرے فریاد تھم تھم کر کرا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب نبی داد خانصاحب مشتاق وکیل عدالت دیوانی علیگڈہ

کرا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ کہ لائی رنگ زخم تیغ یار آہستہ آہستہ
یہ آہو ہی حسن کا جلوہ تو کیا موقوف ہو مجہپر سبھی ہو جائینگے تم پر نثار آہستہ آہستہ
جو آیا ہی مریض عشق کی احوال پرسی کو سر بالین دم آخر پکار آہستہ آہستہ
لگاوٹ کی نگاہونسے اشارونسے یہ محفل ہوا راز محبت آشکار آہستہ آہستہ
شب فرقت میں بہلاتی ہیں ہم اسطرح جی اپنا کیا کرتے ہیں دلسے ذکر یار آہستہ آہستہ
ہوا جب سے گذرگاہ غم و حسرت دل نالان گھٹی تاب و توان صبر و قرار آہستہ آہستہ
نہتی گو دو قدم چلنے کی طاقت ضعف سے مجہمین یہ دل لایا تری کوچے میں یار آہستہ آہستہ
کیا جو کر دیا چپکے چپکے غیر نے تمسے ہوا مجہپر ہی وہ سب آشکار آہستہ آہستہ
تماشا نوح کے طوفان کا مردم کو دکھاویگی پھر کریگی گریہ کب تک چشم زار آہستہ آہستہ

جناب مولوی محمد رضی الدین صاحب منیب ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول فتحپور ہسوا

نئے ہین تونے تلوارونکے وار آہستہ آہستہ کراہین کیون نہ پہر سینہ فگار آہستہ آہستہ
ادہر در بان کا کھٹکا ہی ادہر شحنے کا دہڑکا ہے نہ کیونکر جاوین سوئے کوئے یار آہستہ آہستہ
چلا عہد جوانی حیف آمد ہے ضعیفی کی خزان آتی ہے جاتی ہی بہار آہستہ آہستہ
ہوئی شاید ہماری خاک دامنگیر اُس بت کی چلا آتا ہے وہ سوئے مزار آہستہ آہستہ
شب وصلت جو آتا ہی تو غمازونکی دہشت سے کیا کرتا ہے باتین وہ نگار آہستہ آہستہ

جناب محمود علیصاحب مضطر صفی پوری احکام نگار و بکاری ریئسہ عالیہ بھوپال دام اقبالہا

بڑہا سینے میں داغ ہجر یار آہستہ آہستہ ہماری باغ مین آئی بہار آہستہ آہستہ
بلائین بے تکلف خلوت و جلوت مین وہ ہمکو بڑہا ہین ہم کچہ اپنا اعتبار آہستہ آہستہ

کہین رہتا ہے برپا کیے ہنگامۂ محشر — قدم رکھو زمین پر تم ہزار آہستہ آہستہ
گئے وان پہلے پہر بوسہ ملا پہر دہلکی ٹہری — بلا اُس بت پہ ہمکو اختیار آہستہ آہستہ
ابہی تازہ ہی غم اُسکی جدائی کا تجہے مضطر — نہ گہبراؤ ہوگا اضطرار آہستہ آہستہ

جناب موسیٰ بہائی صاحب تاںؔ گہڑی ساز از برہانپور شاگرد جناب یاسؔ لکہنوی

ہوا ہو تیر جیسکے دل کے پار آہستہ آہستہ — یہ لازم ہی کہ ہو وہ بیقرار آہستہ آہستہ
اوڑا کر خاک دامن سے مری مرقد کی کہتے ہین — اُٹھا ہے کون عاشق کا غبار آہستہ آہستہ
نہ اتنی تیز چل ہم ناتوانونکی لحد پر تو — صبا اگر اوڑا اپنا غبار آہستہ آہستہ

جناب عبد المجیب صاحب مقصورؔ از گورکہپور محلہ شیخپور شاگرد جناب وفورؔ

اوٹہا کرتا ہے درد دل شب فرقت مین تہم تہم کر — کرا ہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ
ہین مقتل مین آتے دیکہکر غیر و نسے کہتے ہین — چلا آتا ہے میرا جان نثار آہستہ آہستہ

جناب محمد اسحاق خانصاحب تاںؔ رئیس قصبہ دیہ شاگرد جناب داغؔ

پڑے ہین سیکڑون لخت جگر سینے مین عاشق کے — خدا کیواسطے چل اے نگار آہستہ آہستہ
جتا ہو ون یار سے آئے یکایک صبر کیا تاںؔ — طبیعت کو مری ہوگا قرار آہستہ آہستہ

جناب حکیم بانکے لال صاحب مسیحؔ امیٹہوی طبیب میونسپل شفاخانہ یونانی اوناو

وہ رکہین ہاتہہ سینے پر دل تسکین اگر پیہم — دل مضطر کو آجائے قرار آہستہ آہستہ
تڑپ سکتے نہین یاس ادب سے نالہ کیا کہینچیں — کرا ہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب پنڈت سورج بہان صاحب بیکسؔ تہانوی از حیدرآباد دکن

شب وصل آپ کرتے ہین سنگار آہستہ آہستہ — ستم کرتا ہے مجہپر انتظار آہستہ آہستہ
خبر انکو ہوئی ہوگی عجب کیا گر چلے آئین — جنازہ لیچلو سوئے مزار آہستہ آہستہ

جناب محمد مظفر الدین خانصاحب مظفرؔ تہرڈ ماسٹر مہاراج ہائی اسکول وجین مالوہ

تپ فرقت کی آتش کی نہ سوزش کم کبہی ہوگی — جلیگا بعد مرنے بہی مزار آہستہ آہستہ

جناب محمد شفیع صاحب ناظمؔ سب اورسیر متوطن میرٹہ

بہا سیلاب چشم اشکبار آہستہ آہستہ — تڑپ سینے کے اندر جان زار آہستہ آہستہ

قلم رک رک کے حال ناتوانی کر رقم میرا
اٹھاتے ہین قدم سینہ فگار آہستہ آہستہ

سپیدی و سیاہی آنکھ مین جسطرح پہرتی آکر
گذرتے ہین یون ہی لیل و نہار آہستہ آہستہ

قبا ہی تنگ مین جوبن پہٹا پڑتا ہی دیکھا ہی
پہری روا ہی سینے کو او بہار آہستہ آہستہ

صدا ہی شور محشر کا گمان ہوگا و شنتونا ہو
مجھے تربت مین رو رو کر پکار آہستہ آہستہ

نہوگا دفعتاً موقوف یون درد جگر ناظم
جو آئیگا کبھی تو دلکو قرار آہستہ آہستہ

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک ریونیو سروے افس بلبہارہی

شباب آغاز جب ہوتا ہی رونق اور بڑہتی
ہوکرتا ہی جوبن کا ابہار آہستہ آہستہ

بپا فتنے ہزارون ایک ٹہوکر سے ترے ہونگے
قدم کو روک کر چل او نگار آہستہ آہستہ

جناب پرتاب سنگہ صاحب نسیم دہارو والوی

چمن مین آیگی جو جو بہار آہستہ آہستہ
گریبان کے کرونگا تار تار آہستہ آہستہ

جناب سید وزیر حسین صاحب وزیر از رسولپور گرہیا

رہی پہلے محبت پہر ہوا عشق صنم پیدا
جنون آخر ہوا پہر آشکار آہستہ آہستہ

تصور مین وزیر خستہ کی صورتگری سیکہی
ملا محنت سے یہ نقش و نگار آہستہ آہستہ

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

چلا ہی دیکہنے کیون میرا غبار آہستہ آہستہ
کوئی آتا ہو سوے مزار آہستہ آہستہ

اوٹہین انکی نگاہین بار بار آہستہ آہستہ
کوئی آتا ہو سوے مزار آہستہ آہستہ

جگر پر داغ کہائے تین چار آہستہ آہستہ
اب آئی اس چمن مین بھی بہار آہستہ آہستہ

تمہاری شوخی رفتار کردیگی خبر مجہکو
تم آؤ خانۂ دلمین ہزار آہستہ آہستہ

کوئی بیٹھا ہو لیکن حال دل کہنے سے مطلب ہے
کہے جاتا ہون انسے بار بار آہستہ آہستہ

انہین سے اب وہ ملتے ہین کہ جنپر طعن کرتے تہے
ہوا یہ انقلاب روزگار آہستہ آہستہ

ہمارا دست وحشت ضعف سے رک رک کے اٹہتا ہے
مگر ہونگے یہ دامن تار تار آہستہ آہستہ

دیے ہین رنج پر رنج اسنے تم تم کے جدا ہمیز
جگر میرا ہوا ہی داغدار آہستہ آہستہ

وہی تاثیر ہی سوز جگر مین بعد مرون بھی
پگہلتا ہی مرا سنگ مزار آہستہ آہستہ

ترے کشتوں کی تربت پر عجب عبرت پرستی ہے — اکیلی روتی ہے شمع مزار آہستہ آہستہ

توقف سے یہ مطلب ہے کہ شاید اب بھی آئیں وہ — نکلتی ہے ہماری جان زار آہستہ آہستہ

پس مردن بھی وا رہنے کی خوگر ہو گئیں آنکھیں — بڑھا اتنا کسیکا انتظار آہستہ آہستہ

لحاظ اسوقت بھی ہے آپکی نازک مزاجی کا — گرا ہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب سید محمد نور الحسن صاحب ہاشمی خلف قاضی سید احمد سعید صاحب صفی پوری

فلک گردش میں ہے یا چشم یار آہستہ آہستہ — گذرتی جاتی ہیں لیل و نہار آہستہ آہستہ

ہوا جب مجتمع دلکا غبار آہستہ آہستہ — بنا تب خاکسار و نکا مزار آہستہ آہستہ

ہمارے کان تک سُنہ لاکے ہنس پڑتا شب وصلت — وہ کچھ کہنا بر نگ شرمسار آہستہ آہستہ

جگر کو لسے درد و داغ کی ہیں شورسے کیسی — کہ باتیں کرتی ہیں دو رازدار آہستہ آہستہ

بت نازک ہو تم کیا جنبش ابرو بھی مشکل ہے — کرو تیغ نگہ کا کوئی وار آہستہ آہستہ

مروت ہی نگہ والی ترے مژگانکی کاوش سے — کھٹکتا ہے جگر میں ایک خار آہستہ آہستہ

ہے ذکر العیش انصف العیش پوری تمنا ہے — کرے باتیں وہ ہو کر ہمکنار آہستہ آہستہ

نزاکت کا برا ہو دیکھہ بھی سکتا نہیں کوئی — تصور میں بھی ہم کرتے ہیں پیار آہستہ آہستہ

زبان سے ہاشمی کے وقت مردن کیا نکلتا ہے — محمد یا محمد بار بار آہستہ آہستہ

جناب منشی دلیپ سنگہ صاحب ہوش ساکن قصبہ تہانہ بہون

خراماں ہیں چمن میں بادہ خوار آہستہ آہستہ — گھٹا ہے چلتی ہے باد بہار آہستہ آہستہ

نہو جاے خفا وہ نازنین یہ خوف ہے مجکو — فغاں کرا ے دل بیقرار آہستہ آہستہ

جناب منشی شیخ ہدایت علی صاحب ہادی بہاری حال مقیم کلکتہ شاگرد جناب نسیم لکھنوی

خزائیں آکے یہ باد صبا کہتی ہے بلبل سے — چلی آتی ہے وہ فصل بہار آہستہ آہستہ

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

جو کہتا ہے دل مضطر سے یار آہستہ آہستہ — تڑپتا ہے کوئی بھی بیقرار آہستہ آہستہ

اٹھاتا ہے قدم یوں وہ نگار آہستہ آہستہ — چلے جسطرح کوئی بادہ خوار آہستہ آہستہ

نکلتا ہے ادھر سے جب لگا دیتا ہے اک ٹھوکر — مٹاتا ہے وہ عاشق کا مزار آہستہ آہستہ

تری بیتابیوں سی جانپر عاشق کی بنتی ہے — تڑپ لیکن دل پر اضطرار آہستہ آہستہ
کہین ایسا نہو ہمراہ اسکے دم نکلجائے — لگا کر تیر دلمین کہینچ یار آہستہ آہستہ
نزاکت کا سبکے آگیا اسمین اثر شاید — تڑپتا ہی جو دل سا بیقرار آہستہ آہستہ
رہی جاتی ہی چہپ خاک تیری ناتوانون کی — ذرا لیجا فرس او شہسوار آہستہ آہستہ
ابہی تک زخم سینہ دلمین جتنی تہوڑی ہین — مری میت ذرا لیجائین یار آہستہ آہستہ
یہی ہی خوف انکو پہر جفا تازہ نہو کوئی — گرا ہا کرتے ہین جو دل فگار آہستہ آہستہ
مین جلدی جلدی بوسہ جو لگا انکی چہلکی شب کو — وہ نازک ہین کرینگے خود شمار آہستہ آہستہ
قریب آ دو جگر مین دو، دہی سینہ کی تپک دلمین — سناؤ نگا مین اپنا حال زار آہستہ آہستہ
گذر جاتی ہی شب تو وصل کی باتون ہی باتون مین — مگر کٹتا ہی روز انتظار آہستہ آہستہ
جوانی طالب دیدار کو تو قتل کرتا ہے — چلے خنجر گلے پر آبدار آہستہ آہستہ
قیامت ہی دل عشاق کو جہنکار چہاگل کی — اوٹہا اپنے قدم کو ای نگار آہستہ آہستہ
جسے چلا رہا ہی پاس وہ موجود ہی دلمین — کوئی کہدی اری نادان پکار آہستہ آہستہ

جناب ڈاکٹر محمد عبدالغفور صاحب نسیم از جبل گونڈہ

نہ آئی خواب مین انکے خلل یہ ہی خیال انکو — گرا ہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ
تڑپنے کا تماشا تجکو دکہلاؤن جو تو ٹہہرے — خنجر کی گردن پہ میری ہائے نگار آہستہ آہستہ
تہ و بالا نہو شہر خموشان دیکہیے صاحب — ذرا اٹہکر اپنے میرا مزار آہستہ آہستہ
لگے گی ٹیس میرا شیشۂ دل بہی ہی پہلو مین — چڑہا تربت پہ گل ای گلعذار آہستہ آہستہ

جناب مولوی خلیل الدین احمد صاحب راضی صدیقی تلہری

نیا عاشق ہون آئیگا قرار آہستہ آہستہ — ہٹو اس نشتر کا ہوگا اوتار آہستہ آہستہ
یہی فتنہ خرامی ہی تو بس ٹہوکر دینگے وہ — مٹا دینگے غریبون کا مزار آہستہ آہستہ
کسیکے کان تک پہونچینگے کس صورت سی نالی — جو لب تک آئین ای پروردگار آہستہ آہستہ
کوئی واماندہ بہی پیچہے چلا آتا ہی منزل مین — ذرا او لیلی محمل سوار آہستہ آہستہ
بس ای راضی کہ اپنے زخمونکی ٹانکی ٹوٹ جائنگی — گرا ہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جناب محمد حبیب اللہ صاحب راغب اسٹوڈنٹ گورنمنٹ محمڈن نارمل اسکول پٹنہ

شہادت کے مزے تھم تھم کے لیں عشاق ہو قاتل ۔۔۔ چلے رگ رگ کے تیغ آبدار آہستہ آہستہ
نکالا ہی یہ کیسا کھیل اس طفل ستمگر نے ۔۔۔ مٹاتا ہے جو راغب کا مزار آہستہ آہستہ

جناب کندن لال صاحب شوق شاگرد جناب واحد علی صاحب ساکن بہانہ پور

ٹہلتا ہے چمن میں وہ نگار آہستہ آہستہ ۔۔۔ ذرا آئے ادہر باد بہار آہستہ آہستہ

جناب حکیم حسین میاں صاحب منظور از داہن گرسی

معنبر زلف سے انکی ہوئی جو ست ہوا شی ۔۔۔ مہکتی آتی ہے باد بہار آہستہ آہستہ

جناب حافظ یوسف علی صاحب یوسف سکنہ ملکہ ضلع بجنور

جو نالہ ہجر میں کہینچا تو یوں پاس ادب بولا ۔۔۔ کرا ہا کرتے ہیں سینہ فگار آہستہ آہستہ
کوئی گرمہربان غیر و نیہ ہو کچھہ غم نہیں اسکا ۔۔۔ کہ آجائیگا ہمکو بہی قرار آہستہ آہستہ
سنا ہوگا کہ کنعان سو گئے تھے کسطرح یوسف ۔۔۔ ہوئے تھے مصر کے پہر شہریار آہستہ آہستہ

بی نازک ادا بیگم صاحبہ ناز پردہ نشین از اجمیر

نوید وصل نازک دلکی داغوںکو مٹادیگی ۔۔۔ خزاں کو لوٹ لیگی یہ بہار آہستہ آہستہ

غزلیات غیر طرح

جناب منشی محمد اصغر علی خانصاحب اصغر شاگرد جناب نعیم

فغاں کے ضبط کا یارا مجھے کہاں ہوگا ۔۔۔ لحد میں مرکے بہی چیا یا ہوا دہواں ہوگا
جناب شیخ تو کیا چیز ہیں فرشتے کی ۔۔۔ وہ کب سنے گا کہ جو عاشق بتاں ہوگا
دماغ ہوگا سر عرش فخر سے اپنا ۔۔۔ وہ رشک ماہ اگر مجھپہ مہرباں ہوگا
چہوٹنگے آپ جو تصویر اسکی محفل میں ۔۔۔ کشیدہ آپ سے اصغر وہ بدگماں ہوگا

جناب مولوی حاجی حافظ سید نذر الرحمن صاحب حفیظ عظیم آبادی

کہاں پہ طالب دیدار سے نہاں ہوگا ۔۔۔ وہیں حفیظ بہی پہونچیگا تو جہاں ہوگا
چہپے رہے جو یونہیں تم تو میری نالوں سے ۔۔۔ بروز حشر بہی اک شور الاماں ہوگا
ہمیشہ ہجر بتاں میں تڑپ تڑپ کے حفیظ ۔۔۔ کسے غرض ہے ہمنت کش فغاں ہوگا

جناب سورج بہان صاحب بیکش ساکن تہانہ بہون حال وارد حیدرآباد دکن

نہ پوچھو حضرت دل وہ صنم کہان ہوگا
جو دیکہو تو تو تمہین مین کہین نہان ہوگا

ہزار پردون مین گر جاکے تو نہان ہوگا
تو بیٹہ تجہسے مرا دل اُدہر روان ہوگا

حضور بزم عدو کی جو مجہیہ تہمت ہے
وہ مین ہنونگا فقط آپکا گمان ہوگا

بی شناما صاحبہ طوائف مدعا از عظیم آباد پٹنہ

گلے سے ملتے رقیبون سے تمکو مین دیکہون
نہین بتاؤ تو تجہسے یہ میری جان ہوگا

ستم یہ مجہیہ کریگا کہان تک او ظالم
کبہی تو حال پہ میرے وہ مہربان ہوگا

جناب صاحبزادہ محمد وجیہ الدین خانصاحب آبرو عزیز نواب صاحب بہادر والی ریاست جاورہ شاگرد داغ

کرتے ہو دعا درد جگر اور سوا ہو
یہ بہی کوئی ہٹ ہے کہ تمہارا ہی کہا ہو

حسرت کی بہرے ہے نگہ یاس ہماری
بد نہ اب شکل دکہانے مین حیا ہو

جناب منشی محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

فریاد اب اے حضرت دل پیش خدا ہو
ہان عرصۂ محشر مین بہی اک حشر بپا ہو

غصے مین ہو شوخی تری شوخی مین حیا ہو
شرم آنکہون مین ہو شرم مین انداز قضا ہو

شکوہ مرے لب تک نہین آتا نہین آتا
وعدہ نہ وفا ہو نہ وفا ہو نہ وفا ہو

آئینہ کو دیکہا تو کہا عکس سے اپنے
بے مثل حسینون مین تمہین نام خدا ہو

جانے وہی کیفیت دردِ دل ثاقب
جس شخص نے اکبار انہین دیکہہ لیا ہو

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محرر دولتیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ دہلوی

ناصح کا بہی دل آئے کسی پر تو مزا ہو
وہ بہی تو میری طرح گرفتار بلا ہو

کچہہ تمسے گلا ہے نہ عدو سے ہمین شکوہ
رسوا کیا اس دل نے ہمین اسکا برا ہو

تم میری تسلی کو نوشتہ مجہے دیدو
ڈر ہے کہ قیامت مین بہی وعدہ نہ وفا ہو

کیا لطف ستم مین ہے ترے او ستم ایجاد
ہر ظلم رسیدہ کو ہے حسرت کہ جفا ہو

اس حسن کا شہرہ کبہی تا حشر نہوتا
یون سکیے کہ ان چاہنے والونکا بہلا ہو

بیمار محبت کی شفا ہے ترے ہاتہون
وہ درد نہین جسکی طبیبونسے دوا ہو

وہ شوخ ستمگار ابہی راہ پر آجائے
گر مائل تاثیر مری آہ رسا ہو ؎

جناب سید خواجہ معین الدین صاحب سلام عرف خواجہ پیر شاگرد جناب بقا لکہنوی

وہ درد مری دل مین نہین جسکی دوا ہو
کیسے ہی فلک سے جو اوترا مین تو کیا ہو

پہر عشق مین کیا لطف ہو کیا خاک مزا ہو
ہم مین نہ وفا ہو نہ حسینون مین جفا ہو

ہان کیون نہو سچ ہے کہ برے اہل دفا ہو
عاشق سے تو الفت نکرو غیر کو چاہو

پہر دست تمنا کی کوئی شوخیان دیکہیے
گر وصل کی شب یار کا وا بند قبا ہو

گر کوچ کری قافلۂ فصل بہاری
غنچو نکے چٹکنے کی صدا بانگ درا ہو

بیوجہ خضر جان نہین دیتے ہین اوسپر
شاید ترے لب مین اثر آب بقا ہو

فرقت مین خیال آئے نہ گیسو کا کسیکے
نازل نہ شب تار مین یارب یہ بلا ہو

وہ کوستے ہین مین یہ دعا دیتا ہون انکو
جو میرا برا چاہتے ہین انکا بہلا ہو

ہے عرض سلام ای شہ والا تربت
تہوڑی سی مدینے مین عنایت مجہے جا ہو

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

گر آج وفا وعدۂ فردا ہو تو کیا ہو
کچہہ فرض یہی ہے کہ قیامت ہی بپا ہو

رونا مجہے اُس راز پہ آتا ہی کہ جس سے
کچہہ کام نہ نکلا ہو عبث فاش ہوا ہو

جب وعدہ کیا سوچ عبث فکر ہے بیکار
اک جلوۂ مستانہ دکہا جاؤ وفا ہو

آئنہ صفائی کے سبب ہے تن روشن
تم دلمین کوئی راز چہپاؤ تو مزا ہو

ٹہلاے ہوئے قیس کو ہے آبلہ پائی
آنکلے کہین ناقۂ لیلے تو مزا ہو ؎

بیچین جس آواز پہ تم ہو گئے ایجان
شاید وہ کسی لوٹتے ہوے دلکی صدا ہو

تم صادق الاقرار ہو تم قول کے سچے
شاید کہ ہمین وعدہ خلافی کا مزا ہو

ہون کشتۂ خاموشی چشمان سخنگو ؎
جیسے کہ اشارون مین کوئی بول رہا ہو

لکہا ہے کسے نامہ رنگین کہ صفیر آج
اسطرح سے گلبانگ زبان نغمہ سرا ہو

جناب مولوی رفیع احمد صاحب عالی وکیل منصفی قنوج بدایونی ؎

دل لینے مین ہر طرز مریجان نیا ہو
انداز مین شوخی ہو نزاکت مین ادا ہو

غیروں سے لگا ہو نہیں یہ باتین نئی ہین ابھی
ہان دیکھہ لیا ہمنے اودہر دیکتے کیا ہو

پہلے سے جو یہ جانتے دل تمکو نہ دیتے
معلوم نہ تہا دشمن ارباب وفا ہو

کسطرح کہین شمع سر طور تمہین تہے
جب جانین کہ تم بام پر اب جلوہ نما ہو

یاد اوس لب شیرین کی دم فکر سخن ہے
عالی مرے اشعار مین کیونکر نہ مزا ہو

جناب منشی محمد حسن صاحب عجیب گورکہپوری

ناخوش ہو مری بات پہ تم یا کہ خفا ہو
مین تو یہ کہونگا کہ نہ اغیار کو چاہو

وہ دل ہے کوئی دل کہ محبت نہین جسمین
وہ آنکہہ کوئی آنکہہ ہے جسمین نہ حیا ہو

تب لطف ہے جب انکو محبت ہو ہماری
اور ہم یہ کہین جاؤ کسی اور کو چاہو

جناب منشی شنکر سہاے جی صاحب گلشن شاگرد جناب نظمی گلشن ابادی

اس حسن پہ تہوڑی سی بہی تمھین جو وفا ہو
پہر اور حسینون کی نہ کچھہ قدر ذرا ہو

ہم شکوہ تمہارا کرین محشر مین خدا سے
تم شرم سے گردن کو جہکا لو تو مزا ہو

کیون پہر ہر اک شخص کو ہون جانکے لالے
جب قاتل عالم تری ہر اک ادا ہو

گلشن کو ملے بوسہ کوئی راہ خدا پر
ہو خیر ترے حسن کی جوبن کا بہلا ہو

جناب حافظ عبدالاحد صاحب ماہ خلف جناب مہر و شاگرد جناب عاشق لکھنوی

ممکن نہین الفت جو کرے اُس سے بنا ہو
بے دید ہو بد عہد ہو بے مہر و وفا ہو

برسات مین ساقی ترے صدقے یہ مزا ہو
بیہوش کوئی ہو تو کوئی لوٹ رہا ہو

بیمار محبت کا یہ ہے دل سے عقیدہ
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

ہر دم نہ کہٹک خار غم یار خدا را
یا دل سے نکلجا مرے یا اور رسوا ہو

اب تاب نہین درد جدائی تری مجکو
سینے سے نکل میرے کلیجے سے جدا ہو

شکر انکی شکایت کا عنایت سے ہے بڑہکر
سمجھون مین غنیمت جو کوئی مجپہ جفا ہو

ساقی ترے صدقے غم دنیا ہو فراموش
دے آج وہ پیمانہ کہ جو ہوش ربا ہو

دیکھو مرے بر روبنون دشمن سے اشارے
اتنی تو تمہین شرم ہو اتنی تو حیا ہو

ہے قدر نہ ٹہکراتے چلو گور غریبان
فتنہ نہ اٹھے کوئی قیامت نہ بپا ہو

اے شاہ حسین عشق [illegible] / [illegible]

جناب پنڈت [illegible] لال صاحب [illegible]

گیسو کی طرح [illegible] کشف ہو / [illegible]

دل [illegible] کاکل پیچان مین گرفتار / [illegible] ایک [illegible]

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرت پوری [illegible]

ہون غیر جدا اس سے وہ غیر و کسی جدا ہو / کیا خوب ہو [illegible]

صحت مجھے ہوگی اگر لا کے دوا ہو / ہان آئے وہ [illegible] مجھکو شفا ہو

بی شہزادی جان صاحبہ شوخ طوائف [illegible] آگرہ

جسطرح کہ تم مجھ سے مری جان خفا ہو / اُس روز وہ [illegible] تم سے [illegible] ہو تو مزا ہو

وہ غیرت عیسیٰ ہی جو آئے تو شفا ہو / وہ دور نشین جنکی طبیعون سے [illegible]

ہو لطف و کرم ہم پہ رقیبون پہ جفا ہو / آئین بت کی بدل جائے طبیعت تو مزا ہو

ہر شام سر بزم ستاتے ہو ہزارون / کچھ منہ سے ہمارے بھی نکل جائے تو کیا ہو

ہے نزع کا ہنگام قضا سر پہ کھڑی ہے / وہ پاس سے [illegible] مجھے [illegible]

یون آ بیٹھے تھا شب وعدہ مرے گھر پر / [illegible]

کچھ کہتے ہین وہ ہاتھ ہوئے چرخ اٹھا کر / اللہ کرے [illegible]

پہلے ہی سمجھ سوچ کے دینا تھا دل اسکو / اب ہو چکے [illegible]

اطلاع

[illegible]

[illegible]

عمدہ اور جدید کتابیں

آئینہ ایمان

جناب منشی طالب حسن مرحوم برادر جناب منشی امیر احمد صاحب لکھنوی نے یہ رسالہ ایمان اور مسائل اعتقاد میں نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھا تھا اب انکے انتقال کے بعد چھپا ہے نہایت آسان اور سلیس اردو میں ہے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس رسالے کو پیش نظر رکھے قیمت فی جلد ۔۔

دیوان صغیر

یہ دیوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت صغیر چشتیہ مرحوم کے ارشد تلامذہ میں تھے۔ مرحوم نے اپنی پاکیزہ اور طولانی زندگی صرف شعر و فن کے نذر کردی تھی۔ اردو نظم کے لیے شاید اس سے زیادہ مفید کوئی ترکیب نہیں ہو کہ انکے سخن سنجوں کا کلام نئے طبع آزمائی کرنیوالے اذکیا کی مدد کے لیے شایع کیا جائے۔ قیمت مع محصول ۔۔ ۔۔ ۔۔ عہ

نصیب کا دوسرا حصہ

یہ عشق کی دلگداز تاثیر ہے۔ سچے دلی جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی جیتا جاگتا منظر ہے۔ ایک پاکدامن معشوقہ کا ضبط و ہمت۔ ہندوستانی مردوں کے جنون انگیز و ولولہ کی انتہا ہماری عورتوں کی بےبسی اور پاکدامنی۔ یعنی دلچسپ نسیم کا دوسرا حصہ فرخ اور اسکا عشق ۔ نہایت ہوشربا اور پرجوش اردو میں ناولوں کے نئے نئے پیرایہ پیدا کر کے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۱ر

کلیات مذاق

لاجواب دیوان جس کا ہر شعر دل حیاب کے ساتھ وہ کام کرتا ہے جو کسی کی ترچھی نظر کرتی ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کو اعتبار سے بھی کسی حسن نظر فریب سے کم نہیں قیمت صرف ۱ر

خیالات نادرہ

فصیح فارسی میں تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲ر

البرٹ بل

یہ وہ رسالہ ہے جو اصل ہندوستان کی بل پولٹکل اردو تصنیف ہے ضرور اس قابل ہے کہ ہر مہذب ہاتھ میں اور ہر شخص کی میز پر اسکی ایک کاپی ہو قیمت فی جلد ۔۔ ۔۔ ۔۔ عہ

جس کتاب کی درخواست آئے قیمت یا باجازت مطبوعہ ارسال ہوگی

المشتہر صاحب ۔ لکھنؤ ۔ چوک

کارخانہ حسن التجارات لکھنؤ

اس کارخانہ میں مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے شائقین کو فرمائش بھیجنا چاہیے۔ اگر ناپسند ہو واپس کیجیے محصول ذمہ صاحب فرمائش ہے جواب طلب خط کے ساتھ آدہ آنہ کا ٹکٹ ہونا چاہیے۔ ہر قسم کا مال حسب ذیل قیمت نقد لے کر یا بذریعہ ویلیو پےایبل ارسال ہوگا۔

نام اشیاء مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت
تھان ململ شہری بیلدار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱ گز	[illegible]
تھان چکن اور اسکے گل بوٹوں میں کامدانی کا کام	"	"	[illegible]
تھان چکن بیل بوٹے دار	"	"	[illegible]
تھان ململ زنانہ باریک شوقین کے واسطے	"	"	[illegible]
تھان شربتی ساخت لکھنؤ	"	"	[illegible]
دوپٹہ کامدانی کا شہری نہایت عمدہ زنانہ	۳ گز	۱ گز	[illegible]
دوپٹہ چکن اور اسکے گل بوٹوں میں کامدانی	"	"	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹے دار زنانہ و مردانہ	"	"	[illegible]
کرتے چکن بیل دار تیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبا چوغہ سوتی و ریشمی چکن کی	معمولی	معمولی	[illegible]
صدری سوتی و ریشمی	"	"	[illegible]
پاجامہ چھوٹی بڑی موہری کے	"	"	[illegible]
انگرکھا سوزنی مع کام کلابتون	"	"	[illegible]
کلاہ زردوزی مخملی سیاہ و سبز	"	"	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ کمخاب زربفت قیمتی مذار	"	"	[illegible]
کلاہ چکن دو پلڑی چوگوشیہ ترکی ٹوپی	"	"	[illegible]
تو شک رضائی مخمل سکہ جالدار و بوٹیدار نہایت عمدہ	"	"	[illegible]
پلنگپوش جہازی دار نہایت عمدہ	"	"	[illegible]
لحاف میں سکہ و مارکین بیلدار نہایت عمدہ	"	"	[illegible]
تھان گلبدن مشروع نہایت عمدہ	"	"	[illegible]

علاوہ ازیں لکھنؤ کی نامی گرامی چیزیں اور دوسرے شہروں کی نفیس قیمتی شکل آئے پر روانہ ہونگی۔ سوداگروں کے واسطے ایک آسان طریقہ یہ کیا گیا ہے کہ جسقدر مال زیادہ منگایا جائیگا اسیقدر کمیشن کم کیا جاوے گا۔

المشتہر ۔ سید حسن شاہ موسوی ۔ لکھنؤ ۔ نبی گنج

مصرع طرح پیام یار

بتائیے تو کہاں ہم میں ہے برائی کیا

جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف لکھنوی شاگرد جناب نسیم دہلوی

حضور صاف نہیں دل میں ہے سمائی کیا
ستا رہے ہو ہر روز کی لڑائی کیا

کسی کا دوست نہیں ہے یہ چرخ کج رفتار
اسی سے آپ نے سیکھی ہے کج ادائی کیا

نہیں جہان میں برگشتہ قسمتوں کا شریک
جناب خضر سے امید رہنمائی کیا

یہی تھی شرط وفا آکے پوچھتے بھی نہیں
تمہیں کہو مری بگڑی ہوئی بنائی کیا

پسند دل نہیں ایمان سچ کہی باتیں
غبار دل میں اگر ہے تو پھر صفائی کیا

ستا رہی ہے اسے لذت ستم شاید
طلب کیا ہے مجھے کیوں محبت آئی کیا

نہ ہوگا صبر تو مر جاؤنگا نہ آؤنگا
حضور آپ ہی کے گھر میں ہے خدائی کیا

غرور حسن سے رکھتے نہیں زمین پہ قدم
یہ آسمان نے سکھائی ہے کج ادائی کیا

لحاظ شرط وفا چاہیے تمہیں اشرف
طبیعت آئی جہاں صلح کیا لڑائی کیا

جناب سید انور حسین صاحب امید خلف اصغر جناب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

کسی سے عشق کیا دل میں یہ سمائی کیا
یہ سمجھے بوجھے بلا جان کو لگائی کیا

نظر کے لڑتے ہی ابرو ادا کے ساتھ چلے
نگاہ ملتے ہی تیغ آپ نے لگائی کیا

ستم کے ناز سے کہتا ہے خود پسند کوئی
بتائیے تو یہی ہم میں ہے برائی کیا

گھلا ہوں یہ کہ فقط استخوان باقی ہیں
تپ فراق نے صورت مری بنائی کیا

عدو سے روٹھ کے آئے ہیں آج وہ مرے گھر
کسی کی بگڑی تو گھر ہی مرے میں آئی کیا

دم وقت نزع وہ بیتاب ہو کے آئے ہیں
ہمارے نالۂ آخر نے کی رسائی کیا

سوال وصل پہ کرتے ہو کیوں امید سے کل
تمہارے دل میں تھا تو یہ سنائی کیا

جناب محمد حبیب اللہ خان صاحب اکبر گلشن آبادی شاگرد جناب فصیح دہلوی

[illegible] سے [illegible] آئی ہے کج ادائی کیا
کبھی پہ تم نے جفا [illegible] کی بیوفائی کیا

ستم شریک رہے کچھ تو ہو وفا ظالم / اگر وفا نہوا امید آشنائی کیا
مرا رقیب تو اچھا ہوا بڑا ہون مین / نہ ملیے آپ خدا کے لیے لڑائی کیا
سحر سے شام تلک انتظار مین گذری / پیام بر یہ مرے آج آفت آئی کیا

جناب مرزا قاسم علی بیگ صاحب اخگر حیدرآبادی

ہوائے گل سے ہے پھر جوش میری وحشت کو / جنون نے پاؤن نکالے بہار آئی کیا
صبا جو آج ان گلیون سے آئی ہے / خبر کچھ اس بت گل پیرہن کی لائی کیا
شکیب و صبر مرے دل سے ہوگئے راہی / نگاہ اس بت مغرور سے لڑائی کیا
نگاہ لطف جو غیرون پہ انکی ہے اخگر / بتائیے تو ہی ہم مین ہے برائی کیا

جناب الٰہی بخش صاحب اثیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

عدو کے ہوگئے کیون آپ کچھ سبب بھی ہے / بتائیے تو ہی ہم مین ہے برائی کیا
کسی کا ہاتھ وہ کہتا سوال بوسہ پر / کہین اجل تو نہین تیرے سر پہ آئی کیا
کیے سے اپنے وہ محشر مین خود پشیمان ہین / اثیم ظلم کی دو دن انکے اب دہائی کیا

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد سٹی اہلمد محکمہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ریاست [illegible]

ہم آپ کے رہے طالب اور آپ غیر کے نکلے / بتائیے تو ہی ہم مین ہے برائی کیا
اسیر محبس زلف سیاہ جانان ہون / ملے گی حشر تلک اب مجھے رہائی کیا
بتون کے عشق مین کیون مبتلا ہوئے ارشاد / بتاؤ تو کہ کہیگی تمھین خدائی کیا

جناب محمد امیر صاحب آشفتہ شاگرد جناب اخگر حیدرآبادی

عبث رقیب کو اس درجہ منہ لگایا ہے / بتائیے تو ہی ہم مین ہے برائی کیا
ہماری قبر پہ آئے ہین فاتحہ کے لیے / الٰہی آج طبیعت مین انکی آئی کیا

جناب ریاست علی بیگ صاحب انور حیدرآبادی

وہ آتے آتے مرے پاس پھر گیا انور / پھر اسکے دل مین خدا جانے بات آئی کیا

جناب مولوی عبدالحی صاحب نجو بدایونی شاگرد جناب داغ [illegible]

یہ پیاری شکل جہان مین تمھین نے پائی کیا / تمھین پہ ختم ہین انداز دلربائی کیا

ہماری جان ہی لیگی شبِ جدائی کیا
یہ آج موت ہی صورت بدل کے آئی کیا

کہان بہشت مین ایسی بہار اے واعظ
کہین بتون کی گلی تونے دیکھہ پائی کیا

عذابِ ہجر سے آخر نجات مل ہی گئی
نہ آئے تم تو مجھے موت بھی نہ آئی کیا

رقیب مین تو ہین لاکھون بھلائیان لیکن
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

یہ انکی چھیڑ غضب ہے کہ مجھسے کہتے ہین
بتا تو تیری طبیعت کسی پر آئی کیا

یہ مدعا ہی کہ اب بھی یہ خوش نہو ورنہ
شبِ وصال مین ذکرِ شبِ جدائی کیا

بتون سے جلتے ہو حور و نپہ جان دیتے ہو
اسی کا نام ہے اے شیخ پارسائی کیا

یہ روزِ حشر بہت مختصر ہے داورِ حشر
کہون فسانۂ طولِ شبِ جدائی کیا

نیاز والون سے یہ بے نیازیان یہ غرور
بتو تمھارے ہی قبضے مین ہے خدائی کیا

فلک پر آج برستی ہے نامرادی سی
کوئی مراد کسی کی کہین بر آئی کیا

یہ کوئی وقت ہے توبہ کا توبہ کر نجو
خدا سے ڈر یہ جوانی مین پارسائی کیا

جناب حکیم محمد عبد الکریم خان صاحب برہم فتحپوری از گلشن آباد

کشش ہے دل کی مرے انکو کھینچ لائی کیا
وہ آج آتے ہین دیکھو تو دل مین آئی کیا

کرو نہ ظلم مجھے اپنا مبتلا کر کے
بھلا کہیگی تمھین جان من خدائی کیا

لیا جو دلکو مرے یار ہو گئے کچھہ اور
نہین تو مجھسے مری جان کج ادائی کیا

ہمین جو دیکھہ کے منہ آپ پھیر لیتے ہین
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

ملے کہین تو مری جان پھیر لین آنکھین
بتائیے تو بھلا ہے یہ کج ادائی کیا

ہمین تو کام ہے اے یار تیرے ملنے سے
درِ رقیب پہ بھی عذر جبہہ سائی کیا

عدو کے کہنے پہ اے جان گر نہین جلتے
یہ آئے دن کی ہے برہم سے پھر لڑائی کیا

جناب پنڈت بشیشر ناتھہ صاحب بصیر دہلوی

فراقِ یار مین رہتا ہی ہر طرح کا خیال
مزے دکھاتی ہے ہمکو شبِ جدائی کیا

جناب الھوری شیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول اروَل شاگرد حضرت داغ

شبِ وصال مین لپٹا کے مجکو کہنے لگے
تمھین بتاؤ کہ اب ہم مین ہے برائی کیا

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم ناظر عدالت رامپور

قفس مین بیخودیِ شوق سے بن آئی کیا
خبر نہین کہ اسیری ہے کیا رہائی کیا

شبابِ حسن ہے آغازِ نوجوانی ہے
ابھی سے کرتے ہو ایجانِ پارسائی کیا

یہی ہے ناز و نزاکت تو مرچکے عاشق
ارادہ کیا ہے سرِ تیغ آزمائی کیا

رُخِ فلک نظر آتا ہے کیون غبار آلود
عدم کی راہ مین یارون نے خاک اُڑائی کیا

وہ ہمکنار ہے مجھسے بشکلِ بحر و حباب
مین جانتا ہی نہین وصل کیا جُدائی کیا

غضب ہے ناز لگاوٹ ادا محبت کی
ہمارے اُنکے بھلا صلح کیا لڑائی کیا

جوابِ صاف سے اُنکے ہے کیون مکدر دل
غبارِ خاطرِ آئینہ ہے صفائی کیا

مرینگے ہم دمِ پیری بھی اچھی صورت پر
فنا کی راہ مین عذرِ شکستہ پائی کیا

خدا کے بندے ہین تسلیم شرم آتی ہے
بُتون کے در پہ کرین روز جبہہ سائی کیا

جناب منشی گنگا پرشاد صاحب تائب شاگرد جناب محزون بلگرامی

دیا ہی بوسۂ ابرو جو مینے او قاتل
عوض مین اُسکے ہے یہ تیغ آزمائی کیا

جناب منشی محمد مبین صاحب جامبین مچھلی شہری مالک بہار سخن شاگرد جناب مائل

بُری ہین اپنے نصیب اُسکی ہے بُرائی کیا
کسی حسین پہ الزام بیوفائی کیا

کسی کے آتے ہی اُٹھتی ہے ٹیس کیون دلمین
کرے گا دردِ جگر اُٹھکے پیشوائی کیا

دکھا رہی ہے جو مُنہ اپنا بیکسی مجھکو
فراقِ یار کا ہے یہ پیام لائی کیا

جو بیخودی مین بڑھاتا ہون ہاتھ روزِ وصال
بگڑ کے کہتے ہین وہ تیری شامت آئی کیا

کسی طرح نہین ٹلتی یہ جان لے لیگی
دُھنی دیے ہے مرے گھر شبِ جدائی کیا

یہ ٹانکے ٹوٹ گئے کیون سبب ہی کیا اسکا
دہانِ زخم پہ یارب ہنسی سی آئی کیا

اُسے تو ایک گھڑی ایک سال ہے ظالم
کٹے مریض کیسے تیرے شبِ جدائی کیا

جناب منشی محمد فخرالدین صاحب حاذق برہانپوری شاگرد جناب لقا غازیپوری

چھڑے بہکنے جو آئے ہین وہ سرِ مدفن
صدا یہ چار طرف سے ہے قیامت آئی کیا

سوال بوسۂ ابرو کیا تو قاتل نے
کہا یہ کھینچ کے خنجر اجل ہے آئی کیا

خفا ہی نغمہ بلبل سی کیون وہ گل حاذق کسی نے اسکو ہماری غزل سُنائی کیا

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی تحصیلدار بھگوان

ہمارے نام سی کیون آپکو ہوئی نفرت بتائیے تو ہی ہم مین ہے بُرائی کیا

جناب محمد عمر خان صاحب خورشید وتہان ساکن قصبہ تواہیہ سپرنٹنڈنٹ محکمہ دمنشنز

رہا جو خون ہی تن مین غمِ جدائی کیا رُکی جو حلق مین شمشیر تو صفائی کیا
کھٹک رہا ہے مرے دل مین خار سا کچھ آج نگاہ یار نے تاثیر اب دکھائی کیا

جناب منشی محمد ابراہیم صاحب خلیفہ و مداح جودھپوری

خبر وصال کی قاصد نے مجھکو سنائی کیا خلیفہ آپ نے دل کی مراد پائی کیا
مرے ہی دل کو وہ گھائل بنا کے پوچھتے ہین کسی کے عشق کی دل پر ہے چوٹ کھائی کیا

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرا مؤ

ہی کسلیے مری صورت سے آپکو نفرت بتائیے تو ہی مجھ مین ہے بُرائی کیا
ہزار رنگ سی کرتے ہین حسرتون کا خون دکھا رہے ہین مجھے پنجہ حنائی کیا

جناب نواب محمد مظفر علیخانصاحب بہادر ربط رئیس اعظم مرادآباد

خیال وصل کا کیا شکوہ جدائی کیا جفا پسند جو ہو اسکی آشنائی کیا
ہزار نالہ فلک تک کہ عرش تک جائے نہ پھونچا کان تک اسکے تو پھر رسائی کیا
تمھاری طرح بھلا ہم بھی بیوفا بنجائین تمھاری طرح کرین ہم بھی کج ادائی کیا
ہمارے راز کو غیرون سے صاف کہہ بیٹھا نہین تھی اتنی بھی دل مین ترے سمائی کیا

جناب رشید احمد صاحب رشید شاگرد جناب واجد تھانوی

چھپا ہی ابر مین خورشید ہو کے شرمندہ دکھا دیا ہے اسے پنجہ حنائی کیا
ہر ایک شی جو ہے مظہر خدا کی ای واعظ تو کہہ برائے خدا بُت مین ہے بُرائی کیا
طلب کیا ہے جو تمنے رشید بیدل کو تمھارے دل مین یہ ایجان آج آئی کیا

جناب چرنجی لعل صاحب سائل از سہارنپور

دو روزہ زیست مین لین اپنے سر بُرائی کیا کرین تمھاری طرح ہم بھی بیوفائی کیا

بجز مروت و اخلاص و دوستی و وفا
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

گیا ہون خواب مین بھی گر وہان تو چونک پڑے
کہون مین طالع خفتہ کی نارسائی کیا

وہ گرم غیر پہ ہوتے ہین میرے ہوتے ہائے
یہ آگ آہ شرربار نے لگائی کیا

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

یہ چھیڑ چھاڑ یہ بیکار کی لڑائی کیا
بتائیے تو ذرا جی مین ہے سمائی کیا

ہمارے دیدۂ دل مین ہے محویت کیسی
خیالِ یار نے جھلکی کوئی دکھائی کیا

مین وہ نہین ہون مجھے روک دے خیالِ عدو
نہ ہو نحون یار کے دل تک تو پھر رسائی کیا

نہ یار ملنے کی گھاتین بتائین ناصح نے
تو کیجیے بات ہی اسنے ہمین بتائی کیا

کمالِ حسن سے جوشِ شباب مین وہ دن
بتون نے کی جو خدائی تو یہ خدائی کیا

دل و جگر سے بھڑکتے ہین آگ کے شعلے
یہ سیلِ اشک نے ایچارہ گر بجھائی کیا

کیے جدائی کے اسباب تمنے خود پیدا
وگرنہ میری طرف سے ہوئی برائی کیا

تو اپنے دل ہی مین انصاف کرے اے صیاد
کٹی بہار قفس مین تو اب رہائی کیا

بڑا غرور ہے دشمن کو سخت جانی پر
تمھارے ہاتھ کی دیکھی نہین صفائی کیا

نہ تھی جو تابِ تحمل تو دل نہ دینا تھا
جو دل دیا تو جفاؤن پر اب دہائی کیا

گلون کو نغمۂ بلبل سے کیون ہوئی نفرت
مری غزل تو کسی نے نہین سنائی کیا

بنائے پھرتے ہو کیون روئی صورت اے شمشاد
ہوئی کسی گلِ خندان سے پھر لڑائی کیا

جناب صاحبزادہ میرزا محمد شرف یار خان صاحب شرف رئیس اعظم گلشن آباد

ستائے جاؤ مجھے شوق سے برائی کیا
تمھین کہو کہ تمھین کہتی ہے خدائی کیا

جھک رہے ہین حسینون مین حضرتِ زاہد
بتائیے تو ہوئی شرمِ پارسائی کیا

نثار آنکے لڑکپن پہ جانتے ہی نہین
کہ روٹھنا کسے کہتے ہین بیوفائی کیا

نگاہ پر خفگی ہو تو لب پہ ہو خندہ
شریک جسمین نہین صلح وہ لڑائی کیا

یہ تیغ کیسی ہے باندھی یہ نیمچہ کیسا
ہمارے قتل کو تھوڑی ہے کج ادائی کیا

اداس اداس ہین چپ چپ ہین آج حضرتِ دل
کسی سے ہو گئی کچھ آپ سے لڑائی کیا

خوشی نے سینے مین کیون گھر بنایا خیر تو ہے
ہمارے دل کی کوئی آرزو بر آئی کیا

جناب محمد ارتضیٰ علی صاحب شررؔ از مقام بھیکن پور

جو رنج دیتے ہین اللہ اُنکو خوش رکھے
ہم اپنے مُنہ سے کسی کی کرین بُرائی کیا

وہ ہنسکے کہتے ہین رہتی ہو کیون اوداس اوداس
کسی حسین پہ طبیعت تمھاری آئی کیا

جو جان لے گا کسی بیگناہ کی اے بُت
یہ جان لے کہ کہیگی تجھے خدائی کیا

نتیجہ جسکا عداوت ہو وہ محبت کیا
جو آشنا کرے غم سے وہ آشنائی کیا

جناب محمد عاشق علی صاحب شیداؔ امانوی جونپوری از ضلع اعظم گڈھ

نہ روک بادہ گلگون کا دور اے ساقی
ذرا تو دیکھ گھٹا ہی فلک پہ چھائی کیا

لحد مین چین سے پھیلائے پاؤن سوتے تھے
قیامت آکے شہیدونپہ یہ مچائی کیا

کبھی نہ طالعِ خفتہ مرا ہوا بیدار
خدا نے میری بھی تقدیر ہے بنائی کیا

جناب بابو بینی پرشاد صاحب شاطرؔ از آگرہ

ہمیشہ ہم رہے محروم وصل سے شاطر
مراد کچھ کبھی رقیبون ہی کی بر آئی کیا

جناب منشی محمد امین صاحب ششدرؔ اسلام آبادی شاگرد جناب سراجؔ معری مرحوم

یہ راہ وہ ہے کہ جز دل نہین کوئی رہبر
کرینگے خضر بھلا میری رہنمائی کیا

جناب بھگر دیال سنگھ صاحب شیداؔ از ململ

تڑپتے پھرتے ہین کیون آج حضرتِ واعظ
کسی نے چاند سی صورت انھین دکھائی کیا

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیرؔ بلگرامی آرہ مقامی

ہمارے آگے نظر غیر سے لڑائی کیا
دکھائی آپنے دیدونکی یہ صفائی کیا

بیانِ خلد جو کرتے ہین جوش مین واعظ
شراب چشمہ کوثر سے کھینچکر آئی کیا

جو کہیے فیصلہ کر دو تو کہتے ہین کہ چہ خوش
ہمارے آپ کے کس بات کی صفائی کیا

شبِ وصال یہ کہنا کسی کا آفت ہے
تمھارے آگے بھلا جان ہے پرائی کیا

ہمین بہشت سے محروم کرتا ہے واعظ
سند دکھا کہ ترے ہاتھ ہے خدائی کیا

یہان جو کچھ ہے وہ ایجان ہے تصور مین
ترا وصال ہے کیا اور ہے جدائی کیا

صفیر ہوش مین ان وزون مین نظر آئے   طبیعت آپکی قابو مین پھر اب آئی کیا

جناب حافظ محمد عبد الغفار صاحب ضمیر از اندور

کسی کا وصل کی شب ہاے ہنسکے یہ کہنا   کسی کی ہجر نے صورت تری بنائی کیا

بٹھاکے غیر کو اٹھوایا ہمکو محفل سے   بتائیے تو بھلا ہم مین تھی برائی کیا

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

تھوکی غیر پہ شمشیر آزمائی کیا   ہمین یہ دیکھنی تھی ہاتھ کی صفائی کیا

وفا کا نام ہے اے یار بیوفائی کیا   جفا و جور کے معنے ہین آشنائی کیا

تمھین پہ شیفتہ ہے شان میرزائی کیا   تمھین پہ رہتی ہے وارفتہ دلربائی کیا

خمار توڑتا ہے ہاتھ پاؤن اے ساقی   سزاے بادہ پرستی یہ ہمنے پائی کیا

ہماری جان گئی تو گئی بت قاتل   یہ سوچ ہے کہ گئی تجھے خدائی کیا

مزہ جفاؤن مین اسکی بھی اتو ملتا ہے   فلک نے طرز ستم آپ سے اڑائی کیا

غضب ہوا وہ نکل آئے بال کھولے ہوے   خبر کسی نے مرے مرنے کی سنائی کیا

وہ بیقرار ہین کیون ای فسانہ گو شب سے   حکایت دل بیتاب کہہ سنائی کیا

کبھی کبھی تو اوڑے شیخ جی مے گلفام   خدا کے واسطے ایسی بھی پارسائی کیا

تڑپ تڑپ کے کلیجا تو آگیا منہ کو   اب اور چاہتی ہے اے شب جدائی کیا

ستم یہ ہے کہ ستم خاطر عدو سے ہے   وگرنہ ظلم مین ظالم ترے برائی کیا

شکیب روز ازل کب ملا تھا عاشق کو   تمھین بتاؤ کہ پھر صبر آزمائی کیا

سمجھہ لیا ہے مجھے کوئی مردہ ہندو   جلا رہی ہے ای سے تپ جدائی کیا

تمھارے روبرو آنے کے ہم نہین قابل   اک آئینے ہی سے ہے صورت آشنائی کیا

نماز پڑھتے ہو جو چندروز سے عابد   کچھ اپنے نام سے تمکو خجالت آئی کیا

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس مڈل اسکول چارسدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

ہمین جو روکا ہے محفل مین اپنی آنے سے   بتائیے تو بھی ہم مین ہے برائی کیا

گلے لپٹ کے شب وصل کوئی کہتا ہے   بتاؤ اس سے سوا دل کی ہے صفائی کیا

گئی جو عرش تک اے آہ تو تو کیا حاصل
جو دل تک اُنکے نہ پہونچی تو پھر رسائی کیا

خدا کی یاد مین مصروف ہو تم اب عشرتؔ
بتون سے دور رہو انکی آشنائی کیا

جناب صاحبزادہ احمد سعید خانصاحب عاشق رئیس اعظم ٹونک

جو آشنا ہی نہو اُس سے آشنائی کیا
یہ فکر ہے کہ مرے دل مین یہ سمائی کیا

کسی کے پونچھے ہین آنسو جو رنگ پھیکا ہے
یہ کل بھی ایسے ہی تھے پنجۂ حنائی کیا

جو آپ اپنی ہی آنکھین چرائے ہر لحظہ
وہ چھوڑ دے گا کوئی جنبہ پھرائی کیا

جناب میوا لال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

جو بیوفا ہو محبت کی جسمین بو بھی نہو
بھلا کرے کوئی پھر اس سے آشنائی کیا

جناب مولوی محمد خان صاحب غریب ہیڈ منشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس سہارنپور

تم آج آئے مرے پاس جی مین آئی کیا
صنم ہے یہ بھی کوئی طرز دلربائی کیا

مجھے بھی کرنا ہے اب امتحان ترا ظالم
تجھے ہے حوصلۂ تیغ آزمائی کیا

نہین چرائی جو زاہد شراب کی بوتل
بغل مین تمنے مجھے دیکھکر چھپائی کیا

کسی کا آکے مری لاش پر یہ کہنا ہے
تجھے فراق مین کمبخت نیند آئی کیا

جفا مین کرتے ہو اہل وفا کے ساتھ جو تم
بتاؤ برائی مین ہے بھلائی کیا

جناب محمد وحید صاحب غمگین بھونراج پوری شاگرد جناب تسنیم خیرآبادی از کلو

ہماری شکل سے نفرت ہے آپکو کیون جی
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

غضب ہے دیکھنا مجکو ترچھی نظرون سے
الٰہی اب ہے دل یار مین سمائی کیا

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از بندر شیر شاہ

خدا کا خوف نہین ظلم سے نہین ڈرتے
بتون کے دل مین خدا جانے ہے سمائی کیا

عدو سے وعدۂ وصل اور ہمسے ہے انکار
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

جناب منشی عبد العلی صاحب فائق پنشن کلرک گدلور شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

نہین سمجھتے برائی ہے کیا بھلائی کیا
پھر ان بتون سے کرے کوئی آشنائی کیا

کہا جو ہمنے کہ عاشق ہین تو بگڑ گئے آپ
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

جناب خضر تو خود ہی بھٹکتے پھرتے ہین
کرینگے کوچۂ الفت مین رہنمائی کیا

جو دیکھو زاہد و مسکو تو بھول جاؤ سب
تمھارا زہد ہی کیا اور پارسائی کیا

وہ یاد آتا ہے کہنا کسی کا وصل کی شب
تمھارے دل مین جو تھی آرزو برآئی کیا

تمام رات بسر ہو گئی تڑپنے مین
نہ مجھسے پوچھئے گذری شب جدائی کیا

شروع عشق مین تڑپا جو مین تو بولے دوست
کہو تو ہم سے کلیجے پہ چوٹ کھائی کیا

پھنسے ہین فکر مین دنیا کی آجکل فائق
پھر اچھی طرح کرین ہم غزل سرائی کیا

جناب فیض محمد صاحب فیض جمعدار ازاو دیسور شاگرد جناب یاس لکھنوی

عدو کے پاس بٹھانے مین ہے بھلائی کیا
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

لپٹ کے وصل کی شب اسنے کس ادا سے کہا
یہ سچ بتاؤ کہ ہم مین ہے بیوفائی کیا

فلک نے دی مجھے گردش تو کوے جانان کی
بھلائی کی مرے ساتھ اسنے کی برائی کیا

زمانہ دیکھ کے روتا ہے حال زار مرا
یہ تیرے عشق نے صورت مری بنائی کیا

شب وصال وہ کس عاجزی سے کہتے ہین
مرے ستانے مین اے فیض ہی بھلائی کیا

جناب ڈاکٹر وزیر الدین صاحب قضا اکبرآبادی متعینہ شفاخانہ پولیس پاگلتجانہ بنارس

کوئی حرم مین بھی جا کر نہ دے دہائی کیا
بتون کی سارے زمانے مین ہے خدائی کیا

زبان پہ ذکر خدا دل مین دھیان حور و بکا
اسی کو کہتے ہین زاہد کی پارسائی کیا

قضا یہ جوشش جوانی و عہد بادہ کشی
خدا خدا کرو ایسی بھی پارسائی کیا

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی اسسٹنٹ گنیش گنج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب آسی

جو ان سے وصل مین کہتا ہون ہاتھا پائی کیا
بگڑ کے مجھسے وہ کہتے ہین شامت آئی کیا

لبون پہ آہ زبان پر ہے نالہ دل مین درد
ستم اب اور کرے گی شب جدائی کیا

جو آپ ہمکو سمجھتے ہین قابل نفرت
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

فغان سے آہ سے نالے سے کام تھا مجکو
نہ پوچھو حال تھا میرا شب جدائی کیا

پہونچ سکے نہ شب ہجر کوے جانان تک
کرے گی اور ہماری شکستہ پائی کیا

کسی کے عکس نے آئنے مین کسی سے کہا
نہین گیا ابھی پندار خود نمائی کیا

ہمارے تن سے جدا ہو کے روح پھر نہ ملی
کرے گا اور کوئی ایسی بیوفائی کیا

جو آج بزم مین رندون کی بیٹھے ہین خاموش
کہین یہ حضرت ناصح نے منہ کی کھائی کیا

زبان تک بھی جو آتی ہے کھنچ کے مشکل سے
وہ آہ میری کریگی بھلا رسائی کیا

نہ باز آؤنگا عشق بتان سے مین زاہد
فریب دے گی مجھے تیری پارسائی کیا

نہ آیا قبر پہ بھی بہر فاتحہ تو کبھی
کرے گا اور ستمگار بیوفائی کیا

جنان ملے گی نہ کیون ہمکو حضرت ناصح
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

وہ آپ عشق کی منزل سے نابلد ہین قمر
کرینگے خضر بھلا میری رہنمائی کیا

جناب شاہ سید قمرالدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی از آرہ

کسی کے دل کے دکھانے مین ہے بھلائی کیا
بتائیے تو سہی مینے کی برائی کیا

سر مزار کوئی شمع ہے جلائی کیا
ہمارے دل کی لگی آپ نے بجھائی کیا

پسند دل کو ہوئی طرز دلربائی کیا
کبھی نظر مین ستمگر کی کج ادائی کیا

کہا جو مینے کہ ایجان مین ملتیہ مرتا ہون
بگڑ کے بولے کہ کیون تیری موت آئی کیا

کہان یہ چشم کہان اشک ہجر کا طوفان
اس ایک قطرے مین دریا کی ہی سمائی کیا

مزے کی شئے ہے ذرا پی کے محتسب سے دیکھ
بتاؤن کیا مجھے ساقی نے ہی پلائی کیا

بھٹکتا پھرتا ہی دل کوچہ حسینان مین
جو خود ہی گم ہو کرے پھر وہ رہنمائی کیا

جتانے آئے ہین عاشق پہ وصل مین الفت
ابھی ہٹو بھی یہ مطلب کی آشنائی کیا

وفا کی اے دل نادان ہو اس سے کیا امید
جو یہ نجانے کہ ہوتی ہے آشنائی کیا

قمر شگفتہ ہی دل کیون یہ صورت گل تر
چمن مین داغون کے دیکھو بہار آئی کیا

جناب منشی شنکر سہائے صاحب گلشن از سیہورہ

ہر ایک بات پہ بدنام کرتے ہو مجکو
کہو تو دل مین تمھارے ہی یہ سمائی کیا

نہین ہے عشق کی منزل سے تجکو آگاہی
کرے گا میری تو اے خضر رہنمائی کیا

تڑپ رہا ہی جو بسمل سا آج تو گلشن
کسی کی تیغ نگہ کی ہے چوٹ کھائی کیا

جناب لالہ بالگوبند صاحب لعل فارسٹر جنگل تیاپیلہ

جو ہم سے آپ کو نفرت ہے غیر سے الفت — بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا
نہ باز آئین کبھی ہم بتون کی الفت سے — کرے جو منع خدا بھی ہمین خدائی کیا
ابھی تو آپ کا جانا ہی اک قیامت ہے — کرے گی آگے خدا جانئے پھر جدائی کیا

جناب حکیم بانکے لال صاحب مسیح متھوری طبیب ینونسیل شفاخانہ یونانی آنام گڑھ

شباب مین نہوئی گر تو پارسائی کیا — بڑھاپے مین جو ہوا ذوق جبہہ سائی کیا
ہمارے ہوتے ہوئے غیر سے پیام و سلام — بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا
ہلا دیا نہ اگر مینے عرش کا پایہ — تو میرے نالۂ شبگیر کی رسائی کیا

جناب سید ممتاز احمد صاحب ممتاز برادر خورد جناب تحسین علی اجمیری

وہ بن سنور کے مرے گھر پہ آج آئے ہین — مجھے یہ فکر ہے دو دن انکو رہنمائی کیا
وہ دیکھ کر مجھے کہنے لگے دم فریاد — یہ اور حشر مین مجھپر قیامت آئی کیا
عدو کی کرتے ہو تعریف ہے خدا کی شان — بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ

کرین بھر ایسے سے کیا خاک آشنائی ہم — جو جانتا نہین ہے لفظ آشنائی کیا
رہون اسیر بلا تا کجا الٰہی مین — نہ دام زلف سے ہوگی مری رہائی کیا
چلے ہو چھوڑ کے کعبہ جو سوے بتخانہ — کہیگی حضرت مائل تمھین خدائی کیا

جناب منشی محمد عبد القادر صاحب مشہور خلف محمد فاضل صاحب متوطن بھڑوچ

جو بات بات مین تم روٹھتے ہو ایصاب — بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

جناب محمد مظفر الدینخان صاحب مظفر تھرڈ اسسٹنٹ ماسٹر مہاراج ہائی اسکول اجین

یہان تو نام کے لینے سے جان جاتی ہے — خدا ہی جانے کرے گی تری جدائی کیا

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول از مقام ظہور الدین گنج

جو آپ غیرون پہ مرتے ہین اسکا کیا باعث — بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

جناب منشی سید محمد جلال الدین صاحب نظمی گلشن آبادی

ستانے وصل مین تمکو وہ نا تا بانی — معاف کیجیے مجھے دکھہ گئی کلائی کیا

بتون مین محو ہین آشنا ہوا کہ سب بھولا — یہ پوچھتا ہون کہ کرتے ہو تم خدائی کیا
بتا نگاہ یہ چپکے سے کیا کیا تو نے — کلیجا سینہ سے باہر نکال لائی کیا
ملے جو عید وہ مجھسے رگڑ دیا سینہ — غبار آئنہ دل کی کی صفائی کیا
وہی اشارے ہین مجھسے وہی ہین غیر و سے — تمھارے ویدی کی ایجان یہ صفائی کیا
عدو کے سوگ مین آرائشون کو چھوڑ دیا — دماغ یار مین اللہ یہ سمائی کیا
یقین نہین کہ جوانی پلٹ کے تو آئے — چلی تو جاتی ہے کہتی ہے آئی آئی کیا
اوداس چہرہ پریشان حواس دل غمگین — طبیعت آپکی نظمی کسی پر آئی کیا
ابھی تو بھرتے ہو آہین تڑپتے ہو نظمی — مزہ دکھائیگی آگے تمھین جدائی کیا

جناب نصیر الدین صاحب نصیر اکبرآبادی حال مقیم اجمیر

ملین گے غیر سے کہتے ہو بار بار یہی — خدا کے واسطے ہے دل مین یہ سمائی کیا
یہ کیا سبب ہے جو اورونسی الفت آپکو ہے — بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا
نصیر ہجر بتان مین کرے گا جب فریاد — کہینگے لوگ کہ دیکھو قیامت آئی کیا

جناب منشی محمد عبد الرحمن خانصاحب نیر وکیل رہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

یہ زاہدون کی جبین پر پڑا ہے جو گھٹا — کسی کے در پہ یہ کرتے ہین جبہ سائی کیا
دماغ عرش پہ تیرا ہے آجکل نیر — بتون کے در پہ تری ہو گئی رسائی کیا

جناب سید ولی محی الدین صاحب ولی بادشاہ قادری عرف ولی پیران اپنگنڈہ

ہوئے ہین صورت عاشق سے آپ کیون بیزار — بتائیے تو سہی اسمین ہے برائی کیا
دیار عشق سے پوچھو نہ خضر کی راہین — جو خود ہی گم ہے کرے گا وہ رہنمائی کیا

جناب ابوالکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

حواس کھو گئے کوئی بلا پھر آئی کیا — الٰہی خیر کہ ہونے کو ہے جدائی کیا
تمام عمر کو چھوٹے بس اب لڑائی کیا — ملے رقیب سے تو ہے پھر صفائی کیا
ہماری باتین وہ اب دل لگا کے سنتے ہین — طبیعت انکی بھی شاید کسی پر آئی کیا
فروغ حسن نے جمنے ندی نظر میری — تو پھر حضور نے صورت مجھے دکھائی کیا

مئے طہور سے بھی واعظو کرو انکار
شراب ہے کہ نہین پی تو پارسائی کیا

وہ بے بلائے چلے آئے آج کیا باعث
ہمارے نالون نے تاثیر کچھہ دکھائی کیا

مزا ہی کچھہ تو محبت کی چھیڑ چھاڑ مین ہے
نہ ہو بگاڑ تو پھر لطف آشنائی کیا

اٹھے ہماری بغل سے عدو کے دیکھتے ہی
قیامت آپ نے ہم پر یہ آج ڈھائی کیا

نصیب ہی مین نہین جبکہ اس پری سے ملون
تو میرے نالون پر الزام نارسائی کیا

یہ کیا ہے اسے ہنر آنکھین جو ڈبڈبائی ہین
تمھین خدا کی قسم پھر ہوئی جدائی کیا

جناب دلیپ سنگھ صاحب ہوش ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب غریب سہارنپوری

در صنم پہ ہے مصروف جبہہ سائی کیا
ملی ہے خاک مین زاہد کی پارسائی کیا

مرا غبار بھی پہونچا نہ اسکے دامن تک
کہون مین اپنے نصیبون کی نارسائی کیا

خدنگ رشک سے دل کو مرے کیا بسمل
کسی نے آنکھہ عدو کی طرف اٹھائی کیا

نہ آیا چین دل زار کو کسی پہلو
تڑپ تڑپ کے کٹی ہے شب جدائی کیا

حذر ضرور ہے اے ہوش ان حسینون سے
دغائین کرتے ہین یہ انکی آشنائی کیا

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

خبر نہین ہمین کچھہ کہتی ہے خدائی کیا
قیامت آگئی اپنی طبیعت آئی کیا

تمام عمر گذاری ہے مئے پرستی مین
کرے گا کوئی ہماری سی پارسائی کیا

کسی کے آتے ہی جامے سے ہوگیا باہر
شب وصال یہ دل مین مرے سمائی کیا

کچھہ اور کرگئی بے چین بیٹھے بٹھلائے
کسی حسین کی مرے دل مین یاد آئی کیا

جواب دیتا ہے دعوے کا انکے آئینہ
دکھا رہی ہے حسینون کو خود نمائی کیا

ہر اک سے کہتے ہین وہ سنکے میرے نالونکو
یہ سچ مثل ہے کہ اوچھے کی آشنائی کیا

ہزارون اور مرادون کا ہوگیا مجمع
یہ نامراد کی تیرے مراد آئی کیا

کبھی ہے وصل تصور مین گاہ بوسۂ خط
مزے دکھاتی ہے ہمکو شب جدائی کیا

وہان مکان نصیری کے ہے خدا کا پاس
نجف مقام ہے سجدے کا جبہہ سائی کیا

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب یتیم ازجیل گونڈہ (اودھ)

یونہین رہیگی شبِ وصل یہ لڑائی کیا
نہو گی آج بھی اے جان کچھ صفائی کیا؟

غرور کیجے نہ آئینہ دیکھیے تو سہی
خودی حضور کے دل مین سما یہ سمائی کیا

ہی ربطِ غیر سے نفرت ہمین تم سے صاحب
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

جناب حکیم احمد حسن صاحب احمد از پورینی

مقابل آئینہ آئے یہ منہ نہین اسکا
کریگا آپ کے آگے وہ خودنمائی کیا

کڑی پڑی ہے جو مجھپر وہ جھیل جاؤنگا
مین بند غم سے کرون چارۂ رہائی کیا

لڑی جو آنکھ تو دل مل گیا مرا تیرا
ملاپ رکھتی ہے درپردہ یہ لڑائی کیا

بھرا ہے ہاتھ مین قاتل لہو شہیدون کا
اب اسکے آگے بہارِ کفِ حنائی کیا

جناب محمد عبدالعزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

کیا جو شکوہ شبِ ہجر کا تو فرمایا
دلون سے پاس ہو ہم تم مین ہی جدائی کیا

سنا مین شعر عزیز اسنے جب سنے تو کہا
ہمین یہ آپ نے بھی طبع آزمائی کیا

جناب حکیم منظور حسینی میان صاحب منظور از دامنگری

عدو سے ملتے ہین جو آپ اسکا کیا باعث
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

زمانِ شیب مین کیون سرنگون ہے اے منظور
جوانی اپنی ہے کمبخت یاد آئی کیا

بی محمدی جان صاحبہ زیبا از اجمیر

شکل ہے یہ تو کہ دشمن کی آشنائی کیا
زبان سے میری بھی نکلا تو ہی برائی کیا

مرے مزار پر آئے تو لائے دشمن کو
اٹھین گے سیکڑون فتنے یہ جی مین آئی کیا

بی حشمت جان صاحبہ ناز اکبرآبادی شاگرد جناب غریب اکبرآبادی

بتو مین بیچتا ہون دل کو ایک بوسے پر
یہ مال مفت ہے لو تمہین ہے برائی کیا

کھڑے ہین دیر سے مشتاق سر جھکائے ہوئے
کرو بھی وار کوئی تیغ آزمائی کیا

غزلیات غیر طرح

بی حشمت جان صاحبہ ناز اکبرآبادی شاگرد جناب غریب

زرا او قاتلِ خونخوار دار آہستہ آہستہ
دلِ بسمل یہ کرتا ہے پکار آہستہ آہستہ

* یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین اس سبب سے ردیف وار درج نہو سکین ۱۲

چلے جاؤ خدا حافظ ہی میرے دردِ ہجر انکا
مگر آجائیگا دل کو قرار آہستہ آہستہ

جناب میر عالم صاحب ارشاد حسینی شاگرد جناب اقبال اورنگ آبادی

واللہ عجب عرصۂ محشر مین مزا ہو
دعوی جو خدائی کا بتو پیش خدا ہو

ایجانِ جہان تم سے اگر وعدہ وفا ہو
کیون جانب عاشق سے شکایت ہو گلا ہو

بالفرض مسیحا اگر آیا بھی تو پھر کیا
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

یکسان ہے اُسے جور و ستم لطف و عنایت
جو شخص کہ ہر حال مین راضی برضا ہو

اک دم مین ہلا دیتی ہے یہ عرشِ برین کو
تم آہِ رسا کو مری سمجھے ہوئے کیا ہو

ارشاد نہین طالبِ حوران جنان ہم
دل مین یہ تمنا ہے کہ دیدار خدا ہو

جناب محمد بشیر صاحب بشیر خلف جناب قاضی محمد عبد الحلیم صاحب بکاکوڑی شاگرد جناب سوز بسکی

وہ درد ہی دل مین کہ نہین جسکی دوا ہو
پہلو مین جو آبیٹھو ابھی مجھکو شفا ہو

آنکھین ہین وہی جسمین ترا حسن بسا ہو
دل ہی وہی جسمین کہ تو ہی جلوہ نما ہو

دل ہمنے دیا اک نظرِ لطف کے بدلے
سچ کہدو کہ پھر کسلیے ایجان خفا ہو

دل میرا چرایا انھین دونون نے مقرر
ہو دزد نظر آپ کا یا دُزد حنا ہو

اُلجھن تری زلفون کی کہے دیتی ہے اے شوخ
دیکھو اسی پھندے مین کوئی دل نہ پھنسا ہو

کس یاس سے پلٹی ہوئی آتی ہے فلک سے
تیری ہی کہین اے دلِ مضطر نہ دعا ہو

پہلو سے مرے تیر اس انداز سے کھینچو
لپٹا ہوا پیکان سے مرا دل نہ جدا ہو

وہ سیر کو جاتے ہین سوے گورِ غریبان
ڈر ہے کہین ہنگامۂ محشر نہ بپا ہو

کیا مجسے ہو ظالم تری ناوک کی مدارات
پہلو مین جب اک قطرۂ خون بھی نہ رہا ہو

وہ نیند مین ہین آج بشیر اسکا رہے دھیان
دردِ دلِ بیتاب سے اتنا نہ کراہو

جناب علی حسنخان صاحب حیران شاہجہانپوری شاگرد جناب قضا بسوانی

کسطرح سے بیمارِ محبت کو شفا ہوئے
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

ملجائے شب وصل اگر اے مخلِ عیش
میری ہو چھُری مرغِ سحر تیرا گلا ہو

حیران پریشان پھرا کرتے ہو حیران
وہ آئینہ رو کون ہے تم جسپہ فدا ہو

جناب نواب حاجی رضوان علیخان صاحب بہادر رضوان رئیس اعظم مرادآباد

سر ہو مرا اور آپ کا نقش کف پا ہو
یون حسرت پابوس جو نکلے تو مزا ہو

مطلوب سلیمان ہو کہ معشوق زلیخا
اللہ کے محبوب سے ہمسر کوئی کیا ہو

اُس در کے جو ذرون سے نہو کاسب انوار
خورشید و قمر مین نہ تجلی نہ ضیا ہو

خاصان الٰہی مین ہو شامل جسے ہونا
محبوب خدا پر وہ دل و جان سے فدا ہو

دیکھین جو سجاوٹ وہ عبائے شہ دین کی
جاری لب ادریس پہ بھی صل علی ہو

کہنا کہ بہت ہند مین دلتنگ ہے رضوان
تیرا گذر اُس در پہ جو اے باد صبا ہو

جناب عبد الرحیم صاحب راغب برادر جناب ثاقب گورکھپوری

مشکل ہے کہ آزار محبت کو شفا ہو
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

اے قسمت ناساز یہ اچھا نہین شیوا
وہ میرے گھر آئین تو مرا ہوش ہوا ہو

آئے ہین تو کیا زلف سونگھائے نہین جاتے
اے بیخودی شوق ابھی اور سوا ہو

جناب شیخ محمد بخش صاحب ضبط اجمیری کلرک آڈٹ آفس ریلوی اجمیر شاگرد جناب مطلب اجمیری

کیا بات ہے کیا وجہ ہے کیون مجھسے خفا ہو
مجکو تو بتا دو جو کوئی میری خطا ہو

تو پھیر چھری میرے گلے پر تو مزا ہو
مین دل سے دعا دون مرے قاتل کا بھلا ہو

تم رکھتے ہو دنیا مین نہین دوسرا ہمتا
گر آئینے مین تمسا نظر آئے تو کیا ہو

ہر وقت نئے ظلم ہین اور تازہ جفائین
تم میرے جگر میرے کلیجے کو سزا ہو

تم غیر سے ملنے کی قسم کیون نہین کھاتے
پھر مجکو نہ شکوہ نہ شکایت نہ گلا ہو

آیا بھی تو کس شوخ ستمگار پر آیا
مین تو یہی کہتا ہون کہ اس دل کا برا ہو

کانٹا سا مرے دل مین کھٹکتا ہے کیسا
اُس تیر کا پیکان کہین رہ نہ گیا ہو

کھلجائے ابھی حال تمہین میری وفا کا
اغیار پہ گر میری طرح جور و جفا ہو

وہ دل ہدف ناوک بیداد فلک ہے
جس دل مین تری وصل کا ارمان رہا ہو

کیون ہچکیون کا تار دم نزع بندھا ہے
اُس بھولے ہوئے نے نہ کہین یاد کیا ہو

اے ضبط زمانہ یونہین کرتا ہے محبت
اتنا بھی ہراسان نہ تو اے مرد خدا ہو

جناب میوالال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

دیکھی جو مری نبض تو بول اٹھے مسیحا
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

جناب فقیر چند صاحب فقیر منیجر ریاست گھانی راو

یا رب مری مقبول ہمیشہ یہ دعا ہو
معشوق نہ عاشق سے کبھی اپنے جدا ہو

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی از آرہ

عیسیٰ سے تو ممکن ہی نہین مجکو شفا ہو
ہو تمسے تو کچھ دردِ محبت کی دوا ہو

پوچھے یہ کبھی ہمسے ستمگر تو مزا ہو
کیا بات ہے مجھہ مین جو دل و جان سی فدا ہو

غیرون کی شکایت ہے نہ شکوہ ہی تمھارا
بیفائدہ روٹھے ہو عبث مجھسے خفا ہو

ظالم ترے چلتے ہوے فقرے تو ہین آفت
اس چال سے اک روز قیامت نہ بپا ہو

مانوس جفا ہوتے ہین اکثر دلِ عاشق
معشوق وہی خوب ہے جسمین نہ وفا ہو

جب کوئی حسین بیٹھہ گیا آکے برابر
دل نے کہا اکدم نہ یہ پہلو سے جدا ہو

قسمت کے بگڑنے کا مین قائل جو نہین ہون
فرماتے ہین ہم تجسے بگڑ جائین تو کیا ہو

جھگڑے کا لڑائی کا شبِ وصل مزا کیا
الفت سے محبت سے شکایت مین گلا ہو

عمر اپنی قمر عیش و مسرت مین کٹے بس
اور غم ہو تو یا رب غمِ شاہِ شہدا ہو

جناب محمد قادر علی صاحب قادر صفی پوری حال وارد کھوپال

کچھہ سوچکے دل تمنے دیا ہے اُسے قادر
پھر آ گئے جو تقدیر مین اب اپنی لکھا ہو

جناب نبی داد خان صاحب مشتاق وکیل عدالت دیوانی علی گڈھ

یار آئے کہ موت آئے بھلا ہو کہ برا ہو
یا رب ہو ابھی جو مری قسمت مین لکھا ہو

بے وصل نہ بیمارِ محبت کو شفا ہو
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

کچھہ پوچھو نہ تم مجھہ سے مری جان کہ کیا ہو
پریون سے فزون حسن مین حورون سے سوا ہو

ہو رنج کہ راحت ہو برا ہو کہ بھلا ہو
راضی مین اسی مین ہون تری جسمین رضا ہو

جبتک کہ مرا مطلب دل ہو گا نہ حاصل
چھوڑون گا نہ دامن ترا خوش ہو کہ خفا ہو

بیٹھے وہ سہی قد تو اٹھین سیکڑون فتنے
جب چلنے لگے ناز سے اک حشر بپا ہو

ِ سفید اُسکی بنے پنبۂ مینا ۔۔۔ آجائے اگر رندون مین قاضی تو مزا ہو
ِ خدائی ہی فریب اے بتِ عیار ۔۔۔ وہ کب ہے خدا جس سے کہ حاجت نہ روا ہو

محمود علی صاحب مضطر صفی پوری احکام نگار روبکاری ریاست بھوپال

یہان مفت مخجل ہو گا مسیحا ۔۔۔ وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو
تو سب کہتے ہین اُنکو ستم ایجاد ۔۔۔ جب جانون مین ہر روز ستم تجھ پہ نیا ہو
ِ کہا کرتے ہین دیوانہ مجھے آپ ۔۔۔ ایجان اگر تم سے لپٹ جاؤن تو کیا ہو

باب سید احمد شفیع خان صاحب بہادر نیتر رئیس اعظم فرید آباد

ِ تم حور ہو اور ماہِ لقا ہو ۔۔۔ نیتر سے جو ہو وصل تو فرمایئے کیا ہو
سے کہتے ہین وہی ہے مرا عاشق ۔۔۔ عالم مین جدھر جاے تو انگشت نما ہو
ینے کو موجود ہین ہم ایسے حسین کو ۔۔۔ انداز نرالے ہون ادا سب سے جدا ہو
لبِ وصلت نہین ہان ہے یہ تمنا ۔۔۔ خنجر ہو ترے ہاتھ مین اور میرا گلا ہو
شب و روز جو نالے پسِ دیوار ۔۔۔ وہ نیتر محزون ہے اگر تمنے سُنا ہو

ب سید حسین میان صاحب سید شاگرد جناب شمشاد لکھنوی ملازم ریئس منگرول

ن تم سے تمھارا در دبھی بیداد مین ۔۔۔ چٹکیان لیتا ہے رہ رہ کے دلِ ناشاد مین
سوزش جو اے بلبل تری فریاد مین ۔۔۔ آگ لگجائیگی اک دن خانۂ صیاد مین

منشی عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ی فغان بانگِ درا اور ہی کچھ ہے ۔۔۔ میرے دلِ نالان کی صدا اور ہی کچھ ہے
ِ کرم ذوقِ وفا اور ہی کچھ ہے ۔۔۔ پر تیری جفاؤن مین مزا اور ہی کچھ ہے
ل سے قاصد کو بتا دیتے ہین کچھ اور ۔۔۔ حالانکہ ترے گھر کا پتا اور ہی کچھ ہے
ہین جفا اور وہ فرماتے ہین مجھسے ۔۔۔ یہ لطف و عنایت ہے جفا اور ہی کچھ ہے
سر بزم اُنھین رکھتی ہے شوخی ۔۔۔ ہر چند تقاضاے حیا اور ہی کچھ ہے
کے سُنانے کو یہ میری تھی شکایت ۔۔۔ سچ پوچھیے تو دل کا گلا اور ہی کچھ ہے
ِ حنا جان کے ہاتھون مین لگا لو ۔۔۔ اچھا نہ سہی خون مرا اور ہی کچھ ہے

واعظا جو چھپائے ہوئے لایا ہے بغل میں
بوتل جو کہ قرآن کی ہے یا اور ہی کچھ ہے

افسون ہے نہ جادو ہے نہ سحر او بت کافر
تیری نگہ ہوش ربا اور ہی کچھ ہے

خلوت مین حجاب اور تکلف کا نہین لطف
بیباکیون مین یار مزا اور ہی کچھ ہے

کیا لطف جو دیدون تمہین ہل ایک طلب مین
ہر دم کے تقاضون مین مزا اور ہی کچھ ہے

یہ بات کسی حور و پری مین نہین عابد
اس بت کی ادا نام خدا اور ہی کچھ ہے

جناب آغا مرزا صاحب شاغل برادر جناب داغ دہلوی

خوف سے آپ کسی کے جو بہرتے بھی نہین
راہ چلتو یہ یہان جائے مرتے بھی نہین

تیسہ مرنے بھی ہین اور یتے مکرتے بھی نہین
بات کے پورے جو ہوتے ہین تو ڈرتے بھی

گر سمجھے سر مرقد یہ گذرتے بھی نہین
ان بتون پر بخدا بھول کے مرتے بھی نہین

میرے ارمان ہین یا ہین ترے پیکان قاتل
کہ نکلنا تو کہان دل سے ابھرتے بھی نہین

ہم لگا بیٹھے ان سنگدلون کو کیونکر
کسی صورت سے ذرا ڈر تو یہ ڈرتے بھی نہین

اے پریشانی دل اور جہار نگ اپنا
اب وہ گیسوے رخ انور پہ بکھرتے بھی نہین

مجھ سے اور غیر کی تعریف پھر اس پر ہان ہان
کیا ڈھٹائی ہے کہ ہم کہکے مکرتے بھی نہین

جس سے ملتی ہو بنا لیتے ہو عاشق اپنا
رسم اخلاق کو آشنا کوئی برتے بھی نہین

جانتے پہلے سے گر حال سرائے فانی
اسمین بسنا تو کہان لوگ اترتے بھی نہین

بڑھ کے آئینے سے حیرت نے مری کام دیا
ورنہ دن رات حسین بنتے سنورتے بھی نہین

جان دو بھر ہے تو شاغل کسی اچھے پہ مرو
ایسے ولیون کے لیے جی سے گذرتے بھی نہین

طرح

پرچہ پہنچتے ہی اس طرح مین (کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین) امیدوار قافیہ
اسی ہفتے مین اس طرح مین (زندگی رکھ چھوڑین کس دن کے لیے) دن قافیہ
۱۰ مارچ تک اس طرح مین (آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مری آگے) چھپائے قافیہ
۱۵ اپریل تک (منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی) سنائے قافیہ کوئی ردیف

خریداران پیام یار کو قیمت پیام یار بقیہ و پیشگی بھیجنے مین توجہ خاص کرنا چاہیے
مہتمم کو اب بہت کم شکایت باقی ہے — مہتمم پیام یار

اشتہار مشتہرہ معروف و مشہور ... لکھنؤ

...ہے جسمیں بیل ... سکتے ہیں نہ بلینگی اور اگر اتفاق سے مل بھی گئیں تو چوگنے دام
... گے ... سے شہرت ہوا اور ... بھی لکھنؤ سے ایسا انس رکھتی ہیں کہ لکھنؤ ... گیا مگر
...کے نام کرد ... گیے ہوئے ہیں - ویلیو پے ایبل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی -

صندل شا...

...ندی کی انگوٹھیاں زنانی ...
...یت خوشنما ہر ... سے ...
...ل کاک ہیں پہننے کی ... ہے
کھیا ... کی زنانی ... فی
... ۲ / ۳ ... رنگ
...کلان ... کا حصہ ... فی
قا ... عطردان ... بیچ زمین ...
... چلنی ... فی ... ۱۰
کوٹھی ... لیے سفید ...
روغن عروس ...
... جیسی ... خوشنما ...
لاچی ... سی ...
... سبل ...

عرق ... ہر ... پر ...
... ان کماحی ... رنگ سی ...
ہو جاتا ہے - فی تولہ - ۸ ر
مُھنال ... ہر ...
کھیسے بنانے کے لیے ...
جوت ... شکل نہایت عمدہ فی ...
عطر ہر قسم اور ہر قیمت کا ...
ہر ... کیا جائیگا -
گوٹہ ... و طلائی ہر قسم کا ...
تولہ ... روپیہ ... تک -
فرد ... بادلہ ... ہے
لحافی ... کی ... پیش ...
پلنگ پوش ...

تھان ... جبلدار ... ہر قسم ...
ساڑی ... جبلدار ...
نہایت عمدہ ... - ...
دوپٹہ ... ہر قسم ...
رومال ... عرض طول ...
... دو ... طرح ... ہے ...
پاجامہ ... فرد ...
... عمدہ ...
کلاہ ... بیل ...
کلاہ ... ایضاً ...
کلاہ ... ساد ...
... تک - ...
کلاہ ... - ...

... ہر قسم کا مال ... اگر ... ایک بار طلب ... فرمائیے

المشتہر حاجی محمد یوسف لکھنؤ چوک - دفتر پیام یار

مصرع طرح پیام یار

کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہیں

جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف لکھنوی شاگرد جناب نسیم دہلوی

شہیدِ تیغ ادا اونکا بے عصر بھی ہیں
نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین

فلک ستائے ہو ون کو نہین قرار اک جا
اسیرِ گردشِ لیل و نہار ہم بھی ہین

کسی کو خوفِ عدو کوئی وضع کا پابند
خطا معاف ہو بے اختیار ہم بھی ہین

عبث ہے نازِ عبادت پہ تجھکو زاہدِ خشک
شریکِ رحمتِ پروردگار ہم بھی ہین

محبت اپنا اثر ہر طرف دکھاتی ہے
اُنھین قرار نہین بیقرار ہم بھی ہین

ہواے سیرِ چمن ہے جنون زدون کی لیے
فداے حسنِ عروسِ بہار ہم بھی ہین

یہ عہد تھا نہین ہرگز کسی سے تم نہ ملو
خیال دل مین رہے جان نثار ہم بھی ہین

اگر ہے حشر پہ موقوف وعدۂ دیدار
وہ دن کب آئے گا امیدوار ہم بھی ہین

نیا زمانہ نیا رنگِ شاعری اشرف
کسی سے کیون یہ کہین یادگار ہم بھی ہین

جناب الٰہی بخش صاحب ایم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

یہ کسکا جذبۂ دل آج کر گیا ہمت
وہ شوخ کہنے لگا بیقرار ہم بھی ہین

وہ بت شراب پلائے تو زاہد و واعظ
عجب نہین جو کہین بادہ خوار ہم بھی ہین

وہ کاش ہمسے یہ پوچھین کہ کون ہو تو کہین
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

کسی کا بعدِ فنا ہاے قبر پر کہنا
انیم تیرے لیے اشکبار ہم بھی ہین

پس فنا نہ کسی نے لحد پہ آکے کہا
انیم آج ترے سوگوار ہم بھی ہین

جناب منشی ہرشنکر پرشاد صاحب جوہر شاگرد جناب جادوانند یاس سورجہورہ

تڑپ رہے ہین بہت بیقرار ہم بھی ہین
ادھر بھی تیغ نگہ ایک وار ہم بھی ہین

الٰہی راز نہ افشا ہو وصل کی شب کا
حجاب سے جو اُنھین شرمسار ہم بھی ہین

وہ دل کو لے کے چلے جب تو رشک کھا کھا کر
پکارنے لگے صبر و قرار ہم بھی ہین

کوئی رفیق نہین کس سے کہیے اے احقر — کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

جناب حکیم احمد حسن صاحب احمد از پوریؔ

فشار قبر ندے خاکسار ہم بھی ہین — ترے ہی تودہ کے مشت غبار ہم بھی ہین
حضور جانبے والے کو جانچ لیجیے خوب — کہینگے یون تو سبھی جان نثار ہم بھی ہین
جو وعدہ کرتے ہو غیرون سے بوسہ لبکا — ہمین زبان دو امیدوار ہم بھی ہین

جناب الفت خان صاحب الفت جمعدار مدرسہ دو سکول سالہ چہارم حیدر آباد دکن

کسی کے طالب بوس و کنار ہم بھی ہین — کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین
شہید خنجر ابروے یار ہم بھی ہین — اسیر حلقۂ زلف نگار ہم بھی ہین

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی

بروز وصل عجب لطف ہے خدا کی قسم — ندامت انکو بھی ہے شرمسار ہم بھی ہین

جناب ٹھاکری شیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول ارول شاگرد جناب داغ

تمھاری دید کے امیدوار ہم بھی ہین — ادھر بھی دیکھنا اے گلعذار ہم بھی ہین

جناب منشی بدر الدین صاحب بیتاب ساکن بندر بھڑوچ

ہمارے گوشۂ دل مین تمھارا مسکن ہے — تمھارے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

بلاکش ستم روزگار ہم بھی ہین — پسے ہوؤن مین لسان غبار ہم بھی ہین
شہید ناز عروس بہار ہم بھی ہین — برنگ غنچۂ گل دلفگار ہم بھی ہین
کہا جو سوز محبت تو جل کے کہنے لگے — اسی عذاب مین لبلِ نہار ہم بھی ہین
یہ کہتی ہین مری پلکین سرشک گلگون سے — جہان مین رنگ ابر بہار ہم بھی ہین
نہ اختصار تجھے ہی نہ موت ہمکو ہے — عجب بلا مین شب انتظار ہم بھی ہین
بیان کیا گلۂ اقربا تو بولے وہ — اسیطرح ابھی بے اختیار ہم بھی ہین
نہ صاعقہ ہین نہ شعلہ نہ برق ہین نہ شرر — دم ازل سے مگر بیقرار ہم بھی ہین
دیا ہے مژدۂ لا تقنطوا جو رحمت سے — آئے امید پہ پروردگار ہم بھی ہین

ذرا سمجھ کے جگہہ شور حشر کو دینا ۔ تری کنار مین کنج فرار ہم بھی ہین
کبھی چمکتے ہین زیر فلک کبھی نہان ۔ برنگ صاعقہ بے اعتبار ہم بھی ہین
قیام نور ہے تسلیم مہر تابان تک ۔ اسے بقا ہے تو پھر برقرار ہم بھی ہین

جناب گنگا پرشاد صاحب تائب ازمار مو گڑھی

خدا کبھی تو ملائیگا اُس پریوش سے ۔ کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

جناب سید امیر حسن صاحب حسن شاگرد جناب داور اونامی

ہمارے دل مین تمنا ہے ایک مدت سے ۔ کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

جناب محمد اللہ خانصاحب حمید اورنگ آبادی تحصیلدار بھگوان

ترے ہی تیر نگہ کے شکار ہم بھی ہین ۔ ترے ہی کشتو نمین اے چشم یار ہم بھی ہین
اگرچہ لاکھہ ستم ہوئین سہین اُف نکرین ۔ بتون کے عشق مین وہ بردبار ہم بھی ہین

جناب محمد عمر خان صاحب خورشید وہان ساکن قصبہ مو سپرنٹنڈنٹ دفتر انجنیئری ضلع گونڈہ

تڑپ رہے ہین دل بیقرار ہم بھی ہین ۔ فراق یار مین سیماب وار ہم بھی ہین
صبا تو جاکے یہ بزم سخن مین کہدینا ۔ پیام یار کے نامہ نگار ہم بھی ہین
یہ چشم یار کو دعوی ہے راتدن خورشید ۔ دیار حسن کے لیل و نہار ہم بھی ہین

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرامؤ

شب فراق جب آنکھون سے نیند جانے لگی ۔ پکار نے لگے صبر و قرار ہم بھی ہین
فلک کو تیغ ہلالی پہ ناز بیجا ہے ۔ ذبیح خنجر ابروے یار ہم بھی ہین

جناب مولوی سید عبدالحی صاحب ذبیح متوطن قصبہ دھنگمہ

وہ بولے نازسے رشک بہار ہم بھی ہین ۔ گلون کی طرح سے رنگین عذار ہم بھی ہین
ہماری لاش بھی مدفون ہو کربلا مین ذبیح ۔ شہید خنجر بیداد یار ہم بھی ہین

جناب مرزا حیدر بیگ صاحب ذرہ شاگرد جناب الفت

نہ ہم سے پوچھو تم اسدرجہ ہوکے بے پروا ۔ تمھارے تیر مژہ کے شکار ہم بھی ہین

جناب محمد حبیب اللہ صاحب راغب اسٹوڈنٹ گورنمنٹ محامڈن نارمل اسکول شاگرد جناب بسمل

دکھاتے ہین وہ ابرو جو تیغ کا جوہر
تو کہتی ہین یہ نگاہین کہ تیار ہم بھی ہین

ابھی سہی جو عدو کی کچھ آزمائش ہو
عدو بھی ہے تری محفل مین یار ہم بھی ہین

قصور وار دن کو جب دم کسی نے دی تعزیر
پکار اٹھا دلِ امیدوار ہم بھی ہین

جو ٹھہری شکل وہان آرزو برآنے کی
نہ بھولنا دلِ امیدوار ہم بھی ہین

نہ چھیڑ ذکرِ بتان کرکے ہمکو اے رب
جو غم رسیدہ ہے تو دلفگار ہم بھی ہین

جناب محمد عبد الرزاق صاحب احی ابن جناب محمد سلطان صاحب مرحوم مدرس مدرسہ منشور

ہمیشہ ہمکو ہے منظور لالہ زار کی سیر
ادھر بھی تجھے نظر داغدار ہم بھی ہین

جناب رشید احمد صاحب رشید شاگرد جناب واجد تھانوی

مرے فراق مین کہتی ہین حسرتین میری
کہ بعدِ مرگ ترے سوگوار ہم بھی ہین

ستا نہ ہمکو یہ کہدو رشید اس بت سے
کہ ایک بندۂ پروردگار ہم بھی ہین

جناب نواب سید علیخان صاحب زیبا لکھنوی شاگرد نواب محمد حسن خانصاحب رشید مرحوم

مریضِ نرگسِ فتان یار ہم بھی ہین
نگاہِ ناز کے امیدوار ہم بھی ہین

ہمارے تکیے کے پھول اٹھ سکتے ہین زیبا
کسی کی خاطرِ نازک پہ بار ہم بھی ہین

کڑک کے آئی جو بجلی مری طرف تب ہجر
تڑپ کے دل نے کہا بیقرار ہم بھی ہین

انھین جو لکھنے لگا شوقِ دید نامے مین
پکاری حسرتِ بوس و کنار ہم بھی ہین

کیا ہے الفتِ گیسو و رخ نے آوارہ
شریکِ گردشِ لیل و نہار ہم بھی ہین

کسی کے جوڑے سے گر کے پھول کہتے ہین
ہزار جان سے کسی پر نثار ہم بھی ہین

چھلک چھلک کے یہ کہتے ہین جامِ مے زیبا
کہ مستِ دیدۂ مخمور یار ہم بھی ہین

جناب پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی اڈیٹر اودھ اخبار و مصنف فسانۂ آزاد

سیاہ بخت و تبہ روزگار ہم بھی ہین
جوابِ زلفِ پریشان یار ہم بھی ہین

نہ سمجھین آئنے ہی کو حضور آنکھ بہر
کہ اک نگاہ کے امیدوار ہم بھی ہین

ہوا اسیر نہ کم سمجھین ہم فقیر دنکو
کہ نشانِ قدرتِ پروردگار ہم بھی ہین

بٹھائین کیون نہ بڑھاپے مین لوگ آنکھون پر
خمیدہ صورتِ ابروے یار ہم بھی ہین

کوئی سبب ہی جو بشانے کو سر چڑھاتے ہیں وہ
وگرنہ عاشقِ سینہ فگار ہم بھی ہیں

شبِ وصال جو وہ ہیں شرابِ حسن میں مست
تو محوِ لذتِ بوس و کنار ہم بھی ہیں

خدا کے واسطے دو ہمکو بوسہ لبِ لعل
ابھی تو قابلِ بوس و کنار ہم بھی ہیں

کہینگے ساقیِ مہوش سے آج اے سرشار
کہ ایک جام کے امیدوار ہم بھی ہیں

جناب حافظ محمد نور الحسن صاحب سہیل و غدا شاگرد جناب الفت اسکول ماسٹر رسالہ چہارم حیدرآباد دکن

کسی کے عشق کے تازہ شکار ہم بھی ہیں
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہیں

ہجومِ داغ سے سینہ ہے غیرتِ گلشن
تم آؤ سیر کو باغ و بہار ہم بھی ہیں

جناب صاحبزادہ شرف یار خان صاحب شرف گلشن آبادی

ہزار لطف ہے دل نے جیا اسے سمجھا
رقیب بھی یہ کہیں سوگوار ہم بھی ہیں

ادا نے دی جو صدا دل کسی کا لوٹ لیا
نگاہیں بولیں کلیجے کے پار ہم بھی ہیں

عدو کی عیش میں گذری یہاں مصیبت میں
ترے ہی بندے تو پروردگار ہم بھی ہیں

ہمارے شکوے پہ کیوں سر جھکائے بیٹھے ہو
تمھیں نہیں ہو جلو شرمسار ہم بھی ہیں

جناب بھگر دیال سنگھ صاحب شیدا از تحصیل ململ ریاست دربھنگہ

الٰہی رحم کسی پر نثار ہم بھی ہیں
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہیں

کسے گھمنڈ ہو دنیا میں ایسی دولت پر
جو کہہ رہی ہے کہ ناپائدار ہم بھی ہیں

جناب سید اسحاق حسن صاحب شر پیرزادہ مارہرہ

کیا شمار جو قاتل نے اپنے کشتوں کا
کہا یہ میں نے کہ اک جان نثار ہم بھی ہیں

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

قتیلِ ہستیِ ناپائدار ہم بھی ہیں
فسانۂ ستمِ روزگار ہم بھی ہیں

ہر ایک رنگ ہے موقع پر اپنے حسن نما
خزاں پکار رہی ہے بہار ہم بھی ہیں

یہ ذکر حوروں کا اس جوش سے بھرا ناصح
کہینگے آپ بھی پرہیزگار ہم بھی ہیں

ابھی رقیب کو تاکا ہے جس نظر سے حضور
اسی نگاہ کے امیدوار ہم بھی ہیں

ہمیں سمجھ لے وہ بس جیسا جسکا جی چاہے
عدو عدو کے ہیں یاروں کے یار ہم بھی ہیں

ضرور کہتے یہ ہونگے حسین خلوت مین یار — عجیب شاہد بے اختیار ہم بھی ہین
یہان بھی جاگتے کٹتی ہے وصل و ہجر کی رات — خبر نہ ہو شب زندہ دار ہم بھی ہین
صغیر جاتے نہین وان تو بار عام کے وقت — کہینگے آپ بھی امیدوار ہم بھی ہین

جناب سید محمد اصغر حسین صاحب صغیر وکیل مونگاولی

گناہگارون کو بخشے گا تو یہ سنتے ہین — انھین کے زمرے مین پروردگار ہم بھی ہین
خدا کی شان ہے وہ آج مجھسے کہتے ہین — نہ رو صغیر ترے غمگسار ہم بھی ہین

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق رضوی ساکن کندرکھی مدرس مڈل اسکول [illegible]

کسی کے شیفتہ و جان نثار ہم بھی ہین — کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین
تمھارے فیض کا شہرہ ہے سارے عالم مین — نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین
اوڑا رہین و مجیان الدم مین سب داماں کی — جنون کے ہاتھ سے بے اختیار ہم بھی ہین
نگاہ لطف ادھر بھی ہو ساقی مہوش — کہ تیری بزم مین اک بادہ خوار ہم بھی ہین
کہان چلا گیا قاصد خبر نہین لایا — پیام یار کے امیدوار ہم بھی ہین
وہ کون پردہ نشین رشک حور ہے یارب — کہ جسکے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین
کرانہ بندہ عاصی طلیق پر رحمت — ترے ہی بندون مین آمرزگار ہم بھی ہین

جناب منشی عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ترے شہیدون مین اے چشم یار ہم بھی ہین — نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین
جگر پہ ہاتھ رکھا تھے جب پئے تسکین — تڑپ کے دل نے کہا بیقرار ہم بھی ہین
حرام ہوگئی زاہد کی طرح مئے ہمکو — تمھارے عہد مین پرہیزگار ہم بھی ہین
ادھر بھی اک نظر لطف قاتل ظالم — کہ تیرے پیچھے مثال غبار ہم بھی ہین
تمھاری آنکھین یہ کہتی ہین کیا کہین عاشق — شریک گردش لیل و نہار ہم بھی ہین
خزان ہے باغ مین جبتک ہین تاب آخر — بہار آئے تو یارون کے یار ہم بھی ہین
خدا کا شکر ہے آہون نے کچھ اثر تو کیا — کہ آپ کہنے لگے بیقرار ہم بھی ہین
ہمین بھی دل مین جگہ دو نشان گرد ملال — یہی سمجھ لو کہ مشت غبار ہم بھی ہین

شتاب آئے قیامت کہ وعدہ پورا ہو
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہیں

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل اسکول چارسدہ شاگرد جناب [illegible]

کسی کے عشق میں بے اختیار ہم بھی ہیں
تڑپ رہا ہے جو دل بیقرار ہم بھی ہیں

غضب ہی ڈھاتا ہے کہنا کسی کا وصل کی شب
یہ خوب جان لو غفلت شعار ہم بھی ہیں

تڑپ تڑپ کے یہ کہتی ہے مجھ سے برق فلک
اکیلا تو ہی نہیں بیقرار ہم بھی ہیں

جو امتحان ہے عشاق کا تجھے منظور
ادھر بھی وار کوئی جان نثار ہم بھی ہیں

گناہ اپنے بہت ہیں تو غم نہیں عشرت
خدا کے فضل کے امیدوار ہم بھی ہیں

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی متوطن قصبہ جمبوسر شاگرد جناب منشی ریاض الحسن صاحب

خبر جو پوچھئے نہ پوچھے وہ بت نہیں پروا
پڑے ہیں کوچے میں دیوانہ وار ہم بھی ہیں

کوئی تو جا کے سنا آئے انکو یہ مصرع
تمھارے وصل کے امیدوار ہم بھی ہیں

جناب عبد العزیز خان صاحب عزیز دفعدار شاگرد جناب الفت رسالہ چہارم [illegible]

ذبیح خنجر ابروے یار ہم بھی ہیں
ازل سے تیر نگہ کے شکار ہم بھی ہیں

جو تم ہو برق کے مانند خندہ زن ہر دم
تو شکل ابر بہار اشکبار ہم بھی ہیں

جناب میوا لعل صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

تڑپ کا دل کی سناتے ہیں انکو حال اگر
تو کہتے ہیں کہ بہت بیقرار ہم بھی ہیں

پیام یار میں آئی ہے یہ طرح عاجز
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہیں

جناب میر عباس حسین صاحب عباس پیشکار حاکم صاحب حکومت سانچور سکنہ [illegible]

دکھا دیں بند قبا کھول کر اگر کہیے
جفائے عشق سے سینہ فگار ہم بھی ہیں

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از بندر شیر شاہ

نگاہ لطف ادھر ہو تو ہم سوال کریں
کہ ایک بوسے کے امیدوار ہم بھی ہیں

ہوئے ہیں کیسے خفا ہائے کیوں کہا میں نے
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہیں

جناب فیض محمد صاحب فیض سارجن سیکنڈ [illegible] شاگرد جناب یاس لکھنوی

رقیب کہتا ہی گیا بار بار ہم بھی ہیں
قسم خدا کی اسی بت کے یار ہم بھی ہیں

کھڑے ہین دیر سے مقتل مین سر جھکائی ہوئے
زرا ادھر کو بھی اے تیغ یار ہم بھی ہین

شبِ وصال مین ہونا تھا جو ہوا وہ تو
نگاہِ یار سے اب شرمسار ہم بھی ہین

جو سرو تو ہے تو قمری ہین تیری یاد مین ہم
جو گل ہے تو تو نسیمِ بہار ہم بھی ہین

مین انکو دیکھ کے بیساختہ پکار اٹھا
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

محل کے خاک پہ یون طفلِ اشک کہتا ہے
شریک تیرے دلِ بیقرار ہم بھی ہین

جو اور لوگون کو ہے اپنی شاعری پر ناز
جناب یاس کے خدمتگذار ہم بھی ہین

جناب منشی شنکر سہاے صاحب گلشن از سیہور ؎

جو انتظار تجھے فصل گل کا ہے بلبل
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

کب آتے ہین تری باتون مین اے دل ناداں
ہمین سکھائے گا کیا ہوشیار ہم بھی ہین

جناب لالہ پالگوبند صاحب لعل فارسٹر علاقہ تیلیا ضلع سیونی چھپارہ

کسی کے ہجر مین سینہ فگار ہم بھی ہین
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

ہے نالہ طبل علم آہ درد و غم لشکر
دیارِ عشق کے اک شہریار ہم بھی ہین

دل اپنا دینگے جبھی تمکو لینگے جب بوسہ
تمھین سیلنے نہین ہوشیار ہم بھی ہین

جناب منشی محمد عبدالمجید صاحب مجید کیرتو پری حال ملازم فوجداری علی گڈھ ؎

کبھی تو ہمکو بھی بوسہ کوئی عنایت ہو
تمھارے چاہنے والون مین یار ہم بھی ہین

بچھوڑ ہمکو تڑپتا ہوا برائے خدا
کہ تیرے تیرِ نظر کے شکار ہم بھی ہین

نہ پہلی سی وہ نظر ہے نہ وہ عنایت ہے
برا کیا جو کہا خواستگار ہم بھی ہین

مجید اپنے خدا سے کہین گے محشر مین
گناہگار ہو نہین اے کردگار ہم بھی ہین

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ دہلوی

شریکِ حالِ دلِ بیقرار ہم بھی ہین
ہر اک بلا مین ترے غمگسار ہم بھی ہین

نکالو اپنی گلی سے نہ جھڑکیان دے کر
تمھارے چاہنے والون مین یار ہم بھی ہین

جناب محمد فضل اللہ صاحب ناظر اونامی ؎

کسی کے عشق مین سینہ فگار ہم بھی ہین
کسی کے تیرِ نگہ کے شکار ہم بھی ہین

کہان وہ یادِ خدا تھی کہان یہ حالت ہے
بتون کے حسن پہ دل سے نثار ہم بھی ہین

خدا کیو اسطے او بت ادھر بھی ایک نظر
نگاہ لطف کے امید وار ہم بھی ہین

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر متوطن میرٹھ

کہا یہ آنکھون نے جب اشکبار ہم بھی ہین
تڑپ کے دل نے کہا بیقرار ہم بھی ہین

ادھر بھی ایک نظر بھر کے دیکھیے للہ
نگاہِ لطف کے امید وار ہم بھی ہین

چمک کے کہتا ہے سینے مین داغ دل اپنا
کسی کے عشق کی اک یادگار ہم بھی ہین

تمھارے حسن کو کہتا ہے دیکھ کر زاہد
کسی کے وصل کے امید وار ہم بھی ہین

الٰہی بخشیو اپنے حبیب کا صدقہ
کہ تیرے رحم کے امید وار ہم بھی ہین

پلادے ہمکو بھی ساقی تبرکا دو گھونٹ
مہِ صیام ہے اور روزہ دار ہم بھی ہین

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

کسی کے تیرِ نگہ کے شکار ہم بھی ہین
جگر مین درد ہے سینہ فگار ہم بھی ہین

کوئی ادھر بھی ذرا مڑ کے دیکھ لے اپنا
کہ اک نگاہ کے امید وار ہم بھی ہین

رہے نہ خلق مین فرہاد و قیس سے جانباز
ہماری قدر کرو یادگار ہم بھی ہین

لحد پر آکے نہ روئے کوئی ہمارے لیے
کہ بیقرار میان قرار ہم بھی ہین

جگر نے شکوہ کیا زخم کا جدائی مین
تو دل پکار اٹھا داغدار ہم بھی ہین

ہماری آہ سے کانپے نہ کس طرح گردون
ستم رسیدہ و سینہ فگار ہم بھی ہین

ہرا کر نکلے ہر اک زخم دل کو ناخن سے
امیدوار نسیم بہار ہم بھی ہین

ہمارے آتے ہی کیون رک گیا تو اے ساقی
پھر ایک دور چلے بادہ خوار ہم بھی ہین

خدا کے واسطے تھوڑی سی دیدے اے ساقی
کہ محو لذتِ دردِ خمار ہم بھی ہین

تشفی اور تسلی تو دی رقیبون کو
خبر ہماری بھی لو بیقرار ہم بھی ہین

ہمین نہ قتل کیا چھوڑ ہی گیا قاتل
اگرچہ کہتے رہے بار بار ہم بھی ہین

شبِ فراق ذرا صبر بھی کر اے دلِ زار
کہ کوئی بس نہین بے اختیار ہم بھی ہین

فراقِ یار مین کہتا ہے برق سے دلِ زار
کہ ایک تو ہی نہین بیقرار ہم بھی ہین

بُرے ہین طور خدا حافظ اے ہنر اپنا　　کسی کی شوخیون پر اب نثار ہم بھی ہین

جناب منشی دلیپ سنگھ صاحب ہوش ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب غریب

ادھر بھی ایک نظر اے خواستگار ہم بھی ہین　　تمھاری دید کے مشتاق اے یار ہم بھی ہین
تمھاری بزم مین اک بادہ خوار ہم بھی ہین　　نگاہِ مست کے اُمیدوار ہم بھی ہین
ارے چڑھا گیا بوتل کی بوتل اے زاہد　　کہے گا تو بھی کہ پرہیزگار ہم بھی ہین
فراقِ یار مین جز درد و غم کسی نے ہائے　　کہا نہ آکے ترے غمگسار ہم بھی ہین
نگاہِ لطف کی کچھ حد بھی ہے رقیبو نپر　　ادھر بھی دیکھ لو امیدوار ہم بھی ہین

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

تری ہی بزم مین موجود یار ہم بھی ہین　　نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین
جو بیقرار ہے دل بیقرار ہم بھی ہین　　فدا جو یہ ہے کسی پر نثار ہم بھی ہین
کسی کے تیر جو بڑھ بڑھ کے روکتا ہی دل　　جگر پکار رہا ہے کہ یار ہم بھی ہین
پناہ لو ہمین اے میکدے کی راہرو و　　تمھارے ساتھ کے اک بادہ خوار ہم بھی ہین
کسی کی یاد یہ کہتی ہے مجنسے وحشت مین　　کہ تیرے ساتھ ہی او بے دیار ہم بھی ہین
پلانے جام جو پھر پھر کے سب کو ساقی نے　　پکار اُٹھے کوئی بادہ خوار ہم بھی ہین
فلک کو توڑ کے کہتی ہے آہِ گرم مری　　کسی غریب کے دل کا بخار ہم بھی ہین
ہمارے سامنے جس نے عدو کو دیکھا تھا　　اُسی نگاہ کے امیدوار ہم بھی ہین
کبھی نہ منہ سے بتائین کہ کسپہ مرتے ہین　　خدا کے فضل سے وہ رازدار ہم بھی ہین
بیان کیجیے کیا صبحِ وصل کی حالت　　حجاب اُنکو بھی ہے شرمسار ہم بھی ہین
شبِ فراق جو صدمون نے مجکو گھیر لیا　　پکارا درد ترے غمگسار ہم بھی ہین
کبھی فلک نے دکھایا جو روزِ وصل ہمین　　پکاری سر پہ شبِ انتظار ہم بھی ہین
گذر گئے ہین جو سودا و میر و درد ای یاس　　اُٹھین مٹے ہوون کی یادگار ہم بھی ہین

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب یتیم از گونڈہ جنیل (اودھ)

صبا نہ کر ہمین برباد یار کے در پر　　پڑا بھی رہنے دے اک خاکسار ہم بھی ہین

تڑپ رہے ہین پڑے آج شام ہی سے نسیم — کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب نسیم و حضرت امیر لکھنوی

نگاہ لطف کے امیدوار تم بھی ہین — ادھر بھی ایک نظر جان نثار ہم بھی ہین

جمال دیکھ کے جبکا کلیم ہو گئے غش — اسی کے جلوے کے امیدوار ہم بھی ہین

کرین گھمنڈ نہ شوخی پر اپنی برق جمال — نظر ادھر بھی کرین بیقرار ہم بھی ہین

کہا جو مین نے سفارش کو دل نے رو کے کہا — نگاہ یار مین بے اعتبار ہم بھی ہین

بہکتے کیون ہو بہت پی گئے ہو کیا واعظ — سنبھل کے بات کرو بادہ خوار ہم بھی ہین

یہ کون رات کو کل میکدے مین تھا ای شیخ — پھر اب کہو گے کہ پرہیزگار ہم بھی ہین

چمن مین نالہ کشی کیا ہماری بیجا ہے — گلون کے عشق مین مثل ہزار ہم بھی ہین

جو اپنے چاہنے والون کا قتل ہو منظور — تو یہ خیال رہے جان نثار ہم بھی ہین

دیے جو ساغر مے میکشون کو ساقی نے — تو شیخ بول اٹھا بادہ خوار ہم بھی ہین

طریق عشق مین جو لوگ ہو گئے ہین فنا — انھین کی راہ کے اصغر غبار ہم بھی ہین

جناب میر عالم صاحب حسینی ارشاد شاگرد جناب اقبال اورنگ آبادی

کسی کے ہجر مین سینہ فگار ہم بھی ہین — کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

بہشت و حور کے امیدوار ہم بھی ہین — کہ شیخ بندہ پروردگار ہم بھی ہین

خدا کی شان ہوئے معتبر عدو ایسے — کہ انکے سامنے بے اعتبار ہم بھی ہین

کسی کو لطف و عنایت کی تجھ سے کیا امید — جفا و ظلم کے امیدوار ہم بھی ہین

جو ایک بات محبت کی تو کرے ظالم — ہزار جان سے تجھپر نثار ہم بھی ہین

وہ بار بار یہ کہتے ہین کر کے وعدۂ وصل — تمھاری طرح سے بے اعتبار ہم بھی ہین

ہمارے جذبۂ دل نے کیا اثر آخر — وہ آج کہتے ہین کچھ بیقرار ہم بھی ہین

یہ کہنا لاش پر اس بت کا ہاے ای ارشاد — تجھے خبر بھی ہے کچھ اشکبار ہم بھی ہین

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد ساکن اہلمد محکمۂ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس پرتاب گڈہ

نحیف و لاغر و بیمار و زار ہم بھی ہین — دل عدو مین کھٹکنے کو خار ہم بھی ہین

* یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین اس سبب سے ردیف وار درج نہو سکین ؁

حیا سے کہہ نہیں سکتے ہیں مدعائے دلی — کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہیں
ادا و ناز و کرشمہ کوئی دکھا دو تو — تمھارے سر کی قسم جان نثار ہم بھی ہیں
کبھی تو بام پہ آکر دکھایئے جلوہ — حضور دید کے امیدوار ہم بھی ہیں
نگاہ بھر کے بھی دیکھا نتھا شب وصلت — پکار اُٹھی سحر بیقرار ہم بھی ہیں
نہ دردِ سر کو افاقہ ہوا تھا فرقت مین — لگا یہ شور مچانے بخار ہم بھی ہین
ابو تراب کے ادنیٰ غلام ہین ارشاد — یہ فخر کم ہے کہ اک خاکسار ہم بھی ہین

جناب فصیح احمد صاحب انجیاد شاگرد جناب اقبال ورنگ آبادی

خوشی سے تیری جفائین اُٹھایا کرتے ہین — بلا کے اے ستم روزگار ہم بھی ہین
یہ لطف دیکھیے مقتل مین اسنے چھوڑ دیا — اگرچہ ہمنے کہا بار بار ہم بھی ہین
بُلا لو جلد مدینے مین یا رسول اللہ — دکن مین بیٹھے ہوے بیقرار ہم بھی ہین
تصور دل کا ہے ہمنے جو لے لیا بوسہ — خطا معاف ہوے اختیار ہم بھی ہین

جناب منشی نبی بخش صاحب بیتاب مرادآبادی شاگرد جناب طالب مرادآبادی

تمھارے چاہنے والون مین یار ہم بھی ہین — جہان ہین اور وہان جان نثار ہم بھی ہین
زبان حال سے سنانے کا ہی یہی اظہار — کسی کے عشق مین سینہ فگار ہم بھی ہین
سوال وصل پہ بولے مرے جلانے کو — کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین
ادھر بھی دیکھ لو للہ مہربانی سے — نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین
نہ رکھ شراب سے محروم ہمکو اے ساقی — کہ تیری بزم مین اک بادہ خوار ہم بھی ہین

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا مانوی جونپوری از ضلع اعظم گڈھ

ادھر بھی ایک نظر اے نگار ہم بھی ہین — نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین
ہمارے خانۂ دل مین کیا ہی گھر کسنے — کہ مضطرب ہے جگر بیقرار ہم بھی ہین
سمجھ ذرا تو ہی اے گردش فلک دل مین — کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین
وہ ہنس رہے ہین رقیبون مین اسطرف بیٹھے — جھکائے سر کو ادھر اشکبار ہم بھی ہین

جناب رشید احمد صاحب رشید شاگرد جناب واجد تھانوی

ادھر بھی ابر کرم خاکسار ہم بھی ہین — اُٹھے ہوے کسی رہ کے غبار ہم بھی ہین
مرے مزار پہ رسوائی مجنون نے کہا — کہ بعد مرگ تری بیقرار ہم بھی ہین
ستا نہ مجکو یہ کہدو رشید اُس بت سے — کہ ایک بندۂ پروردگار ہم بھی ہین

جناب بالک رام صاحب شاد بجواڑیہ شاگرد جناب قمر لکھنوی

تڑپتے دیکھا جو بجلی کو دل یہ بول اُٹھا — زیادہ تجھسے کہین بیقرار ہم بھی ہین
بہار حسن کی وہان ہین یہان ہین داغ سینہ — اُنھین کی طرح سے باغ و بہار ہم بھی ہین

جناب جے نرائن صاحب صائغ لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

کرم جگر پہ کیا درد نے تو دل بولا — ذرا ادھر بھی کہ امیدوار ہم بھی ہین
قدم رُکے گا نہ اپنا بھی تو چلے جو کہین — کہین مین ساتھ ترے اے بہار ہم بھی ہین

جناب بناٹک پرشاد صاحب طالب بنارسی از وکٹوریا ناٹک کمپنی مقیم امرتسر

کبھی نہین رخ و کاکل کی یاد سے فرصت — بلا کے دام مین لیل و نہار ہم بھی ہین
لو امتحان ہمارا ابھی چل کے مقتل مین — شہید ہونے کے امیدوار ہم بھی ہین
چلا ہے دینے جو کشتون کو اپنے گور و کفن — ہمین بھی آ کے لحد مین اُتار ہم بھی ہین
خبر جلد ہماری بھی آ کے اے قاصد — پیام یار کے مشتاق یار ہم بھی ہین

جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

سمجھ لیا ہے تعشق مین اے جنون اک دن — کسی کے تیر نگہ کے شکار ہم بھی ہین
تڑپتے مجکو جو دیکھا تو مکر نے اُن سے — رقیب نے بھی کہا بیقرار ہم بھی ہین

جناب محمد وحید صاحب غمگین بھوزراجپوری شاگرد جناب شمیم خیرآبادی

ادھر بھی ایک نظر ہو صنم خدا کے لیے — تمھاری وصل کے امیدوار ہم بھی ہین
بروز حشر خدا سے کہینگے اے غمگین — کہ تیری عفو کے امیدوار ہم بھی ہین

جناب بالکشن صاحب فاضل طالب علم مشن اسکول دہلی

تپک سے دل کی یہ معلوم ہوتا ہے فاضل — کسی کے عشق مین سینہ فگار ہم بھی ہین

جناب شاہ سید قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب نفیر بلگرامی از آرہ

بلا نصیب شب انتظار ہم بھی ہین — ستم زدون مین ترے یادگار ہم بھی ہین
وہ نا سمجھہ نہین تو ہوشیار ہم بھی نہین — غرض کے دوست ہین مطلب کے یار ہم بھی ہین
دکھائین لاکھہ محبت پر اعتماد نہین — نگاہ یار مین بے اعتبار ہم بھی ہین
شگفتہ ہوکے یہ کہتے ہین سینے مین گل داغ — ترے اس اجڑے چمن کی بہار ہم بھی ہین
ہماری آنکھین بھی ہین جلوہ گاہ شعلۂ طور — کہ دل سے مائل حسن نگار ہم بھی ہین
وہ سیر باغ کو کیون آئین صورت بلبل — جو یہ سمجھتے ہین خود گلعذار ہم بھی ہین
حجاب دیکھیے منہ کو چھپائے ہین پس گل — کسی کی آنکھون سے اب شرمسار ہم بھی ہین
وہ روندتے ہین جو انجان بنکے تربت کو — خبر نہین ہے کہ زیر مزار ہم بھی ہین
نصیب ہی نہین آنکھون کو ہجر مین سونا — وہ خفتہ بخت شب انتظار ہم بھی ہین
وہان وہ جوش جوانی مین بیخود و بیچین — یہان بھی صبر نہین بیقرار ہم بھی ہین
قمر فراق مین اس گل کے یہ بنی صورت — دل و جگر کی طرح داغدار ہم بھی ہین

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی اسسٹنٹ [illegible]

تمھاری آنکھون پہ ایجان نثار ہم بھی ہین — فدائے گردش لیل و نہار ہم بھی ہین
جگر پہ تیر لگائے جب اس ستمگر نے — تو دل پکارا کہ امیدوار ہم بھی ہین
ذرا ادھر بھی کرم کیجیے خدا کے لیے — نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین
کراہین کیون نہ بھلا ہم کوئی کرے انصاف — کسی کے ہجر مین سینہ فگار ہم بھی ہین
پلائی غیرون کو تو نے تو خوب اے ساقی — ادھر بھی دیکھہ ذرا بادہ خوار ہم بھی ہین
ادھر بھی فاتحہ پڑھنے کو آ خدا کے لیے — کہ تیری یاد مین زیر مزار ہم بھی ہین
لپٹ کے پیار کرین کیون نہ تیغ قاتل کو — عروس مرگ پہ دل سے نثار ہم بھی ہین
ہم اس خوشی پہ تڑپتے ہین آج مقتل مین — کہ تیرے تیر نظر کے شکار ہم بھی ہین
کہے نہ رشک سلیمان جہان کیون ہمکو — کہ اس پری سے قمر ہمکنار ہم بھی ہین

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی شاگرد جناب امیر و برادر خرد جناب [illegible]

مٹے ہوے ترے کوچے مین یار ہم بھی ہین — ہمین بھی دل مین جگہ دے غبار ہم بھی ہین

اُبھر اُبھر کے یہ کہتا ہے یار کا جوبن
کہین نظر نہ لگے ہونہار ہم بھی ہین

ذرا تو پیرِ مغان جب ہے دورِ ساغر کا
جنابِ شیخ کہین بادہ خوار ہم بھی ہین

ہمین بھی دیجیے انعام بوسۂ عارض
قدیم آپ کے خدمتگذار ہم بھی ہین

ہمین بھی گردشِ ایام دیتی ہے چکر
سوارِ ابلقِ لیل و نہار ہم بھی ہین

اودھر وہ فخرِ حسینان ہوے جو اے مضطر
تو عاشقون کے ادھر افتخار ہم بھی ہین

جناب موسیٰ بھائی صاحب تاؔل گھڑی ساز شاگرد جناب یاسؔ لکھنوی از بمبئی

دعا خدا سے ہے آباد جلد پہلو ہو
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

فراقِ یار مین نالے بلند ہوتے ہین
الٰہی آج بہت بیقرار ہم بھی ہین

تاؔل جا کے سرِ بزم اُن سے کہتا ہے
تمھارے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

جناب محمد مظفر الدین خان صاحب مظفر تھرڈ ماسٹر مہاراج ہائی سکول اُجین

کسی کو وصل کی خواہش کسی کو بوسے کی
تمھاری دید کے امیدوار ہم بھی ہین

بی شہزادی جان صاحبہ شوخ اکبر آبادی

تمھارے گیسو و رُخ پر نثار ہم بھی ہین
اسی خیال مین لیل و نہار ہم بھی ہین

جو دیکھا جانبِ غیر اُسنے دل پکار اُٹھا
نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین

مٹے ہین آپ تو حورانِ خلد پر واعظ
بُتانِ ہند پہ دل سے نثار ہم بھی ہین

خود اپنے ہاتھ سے تعزیر آپ دین ہمکو
خطا معاف ہو تقصیر وار ہم بھی ہین

تمھارے ساتھ ہمین بھی ہے ایک نسبتِ خاص
جو آپ شوخ ہین تو بیقرار ہم بھی ہین

دعائین مانگتے ہین شوخ ہم بھی صحت کی
کہ خیر خواہِ جنابِ نثار ہم بھی ہین

بی حشمت جان صاحبہ نازؔ اکبر آبادی شاگرد جناب غریبؔ اکبرآبادی

کوئی بھی سنتا ہے ایدل جو تو یہ بکتا ہے
کسی کے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین

پسِ فنا بھی مجھے انتظار ہے اُنکا
کہین وہ آکے ترے سوگوار ہم بھی ہین

بی چھٹن جان صاحبہ اداؔ لکھنوی

کسی کی تیغِ ادا نے کیا جو قتل ہمین
پکارے تیرِ نظر دل کے پار ہم بھی ہین

غزلیات غیر طرح

جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری حال مقیم سلون شاگرد جناب امیر لکھنوی

کروگے دل کی طرح تم بھی بیوفائی کیا
ذرا بتاؤ تو تمسے ہوئی برائی کیا

بتون کا پڑھتے ہین کیون بندۂ خدا کلمہ
انھین کے قبضۂ قدرت مین ہے خدائی کیا

دل آج کس لیے مجھسے لپٹ کے روتا ہے
یہ باوفا بھی ہے آمادۂ جدائی کیا

جگر کے داغ ہرے ہو چلے یہ کیا باعث
چمن مین دیکھو تو فصل بہار آئی کیا

تم آئے بھی تو الگ کے الگ رہے مجھسے
یہی حیا ہے تو پھر وصل کیا جدائی کیا

حرم کی یاد ہے بیکار دیر مین رہکر
ملے بتون سے تو پھر ذکر پارسائی کیا

سلام دور سے کرتا ہون دیر و کعبہ کو
مجھے ہے کم در جانان کی جبہ سائی کیا

نظر اٹھاتے ہو کیون بار بار سوئے فلک
سکھا رہے ہو اسے طرز بیوفائی کیا

بتون کو چھوڑ کے نام خدا لگے رٹنے
جلیل آج یہ دل مین تمھارے آئی کیا

جناب منشی غلام مصطفیٰ صاحب عقیل ملازم دفتر جناب سجادہ نشین سلون

ہوا بگاڑ تو ہو گی نہ پھر صفائی کیا
بتائیے تو سہی ہم مین ہے برائی کیا

برا جو سمجھے ہین غیر مجھے آپ کے
بتائیے تو ہی ہم مین ہے برائی کیا

کبھی کبھی جو تمھاری کمان ہوتی ہے
سکھائی ابروے پرخم سے کج ادائی کیا

نقوش پاؤن بھی چمکتا ہین دم دیدار
کسی کے روئے مصفا مین ہے صفائی کیا

خدا کے آگے مرا سر جھکا ندامت سے
بتون کا ہو کے پرستار منہ کی کھائی کیا

ہو شہید وہ ان کا تل لرزہ دست نازک مین
لگے یہ کہنے مرے ہاتھ مین حنائی کیا

نگاہ سے تیر لگاتے تھے وہ دم آہون سے
ہمارے انکے رہی وصل مین لڑائی کیا

ہوئی نصیب دم قتل دید قاتل کی
امید عاشق مقتول کی بر آئی کیا

بتون کو چاہتے ہو تم ہمین تعجب ہے
عقیل تمکو نہین پاس پارسائی کیا

بی شہزادی جان صاحبہ شوخ اکبرآبادی

جفا انکی اٹھائینگے گلہ لب پر نہ لائینگے
بڑھیگا یون ہمارا اعتبار آہستہ آہستہ

نہین جاتی ہے بعدِ مرگ بھی بربادیِ قسمت
اوڑی جاتی ہے سب خاکِ مزار آہستہ آہستہ

تماشا رقصِ بسمل کا جو ہے منظور اے قاتل
گلے پر پھیر تیغِ آبدار آہستہ آہستہ

خیالِ زلفِ جانان دل سے جائے یک بیک کیونکر
گھٹے گی یہ شبِ تاریک و تار آہستہ آہستہ

خیالِ نازکیِ یار سے نالے نہین کرتے
کراہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ

جواب اے شوخ اُسنے دیدیا تو ہمکو غم کیا ہے
ہمین بھی آہی جائیگا قرار آہستہ آہستہ

جناب محمد وحید صاحب غمگین بھونزاجپوری شاگرد جناب شمیم خیرآبادی

تمھاری دید کا مشتاق رہتا ہے دلِ مضطر
خدا کے واسطے دکھلا دو اپنی روئے تابان کو

جگہ کس کسکو دون یارب مین اپنے گوشۂ دل مین
قلق کو درد کو حسرت کو یا اندوہِ ہجران کو

کوئی ہمدم نہین یارب سناؤن جسکو یہ قصہ
کوئی مونس نہین دکھلاؤن جسکو داغِ ہجران کو

جناب بنائک پرشاد صاحب طالب بنارسی ازوکٹوریہ ناٹک کمپنی مقیم امرتسر

دل کے جانے کا جو ہمکو رنج ہے تو ہے یہی
حسرتون کا ایک گنجِ بے بہا جاتا رہا

دیکھیے شوخی کہ خود ہی چھین کے دل لے گئے
اور خود ہی پوچھتے ہین کیا ترا جاتا رہا

ضعف کا وہ زور ہے کھینچی نہین جاتی ہے آہ
کیا کرین ہم ہاے پیری مین عصا جاتا رہا

ہم امیدِ وصل مین ہمدرد سے بھی چھٹ گئے
وہ نہ آئے درد پہلو سے اُٹھا جاتا رہا

آپ سے جب مین گیا تو آپ بھی گھبرا گئے
مین ہوا بیہوش تو ہوش آپ کا جاتا رہا

آپ شوقِ قتل پر میرے بہت ملتے نہ ہاتھ
مین کرونگا خون اگر رنگِ حنا جاتا رہا

جناب محمد عبدالحیّ صاحب نجود بدایونی شاگرد جناب داغ جوڈیشل افسر راج سرونج

پیکان ترا اس طرح سے آیا مرے دل مین
گویا کہ اسی کی ہے تمنا مرے دل مین

کیا کچھ خلشِ نوکِ مژہ آج نئی ہے
مدت سے کھٹکتا ہے یہ کانٹا مرے دل مین

کہتے ہو کہ ہم مفت بھی لیتے نہین اِسکو
کہیے تو وہ کیا عیب ہے اچھا مرے دل مین

اے حسرت و اندوہ و تمنا ابھی ٹھہرو
چھوڑو نہ غمِ یار کو تنہا مرے دل مین

آنسو مری آنکھون مین ہین نالے مرے لب پر
سودا مرے سر مین ہے تمنا مرے دل مین

کیون اے فلکِ تفرقہ پرداز یہ کبتک
وہ اور کہین اُنکی تمنا مرے دل مین

بیخود اُنھین پردہ کی یہ کد ہے کہ شب غم
بے پردہ تصور کبھی نہ آیا مرے دل مین

جناب سید قطب الدین صاحب آشنا دہلوی شاگرد جناب داغ

دل کو نہ لگایا بتِ پُرفن سے کسی نے
کچھ کی نہ وفا جان کے دشمن سے کسی نے

حیران ہون دنیا مین ہزار آفتین آئین
کچھ بحث نہ کی خانہ دشمن سے کسی نے

برباد مری خاک کبھی یون تو نہوتی
جھٹکا ہے مگر راہ مین دامن سے کسی نے

سینے مین دل مردہ کو مین خاک کارونا
آواز بھی دی ہے کہین مدفن سے کسی نے

میرے دل صد چاک مین یون آگ لگی ہے
دیکھا تو نہو غصے مین چلمن سے کسی نے

جناب نواب محمد مظفر علیخان صاحب بہادر رئیس اعظم مراد آباد

اُنپر نظر کریگی نہ رحمت اله کی
کچھ واعظون نے قدر نہ جانی گناہ کی

محروم چھوڑا اسکو تری تیغ ناز نے
مقتل سے آرہی ہے صدا آہ آہ کی

غل ہے کہ ہاتھ ہاتھ کو آتا نہین نظر
محشر مین دھوم ہے مرے روز سیاہ کی

دل بیتی ہے نازکی رفتار سیکڑون
ڈھاتی ہے آفتین تری شوخی نگاہ کی

اب تیغ باندھنے سے بھلا اُنکو فائدہ
خنجر کا کام دیتی ہے شوخی نگاہ کی

سب بیگناہ رحمت غفار دیکھ کر
حسرت سے شکل تکتے ہین اہل گناہ کی

جناب دلیپ سنگہ صاحب تحسین ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب غریب سہانپوری

آپ کہتے ہین مجھے دیوانہ
مین کہونگا تو بگڑ جایئے گا

میری تو سنتا نہین دل ناصح
لیجیے آپ ہی سمجھایئے گا

جس طرح آپ مجھے چھیڑتے ہین
مین جو چھیڑون تو بگڑ جایئے گا

ہین بلا یار کے گیسو اے دل
دام مین اُنکے نہ آجایئے گا

بعد مدت گئے تھے وہان ہم ہوش
اتنا منہ سے نہ کہا آیئے گا

جناب صاحبزادہ مرزا محمد آغا جان صاحب آغا رئیس سوکھیرہ شاگرد جناب داغ دہلوی

کیا کہین تم سے کہ کس طرح بسر کرتے ہین
رات بھر ہائے سحر ہائے سحر کرتے ہین

کیا سفارش تری کمبخت کرین ہم آغا
اب تو وہ نام سے بھی تیرے حذر کرتے ہین

نیچرل رباعیان

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کے اجلاس مین بمقام لاہور منشی احمد علی شوق مالک آزاد نے جو رباعیان پڑھی تھین آجتک کسی اخبار مین ہماری نظر سے نہین گذرین - احباب پنجاب نے ہمسے اصرار کیا ہے کہ "پیام یار چونکہ نظم کا رسالہ ہے اسمین ان عمدہ رباعیون کا شایع ہونا مناسب ہے" لہذا ہم تعمیل ارشاد کرتے ہین - واقعی ہمارے دوست نے بعض رباعیان قابل قدر کہی ہین - اور شعرا کو بھی اس رنگ کی طرف توجہ کرنا چاہیے -

رباعی

لڑیان جھیلین تو یا دآئی تیری	سن او مرے اللہ دہائی تیری
اب بھی نہ سنبھالا جو مسلمانون کو	کام آئیگی کس روز خدائی تیری

ایضاً

پڑھی کچھہ آپ کی نظر ہے حضرت!	آخر کہیے تو کیا یہ شرنہے حضرت؟
اسلام کے ساتھہ یہ بھلائی اے بخت!	بابا ان قدم آپ کا کدھر ہے حضرت

ایضاً

یہ جہل کہ اب فہم و ذکا خاک نہین ہے	یہ فقر کہ اب گھر مین ذرا خاک نہین ہے
جن ہاتھون مین دولت تھی کبھی آج انمین	بس چند لکیرون کے سوا خاک نہین ہے

ایضاً

دولت نہین اقبال نہین جاہ نہین ہے	کچھہ پاس ہمارے بجز تہ کوتاہ نہین ہے

تھا علم جو اسلام کا جوہر وہ بھی گیا
وہ اللہ نہیں ہے تم پہ اللہ نہیں

ایضاً

کیسے ہوئے کمزور ہم اللہ کی شان
ڈنکے کی چوٹ ہے کہتا ہی چل
دم مین نہ تو دم ہے اور نہ ہے جان مین جان
تو مان نہ مان مین ہون تیرا احسان

ایضاً

دُنیا مین جو آئے سیر کیا کیا دیکھی
مایوس نہ ہو جو بڑھ گئے لوگ آگے
اونچے ہوئے نیچے ہوئے دُنیا دیکھی
پھونچو چٹکی بجاتے دیکھا دیکھی

ایضاً

دنیا مین اسی کے ہاتھ بالا رکھے
جبتک اللہ خود رہے عالم مین
منہ حاسد کمبخت کا کالا رکھے
بوڑھے سید کا بول بالا رکھے

طرح

پرچہ پہونچتے ہی اِس طرح مین (زندگی رکھ چھوڑین کس دن کے لیے) دن قافیہ
۱۰-اپریل تک اس طرح مین (آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرتے گئے) چھپائے قافیہ
۱۰-مئی تک (منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی) سنائے قافیہ-کوئی ردیف
۱۰-جون تک اس طرح مین (تمسا جہان مین یار کوئی مہجبین نہین)
جبین قافیہ نہین ردیف

خریداران پیام یار کو بقیہ پیشگی قیمت بھیجنے مین توجہ خاص کرنا چاہیے- مہتمم کو اب بہت کم شکایت باقی ہے

مہتمم پیام یار

مصرع طرح پیام یار

زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی استاد والی رامپور خلد آشیان

حور یارب ہے جو مومن کے لیے
بھیجدے دنیا مین دو دن کے لیے

جب سی بلبل تو نے دو تنکے لیے
لوٹتی ہین بجلیان انکے لیے

مُی ندی قرض اُسنے دو دو نکے لیے
جسنے توڑے ہمسے گن گن کے لیے

دن مرا روتا ہے میری رات کو
رات روتی ہی مرے دن کے لیے

ہی جوانی خود جوانی کا سنگار
سادگی گہنا ہے اس سن کے لیے

پاک رکھا پاک دامن سے حساب
بوسے بھی گن کے دیے گن کے لیے

ذرہ ذرہ دُردِ مے کا زاہدو
دوربین ہے چشم باطن کے لیے

کیمیاگر آگ سا دیکھا نہین
تار سونے کے دیے تنکے لیے

باغبان کلیان ہون ہلکے رنگ کی
بھیجنا ہین ایک کم سن کے لیے

سب حسین ہین زاہدون کو ناپسند
اب کوئی حور آئیگی انکے لیے

کہتے ہین چھپنے کی بھی اچھی کہی
پردے مین بیٹھین گے ہم انکے لیے

دختِ رز سی پاکدامن چاہیے
شیخ جی سے پاک باطن کے لیے

چھائیگی شاید خزان کی چھاونی
صرصر آئی باغ مین تنکے لیے

مجھسے رخصت ہو مرا عہدِ شباب
یا خدا رکھنا نہ اُسدن کے لیے

جھاڑتی ہے کون سے گُل کی نظر
بکھرتی ہین کیون بلبلین تنکے لیے

کھا گئی پیری جوانی کو مری
ہائے تھی یہ رات اسدن کے لیے

بوسہ بازی مین اُنھین دھوکے دیے
لے گئے دس بیس دس گن کے لیے

لاش پر عبرت یہ کہتی ہے امیر
آئے تھے دُنیا مین اسدن کے لیے

صبح کا سونا جو ہاتھہ آتا امیر
بیچتے تحفہ موذن کے لیے

جناب منشی محمد اصغر علیخانصاحب اصغر شاگرد جناب نعیم و حضرت امیر لکھنوی

ہاے ہمنے جان دی جن کے لیے
سوگ مین بیٹھے نہ دو دن کے لیے

تھا سنورنا آپ کا جن کے لیے
وہ گئے دنیا سے سب دن کے لیے

روندتے ہین وہ ہماری خاک کو
ہوگئے برباد ہم جن کے لیے

حضرت واعظ وہ آئے میکشو
اک گلابی لائیے انکے لیے

جاکے غیرون مین برا کہنے لگے
تمکو چاہا تھا اسی دن کے لیے

لے رہے ہین شیخ جی انگڑائیان
ساقیا لا جام مے ان کے لیے

لے کے دل برباد تمنے کردیا
کیا دیا تھا تمکو اس دن کے لیے

دیکھ کر مجکو رقیبون سے کہا
اک گلوری لائیے ان کے لیے

جانتا ہے دل کہ بت ہین بیوفا
جان کیون دیتا ہے پھر ان کے لیے

آہ نے رسوا کیا اصغر تمھین
ضبط کو کہتے تھے اسدن کے لیے

جناب سید انور حسین صاحب امید لکھنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال لکھنوی

خوب بوسے یار کم سن کے لیے
وصل کی شب ہمنے گن گنکے لیے

وصل ہو انکا نہ اک دن کے لیے
خلق مین رسوا ہون ہم جنکے لیے

جان ہی دیدینگے ہم صبح وصال
زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

کیا قیامت ہے وہ پھولون مین آئین
جان دیدین ہاے ہم جنکے لیے

ابر آیا ہے اوڑے ساقی شراب
توبہ توڑی ہے اسی دن کے لیے

عاشقون کے دل مین ہے ارمان وصل
ہجر مین بھی ہین مزے انکے لیے

ہاے اسکی شب نہ آئی اے امید
جان دیدی ہمنے جسدن کے لیے

جناب محمد وجیہ الدینخانصاحب اثر گلشن آبادی

وصل کی شب ڈرتے ڈرتے یار کے
بوسۂ رخسار گن گن کے لیے

حسرت و ارمان کو انکا حکم ہے
یہ نہ نکلین قید ہو ان کے لیے

جناب حکیم احمد حسن صاحب احمد ازپورینی بھاگلپور

آنکی صورت آنکی باتین آنکی چال — دشمن ایمان ہین مومن کے لیے
کیون نہ قربان ہمتیہ کردین جانجان — زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

جناب منشی ہمر شنکر پرشاد صاحب احقر شاگرد جناب جاد و از ریاست سوبر جوہرہ

غیر کے گھر جاتے ہین وہ دیکھیے — ہوگئے بدنام ہم جنکے لیے
ہجر مین مر جائین ہم احقر ضرور — زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد اہلمد محکمہ ڈپٹی انسپکٹری پولیس پرانت مالوہ

دل کو تو آنپر تصدق کرچکے — زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے
سیکڑون دیوانہ مژگان یار — پھرتے ہین بازار مین تنکے لیے

جناب حکیم محمد عبد الکریم خانصاحب ہم فتحپوری وارد گلشن آباد

آئے وہ مرتے تھے ہم جنکے لیے — تھین دعائین بس اسی دن کے لیے
وصل کی شب پیار سے کہنے لگے — کیون مرے جاتے تھے اسدن کے لیے
چھٹ گئی مسی لب نازک سے بس — ایسے بوسے تمنے گن گن کے لیے
تیکھی چتون نیتے پیارے کبتلک — حسن پر نازان ہوگے دن کے لیے
بات بھی کرنا اجیرن انکو ہے — بن گئے دیوانے ہم جنکے لیے
یہ جوانی یہ ادائین پھر کہان — ہے الگ اک بات ہر سن کے لیے
کیون نہین کھلتے ہو تم ہنگام وصل — شوخیان رکھی ہین کسدن کے لیے
مجھپہ واعظ تمتین نادان خموش — ایسی باتین پاک باطن کے لیے
کچھ نہ چکھا ہمنے دنیا کا مزا — ہائے کیون آئے تھے دو دنکے لیے
مرگئے ہم آرزوے وصل مین — تم نہ آئے یار اک دنکے لیے
دیکھہ بر ہم ہوگیا رسواے عشق — منع ہم کرتے تھے اسدن کے لیے

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت شکوہ آباد شاگرد داغ

خاک مین ساری تمنائین ملین — زندگی رکھہ چھوڑین کسدنکے لیے
سنگ خارا ہوتا مرا پتھر کا دل — گر بنایا تھا ستم انکے لیے

خوف سے محشر کے ہے زاہد ملول — کیون مرا جاتا ہے اکدن کے لیے
گالیان دو واہی محفل سے اٹھاؤ — ہمنے چاہا تھا اسی دن کے لیے

جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکہنوی

کیا کہین ہم مرتے ہین کس کے لیے — دیکھ لو یہ بیٹھے ہین انکے لیے
فصل گل آئی برائے آشیان — پھر رہی ہین بلبلین تنکے لیے
نالے کو بھی نہ آئے گور پر — رل گئے ہم خاک مین جنکے لیے
جینا مرنا ہمکو لایا دہر مین — چار سو پھرتے ہین دو دن کے لیے
کس مقدر پر کرین تدبیر وصل — جان دین کیون غیر ممکن کے لیے
بعد مردن اس گلی مین اے فلک — دے زمین تھوڑی سی مدفن کے لیے
گالیان دین آپ نے کیون بے سبب — ہمنے بوسے جب لیے گنکے لیے
مفلسی مین رات کو تھوڑی سی اب — کچھ اٹھا رکھ ساقیا دن کے لیے
جلوہ خورشید سے کیا فائدہ — چشم اعمائے تیرہ باطن کے لیے
شوخی و ناز و ادا و دلبری — سب ہے زیبا تم سے کمسن کے لیے
اب کہان تسلیم اگلی شاعری — مرگئے وہ لوگ تھی جنکے لیے

جناب سید محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

کوہ رفعت پہ اٹھتے جوبن کا ابھار — سرکشی زیبا ہے اس سن کے لیے
حشر پہ تھا رات کو دینا میکشو — دل اٹھا رکھی تھی جو انکے لیے
مرگئے ہم سنتے ہی بانگ اذان — کیون نہ موت آئی موذن کے لیے
دی بوجھے زاہد نوا سے پیر مغان — یہ پری زیبا تھی اس بن کے لیے
غیرت ثاقب وہ جا کر مل گئے — جھینکتے تھے ہم اسی دن کے لیے

جناب منشی محمد حسین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک بہار سخن شاگرد جناب نالش لکہنوی

عمر گذری ہجر مین جنکے لیے — وصل ہوم نکلا نہ دو دن کے لیے
ہم دعا گو تھے اسی سن کے لیے — ہے جوانی مل لو دو دن کے لیے

فصلِ گل مین آشیان کی فکر ہے
پھر رہی ہین بلبلین تنکے لیے

وہ پریشان ہون کہ بہرِ آشیان
ہر چمن سے ایک دو تنکے لیے

بہرِ دیبائش تری افشان سے رات
آسمان نے تارے گن گنکے لیے

قبر کو ٹھوکر لگانے بھی نہ آئے
عمر بھر مرتے رہے جنکے لیے

ہین جنابِ شیخ مہمان ساقیا
مئے پرانی چاہیے انکے لیے

محتسب مانع جوانی مین نہو
میکشی جائز ہے اس سن کے لیے

سوتے ہین وہ اپنے گھر پھیلائے پاؤن
منتظر ہون شام سے جنکے لیے

کہتا ہون لپٹا کے انکو روزِ وصل
پیار کرتا تھا اسی دن کے لیے

لیتا جا ظالم اسے بھی دل کے ساتھ
ہے جگر سینے مین کس دن کے لیے

توبہ کرلے تو جوانی مین جلیس
کیون گنہ کرتا ہے دو دن کے لیے

لوٹ لو جوبن حسینون کا جلیس
لطف ہے یہ صرف دو دن کے لیے

جناب حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

مضطرب ہون رات دن جنکے لیے
وہ نہ آئے ایک دو دن کے لیے

جب کہا مضطر ہو تم کن کے لیے
غیر کو بتلاتے ہین اِنکے لیے

یار سے حاصل ہے ہمکو عیشِ وصل
سلطنت پائی ہے دو دِنکے لیے

انکے آگے مجھکو تڑپا دے ذرا
درد ہے پہلو مین کسدن کے لیے

کب مِلا عاشق کو عیشِ بےحساب
جب لیے بوسے تو گن گنکے لیے

چلبلاہٹ لاکھ دکھلائے شباب
سادگی ہے شوخ کم سن کے لیے

وصل کی شب یار کو چونکا دیا
کیا دعا مانگون موذن کے لیے

عشق نے مضطر کیا ہے اے حبیب
مین تو روتا ہون اسی دن کے لیے

جناب محمد فخر الدین صاحب حاذق برہانپوری فدار تخلص شاگرد جناب بقا غازیپوری

اے صبا انکو ہماری دے خبر
ہو گئے برباد ہم جنکے لیے

صاف دل ہوکر نہ وہ ہم سے مِلے
خاک مین ہم مل گئے جنکے لیے

پھر خیالِ غیر اُنکے سر چڑھا | کیا کرون تدبیر اِس جن کے لیے
دے تو اے ساقی مے باقی مجھے | اُسکو رکھہ چھوڑا ہے کسدنکے لیے

جناب سید امیر حسن صاحب حسن مارہروی شاگرد جناب داور اُناؤمی

کیا تکبر یار اِس سن کے لیے | ہے فروغِ حسن دو دن کے لیے
خود وہ آئے واہ رے جذبِ دلی | کھینچتے تھے آہ اسدن کے لیے
سجدہ محرابِ ابرو سے تری | کفر ہے انکار مومن کے لیے
فاتحے کو بھی نہ آئے بعدِ مرگ | ہاتھہ دھویا جان سے جنکے لیے
گر دہن موہوم ہے عنقا کمر | جستجو بیکار ہے اِنکے لیے

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز

تنکے بیری مین نہ چل اے پُر غرور | بانکپن زیبا ہے کمسن کے لیے
طے ہوا ہے ایک مُدت کا حساب | آج بوسے ہمنے گن گن کے لیے
جب وہ خواہان جان کے ہین اے حقیر | زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

جناب محمد عبدالرحمن صاحب حیران شاگرد جناب مدہوش از دیرہ دون

خوب بدلے ہجر کے دن کے لیے | ہمنے بوسے اُنکے گن گن کے لیے
آئنہ رویون پہ ایدل جان نہ دے | کیسلیے حیران ہے اِنکے لیے

جناب محمد اللہ خانصاحب حمید اورنگ آبادی تحصیلدار مہگوان

کیون چھپائی تونے نادان اس سے بات | دل مین رکھہ چھوڑی تھی کسدن کے لیے

جناب منشی محمد ابراہیم صاحب خلیفہ و مداح جودھپوری شاگرد جناب تمنا دہلوی

تجکو وصفِ عارض و گیسوے یار | ہے وظیفہ رات کے دن کے لیے
وہ اُڑاتے ہین مزے غیرون کے گھر | ہم تڑپتے ہین پڑے جنکے لیے
تُم جو آئے کرتے ہین ہم تیر نثار | نقدِ جان رکھہ چھوڑین کسدنکے لیے

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

تُمنے بدلے ہمسے گن گن کے لیے | ہمنے کیا چاہا تھا اِسدن کے لیے

لچھ نرالا ہے جوانی کا بناؤ
شوخیان زیور ہین اس سن کے لیے

چاہنے والون سے گر مطلب نہین
آپ پھر پیدا ہوے کن کے لیے

فیصلہ ہو آج میرا آپ کا
یہ اٹھا رکھا ہے کس دن کے لیے

دے مے بیدرد اے پیر مغان
چاہیے اک پاک باطن کے لیے

دل کے لینے کو ضمانت چاہیے
اور اطمینان ضامن کے لیے

کیا تعجب اب آئی شاید فصل گل
بلبلون نے چونچ مین تنکے لیے

ہمنشینون سے مرے کہتے ہین وہ
چھوڑ دین غیرون کو کیا انکے لیے

ہین رخ نازک پہ گنتی کے نشان
کتنے بوسے تیرے گن گن کے لیے

وہ نہین سنتے ہماری کیا کرین
مانگتے ہین ہم دعا جن کے لیے

آج کل مین داغ ہو گے کامیاب
کیون مرے جاتے ہو دو دن کے لیے

جناب محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرا مؤ

جان سے جاتے ہین ہم جنکے لیے
کام آئینگے وہ کسدن کے لیے

بوسہ چشم ولب ورخسار یار
وصل کی شب مینے گن گن کے لیے

ہین وہی سرتاج خیل انبیا
عرش نے جھک کر قدم جن کے لیے

آج روز عید قربان ہے ذبیح
جی چرایا تونے کسدن کے لیے

حضرت ریاض

مین اٹھا رکھون نہ کچھ انکے لیے
یہ حسین ملجا مین دو دن کے لیے

کیون جوانی آئی دو دن کے لیے
دن گنے جاتے تھے اس سن کے لیے

چھوڑ دین دنیا کو ہم جنکے لیے
وہ جدا ہون موت آ سدن کے لیے

وعدۂ فردا کے سچے مل گئے
اب اٹھا رکھون مین کسدن کے لیے

یہ بھلے سب سے ہمارے واسطے
ہم برے کتنے لیے ان کے لیے

کل کے وعدے پر نہ دے وہ مے فروش
جسنے لاکھون ہم سے گن گن کے لیے

حرص مے مجکو نہین پیر مغان
ایک خم کافی ہے دو دن کے لیے

او دلِ نادان بہت نادان نہ بن ۔ جان دیتا ہے ارے کن کے لیے

چھیڑ میری دیکھنا وقتِ اذان ۔ کان مچلے سے موذن کے لیے

تو بتا دے تیرے ہونٹھونکے نثار ۔ بوسے کیونکر تیرے گن گن کے لیے

ہے فرشتون کی برابر عمرِ حور ۔ کیا تمنا ایسے کمسن کے لیے

قورما مرغِ سحر کا وصل مین ۔ بھیجدیتا ہون موذن کے لیے

شاد ہو جو وصل کے سامان سے ۔ ہین دعائین ایسے کمسن کے لیے

میکشو واعظ مرے سر ہو گیا ۔ کوئی تدبیر اس پڑھے جن کے لیے

دیدہ و دل پھوٹ کے روتے ہین کیون ۔ جھینکتے تھے ہم اسی دن کے لیے

منہ جھلسنے کو خزان کا بلبلین ۔ آشیان مین بیٹھی ہین تنکے لیے

یہ نہ کہنے کو ہوے گنتی دیے ۔ مین نے بوسے انکے گن گنکے لیے

ہمنے اپنے آشیان کے واسطے ۔ جو چبھے دل مین وہی تنکے لیے

یہ ریاض انکے بہت چھوٹے منہ لگے ۔ اٹھ رہا کیا آج پیچھا انکے لیے

تم جوانی کے مزے لوٹو ریاض ۔ عیب بھی زیبا ہے اس سن کے لیے

جناب منشی سید فیاض احمد صاحب راز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر مینائی

حضرتِ دل مچلے ہین جنکے لیے ۔ کچھ کرین وہ ہی علاج انکے لیے

غمزے ہین آنے مین جب روزِ فراق ۔ موت ہے پھر کون سے دن کے لیے

ہین پرانے شیخ جی اے میکشو ۔ مَے پرانی چاہیے ان کے لیے

صاف مَے کورے گھڑونمین ساقیا ۔ رکھی ہے کس پاک باطن کے لیے

حضرت دل جائین وان چھپ چھپ روز ۔ اور ہم تڑپا کرین انکے لیے

دل کیا اسنے قبول اچھا کیا ۔ جان ہے نذر ایسے محسن کے لیے

نیند اڑانا کان کھانا چیخنا ۔ یہ ہنر سب ہین موذن کے لیے

حشر مین کام آئینگے اعمال نیک ۔ کام اچھے کر برے دن کے لیے

شیخ جی تقوی جوانی مین ہو گیا ۔ ہے تقدس آپ کے سن کے لیے

ہمنے بھی دیکھا تھا کل یون راز کو ۔ پھر رہا تھا ہاتھ مین تنکے لیے

جناب منشی عبدالرحیم صاحب راغب برادر جناب ثاقب گورکھپوری

کچھہ تو کہہ اے بلبل شوریدہ سر ۔ مضطرب پھرتی ہے کیون تنکے لیے
اور کیا تھا درد تھا میرے لیے ۔ شوخیان اُس شوخ کمسن کے لیے
ہمنے راغب جتنے دیکھے نازنین ۔ دل نے داغ اُتنے ہی گن گنکے لیے

جناب رشید احمد صاحب رشید شاگرد جناب واجد محرر حکومت شیرگڈھ

نرگسین آنکھین تمھاری اے صنم ۔ رہزن ایمان ہین موسن کے لیے
جور و بیداد و جفا و ظلم یار ۔ حضرت دل آپ ہین ان کے لیے
تیرے قدمون پر فدا ہو جائین ہم ۔ زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

جناب محمد عبدالرزاق صاحب اخی ابن جناب محمد سلطان خان صاحب مرحوم میڈرس مچھ

ہمدمو مرتے ہین ہم جنکے لیے ۔ آہ وہ عیسیٰ بنے کن کے لیے
میری وحشت دیکھہ کر کہتے ہین وہ ۔ مفت ہم بدنام ہین اِن کے لیے

جناب منشی رام چندر صاحب زار تھانوی شاگرد جناب واجد

ہمنے زندگی مین اُنھین پایا ہے زار ۔ زہد و تقویٰ کرتے ہین جنکے لیے

جناب محمد محسن صاحب سحر ہاپوری خلف جناب منشی مبارک علی صاحب تحصیلدار نگہاسن

ہی سرائے دہر مین چندے قیام ۔ زندگی اپنی ہے دو دن کے لیے

جناب منشی احمد علی صاحب شوق مالک اخبار آزاد

مر مٹو حضر ایک کمسن کے لیے ۔ زندگی آخر یہ کسدن کے لیے
جستجو اور پھر کمر کی جستجو ۔ کوشش اور پھر غیر ممکن کے لیے
سمجھے ہین شاید کھلونا یہ حسین ۔ اِک نیا دل روز ہو انکے لیے
چاندسے چہرے کا جلوہ عارضی ۔ چاندنی کا روپ دو دن کے لیے
جان دو ن اُنکو کہ غصہ آگیا ۔ لازمی ہے نذر اس جن کے لیے
ہم بھی بن لین اہل دل اُس بزم مین ۔ غیر مانگے دے جو دو دن کے لیے

کیا جنازے عاشقون کے ہین سبک
لوگ گویا جاتے ہین تنکے لیے

کیا مرین ہم ہین ابھی کم سن حسین
کچھ دنون جینا پڑا انکے لیے

کھایا جاڑا رات بھر اطلس مین
دھوپ اب باقی رہی دن کے لیے

مین کہون ڈرتا ہون تو کہتے ہین وہ
شوق کیونکر اور ہان کنکے لیے

جناب منشی سید محمد علی صاحب شکیل رضوی لکھنوی

مشغلہ ہے تھے کم سن کے لیے
دل لگا رکھا تھا اسدن کے لیے

غیر کو بھی آنکھ دکھلاتے رہو
لطف نازیبا ہے اس سن کے لیے

دیکھو آخر غیر نے رسوا کیا
روتے تھے ہم اسی دن کے لیے

عمر بھر درد کا شکوہ نہو
دل مین آبیٹھو جو دو دن کے لیے

لے ہی آئے میکدے مین شیخ کو
توبہ شکنی کی تھی اسدن کے لیے

سب حسین ہین جمع واعظ روز حشر
نور اتا تھا اسی دن کے لیے

مہ جبینون کو جگائے نیند سے
ایسی خدمت اور موذن کے لیے

پھر چلے اے حضرت دل سوے یار
ترک الفت کی تھی کس دن کے لیے

اور زاہد توبہ کر یہ ابر دیکھ
تمکو سمجھاتے تھے اسدن کے لیے

چین سے وہ غیر کے گھر ہین شکیل
ہم یہان بیچین ہین جنکے لیے

جناب محمد مشرف یار خان صاحب مشرف از جاورہ

سب عوض تیغ کے بھی گن گن کے لیے
آ گئے تھے ہاتھ اکدن کے لیے

غیر سے وہ وصل کا وعدہ کرین
مین نہون دنیا مین اسدن کے لیے

غیر سے آخر کہان تک شوخیان
شرم رکھ چھوڑی ہے کس دن کے لیے

کسطرح دل مین چھپے عشق بتان
آئنہ اور راز باطن کے لیے

جھوٹ تسکین بھی نہ دین وہ اے مشرف
غیر کی سنتے ہین ہم جنکے لیے

جناب سید اسحاق حسن صاحب شر پیرزادہ از مارہرہ

سر بصحرا ہم ہوے جنکے لیے
وہ نہ آئے پاس اکدن کے لیے

بد گمانی دیکھیے اُس شوخ کی ۔ دل بھی جانبازون کے گِن گِن کے لیے
جان و دل سے تھا عوض مدِ نظر ۔ بوسۂ رخسار دو گِن گِن کے لیے
درد دل کا جب نہو تم سے علاج ۔ پھر مسیحائی ستم گر کسدن کے لیے
زندگی کے سب بکھیڑے ہین شرر ۔ جان دین اُنکے لیے اپنے لیے

جناب شیدا از مدرسہ گورنمنٹ ستیشن دیدارگنج

عاشقِ جانباز ایسا قتل ہین ہم ۔ زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے
بعد مردن بھی نہ آئے قبر پر ۔ ہو گئے برباد ہم جنکے لیے
مٹ گیا شیدا نہ آخر وہ شباب ۔ ناز تم کرتے تھے جس دن کے لیے

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

خوش ہون وہ ہم مرتے ہین جنکے لیے ۔ زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے
اب جوانی آئی نکلے بیٹھیے ۔ شوخیان زیبا ہین کم سن کے لیے
اے شب غم اسقدر ایذا نہ دے ۔ بدلے تونے مجھسے کسدن کے لیے
وصل مین جب ہے تمھارا اختیار ۔ چاہیے کیا عذر ممکن کے لیے
جس قدر شوخی کرو زیبا ہے بس ۔ سب معاف ایجان ہے اس سن کے لیے
پیر ہو کر عشقبازی کیون صفیر ۔ سوچیے زیبا ہے اِس سن کے لیے

جناب سید محمد واجد علی صاحب صبر گورکھپوری شاگرد جناب کوثر گورکھپوری

چھوڑتے ہو تم نہ مجھے جنکے لیے ۔ آشنا ہین بس وہ دو دن کے لیے
وصل کی شب جسمین وہ گھبرا نہ جائین ۔ ہمنے بوسے اُنکے گِن گِن کے لیے
جسپہ مرتے ہین وہ ملتا ہی نہین ۔ زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے
حشر مین معلوم ہوگا اے بتو ۔ یان خدائی کر لو دو دن کے لیے
وصل کی شب مجھسے وہ کہنے لگے ۔ تمنے بدلے آج کسدن کے لیے
رہ نجائیگا تمھارا یہ شباب ۔ خود نمائی کر لو دو دن کے لیے

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق رضوی ساکن قصبہ کندرکھی مدرس فارسی ڈسٹرکٹ اسکول

ظلم و بیداد و ستم جور و جفا
تمنے رکھہ چھوڑے ہین کس دن کے لیے

اُنکی صورت جلد دکھلا اے خدا
دل تڑپتا ہے مرا جن کے لیے

جناب منشی عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

دور شیخِ پاک باطن کے لیے
دخت رز عابد ہے مومن کے لیے

خون ناحق ہے روا کنکے لیے
یہ جو ہین خنجر بکف انکے لیے

زندہ جاوید ہین کشتے ترے
موت آتی ہی نہین انکے لیے

ہم بتون کو جان و دل تو دے چکے
اور اب کیا چاہیے انکے لیے

آج ہی اُنپر تصدق کر دیا
زندگی رکھہ چھوڑون کس دن کے لیے

ہائے مستی دیکھئے ہین انکو دریغ
خاک مین ہم مل گئے جنکے لیے

نور عارض آپ کا ہے عارضی
چاندنی ہے چار ہی دن کے لیے

ہین وہ غارتگر حسینان جہان
[illegible] دل کی ہے معاف انکے لیے

غیر کے دل مین رہین کیون تیر [illegible]
[illegible] ہمارا دل نہین انکے لیے

تمکو دیکھون غیر کے آغوش مین
[illegible] ہے مین زندہ ہون اسد نکے لیے

رنج اور غم آپ کا کھایا مین [illegible]
یہ [illegible] کی نعمتین انکے لیے

حشر کو دیکھا نتیجہ ظلم کا
مین نہ روتا تھا اسی دن کے لیے

جان ہے اک نوجوان کیواسطے
دل ہے اک محبوب کمسن کے لیے

کیون شب فرقت نہین ہوتی اذان
موت آئی کیا موذن کے لیے

سوے دل آتے ہین آج انکے خدنگ
درد اُٹھے تعظیم کو انکے لیے

کیا غرض انکو دوا سے اے طبیب
ہے دوا درد جگر جنکے لیے

حضرت عابد حرم کو جاہین کیون
کوئے جانان کعبہ ہے انکے لیے

جناب منشی غلام مصطفےٰ صاحب عقیل ملازم دفتر جناب شاہ صاحب سجادہ نشین سلون

کیا کہین مرتے ہین ہم کن کے لیے
اک بت عیار کمسن کے لیے

وصل مین لذت اٹھائی بیشمار
بوسے انکے ہمنے گن گن کے لیے

نذر الفت کیون نہ جان اپنی کرین — زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے
کیا خزان مین پھرتی ہے بلبل تباہ — جاے گل منقار مین تنکے لیے
سر سے اترے گا نہ سوداے جنون — ہے عمل بیکار اس جن کے لیے
خاک بھی انکو نہین میرا خیال — ملگیا مین خاک مین جنکے لیے
حشر کا دن عنقریب آیا عقیل — فکر ابھی سے کرلو اسدن کے لیے

جناب منشی رحیم بخش صاحب عاشق ڈاکٹر شفاخانہ ریلوے آگرہ

شام ہو جاتی ہے یہ کیون ستا اٹھا — بن سنور کر بیٹھے ہو کن کے لیے
نذر تیغ ناز کردین دل نہ جب — زندگی رکھہ چھوڑین کس دن کے لیے
کردو قربان ناوک دلدار پر — دل جگر دونون ہین کسدن کے لیے
بس نہ عالم کا چلا جب وصل مین — ہمنے عاشق بوسے گن گن کے لیے

جناب کریم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل اسکول چارسدہ شاگرد جناب بیدل لکھنوی

وہ مجھے رکھکے تنہا چھوڑ گئے — عمر بھر مرتا رہا جن کے لیے
بات بھی میری نہ پوچھی صاحب زین — رنج و غم مینے سہے جنکے لیے

جناب میوالال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

ہین بہی خواہان برائی کے مری — ہم بھلائی کرتے ہین جنکے لیے

جناب ابوالحسن علی صاحب عیش

عشق مین برباد مٹی ہوگئی — خاک چھانی تھی اسی دن کے لیے

جناب محمد وحید صاحب غمگین بھونراجپوری شاگرد جناب نسیم خیرآبادی

آج پاتا ہون انھین آغوش مین — عشق مین دیوانہ تھا جنکے لیے
عشق مین غمگین تجھے سودا ہوا — دربدر پھرتا ہے تو کنکے لیے

جناب پنڈت تیرتھہ رام صاحب غم از بندر شیر شاہ

ہنسکے خوش دینے لگے بوسے وہ جب — ہمنے بھی پھر خوب گن گنکے لیے

جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت لکھنوی خلف جناب امانت مرحوم

خم بھرے ہین ساقیا کن کے لیے
ابر اٹھا رند آئے لا ان کے لیے

موت آتی ہے انھین کو واہ وا
مانتے ہین منتین جنکے لیے

غیر پر لطف و عنایت کب تلک
ظلم اٹھا رکھے ہین کسدن کے لیے

نوجوان عاشق کو زیبا اضطراب
شوخیان معشوق کم سن کے لیے

کیا چھٹے رنج و ملال و غم کا ساتھ
یہ مری خاطر ہین ہین انکے لیے

یون ہمارا دل کبھی مضطر نہو
ہو بھی گر تو غیر ممکن کے لیے

کیا نہین رازق سے نادان مطمئن
رزق شب رکھتا ہی کیون دنکے لیے

واہ وہ آرام سے سو یا کیے
رات بھر مضطر تھے ہم جنکے لیے

آہ وہ صبح شب وصلت کرون
تیر سو حلق موذن کے لیے

دل جگر ہنس ہنس کے روندے آپنے
رو ینگے ہم عمر بھر ان کے لیے

آخر شب بزم نہ نکلا غیر کا
وہ پھر کمبخت بنے دن کے لیے

آج وہ سب زہر کھا کر مر گئے
بد دعا کرتے تھے تم جن کے لیے

رکھ غبار جلوہ گاہ دوست کو
سرمہ ہے یہ چشم باطن کے لیے

جناب حافظ محمود علی صاحب فدا شاگرد جناب امیر لکھنوی

مرحبا لیا جام کن کن کے لیے
سبحہ تھا اے شیخ اسی دنکے لیے

تھا نہ قسمت مین جو عیش بیحساب
وصل مین بھی بوسے گن گنکے لیے

اچھی سوجھی پنبہ مینا کی بھی
وصل مین حلق موذن کے لیے

شکوہ بیرحمی کا شکر بولے وہ
اب کوئی بدنام ہو انکے لیے

اسنے جتنی گالیان دین وصل مین
مینے اتنے بوسے گن گنکے لیے

غمزے اور پیر فلک نام خدا
کسقدر زیبا ہین اس سن کے لیے

سر سے رندو ٹالو واعظ کی بلا
شیشہ لو ایسے پڑھے جن کے لیے

دعوت مے گر کے ہم ناری بنے
یہ صلہ اے شیخ محسن کے لیے

خاک پر کیون اشک خون گرنے لگے
آستین دامن ہین سب انکے لیے

دل کہان ہے میرے پہلو مین فدا — ہین یہ جھگڑے ایک کم سن کے لیے

جناب سجاد حسین صاحب فسون عظیم آبادی مد

ہر گھڑی کی ان جفاؤن کا جواب — سوچ رکھو حشر کے دن کے لیے
دین و ایمان جان و دل تاب و توان — یار نے ایک ایک گن گن کے لیے
اے فسون اب رو رہے ہو عشق مین — منع کرتے تھے اسی دن کے لیے

جناب شاہ سید قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی از آرہ

مر مٹے اُس شوخ کم سن کے لیے — غم لائے تھے اسی دن کے لیے
آمدِ فصلِ جنون سے پھرتی ہین — بلبلین منقار مین تنکے لیے
طالعِ خفتہ جگا دے میرا یار — ایک ہی رات ایک ہی دن کے لیے
آئے جب قابو مین وہ ہنگامِ وصل — لاکھون بوسے ہمنے گن گن کے لیے
کون آنے والے ہین وعدے پر آج — اتنے سامان ہوتے ہین کن کے لیے
کہتے ہین بتلا کے ہمکو غیر سے — اپنے بیگانے چھٹے اِنکے لیے
خوب نکلین وصل کی شب حسرتین — رکھے تھے ارمان اسی دن کے لیے
رو رہے اُن بیکسون کی جان کو — رونے والا تک نہین جنکے لیے
آج ہم تُم پر نہ ہو جائین نثار — زندگی رکھہ چھوڑین کس دن کے لیے
اے قمر سچ ہے یہ مدحِ ظاہری — کچھہ نہین اربابِ باطن کے لیے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی اسسٹنٹ گنج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب امیر

کیا کہین رسوا ہوئے کن کے لیے — اک جہان دیوانہ تھا جنکے لیے
دل یہ کہتا ہے فراقِ یار مین — زندگی رکھہ چھوڑین کس دن کے لیے
گالیان دینے لگے وہ بےحساب — وصل مین بوسے جو گن گن کے لیے
چندروزہ حسن کا کیا اعتبار — اے صنم اترا نہ دو دن کے لیے
دل کے کچھہ ارمان نکلجائین صنم — تُم چلے آؤ جو دو دن کے لیے
بیوفا بدعہد نکلے وہ قمر — مر مٹے افسوس ہم جنکے لیے

جناب منشی محمد وزیر حسن صاحب قیصر گورکھپوری

حضرتِ زاہد ہے وصلِ دُخترِ رز — صاف طینت پاک باطن کے لیے
جان بھی دل کی طرح لے لیجیے — اسکو رکھ چھوڑوں میں کس دن کے لیے
مجھسے ہیں بیزار دشمن پر نثار — جان جاتی ہے مری جنکے لیے
اے شبِ وصل آ خدا کے واسطے — میرے گھر بھی ایکدو دن کے لیے
وصل کی شب میں نے خوب اس شوخ کے — بوسۂ رخسار گن گن کے لیے
قیصر اب کھوتے ہو کیوں رو رو کے جان — شمع کرتے تھے اسی دن کے لیے

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

مر گئے جیتے تھے ہم جن کے لیے — اب بچیں ہم سخت جان کن کے لیے
ہائے ہم روئیں لہو جنکے لیے — چھوڑیں وہ مہندی نہ دو دن کے لیے
پیری و شاہد پرستی ناخوش است — خوشنما ہر شے ہے ہر سن کے لیے
یاد ہے چلہ لگانا رات دن — چوک میں اک شوخ کمسن کے لیے
غیر سے بولے مرے مرنے کے وقت — حور عین مشتاق ہے ان کے لیے
حضرت کوثر کہو تو خیر ہے — جوگیا کپڑے رنگے کن کے لیے

جناب سید محمد عبد القیوم صاحب کلیم از بستی

ہم تری سودائی ہیں جنکے لیے — خلق سب پیدا ہوئی جنکے لیے
آشیانے کی جگہ ملتی نہیں — پھر رہی ہیں بلبلیں جنکے لیے
ہائے انھیں نام خدا میٹھا برس — منتیں ہوتی ہیں اس سن کے لیے
کیوں ستائیں ہم کسی کو اے کلیم — آئے ہیں دنیا میں کن دن کے لیے

جناب سید محمد افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

جان دی معشوق کمسن کے لیے — زندگی پائی تھی اس دن کے لیے
لے کے دل میرا مجھی کو کوسنا — بد دعائیں اور محسن کے لیے
وصل کی شب ہے دلیلِ صبحِ ہجر — رات آئی ہے برے دن کے لیے

بھیس بدلے وصل کی شب اے خدا   موت بنجائے موذن کے لیے
دوسرا دل مانگتے ہین مجھسے وہ   ضد ہے امرِ غیر ممکن کے لیے
ہائے قسمت وہ فدا ہین غیر پر   ہمنے اپنی جان دی جنکے لیے
ق ۔ اُنکے آگے کوئی پوچھے تو سہی   آپ دیوانے تھے کن کنکے لیے
پھر تو جو چاہے وہ ہو مضطر مگر   ہین کہون ان کے لیے انکے لیے

جناب موسیٰ بھائی صاحب مائل لکھنوی شاگرد جناب یاس لکھنوی ابن پیر زادہ

دیکھنے آئے نہ اک دن کے لیے   جاتی اپنی ہمنے دی جنکے لیے
جان دیدینگے شب فرقت مین ہم   زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے
فصل گل پر بلبلو اتنا دماغ   یہ بہار آئی ہے دو دن کے لیے
ہے شبِ وصل آئے ہین وہ اے مائل   ہم دعا کرتے تھے اسدن کے لیے

جناب ماجد حسینخان صاحب ماجد برادر خورد منشی عابد حسینخان صاحب ڈاکٹر رجمنٹ نمبر ۸ لکھنو

جلوہ عارض ہے زلفون سے حضور   ظلمت شب جس طرح دن کے لیے
ہائے اُنکو کچھہ نہین میرا خیال   مرتا ہون گھٹ گھٹ کے مین جنکے لیے
لکھنو آئے ہین گورکھپور سے   حضرت ماجد بھی کچھہ دن کے لیے

جناب سید ممتاز احمد صاحب ممتاز برادر خورد جناب تحسین اجمیری

تند خو و فتنہ گر و ایذا پسند   لو مچلتا ہے یہ دل کن کے لیے
ہین وہ مہمانِ عدو سنتے ہین آج   جذبہ دل ہے تو کسدن کے لیے
مر بھی دیکھین وہ جنازے پر جو آئین   زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتوری ملازم فوجداری علی گڈھ

ہم بتا دین مرتے ہین جنکے لیے   انکی صورت دیکھہ لو انکے لیے
کیا تماشا ہے کہ پیری مین مجید   مرتے ہین اک طفلِ کمسن کے لیے

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول شاگرد جناب بھگوان گوبند پرشاد سنگھ صاحب

اے مریجان چھپ رہو دل مین مرے   پردہ ہے درکار کمسن کے لیے

چاہیے عشق بتان مین صرف ہو
زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

جناب سید منت حسین صاحب منت مدرس بہار اینگلو ورنیکولر اسکول دلاور پور

لے لو میری جان اگر درکار ہے
زندگی رکھہ چھوڑین کسدن کے لیے

آج آئے قبر پر وہ شکر ہے
مل گئے ہم خاک مین جنکے لیے

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس کہنہ شاگرد جناب داغ دہلوی

وان خبر مائل انھین مطلق نہین
یان مرے جاتے ہو تم جنکے لیے

جناب لالہ بالگوبند لال صاحب مائل فارسٹر علاقہ تیلیاپاٹہ

حیف تمکو کچھہ خبر تک بھی نہین
رات دن روتے ہین ہم جنکے لیے

ایک دن مالک کو دینا ہے حساب
سوچ تو کچھہ مائل اسدن کے لیے

جناب منشی سید نیاز احمد صاحب نیاز برادر حضرت ریاض و شاگرد جناب امیر لکھنوی

جب کہا دل لیجیے کس کے لیے
ہنس کے بولے ایک کمسن کے لیے

جب گئی طفلی جوانی نے کہا
مین بھی ہون مہمان دو دن کے لیے

وصل مین چوکے نہ بوسون کا حساب
جب دیئے گن گن دیئے گن گنکے لیے

کیون رہین پہلو مین تیرے تیر ناز
دل مین خالی ہے جگہہ انکے لیے

وصل مین اللہ رے انکا اضطراب
رات بھر تڑپا کیے دن کے لیے

تیغ جانان پر کرینگے ہم نثار
سر لگا رکھا ہے اسدن کے لیے

چال کی شوخی بھی محشر مین دکھاؤ
یہ اٹھا رکھی ہے کسدن کے لیے

مجھہ سے بولے بزم مین آیا جو غیر
اب جگہہ خالی کرو ان کے لیے

غیب سے شیشے کو مئی ملتی ہے روز
نعمتین ہین صاف باطن کے لیے

دو انھین تسکین بھی آکر کبھی
جان من دل نازسے جنکے لیے

ہنس کے بولے دیکھہ کر شکل نیاز
چاہیے مجھسا حسین انکے لیے

جناب حکیم محمد نعیم الزمان خان صاحب نعیم شاگرد جناب امیر لکھنوی

گر وفا ہو آن سے کمسن کے لیے
بیوفائی پھر رہے کن کے لیے

گریۂ شبنم بجا ہے باغباں — ہے ہنسی پھولوں کی دو دن کے لیے
ہے ابھی دنیا میں مجھسا نامراد — رو رہی ہیں حسرتیں کنکے لیے
آج ہیں انکی لحد پر خار و خس — فرش تھا پھولوں کا کل جنکے لیے
دل سے بھی مل لیں تمھیں بھی دیکھ لیں — گر یہاں آجاؤ اک دن کے لیے
وصل میں گھبرا کے وہ کہنے لگے — یہ جوانی تھی اسی دن کے لیے
جب وہ چاہیں پھیر لیں وقت حساب — ہمنے بوسے اسلیے گن کے لیے
کیا خوشی ہو انکے آنے کی نعیم — ہے نشان تربت کا کِن دن کے لیے

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب نیّر بنارسی مقیم مرزا پور

ناز ہے ترکان کم سن کے لیے — ہیں ستم آفاق کے انکے لیے
دیکھیں کبتک وہ ہمیں ملتے نہیں — جستجو میں نکلے ہیں جنکے لیے
خواب میں انکا نظارہ ہوگیا — مدتوں روئے تھے ہم جنکے لیے
میرے پہلو میں تڑپتا ہے جو تو — اے دل مضطر تباہی کنکے لیے
زک تمھیں دی دشمن بد کیش نے — ہم نہ کہتے تھے اسی دن کے لیے
انکو جب ہم دل خوشی سے دیچکے — زندگی رکھہ چھوڑیں کسدن کے لیے
حیف ہے وہ سو رہے ہیں زیر خاک — چادریں پھولوں کی بُنتیں جنکے لیے
آپ وہ بہر عیادت آئے ہیں — مضطرب رہتا تھا دل جنکے لیے
حضرت دل عشق میں رسوا ہوے — منع کرتے تھے اسی دن کے لیے
تھا جو دل میں خارشہ روز حساب — بوسے ہمنے رخ کے گن گن کے لیے
خانۂ دل میں ہے وہ نیّر مقیم — تم پریشان رہتے تھے جنکے لیے

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک ریونیو سروے آفس

گھر کیا آراستہ جنکے لیے — وہ ہوے مہمان نہ اک دن کے لیے
جان دیں صبح شب وصلت نہ کیوں — زندگی رکھہ چھوڑیں کسدن کے لیے
انکو کچھ پروا نہیں اے عشق واہ — ہاے ہم بدنام ہیں جن کے لیے

آپ تو ہین اب جوان نام خدا
جتنی اُسنے گالیان دی تھین ہین
عاشقون نے سہ لیے تیرے ستم
ہے جہنم کافرون کے واسطے

یہ صندین زیبا ہین کمسن کے لیے
ہنیے بوسے آتے گن لگنکے لیے
اور ظلم ایجاد کر ان کے لیے
خلد اسے ناجی ہے مومن کے لیے

جناب منشی سید جلال الدین صاحب نظمی گلشن آبادی

وصل مین شرم اور اس سن کے لیے
نیک ہی ظاہر ہین تو اے محتسب
سر سے اُترے گا نہ یہ آسیب عشق
واعظو روٹھے ہین وہ اُنکو مناو
خوف تھا مانگین نہ مجھسے وہ حساب
وہ نہین آگاہ حال دل سے آہ
اے بت کافر خدا را رحم کر
قدر دان جتنے تھے نظمی اُٹھ گئے

بیجا بی پھرتے ہے کسدن کے لیے
کر دعا مجھہ پاک باطن کے لیے
ہین عمل بیکار اس جن کے لیے
کام تم آو گے کس دن کے لیے
ہین سٹے بوسے اُنکے گن گنکے لیے
وہ ہار ہو گیا جن کے لیے
انتہد رظلم ایک مومن کے لیے
رو رہین بیٹین ہاے گن گنکے لیے

جناب یعقوب علیخان صاحب نصرت لکھنوی

جان جاتی ہے مری جنکے لیے
جان بلب ہین یار کمسن کے لیے
گالیان دین آپنے کیون بے شمار
دیکھہ کر وحشی مجھے کہتے ہین وہ
دفن کرنے آئے ہین مجھہ زار کو
بوسہ نصرت کو جو تم دیتے نہین

وہ مسیحا ہین تو کسدن کے لیے
مرتے ہین ہم غیر ممکن کے لیے
مینے بوسے اے صنم گن کے لیے
بیڑیان لادے کوئی انکے لیے
عندلیبان چمن تنکے لیے
حسن کی دولت ہے کسدنکے لیے

جناب سید نظیر حسین صاحب نظیر خلف سید وزیر حسین صاحب مرحوم پھپھری

عمر بھر مانگی دعا جنکے لیے
آج ہین آرام مین وہ زیر خاک

آج آتے ہین وہ اکدن کے لیے
تخت طاوسی تھا کل جنکے لیے

قبر تک بھی اب نہین آتے ہین وہ ۔ خاک مین ہم مل گئے جن کے لیے
جان بلب ہون کیجیے اب جلد وار ۔ ہاتھ مین خنجر ہے کسدن کے لیے
لو مبارک ہو گئے اچھے نثار ۔ مانگتے تھے ہم دعا جنکے لیے
خاک مین اک روز ملنا ہے نظیر ۔ زندگی اپنی ہے کچھ دن کے لیے

جناب محمد فاروق صاحب نیر خیر آبادی

اچھی صورت دیکھ کر دل دیدیا ۔ چیز ہوتی ہے اسی دن کے لیے
وصل کی شب اور عاشق مست شوق ۔ قہر ہے معشوق کم سن کے لیے
ہجر مین کسکو ہے لطف سکتی ۔ ایک چلو بس ہے دو دن کے لیے
وصل مین کہتی ہین ان سے شوخیان ۔ شرم اٹھا رکھی ہے کسدن کے لیے
کیون کسیکو کیجیے رسواے خلق ۔ کیون کہین ہم مٹ گئے کنکے لیے
ہمکو نیر خوب ثابت ہو گیا ۔ تم فقط برباد ہو ان کے لیے

جناب کرشن سہاے صاحب نغز بلگرامی سیاہہ نویس تحصیل نگھاسن

آرزو رکھتے ہین ہم جن کے لیے ۔ کاش آجائے وہ دو دن کے لیے
حضرت دل نے کیا ہمکو خراب ۔ ہم سدا مرتے رہے انکے لیے
صبح سے رہتی ہے فکر رزق شام ۔ شام سے تشویش ہے دن کے لیے

جناب محمد عبد الرحمن خانصاحب نیر وکیل تلہی شاگرد جناب یاس لکھنوی

گالیان کھاتے تھے ہم جنکے لیے ۔ خوب بوسے انکے گن گنکے لیے
موت کے طالب ہین تیرے جان نثار ۔ زندگی رکھ چھوڑ دین کسدنکے لیے

خاکسار محمد نثار حسین نثار مہتمم قومی پریس و پیام یار

یہ جوانی پھر سے کسدن کے لیے ۔ پارسائی اور اس سن کے لیے
آشیان کے واسطے بلبل نے کیون ۔ گل کے ہوتے باغ سے تنکے لیے
چونکتا ہے نام سے خواب سحر ۔ موت ہے گویا موذن کے لیے
گالیون کا کچھ نہین ہوتا شمار ۔ روٹھتے ہین کیون بوسے گن گنکے لیے

کوئی ہو معشوق یہ عادت ہے اب
عشق کر لیتے ہیں دو دن کے لیے

مئی ضمانت پر کوئی دلوا تو دے
جان تک حاضر ہے ضامن کے لیے

پی گئے ہیں ہم بہت ہی اے نثار
توبہ کر لیں لاؤ دو دن کے لیے

جناب منشی سید محمد عسکری صاحب وسیم برادر حضرت ریاض و شاگرد جناب اسیر

تیر آئیں دل میں اک دن کے لیے
حسرتیں بیتاب ہیں انکے لیے

ہائے کیا آئی جوانی کیا گئی
کر گئی بدنام دو دن کے لیے

کیا ڈھٹائی ہے کہ اُسنے حشر میں
نام سب کشتوں کے گن گن کے لیے

کیا خدا کی شان ہے تم سا حسین
ہو رقیب تیرہ باطن کے لیے

حضرتِ دل جانِ من وہ حیران ہیں
آپ بھی بیتاب ہیں جنکے لیے

وہ گھٹا اُٹھی ہے پی لو واعظو
ورنہ پھر ترسو گے اس دن کے لیے

گر حسینوں کو ہوا شوقِ ستم
حشر سے اُٹھینگے دل انکے لیے

غش ہوئے ہوتے تو آتی یہ صدا
پردہ ہم کرتے تھے اس دن کے لیے

سب حسین عشاق کو یارب ملیں
یہ سزا ہو حشر میں ان کے لیے

آئنے میں عکس سے کہتے ہیں وہ
تم سنورتے ہو کہو کنکے لیے

چھاؤنی چھائی ہے کیوں تربت پہ تو
بیکسی تربت ہے کس دن کے لیے

اُٹھتے جوبن کیا جوانی میں چھپیں
یہ تو دو تحفے ہیں اس سن کے لیے

توڑ ہی ڈالا کھلونا جان کر
دل بھی تھا اک کھیل کمسن کے لیے

ٹوٹتا ہی دل تو کہتا ہے وہ شوخ
ہیں زمانے کے مزے انکے لیے

آنکھ سے دیکھا اُنھیں جاتے وسیم
کیوں رہے جیتے ہم اس دن کے لیے

جناب محمد احمد اللہ صاحب واثق علیسری مقیم راج چھپورہ شاگرد جناب عطا

اُنکے دل میں ہی وہی اب تک غبار
ہو گئے ہیں خاک ہم جن کے لیے

حسرتیں دل میں ہیں اپنے بے شمار
لطف کیا بوسے اگر گن گن کے لیے

ماہرویوں کو عبث اتنا ہے ناز
چاندنی ہوتی ہے دو دن کے لیے

دا سے قسمت وہ ہوئے اپنے نہ دوست ❊ اک جہان دشمن ہوا جنکے لیے
قتل کر اسکو بھی قاتل میرے ساتھ ❊ غیر کو رکھا ہے کس دن کے لیے

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

بوسے پائے یار کمسن کے لیے ❊ ہم ہوئے تھے خاک اسی دن کے لیے
فکر کرتے ہین ہم اُنکے وصل کی ❊ گوشہ نشین ہین غیر ممکن کے لیے
آج دل بھی ہوگیا اُنکی طرف ❊ ہمتو ڈرتے تھے اسی دن کے لیے
مرغ بے ہنگام کی صورت ہو ذبح ❊ اسے ہے میری موذن کے لیے
ملنے کو کہیے تو کہتا ہے کہ واہ ❊ اب کوئی بدنام ہو اِنکے لیے
بھولے سے بھی یاد وہ کرتے نہین ❊ ہوگئے برباد ہم جنکے لیے
کرچکے سب کچھ تو اُنکے نذر ہم ❊ زندگی رکھہ چھوڑین کس دن کے لیے
کیون ہنر آخر نہ کی اُسنے وفا ❊ تمسے کہتے تھے اسی دن کے لیے

جناب منشی دلیپ سنگھ صاحب ہوش ساکن قصبہ تھانہ بھون شاگرد جناب غریب

پوچھنے آئے نہ اک دن کے لیے ❊ خاک مین ہم مِل گئے جنکے لیے
کیون برائی لین وہ روز زیست پر ❊ آئے ہین دنیا مین کے دن کے لیے
ناصح نادان برا پیچھے پڑا ❊ کیا کرین تدبیر اِس جن کے لیے

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

مجکو راحت ہو نہ اکدن کے لیے ❊ ہون محبت مین مرے جِنکے لیے
ہای جو مرغان سحر کا اسکا ساتھ ❊ ہے چھری اکدن موذن کے لیے
خاک مین پہنچیگا شاید کوئی گل ❊ بلبلین آئی ہین جو تنکے لیے
چین سے بیٹھے ہین وہ اغیار مین ❊ ہم تڑپتے ہین پڑے جِنکے لیے
جب کسی نے پوچھا کیون باندھی ہے تیغ ❊ مجکو بتلا کر کہا اِنکے لیے
جی کو بہلائین اِسی سے ہجر مین ❊ درد اُٹھا رکھا ہے کس دن کے لیے
تارے گِن گِن کر کٹی فرقت کی رات ❊ چاہیے کچھ شغل اب دن کے لیے

کیون چھپائین غیر سے الفت تری
پردہ کیا اُس کور باطن کے لیے

ہجر کی شب درد و رنج و غم ہین ساتھ
دوست ہوتے ہین اسی دن کے لیے

ہمسے عاشق سیکڑون ہونگے نثار
روئیے گا آپ کن کن کے لیے

کوئی دنیا کا مزا تا رہ نہ جاے
ہمنے ارمان حق سے کن کن کے لیے

تیرا کوچہ اور قیصر و سیاہ
خلد تو لازم ہے مومن کے لیے

ناتوان وحشی ترے شل عصا ہے
پھر رہے ہین ہاتھ مین تنکے لیے

ہمسے میخواری پہ کیون روٹھے ہین شیخ
بات یہ زیبا ہے کمسن کے لیے

فکر وصل یار کیون کرتا ہو نہین
سب عبث ہے غیر ممکن کے لیے

زندگی کر دے توکل مین بسر
فکر کیا اے یاس دو دن کے لیے

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب یتیم از جبیل گونڈہ

دے ندیتے تھا یہ دل جنکے لیے
کرتے کیا رکھتے تو کسدن کے لیے

یہ ادا یہ بانکپن یہ شوخیان
سب ہین زیبا آپ کے سن کے لیے

قتل کا ارمان ہے میرے اگر
پھر اٹھا رکھتے ہو کسدن کے لیے

کیا بنائے گا قفس کی تیلیان
ہاتھ مین صیاد ہے تنکے لیے

فکر عقبےٰ چاہیے تجکو یتیم
حرص بیجا کر نہ دو دنکے لیے

جناب منشی محمد یسین صاحب یسین مقامی ہوگلی

دل ہے خود آئینہ کچھ حاجت نہین
آئینے کی صاف باطن کے لیے

پیش آیا عشق مین آخر وہی
ہائے ہم ڈرتے تھے جس دنکے لیے

چھوڑ ڈالین سر در محبوب پر
زندگی رکھکھ چھوڑین کسدنکے لیے

کردیے بوسے مقرر یار نے
چار شب کے اور دو دن کے لیے

جناب بھر گدیال سنگہ صاحب یاد از تحصیل ململ شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

برسون سے مرتا ہون جنکے لیے
کاش وہ آجائین دو دنکے لیے

وصل مین لازم ہے ہو جائین فنا
زندگی رکھکھ چھوڑین کسدن کے لیے

یاد وہ مستی جوانی کی کہاں ۔ وقت ہوتا ہے ہر اک سن کے لیے

جناب شیخ نبی بخش صاحب بیتاب مرادآبادی شاگرد جناب طالب مرادآبادی

قتل کرنا عاشقِ جانباز کا ۔ کھیل ہے اُس شوخِ کم سن کے لیے
لطف ہو غیروں پہ اور ہم پر جفا ۔ تمکو چاہا تھا اسی دن کے لیے
وہ ہمارے حال سے ہین بیخبر ۔ رات دن بیتاب ہین جنکے لیے

جناب سید محمد زکریا خان صاحب زکی دہلوی شاگرد جناب غالب مرحوم

باغ مین بلبل نہ پھرتنکے لیے ۔ خانمان برباد کی دن کے لیے
یار سے ہوتا ہی دوری مین بھی وصل ۔ قرب ہے یہ اہلِ باطن کے لیے
یون دلِ مضطر گئل بازی بنا ۔ کھیل ٹھہرا یار کم سن کے لیے
بت وہ کافر ہین کہ انکا جلوہ ہے ۔ نورِ ایمان قلبِ مومن کے لیے
سیدلون پر یون نگہ تھی بار بار ۔ اُسنے دل محفل مین گن گنکے لیے
طائرِ جان اسقدر مضطر نہو ۔ یہ گرفتاری ہے کچھ دن کے لیے
ایدل اُس سے ضد وفا کی ہی عبث ۔ یعنے امرِ غیر ممکن کے لیے
غیر داغِ دل کہان پیدا چراغ ۔ اپنے غمخانے کے ساکن کے لیے
قبر پر کیون وہ پریزاد آئین گے ۔ جان دی تمنے زکی جنکے لیے

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم السبکری فرخ شاگرد جناب

حیف ہم جان دین جنکے لیے ۔ وہ یہ پوچھین مرتے ہو کنکے لیے
بل پڑا بوسہ نہین پھر کیون جبین ۔ تمنے تو گنکے دیے گنکے لیے
میری بیتابی پہ بوسے وصل مین ۔ رہنے دو کچھ دوسرے دنکے لیے
ہاے منکے بولے غیر سے آگئے مرے ۔ آپ کو ہم چھوڑدین انکے لیے
بیکشی سے عید کو زاہد نہ رو ۔ روزے رکھے تھے اسی دن کے لیے
بوسہ لیکر وصل مین کہتا ہو تو ۔ رات کے باقی ہین یہ دن کے لیے
ہون وہ بلبل جلووں کی قدر کو ۔ باغبان سے پوچھ کر تنکے لیے

عشق اور پیری مین توبہ توبہ کر ۔ نامناسب ہی یہ اس سن کے لیے
آہ وزاری آجکل کیون ہی شمیم ۔ سچ کہو بیتاب ہو کنکے لیے

بی ضیا صاحبہ از گلشن آباد

تمکنت ایسی اور اس سن کے لیے ۔ شوخیان رکھی ہین کس دنکے لیے
کھینچ لا اک شب بتِ مغرور کو ۔ جذبۂ دل تو ہی کس دنکے لیے
ہی شب وصل آج ہون باقی ہے یار ۔ زندگی رکھ چھوڑین کس دنکے لیے
غیر ممکن گو نہین وصلِ صنم ۔ کچھ تو ہو امکان ممکن کے لیے
کیون ہے آیت مین ہون باقی ضیا ۔ یہ جہان زندان ہی مومن کے لیے

یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین اس سبب سے ردیف وار درج نہو سکین

اسکی پرہیز پہ زمین ہوگا لیکن
لاکھ بوسے ہمنے گن گن کے لیے

باوضو پیرِ مغان لا جام مے
مجھسے رندِ پاک باطن کے لیے

چاہنے والون پہ یہ جور و ستم
لطف اٹھا رکھے ہین پھر کن کے لیے

کر گیا پہلو تہی ہمسے جو بُت
دل کو کیا پالا تھا اسدن کے لیے

آئے ہین میت پہ وہ ہنستے ہوئے
مر گئے رو رو کے ہم جنکے لیے

ہی مجازی مین حقیقی کا مزا
پاک بازِ صاف باطن کے لیے

آہ وہ دشمن سمجھتے ہین ہمین
دوست دشمن ہو گئے جنکے لیے

ای ضیا سب ہین دو روزہ آشنا
جان و دل ہے کون دشمن کے لیے

بی شہزادی جان صاحبہ شوخ اکبرآبادی

وہ خفا ہین جیتے تھے جنکے لیے
زندگی رکھہ چھوڑی ہی کس دن کے لیے

وصل کی شب کام کیا ہی شرم کا
اسکو رکھو پھر کسی دن کے لیے

وا ہی قسمت ہین وہ مائل غیر پر
خاک مین ہم مل گئے جنکے لیے

شیخ حورون کے لیے ہی بیقرار
ہم بُتِ نادانِ کم سن کے لیے

تیرہ بختی اور ہمارے واسطے
عیش غیر تیرہ باطن کے لیے

بادہ گلرنگ دشمن کو ندو
یہ پری اور ہاے اس جن کے لیے

شوخ جب وہ مر چکے اُنکا حصہ اب
زندگی رکھہ چھوڑی ہی کس دن کے لیے

بی چندر ربھا گا صاحبہ دلبر طوائف مقیمہ آرہ

ہائی ہم رسوا ہوئے جنکے لیے
وہ ملے ہمسے نہ اک دن کے لیے

ایک شب رہکر چلے جائین حضور
آئین بھی تو آپ اک دن کے لیے

رات بھر روتے ہین دلبر آج ہم
ہم تو ڈرتے تھے اسی دن کے لیے

طرح

پرچہ پہونچتے ہی اس طرح مین (آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے ہوئے آگے) چھپائے۔ قافیہ۔
۱۰ - مئی تک اسطرح مین (منتظر ہین خبر یار سنائے کوئی) سنائے قافیہ۔
۱۰ - جون تک - اسطرح مین (رہتا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین) جبین قافیہ
۱۰ - جولائی تک اسطرح مین (خدا جانے کسکی نظر کھا گئی) کھا قافیہ - گئی ردیف -

حضرات!

یہ نمبر جیسا کچھہ نکلا ہے اسکی نسبت مجھے کچھہ کہنے کی ضرورت نہین - البتہ اسقدر عرض ہے کہ آپ تکلیف فرما کر اول سے آخر تک دیکھہ لین - لائق شعرا نے عمدہ کلام سے بہت ہی مدد کی جسکا شکریہ -

اکتوبر سنہ کلا نمبر جو خاکسار مہتمم کی سخت علالت کی وجہ سے نہین شایع ہو سکا اسکا کسی قدر معاوضہ کیا گیا اور آئندہ انشاءاللہ ہوگا - مہتمم اب لکھنؤ مین ہے - اب بہت ہی کم شکایت مرض کی ہے - قدر دانان پیام یار کو بھی توجہ کرکے جلد قیمت بقایا و پیشگی ارسال کرنا چاہیے -

مہتمم پیام یار

مصرع طرح پیام یار

آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب نعیم حضرت امیر لکھنوی

آج آئے وہ زلفون کو بنائے مرے آگے — یہ جال بچھانے کو وہ لائے مرے آگے
ساتھ اپنے قیامت کو بھی لائے مرے آگے — جب آئے تو اسطرح وہ آئے مرے آگے
اغیار کو محفل مین تو بھر بھر کے پلائے — خالی جو ہوئے جام تو لائے مرے آگے
نفرت ہی یہ مجھسے کہ وہ کہتے ہین عدو سے — ذکر اسکا بدی سے بھی نہ آئے مرے آگے
اللہ ری حیا عالم رویا مین بھی شب کو — آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے
مین رشک سے جلتا ہون کوئی شمع سے کہدو — اس بزم مین آنسو نہ بہائے مرے آگے
میخانے مین وہ ہیکش تعظیم طلب ہون — شیشون نے بھی سر اپنے جھکائے مرے آگے
کیون ہو نہ مسرت سے کلیجا مرا ٹھنڈا — غیرون کو جو وہ آنکھ دکھائے مرے آگے
مین عاشق غمدیدہ ہون تڑپے گا مرا دل — کوئی نہ کسی دل کو ستائے مرے آگے
کہتے ہین وہ ہنسکر کہ بھر آئیگا مرا دل — رونے کا کبھی ذکر نہ آئے مرے آگے
اصغر انھین کیا مد نظر قتل ہے میرا — تلوار جو وہ کھینچکے آئے مرے آگے

بناب سید انور حسین صاحب آسید لکھنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال

کیون غیر سے وہ آنکھ ملائے مرے آگے — کیون یار مرے دل کو دکھائے مرے آگے
مجھسے تو اسی بات پہ ہی اُنسے لڑائی — کیون بزم مین اُنکی کوئی آئے مرے آگے
کہتا ہی چمک کر یہ کسی ماہ کا چہرہ — دھبا نہ کہین چاند مین آئے مرے آگے
اللہ مرے یون بھی زمانہ کبھی پلٹے — غیرون کو مری طرح جلائے مرے آگے
یہان بڑھ گئی کچھ اور پریشانی خاطر — آئے جو وہ زلفون کو بنائے مرے آگے
وہ غیر کی اور مجھسے کرین آکے شکایت — مین جس سے ہون ناخوش وہی آئے مرے آگے
اُٹھ جائے مرے سامنے خلوت مین عدو کی — ایسا تو کوئی تھہر نہ ڈھائے مرے آگے

امید شب وصل گنٹی تارے ہی گنتے
افشان جو کوئی جھٹکے چھڑائے مرے آگے

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد ڈسٹی اہلمد محکمہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل صاحب پولیس ریاست بھوپال

قاصد خطِ جانان کوئی لائے مرے آگے
لکھا ہو جو تقدیر مین آئے مرے آگے

سُن لی جو خبر ضعف سے آنکھین نہین کھلتین
دیدار دکھانے کو وہ آئے مرے آگے

لیجاؤنگا مین حسرت و ارمان لحد مین
تم دل مین رہے اور نہ آئے مرے آگے

یہ مدنظر خواب مین بھی شرم و حیا ہے
آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

اُس اہل حیا پردہ نشین سے ہے تعشق
ہرگز جو تصوّر مین نہ آئے مرے آگے

جناب محمد وجیہ الدین صاحب آبر عزیز عالیجناب نواب صاحب بہادر والی ریاست جاورہ

آئے ہین مرے پاس تو وہ گھر سے عدو کے
پھر مفت کی احسان جتائے مرے آگے

جھنجھلا کے مرے نالہ و فریاد پہ بولے
کہدو کہ ہٹے غل نہ مچائے مرے آگے

وہ مجکو جلانے کو سر بزم نہ چوکے
غیرون سے ہوے رمز و کنائے مرے آگے

جناب حکیم احمد حسن صاحب احمد از پورینی بھاگلپور

اٹھلاتے ہوے قہر کی رفتار سے وہ آج
کس ناز سے انداز سے آئے مرے آگے

طوبیٰ کو قدِ یار سے نسبت نہین کچھ بھی
واعظ بہت اُسکو نہ بڑھائے مرے آگے

احمد وہ رگِ جان سے بھی نزدیک ہی لیکن
ممکن نہین اِن آنکھون مین آئے مرے آگے

جناب ممتاز احمد صاحب اعجاز تعلقدار سنڈیا رچھا ضلع بانس بریلی

یارب وہ بتِ فتنہ گر آئے مرے آگے
پر غیر کو ہمراہ نہ لائے مرے آگے

جی میں تو بہت شکوے مجھے یاد تھے لیکن
سب بھول گیا مین جو وہ آئے مرے آگے

یاد آگئے کچھ ظلم جب اپنے انھین اعجاز
شرمائے وہ ایسے کہ نہ آئے مرے آگے

جناب ہرشنکر پرشاد صاحب احقر پیشکار ریاست سورج پورہ شاگرد جناب عدو

غیرون نے بگاڑا انھین کچھ باتین بنا کے
آتے ہین وہ تیوری کو چڑھائے مرے آگے

دیدار کا مشتاق ہی ہر دم رہا احقر
آئے بھی تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب صاحبزادہ احمد حسین خانصاحب احمد از جاورہ

اُس غیرتِ عیسیٰ نے مجھے جان سی کھویا
ٹھوکر سے کئی مردے جلائے مرے آگے

جناب سید جلال الدین صاحب آفت از اورنگ آباد دکن

حسرت مرے دیدار کی ہو جاتی ہے تمھین
جب آتے ہو تم مُنہ کو چھپائے مرے آگے

جناب حکیم عبد الکریم خانصاحب برہم فتحپوری از جاورہ

بلبل سے کہو راگ نہ لائے مرے آگے
مُنہ دیکھ کے وہ باتین بنائے مرے آگے

دیکھا نہین اس سر کی قسم تمسا طرحدار
دعوی ہو جسے حُسن کا آکے مرے آگے

کیا پوچھتے ہو ایک چھلاوا نظر آیا
اِس شوخی و انداز سے آئے مرے آگے

اک ایک قدم پر مرا دل لوٹ گیا ہاے
اٹھلاتے شبِ وصل جو آئے مرے آگے

کچھ مینے کہا ہو تمھین تو پاؤن خدا سے
دشمن کو بھی کوسا ہو تو آئے مرے آگے

جناب محمد منظور احمد صاحب حق بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

یہ ناز ہی رفتار پہ کہتے ہین وہ ہنسکر
کیا چیز قیامت ہی جو آئے مرے آگے

کچھ بات ہی جو سامنے انکھین نہین ہوتین
بیٹھے ہین وہ کیون سر کو جھکائے مرے آگے

اِس ٹھاٹ سی محشر مین جو نکلون تو مزا ہو
عصیان ہون مرے مُنہ کو چھپائے مرے آگے

عشاق کا خون ہاتھون مین ملتے ہو آئے
یہ رنگ نیا آج وہ لائے مرے آگے

گھبرا گئے تاریکی مدفن کے سبب سے
اے برقِ نکیرین نہ آئے مرے آگے

جناب تشیشر دیال صاحب بیکس ہیڈ کانسٹبل تھانہ کھیوہ

کِس ناز سے کہتے ہین مجھے دیکھ کے گریان
ہی کون جو عاشق کو ستائے مرے آگے

ہی خوبیِ قسمت کا ثمر بس یہی بیکس
آتے ہین تو وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

کیا مُنہ جو کوئی بات بنائے مرے آگے
دعوی ہو سخن کا جسے آئے مرے آگے

باور نہ کبھی ہو دمِ وعدہ وہ ستمگر
قرآن بھی گر آکے اٹھائے مرے آگے

مجبور رہون مین آبلہ پائی سے وگرنہ
دشمن اسے یون ہاتھ لگائے مرے آگے

اب کیون ہی لگاوٹ مِتِ مکار سے کہدو
آنسو نہ بناوٹ کے بہائے مرے آگے

کیونکر نہ لہو آنکھون سے ٹپکے کہ یہان غیر
مل مل کے حنا رنگ جمائے مرے آگے

افسوس زخود رفتہ ہون مین اور شب و روز
چھپ چھپ کے وہ اغیار سے آئے مرے آگے

فرماتے ہین سُنکر گلہ جور و ستم وہ
اب اسکا کوئی ذکر نہ لائے مرے آگے

جو تمنے کیا مجھسے وہ اللہ سے پاؤ
جو مین نے کیا تم سے وہ آئے مرے آگے

کیونکر نہ جلون غیر جب اس طور سے تسلیم
بھڑکا کے اُسے آگ لگائے مرے آگے

جناب منشی سری نواس صاحب تمیز رئیس کوٹھی چلا سُنی

اے چرخ ترے جور مجھے یاد رہین گے
اغیار سے وہ آنکھ ملائے مرے آگے

کچھ سنج کے یہ اُسنے دیا حکم ستم کا
کہتا ہی تمیز آ نے نہ پائے مرے آگے

جناب شیخ محمد نذیر حسین صاحب تنا اہلکار محکمہ انکم ٹکس صدر تحصیل غازیپور

آہستہ بھی کچھ خوف سے مین کہہ نسکون ہائے
سوتے سے اُٹھین غیر جگائے مرے آگے

جو غیر کہ تھا مُنہ نہ لگانے کے بھی قابل
وہ پان ترے ہاتھون سے کھائے مرے آگے

ارمان کوئی دل سے مرے نکلے تنا کیا
آتے ہین تو وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے

جناب منشی محمد مبین صاحب جلبیس مچھلی شہری مالک بہار سخن شاگرد جناب آیل لکھنوی

دشمن ہی کو ہمراہ وہ لائے مرے آگے
ای کاش اسی طرح وہ آئے مرے آگے

کہتی ہو دم وصل کسی بُت کی یہ شوخی
کہہ دیہ حیا سے کہ نہ آئے مرے آگے

آئے نہ اُسے شرم مرے قتل مین قاتل
خنجر ترا آنکھین نہ چرائے مرے آگے

کیون وصل مین شرمندہ ہوے اسکا سبب کیا
کیون آپ پسینے مین نہائے مرے آگے

کافی ترا دیوانہ ہے اس کام کے خاطر
کیون بادِ صبا خاک اوڑائے مرے آگے

کہتی ہو کسی شوخ کی یہ ابھری ہوئی چھاتی
سرکش نہ کوئی سر کو اُٹھائے مرے آگے

آنکھون پہ جو دی پاؤن کے چھالون نے اذیت
کانٹون کے بھی آنسو نکل آئے مرے آگے

کہتا ہی تڑپ کر شب فرقت دلِ شیدا
اے دردِ جگر چین نہ پائے مرے آگے

ہر وقت یہ رہتا ہی جلبیس ایسا ہی غم دوست
فرقت مین کبھی چین نہ آئے مرے آگے

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فاخر بنارسی

بیٹھے تھے الگ سر کو جھکائے مرے آگے
اس طرح سے وہ خواب مین آئے مرے آگے

سمجھون کہ ہی مٹی مین ملانے کا اشارہ
وہ لکھکے زمین پر جو مٹائے مرے آگے

اپنے دل صد پارہ کی یاد آتی ہی مجکو
شیشے کے نہ ٹکڑے کوئی لائے مرے آگے

کیونکر نہو الجھن دل آشفتہ کو میرے
مشاطہ اگر زلف بنائے مرے آگے

چھیڑا ہی شب وصل حقیر انکو کچھ ایسا
آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب محمد فخر الدین صاحب حاذق برہانپوری فدار جھلی شاگرد جناب بقا

قسمت سے وہ رات آئے کہین جسکی سحر کو
بیٹھا ہو وہ بت سر کو جھکائے مرے آگے

اتنا تو اثر دے مری آہون مین الٰہی
وہ ہاتھ سے تھامے جگر آئے مرے آگے

کھولو تو ذرا ہاتھ کہین دل نہ مرا ہو
بیٹھے ہو جو مٹھی مین دبائے مرے آگے

جناب حسین الدین احمد صاحب حسین اسسٹنٹ رجسٹرار ہرتیا

یوسف کو جو دعوے ہی تو آئے مرے آگے
اس شوخ سے صورت تو ملائے مرے آگے

حالت جو سنی میری کہ ہی نزع کا عالم
آئے بھی تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی تحصیلدار مہگوان

کل کیا تھا جو اسطرح سے آئے مرے آگے
تھے شرم سے کچھہ سر کو جھکائے مرے آگے

اس سے تو کوئی ظلم زیادہ نہین ظالم
تو گھر مین رقیبون کو بلائے مرے آگے

جناب محمد عبد الحفیظ صاحب خستہ محرر تلیتی صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مغربی و شمالی دائرہ

دل تھام لیا مینے دہین ہاتھون سے اپنے
جب بانکی اداؤن سے وہ آئے مرے آگے

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی مدظلہ

آئے بھی تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے
اسطرح سے آئے کہ نہ آئے مرے آگے

دل مینے لگایا ہی مگر دیکھیے کیا ہو
سب جھینکتے ہین اپنے پرائے مرے آگے

بجھتی ہوئی دیکھونگا نہین دل کی لگی کو
کوئی نہ کبھی شمع بجھائے مرے آگے

کیا دم کا بھروسا ہی پھر آئے کہ نہ آئے
جانا ہی جو قاصد کو تو جائے مرے آگے

کچھہ تذکرۂ رنجش معشوق جو آیا
دشمن کے بھی آنسو نکل آئے مرے آگے

مانگی ہے دعاء وصل کی کچھہ اور نہ سمجھو — کوسا ہو اگر مینے تو آئے مرے آگے

تیور یہی کہتے تھے کہ یہ نام ہے میرا — لکھہ کر کبھی حرف اُسنے مٹائے مرے آگے

دیکھے تو کوئی قاصدِ جانانکی دلیری — واپس مرے خط لاکے جلائے مرے آگے

بچھڑے ہوئے معشوق ملین سبکو اتھی — تنہا کوئی جنّت مین نجائے مرے آگے

محشر مین بھی ہے خواہش خلوت مجھے ایسی — کہتا ہون کیا میرا نہ آئے مرے آگے

کچھہ داغ کا مذکور جو آیا تو وہ بولے — آئے تھے بُرا حال بنائے مرے آگے

جناب شاہ محمد عبد الحلیم صاحب رسا شاگرد و برادرزادہ شاہ محمد عبد الغفور صاحب نقا

خط کے لیے سوگرے یہ قاصد کو ملا حکم — اب نامہ و پیغام نہ آئے مرے آگے

بیباک رقیبون سے کیا کرتے ہین باتین — آتے ہین تو وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے

دیکھو تو رسا آہِ رسا کی مری تاثیر — گھبرا کے وہ گھر سے نکل آئے مرے آگے

جناب سید علی رضا صاحب رضا مقیم آرہ شاگرد جناب قمرؔ

آنے کو دمِ حشر وہ آئے مرے آگے — پر شرم سے گردن بھی جھکائے مرے آگے

وہ دن نہ خدا اب مری آنکھونکو دکھائے — غیرون سے جو تو آنکھہ لڑائے مرے آگے

اب یہ بھی غنیمت ہے مرے درد کا احوال — سُنتا ہے وہ گردن کو جھکائے مرے آگے

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی ابن جناب محمد سلطان صاحب مرحوم ہیڈ مدرس مدرسہ

وہ کہتے ہین خورشید نہ آئے مرے آگے — آئے بھی تو وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے

گر شیخ نہین صورتِ رعنا پہ فدا ہے — سوگند تو قرآن کی کھائے مرے آگے

جناب رافت اللہ صاحب رافت گورکھپوری وارد تحصیل بہرہ

اُس شوخ کی یہ بات تو دیکھی نہین جاتی — پہلو مین رقیبون کو بٹھائے مرے آگے

وہ دیکھہ کے کہتا ہے مرا چاک گریبان — ایسی کوئی صورت نہ بنائے مرے آگے

جناب منشی چھیل پرشاد صاحب راز خلف منشی برج لال جی صاحب میر منشی اجنبی راج کوٹہ

تا بزم مین سب لوگ انھین نیک سمجھہ لین — بیٹھے ہین وہ کیا سر کو جھکائے مرے آگے

کہتی ہے یہ او فتنہ خرام اب تری ٹھوکر — کیا مُنہ ہے قیامت کا جو آئے مرے آگے

جناب منشی رام چندر صاحب زار تھانوی شاگرد جناب واجد

سو بار وہ الفت تو جتائے مرے آگے ... بیمار پڑوں مین تو نہ آئے مرے آگے
سبات کا ہی زعم تجھے اے کشش دل ... دیکھوں تو انھین کھینچکے لائے مرے آگے
نکھو مین بھی حاضر ہے اسے پردہ نشینی ... اس پردے مین چاہے تو وہ آئے مرے آگے

جناب شیخ محمد سرور صاحب سرور خلف شیخ محمد طاہر جمعدار برہانپوری

یا بوسے کسی نے گل عارض کے لیے ہین ... بیٹھے ہو جو یون منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب صاحبزادہ محمد مشرف یار خانصاحب شرف گلشن آبادی

یر اگیا اللہ نہ آئے مرے آگے ... بیداد کی وہ داد نہ پائے مرے آگے
نصاف تو جب ہی ترا اے داور محشر ... وہ عفو ستم کے لیے آئے مرے آگے
ل پھینکدیا ہاے ترحم بھی نہ آیا ... ارمان مرے کتنے مٹائے مرے آگے
تا ہی کہ جاتا ہی عدو آپکے گھر سے ... دامن جو اٹھائے ہوے آئے مرے آگے
ین اس سے بھی محروم ہون یون آپ جلو ... اغیار کو وہ کیون نہ جلائے مرے آگے
یا غیر کی تصویر ہے آئینہ دل مین ... کیون سینہ چھپائے ہوے آئے مرے آگے
س ظلم پہ یہ ضبط پھر افشا کی شکایت ... آنسو بھی گرایا ہو تو آئے مرے آگے
تا ہی زمانے کو رقابت ہی برتن ... میرا سا جگر تو کوئی لائے مرے آگے
پہلے ہی پہل مجھسے شرف پردہ جو ٹوٹا ... کس شرم و تکلف سے وہ آئے مرے آگے

جناب سید اسحاق حسن صاحب شہر پیرزادۂ مارہرہ

یون منہ ہو دوپٹے سے چھپائے مرے آگے ... اس چاند پہ بدلی تو نہ آئے مرے آگے
یلہ وہ شب وصل یہ لائے مرے آگے ... آئے ہین جو صندل کو لگائے مرے آگے
ین آتا ہی اسوقت کوئی دلکا ستایا ... احوال غم و درد سنائے مرے آگے
ب ذکر شرر کا ہوا جھنجھلا کے وہ بولے ... نام انکا خبردار نہ آئے مرے آگے

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا از قصبۂ مالی اسٹیشن سرائے ضلع جونپور

ط دیکھ کے کہنے لگے قاصد سے یہ کہدو ... نامہ کوئی پھر انکا نہ لائے مرے آگے

کیا کیا نہ جلا آتش حسرت سے رقیب آج
اٹھلاتے جو وہ ناز سے آئے مرے آگے

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

کل تک بھی جو شرما کے نہ آئے مرے آگے
لو آج وہ یون باتین بنائے مرے آگے

اُس قامتِ موزون کا جو دیدار ہے مشکل
کمبخت قیامت ہی بھر آئے مرے آگے

وہ جام پیے غیر کے ہاتھون مرے ہوتے
وہ غیر کو نشہ مین اُٹھائے مرے آگے

اُس شوخ کا دیدار تعجب سے ہے تعجب
جو شوخ تصوّر مین نہ آئے مرے آگے

لیلی کو وہ دیوانہ کرے سامنے اپنے
مجنون کو وہ ہشیار بنائے مرے آگے

دھڑکا مجھے محفل مین صفیر اور نہین ہے
دشمن نہ کہین آگ لگائے مرے آگے

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

محفل مین تری غیر نہ آئے مرے آگے
آئے بھی تو عزت وہ نپائے مرے آگے

پورا کرے اقرار اب آئے مرے آگے
محشر مین وہ بت منہ نہ چھپائے مرے آگے

مین غیر نہین شوق سے آئے مرے آگے
وہ پردہ نشین منہ نہ چھپائے مرے آگے

خِفّت مری بیجا کیون سے رات اُٹھائی
غیرت ہو تو شرم اُنکی نہ آئے مرے آگے

بیزار یہ ہون اِس سے کہ ہرگز نہ کرون آہ
ٹکڑے بھی جو دل کے وہ اڑائے مرے آگے

شیشے مین چھپی بیٹھی ہے کسواسطے ساقی
پردہ نکرے دخترِ رز آئے مرے آگے

جو عمر بھر آیا نہو کب دل کو یقین ہے
وہ پردہ نشین حشر مین آئے مرے آگے

غیبت مین مری خاک بھی انصاف نہوگا
جھگڑا مرے دل کا وہ چکائے مرے آگے

کی تمنے جو نیکی تمھین اجر اوسکا خدا دے
جو مین نے بدی کی ہو وہ آئے مرے آگے

پہلو سے مرے دل جو چرایا تو چرایا
وہ شوخ اب آنکھین نہ چرائے مرے آگے

اُٹھتی ہوئی دولت سہی اُٹھتا ہوا جوبن
کیون ہاتھ کسی غیر کے آئے مرے آگے

دے نالۂ دل کو مرے یارب اثر اتنا
دل تھامے ہوے یار خود آئے مرے آگے

کیونکر نہ گلا کاٹ کے مرجاؤن مین از رشک
خنجر کو گلے غیر لگائے مرے آگے

مانون نہ کہ وہ دخترِ رز کا نہین شیدا
قرآن بھی عابد جو اُٹھائے مرے آگے

جناب غلام مصطفیٰ صاحب عقیل ملازم دفتر جناب شاہ صاحب سجادہ نشین سلون

بے پردہ وہ تشریف جو لائے مرے آگے
ارمان تھے جو دل میں نکل آئے مرے آگے

کہتا ہے مرا داغِ جگر شب کو چمک کر
نادان ہے جو شمع جلائے مرے آگے

گو لاکھ عداوت ہی مگر دل ابھی ملجائے
وہ آکے اگر آنکھ ملائے مرے آگے

تعریف کروں تم مرے نالوں کے اثر کی
پردے سے تمھیں کھینچ کے لائے مرے آگے

کہتا ہے یہ دلبر کہ اشارہ جو کروں میں
دل غیر کے پہلو سے نکل آئے مرے آگے

کیا شرم و حیا وصل میں ہے انکو مرے ساتھ
آتے ہیں تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

حامی ہیں عقیل احمد مختار تو کیا خوف
محشر سے کہو شوق سے آئے مرے آگے

جناب لالہ میوا لعل صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

کچھ بات بھی کرتے نہیں وہ شرم کے مارے
آتے ہیں تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب عبدالرحیم صاحب عاصی پلسنہ متوطن سفیدون شاگرد جناب ضیا چرخی دادری

اغیار سے وہ آنکھ لڑائے مرے آگے
اس شوخ کو کچھ شرم نہ آئے مرے آگے

جناب محمد عبدالعزیز خانصاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

پہلو میں کوئی اپنے چھپائے مرے آگے
دل ناوکِ مژگان سے بچائے مرے آگے

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از بند رستیر ستارہ

اللہ ری حیا وصل میں بھی منہ پہ ہے گھونگٹ
بیٹھے تو ہیں پر منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب فیض محمد صاحب فیض شاگرد جناب یاس لکھنوی ازا ودے پور

دل میرا ستانے کو وہ آئے مرے آگے
ساتھ اپنے رقیبوں کو بھی لائے مرے آگے

کچھ سہمے ہوئے اور جھجکتے ہوئے کچھ کچھ
اس طرح شبِ وصل وہ آئے مرے آگے

کی آہ سرِ بزم جو میں نے تو وہ بولے
کہدو کہ یہ کمبخت نہ آئے مرے آگے

دیکھا کیے دشمن کو سرِ بزم غضب سے
بیٹھے رہے وہ آنکھ چرائے مرے آگے

وہ کہتے ہیں مستی لبِ گلرنگ پہ ملکر
کیا منہ گلِ سوسن کا جو آئے مرے آگے

کہتا ہے کوئی جلوہ میں ہوں برقِ سرِ طور
کیا تاب ہے موسیٰ کی جو آئے مرے آگے

تسکین دلِ مضطر کو ہو کیا خاک بھلا فضیرؔ
آتے ہین تو وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے

جناب شاہ محمد عبد الحکیم صاحب فداؔ برادرزادہ جناب بقاؔ ناگپوری شاگرد جناب صفیرؔ مرحوم

محفل مین رقیبون کی وہ جائے مرے آگے
اللہ نہ یہ دن کبھی لائے مرے آگے

آئے نہ یقین ایک بھی اُس بُت کی قسم کا
سو بار جو قرآن اُٹھائے مرے آگے

ہونی ہو جو کچھ جلد ہو اے کاتبِ قدرت
لکھا دی پیشانی کا آئے مرے آگے

کچھ آہون کی تاثیر سے کچھ دل کی کشش سے
پردے سے وہ باہر نکل آئے مرے آگے

جناب لچھمن پرشاد صاحب فرقؔ لکھنوی شاگرد جناب شگفتہؔ لکھنوی

حیرت کدہ دہر مین حیران نہین مجھسا
کیا تاب کہ تاب آئینہ لائے مرے آگے

بیٹھے ہو مرے دل کے جلانے کو صد افسوس
مُنہ غیر کے دامن سے چھپائے مرے آگے

دیکھون تو مری طرح فداؔ کون ہے شیدا
ہو دعوی الفت جسے آئے مرے آگے

جناب صدیق احمد صاحب افگارؔ پانی پتی خلف مولوی جان محمد صاحب انصاری پانی پتی

کیا قہر کا ہے قہر عنایت کی عنایت
آتے ہین تو وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے

الفت کا مین مارا ہوا افگارؔ پڑا ہون
مذکور نہ اسکا کوئی لائے مرے آگے

جناب بالکشن صاحب فاضل طالب علم مشن ہائی اسکول دہلی

ہر بار مین کہتا ہون نہ شرمائیے مجھسے
پر آتے ہین وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے

جناب بالکرشن صاحب قمرؔ لکھنوی ایس ۔ کے ۔ پریسیڈنٹ گنیش گنج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب

مین سمجھا کہ خط آپ کا لائے مرے آگے
مدفن مین نکیرین جو آئے مرے آگے

کیونکر نہ مجھے رشک ہو کیون جان نہ دون مین
سینے سے نہین غیر لگائے مرے آگے

جز تیرے نہ دیکھون مین اُدھر آنکھ اُٹھا کر
بن ٹھن کے اگر حور بھی آئے مرے آگے

اُسوقت مین جانون کہ تجھے پاسِ حیا ہے
محشر مین بھی کل تو جو نہ آئے مرے آگے

دب جائیگا نالون سے مرے شورِ قیامت
صور اپنی سرافیل نہ لائے مرے آگے

مین وہ ہون کہ دل دینے مین حجت نہین کرتا
الفت نہ عدو اپنی جتلائے مرے آگے

کچھ کام نہ آیا مرے نالون کا اثر بھی
اغیار کے ہمراہ وہ آئے مرے آگے

کسطرح پریشان نہو جائے مرا حال
جب غیر تری زلف بنائے مرے آگے

کیا جانین سب کیا ہی قمر شرم و حیا کا
آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب لالہ بالگوبند صاحب لعل تحصیلدار علاقہ تیلیا ضلع سیونی چھپارہ

کیونکر ہو دل طالب نظارہ کو تسکین
آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

آنے سے قیامت کے یہ کیا کم ہے عزیزو
بن ٹھن کے وہ گھر غیر کے جائے مرے آگے

جناب سید محمد افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی از جرد تبھل

ہان اے کشش عشق وہ آئے مرے آگے
غیرون کو مری طرح جلائے مرے آگے

اے جوش جوانی ترا کیا حکم ہے اسکو
آئے مرے آگے کہ نہ آئے مرے آگے

مرتا ہون اب اے جذبۂ دل محبت کرم
بچ جاؤن اگر تو انھین لائے مرے آگے

پتھر سے کہو جھیلے تو سختی مرے ہوتے
گردون سے کہو غم تو اٹھائے مرے آگے

تقدیر سے مضطر کوئی ارمان نہ نکلا
وہ دل مین رہے اور نہ آئے مرے آگے

جناب حکیم بانکے لال صاحب مسیح طبیب مینوسپل شفا خانہ یونانی اوناؤ

آنکھون نے ہین طوفان اٹھائے مرے آگے
اشکون نے ہین سیلاب بہائے مرے آگے

حسرت نے مری شوق شہادت کو بڑھایا
تلوار جو وہ کھینچکے آئے مرے آگے

شوخی نہین اچھی ہے صبا کی بت طناز
وہ کون ہے جو پردہ اٹھائے مرے آگے

مردون کو مسیح اسنے کیا باتون مین زندہ
اعجاز قیامت کے دکھائے مرے آگے

جناب موسی بھائی صاحب تآل شاگرد جناب یاس لکھنوی از برہانپور

خلوت مین بھی وہ شرم کو لائے مرے آگے
دامن سے رہی منہ کو چھپائے مرے آگے

خود توڑنے پر توبہ کے دل ہوگیا مائل
تم ساغر مے لے کے جو آئے مرے آگے

معلوم ہوا غیر کے گھر رات بسر کی
آتے ہین جو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری حال ملازم فوجداری علیگڈھ

اے سوز محبت تری تاثیر تو دیکھون
اغیار کو وہ آج جلائے مرے آگے

مین ایک نہ مانون گا بہت کھائے ہین سوگند
اب لاکھ کوئی باتین بنائے مرے آگے

کیا مینے بھید انکا بتاؤ کوئی پوچھے   کیون حکم ہے انکا کہ نہ آئے مرے آگے

جناب منشی محبوب علیخان صاحب محبوب ساکن کلکتہ وارد حال پور لیا شاگرد جناب رجا

یہ درد جدائی ابھی جاتا رہے میرا   انکو جو کوئی لاکے بٹھائے مرے آگے
یا آئے وہ دلدار ہی یا آئے اجل ہی   یارب جو مقدر مین ہو آئے مرے آگے
تسکین دل بیتاب کو ہو جائے مقرر   تصویر کوئی انکی جو لائے مرے آگے

جناب احمد حسین صاحب منظور از لاہور

مین بند کیے آنکھ تصور مین پڑا ہون   ہو لطف جو چھپ چھپ کے کوئی آئے مرے آگے
افسردہ کیا ہی خبر مرگ عدو نے   روتے ہو جو یون منہ کو چھپائے مرے آگے
مین پیار شب وصل کرون کیا ہی مزہ ہو   غصے سے کوئی منہ کو بنائے مرے آگے

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ سکول سنگدھ

شوخی ہے ہر اک آن نئی شوخی پہ ادا ہو   اس طرح کبھی آپ نہ آئے مرے آگے
ساقی سے کہو جلد گھٹا آئی ہے کالی   جلدی سے گلابی کوئی لائے مرے آگے

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ دہلوی

آتا ہے تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے   اس سے تو یہ بہتر ہے نہ آئے مرے آگے

جناب محمد مظفر الدین خان صاحب مظفر ماسٹر مہاراج ہائی اسکول

کیا کام شب وصل حیا کا بت ظالم   کیون آتا ہی یون منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب سید ممتاز احمد صاحب ممتاز اجمیری برادر خرد جناب حسین اجمیری

کیا بات نکالی ہے کہ شب بزم عدو سے   آئے بھی تو کچھ منہ کو بنائے مرے آگے

جناب حکیم محمد نعیم الزمان خانصاحب نعیم شاگرد جناب امیر لکھنوی

کچھ زخم نہین دل ہی نے کھائے مرے آگے   ہان داغ جگر نے بھی اٹھائے مرے آگے
سنکر وہ شکایت دل بیتاب کی بولے   مینے جو ستایا ہو تو آئے مرے آگے
دانتون کے تصور مین گرے آنکھ سے موتی   اور میرے ہی دامن نے چرائے مرے آگے
دیکھون تو بھلا شوق شہادت کو گھٹا دے   دعوی ہے اگر تیغ کو آئے مرے آگے

کچھ سوچ کے دل مین وہ شب وصل کی باتین
کیا کیا نہ پسینے مین نہائے مرے آگے

گو دل کو ہی انکار جگر سے مگر اسنے
تیر نگہ ناز چھپائے مرے آگے

مقصود مین ناصح کا سمجھتا ہون بخوبی
بیفائدہ باتین نہ بنائے مرے آگے

دیکھی ہی وہ للچائی ہوئی آنکھ بھی مینے
زاہد کبھی شیخی نہ جتائے مرے آگے

منہ پھیر کے کہتے ہین شب وصل وہ مجھسے
اب کوئی محبت نہ جتائے مرے آگے

انداز حسینون مین رسائی کا بتادون
جانا ہی اگر دل کو تو جائے مرے آگے

جناب نسیم از کھبر تور

پہلو مین وہ دشمن کو بٹھائے مرے آگے
وہ دن کبھی اللہ نہ لائے مرے آگے

چھیڑا انکو کوئی اور نہ سوجھی جو شب وصل
بیٹھے رہے چپ سر کو جھکائے مرے آگے

معلوم ہوا دل کو چرایا ہی تمھین نے
پھرتے ہو جو یون آنکھ چرائے مرے آگے

حال دل مضطر جو سنایا اسے شب کو
اس بت کے بھی آنسو نکل آئے مرے آگے

لپٹی مجھے للہ وہان ذوق تصور
آئین نہ جہان اپنے پرائے مرے آگے

اک مین ہون کہ اپنون سے خفا ہون ترے پیچھے
اک تو ہی کہ غیرون کو منائے مرے آگے

اب دیکھتے ہی آئنہ کیون رہگئے حیران
پھر کہیے کہ ہی کوئی جو آئے مرے آگے

جناب منشی سید جلال الدین صاحب نظمی گلشن آبادی

گھونگھٹ مین کوئی منہ نہ چھپائے مرے آگے
ہنستا ہوا انداز سے آئے مرے آگے

یارب یہ ستم مجھسے تو دیکھے نہین جاتے
وہ غیر کو سینے سے لگائے مرے آگے

مین خوب سمجھتا ہون جہان رات گذاری
باتین کوئی جھوٹی نہ بنائے مرے آگے

کسدرجہ ہی مغرور کہ کہتا ہی یہ وہ شوخ
دعوی ہو جسے حسن مین آئے مرے آگے

دی غیر نے گالی مجھے نفرت سی وہ بولے
نام اسکا نہ لب تک کوئی لائے مرے آگے

کچھ مجھسے حیا کر ارے کچھ خوف خدا کر
تو آگ مرے دل مین لگائے مرے آگے

تو روٹھے تو مجھسے نہ منے غیر سے منجائے
اور غیر جو روٹھے تو منائے مرے آگے

جناب منشی محمد عبدالرحمن خان صاحب نیر وکیل دہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

واللہ وہ کس ناز سے آئے مرے آگے
دو گام بھی مشکل سے اٹھائے مرے آگے

کہتا ہی وہ بت نقش کف پا بھی نہ چھوڑون
اپنے کو کوئی لاکھ مٹائے مرے آگے

دیکھا نہین جاتا ہی جو دم میرا نکلتے
بیٹھے رہو تم منہ کو چھپائے مرے آگے

اندھیر شب وصل ہوئی آنکھہ مین اپنے
وہ منہ کو چھپائے ہوے آئے مرے آگے

اللہ کرے بزم مین شرمندہ عدو ہو
بیٹھا رہون مین اٹھ کے وہ جائے مرے آگے

شوخی نے ابھارا تھا انھین شرم نے روکا
بیباک شب وصل نہ آئے مرے آگے

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب نیر بنارسی مقیم مرزا پور

ہی کون تمھین آنکھہ دکھائے مرے آگے
کیا بات ہی دشمن کی جو آئے مرے آگے

کچھہ وجہ نہین کھلتی ہی کس بات کا پردہ
آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

کہتا ہی یہ عشاق سے مقتل مین وہ قاتل
ہو شوق شہادت جسے آئے مرے آگے

دیکھا جو مجھے بزم مین جھنجھلائے وہ نیر
غصے سے یہ بولے کہ نہ آئے مرے آگے

جناب محمد نجیب الدین صاحب نجیب محرر فوجداری ریاست کوردائی

الفت کرون کیا تجھسے بھلا او بت نازک
ہین سیکڑون دل تو نے دکھائے مرے آگے

کہتے ہین وہ ہر بار یہی مجھکو سنا کر
ہین سارے حسین سر کو جھکائے مرے آگے

جناب منشی سید محمد عسکری صاحب وسیم برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر

اللہ نہ اسوقت کو لائے مرے آگے
تو حشر مین روتا ہوا آئے مرے آگے

بن ٹھن کے دم نزع جو آئے مرے آگے
تصویر قیامت کو وہ لائے مرے آگے

یہ اسکی شرارت سے جلا ہون کہ ہون ٹھنڈا
دل کو کوئی گر آگ لگائے مرے آگے

جو تم نے کیا مجھسے سزا اسکی عدو پائے
جو مین نے کیا تمسے وہ آئے مرے آگے

آنکھون سے ہر اک اشک ندامت نہ ٹپک کر
دریا تری رحمت کے بہائے مرے آگے

مین دیکھہ کے کچھہ کہہ نہ سکون واہ ری حسرت
آئینہ انھین غیر دکھائے مرے آگے

کیون اسکو پری جان کے لپٹون نہ مین وحشی
بن ٹھن کے خیال اسکا جو آئے مرے آگے

پہلو نہ گیا شرم کا شوخی مین بھی انکی
آنکھون مین وہ آکر بھی نہ آئے مرے آگے

کیون آنکھ کے پردے مین چھپی ہی تری شوخی
یہ برق چمک کر کبھی آئے مرے آگے

کیون دل مین وسیم آکے چھپا درد کسی کا
کچھ حوصلہ ہے اسکو تو آئے مرے آگے

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

افسوس وہ مجھکو یہ سنائے مرے آگے
جسکو نہ بلاؤن وہ نہ آئے مرے آگے

کسطرح نہ مرجاؤن مین اس رشک سے یارو
وہ غیر کی لاش اور اٹھائے مرے آگے

دی غیر کو ظالم نے گلوری تو سنایا
غصے مین کوئی ہونٹ چبائے مرے آگے

کرتے ہین انھین نیچی نگاہون سے قیامت
بیٹھے ہین جو یہ سر کو جھکائے مرے آگے

در پردہ جو ہوتا ہے وہ سب ہے مجھے معلوم
بس بس کوئی باتین نہ بنائے مرے آگے

وحشت نے مجھے سارے بکھیڑون سے چھڑایا
یکسان ہوے سب اپنے پرائے مرے آگے

اللہ یہ بے بس ہون کہ کچھ کہہ نہین سکتا
وہ محفل اغیار مین جائے مرے آگے

حال شب فرقت جو کہا مینے تو بولے
قصہ وہی پھر اور کا لائے مرے آگے

کم ہی نہین ہوتا کبھی کیسا ہے یہ غصہ
جب آئے تو وہ تیوری چڑھائے مرے آگے

اللہ ری صفائی کہ کہا سنکو ونہون نے
مینے جو ستایا ہو تو آئے مرے آگے

سنتا ہون کہ غصے مین وہ فرماتے تھے یون آج
سمجھا وہ ہنر کو کہ نہ آئے مرے آگے

جناب دلیپ سنگہ صاحب ہوش ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب واجد وغیرہ

لڑتے ہین کسی سے وہ جھگڑتے ہین کسی سے
آتے ہین مگر منہ کو بنائے مرے آگے

ای ہوش جو کہدون مین کوئی بات پتے کی
ناصح کبھی گردن نہ اٹھائے مرے آگے

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

جو زہر تھا مجکو وہی لائے مرے آگے
وہ ذکر عدو کرنے کو آئے مرے آگے

کہتا ہے یہ قاتل کہ بنا دونگا نشانہ
ہرگز کوئی دل اپنا نہ لائے مرے آگے

تنہا نہ اسے چھوڑونگا مین پاس تمھارے
کہدو کہ عدو بزم سے جائے مرے آگے

ہر بار وہ کہتے ہین سنا کر یہ مجھی کو
جھوٹی کوئی الفت نہ جتائے مرے آگے

اک ٹھیس سی لگتی ہے مرے زخم جگر مین
غیرون کا کبھی ذکر نہ آئے مرے آگے

معلوم نہین عشق مین کیا بات بری ہے
جو جھینکتے ہین اپنے پرائے مرے آگے

غیرون سے اشارے مین کرے وصل کا وعدہ
ایسا تو کوئی قہر نہ ڈھائے مرے آگے

کہتے ہین ستایا ہے ہمین دردِ جگر نے
آنسو جو مچلتے ہوئے آئے مرے آگے

جناب بھگدیال سنگھ صاحب یاد شاگرد جناب شمشاد از تحصیل ململ ریاست نابھ

آنکھون کی تمنا تو نکلنے نہین پائی
آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

بادل کی طرح مجکو رلایا ہے انھون نے
ہنستے ہوئے وہ برق سے آئے مرے آگے

جناب اشک مارہروی

یون خون مرا غیر بہائے مرے آگے
مہندی ترے ہاتھونمین لگائے مرے آگے

یہ شوق شہادت کہ ہوا آپ سے سرخم
شمشیر وہ جب کھینچ کے آئے مرے آگے

بوسے کی طلب پر وہ خفا ہو کے یہ بولے
یہ ذکر خبردار نہ آئے مرے آگے

لیلون مین کسی کے گلِ رخسار کا بوسہ
غصے سے کوئی ہونٹ چبائے مرے آگے

اغیار کے گھر جانیکا شکوہ مین کرون اشک
قرآن کوئی ہاتھونپہ اٹھائے مرے آگے

جناب اکھوری شیونندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول ارول شاگرد جناب داغ

آتی ہی ہی مرقد فرما دے سے آواز
پھر جان کو دون تیشہ جو آئے مرے آگے

جناب محمد حیات بخش صاحب ساحر رجوڈیشل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ دہلوی

دعوی جسے الفت کا ہو آئے مرے آگے
صدمے شبِ فرقت کے اٹھائے مرے آگے

محشر مین بھی تھا وصل کا انکار زبان پر
وہان بھی وہ ٹالتے ہوئے آئے مرے آگے

رہنے کو اگر کوچۂ جانان ہو میسر
پھر شوق سے جنت اتر آئے مرے آگے

اپنے دلِ گم گشتہ کو مین ڈھونڈھ ہی لونگا
یارب کہین زلفین وہ بنائے مرے آگے

محفل مین مجھے دیکھ کے بولے تو یہ بولے
کچھ آپ کی شامت ہی جو آئے مرے آگے

گر خواب مین آئے تو رقیبون کو لیے ساتھ
بھولے سے بھی تنہا وہ نہ آئے مرے آگے

محفل مین انھین رحم جو آیا تو یہ بولے
آنے دو رسا کو اگر آئے مرے آگے

جناب محمد وحید صاحب غمگین شیوراج پوری شاگرد جناب شمیم

٭ یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین اس سبب سے ردیف وار درج نہو سکین

وہ ایسے خفا تھے کہ نہ آئے مرے آگے
آئے بھی تو پھر منہ کو چھپائے مرے آگے

جناب شاہ سید قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی انآرہ

شکوہ جو کبھی لب پہ نہ لائے مرے آگے
وہ میرا گلہ آ کے سنائے مرے آگے

برداشت کہاں اسکی دلِ زار کو ایجان
جو غیر کے تو ناز اٹھائے مرے آگے

اللہ ری ڈھٹائی مرا دل چھین کے مجھسے
بیٹھے ہین وہ مٹھی مین دبائے مرے آگے

وزدیدہ نگاہی کا برا ہو کہ وہ ایدل
جب آ گئے تو آنکھوں کو چرائے مرے آگے

جبتک کہ رہا بزم مین مین سامنے اونکے
بیٹھے رہے تیوری وہ چڑھائی مرے آگے

دکھلایا اثر اپنا جو کچھ نالۂ دل نے
اُس دم وہ قمر آپ سے آئے مرے آگے

جناب مولوی سید منت حسین صاحب منت مدرس بہار ٹرننگ اسکول مونگیر

کوثر کے پیالے سے بھی سمجھوں اُسے بہتر
وہ ساقیِ گلفام جو لائے مرے آگے

منت جو یہ خواہش ہے کہ مٹھی مین رہے دل
مہندی بتِ طناز لگائے مرے آگے

بی حفیظا جان صاحبہ ادا طوائف سہارنپور

آنچل سے وہ منہ اپنا چھپائے مرے آگے
آئے بھی تو کس ناز سے آئے مرے آگے

کیا میری خطا ایسی ہے بتلاؤ تو صاحب
آتے ہو جو تیوری کو چڑھائے مرے آگے

بی پیاری جان صاحبہ ضیا طوائف اجمیر

یارب ہو کچھ اتنا تو اثر میری دعا مین
تھامے ہوے وہ بھی جگر آئے مرے آگے

اچھا کہ برا جیسا کیا تمنے وہ تم پاؤ
گر مین ہون برائی مین تو آئے مرے آگے

کچھ چھیڑ ہے یہ کرتے ہو تعریف عدو کی
پھر دیکھو وہی تذکرہ لائے مرے آگے

یکسان ہی ضیا مجکو شبِ وصل و شبِ غم
آتے ہین تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے

بی زہرہ بائی صاحبہ زہرہ ساکنہ آگرہ ملازمہ ریاست دربھنگہ شاگرد جناب نیر

کہد بجیے یا مین نہ بنائے مرے آگے
آنا ہو عدو کو تو وہ آئے مرے آگے

بیکار بھی ہو کوستے تم ہاتھ اٹھا کر
کی مین نے برائی ہو تو آئے مرے آگے

ہر چند ہون ناچیز مگر فضل خدا سے
کیا تاب ہے زہرہ کوئی گائے مرے آگے

بی محمدی جان صاحبہ زیبا طوائف اجمیر

یونہی کہے دیتے ہین آتے ہین جہان سے
کیون جھوٹ کوئی بات بنائے مرے آگے

کچھ کم ہی شب غم سے یہ میرے لیے زیبا
آتے ہین تو وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے

ناز دہلوی پردہ نشین از اجمیر شریف

آتا ہی جو وہ مُنہ کو چھپائے مرے آگے
بہتر ہوا گر اس سے نہ آئے مرے آگے

اُف کرکے وہین بیٹھ گیا تھام کے دل مین
جب سینہ اُبھارے ہوے آئے مرے آگے

ہاتونکو کمر پر رکھے آنچل کو اُٹھائے
اس ناز سے چلتے ہوے آئے مرے آگے

لایا ہی خبر وہ کہ بُلایا ہے مجھے ناز
مُنہ چوم لون قاصد کا جو آئے مرے آگے

غزلیات غیر طرح

جناب محمد وجیہ الدینخان صاحب اثر گلشن آبادی

ذرا ادھر بھی تو برق نظر حجاب جائے
نگاہ ناز کے امید وار ہم بھی ہین

وہ کہہ رہی ہین کہ ہی دلپہ چوٹ الفت کی
حسن اسیر تو ہی نہین بیقرار ہم بھی ہین

جناب مولوی محمد احسن اللہ صاحب احسن سررشتہ دار نظامت رینی

کسی کے ہجر مین اب اشکبار ہم بھی ہین
کسی کے وصل کے امید وار ہم بھی ہین

جناب سید خواجہ معین الدین صاحب سلام چشتی عرف خواجہ پیر شاگرد جناب بقا لکھنوی

ادہر بھی پیر مغان بادہ خوار ہم بھی ہین
بس ایک جام کے امید وار ہم بھی ہین

تڑپ تڑپ کے فلک پر یہ برق کہتی ہے
کسی کی یاد مین تو بیقرار ہم بھی ہین

ہماری زیست سے الفت مین عہد بھی انکا
یہ کہہ رہا ہے کہ بے اعتبار ہم بھی ہین

کسی کی یاد مین گریان اگر ادہر ہی سحاب
مثال برق ادہر بیقرار ہم بھی ہین

کبھی تو ہجر کے مارے ہو ونپہ رحم اے چرخ
وصال یار کے امید وار ہم بھی ہین

جناب عبد الرحمن صاحب شریف شاگرد جناب شاہ یسین صاحب قادری ازشیوہ

گناہ گارون مین پروردگار ہم بھی ہین
ترے ہی فضل کے امید وار ہم بھی ہین

جناب منشی غلام مصطفے صاحب عقیل ملازم دفتر جناب شاہ صاحب سجادہ نشین سلون

کرم سے عفو کے امید وار ہم بھی ہین
گناہگارون مین پروردگار ہم بھی ہین

عبث ہی ناز تجھے اپنے زہد پر زاہد
فراق یار مین شب زندہ دار ہم بھی ہین

جگر کا درد جو اُن سے بیان کیا مینے
تڑپ کے دل نے کہا بیقرار ہم بھی ہین

جو درد کہتا ہی ہمدرد ہو نہین عاشق کا
تو غم پکارتا ہے غمگسار ہم بھی ہین

اڑ رہے تھے جس سے سرِ طور ہوش موسیٰ کے — اُسی نگاہ کے امید وار ہم بھی ہین
بغیر بوسہ لیے دل کبھی نہ دینگے انہین — جو وہ عقیل ہین تو ہوشیار ہم بھی ہین

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیر آبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

اسیرِ حلقۂ گیسوے یار ہم بھی ہین — نثارِ نافۂ مشک تتار ہم بھی ہین
وہ اپنے عکس سے آئینہ دیکھ کر بولے — ہزار جان سے تجھ پر نثار ہم بھی ہین
زمانہ بر سر پرخاش ہو نہین ڈرتے — غلام بادشہِ ذوالفقار ہم بھی ہین
کرین وہ نالے کہ سُنکر وہ تلملا جائین — ترے شریک دلِ بیقرار ہم بھی ہین
کہا جو مین نے بلا مین پھنسا دیا تو نے — کہا یہ دل نے کہ بے اختیار ہم بھی ہین

جناب منشی محبوب علیخان صاحب محبوب ساکن کلکتہ وارد حال پورنیا شاگرد جناب حباب

سمجھ کے بیٹھیے پہلوے غیر مین صاحب — لیے بغل مین دلِ بیقرار ہم بھی ہین

جناب حکیم بانکے لال صاحب مسیح متھوی طبیب منوپسپل شفاخانہ یونانی اوناؤ ضلع الٰہ آباد

نہ منہ کو پھیر خدا کے لیے ذرا ساقی — ادھر بھی ایک نظر بادہ خوار ہم بھی ہین

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک ریونیو سروے آفس بلہاری

فریفتہ ترے اے گلعذار ہم بھی ہین — ادھر بھی دیکھ ذرا بیقرار ہم بھی ہین
نہین ہے برق فقط بیقرار ہم بھی ہین — سحاب ہی نہین کچھ اشکبار ہم بھی ہین
تمھارے عشق مین اغیار ہی نہین بیتاب — قرار دل کو نہین بیقرار ہم بھی ہین
نگاہِ لطف ہماری طرف بھی اے ساقی — غریب بزم مین اک بادہ خوار ہم بھی ہین
تمھارے چاہنے والون مین ہی شمار ضرور — شکستہ خاطر و سینہ فگار ہم بھی ہین

نئی رباعیان
(جو اس سے پہلے کہین نہین چھپین)

مناسب حال زمانہ

جناب منشی احمد علی صاحب شوق مالک آزاد لکھنؤ

لیجائے جدھر زمانہ چلنا ہی پڑے — ہمراہ زمانے کے نکلنا ہی پڑے
ہی باد زمانہ اور بشر باد نما — بدلے جو ہوا تو رخ بدلنا ہی پڑے

کیون آکے یہان ہوے مکین یا قسمت ؎
راحت نہین ہند مین کہین یا قسمت ؎
سنجار کا میدان تو بھولے ہم لوگ
اب ناپتے پھرتے ہین زمین یا قسمت

ہٹ جہل کی وین با صفا کے آگے ؎
خوب آج ہنسو ما وشما کے آگے ؎
اتنا بیوہ کے عقدِ ثانی سے گریز!
کا لائنہ ہو گا کل خدا کے آگے ؎

قبضے مین بلا سے نہین آتی ہے زمین
نفرت ناحق مگر جتاتی ہے زمین ؎
اللہ یہ آفتین مسلمانون پر ؎
پاؤن کے تلے سے نکلی جاتی ہے زمین ؎

کسطرح دلِ عشق کو نہ دل یاد کرے
کیون ذکر مراٰغہ پہ نہ فریاد کرے
یا سوجھتی تھی فلک کی یا خاک ہین ہم
برباد کرے نصیب برباد کرے ؎

جاہل ہین مسلمان تو ہان سب ہے جدید
جو بات نئی تھی جدید وہ اب ہے جدید
پہلے اسے لکھہ چکا حکیمِ اسلام
تقسیم حرارت و ضیا کب ہے جدید

جناب منشی سید عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

از زحمتِ راہ ہر نفس ہے نالم ؎
وز غفلتِ کاروان زبس ہے نالم
بر نالۂ من کسے نیدارد گوش
ہر چند کہ صورتِ جرس ہے نالم

ای نام تو کاشناے ہر بے یار آت
وی ذکرِ تو باعثِ کشودِ کار آت
دریاب کہ کشتی نصیبِ اسلام
در قلزمِ بیکرانۂ ادبار آت

اعزاز رہا نہ جاہ و حشمت باقی
اقبال رہا نہ شان و شوکت باقی
تھی دولتِ علم جو متاعِ اسلام
وہ بھی نہین جہل کی بدولت باقی

بے علم نشاط و شادمانی بیکار
بیکار حیات جاودانی بیکار ؎
ہی حاصلِ زیست خاصکر دولتِ علم
حاصل جو نہین تو زندگانی بیکار

ای اخترِ بخت یہ نحوست کبتک
ای گردشِ چرخ یہ فلاکت کبتک
ای طالعِ خفتہ و نصیبِ ناساز
اسلام کے حال پر عنایت کبتک

مصرع طرح
پرچہ پہونچنے کی ... تک
اس طرح ہین
... تک
اس طرح ہین
(... عنوان ...)

سلہ وادی سنجار ... مسلمانون نے کرۂ ارض کے ایک عظیم دائرے کی پیمایش کی تھی ...

ضروری گذارش

مہتمم بہت ممنون ہے ان قدردانان پیام یار کا جنہوں نے اس وقت میں قیمت بقایا و پیشگی ارسال فرما کر مدد فرمائی بعض حضرات نے ہنوز توجہ نہیں فرمائی۔ چونکہ اپنی غت علالت اور دیگر سانحات سے بہت زیرباری ہوئی ہے لہذا تمام سب حضرات کو قیمت بقایا و پیشگی فوراً ارسال فرما کر مدد کرنا چاہیے۔ جن حضرات کو اپنا حساب یاد نہ ہو وہ جوابی کارڈ بھیجکر دفتر سے دریافت فرمالیں۔

مہتمم پیام یار

ضروری باتیں

۱۔ پیام یار ہر انگریزی مہینہ کی پہلی کو شائع ہوتا ہے قیمت عام سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و رئوسا سے پانچ روپیہ سالانہ۔

۲۔ بغیر قیمت پیشگی آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا۔ نمونہ ۲ آنے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

۳۔ ہر تحریر جواب طلب کے ساتھ ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی تعمیل نہ ہوگی۔

۴۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر نقصان ہونے پر ہم ذمہ دار نہ ہونگے۔

۵۔ ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین نثار کے نام آنا چاہیے۔

۶۔ خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب ہوگا غیر طرح کا کلام بشرطیکہ اگر پوری غزل خواہ کتنے ہی شعر کی ہو منتخب ہوگی درج کر دیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ نہ اچھا کلام کبھی غزل داخل دفتر ہو جائیگی۔ ہاں اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہ ہوگا۔ انتخاب کمیٹی کرتی ہے۔ پوری غزل کا انتخاب بالترتیب طرح و غیر طرح فی سبیل اجرت نمبر پر درج ہو سکتی ہے لیکن صحت کا لحاظ ضرور رہیگا۔

۷۔ ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸۔ اشتہارات دو ایک ترتیب سے چھپتے فی سطر ہر زیادہ دیے پیسے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اجرت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی۔

العبد محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر

نامی پریس۔ مہتمم پیام یار چوک لکھنو۔

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنو

اس کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہیں لکھنو کی نمائش کا تمغا اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فہرست عطر موجودہ

عطر حنائی تولہ [illegible] عطر سوہاگ [illegible] عطر چنبیلی [illegible] عطر جوہی [illegible] عطر کیوڑہ [illegible] عطر سہاگ [illegible] عطر گلاب بصرہ فی تولہ [illegible] عطر گلاب [illegible] عطر روح پازہر [illegible] عطر روح حس [illegible] عطر خس [illegible] عطر گل [illegible] عطر عروس [illegible] عطر فتنہ [illegible] برگ حنا [illegible] عطر شمامہ [illegible] عطر اگر [illegible] عطر شمامۃ العنبر [illegible] عطر ایجاد بندہ تازہ فی تولہ [illegible] روغن چنبیلی [illegible] روغن بیلہ چنبیلی و کیوڑہ فی [illegible] سفوف خضاب فی [illegible]

گریبان تاکو ٹھور دوفی تولہ

المشتہر کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنو۔ چوک

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے تو خود معلوم ہو جائیگا تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر یا ویلیو پے ایبل ہو سکتی ہے۔ خط و کتابت کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے

فہرست اشیاء موسم گرما

تفصیل جنس مع نقش و نگار	طول	عرض	قیمت	محصول
تھان ململ سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱ گز	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری رنگت بوٹہ دار	〃	〃	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بلبل ریشم کی بوٹی نہایت نفیس	〃	〃	[illegible]	[illegible]
تھان سنہری سلسلہ نمونہ نہایت باریک	〃	〃	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ بیل بوٹہ دار حاشیہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پاجامہ چکن سنہری زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبا چکن منقش خاص [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار سلے ہوئے تیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ چکن مرغی چندہ وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چکن جدید نمونوں کے قابل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی کلیتہ دار	〃	〃	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاء موسم سرما و دیگر متفرقات

تفصیل	طول	عرض	قیمت	محصول
دوشالہ پشمینہ سلمہ ستارہ بوٹہ دار عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحاف پشمینہ سلمہ ستارہ بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پلنگپوش بھاری جالدار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ زربفت و کمخواب بیلدار نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ فلالین و چھینٹ و مخمل وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چکن کارکلابتون [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بوٹ زردوزی سلمہ ستارہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گوٹہ نقرہ و طلائی ہر قسم کا فی تولہ [illegible] ایک تولہ سے کم نہیں گریبان تاکو ٹھور دلی نہایت عمدہ و بھاری فی روپیہ ۲ تولہ اور طلائی فی روپیہ ۲ تولہ محصول ایک تولہ سے ۲۰ تولہ تک

المشتہر محمد عاشق علی کارخانہ دار چکن۔ لکھنو [illegible]

مصرع طرح پیام یار

منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

جناب سید انور حسین صاحب آمید لکھنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال

وعدۂ وصل کرے اور نہ آئے کوئی
دل دُکھونکو تو نہ اسطرح ستائے کوئی

فصل گل مین نہ مری یاد بھلائے کوئی
لاکے دو پھول ہی تربت پہ چڑھائے کوئی

آخری وقت مین دیدار دکھائے کوئی
اپنے مرتے ہوئے کو آکے جلائے کوئی

بزم مین اپنی مجھے دیکھ کے کہتا ہی وہ شوخ
کون بیٹھا ہوا ہی اسکو اُٹھائے کوئی

ہاتھ سے بادِ صبا کی نرہیگی روشن
شمع تُربت پہ مرے لاکہ جلائے کوئی

جان سے جائے ابھی جان سے جانیوالا
نازو انداز سے گر تیغ اُٹھائے کوئی

زندگی بھر کی جفاؤن کا عوض ہوجائے
لاش عاشق کی اگر آکے اُٹھائے کوئی

عوضِ فاتحہ ٹھکرا دے مری قبر کو کاش
غیر کے ساتھ ادِھر سے اگر آئے کوئی

ہاتھ سے فاتحہ پڑھنے کے بہانے آکر
قبر کو عاشقِ شیدا کے مٹائے کوئی

نہین معلوم وہ کس بات پہ بگڑا ہے آمید
میرے روٹھے ہوئے کو جاکے منائے کوئی

مہندی جاجاکے ملے غیر کے گھر وہ آمید
اپنی فرقت مین مجھے خون رُلائے کوئی

جناب مرزا علی محمد صاحب ارم لکھنوی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

یہ بھی کیا خوب کہ آنکھین نہ مِلائے کوئی
اپنا مُنہ کھول کے کیون سامنے آئے کوئی

شکوۂ ہجر جو کرتا ہون تو فرماتے ہین
میری حسرت کو نہ چھاتی سے لگائے کوئی

جلوۂ ہوشربا روز دکھا دیتے ہین
چاہتے ہین نہ کبھی ہوش مین آئے کوئی

دل کو تھامے اِسی امید مین ہم پھرتے ہین
اپنے پہلو مین محبت سے بٹھائے کوئی

دیدۂ تر سے ہی شکوہ کہ وہ یہ کہتے ہین
ہمکو روتی ہوئی صورت نہ دکھائے کوئی

آتی ہی دل کی طرف یون نگہِ شوخ اُسکی
جس طرح تاک کے اِک تیر لگائے کوئی

خلوتِ غیر مین بیٹھے ہوئے کرتے ہین شکار
آنکو آئینہ مرے دل کا دکھائے کوئی

شاید آجائین جنازے پہ کوئی دم کے لیے | خبر مرگ مری اُنکو سنائے کوئی
سبزۂ خط کے تو تُم چاہنے والے ہو ارَم | ایکدن راہ مین کانٹے نہ بچھائے کوئی

جناب صاحبزادہ محمد وجیہ الدینخان صاحب ابر گلشن آبادی

یہ مجھے روز سرِ بزم سُنائے کوئی | تم اسی غم مین رہے پاس بٹھائے کوئی
ساقیا باغ مین جب لطف ہے مَے پینے کا | جام مَے چٹکیان لے لے کے پلائے کوئی
ہان رہین پھر وہی دل لینے کو میٹھی باتین | سامنے پھر اُسی انداز سے آئے کوئی
میرے شکوہ پہ غضب ہو کے کہا ظالم نے | جھوٹ سچ دعوی اُلفت نہ جتائے کوئی
وہ شبِ وصل مین شرما کے کسی کا کہنا | لو جی ہم روٹھ گئے ہمکو منائے کوئی
غیر کے سامنے مُنہ پھیر کے میرا شکوہ | دو بدو ہو کے ذرا آنکھ ملائے کوئی
ابر اسبات کا مدت سے ہمین ارمان ہے | لطف سے پیار سے گھر اپنے بلائے کوئی

جناب سید احمد صاحب احمدؔ تمم جلوۂ سخن برادر جناب بہار شاگرد جناب بقاؔ لکھنوی

صورتِ دل مجھے پہلو مین بٹھائے کوئی | صفتِ درد رقیبون کو اُٹھائے کوئی
شکل تصویر بنایا ہے مجھے حیرت نے | نالہ کیونکر لبِ خاموش پر آئے کوئی
حرفِ مطلب پہ کہا اُسنے بگڑ کر شبِ وصل | نہ خبردار مجھے ہاتھ لگائے کوئی
شکل پیدا ہو مسرت کی الم سے میرے | صورتِ زخم ہنسون مین جو رُلائے کوئی
آنکھ وہ آنکھ ہے جسکو ہے نظارہ تیرا | دل وہی دل ہے کہ تجھسے جو لگائے کوئی
ہے یقین مرکے بھی افتادگی قسمت سے | گر پڑے لاش زمین پر جو اُٹھائے کوئی
قصہ ہجر مرا سُنکے وہ فرماتے ہین | ماجرائے تپشِ دل نہ سنائے کوئی
حالِ افیار پہ وہ چشم عنایت احمدؔ | اور مجھسے نہ کبھی آنکھ ملائے کوئی

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد ستی اہلمد محکمہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل صاحب پولیس بالائے

کور ہو آنکھ جو صورت نہ دکھائے کوئی | کان ہون کر جو نہ آواز سنائے کوئی
گر جھلک عارضِ روشن کی دکھائے کوئی | دہر کو طور کے مانند جلائے کوئی
العطش تشنہ لبِ شربتِ دیدار ہون مین | اُف جگر مین بھی لگی آگ بجھائے کوئی

کبھی بگڑی ہوئی بنتے نہیں دیکھی ہمنے ‖ باتین ہنس ہنس کے اگر لاکھ بنائے کوئی

جناب منشی ہرشنکر پرشاد صاحب احقر پیشکار ریاست سورجپورہ شاگرد جناب داغ دہلوی

کان کہتے ہین خبر انکی سنائے کوئی ‖ آنکھین مشتاق ہین دیدار دکھائے کوئی
دوست کیا دشمنون کو بھی نہو ایسا آزار ‖ یا خدا ہجر کا صدمہ نہ اٹھائے کوئی
صبح کو لے کے انگڑائیان کہنا انکا ‖ ہی خمارِ شبِ وصلت نہ جگائے کوئی

جناب منشی جہانگیر خانصاحب ابر ڈاکٹر شفا خانہ سلون

درد پہلو کا بہانہ ہی فقط تھا ہمکو ‖ یہ غرض تھی ہمین سینے سے لگائے کوئی
تا بمقدور محبت نکرے بہتر ہے ‖ آتشِ عشق سے کیون دل کو جلائے کوئی

جناب محمد احمد صاحب احمد گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

منہ کو ڈھانکے ہین نقابون سی چمک دور ہی ‖ حسن چھپتا ہی نہین لاکھ چھپائے کوئی
دامِ گیسو مین ہزارون ہین بلائین احمد ‖ طائرِ دل نہ کبھی اپنا پھنسائے کوئی

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت منصفی شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

رات دن ہی یہی امید کہ آئے کوئی ‖ منتظر ہون خبرِ یار سنائے کوئی
سر کے بل روضۂ محبوبِ خدا تک پھونچون ‖ ایسی تدبیر خدا ساز بن آئے کوئی
آپ فرمائینگے محشر مین کہ مین آپھونچا ‖ امتی جب یہ پکارینگے بچائے کوئی
رات دن آتی ہی یہ گورِ غریبان سے صدا ‖ بیوفاؤن سے کبھی دل نہ لگائے کوئی
آرزوئے دلِ ناشاد یہی رہتی ہے ‖ ہدفِ تیرِ نگہہ مجھکو بنائے کوئی
کشتۂ ناز نہین رکھتے کسی کی پروا ‖ فاتحہ پڑھنے نہ آئیگا نہ آئے کوئی
چھیڑنا اِسکا قیامت ہے کہے دیتا ہون ‖ دل بیتاب کو میرے نہ ستائے کوئی
دیکھو وہ سامنے ہے روضۂ پُرنورِ نبیؐ ‖ برقِ سرگشتہ کو یہ مژدہ سنائے کوئی

جناب منشی محمد بشیر صاحب بشیر ٹیکاکوئی شاگرد جناب شوق نیموی

خیر اے بخت نہ آئے تو نہ آئے کوئی ‖ منتظر ہون خبرِ یار سنائے کوئی
گھات مین ترکِ نظر فکر مین ہے دزدِ حنا ‖ دلِ بیتاب کو کِس کِس سے بچائے کوئی

خانۂ دل مین کسی پردہ نشین کا ہی خیال
کھدوا ارمان سے اسوقت نہ آئے کوئی

ہاے لپٹنا کے شب وصل کسی کا کہنا
دل مین ارمان بس اب ہنسے نپائے کوئی

میرے نالون سے ہلا چرخ تو ہنسکر بولے
جب مین جانون کہ مرے دلکو ہلائے کوئی

دل مرا طور نہین ہے کہ وہ جل جائیگا
شوق سے جلوۂ جانانہ دکھائے کوئی

نکہت گل کی طرح روح پریشان ہوگی
بال کھولے نہ مرے پھول اٹھائے کوئی

جب مین جانون اثر جذب محبت کو بشیر
روٹھ جاؤ تم اگر - آکے منائے کوئی

جناب لالہ رام نرائن صاحب بیتاب دیوان ریاست جناب شاہ صاحب نصاب سجادہ نشین سلون

یا خدا کوچۂ محبوب سے آئے کوئی
منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

واعظو رندون کی توبہ بھی کوئی توبہ ہے
ابھی سو بار پیون مین جو پلائے کوئی

دل مین پوشیدہ رہے الفت گیسو کیونکر
مشک چھپتا نہین گر لاکھ چھپائے کوئی

قتل کو میرے فقط ایک نظر کافی ہے
دست نازک سے نہ تلوار اٹھائے کوئی

تھام لون مین دل مضطر کو ذرا ٹھہرو تو
میرے پہلو سے ابھی اٹھ کے نجائے کوئی

طالب دید ہے ایسا کہ نہین تاب ذرا
کاش بیتاب کو دیدار دکھائے کوئی

جناب اکھوری شیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول ارول شاگرد جناب داغ

زلف شب گون رخ روشن سے ہٹائے کوئی
طالب دید کو اک جلوہ دکھائے کوئی

کہتے ہین وصل مین سینے سے لگا کر وہ بہار
خوف ہی مجکو نہ دروازے سے آئے کوئی

جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

کیلیے پھر دعا ہاتھ اٹھائے کوئی
روز ای دل تری کیون خیر منائے کوئی

ہون حباب لب دریا یہ حقیقت ہی مری
کچھہ نہ ہاتھ آئے اگر ہاتھ لگائے کوئی

دل جلائے تپ غم اشک بہائین آنکھین
آگ بھڑکائے کوئی اور بجھائے کوئی

گدگداتا ہی عبث نوک سنان سے قاتل
لب سوفار نہین ہون جو ہنسائے کوئی

فتنہ انگیزی عاشق کی شکایت بیجا
کیلیے غیر کو پہلو مین بٹھائے کوئی

رنگ ہم لائینگے پسکر بھی حنا کی صورت
کبھی مٹنے کی نہین لاکھہ مٹائے کوئی

لیجل اے مرگ وہان عالمِ وحشت مین مجھے | کہ جہان تیرے سوا پاس نہ آئے کوئی
کوچۂ یار کسی کا ہو یہ ممکن ہی نہین ہے | لاکھہ ذرات یہان خاک اوڑائے کوئی
شبِ وعدہ سے یہ مطلب ہے کہ جاگین عشاق | خواب مین بھی نہ گلے آکے لگائے کوئی
اسقدر تنگ طرب ہون کہ دمِ عیش و نشاط | نہ کوئی پاس بٹھائے نہ بلائے کوئی
شیشہ وہ ہون کہ جگہہ دے نہ کوئی پہلو مین | جام وہ ہون کہ مجھے مُنہ نہ لگائے کوئی
چارہ سازون کا مین قائل نہین جبتک تسلیم | میری بگڑی ہوئی قسمت نہ بنائے کوئی

جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری حال مقیم سلون شاگرد جناب امیر لکنوی

صورتِ اشک نظر سے جو گرائے کوئی | خاک سے اُٹھہ نسکون لاکھہ اُٹھائے کوئی
رحم آجائے جو آگے مرے آئے کوئی | دل بھی ملجائے اگر آنکھہ ملائے کوئی
اسطرح اُنکی نگہہ دل پہ مرے پڑتی ہے | جس طرح تیر نشانے پہ لگائے کوئی
رہتے ہین آپ تو ایجان دلِ شیدا مین | کعبہ و دیر مین کیون ڈھونڈھنے جائے کوئی
بیقراری کے وہ قائل جو نہین کیا سمجھے | درد کچھہ داغ نہین ہے کہ دکھائے کوئی
درد و اندوہ و الم سب ابھی رخصت ہوجائین | تم رہو دل مین تو پھر آنے نپائے کوئی
مین دُعا دون تجھے قاتل مجھے تو قتل کرے | ہاتھہ اُٹھائے کوئی تلوار اُٹھائے کوئی
ہوگیا گُل مری تُربت پہ جو روشن تھا چراغ | کیا ضرورت ہے جو اب پھول چڑھائے کوئی
ابتو تلوار بھی کھنچنے لگی قاتل کی طرح | کہتی ہے مجکو گلے سے نہ لگائے کوئی
یا خدا تیر وہ جسوقت نکالین دل سے | ساتھہ ارمان بھی دل کا نکل آئے کوئی
اپنے آئینے سے ہوکر وہ خفا کہتے ہین ہے | میری تصویر نہ سینے سے لگائے کوئی
کاش جتنے ہین حسین سب رہین میرے گھر مین | دل مین ٹھہرے کوئی آنکھون مین سمائے کوئی
آنکھہ جس دم وہ اُٹھاتے ہین ستم ہوتا ہے | جیسے سوتے ہوئے فتنے کو جگائے کوئی
دل سے پیدا ہو جلن آنکھہ سے آنسو ہون روان | پانی برسائے کوئی آگ لگائے کوئی
راحت و عیش و طرب سب ہین تمہارے دم تک | تم مرے گھر مین نہ آؤ تو نہ آئے کوئی
کاش آباد کسی روز ہو پہلو میرا ہے | تو نہ آئے تو ترا تیر ہی آئے کوئی

پھیر لیتے ہو نظر تم تو زمانے کی طرح … تم سے کا ہے کو جلیل آنکھ لگائے کوئی

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی مالک بہار سخن

اجر اس کام کا اللہ سے پائے کوئی … آج دو گھونٹ اگر مے کے پلائے کوئی
عمر بھر کی یہ کمائی نہ گنوائے کوئی … داغ دل داغ جگر کو نہ مٹائے کوئی
کیون نہ صدقے ہون اس انداز کے شب وصل … بیٹھا ہے شرم سے سر اپنا جھکائے کوئی
ساتھ او نکے ہے بھلا شرم و حیا کا کیا کام … میری خلوت مین شب وصل نہ آئے کوئی
اسطرح آئے جو منظور ہو ایذا دینا … درد بنکر مرے پہلو مین سمائے کوئی
کھینچتی ہے کشش دل جو انھین اپنی طرف … کہتے ہین کیون ہمین گھر اپنے بلائے کوئی
کہین ایسا نہو بڑھ جائے خود آرائی اور … آئنہ سامنے اُس بُت کے نہ لائے کوئی
چھیڑنے ہی کے لیے تیغ ادا سے ہر بار … گدگدا کر مرے زخمون کو ہنسائے کوئی
یون تو منّنے کے نہین روٹھے جو بیٹھے ہین جلیس … انکو معشوق طرحدار منائے کوئی

جناب تجمل حسین صاحب جوہر گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیر آبادی

ہائے منا کہ مجھے دیکھنے آئے کوئی … مرتے دم شربت دیدار پلائے کوئی
ہمسے وہ روٹھ کے ہر بار یہی کہتے ہین … ہم نہ مانینگے اگر لاکھ منائے کوئی

جناب امیر حسن صاحب حسن از مارہرہ

رخ انور سے دوپٹے کو ہٹائے کوئی … مجھکو وہ چاند سا چہرہ تو دکھائے کوئی
خانۂ دل مین کوئی حور شمائل آئے … رشک فردوس برین اسکو بنائے کوئی
جس طرح اشکون کا دریا ہے مری آنکھون مین … اس طرح کوزے مین دریا نہ سمائے کوئی
روٹھ کر وصل مین وہ مجھسے بگڑکر بولے … ہم کہے دیتے ہین ہمکو نہ منائے کوئی
جو مجھے بوسہ لب لعل کا دے قتل کرے … خونبہا دے کے مرا خون بہائے کوئی
اسی امید پہ ٹھہرا ہے مرا دم لب پر … منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی
پھر کسی کے مجھے اقرار کا کیونکر ہو یقین … وعدہ کر جائے کوئی اور نہ آئے کوئی
یاد آتا ہے شب وصل یہ کہنا انکا … ہمکو سوتے مین نہ چھیڑے نہ جگائے کوئی

مجھ سے بوسے کی طلب پر وہ بگڑ کر بولے
اسکے لینے کے لیے منہ تو بنائے کوئی

مجکو رہتا ہی شب وصل یہ ہر لحظہ خیال
مجھسے ناراض نہو روٹھ سمجھائے کوئی

توبہ کر لی ہے اگر چھپکے نکل جاؤ حسن
رند بیٹھے ہین تمھین دیکھہ بنائے کوئی

جناب مولوی محمد حامد علیخان صاحب حامد رئیس شاہ آباد شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

شب وعدہ مرے گھر شوق سے آئے کوئی
میری سوتی ہوئی قسمت کو جگائے کوئی

خود فراموش بناتا ہے مجھے کیون اے عشق
یہ بھی کیا خوب مجھے یاد نہ آئے کوئی

غمزہ و ناز و ادا بانی ایذا ہین سب
کس طرح جان محبت مین بچائے کوئی

کشتۂ جور و ستم کی ہے نشانی باقی
ٹھوکرون سے مری تربت نہ مٹائے کوئی

لطف جب ہی ہے چمنستان ہو گھٹا چھائی ہو
جام پر جام ہمین بھر کے پلائے کوئی

گل نرگس کو وہ تلوون سے ملا کرتے ہین
کس طرح راہ مین آنکھین بچھائے کوئی

ستم و جور مین ملتا ہی محبت کا مزہ
شوق سے ہمکو شب و روز ستائے کوئی

یاد ہی انکا یہ کہنا مرا شکوہ سنکر
جھوٹی باتین مرے آگے نہ بنائے کوئی

خانۂ دل مرا مدت سے ہی خالی اے چرخ
آج اجڑا ہوا گھر آکے بسائے کوئی

تھک گئی ڈھونڈھ کے اس شوخ کو حامد کی نگاہ
جستجو کے لیے کبتک کہین جائے کوئی

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز بنارسی

نام لکھ لکھ کے زمین پر نہ مٹائے کوئی
خاک مین ہمکو نہ اسطرح ملائے کوئی

صورت نقش قدم بیٹھے ہین مٹنے کے لیے
کیون ہمین کوچۂ جانان سے اٹھائے کوئی

سرخی خون شہیدان سے گلی قاتل نے
حکم ہے پاؤن مین مہندی نہ لگائے کوئی

تیرے کشتے نہ ذرا خواب اجل سے چونکین
لاکھ بالین پر اگر شور مچائے کوئی

بے طلب جائیکا اپنا کہین دستور نہین
سر کے بل جائین اگر ہمکو بلائے کوئی

رونمائی کو یہ نقد دل و جان حاضر ہے
جلوۂ حسن خدا داد دکھائے کوئی

میری فریاد نے دل کر دیا آخر بیچین
مین نہ کہتا تھا کہ مجکو نہ ستائے کوئی

لطف پیدا ہو دوبالا یہ شب وصل حقیر
ناز سے روٹھے کوئی اور منائے کوئی

جناب منشی الٰہی بخش صاحب حجت پہانوی شاگرد جناب مضطر خیر آبادی

محو حیرت ہوں کہ وہ آئینہ رو بگڑا ہے
کہہ رہا ہے ہمیں صورت نہ دکھائے کوئی

یاد آتا ہے شب وصل کسی کا کہنا
نیند آتی ہے ہمیں اب نہ جگائے کوئی

پیار کی آنکھ سے تم عکس نہ دیکھو اپنا
خود تمھارا تمھیں عاشق نہ بنائے کوئی

ہائے انکا یہ دم وصل بگڑ کر کہنا
دیکھو دیکھو نہ ہمیں ہاتھ لگائے کوئی

پائے تسکین دل بیتاب ہمارا حجت
قصۂ عشق و محبت جو سنائے کوئی

جناب محمد حفیظ اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی ضلع گیا تحصیلدار مہگوان

رنگ آنکھوں نہیں مری آکے جمائے کوئی
اور پھر جلوۂ مستانہ دکھائے کوئی

مثل یعقوب ابھی ہوش میں آجاتا ہوں
بوئے پیراہن یوسف جو سنگھائے کوئی

جب بگڑ جائیگا وہ کچھ بھی نہ بن آئیگی
باتیں یوں لاکھ مرے آگے بنائے کوئی

اب سنبھالے سے سنبھلتی نہیں بیتابی دل
کاش سینے سے مجھے آکے لگائے کوئی

جل گیا جسم کہیں دل بھی نہ جلجائے حمید
آتش ہجر مری آکے بجھائے کوئی

جناب منشی محمد یعقوب صاحب حسرت اسلام پوری برادر خرد جناب شیفتہ بھگوانپوری

بعد مرنے کے نکلجائیں سب ارمان دل کے
میری میت ہی اگر آکے اٹھائے کوئی

ہی وصیت دم آخر یہ احباب سے مری
اسکے کوچے سے جنازہ نہ اٹھائے کوئی

جناب سید عبد الحکیم صاحب حسرت داناپوری ساکن جال مونگیر شاگرد جناب نست

جلد قاصد کو مرے پاس بلائے کوئی
منتظر ہوں خبر یار سنائے کوئی

سر کے بل پھونچوں بصد شوق و تمنا حسرت
راہ کوچے کی اگر اسکے بتائے کوئی

جناب منشی محمد ابراہیم صاحب خستہ متوطن گوپیا تلمیذ جناب جلیل بھگوانپوری

قبر تک ساتھ جنازے ہی کے آئے کوئی
ناز عاشق کا بھی اک آدھ اٹھائے کوئی

اسکو بھی دیکھ کے صورت تری حیرت ہوگی
آئینہ خاک ترے سامنے لائے کوئی

شانہ تربت میں ہلاکر دہی تلقین پڑھے
نہ سوا انکے مرے پھول اٹھائے کوئی

جناب شیخ حسن زکی صاحب خاور ساکن سلون شاگرد جناب اختر

جب کسی طرح نظر ہی نہین آئے کوئی
خاک تھر حرم و دیر مین جائے کوئی

آجکل طالبِ تعظیم ہین ماشاء اللہ
کوئی لینے کو انھین جائے بلائے کوئی

خاکساران جہان کی ہے صبا یہ مٹی
کبھی اُٹھتی ہی نہین لاکھ اُٹھائے کوئی

بیکسی مرقدِ عاشق پہ یہ چلاتی ہے
چادرِ گل کے عوض تیوری چڑہائے کوئی

ضبطِ دل اشکِ روان دونون جندے نگاہ کئے
رازِ دل فاش کرے کوئی چھپائے کوئی

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

یہ جو ہے حکم مرے پاس نہ آئے کوئی
اسلیے روٹھ رہے ہین کہ منائے کوئی

یہ نہ پوچھو کہ غمِ ہجر مین کیسی گذری
دل دکھانے کا اگر ہو تو دکھائے کوئی

تاک مین ہے نگہِ شوق خدا خیر کرے
سامنے سے مرے بچتا ہوا جائے کوئی

ہو چکا عیش کا جلسہ تو مجھے خط پہونچا
آپکی طرح سے مہمان بلائے کوئی

ترکِ بیداد کی تم داد نہ چاہو مجھسے
کرکے احسان نہ احسان جتائے کوئی

یون شبِ وصل ہو بالیدگیِ عیش و نشاط
آپ اپنے مین خوشی سے نہ سمائے کوئی

حالِ افلاک و زمین کا جو بتایا بھی تو کیا
بات وہ ہے جو ترے دل کی بتائے کوئی

دردِ الفت کے مزے لیتے ہین قسمت والے
خونِ دل زہر نہین ہے کہ نہ کھائے کوئی

کیا وہ مے داخلِ دعوت ہی نہین اے واعظ
مہربانی سے بُلا کر جو پلائے کوئی

وعدۂ وصل اسے جانکے خوش ہو جاؤن
وقتِ رخصت ہی اگر ہاتھ ملائے کوئی

سرد مہری سے زمانے کے ہوا ہے دل سرد
رکھکر اس چیز کو کیا آگ لگائے کوئی

آپ نے داغ کو منہ بھی نہ لگایا افسوس
اسکو رکھتا تھا کلیجے سے لگائے کوئی

جناب مرزا ذاکر بیگ صاحب ذاکر طالبعلم ساکن پانسن ریلی وار دحال بچھراون

جان بلب ہون مجھے اب آکے جلائے کوئی
منتظر ہون خبرِ یار سنائے کوئی

ہم تو دیکھا کرین بس دور سے بیٹھے بیٹھے
اپنے سینے سے رقیبونکو لگائے کوئی

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی ابن سلطان صاحب مرحوم

عشق ان ابرو و مژگان کا نہ ہم چھوڑینگے
مارے تلوار کوئی تیر لگائے کوئی

تلخ افسانۂ شیرین سے ہے دل اے رحجی — منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

جناب عترت حسین صاحب رہبر گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

شکوۂ آہ و فغان کرتے ہو تم کیون مجھسے — بے سبب کیون کسی بیکس کو ستائے کوئی
زلف پُر پیچ کے پھندے مین پھنسا ہون رہبر — مجکو للہ اس آفت سے چھڑائے کوئی

جناب رحمت اللہ صاحب رحمت از دارجلنگ کلب

معشوقون سے بھی جو مانے نہ کبھی اے رحمت — ایسے معشوق کو کسطرح منائے کوئی

جناب شاہ محمد سلیمان عطا صاحب سلیمان ساکن سلون

سامنے میری یہ تعریف ارم کیون زاہد — کوچۂ جانان تو ذرا اسکو دکھائے کوئی
مرتبے کم نہین انکے جو ہین خاصان خدا — چشم ظاہر سے انھین لاکھ گرائے کوئی
عشوہ و ناز و ادا غمزہ وطرز رفتار — ان سے کسطرح بھلا جان بچائے کوئی
کھا لیا مغز مرا اسنے عبث آپ بک کر — سامنے سے مرے واعظ کو ہٹائے کوئی

جناب جوالاناتھ صاحب سعد از کوہ آبو

اُٹھتے جوبن نے اُبھر کر یہ کہا محرم سے — نہین چھپنے کا مین اب لاکھ چھپائے کوئی
شاہد آئے کہ صبا آئے شتابی یا رب — منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی
مین ہون اور تم ہو یہ خلوت ہی غنیمت ہے جان — کہدو اب شرم و حیا سے کہ نہ آئے کوئی

جناب عبداللہ خان صاحب ساحر گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

خیر ہمکو جو ستاتا ہے ستائے کوئی — مگر اغیار کے پہلو مین نہ جائے کوئی
صدمہ و درد و فراق وغم واندوہ والم — دل مین کس کسکو جگہہ دے کے بٹھائے کوئی

جناب احمد حسن صاحب شاعر گوپاموی خلف جناب حافظ محمد حسین صاحب تحصیلدار شاگرد جناب مضطر

شمعرو اب مرے بالین پہ نہ آئے کوئی — نہ ہنسائے مجھے کوئی نہ رُلائے کوئی
ابھی ہو جائیگا ہنگامۂ محشر برپا — اُنکے پاؤن مین نہ پازیب بجائے کوئی

جناب حکیم علی احمد صاحب مختار رئیس حیدرآباد دکن شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

شمع کی طرح دل غیر جلائے کوئی — اپنی محفل مین ہمین اٹھ کے بٹھائے کوئی

چھین لے مانگ لے دل سامنے آئے کوئی
آنکھ مجھسے نہ سرِ بزم چرائے کوئی

شورِ خلخال مین ہے شورِ قیامت کا اثر
فتنۂ حشر ہے خوابیدہ جگائے کوئی

وصل مین شام ہی سے اُنکی حیا کہتی ہے
دور ہی دور رہے پاس نہ آئے کوئی

آرزو ہے کہ مزے عیش کے لوٹین شب بھر
صبح وصل آئے تو پھر مُنہ نہ چھپائے کوئی

زیر بام اسلیے ہر روز کھڑا رہتا ہون
آرزو ہے کہ اشارون سے بُلائے کوئی

بند رکھتا ہون اسیواسطے مین دیدۂ شوق
خلوتِ دل مین بخبر یار نہ جائے کوئی

چشم فتان کے اشارونمین بھرے ہین جادو
ان حسینون کی لگاوٹ پہ نہ جائے کوئی

پردہ داری کا شبِ وصل خیال آئے اگر
نیند ہی بنکے مری آنکھ مین آئے کوئی

آج وہ کہتے ہین دشمن سے کہ روٹھا ہی شفا
میری جانب سے اسے جاکے منائے کوئی

جناب صاحبزادہ شرف یارخان صاحب شرف گلشن آبادی

باغ مین جاکے کوئی گل نہ کھلائے کوئی
گل پہ آنس ہنس کے نہ بلبل کو رُلائے کوئی

لب سی لب سینے سے سینہ جو ملائے کوئی
کیا عجب ہے جو خدا کو بھی بھلائے کوئی

آپ ہی روٹھ گئے آپ ہی منجائین گے
اُنکی عادت جو بگاڑے تو منائے کوئی

رخ نازک ہی کو بوسون سے نہ نیلا کردین
شرم سے غیر کو کیون شکل دکھائے کوئی

تم ابھی ناز کرو غمزے کرو رُکجاؤ
شامت آئی ہے جو عشق اپنا جتائے کوئی

بیکسی دیکھکے رونا ہی پڑے گا آخر
حال پر میرے رقیبون کو ہنسائے کوئی

سُرخ ہو جائینگے اُنکے کفِ پائے نازک
رہگذر مین کہین آنکھین نہ بچھائے کوئی

ہم بھی ہان جانتے ہاین دل مین ہے تصویرِ عدو
آنکھین نیچی نکرے سر نہ جھکائے کوئی

اے شرف ہوچکین بس منتین جانے بھی دو
آئے تو آئے نہ آئے تو نہ آئے کوئی

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شفیق بھگوانپوری متصل شہر مظفرپور ضلع ترہت

قبر تک ساتھ جنازے ہی کے آئے کوئی
اپنے عاشق کا یہی ناز اُٹھائے کوئی

اُسکو بھی دیکھکے صورت تری حیرت ہوگی
آئینہ خاک ترے سامنے لائے کوئی

بعد مرنے کے نہ نکلے کوئی حسرت دلکی
کاش میت ہی مری آکے اُٹھائے کوئی

ظلم کرنے سے غرض آپ کو ہر حال مین ہے
کوئی جیتا رہے یا جان سے جائے کوئی

ہی جو قسمت مین تو وصل اسکا میسر ہوگا
لاکھہ تقدیر کے لکھے کو مٹائے کوئی

یاد آتا ہی کسیکا وہ بگڑ کر کہنا
ہم سمجھہ لینگے ذرا ہمکو ستائے کوئی

کیا ہی شرمندہ ہو تم دیکھہ کے ہا شکل اپنا
آئینہ تمکو اگر لاکے دکھائے کوئی

آپ تو غیر کے گھر سے نہ کبھی آئینگے
فکر کیا آپ کو گر جان سے جائے کوئی

مین ہون یا حضرت موسیٰ ہین یہ دونون عشق ہون
کسطرح تاب ترے دید کی لائے کوئی

ہانون احسان دم نزع بہت مین اسکا
ایک دم اور جو بالین سے بٹھائے کوئی

شیفتہ حال مرا سنکے وہ فرماتے ہین
ہو جو بیہوش اسے کیا ہوش مین لائے کوئی

جناب سید اسحاق حسن صاحب شہر پیرزادہ شاگرد جناب عیش از مارہرہ

رخ انور کو نہ زلفون مین چھپائے کوئی
لطف کیا دن کو اگر رات بنائے کوئی

عازم سیر چمن آج وہ رشک گل ہے
جاکے بلبل کو یہ مژدہ تو سنائے کوئی

نالہ رکتا ہی نہ کم ہوتی ہین آہین دل کی
صدمہ ہجر کو کسطرح چھپائے کوئی

ہاے کس ناز سے کہتا ہی شب وصل صنم
دیکھہ لو بھال لو ایسا ہو آئے کوئی

زاہد و خاک مین سب زہد تمہارا ملجائے
چاند سی شکل اگر تمکو دکھائے کوئی

سنکے آواز مری ناز سے وہ کہنے لگے
میری محفل مین خبردار نہ آئے کوئی

جناب منشی محمد امین صاحب مشتد اسلام آبادی شاگرد جناب سراج رامپوری

جس طرف جاتے ہین مایوس چلے آتے ہین
اسکے ملنے کی ہمین راہ بتلائے کوئی

در داب دلمین مرے بیٹھہ کے یون کہتا ہی
مین نہین وہ کہ مجھے یہان سے اٹھائے کوئی

جسکی فریاد سے ہو شور قیامت برپا
ایسے دیوانے کو مشتد نہ ستائے کوئی

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا مانوی جونپوری

بولے جھنجلا کے شب وصل جو چھیڑا مینے
ہاتھہ ٹوٹین اب اگر ہاتھہ لگائے کوئی

کہہ رہا ہی یہی اٹھتا ہوا جوبن انکا
ہمتو چھپنے کے نہین لاکھہ چھپائے کوئی

آپ کے ناز اٹھانے کا ہی سبکو دعوی
جب مین جانون کہ مری طرح اٹھائے کوئی

جناب پنڈت شام کشن صاحب شام سررشتہ دار ججی ضلع کرنال ؎

شام سی تا بہ سحر صبح سے تا شام ای شام
منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

جناب محمد عبد الرحمٰن صاحب شریف ساکن تبھور ؎

اک نشان قبر کا باقی ہے ہمارا اسکو
ٹھوکرین مار کے مٹی مین ملائے کوئی

کیسا انصاف ہے بے جرم گنہگار بنے
بوسہ مانگے کوئی اور گالیان کھائے کوئی

جناب کشن لال صاحب شوق از تحصیل گوپال گڈھ

جستجو ہی یہی سرگشتہ اسی مین ہے شوق
راستہ کوچۂ جانان کا بتائے کوئی

جناب محمد شیر خانصاحب شیر خلف احمد خان صاحب ساکن امروہہ ناظم محکمہ دری

دیکھ کر کہنے لگے در پہ ہجوم عشاق
یہ تو فون کو کہین راہ پہ لائے کوئی

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق مدرس رونڈہ ساکن قصبہ کندرکی

وصل دلدار کی تدبیر بتائے کوئی
روز ہجران کی مصیبت سے چھڑائے کوئی

آگ دل کی مرے للہ بجھائے کوئی
جرعۂ شربت دیدار پلائے کوئی

عشق وہ دے کہ بجز تیرے نہ بھائے کوئی
محو ایسا مجھے کر یاد نہ آئے کوئی

عین خواہش ہے یہ میری کہ دل مضطر کو
ہدف ناوک بیداد بنائے کوئی

ارنی ہم بھی کہے جائین بلسان موسیٰ
لن ترانی کا اگر حرف سنائے کوئی

درپئے قتل وہ عشاق کے ہو جاتے ہین
عشق اپنا انہین کیا خاک جتائے کوئی

خود بخود چہرہ سے ہوتا ہی عیان عاشق کے
راز الفت ترا کسطرح چھپائے کوئی

جناب شیخ عابد علی صاحب عابد گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی ؎

جلکے مین خاک ہوا دل مین بٹھائے کوئی
میری مٹی تو ٹھکانے سے لگائے کوئی

آنکھ وہ آنکھ ہے جس آنکھ مین آئے کوئی
دل وہی دل ہے کہ جس دلمین سمائے کوئی

دشت مین قیس کا کہسار مین فرہاد کا گھر
اب کہان جا کے بھلا چھاؤنی چھائے کوئی

دیکھنا خاک مین ملجاؤنگا آنسو کی طرح
مجکو نظروں سے خدارا نہ گرائے کوئی

آپکا دل جو دکھا ہو تو تصور کر لین
درد وہ چیز نہین ہے کہ دکھائے کوئی

وہ شبِ وصل عجب ناز سے فرماتے ہین — ہاتھ ٹوٹین جو ہمین ہاتھ لگائے کوئی
اسکا دعوی تو قیامت مین کرونگا عاؔیل — جتنا جی چاہے یہان مجھکو ستائے کوئی

جناب منشی غلام مصطفےٰ صاحب عقیلؔ ملازم دفتر جناب شاہ صاحب سجادہ نشین سلون

خط نہ آئے نہ سہی پیک ہی آئے کوئی — منتظر ہون خبرِ یار سنائے کوئی
دیکھہ کر تیری کمر لے نہ کوئی راہِ عدم — سبزۂ خط پہ ترے زہر نہ کھائے کوئی
تا قیامت بھی نہین اس سے رہائی کی امید — زلف کے دام مین دل کو نہ پھنسائے کوئی
کاش اتنا ہی اثر جذبِ محبت دکھلائے — بزم سے اٹھہ کے چلین ہم تو منائے کوئی
نالہ و آہ یہان شور عبث کرتے ہین — بختِ خفتہ کو مرے جا کے جگائے کوئی
مین یہ سمجھون کہ ملی خلد کی جاگیر اسکو — تیرے کوچے مین جو گھر اپنا بنائے کوئی
دل جگر دونون محبت مین جلے جاتے ہین — ایسی چاہت کو عقیلؔ آگ لگائے کوئی

جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیزؔ از مارہرہ

شبِ وعدہ مرے گھر شوق سے آئے کوئی — دل مین کچھہ اور خیال اپنے نہ لائے کوئی
چوم لینے دے مجھے دستِ حنائی تہ تیغ — خونبہا دے کے مرا خون بہائے کوئی
میکدے مین یہ کیسی مست کی ساقی سے ہے رٹ — ہوش مین حشر تلک آج نہ آئے کوئی
میرے پیچھے مجھے کہتے ہین براکیون دشمن — حوصلا ہو تو مرے سامنے آئے کوئی
دل مین کچھہ اور بھی باقی ہین تمنائین عزیزؔ — اٹھہ کے پہلو سے ابھی ہیرے بجائے کوئی

جناب کرم الدین صاحب عشرتؔ مدرس اول اسکول چار رسدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

ہے یقین لاش پہ بھی اسکی نہ آئے کوئی — پھر کس امید پہ جان اپنی گنوائے کوئی
نامہ بر ہو کوئی یا پیک صبا جلد آئے — منتظر ہون خبرِ یار سنائے کوئی
حضرتِ دل سے بھی کچھہ بن نہین پڑتی تدبیر — ہے بڑا کام جو روٹھے کو منائے کوئی
صاف کھلجائے ابھی رات کا دن ہو جانا — چاند سے رخ سے اگر زلف ہٹائے کوئی
بلبلِ باغِ مدینہ ہون نہ آئے گا قرار — گلشنِ خلد اگر مجھکو دکھلائے کوئی

جناب میوا لعل صاحب عاجزؔ سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

شمع رویون سے کبھی دل نہ لگائے کوئی — مفت آفت مین نہ جان اپنی پھنسائے کوئی
حسرت و آہ و فغان رہتے ہین ہمین اپنی جاگزین — خانۂ دل مین مرے گھر نہ بنائے کوئی

جناب شیخ حسین علی صاحب علیل پہانوی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

بات کرنے پہ وہان قطع زبان ہوتی ہے — داستان اپنی انھین خاک سنائے کوئی
بوسۂ لب پہ کہا ناز سے ظالم نے علیل — منہ کی کھائے تری باتونپہ جو آئے کوئی

جناب بالکشن صاحب فاضل طالب علم مشن ہائی اسکول دہلی

ناز و انداز و ستم جور و جفا و غمزہ — آپ فرمائین کہ کس کسکو اٹھائے کوئی
تیکھی چتون سے سر بزم وہ بولے مجھسے — جھوٹی مجھسے نہ ذرا باتین بنائے کوئی

جناب صاحبزادہ احمد حسین صاحب فروغ گلشن آبادی

عرض کی مین نے کہ آتا نہ ستاؤ مجکو — ہنس کے بولے ہمین کیا جان سے جائے کوئی
وقت رخصت پہ مری نازوادا سے بولے — کسنے روکا ہے یہان سے ابھی جائے کوئی

جناب لالہ بھوانی سہائے صاحب فرحت ازسلون

دے چکا جبکہ رہ عشق مین دل کو پہلے — جان دینے مین پھر اب سر نہ ہلائے کوئی

جناب بالکشن صاحب ثمر لکھنوی اسسٹنٹ سکریٹری امین گنج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب اسیر

غیر کو ساتھ مرے گھر مین نہ لائے کوئی — اس سے بہتر تو یہی ہے کہ نہ آئے کوئی
پان پر پان ترے ہاتھون سے کھائے کوئی — ہونٹھ غصے سے سر بزم چبائے کوئی
آج خلوت مین یہان شرم و حیا کا کیا کام — کہدو ایجان جہان پاس نہ آئے کوئی
گالیان دے کے مجھے بزم مین بولا وہ شوخ — کیون چلا آئے کوئی جب نہ بلائے کوئی
جز ترے آنکھ اٹھا کر نہ مین دیکھون ہرگز — چاہے بن ٹھن کے اگر حور بھی آئے کوئی
ہائے کیا ضد ہے ہوا اسکو بجھا دیتی ہے — میری تربت پہ اگر شمع جلائے کوئی
کھو گیا ہے مرا دل اسکا بھی رکھے وہ خیال — اس ستمگر کی اگر زلف بنائے کوئی
آرزو وصل کی کی مینے تو بولا وہ شوخ — پہلے تقدیر کے لکھے کو مٹائے کوئی
یون تو ہوتا نہین مین شرم و حیا کا قائل — جب مین جانون کہ تصور مین نہ آئے کوئی

اچھا اب آج قیامت مین کرونگا نہ گلہ — سامنے آئے مرے مُنہ نہ چھپائے کوئی

المدد جذبۂ دل اب مین بہت ہون بے چین — دل کو تھامے ہوے ہاتھون سی خود آئے کوئی

راہبر ہوگا مرا جذبۂ دل آپ قمرؔ — راستہ کوئے صنم کا نہ بتلائے کوئی

جناب غلام حیدر صاحب کُشتہ خلف اکبر جناب قاضی محمد عبد الرحیم صاحب تخلص

جلوۂ ہوشربا مجکو دکھائے کوئی — رخِ تابان سے نقاب اپنے اُٹھائے کوئی

دل مین ہی تیری جگہہ آنکھہ مین صورت تیری — کیا بھلا تیرے سوا اور سمائے کوئی

جب مچل جائیگا پھر ہوگا سنبھلنا مشکل — دل نادان کو ہمارے نہ ستائے کوئی

جناب لالہ بالگوبند صاحب لعلؔ فارسٹر علاقہ تیلیاء

آج قاصد جو نہ آئے تو عدو ہی آئے — منتظر ہوں خبرِ یار سُنائے کوئی

خود بخود چہرے سے ہوجاتا ہی یہ صاف عیان — مرضِ عشق کو گو لاکھہ چھپائے کوئی

فیض سے عشق کے ہم خود ہی پہونچ جائینگے — کوچۂ یار بلا سے نہ بتائے کوئی

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطرؔ خیرآبادی برادر جناب بسملؔ شاگرد جناب امیرؔ لکھنوی

مرگیا اب تو لگی دل کی بجھائے کوئی — چار آنسو مری میّت پہ بہائے کوئی

ہای کس چین سے سوتے ہین تمھارے کُشتے — کہ نہ وہ آپ ہی جاگین نہ جگائے کوئی

میری یہ ہٹ کہ شبِ وصل ہی ارمان نکلین — اُنکو یہ ضد کہ تمنّا نہ برآئے کوئی

سنگِ در پر مجھے سجدونکی اجازت دیدے — میری بگڑی ہوئی تقدیر بنائے کوئی

چُبھہ نجائے کہین سینے مین نکیلے پستان — کسطرح آپ کو چھاتی سے لگائے کوئی

وہ اُنگلون پہ جو آئے تو شرارت نے کہا — نوجوان ہین اُنھین پردے مین بٹھائے کوئی

بوسہ دینے سے تو انکار ہے دشمن کو مگر — چھپ جاؤگے جو آئینہ دکھائے کوئی

یا جفا و ستم و جور کی عادت چھوڑو — یا کلیجا مرا پتھر کا بنائے کوئی

اِس تمنّا مین سرِ راہ پڑا رہتا ہون — صفتِ نقشِ قدم مجکو مٹائے کوئی

میرے مُردے کو اُٹھائے جو بٹھائے اُنکو — مجکو روئے جو رقیبون کو ہنسائے کوئی

اُٹھہ گئے وہ مرے پہلو سے یہ کہکر مضطرؔ — تو بھی اے موت نہ آنا جو بُلائے کوئی

جناب علی احمد صاحب مضطر سہارنپوری شاگرد جناب ساقی حیدرآبادی

بھول کر دل کو بتون سے نہ لگائے کوئی
جان آفت مین بلا مین نہ پھنسائے کوئی

ہائے ستم ہجر کے صدمے تو اٹھائے کوئی
اور مزے وصل کے دن رات اوڑائے کوئی

جلوۂ صورت زیبا ہے بسا آنکھون مین
پردہ چہرے سے اٹھائے نہ اٹھائے کوئی

نالہ و آہ و فغان ضبط کیے کیا حاصل
عشق چھپتا ہے کہین لاکھ چھپائے کوئی

کچھ تو ای جذبۂ دل اپنی دکھا دے تاثیر
ہاتھ سینے پہ دھرے گھر مرے آئے کوئی

جناب موسیٰ بھائی صاحب آل گھڑی ساز شاگرد جناب یاس لکھنوی بڑہار

اسکے کوچے سے یہ حسرت ہے کہ آئے کوئی
منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

انکو دعوی ہے کہ ثانی نہین کوئی میرا
آئینہ سامنے لیجا کے دکھائے کوئی

بوسے لین غیر مجھے یار سنائے دشنام
گالیان کھائے کوئی لطف اٹھائے کوئی

وصل مین سوتا ہی رہ وہ بوسے تو لیتا ہی آل
کیا کہے تجکو اگر ہوش مین آئے کوئی

جناب ہر پرشاد صاحب مضطر کمپونڈر شفاخانہ سلون شاگرد جناب خاور

حور جنت سے پری قاف سے آئے کوئی
میری نظرون مین تو ہرگز نہ سمائے کوئی

اپنا بیگانہ کسی راہ سے آئے کوئی
منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

دیکھ کر میرا جنازہ یہ کہا قاتل نے
روٹھے جاتے ہین انھین آکے منائے کوئی

کیا عجب ہے دل بیتاب کو تاب آ جائے
خبر وصل اگر آکے سنائے کوئی

جناب مولوی سید سنت حسین صاحب سنت مدرس بہار ٹریننگ اسکول مونگیر

کیا ہی تاثیر ہے مہندی تو لگائے کوئی
خون آنکھون سے یہان اپنی بہائے کوئی

تیرے ابرو نہین محراب ہین وہ مسجد کے
اپنا سر کیون ترے آگے نہ جھکائے کوئی

خضر کر سکتے نہین راہ نمائی میری
اسکے کوچے کی مجھے راہ بتائے کوئی

شکر اللہ کا سنت تجھے لازم اب ہے
اپنے گھر یار کو اسطرح تو لائے کوئی

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب فراغ دہلوی

مشکل سے عشق کے آثار عیان ہوتے ہین
نہین چھپتا یہ کبھی لاکھ چھپائے کوئی

کیا غرض مجکو جو ہو کوئی مسیحائے زمان | درد کی میری دوا جب نہ بتائے کوئی
دیکھنا وہ بتِ مہوش تو نہیں ائی مائل | مُنہ کو آتا ہے دوپٹے سے چھپائے کوئی

جناب محمد مراد صاحب مراد ماسٹر اسکول سلون شاگرد جناب خاور سلونی

زلف پیچان میں نہ دل اپنا پھنسائے کوئی | پیچ یہ بیٹھے بٹھائے نہ اُٹھائے کوئی
پھر بھرے عشق کا دم رنج تغافل کے سبب | پہلے میرا سا کلیجا تو بنالے کوئی
دوستو دفن درِ یار پہ مجکو کرنا | آتے جاتے کبھی ٹھوکر تو لگائے کوئی

جناب وزیر خان صاحب منت گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

رشکِ گلشن ہوا ہی سینہ پر داغ تمام | خانۂ دل میں جو اس گل کو بسائے کوئی
حشر کے دن کا عبث خوف ہی قاتل کو مرے | خون چھپ جائیگا مہندی تو لگائے کوئی
میں کبھی اُسپہ نہ ڈالونگا نظر اے منت | سامنے میرے پری بنکے جو آئے کوئی

جناب میر مظفر علی صاحب مظفر سلونی شاگرد جناب تاثیر لکھنوی

ہم بھی دیکھیں تو سرِ معرکہ آئے کوئی | رنگ اپنا تری محفل میں جمائے کوئی
زار ایسا ہوں کہ واللہ مجھے بستر پر | ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے مرجائے نپائے کوئی

جناب محمد منصور علی صاحب نظم اسیونی

امتحان کے لیے سر آنکھوں پہ آئے کوئی | وار پر وار مرے دل پہ لگائے کوئی
شمع رویگی مجھے حسرتِ دل پیٹے گی | سنہی قبر پہ آنسو نہ گرائے کوئی
پھر کبھی ذکر بھی آئے تو گنہگار ہوں میں | طلبِ بوسہ پہ یوں مُنہ نہ بنائے کوئی
کہیں ایسا نہو کچھ دیکھنے والے دیکھیں | اُبھرے سینے کو دوپٹے سے چھپائے کوئی
مشغلے عشق کے دنیا سے نرالے دیکھے | آگ بھڑکائے کوئی دل کو جلائے کوئی
چاند سا چہرہ نہ آجائے کہیں ہالے میں | ہاتھ انگڑائی میں اپنے نہ اُٹھائے کوئی
حسن بھی نظم چھپائے سے کہیں چھپتا ہی | لاکھ پردے میں رخِ صاف چھپائے کوئی

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خان صاحب نیر بنارسی مقیم مرزاپور

پھر ہی وصل کی شب یوں جو سنائے کوئی | دیکھو ہم سوتے ہیں ہمکو نہ جگائے کوئی

دم ہو ہر آنکھ مین انکا تو یہی باعث ہے
منتظر ہون خبرِ یار سنانے کوئی

تاقیامت نہ مجھے قبر مین چین آئیگا
لاش پر شور نہ رو رو کے مچائے کوئی

جس طرح آپ نے بندہ کو فراموش کیا
یا دیون دل سے کسی کی نہ بھلائے کوئی

جس جگہ ہیک صبا بھی جو اس اڈتے ہون
تیر اس کوچے مین کس شکل سے جائے کوئی

جناب محمد عبد الرحمن خانصاحب تیر وکیل دہلی شاگرد جناب بیخود

مشکل ایسی مری تقدیر دکھائے کوئی
میرے پہلو مین انہین لاکے بٹھائے کوئی

ہجر مین خون بہایا کرین ہم رو رو کر
مہندی اس شوخ کے ہاتھون مین لگائے کوئی

دو گھڑی آنکھین ہین لگی منتظر آہٹ کے ہین
آج وعدہ ہے ابھی کہین آئے کوئی

دلبرا سکے بھی یقین ہے کہ اثر ہو تیر
درد آمیز غزل تیری جو سنائے کوئی

جناب الطاف حسین صاحب وحشت گوپاموی خلف جناب ساقی

مرض الموت سے مجکو نہ بچائے کوئی
دم آخر ہے ذرا دیکھ تو جائے کوئی

بیخودی مین نہین معلوم کدھر جاتا ہون
راستہ کوچۂ جانان کا بتائے کوئی

کبھی گھٹتی ہے کبھی بڑھتی ہے حسرت دلکی
نہ گھٹائے سے کوئی نہ بڑھائے کوئی

جو مرے دلپہ گذرتی ہے وہ تم کیا جانو
زخم پنہان تمہین کس طرح دکھائے کوئی

ہون وہ بدبخت کہ ہو جائین فرشتے بھی خفا
میری تربت پہ اگر پھول چڑھائے کوئی

کہین ایسا نہو جی جاؤن قیامت سے پہلے
بعد مردن مری تربت پہ نہ آئے کوئی

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب ہاشم غازیپوری

جب کہا مینے مجھے شکل دکھائے کوئی
آئی پردے سے صدا ہوش مین آئے کوئی

داور حشر کے آگے بھی نہ جائے کوئی
دامن اب آج بھی جھٹکا کے چھڑائے کوئی

مجکو ارمان کہ پہلو مین بٹھائے کوئی
انکو یہ ضد کہ مرے پاس نہ آئے کوئی

ہمنے دیکھا جو اشارا ابھی غیرون سے ہوا
خیر شرما کے اب آنکھین نہ چرائے کوئی

پردے مین بیٹھ کے جو چاہے نے رشک قمر
جب مین جانون کہ مجھے شکل دکھائے کوئی

آج آتی ہے وہ شب پہلے سنا کرتا ہون
وعدہ وصل کہین بھول نہ جائے کوئی

منہ دوپٹے مین چھپا کر وہ کسی کا کہنا
تو ہم اب روٹھ گئے ہمکو منائے کوئی

اب تری ساتھ نہین رہتے عدو ظالم
پھر تری راہ مین کیا آنکھین بچھائے کوئی

ترک الفت کی طریقے تو بہت سیکھے
اب مجھے وصل کی تدبیر بتائے کوئی

تو وہ ناراض ہین مجھسے مگر اشتاق ہون
کہتے ہین بات ذرا سن لے تو جائے کوئی

شام ہی سے وہ شب وصل یہ کہکر لیٹے
سستی سے آج طبیعت نہ جگائے کوئی

عرض مطلب مین شب وصل گذر تی لیکن
خوف یہ ہے کہ کہین روٹھ نہ جائے کوئی

پھر گیا روز ازل انمین تمہارا جلوہ
اب مری آنکھون مین کیا اور سمائے کوئی

نیند بیمار کی ہے تو پھر جور و ستم سے باز آئے
کیون مین نالے کرون ہمیکو ستائے کوئی

رات بھر جاگنے والے بھی کہین جھپکتے ہین
مین تو بادرون ابھی آنکھین تو ملائے کوئی

حال دل سنکے وہ بیرحم یہ دیتا ہے جواب
مین تو کہتا نہین کیون صدمے اٹھائے کوئی

اے ہنر تم تو سمجھدار ہو خود ہی لیکن
یون نہ اپنے کو محبت مین مٹائے کوئی

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

اس سی بہتر ہے جو یون سنکے نہ آئے کوئی
آرزو نکلے مرے دلمین سمائے کوئی

روح کو میری نہ دیوانہ بنائے کوئی
بال کھولے نہ مری لاش پہ آئے کوئی

غیر کو لاشہ عاشق پہ نہ لائے کوئی
اس سے بہتر تو یہ ہے خود بھی نہ آئے کوئی

وصل کی صبح عجب طرح کی ہو رفت و گذشت
اپنے گھر جائے کوئی جان سے جائے کوئی

ہو کسی کے لیے سامان کبھی ایسا بھی فلک
فرش ہون دیدہ و دل ناز سے آئے کوئی

حضرتِ دل کو بھی الفت مین نئی سوجھی ہے
اسلیے آپ خفا ہین کہ منائے کوئی

بیرخی ہے کسی محبوب کا یہ کام کرے
از رم سے اسکی دل اٹھا کے دبائے کوئی

ہر گھڑی سنکے میرے نکتہ غیر کا ذکر
میرے دکھتے ہوئے دلکو نہ دکھائے کوئی

وجد یہ ہے کہ رہی مجکو نہ دنیا کی خبر
اپنی آواز جو پردے سے سنائے کوئی

وجہ حضرت زاہد جو ہوئے گوشہ نشین
آپ بھی چاہتے ہین مجکو منائے کوئی

غیر کے گھر سے جو آتا نہین کیون تنگ ہو تم
جھوٹی قسمین تو مرے سر کی نہ کھائے کوئی

اشک حسرت ہی کہے کام کرو دہ ابھی / پاؤن پر گر کے انھین پاس بٹھائے کوئی

جناب جگر گدیال سنگھ صاحب یاد تحصیلدار شاگرد جناب ...

کہتے ہین ناز و ادا سے وہ چڑھا کر تیوری / مانتے کے نہین ہم لاکہہ منائے کوئی
جام مین عکس مگن ہو جو نگاہ ساقی / عمر بھر ہوش مین سمجھا رنہ آئے کوئی
دیکہہ لون مین بھی ذرا راہنمائی انکی / خضر کے گھر کی مجھے راہ بتلائے کوئی
بے سبب دم نہین انکا ہی لبون پر ہے / منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی
ہا کاس شہر خموشان مین تہ ہم کا ہی / ٹھوکرین کہائے مگر ب بلائے کوئی
میکشی شیخ کی نابجے چپ کئی کہون / نشہ چھپتا ہی نہین لاکہہ چھپائے کوئی
چوک میری ہی کہ مستی مین بیا ہی مینے / اپنے وعدے کو کہین بھول نجائے کوئی
یاد جاتے ہو کدھر یاد خدا مین بیٹھو / ایسے گوشے مین جہان ہمکو بٹھائے کوئی

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب تیم از جبل گونڈہ

شوق سے پردہ رخ آج اٹھائے کوئی / نکرانی بھی تو دیکھو نہین کہلائے کوئی
ہا دشب وصل نہ دھمکائیے یہ کہکے / دیکھو! دیکھو!! نہ مجھے ہاتھ لگائے کوئی
حشر مین حشر ہو محشر مین بپا ہو محشر / ناز کی چال جو چلتا ہوا آئے کوئی

جناب شیخ محمد یحیی صاحب یحیی ساکن قصبہ امیٹھی ضلع ... تحصیل ...

ایک مدت کا یہ بیمار ابھی اچھا ہو / آکے گر شربت دیدار پلائے کوئی
دل مین تجلی کے رہا کرتا ہے ہر دم خیال / روضہ سید لولاک دکھائے کوئی

بی شہزادی جان صاحبہ شوخ طوطی اکبرآبادی

ہای مدفن یہان جان کی جاتی کوئی / اور وہان نبس فریب رونا دو کوئی
دیکھیے مجھکو یا لزام وہ آگر ہے ہوش / ایسے روٹھے کو بھلا خاک منائے کوئی
دل خفا ہی تو ہو جو چلے مین چپ چاپ چلے / تا بکے روز کے روٹھے کو منائے کوئی
شکوہ جور پہ کس ناز سے وہ کہتے ہین / گر شکایت ہے تو کیون عشق جتائے کوئی
آف رے صیاد اسیرونکو قفس مین یہ ستم / حکم یہ ہے کہ زبان تک نہ ہلائے کوئی
ہوش مین آئے کیسے دم رخصت مجھسے / تم ہی جب جاؤ تو کیا آپ مین آئے کوئی
آنکھ اس شوخ ملائی نہین جاتی ہم سے / دل لگائے بھی تو کیا خاک لگائے کوئی

بی حشمت جان صاحبہ ناز اکبرآبادی شاگرد جناب ... اکبرآبادی

جس طرح تونے جلایا دل مضطر مجھکو / یونہین اللہ کرے تجھکو جلائے کوئی
وصل کی شب مین غضب تھا یہ کسی کا کہنا / ہاتھ ٹوٹین جو ہمین ہاتھ لگائے کوئی
جسنے دیکھا ہو تجھے تو ہی بتا کر انصاف / اسکی نظرون مین خاک سمائے کوئی
کس طرح ڈالے محبت کوئی تیرے دل مین / کس طرح سے تجھے اپنا سا بنائے کوئی
تاز برناز نہین کچھ تو سناتے کیون ہو / جب مین جانون کہ مرے ناز اٹھائے کوئی

بی سہرہ بائی صاحبہ سہرہ اکبرآبادی طالب زمرہ ریاد ... شاگرد جناب ...

یہی منظور ہے آرام نہ پائے کوئی / تابکے صدمہ جانکاہ اٹھائے کوئی
راہبر کون ہے ای حسرت کہین ہم کس سے / کوچہ جانان کی ہمین راہ بتائے کوئی

طرح

پرچہ پہونچتے ہی اس طرح مین (متا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین) جبین قافیہ
۱۰-جولائی تک اس طرح مین (خدا جانے کسکی نظر کھا گئی) کھا-قافیہ-گئی ردیف
۱۰-اگست تک اس طرح مین (وحشت دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو)
جنبان قافیہ-بھی نہو ردیف

عمدہ اور جدید کتابین

آئینۂ ایمان

جناب مفتی طالب حسن مرحوم برادر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی نے یہ رسالہ ایمان اور مسائل اعتقادیہ مین نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھا تھا - اب انکے انتقال کے بعد چھاپا ہے نہایت آسان اور سلیس اردو مین ہے - ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس رسالہ کو پیش نظر رکھے - قیمت فی جلد ۔ ۴ر

دیوان صغیر

یہ دیوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت [illegible] رشک مرحوم کے ارشد تلامذہ مین تھے - مرحوم نے اپنی بابرکت اور طولانی زندگی صرف شعر و سخن کے نذر کردی تھی - اردو نظم کے لیے غالباً اس سے زیادہ مفید کوئی ترکیب نہین ہے کہ اگلے سخن سنجوان کا کلام نئے طبع آزمائی کرنیوالے [illegible] کی مدد کے لیے شایع کیا جائے - قیمت مع محصول .. ۔ [illegible]

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر - ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ امنگین - ایک پاکدامن معشوقہ کا عصمت نما ضبط - ہندوستانی مردون کے جنون انگیز ولولون کی انتہا - ہماری عورتون کی بے بسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ فرخ اور رام سنگھ عشق نہایت موثر اور پرجوش اردو مین نازک خیالیون کے نئے نئے پیرائے پیدا کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے
قیمت فی جلد .. ۔ ۸ر

تعریب الاطفال

یہ رسالہ عربی خوان طلبا کے واسطے اسقدر مفید ہے کہ جسکی تعریف لفظون مین ممکن نہین - صرف اسکو پڑھا دیجیے اور عربی عبارت لکھنے اور سمجھنے کی لیاقت موجود - قیمت مع محصول .. ۔ ۳ر

خیالات نادرہ

فصیح فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے
قیمت فی جلد .. ۔ ۲ر

البرٹ بل

یہ ڈراما جو در اصل ہندوستان کی پہلی پولیٹیکل اردو تصنیف ہے صرف اس قابل ہے کہ ہر مہذب ہاتھ مین اور ہر شخص کی میز پر اسکی ایک کاپی ہو - قیمت فی جلد .. ۔ [illegible]

جس کتاب کی درخواست آئے مع قیمت یا باجازت ویلیو پےایبل لیکن جب آرڈر کی [illegible] فہرست کے ساتھ بھیجا جائیگا ورنہ تعمیل ممکن نہین ہے -

المشتہر مہتمم پیام یار رکاب گنج لکھنو

پیام یار کے گذشتہ نمبر

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے ہین کہ کس قدر ہین اور کیا قیمت ہے - لہذا ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ر کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین -

پیام یار جون ۱۸۸۳ء سے جاری ہے - ۱۸۸۳ء کا کوئی نمبر باقی نہین رہا - مندرجۂ ذیل نمبر موجود ہین -

بابت ۱۸۸۴ء

جولائی ۱۸۸۴ء نمبر ۷ -

بابت ۱۸۸۵ء

اپریل ۱۸۸۵ء نمبر ۴ - مئی ۱۸۸۵ء نمبر ۵ جون ۱۸۸۵ء نمبر ۶ جولائی ۱۸۸۵ء نمبر ۷ اگست ۱۸۸۵ء نمبر ۸ - ستمبر ۱۸۸۵ء نمبر ۹ - نومبر ۱۸۸۵ء نمبر ۱۱ - دسمبر ۱۸۸۵ء نمبر ۱۲

بابت ۱۸۸۶ء

پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین - جنکی قیمت ۱۲ر ہے اور علحدہ فی نمبر ۲ر -

بابت ۱۸۸۷ء

مئی اور جون کے علاوہ سب نمبر ہین قیمت سبکی ۱۱ر اور علحدہ فی نمبر

بابت ۱۸۸۸ء

پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین قیمت سب کی ۱۲ر اور علحدہ فی نمبر ۲ر

مہتمم پیام یار

ہزارون آدمیون کا صحت پانا

اپنے منہ سے تعریف اچھی نہین - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ایک مدت سے ہر خاص و عام کو امراض ذیل کی دوائین مفت دیجاتی تھین اب بہ لحاظ [illegible] امید ہے کہ [illegible] سے تصفیہ ہوگا [illegible] [illegible] رعایت ہوگی [illegible] طلب فرماکر بعد دیکھنے فائدہ کے قیمتاً طلب فرمائین - غربا محض کو جو صاحب تشریف لاکر علاج کرینگے مفت علاج ہوگا - استسقا جو درجۂ اسہال تک نہ پہونچی ہو - دق جو تیسرے درجے تک نہ پہونچا ہو - بواسیر [illegible] ہو یا خونی اور کیسے ہی سخت ہون اگر دوا کے استعمال مین فائدہ معلوم ہو

المشتہر حکیم نیاز اللہ - جینار ضلع مرزاپور

ردّ اشتہار

سرمۂ تحقیق سید جلال لکھنوی کی [illegible] بونکی دھجیان اڑائی گئی ہین اسکی نسبت ۱۵ فروری کے [illegible] بہار مین جو میری طرف سے ایک اشتہار چھپا وہ محض جعلی ہے جب جواب نہو سکا تو یہ چال سوجھی - اور تعجب ہے کہ (جھان ناں) اور (جھان مین) دونو طرح کلام فصحاے لکھنؤ مین آئے ہین اور دہلی مین (جھان مین) ہی بولا کرتے ہین - مگر [illegible] [illegible] کو اس محاورے کی خبر نہین کیونکہ محاورے کی بابت مین [illegible] [illegible] تحقیق سے بہت کم نسخے باقی ہین شایقین [illegible] میرے یہان سے جلد طلب کرین

المشتہر محمد ظہیر احسن [illegible] [illegible] [illegible]

پیام یار

نمبر بابت ماہ جولائی ۱۸۹۸ء جلد

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک میں چھپا

ادھر دیکھیے

مہتمم بہت ممنون ہے اُن قدردانان پیام یار کا جنھون نے اس وقت مین قیمت بقایا و پیشگی ارسال فرماکر مدد فرمائی
بعض حضرات نے ہنوز توجہ نہین فرمائی۔ چونکہ اپنی سخت علالت اور دیگر سانحات سے بہت زیرباری ہوئی ہے لہذا التجا
سب حضرات کو قیمت بقایا و پیشگی فوراً ارسال فرماکر مدد کرنا چاہیے۔ جن حضرات کو اپنا حساب یاد نہو وہ جوابی کارڈ بھیجکر
دفتر سے دریافت فرمالین

مہتمم پیام یار

ضروری باتین

۱۔ پیام یار ہر انگریزی مہینہ کی یکم کو شائع ہوتا ہے قیمت عام سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ۔

۲۔ بغیر قیمت پیشگی آئے ہرگز کسی کو روانہ نہین ہوتا۔ نمونہ ۲ آنے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے

۳۔ ہر تحریر جواب طلب کے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی تحریر کا تعلق

۴۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا

۵۔ ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے۔

۶۔ خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل خواہ کتنے ہی شعر ہون عمدہ ہوگی درج کردیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ نہ اچھا ہوگا غزل داخل دفتر ہوجائیگی۔ ہان اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک نقطہ کا بھی تصرف نہوگا۔ انتخاب کیسی کرتی ہے۔ پوری غزل کا انتخاب طرح غیر طرح خواہ بیات فی سطر اجرت تاہم درج ہوسکتی ہین لیکن صحت کا لحاظ ضرور ہوگا۔

۷۔ ہر غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸۔ اشتہارات دوا کے نرخ کے واسطے اول حاضر زیادہ کیلیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا ہے اجرت ہر حال مین پیشگی لیجائیگی

العبد محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس۔ و مہتمم پیام یار چوک لکھنؤ۔

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانت داری سے جاری ہے۔ اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود حال معلوم ہوجائیگا تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر یا ویلیو پے ایبل ہوسکتی ہے۔ خط جواب طلب کے لیے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع دکام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱۴ گرہ	[illegible]	۲/
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار	"	"	[illegible]	۲/
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل مع مری نہایت نفیس	"	"	[illegible]	۲/
تھان شربتی ساخت لکھنؤ نہایت باریک	"	"	[illegible]	۲/
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	۵ گز	۱ گز	[illegible]	۲/
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول برابر	۱ و ۲ گز		[illegible]	۲/
پائجامہ چکن مع مہری زنانہ و مردانہ	۲ گز	۹ گرہ مہری	۱۰ روپیہ سے [illegible]	۲/
عبا چکن بیتی جنبہ خاص بر اتفاقات اہل عمائد	۲ گز	[illegible]	[illegible]	۔/
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	۳ گز	۲ گز	[illegible]	۲/
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار سلے ہوئے طیار	۱۴ گرہ	۲ گز	۱۲ روپیہ سے [illegible]	۲/
کلاہ چوگوشیہ چکن مری بہندہ و پیچی	۲ گرہ	۱۵ گرہ	۲ روپیہ سے [illegible]	۲/
کلاہ شش تخمین جدید رئیسون کے قابل	۱ گرہ	۱۵ گرہ	[illegible]	۲/
ایضاً سوزنی قلیتہ دار	"	"	۲ روپیہ سے ۱۲	۲/

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

نام جنس مع وضع دکام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
دورشالہ زمین سکھ جالدار بوٹہ دار [illegible]	۲ و ۱ گز	۲ گز	[illegible]	۲/
لحاف زمین سکھ مارکین بوٹہ دار نہایت نفیس	۳ گز	۲ گز	[illegible]	۱۲/
پلنگپوش جھاڑی جالدار نہایت عمدہ	۳ گز	۲ گز	[illegible]	۲/
کلاہ زربفت وکمخواب بیلدار نفیس	۲ گرہ	۱ گرہ	[illegible]	۲/
کلاہ فلالین و چھینٹ و مخمل وغیرہ	"	"	۲ روپیہ سے ۱۲	۲/
کلاہ شش تخمین مع کار کلابتون [illegible]	۱ گرہ	۱ گرہ	[illegible]	۲/
بوٹہ زردوزی کلمہ ستارہ [illegible]			[illegible]	۲/

گوٹہ لچکہ نقرہ و طلائی ہر قسم کا فی تولہ [illegible] ٹکہ ایک تولہ [illegible] ۲/

گوٹیان تماکو خوردنی نہایت عمدہ ورقدار فی روپیہ ۲ قطعہ اور بلا ورق فی روپیہ ۴ تولہ۔ محصول ایک تولہ سے ۴ تولہ تک ۲/۔

المشتہر۔ محمد عاشق علی کارخانہ دار چکن۔ لکھنؤ پاٹہ نالہ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہین۔ لکھنؤ کی نمائش کا ہمیں ارکان نمائش نے تمغا اور سرٹیفکٹ بھی دیا ہے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔

فہرست عطر موجودہ

عطر حنائی تولہ [illegible] عطر موتیا [illegible] عطر چمیلی [illegible] عطر جوہی [illegible] عطر کیوڑہ [illegible] عطر سہاگ [illegible] عطر گلاب بصرہ فی تولہ [illegible] عطر گلاب [illegible] عطر بیلا [illegible] عطر روح خس [illegible] عطر خس [illegible] عطر گل [illegible] عطر عروس [illegible] عطر مشک عنبر [illegible] عطر برگ حنا [illegible] عطر شمامۃ العنبر [illegible] عطر اگر [illegible] عطر ایجاد بندہ نازبو فی تولہ [illegible] روغن حنا [illegible] روغن بیلا چمیلی و کیوڑہ فی آثار [illegible] سفوف خضاب فی آثار [illegible]

گوٹیان تماکو خوردنی فی تولہ

المشتہر۔ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ۔ چوک

مصرع طرح پیام یار

تمسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد نواب رامپور خلد آشیان

بانکی ادا ہے وہ نگہِ خشمگین نہین
غمزہ چھری لیے ہے وہ چینِ جبین نہین

خلوت مین بیخودی سے پتا بھی کہین نہین
کیا سیر ہے دہان کہ ہین ہان ہین نہین

سرکار ہے کریم کی ساقی کی بارگاہ
جو آئے چھک کے جائے کسی سے نہین نہین

کیا خوش ہو دل فلک پہ ستارونکو دیکھ کر
افشان چُنی ہوئی یہ کسی کی جبین نہین

ہون مستِ شوق وہ تو کہون ہنسی چھیڑ کر
کیون میری جان اب نہین کہتے نہین نہین

بولے جو عذرِ ضعف سے انکو طلب کیا
کیا آپ ناتوان ہین تو مین نازنین نہین

رویا جو مین وصال مین بولے ہٹا کے ہاتھ
انسو کسی کے پونچھے یہ وہ آستین نہین

روتا ہی دردِ عشق مین اس دلنواز کے
کچھ قدرِ غم تجھے دلِ اندوہگین نہین

پیکانِ تیرِ یار سے کہتی ہین حسرتین
تو دلنواز تو ہے مگر دل نشین نہین

بسمل سے اپنے کہتی ہے مقتل مین تیغِ ناز
اسوقت بھی زبانپہ تری آفرین نہین

ان چتونون کو دیکھ تو ناصح تڑپ ہی جا
بیدرد تیرے دل پہ یہ چھریان چلین نہین

تڑپا رہا ہی اٹھ کے مرے دلکو دردِ عشق
تجھسے بلا ہوا تو مرا ہمنشین نہین

پردے ہی پردے مین ہین تبسم کی شوخیان
یہ بجلیان ابھی کسی دل پر گرین نہین

مانگی جگہہ لحد کو تو بولا وہ شاہِ حسن
تکیہ بنے فقیر کا یہ وہ زمین نہین

بوسہ لپٹ کے لے ہی لیا ہمنے بزم مین
ہان ہان سُنی کسی کی نہ انکی نہین نہین

کہتے ہین ذبح کرنے مین مجھکو جھجک ہو کیون
مین نازنین ہون دل تو مرا نازنین نہین

شوخی کا ہاتھ آ کے پکڑ لے شبِ وصال
اتنی بھی کام کی نگہِ شرمگین نہین

ایمان ابھی نہین مری حسرت کا خاتمہ
پہلی نظر ہے یہ نگہِ واپسین نہین

دل ناز اٹھانیوالون کے کیونکر بڑھائین امیر
ہر انجمن مین ناز ہے ناز آفرین نہین

جناب منشی اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب نعیم و جناب امیر لکہنوی

قاصد وہ بات کہتا ہی جو دلنشین نہین
وہ اور وعدہ وصل کا کرلین نہین نہین

ساقی بھی ہی شراب بھی ہے اور ابر بھی
پر سب یہ ہیچ ہے کہ وہ نازنین نہین

صورت کو تیری دیکھہ کے کہتا ہی آئنہ
میری نگاہ مین تو کوئی نازنین نہین

مرنے کو میرے سنکے کہا بدگمان نے
کوئی کہا کرے مجھے ہرگز یقین نہین

چاہین اگر رقیب تو راضی ہون وصل پر
اور بوسہ مانگین ہم تو کرین وہ نہین نہین

مجکو وہ پیستی ہے تو کہتی ہے بیکسی
قابل اس انتقام کے یہ اے زمین نہین

عشق بتان مین عمر ہماری گذر گئی
دیکھا تو باوفا کوئی انمین حسین نہین

اخفائے راز عشق کا ایسا رہا خیال
دل سے بھی اے صنم تری باتین کہین نہین

فرقت مین ہر گھڑی کے تری ہائے ہائے ہے
اک آن چین اے دل اندوہگین نہین

سینے مین مجھ حزین کے نہ کوئے بتا نہین ہے
خانہ خراب دل کا ٹھکانا کہین نہین

کہتا ہون جبکہ دل مین اداؤن کو دیکھنا
کہتے ہین سنکے جھوٹ ہی ہمکو یقین نہین

انکار کس طرح دم محشر کرے گا تو
تر کیا مرے لہو سے تری آستین نہین

اصغر ہماری خوبی قسمت تو دیکھنا
بالین پہ وقت نزع بھی وہ نازنین نہین

جناب منشی حسین الدین احمد خانصاحب اثر شاگرد جناب نعیم و نسیم خیر آبادی

فرقت مین کوئی مونس جان حزین نہین
سایہ مرا بھی شب کو مرا ہمنشین نہین

آنا ہی یاد وصل مین شرما کے ناز سے
کہنا وہ باربار کسی کا نہین نہین

وہ وعدہ کر کے اسکو وفا بھی کرین کبھی
ہوگا یقین کسی کو ہمین تو یقین نہین

اک ہین کہ جھوٹی بات کا کرتا ہون اعتبار
اک تم کہ سچی بات کا تمکو یقین نہین

پائی ہی مینے ضبط سے رخصت اک آہ کی
خیر آج تیری ایفلک ہفتمین نہین

دل ٹنگیا تو بولین یہ رو رو کے حسرتین
دنیا مین اب ہمارا ٹھکانا کہین نہین

کہتی ہین حسرتین مری اٹھنے یہ بعد مرگ
اتبو ترے اثر کا ٹھکانا کہین نہین

جناب سید انور حسین صاحب امید لکہنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال

جانباز عاشقون کا تمسا کہین نہین
دل دے کے جان دے کوئی ایسا حسین نہین

ہے وصل مین قرار نہ فرقت مین چین اُسے
آرام سے کبھی دل اندوہگین نہین

عاشق کے قتل کرنے کو لطف اُسکا کیا ہے کم
معجز نما نگاہ مین جادو نہین نہین

پیغام وصل کو مرے منظور کرلین وہ
قاصد مجھے تو بات کا تیری یقین نہین

شاباش ہے و مرحبا کہ دیا تا بہ مرگ ساتھ
درد جگر سے بڑھ کے کوئی ہمنشین نہین

دل کو تباہ کرکے نگہ اُنکی پھر گئی
اُجڑے ہوئے مکان کا کوئی مکین نہین

جسمین لگی ہے جان اُسے دیکھ لین ذرا
کچھ اور انتظار دم واپسین نہین

تنہائی فراق بیان کیا ہو اے سعید
خبر بیکسی و یاس کوئی ہمنشین نہین

جناب جہانگیر خانصاحب آبر ڈاکٹر اسپتال سلون

جسدل مین داغ عشق بت مہ جبین نہین
اُجڑا ہوا مکان ہے کہ جسمین مکین نہین

مغرور کس طرح نہ بت خود پسند ہو
یہ جانتا ہے ہند مین مجسا حسین نہین

اقرار وصل کرتے ہین کس طرح مان لون
ہان ہان بھی کہتے جاتے ہین اور پھر نہین

وعدہ خلافیون نے کیا ہے یہ بدگمان
آغوش مین بھی ہون وہ اگر تو یقین نہین

جناب سید محمد عظمت اللہ صاحب حسینی اقبال اورنگ آبادی شاگرد جناب داغ

تمسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین
کہتا ہے اک جہان یہی کچھ ہمین نہین

مانا نہ ہمنے وصل کی شب شوق وصل مین
ہر چند کی اُنھون نے بہت کچھ نہین نہین

پہچانا ہمنے ایسے دید تجھے حضور سے
دل میرا چین زلف مین ہے اور کہین نہین

ناصح نصیحت آپ ہمین کچھ نہ کیجیے
کیا خاک ہم سنین یہ سخن دلنشین نہین

فرماتے ہین وہ سُنکے شب غم کا ماجرا
ہمکو تمھاری بات کا بالکل یقین نہین

جناب امید علی صاحب آشفتہ نظام آبادی شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

کیونکر نہ تجکو پیار کرون کیون نہ جان دون
تجسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

نکلا دل و جگر سے مرے تو کبھی اگر
اے درد پھر تو تیرا ٹھکانا کہین نہین

آشفتہ جب کیا کبھی اُس سے سوال وصل
اُس شوخ کی زبان سے نکلا نہین نہین

جناب منشی ہر شنکر پرشاد صاحب احقرؔ منیجکار ریاست سورجپورہ شاگرد جناب جاؔ

بالائے آسمان نہین زیرِ زمین نہین ؂
تمسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

دلمین ہمارے حسرت و ارمان بھرے رہین
رونق کہان مکان کی جسمین مکین نہین

جناب منشی محمد عثمان علیخان صاحب اکبرؔ شاگرد جناب نادرؔ تھڑوری گجراتی

تیغِ غمِ فراق نے دل چاک کر دیا
تجھسا کوئی جہان مین اندوہگین نہین

یوسف کا حسن بھی ہے محمد کے نور سے
خلقت مین کوئی ہے تجھ سا حسین نہین

جناب محمد اسحٰق صاحب اسحٰقؔ روزنامچہ نویس ریاست کوروائی ؂

پہلو مین کسیکے بیٹھ کے بہلاؤن دل کو مین
افسوس ہے یہی کہ کوئی ہمنشین نہین ؂

جناب سید جلال الدین صاحب آفتؔ از اورنگ آباد

کرتے ہو اپنے حسن پہ تم ناز کس لیے
کیا تم سے بڑھکے یار جہان مین حسین نہین

جناب محمد منظور احمد صاحب برقؔ بدایونی وکیل عدالت دیوانی شکوہ آباد

محوِ جمالِ حور ہے مشتاقِ باغِ خلد ؂
زاہد خدا کے واسطے گوشہ نشین نہین

غیرونکی ہی سرشت مین تائیدِ قولِ یار
ہر بات مین یہ کرتے ہین ہان ہان نہین نہین

امید و یاس و حسرت و ارمان کا ہی ہجوم
وقتِ اخیر پر سرِ بالین ہمین نہین ؂

اے برقؔ دیکھو قصۂ فرہاد و قیس کو ؂
آفت زدہ فراق کے شیدا ہمین نہین

پہلو مین انکے ڈھونڈھا وہان بھی نہین ملا
اے برق اب تو دل کا ٹھکانا کہین نہین

جناب منشی رام نراین صاحب بیتابؔ نصیرآبادی دیوان ریاست معافی

خوشتر و نہین حسین نہین نازنین نہین ؂
تم سا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین ؂

کیا لطف کمسنی نے دکھایا وصال مین
بس بس کبھی ہے لب پہ کبھی ہے نہین نہین

مینے لپٹ کے بوسۂ رخسار لے لیا
کہتے رہے ہزار وہ منہ سے نہین نہین

شاید تری نگاہ لگا لیگئی کہین ؂
پہلو مین آجکل دلِ اندوہگین نہین

کب مانتے ہین آپ کوئی التجا مری ؂
کب آپکی زبان پہ جاری نہین نہین ؂

صحرا کی سیر ہے کبھی گلگشتِ باغ کی
بیتاب کو قرار کوئی دم کہین نہین ؂

جناب اکھوری شیونندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول اروں شاگرد جناب داغ

آئینے میں وہ دیکھ کے صورت یہ کہتے ہیں
بیشک جہان میں مجھسا کوئی مہ جبین نہین

جناب عبد الرزاق صاحب بیتاب از بسمرہ ضلع علیگڈھ شاگرد جناب داغ دہلوی

اپنا کوئی جہان مین غم ہجر کے سوا
ہمدم نہین شفیق نہین ہمنشین نہین

جناب محمد ابراہیم صاحب تابش برادر جناب طالع پولس انسپکٹر تعلقہ سرڈسٹرکٹ

آگے تمھارے سارے حسین سر جھکائے ہین
تمسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین
آنچل سے منہ چھپاتے ہو کاہیکو وصل مین
شرم و حیا کا وقت یہ اے نازنین نہین

جناب منشی سری نواس صاحب تمیز رئیس کوٹھی چلا سنی

فصل بہار مین ہے یہ سودے کا اپنے جوش
دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین

جناب منشی ثابت حسین صاحب ثابت مظفرپوری ملازم جناب حاجی شاہ شبیر حسین صاحب

ہم تمھاری یاد یہان بھی ہے مہربان
آرام ہمکو مر کے بھی زیر زمین نہین
دشمن کے ساتھ سیر کو جاتے تھے بلنے کی
پوچھا کہان چلے تو وہ بولے کہین نہین

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

ملجاؤن جستجو سے تمھین کبھی یقین نہین
کھویا گیا یہ مین کہ ٹھکانا کہین نہین
آیا ہون محو ہونے ترے آستان پر
مین بے مٹے رہون خط لوح جبین نہین
ہم تجکو دیکھ لیتے ہین تولا کھہ ہو بعید
وہ چشم شوق ہی نہین جو دوربین نہین
قاصد کہے ہزار کہ ہان ہان وہ آئیگا
سینے مین دل پکار رہا ہے نہین نہین
بیٹھے خدنگ یار ہی آ کر خدا کرے
تنہا دل حزین ہے کوئی ہمنشین نہین
انکو بلا کے آپ مین خود بھی نہین رہے
سب کچھ ہماری بزم مین ہے اک ہمین نہین
چھپتی ہے روح کھنچتا ہے دم بھاگتا ہے دل
کوئی شریک حال دم واپسین نہین
مٹی خراب اسکی گلی مین کرے گا ضعف
آنسو بھی گر کے جذب ہو یہ وہ زمین نہین
گل کی قبا جنون مین ہے پیراہن جلال
دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین

جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری شاگرد جناب امیر مینائی لکھنوی

کیون دل مین آج یاد بت مہ جبین نہین
حیرت کا ہے محل کہ مکان ہے مکین نہین

بالائے آسمان نہین زیر زمین نہین ہے
راحت ہے جسکا نام وہ اے دل کہین نہین

کعبہ ہو یا کہ دیر ہو گلشن ہو یا بہشت
جو بات کوئے یار مین ہے وہ کہین نہین

کچھ پیرہن کی ہوش جنون مین نہ پوچھیے
دامن جو ہے تو جیب نہین آستین نہین

سارے جہان کے رنج والم اسمین جمع ہین
وسعت ہے جیسی خانہ دل مین کہین نہین

ایسے ہی ظلم ہین تو کھنچے گی ضرور آہ
اگر وہ آسمان نہین یا ہمین نہین ہے

شوخی کا وصل مین جو ارادہ ہوا کچھ اور
کس ناز سے حیا نے کہا نہین نہین ہے

بیٹھے گی قبر میری تسلی کے واسطے
مرنے کے بعد مجھکو غم ہمنشین نہین ہے

کانٹے بھی ہین چمن مین بہت پھول ہی مگر
مجھسا نزار تمسا کوئی نازنین نہین

مجھکو بھی ناگوار ہے [illegible]
اب بیقرار دل کا ٹھکانا کہین نہین ہے

کیا چھیڑ [illegible]
دیکھو تو خوب اونچی نگہہ تو کہین نہین ہے

غصے مین جسکو دیکھ [illegible]
تلوار ہے نیچی ہوئی چین جبین نہین ہے

دل مین [illegible]
دلچسپ اس سے بڑھکے کوئی سرزمین نہین

بٹھلاؤن [illegible]
اس سے عزیز کوئی دم واپسین نہین ہے

[illegible] کیا ہے حضرت آدم نے پہلے شعر
وہ آدمی نہین جو سخن آفرین نہین ہے

کیسا یہ وصل [illegible]
دیکھون تو مین علیل کا دل تو کہین نہین

جناب سید [illegible] صاحب جواد از سنجن پور

پیری مین خاک [illegible]
قابل مزار کے کہین ملتی زمین نہین ہے

جناب منشی سید محمد [illegible] صاحب دلگیر دہلوی شاگرد جناب فائز بنارسی ہے

کہنے کو کون خلق مین ایک [illegible] حسین نہین
تمسا مگر جہان مین کوئی مہ جبین نہین

گناہوں نے اپنی یہ پیدا کیا اثر
ملتا ہمارے نام کے قابل نگین نہین ہے

میرا غبار دل سے نہ اپنے نکالیے
دنیا مین اور اسکا ٹھکانا کہین نہین

وہ سر نہین ہے جسمین نہ سودا [illegible]
در پر جو یار کے نہ جھکے وہ جبین نہین ہے

جس آنکھ کو نہ تاب ہو تیرے جمال کی
وہ دیکھنے کو آنکھ ہے پر دوربین نہین

اسکو بھی دل کہیگا بھلا کوئی اہلِ دل
جو دل غمِ فراق مین اندوہگین نہین

رنجو دیا ہی کسکو کبھی اسنے چین سے
جورِ فلک سے کون جہان مین حزین نہین

جناب سید حمیت حسن صاحب از مارہرہ

پہلے تو نکلی آپ کے منہ سے نہین نہین
اب لاکھ ہان ہو وصل کا مجھکو یقین نہین

اے دردِ ہجر حسرت و غم کے ہجوم سے
افسوس میرے دل مین ٹھکانا کہین نہین

ہمنے اسی امید پہ تمکو دیا تھا دل
کرتے ہو ایک بوسے پہ کیا تم نہین نہین

اسکو بجز بلندی کے پستی نہین پسند
نالہ وہ آسمان ہے کہ جسکی زمین نہین

ہوتا ہے دل مین خونِ تمنا خدا گواہ
کرتے دمِ وصال ہو جب تم نہین نہین

پیدا کیے ہین خلق مین حق نے بہت مگر
تمسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

پھر کیون شرابِ عشق سے مخمور ہو حسن
آنکھین اگر تمھاری کسی سے لڑین نہین

جناب محمد اللہ صاحب حمید اورنگ آبادی ضلع گیا تحصیلدار جھگوان

کم کر دیا خیال نے کسکے عذابِ موت
تلخی مرگ کچھ بھی دمِ واپسین نہین

ہوتا ہون مین جو طالبِ بوسہ دمِ وصال
کہتا ہے ہنسکے ناز سے وہ نازنین نہین

مشکل ہے اسجگہہ جو قدم آپ کے حمید
یہ کوئے یار شیخ ہے خلد برین نہین

جناب حکیم خورشید علی صاحب خورشید شاگرد جناب ریاض وکیل منصفی متھرا

لب پر ہے آہ نالہ مین ہے سوز دل مین درد
میری طرح سے کوئی بھی اندوہگین نہین

ٹھکرا کے نعش کو مری بولے وہ ناز سے
ہمکو تو اسکے مرنے کا ابتک یقین نہین

دیکھے ہین گلعذار زمانے مین سیکڑون
تجھسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

جناب عبد الحفیظ صاحب خستہ ہیڈ کنسٹبل پولیس آفس لکھنؤ

خستہ وہ بعد مرنے کے کہتے ہین قبر پر
تمسا جہان مین عاشقِ صادق کہین نہین

جناب حکیم احمد حسین خان صاحب دانش شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

اچھا دیا فلک نے مجھے خلعتِ کفن
دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین

ہین آپ اگر فرشتہ منش تو کرین قیام
کیا دل شہید ناز کا عرشِ بریں نہین ہے

دونون جہان مین دیکھہ لیا ڈھونڈھ بھی لیا
عاشق نہین ہے مجسا جو تجسا حسین نہین ہے

پھرتی ہے خاک قبر لیے ہر جگہہ فنا
بعدِ فنا بھی میرا ٹھکانا کہین نہین ہے

لیتے ہو آج وعدۂ وصل اُسنے کس لیے
دانست نہین ہے یا وہ کل کی نہین نہین

جناب مولوی محمد عبدالرؤف خانصاحب نصار آزاندوری اتالیق صاحبزادگان سررشتہ دبکاری علیگڑھ

مین نے کہا کہ کیا کوئی تسا حسین نہین
کہنے لگے بگڑ کے کہ ہان ہان نہین نہین ہے

دشمن نہین کہ دوست نہین یا نہین رقیب
محفل مین تیری کون نہین اک ہمین نہین

پھر کیون ہمین ہین مورد ظلم و ستم ترے
ہین اور بھی تو چاہنے والے ہمین نہین

اے آسمان سنبھل کہ بس اک آہ کی ہے دیر
پھر یا جہان مین تو ہی نہین یا ہمین نہین

یہ ناز یہ عتاب یہ ظلم و ستم یہ جور
دُنیا مین اور بھی تو حسین ہین تمہین نہین

پہلے تو ذکر صدمۂ فرقت پہ چپ ہوئے
پھر کچھہ سمجھ کے بولے کہ ہمکو یقین نہین ہے

مین نے کہا جو اُسنے کہ کچھہ کھا کے سو رہون
ہنسکر دیا جواب کہ توبہ! نہین نہین!!

موقع وہ پاکے ہاے مرا عرض مدعا
گھبرا کے اور تیرا وہ کہنا نہین نہین ہے

وہ بت نہین کہ جسمین خدائی کی بو نہو
معشوق ہی نہین وہ جو ناز آفرین نہین

ویرانکدہ سے کم نہین دل بے خدنگ یار
کیا رونق اُس مکان کی کہ جسکا مکین نہین

ہی عرض مدعا پہ ہمین دمبدم یہ خوف
مُنہ سے نکل نہ جائے تمھارے نہین نہین ہے

جناب مولوی ریاض الدین امجد صاحب ریاض وکیل منصفی متھرا

آرام کا ہمارے ٹھکانا کہین نہین ہے
کس جا پہ آسمان یہ نہین یا زمین نہین ہے

کسوقت مستعد وہ نہین قتل عام پر
کہنی تلک چڑھی ہوئی کب آستین نہین ہے

آزاد وضع قید تعلق سے ہین بری ہے
دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین

دل مین بسا ہوا ہے ہمارے خیال دوست
زینت نہین مکان کی جسمین مکین نہین

سوتے ہین پھیل پھیل کے آسودگان خاک
خوف کشاکشِ سپہر برین نہین ہے

لاشے پہ اپنے آکے یہ چلائی بیکسی ہے
جاؤن کہان کہ میرا ٹھکانا کہین نہین ہے

جناب مولوی خلیل الدین احمد صاحب آفتی صدیقی تلہری

وہ دوست ونکی ہان لین مجکو یقین نہین — پہنچائے وان کسی کی وہ ایسی نہین نہین
گھر میرا بیکسی نے مجھے گور کر دیا — ہمدم نہین رفیق نہین ہمنشین نہین
تنہا جو پایا وصل مین بے صبر ہوکے — ہم اور مانتے وہ کسی کی نہین نہین
پیغامبر کی بات پہ لاؤن یقین کیا — کانون مین بھر گئی ہو کسی کی نہین نہین
تھی جو حیا تھی وصل مین سب نے لوٹ لی — اب دیکھنے کی وہ نگہ شرمگین نہین

جناب محمد رافت اللہ صاحب رافت متوطن گورکھپور از ہریا

ڈھونڈھا کئے ہم نظیر تمہارا کہین نہین — ملتا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین
رافت یہ دست شوق نہین ماننے کا اب — آکر رہین ہزار طرح وہ نہین نہین

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی ابن سلطان نصاب صاحب مرحوم میر مدرس مدرسہ نانپور

کہتا ہے کون حور جنان کی حسین نہین — ہے حسن مثل یار مگر نازنین نہین

جناب نزار بدایونی - از گورکھپور

مینے جو چھیڑنے کو کیا اُس سے ذکر حور — بولے بگڑ کے وہ تو کچھ ایسی حسین نہین
تم لاکھ بھولے پن سے کہو آئینگے ضرور — ہم تو یہی کہین گے کہ ہمکو یقین نہین
صدقے و شب وصال کے ہان اٹھ ٹھیر ذرا — کیا لطف دے رہی ہے تمہاری نہین نہین

جناب مولوی محمد رشید صاحب سہیل مچھلی شہری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

قاصد سے جب یہ سنتے ہین مجھسا حزین نہین — کہتے ہین تیری بات کوئی دلنشین نہین
پیوند خاک ہونگا مین کوچے مین یار کے — کہتا ہے کون میرا ٹھکانا کہین نہین
انکار وصل موت کا پیغام ہے مجھے — عاشق کی جان لیگی تمہاری نہین نہین
اے آسمان یون بھی نہ ویران ہو کوئی — غم بھی ہمارے خانۂ دل مین مکین نہین
اُس شوخ کے عتاب مین ہے بانکپن کی شان — غصہ کی آن بان ہے چین جبین نہین
گردون بھی دردناک محبت ہے اے سہیل — مدت کا داغ عشق ہے ماہ مبین نہین

جناب سید خواجہ معین الدین چشتی عرف خواجہ پیر صاحب سلام شاگرد جناب بقا لکھنوی

پہلو مین میرے جب سے کہ وہ مہ جبین نہین — کیونکر کہون کہ رنج نہین دل حزین نہین
کیا کیا مریضِ ہجر رگڑتے ہین ایڑیان — بالین پہ ہائے وہ جو دمِ واپسین نہین
مینے تو ڈرتے ڈرتے کیا ہی سوالِ وصل — نکلے نہ منہ سے آپ کے ایجاب کہین نہین
مے ہی گھٹا ہی باغ ہی فصلِ بہار ہے — لیکن یہ سب ہے خاک کہ وہ مہ جبین نہین
عاشق سے اپنے اتنا تغافل ہے کس لیے — کچھ بھی خبر مری تجھے اے نازنین نہین

جناب شاہ سلیمان عطا صاحب سلیمان از سلون

وہ دل کہ جسمین عشقِ بتِ مہ جبین نہین — اجڑا ہوا مکان ہے جسمین مکین نہین
رسوا ہوا ذلیل ہوا خاک ہو گیا — اسپر بھی میرے عشق کا تمکو یقین نہین
جاتے ہین ڈھونڈھ لینگے کوئی اور ماہ وش — بندہ نواز ختم خدائی یہین نہین
بیتابی و ملال و الم رنج و درد و یاس — وہ کون ہے جو دل مین مرے جاگزین نہین
کرتے ہین آہ حضرتِ دل ماتمین — افسوس ہے کہ آج یہ چرخ برین نہین

جناب محمد غلام رسول خان صاحب سلطان رئیس قصبہ ٹیل اکبرپور شاگرد جناب تمنا مرادآبادی

بہرِ عیادت آئین وہ مجکو یقین نہین — ای موت تو ہی آ کہ کوئی ہمنشین نہین
جاتے ہی بزمِ غیر مین بیباک ہو گئے — پہلی سی آپ کی نگہِ شرمگین نہین
دل لینے والے یون تو بہت سے ہین ہر جا — تمسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین
رکھتا ہی اپنے ہاتھ مین خنجر وہ کس لیے — تیرِ نگاہ یار کا کیا دلنشین نہین

جناب منشی محمد علی اصغر صاحب سلیس شاگرد جناب جلیس محمد علی شہری از مچھلی شہر

تیری گلی سے نکلے تو مٹی خراب ہو — عاشق کا تیرے اور ٹھکانا کہین نہین
کچھ ڈر گیا ہون رعبِ جمالِ حضور سے — باتین جو دل مین تھین وہ ابھی تک کہین نہین
وہ میرا دستِ شوق بڑھانا شبِ وصال — انکا سلیس ہائے وہ کہنا نہین نہین

جناب محمد محسن صاحب سحر ہاپوری خلف جناب منشی مبارک علی صاحب [illegible]

تجھسا جہان مین عاشقِ صادق کہین نہین — تمسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

جناب منشی احمد علی صاحب شوق مالک آزاد

اپنا ہی سایہ دیکھ مین مگر ہمنشین نہین ہے — دن کو تو آس پاس ہے شبکو کہین نہین

دل سے یہ کہہ رہا ہے مصور حضور کا — پہونچے کمر پہ ہاتھ تو لکھدون نہین نہین

دونون کو کوئی ایک ہی کانٹے مین تولے — مین ناتوان نہین ہون کہ تم نازنین نہین

اوربت لکھا ہی ایک کا مٹنا نصیب نین — یا جوکھٹ آجکل مین نہین یا جبین نہین

دیکھا جو آئینے کو تو بولا یہ انکا عکس ہے — ہم بھی ہین پیار کرنے کے قابل تمہین نہین

کیونکر لکھین نصیب مین لاکھون مصیبتین ہے — ہی چار انگل اس سے زیادہ جبین نہین ہے

مین اور یہ کہون کہ دوپٹا ہے ملگجا ہے — تم اور شب کو غیر کا پہلو نہین نہین ہے

غم ہمکو کھا رہا ہی تو کھاتے ہین غم کو ہم — اب یا وہی جہان مین نہین یا ہمین نہین

مجھ زار کو جو کوئی نہ پوچھے تو کیا گلہ — ہون پیرہن مین خود مجھے اسکا یقین نہین

گھبرسٹ سی عاشقونکی وہ گھبرائے اسقدر — قرآن اٹھا رہے ہین کہ بندہ حسین نہین

حیلے حوالے غیر نے شاید سکھائے شوق — انکے مزاج مین تو چنان اور چنین نہین

جناب سید محمد نوح صاحب رضوی شہیر رئیس و تعلقدار مچھلی شہر ہے

دل مین مرے خیال بت نازنین نہین — محمل مین اپنے لیلی محمل نشین نہین

وعدے کی رات ہی نکلے نازنین نہین — ہوتی ہے صبح خوب نہین یہ نہین نہین

جبدن سے ہم بغل وہ بت نازنین نہین — پہلو مین درد ہے دل اندوہگین نہین ہے

محفوظ نام کو دل اندوہ گین نہین ہے — تل بھر بھی درد و داغ سے خالی کہین نہین

ہمسایۂ قصور جنان ہین بتون کے گھر ہے — ہی کونسا مکان جو خلد برین نہین ہے

دبتا ہے آسمان تعلی کی شان سے ہے — ہمسر تمھارے بام کا عرش برین نہین

جانباز کس سے پہنچین گے ملک عدم کی راہ — زیب کمر جو آج تری تیغ کین نہین ہے

اسکی جگہہ ہے حلقۂ گیسوئے یار مین ہے — کب میری طرح دل کا ٹھکانا کہین نہین

اسوقت دیکھنے سے مجھے آئے وہ نزع مین — کہنے مین میرے جب نگہ واپسین نہین ہے

آنسو کسی حسین کے آنچل سے پوچھیے — یہ گوہر سرشک پئے آستین نہین ہے

لاتا ہی کیون پیام زبانی بجائے خط — کچھ نامہ بر حضور کا روح الامین نہین

کہتا ہی عکس آئینہ خانے مین یار سے — اس گھر کو چھوڑ کر تراثانی کہین نہین
جس بدنصیب کی ترے دلمین نہین جگہہ — کونین مین پھر اسکا ٹھکانا کہین نہین
کیون قافیون مین قیدِ اضافت نہو شمیم — پوشیدہ نون غزلون مین میری کہین نہین

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم خیرآبادی سب انسپکٹر فرح شاگرد جناب امیر

مدفن کا بعدِ مرگ نشان بھی کہین نہین — وہ نام ہون نصیب مین جسکے نگین نہین
مدت سے سینے مین دلِ اندوہگین نہین — اُجڑا ہوا مکان پڑا ہے مکین نہین
پیکانِ یار ہجر مین کیون دلنشین نہو — بیکس ہے یہ غریب کوئی ہمنشین نہین
کیا شوخیان ہین کہتے ہین اظہارِ عشق پر — عاشق ہمارے سیکڑون ہین اک تمہین نہین
بسمل کیے ہزارون ہزارون کیے ہین قتل — پھر کہتے ہو کہ ہمسا کوئی نازنین نہین
ہنگام نزع دید کے قابل تھین حسرتین — افسوس تم قریبِ دمِ واپسین نہین
بسمل کو کیا ہے حشر مین حاجت گواہ کی — دامن ترا نہین کہ تری آستین نہین
وہ بھی کوئی حسین ہی جسمین حیا نہو — وہ آنکھ بھی کچھ آنکھ ہے جو شرمگین نہین
آرام کی لحد مین پس مرگ کیا امید — کیا وان یہ آسمان نہین یا زمین نہین
اللہ منہ سیاہ کرے ہجر کا شمیم — ذرات جین جسکی بدولت نہین نہین

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مقیم حیدرآباد دکن

قابو مین آج شام سے قلبِ حزین نہین — اس چاندنی مین پاس جو وہ مہ جبین نہین
جو شخص تیرے عشق مین اندوہگین نہین — دونون جہان مین اُسکا ٹھکانا کہین نہین
قطع و برید جامۂ ہستی کی دیکھنا — دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین
دل مین یہ عزم کر کے چلے ہین ادھر کو آج — اوس بزم مین رقیب نہین یا ہمین نہین
اوجِ زمینِ شعر ہے فکرِ بلند سے — دیجائے آسمان ہے یہ وہ زمین نہین
تنہا فراق مین ہین کہین کس سے حالِ دل — مونس نہین رفیق نہین ہمنشین نہین
یا دشنِ بخیر دل ہی سے پہلو کی زیب تھی — ویران وہ مکان ہے جسمین مکین نہین
بیتاب ہون کا عشق مین پھر کیا مزہ ملے — تیرِ نگاہِ یار ابھی دلنشین نہین

تربت مین بھی رہینگی یونہین بیقراریان — وہ حور سامنے جو دم واپسین نہین ہے

کہہ دو سمجھ کے حضرت زاہد بڑھین اودھر — کوچہ ہے ایک حور کا خلد برین نہین ہے

پردہ اٹھا کے بیٹھے ہین دربار عام ہے — اے شیفتہ کہان ہو دہان آکے تمہین نہین

جناب سید باقر حسن صاحب شہرت عرف اچھی صاحب شاگرد و برادرزادہ جناب فصاحت

وہ دل چرا کے لے گئے مجکو یقین نہین ہے — شوخی وہی ہے آنکھ ملک شرمگین نہین

اک ہے غبار غیر کہ دامن پہ اُنکے ہے — آے میری خاک جسکا ٹھکانا کہین نہین

بیٹھے ہین غیر اُٹھنے کی اسکی ہو کیا خوشی — یہ دہ یہ ہے تری نگہ شرمگین نہین

ابرو چڑھی تھی اُنکی کل آئینہ دیکھ کر — آپس مین تیغین کچھ تو گئی تھین چلین نہین

جیسا تمھارے عاشق گریان کی قبر ہے — پانی ابل رہا ہے وہان پر زمین نہین

جناب منشی محمد امین صاحب تشنہ راسلام آبادی شاگرد جناب سراج رامپوری

سردار دو جہان کا جسے دل سے عشق ہے — پھر خوف اُسکو دونون جہان مین کہین نہین

جناب شمس الہدی صاحب شمس ناظر عدالت منصفی مدھوبنی

کیا ہی مزے کا لفظ تھا اور کس ادا سے واہ — کہنا کسی کا وصل کی شب مین نہین نہین

وہ بھی ہے دل کوئی کہ نہو جسمین آرزو — وہ بھی کوئی مکان ہے کہ جسمین مکین نہین

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا مانوی جونپوری

سب ہین تعلقات جہان زندگی کے ساتھ — اسکی خوشی کہان کا الم جب ہمین نہین

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

باہم کا ارتباط اب اے مہ جبین نہین — کیا ہو گیا تمھین نہین وہ یا ہمین نہین

آئینے مین بھی ناز ہین اپنے ہی عکس سے — گویا تمھارے سامنے کوئی حسین نہین

آئینہ دیکھ کے لیتے ہین عکس سے — جو آپ لو تو پیار کرے وہ حسین نہین

آتے نہین تو اپنا تصور ہی بھیجدو — دل سا مکان تو ہے پہ تم سا مکین نہین

ہم صاف آدمی ہین ہمین تو جناب شیخ — اک بت کے اشتیاق مین پروائے دین نہین

دامن چھڑا کے جب سے گیا ہے وہ اے صفیر — کب سرخ اشک خون سے مری آستین نہین

جناب منشی مادھو پرشاد صاحب صابر لکھنوی محرر جوڈیشل تحصیل گھاسن ضلع کیری

دیر و حرم مین جاکے دعا مانگتا ہون نہین
دل کی مراد میری بر آئی کہین نہین

جناب شیخ محمد بخش صاحب ضبط اجمیری ؎

سارا جہان مرتا ہی فرقت مین یار کی
طالب کسی کے وصل کے اے دل ہمین نہین

ہر جائی تجکو گر نکہون مین تو کیا کہون
وہ کون سا مکان ہے جہان تو مکین نہین

جناب میر عنایت علی صاحب ضیغم ٹرپ رسالہ اول حیدر آباد دکن متخلص بہ ... مقام ...

نعرے کے ساتھ منہ مین مرے چھالے پڑ گئے
کہتا ہی سنگدل ابھی آہ آتشین نہین ؎

جناب ظریف احمد صاحب ظریف ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب وحید

آخر کبھی تو وعدۂ وصلت پہ مان بھی ہو
تاچند اے صنم یہ رہیگی نہین نہین ؎

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی ؎

ہم مرگئے مگر ابھی انکو یقین نہین ؎
سینے پہ ہاتھ دھرتے ہین دم تو کہین نہین

ہم ہین ادا شناس سمجھتے ہین رمز خاص
ہان ہان پکارتی ہین تمھاری نہین نہین

ہی تم سے پھیرنے کے تقاضو نہین جھیڑ چھاڑ
مطلوب کچھ مجھے دل اندوہگین نہین

ایک آپ جنکے واسطے ہر چشم و دل مین جا
اور ایک مین کہ جسکا ٹھکانا کہین نہین ؎

ہان ہان اسے سمجھتے ہین انکی ادا شناس
کہتے ہین مسکرا کے اگر وہ نہین نہین ؎

گم گشتگی نے مجکو رکھا کہین کا ہاے
اے یار کیا بتاؤن کہان ہون کہین نہین

تو ظلم کر رہا ہے تو کرتے ہین ہم بھی آہ ؎
ایچرخ آج تو ہی نہین یا ہمین نہین ؎

زاہد بری نظر سے اسے گھورتا ہے کیون
ظالم یہ دختِ رز ہے کوئی حور عین نہین

عابد غمِ فراق نے ایسا گھلا دیا
ہڈی زبان کی طرح بدن مین کہین نہین

جناب محمد یعقوب علیخان صاحب عاصی شاگرد جناب عزیز مارہروی

کس بیکسی سے جان نکلتی ہے ہجر مین
افسوس کوئی پاس دمِ واپسین نہین ؎

اے دردِ میرا تیرا ہے بس آج فیصلہ
یا رات بھر مین تو ہی نہین یا ہمین نہین

تمکو عجب ہے قصۂ فرہاد و قیس پر
میری کہانیان ابھی شاید سنین نہین ؎

دیکھا ہی کس حسین کو کس مہ جبین کو
کچھہ آج ہوش مین دلِ اندوہگین نہین

بیجا ہے یہ غرور عبث ہے یہ تمکنت
دنیا مین اور بھی ہین حسین کچھہ تمھین نہین

مرقد مین میری خاک بھی برباد ہوگئی
مرنے کا میرے آپکو اب تک یقین نہین

جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیز خلف الصدق جناب سید آل مارہری

یا دردِ ہجر سے دلِ اندوہگین نہین
یا ابکی آہ مین فلکِ ہفتمین نہین

میرا وہ ایک بات پہ اڑنا شبِ وصال
کہنا وہ بار بار کسی کا نہین نہین

دستِ جنون اوڑائیگا اب کسکی دھجیان
دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین

لو آج رات بھر مین یہ قصہ ہی ختم ہے
دردِ جگر نہین کہ سحر تک ہمین نہین

ہونگے وصالِ یار کے اب کس سے مشورے
افسوس حسرتین بھی تو دل مین نہین

جو دردِ دل مزا تجھے دکھلا رہا ہے آج
وہ لذتین جگر کی خلش مین کہین نہین

اُس در ہی سے تجھے تو نہ اُٹھنا تھا عمر بھر
اب اے عزیز تیرا ٹھکانا کہین نہین

وصفِ کمر مین خوب ہی کی موشگافیان
شاعر عزیز سا کوئی باریک بین نہین

جناب کنور عنایت سنگہ صاحب عنایت رئیس لکھنو و تعلقدار بریلی

نادان نہ اتنا اپنی نزاکت پہ ہوجیے
دنیا مین آپ ہی فقط اک نازنین نہین

شکوہ کیا عدو سے جو ملنے کا بولے وہ
وہ بھی تو شیفتہ ہے مرا کچھہ تمھین نہین

کیا ولولہ بڑھاتا ہے بوسونکے لینے مین
اُنکا بگڑ بگڑ کے وہ کہنا نہین نہین

جوبن جو اُبھرا سرکشی آئی مزاج مین
ورنہ یہ سختیان تو کبھی تم مین تھین نہین

پہلو سے وہ بھی ساتھہ ہی اُنکے چلا گیا
جز داغِ ہجر آج کوئی ہمنشین نہین

گھبرا او رنج وغم سے عنایت نہ عشق مین
عاشق وہ کون ہے کہ جو اندوہگین نہین

جناب منشی غلام مصطفی صاحب عقیل ملازم دفتر جناب شاہ صاحب سجادہ نشین سلون

دن بھر خیالِ رخ ہی تو شب بھر خیالِ زلف
اکدم کبھی چین سے دلِ اندوہگین نہین

دل پھر تڑپ دکھائیگا بجلی کی اک فلک
پہلو مین آج پھر وہ بتِ مہ جبین نہین

پتھر وہ دل ہے درد کا جسمین نہین قیام
کچھہ بھی نہین جو عشقِ بتانِ حسین نہین

مشتاق سے تو بھول کے کرتے نہین وفا
سچ ہے کہ دل لگانے کے قابل حسین نہین

نام بتان زبان پہ جاری ہے کسلیے
خوف خدا عقیل دم واپسین نہین

جناب میوا لعل صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

جور فلک سے بچکے کہان جاؤن اے خدا
باہر اس آسمان کے کوئی سرزمین نہین

کہتے ہو مجھکو اولٹا ہے تہ دروغ گو
رہتے ہو اپنی بات پہ قائم کہین نہین

جناب بابو رام سروپ صاحب عزیز شاگرد جناب فدا سکیٹوی

مہر او اضطرار قیامت کا اے عزیز
کہنا شب وصال کسی کا نہین نہین

جناب عبدالرحیم صاحب عاصی بکیر متوطن نفیدون شاگرد جناب ضیا حسین خان صاحب

وعدہ بھی وصل کا کیا کل اور پھر آج آئے
اس سے تمھاری بات کا مجھکو یقین نہین

جناب محمد وحید صاحب خستگین پھونزا جوری برادر خرد جناب قاضی عبدالرحیم صاحب

احباب بھی ہمارے ہین سب کنارہ کش
اس بیکسی مین نالے کوئی ہمنشین نہین

دست ہوس کو میں نے بڑھایا جو وصل مین
کس ناز سے وہ کہتے ہین غمگین نہین نہین

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از ضلع گجرات

اتنا غرور اور یہ نخوت خدا سے ڈر
اے بت جہان مین کیا کوئی تجسا حسین نہین

مغرور اور ہوگئے تم نے جو یہ کہا
تمسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

جناب امیر حسن صاحب فرخ خلف جناب دارو غہ میر احمد علی صاحب مرحوم تعلقدار اہما مو وغیرہ شاگرد جناب

مین کیا ہون کہ درد نہان اے حسین نہین
رکھے ہین آپ ہاتھ جہان پر وہین نہین

ابھی خوشی بھی آپ مین ہم اے حسین نہین
آئے ہو تم تو پاس ہمارے ہمین نہین

تیر نگہ کی اپنی رسائی تو دیکھیے
کب بات کی طرح وہ مری دلنشین نہین

زانو سے تو خدا کے لیے آئینہ ہٹاؤ
اچھا یہی ہے کوئی تمسا حسین نہین

آئے ہین وہ فرار پہ بھی کوستے ہوئے
ابتک ہمارے مرنے کا انکو یقین نہین

نالے بھی کر رہا ہون اوڑاتا ہون خاک بھی
یا آج آسمان نہین یا زمین نہین

توبہ ہماری عہد تمھارا جہان کا رنگ
رنگین ثبات ایک کو اے نازنین نہین

لو اب کیا کرون گا مین تعریف غیر کی ‏— اچھا ہی میری بات کا تمکو یقین نہین
داغ جگر مین جنکو سمجھتا ہون ہجر مین ‏— یہ انکی چٹکیون کے نشان تو کہین نہین
کسطرح آئے آپکے وعدے کا اعتبار ‏— مجھکو تو زندگی کا بھی اپنی یقین نہین

جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت لکھنوی خلف جناب امانت مغفور

بیباک مثل روح کے کوئی حسین نہین ‏— رگ رگ مین کوچہ گرد ہے پردہ نشین نہین
مرنا ہمارا اُنکے وہمن مین ہے غیرسے ‏— اس طرح پوچھتے ہین کہ گویا یقین نہین
ہنستے تھے ہوشیار دن کو بیہوش جانکر ‏— اب سوچتے ہین ہوش مین شاید ہمین نہین
کوچے مین انکے دفن ہوئے عاشق اسقدر ‏— مُردون کی اب ہی خاک وہ اصلی زمین نہین
یہ حسن اتفاق جو تم دیر کرکے آئے ‏— دل مین جگہہ ہی بزم مین تو جا کہین نہین
آپ ان اداؤ ناز سے معشوق بن چکے ‏— کچھہ خیر ہے نگاہ ابھی شرمگین نہین
نفرت ہے غیر جنس کی بھی اتحاد سے ‏— خاتم مین انکی وصل نگین نے نگین نہین
صاحب حجاب آئنہ خانہ مین ہے عبث ‏— تمکو تو اتنے دیکھہ رہے ہاین ہمین نہین
منہ کرکے انکے گھر کی طرف کہہ رہا ہون مین ‏— دم توڑتا ہون پاس ہین سب اک تمہین نہین
آغوش مین جو اسکے حسین ہین ہزار ہا ‏— حسرت ہے آسمان کو مین کیون زمین نہین
تابوت غیر اٹھالین تو قائل کرون انہین ‏— اے تو ہی وہ خود کہین مین نازنین نہین

جناب شاہ محمد عبد الحکیم صاحب فدا شاگرد جناب بقا مانکپوری

مونس نہین عزیز نہین ہمنشین نہین ‏— بالین پہ میری کوئی دم واپسین نہین
میری بغل مین جب سے بت نازنین نہین ‏— قابو مین کیا کہون دل اندوہگین نہین
قائل ترا جو دل سے شہ مرسلین نہین ‏— دونون جہان مین اسکا ٹھکانا کہین نہین
فرہاد و قیس دونون جہان سے گذر گئے ‏— جز میرے کوئی دہر مین صحرا نشین نہین
دل اے فدا وہی ہے کہ مسکن ہو یار کا ‏— ویران وہ مکان ہے جسمین مکین نہین

جناب محمد شکور صاحب فضا خلف اکبر و شاگرد جناب بقا مانکپوری

بیجا غرور ہے کوئی ہمسا حسین نہین ‏— عالم مین خوش جمال فقط اک تمہین نہین

رہ رہ کے یاد آتا ہے فرقت مین ہر گھڑی
کہنا شبِ وصال کسی کا نہین نہین

آہِ رسا کا قول ہے مجھسے شبِ فراق
پاسِ ادب ہے دور تو عرشِ برین نہین

قبضے مین اپنے ملک معانی ہے اے قضا
وہ کون سی زمین ہے جو زیرِ نگین نہین

جناب بالکشن صاحب فاضل طالب علم مشن ہائی اسکول دہلی

کیا خوب لطف دیتی ہے مجکو شبِ وصال
میرے سوال بوسہ پر اُنکی نہین نہین

تربت ہماری کوچۂ جانان مین ہو ضرور
ایسا مقامِ پاک جہان مین کہین نہین

مینے کہا جو اُسے کہ مرتا ہون ہجر مین
بولے وہ ناز سے کہ ہمین تو یقین نہین

جناب لالہ بھوانی سہائے صاحب فرحت سلونی

جاتی رہین زمانے سے اگلی وہ صحبتین
وہ لطف وہ مذاق وہ چرچا کہین نہین

فرحت تجھے شباب کا ابتک ہی ہے جوش
پیری مین بھی خیالِ دمِ واپسین نہین

جناب صاحبزادہ احمد حسینخان صاحب فروغ از گلشن آباد

ابتو مجھے وصال سے خوشنود کیجیے
اچھی نہین یہ آٹھ پہر کی نہین نہین

جناب صدیق احمد صاحب وقار پانی پتی خلف جناب مولوی جان محمد صاحب انصاری

پوچھا کسی نے اُن سے کہ آتا ہے یان وقار
کانون پہ ہاتھ دھر کے وہ بولے نہین نہین

جناب بالکرشن صاحب قمر وائس پریسیڈنٹ گنیش گنج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب امیر لکھنوی

آنکھین نہین ہین سرخ کہ چین بر جبین نہین
معلوم کسطرح ہو کہ وہ خشمگین نہین

یہ سن چکا ہون مین کہ وہان وہ حسین نہین
ناصح ہمارے کام کا خلد برین نہین

ممکن نہین گذر جو ترا ہو کسی طرح
واعظ وہ کوئے یار ہے خلد برین نہین

کیا جانے کیا سبب تھا کہ بچلے وہ بیٹھے تھے
محفل مین اُنکی غیر سے آنکھین لڑین نہین

لوگون نے جب کہا کہ کوئی تم پہ مر گیا
بولے وہ ہنسکے جھوٹ ہے مجکو یقین نہین

ہنستا کبھی نہ دیکھ کے بیچین یہ مجھے
ناصح کے دل مین عشق کی پھانسین چبھین نہین

دیکھین تو رحم آپ کو کیونکر نہ آئیگا
چوکھٹ نہین حضور کی یا یہ جبین نہین

وعدے کیے ہزار وفا پر کیا نہ ایک
باتون کا تیری مجکو صنم اب یقین نہین

دیر و حرم میں کرکے تجسس میں تھک گیا
ملتا پتا مجھے قمر اسکا کہیں نہیں

جناب شاہ سید قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی آزاد

ارمان ہے نہ حسرت جان حزین نہیں
دنیا نہیں اگر دل اندوہگین نہیں

جام شراب شیشۂ می رند بادہ کش
محفل میں تیری سب ہیں مگر آن ہمین نہیں

برسات کی یہ رات اندھیری یہ ابر تار
اندھیر ہے جو آج بھی وہ مہ جبین نہیں

رہ رہ کے یاد آتا ہے اقرار وصل پر
ہاے ہاے کسی کا ناز سے کہنا نہیں نہیں

وہ میرا پوچھنا کہ چلے چھپ کے تم کہان
جھنجھلا کے آپ سے انکا یہ کہنا کہین نہیں

دیکھو تو آکے اُجڑے ہوئے دلکی میری شان
ویران سا مکان ہے کوئی مکین نہیں

کیسر وز میرے دل سے ہوئی دور تیری یاد
کسوقت تو مری رگ جان کے قرین نہیں

جناب غلام حیدر صاحب کشتہ خلف اکبر جناب قاضی محمد عبد الرحیم صاحب قائم مقام السکٹر

حور و پری ہو تجسے مقابل یہ کیا مجال
تجسا جہان میں یہ کوئی مہ جبین نہین

جناب بالگوبند صاحب لعل فارسٹر علاقہ تیلیا

ہین اُنکے ظلم و جور ستم سب مجھے قبول
لیکن نہین کہین تو گوارا نہین نہین

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب مرزا محبوب بیگ صاحب عاشق لکھنوی

جسکو جہان مین عشق بتان حسین نہین
وہ اور آدمی ہو یہ ہمکو یقین نہین

یہ سوچکر چلا ہون مین اُنکی گلی مین آج
یا اُنکا سنگ در نہین یا یہ جبین نہین

دنیا مین گرچہ بڑھ کے حسین ایک سے ہین ایک
تجسا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

عاشق کو قبر مین کبھی نہین چین انجبرا
کیا کوئی آسمان تو زیر زمین نہین

کس طرح بھولون مین شب وصلت کی چھیڑ چھاڑ
وہ بے بسی مین یار کا کہنا نہین نہین

اسدرجہ اب تو حسرت و ارمان کا ہے ہجوم
تیر نگہ کی جا مرے دل مین کہین نہین

جو پوچھنا تھا بھول گئے بیخودی مین ہم
جو باتین ہمکو کہنی تھین اُنسے کہین نہین

وحشت نے ایکی ماہ دکھائی عجب بہار
دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین

جناب سید علی بہادر صاحب مروت لکھنوی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

وہ چھوٹ جائے دستِ جنون سے یقین نہین — دامن نہین ہے آج تو کل آستین نہین
کُھل جا کے بزمِ غیر مین بیباک ہو گئے — آج اے حضور وہ نگہِ شرمگین نہین ہے
کیا ہوگا اِسکا حال جو تم اُٹھ کے جاؤگے — دیکھو قرار دل کو ہمارے یوہین نہین ہے
کہتے ہین قبرِ عاشقِ مضطر پہ آکے وہ — کیسا ہے بیقرار کہ لرزان زمین نہین ہے
کیا آج دھوکا دے کے اُٹھے میرے پاس سے — مین نے کہا کہان تو وہ بولے کہین نہین ہے
ہان ہان کہا جو غیر ہوا طالبِ وصال ہے — مین نے کیا سوال تو بولے نہین نہین ہے
اظہارِ الفت اُن سے قرَوت نے جب کیا — وہ بولے میرے چاہنے والے تمہین نہین ہے

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی و درخور جناب جلیل

کیون ناز کر رہے ہو کہ تمسا حسین نہین ہے — بندے خدا کے اور بھی ہین تجھ سے حسین نہین
کسکی نگاہِ ناز نے یارب چُرا لیا ہے — پہلو مین آج کیون دلِ اندوہگین نہین
بعدِ فنا وصال ہوا بھی تو کیا ہوا — تُربت پہ وہ جو آئے تو کیا جب ہمین نہین
وعدہ اگر کیا ہے تو پورا ابھی کیجیے ہے — ہان کہہ کے اپنے منہ سے پھر اچھی نہین نہین
نالون کا قول ہے یہ شبِ ہجرِ یار مین — یا آج آسمان نہین یا زمین نہین ہے
لیلی سے کہدو مضطرِ وحشی کو بھیجدے — صحرا مین بعدِ قیس کوئی جانشین نہین ہے

جناب منشی محمد مراد علیخان صاحب مراد ہیڈ ماسٹر اسکول سلون

پروا ہماری تمکو جو اے مہجبین نہین ہے — ہم اور ڈھونڈھ لین گے کوئی کیا حسین نہین ہے
مینے جو عرض کی کہ اِدھر آؤ بوسہ دو — جھنجھلا کے پیچھے ہٹ گئے بولے نہین نہین
جن و بشر زمین پہ ملک آسمان پر — تجھ پر ہین سب نثار اکیلے ہمین نہین ہے
اقرارِ وصل کا تو کیا ہے مگر ہمین ہے — وعدہ خلافیون سے تمھاری یقین نہین ہے
گو پردہ پوش جامۂ عریان تنی ہے پر — دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین ہے
شمشیر و تیر و خنجرِ خونریز ہے یہی ہے — ابرو نہین مژہ نہین چینِ جبین نہین ہے
یارب گدائی درِ احمد نصیب ہو — رکھتا مراد خواہشِ تاج و نگین نہین ہے

جناب منشی سید محسن علی صاحب محسن کانپوری شاگرد جناب ماہ لکھنوی

ثانی تمھارا حسن مین دیکھا کہین نہین
تم سا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

اس غم نے ہائے لوٹ لیا گھر کا گھر تمام
اب صبر مین بھی دل مین ہمارے رہین نہین

جا کر ہزار بار نہ پھر آئے کسطرح ہائے
یہ درد دل سے کچھ نفس واپسین نہین

ای عشق اب خدا کے لیے ہمپہ رحم کر
تکلیفین کون سی تری ہمنے سہین نہین

مرجانے پر بھی اسکا نکلنا محال ہے
ہان دل کی آرزو ہے یہ جان حزین نہین

جناب لالہ ہر پرشاد صاحب مضطر کمپونڈر اسپتال سلون

سو بار امتحان ہوا مجھکو واعظو
ہان ہان خدا کا خوف تو تمکو نہین نہین

نالے تو کرنے دین مجھے اک لحظہ ٹھہرکر
دیکھین تو کسطرح سے لرزتی زمین نہین

پوچھین وہ اپنے حسن کے حق مین تو مین کہون
تم سا جہان مین یار کوئی مہ جبین نہین

ہان وعدۂ وصال مین کسطرح وہ کرے
مضطر عدو نے جسکو سکھائی نہین نہین

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری ملازم فوجداری علیگڈھ

پہلو مین میری جب سے کہ وہ مہ جبین نہین
دل مین قرار جسم مین جان حزین نہین

دست جنون اوڑائیگا اب کسکی دھجیان
دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین

عشق بتان سے توبہ کرو جلد اے مجید
جو لوگ بت پرست ہین وہ اہل دین نہین

جناب منشی محبوب علیخان صاحب محبوب ساکن کلکتہ وارد حال پورنیا شاگرد جناب حجاب

آتا ہی یاد اپنا منانا شب وصال
کہنا بگڑ کے اور کسی کا نہین نہین

ہین آپ لاجواب حسینان دہر مین
واللہ آج آپ سا کوئی حسین نہین

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ دہلوی

دیکھے ہین یون تو اور بھی ہمنے بہت حسین
لیکن جہان مین کوئی بھی تم سا حسین نہین

جو بات ہے پسند ہے مائل کو آپ کی
ہان اک سوال وصل پہ ایجان نہین نہین

جناب مولوی سید منت حسین صاحب منت مدرس بہار ٹرینگ اسکول مونگیر

دل مین جگر مین سینے مین پہلو مین درد ہے
جز درد میرے جسم مین کوئی مکین نہین

دہشت شب وصال مین بھی ہے یہی مجھے
کہدے وہ فتنہ گر کہین ہان سے نہین نہین

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول جھنا ٹھکورانی گوبند پرشاد

ہنسکر پیام وصل کا کہتیون تجہی سے ہم
قاصد نہیں صبا نہیں کہ جو الاثر نہ ہو

جناب منشی محمد عبد القادر صاحب شہور خلف محمد فاضل صاحب

اتبک بھی ہے فراق میں زلف کا تصور
آن ہیکے پیرہے لگے تم سے نہین [illegible]

جناب پنڈت شام لال صاحب منسر سیڈ ماسٹر [illegible]

بیشک کسی کو خون سے آنکھو نکو رنگا
آنکھون مین تیری رنگ حنا سا نہین [illegible]

آتا ہے یاد ہمین وہ شب وصال کی
کہتا کسی کا ناز و ادا سے نہین نہین

رہا ہے جسقدر یہ وہ نہین ناز حسن پر
تم سا جہان مین آج کوئی نازنین نہین

جناب حکیم محمد نعیم الزمان خان صاحب نعیم شاگرد جناب امیر لکھنوی

نا تیرا وصل مین ہو تجھکے یقین نہین
ہو تجھے جہان نسیم پردہ گلین نہین

کھائے فریب زاہد کا یہ وہ حسین نہین
ای شیخ دختِ رز ہی کچھ حور عین نہین

ہے پاس وحشت یہ کہ تمہین پر فدا ہون مین
ورنہ کوئی زمانے مین کیا نازنین نہین

عکس اپنا اسنے دیکھکے غصے سے یون کہا
جھوٹے ہو تم جو کہتے ہو تم سا حسین نہین

شوخی نے دل کے شوق نے کام اپنا کر لیا
کچھ بھی چلی انکی شرم و حیا کی نہین نہین

چھایا ہے کے سینے مین کیونکر نہ [illegible]
رہا ہے یہ داغ دل کا ہی کہ داغ جبین نہین

روتی ہین سر پٹین مری میت کو دیکھکر
سارے جہان مین کوئی محب [illegible] نہین

آو [illegible] جسکا تھا رقیب سے
دیکھا جو مجھکو کہنے لگے وہ نہین نہین

کیا پوچھتے ہو تم مری ہستی و نیستی
مثل سراب ہون کہ جہان ہون کہین نہین

مشتاق قتل [illegible] گلے مین [illegible] اسقدر
تلوار کھینچ کوئی اتنی بھی چالی مین [illegible]

لا [illegible] کی ہم دل غمگین کو لاکھ بار
کمبخت کا نشان ہی تمہین نہین

رخصت ہو مہمان تو اٹھتا ہی بستر [illegible]
کہہ دو ابھی ذرا نہ ٹہر جاے [illegible] نہین

تیر نگاہ ناز سی زخمی ہوئے ہین ہم
آئینہ دیکھ لین اگر آپ کو یقین نہین

امید کہتی ہے دل عاشق کو دیکھکر
اندوہ و درد سب ہین یہان [illegible]

اس ناز سی چلی نہ حسینون کی دا سے
تم سا کوئی زمانے مین ناز آفرین نہین

[illegible] نعیم
خرداغ عشق سا کوئی نقش نگین نہین

جناب منشی سید [illegible] صاحب [illegible] حضرت [illegible] شاگرد جناب [illegible]

کہتا ہون [illegible]
کہتے ہین ہاتھ [illegible] آسمان [illegible]

گردش مین [illegible]
ہر آسمان تیری گلی کی زمین نہین

کہتا ہے [illegible]
تم سا زمانے مین کوئی اندوہگین نہین

مٹ مٹ کے [illegible]
مین بھی تو پائمال ستم ہون [illegible]

[illegible] وصل کی طرح
ہان ہان کبھی [illegible]

آتا ہے کوئی خوشخبری لیکے وصل کی
کیا بات ہے کہ آج دل اندوہگین نہین

بربادیون مین [illegible]
گویا ہمارا [illegible] زمین نہین

جناب یعقوب علیخان نصرت لکھنوی

دشت مین جو قبر [illegible] زمین نہین
پھر یون کفن [illegible] آشفتہ [illegible]

[illegible] کیا جب [illegible]
بولے وہ [illegible] کہ دھواں [illegible] ظالم نے دل کو لوٹ لیا اک نگاہ مین

حیران ہون کہ تم مجھے کیونکر کروگے قتل
مین سخت جان نہین ہون کہ تم ناز [illegible]

خیاط کیون نہ جامہ دری ہی سے تنگ ہو
دامن ادھر سیا تو ادھر آستین نہین

قاتل نے اپنے خون کو دریا بہا دیا
میت ہماری دفن ہوا اپنی زمین [illegible]

ترجیح دی کسی نے اگر مجھپہ غیر کو
آواز اسکی قبر سے آئی نہین نہین

دل لیکے تو نے کہا کیون [illegible]
وہ سر جھکا کے شرم سے بولے نہین نہین

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خان صاحب نیر رئیس [illegible]

آ اے تم خاک ہوگئے بھی پر زمین نہین
سودائیون کو مین [illegible]

کہتے ہو دوستی عدو ترک ہوگئی
ہمکو تمہاری بات کا مطلق یقین نہین

نازک فرائیون کا تجھے آگیا لحاظ
خط مین [illegible] انہین [illegible]

جناب منشی محمد عبد الرحمن خان صاحب نیر وکیل [illegible] شاگرد جناب [illegible]

افشان ہے ہماری جاند ہے رخ بدر [illegible]
تم سا جہان مین [illegible] نازنین نہین

غمزہ تمہاری چال مین شوخی ادا مین ہے
عالم مین [illegible] کوئی حسین نہین

ثانی کہون جو عزت یوسف کا ہے بجا
تم سے حسین جہان مین کوئی حسین نہین

دل جو کی خون آنکھون سے بہا ہے [illegible]
تیر نگاہ یار کی جا اب کہین نہین

نیر ملا وہ رتبہ عالی غزل کو آج
[illegible] آسمان [illegible] زمین [illegible]

جناب منشی کرشن سہای صاحب نغز بلگرامی [illegible]

دکھلا کے آئینے مین مرا عکس یون کہا
شیدا مرا ہے یہ ہی فقط کچھ ہمین نہین

تنگ آگیا ہون اپنے دل بیقرار سے
چین اسکو [illegible] نہین

خوبی یہ میرے طالع واژون کی دیکھیے
بوسہ طلب جہان کیا نکلی وہین نہین

جناب محمد نجیب الدین صاحب نجیب [illegible]

مین [illegible] کا کہون کس سے [illegible]
ہمدم نہین شفیق نہین ہمنشین نہین

جناب منشی سید جلال الدین صاحب [illegible] گلشن آبادی

تم جو خفا ہوئے تو [illegible] جاتا ہون
مجکو تمہاری بات کا بالکل یقین نہین

[illegible] کلام
کچھ شک نہین کہ آپسا کوئی حسین نہین

[illegible] دم نکلتا ہے یارب [illegible]
وہ میرے پاس آ دم واپسین نہین

[illegible]
پر یاد ہم [illegible] نہین

جناب نیاز علی صاحب نیاز [illegible]

کہتے ہین سب کہ حشر مین [illegible]
اس روز [illegible]

جناب منشی عبد الرحیم صاحب نادر [illegible]

کندہ ہے نام احمد مختار [illegible]
[illegible]

جناب منشی سید محمد عسکری صاحب [illegible] شاگرد جناب [illegible]

[illegible]
دنیا تری نگاہ مین [illegible]

[illegible] جہان مین کوئی حسین نہین
تو [illegible]

مدفن کو میری خاک کی کوئی زمین نہین
حسرت کی خاک ہون [illegible]

جوش شگفتگی [illegible] بات بات
اک موج ہے [illegible]

[illegible]
آنکھین [illegible]

بربادیہ ہوئین دل مردہ کی حسرتین — خالی ہماری خاک سے کوئی زمین نہین
عالم مین بیخودی کے بھی دل کا نہین پتا — کھوئے ہوئے کا ہاے ٹھکانا کہین نہین
مستی ہے جسپر تون ہے یہ دل کی کدورتین — قابل تمہاری گور کے ہم ہین یا مین نہین
برچھی تری نظر کی ہے ایسے اتر گئے — حسرت نظر بھی مری نگہ دلنشین نہین
اب روز حشر بھی نہین دیدار کی امید — منہ سے تری کشی ہے دم واپسین نہین
میرا ہی خط شوق مین لکھ دو نگاہ ظلم — شیخا نے دو عدو کا یہ خط جبین نہین
وہ رو رہے ہین غیر لو افسوس اے جنون — دامن نہین ہے پاس تو کیا آستین نہین
روتا ہے انکی بزم مین مینا نہین جو در — انکا کبھی ہے سر اے دل اندوہگین نہین
دل سے نکلتی کیون نہین آرزوے وصل — معشوق تو نہین کوئی پردہ نشین نہین
مانگون مین گالیان بھی تو منہ سے ترے ہان — اغیار بوسہ لین تو ان سے نہین نہین
بولا ابھر کے یہ جوبن سے انکی ازار — پردے کی چیز تم ہو ہمین پردہ آشنا
شاید مین جمع ہون کہ جا میری داغ — چار و نطرف ہے برہمن جہان بت ہین
دکھلا مین تمکو آؤ جو آئینہ خانے مین — تم سے بہت حسین ہین ان اک نہین نہین
شاگرد ہی امیر یہ نازان مین ہی حکیم — بسمل فدا ریاض ہی تیری حسین

جناب حکیم محمد احمد اللہ صاحب واثق تخلص ... شاگرد جناب ...

او ستمگر کفر ہی ایمان و دین نہین — پھر تو ان سے ہماری وفا کا یقین نہین
یک بات کی مرا نامہ صبح نادان بیٹھا — سو گیا کوئی سخن ہی ترا دلنشین نہین
ایسا ہی گر رہا میرے نالون کا زور شور — اکروز دیکھنا کہ یہ چرخ برین نہین
ایسی کہان نصیب کہ بالین پہ میرے آئین — امید یہ بھی کیسے دم واپسین نہین
دست جنون نے ہجر مین چھوڑا نہ ایک تار — دامن نہین ہے جیب نہین آستین نہین
واثق جنون کی دست درازی سے — دامن نہین کہین تو کہین آستین نہین

جناب منشی وصی مرتضی صاحب وصی ماسٹر مڈل اسکول ...

کوئی صنم ہے آگے خدائی نہ جنت کیا — انکی اس سر کرنے ستم خلد برین نہین
سائل ہوا کبھی نہ کسی مین جو دل کا — تو یہ دل کے کہنے لگے وہ نہین نہین
جس پر گمان تجکو ہے باغ بہشت کا — شاید وہ کوچہ یار کا خلد برین نہین

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

دل مین مرے خیال بت مہ جبین ہے — ایسا مکان ہے کہ نشان مکین نہین
شوق بتان نہین طلب حور عین نہین — مین بھی وہ ہون جسے غم دنیا و دین نہین
دنیا مین اور بھی ہین حسین اک تمہین نہین — البتہ بیوفا کوئی تمسا کہین نہین
ہمدرد دل کو بھی کہ ہمین غم کہین ملا — دشمن ہماری جان کے تنہا تمہین نہین
کیا جانے کیا سلوک کرے اب ستمگر سا — غافل ہماری فکر سے چرخ برین نہین
ہم ہاتھ جوڑتے ہی رہے رات بھر مگر — تھی صبح تک زبان پہ ادا کی نہین نہین
زاہد نماز پڑھتے ہین جو دن کیو اسطے — ٹیکا کلنک کا ہے یہ داغ جبین نہین
آئے پاس ہے کہ دیر سے روتی ہے ہنر زار — نزدیک اور کوئی دم واپسین نہین

انکے تمہاری کوچے کو ہی ہے جلوؤن کی شان — جنت مین کیا دھرا ہے بلا سے جو تم نہین
یارو کسی کی جدائی مین ای بشر — ہم ہی اسی بلا مین ہین تنہا ہمین نہین

جناب نواب مومن علی خان صاحب ہجر شاگرد جناب احسان ...

وہ ہیں تو غیب بھی ہے بتون میں نہین — مجبور کوئی دیکھا بھی ہے ہمسا نہین
شہر بنی ہمارے کہ جو چھیڑا ذرا کبھی — سمجھی نگاہ وہ شوخ کہ بس بس نہین نہین
وہ ہی خدائی خوار زمانے کا بعد مرگ — جسکو نصیب کوچۂ بتان مین زمین نہین
آتے نہین وہ ترع مین دم بھر کو واسطے — اچھا ہے کوئی شریک دم واپسین نہین
انصاف ہے بھی دیکھ لیا اہل جور کا — دشمن حسد کی جان کا برین نہین

جناب دلیپ سنگھ صاحب سوز ساکن قصبہ تھانہ بھون

تمکو خیال دلشکنی ہے جسے نہین — یہ وصل کی شب اور تمہاری نہین نہین
اتنا غرور حسن پہ اللہ کی پناہ — آنکھون سے مہربین کہ اپنی کچھ تمہین
غیرون کی ہوئی بات پہ ہے انکو اعتبار — ہم سچ اگر کہین تو ہمارا یقین نہین
بھولی نہ یاد عشق کا لیتا نہین کبھی — قابو مین پر مرے دل اندوہگین نہین

جناب عبد القادر خانصاحب بیدل ابن عبد الرحیم خانصاحب وکیل بھوپال

جب لطف ہو مجیب کہ ساکن ہو وہ گلی — مین ہوے کیسا جاؤن کے وہ ہین نہین

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

وحشت مین گت تن یہ ستم ہے کفن نہین — دامن ہے گر تو جیب نہین آستین نہین
مینے جو یہ کہا کہ مین عاشق ہون آپکا — کہنے لگے کہ تیری بات کا مجکو یقین نہین
کام آگئے ہم گلا جو نہ آئے شام — یا آج گھر نہین یا ہمین نہین
ساقی ہے گری ہو عیش کا سامان آج بھی — یاد وہ سبحہ آج مرا ہم حسین نہین
جسطرح ہوگا بوسہ رخ آج لینگے ہم — اچھی نہین یہ آپکی ہر دم نہین نہین
دیکھین تو کون ہے تباہی اب قسم یار کی — یا غیر بد سیاہ نہین یا ہمین نہین
افسوس کی جگہ ہے خرابات دہر یاس — خالی مکان ہے مین ہزار دن مکین نہین

جناب محمد حسین صاحب تسکین از جوکلی

ہر بیکسی پر بہار کوئی سر زمین نہین — گردش سے بھی جو دیکھا تو خلد برین نہین
دو نون جہان مین ڈھونڈھ لیا — بیشک نظیر آپ کا یا شاہ دین نہین
ای آفتاب برج نبوت ترے حضور — تجھ سے ہی عروج عیسیٰ گردون نشین نہین
وہ سر نہین کہ جسمین نہ سودا ہو آپکا — وہ دل نہین جو ہجر نبی سے حزین نہین
یہ حسن یہ جمال کہ عاشق ہے خود خدا — کیونکر نہ مین کہون کوئی تمسا حسین نہین
قرآن مین مصحف عارض پہ نور دیکھ — روشن ہوا کہ تمسا کوئی مہ جبین نہین

جناب شیخ محمد یحیی صاحب یحیی ناظر تحصیل مسافر خانہ ...

شیشہ نہین شراب نہین ساز نہین — پہلو مین غیر پاس کوئی ہمنشین نہین
دست جنون نے سیکڑون ٹکڑے کئے اور — دامان نہین ہے جیب نہین آستین نہین

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب نسیم از تحصیل ...

[illegible]

جناب سید اختر حسین صاحب اختر [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

جناب حیات [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

اُٹھا ہے [illegible] مدّ و جزر [illegible]
اتنا بھی کوئی [illegible]
اب میں [illegible] ہو گیا ہوں [illegible]
[illegible] تیرا [illegible] نہیں
وہ انقلاب [illegible] باقی [illegible]
اتنا بھی [illegible]
[illegible] دل کو [illegible]
[illegible]

مجھ کو [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible]
مسکرا کے پوچھا [illegible]
دو دن میں [illegible]
دیکھا تھا مجھ کو خواب میں [illegible]
[illegible]

جناب کرم الدین صاحب [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] جمال صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (خدا جانے کس کی نظر کھا گئی) گھا قافیہ، گئی ۔ ردیف

[illegible] (وحشتِ دل [illegible]) جہاں قافیہ ۔ بھی ہو ۔ ردیف

[illegible] (تم [illegible] جان سے ہم تمہیں پہچان سکے) پہچان ۔ قافیہ ۔ سکے ۔ ردیف

[illegible] (بن [illegible] نکل کے ارمان جائیے) ارمان قافیہ ۔ جائیے ردیف

[illegible]

عمدہ اور جدید کتابین

آئینۂ ایمان

ب منشی طالب حسن مرحوم برادر جناب منشی امیر احمد صاحب
ر لکھنوی نے یہ رسالہ ایمان اور مسائل اعتقادیہ مین نہایت
تین و تدقیق سے لکھا تھا۔ اب انکے انتقال کے بعد چھاپا ہے
یت آسان اور سلیس اردو مین ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے
س رسالہ کو پیش نظر رکھے۔ قیمت فی جلد ـ ۲/۰

دیوان صغیر

یوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت صغیر
ک مرحوم کے ارشد تلامذہ مین تھے۔ مرحوم نے اپنی بابرکت
ر طولانی زندگی صرف شعر و سخن کے نذر کردی تھی۔ اردو نظم
یے غالباً اس سے زیادہ مفید کوئی ترکیب نہین ہے کہ
ہ سخن سنجوان کا کلام نئے طبع آزمائی کرنیوالے اذکیا کی
و کے لیے شایع کیا جائے۔ قیمت مع محصول ... ۸/

دلچسپ کا دوسرا حصہ

ہ عشق کی دلگداز تاثیر۔ ہمارے دل جذبات کی اصلی تصویر
ے پاکباز عاشق کی بیتابانہ امنگین۔ ایک پاکدامن معشوقہ
عصمت نا ضبط۔ ہندوستانی مردون کے جنون انگیز
ولون کی انتہا۔ ہماری عورتون کی بیبسی اور
مداستی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ فرخ اور نسگاشق
یت موثر اور پرجوش اردو مین نازک خیالیون کے
ے نئے پیرائے پیدا کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے
ت فی جلد ـ .. ـ ۹/

تعریب الاطفال

رسالہ عربی خوان طلبا کے واسطے اسقدر مفید ہے کہ
سکی تعریف لفظون مین ممکن نہین صرف اسکو
ھا دیکھیے اور عربی عبارت لکھنے اور سمجھنے کی لیاقت
جود۔ قیمت مع محصول ـ .. ـ ۳/

خیالات نادرہ

یع فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے
ت فی جلد ـ .. ـ ۲/

البرٹ بل

ما جو اصل ہندوستان کی پہلی پولیٹیکل اردو تصنیف ہے
دوسرے قابل ہے کہ ہر مہذب با تمدن اور ہر شخص کی
ر پر اسکی ایک کاپی ہو۔ قیمت فی جلد ..
ب کتاب کی درخواست آنے مع قیمت یا باجازت ویلیو پی ایبل
یجی آرڈر کی بھیج ہو کر لکھ فرمائش کے ساتھ بھیجا جاوے گا ورنہ تعمیل
ی نہین ہو گی۔ المشتہر مہتمم پیام یار۔ لکھنؤ چوک

پیام یار کے گذشتہ نمبر

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے
ہین کہ کس قدر ہین اور کیا قیمت ہے۔ لہذا ہم تفصیل وار
فہرست شایع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو
فی نمبر ۲/ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین۔
پیام یار جون ۱۸۹۳ء سے جاری ہے۔ ۱۸۹۳ء کا کوئی
نمبر باقی نہین رہا۔ مندرجۂ ذیل نمبر موجود ہین۔

بابت ۱۸۹۴ء

جولائی ۱۸۹۴ء نمبر ۲۔

بابت ۱۸۹۵ء

اپریل ۱۸۹۵ء نمبر ۲۔ مئی ۱۸۹۵ء نمبر ۵ جون ۱۸۹۵ء نمبر ۶ جولائی ۱۸۹۵ء نمبر ۷
اگست ۱۸۹۵ء نمبر ۸۔ ستمبر ۱۸۹۵ء نمبر ۹۔ نومبر ۱۸۹۵ء نمبر ۱۱۔
دسمبر ۱۸۹۵ء نمبر ۱۲

بابت ۱۸۹۶ء

پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین۔ جنکی قیمت ۱۲ ہے اور علحدہ
فی نمبر ۲/

بابت ۱۸۹۷ء

مئی اور جون کے علاوہ سب نمبر ہین قیمت سبکی ۱۲ اور علحدہ فی نمبر

بابت ۱۸۹۸ء

پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین قیمت سب کی ۱۲/ اور علحدہ فی نمبر ۲/

مہتمم پیام یار

ہزارون آدمیون کا صحت پانا

اپنے دوا کی تعریف اچھی نہین ـ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید
ایک مدت سے ہر خاص و عام کو امراض ذیل کی دوائین مفت دیتے ہین
اب بتا کثرت خواہش امیرونکو قیمتاً اور خط و کتابت سے تصفیہ ہو گا لیکن
آ سکتی ہے۔ رعایت ہے کہ ۳ خوراک مفت طلب فرما کر بعد دیکھنے فائدہ
کے قیمتاً طلب فرمائین۔ غربا و محض کو یا جو صاحب تشریف لا کر علاج
کرینگے مفت علاج ہو گا۔ استسقا جو درجۂ اسہال کو نہ پہونچا ہو۔
دق جو تیسرے درجے کو نہ پہنچا ہو۔ بواسیر بادی ہو یا خونی اور کیسے ہی
مستے ہون اگر ورکے استعمال مین فائدہ معلوم ہو
المشتہر حکیم پناہ اللہ۔ چنار ضلع مرزاپور

مسیحاے عالم

اس مین ہر شخص کو آخر زندگی تک کھانے پینے۔ مکان۔ موسم۔ آب و ہوا۔ اور بہت
ضروری امور کو متعلق اردو مین بہت تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے
کہ ہمکو اپنی صحت کو کس طرح کیا کرنا چاہیے۔ اور لطف یہ کہ یونانی اور ڈاکٹری
دونون اصول کے بموجب ہم تجربہ سے اور کچھ نہین کہتے کہ اگر آپکو اپنی صحت
عزیز ہو تو اس کتاب کو ضرور پیش نظر رکھیے۔ شائقین کی کثرت سے
تھوڑی سی ہے جلد منگائیے۔ قیمت ۸/ علاوہ محصول ۔

المشتہر
محمد علی طبیب چتلی قبر ـ دہلی

مصرع طرح پیام یار

خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد نواب رامپور خلد آشیان

صبا کو یہ کیا آج سوجھ آگئی
کہ پھولون سے تربت مری چھا گئی

ادا اُسکی کیسا ستم ڈھا گئی
قضا کے گلے مجھکو ملوا گئی

جہان سے مجھے لائی تھی میری عمر
وہین سیر دکھلاکے پہونچا گئی

صدا خاکِ لیلی سے آئی کہ قیس
مجھے تیری دیوانگی کھا گئی

خدا جانے وہ تیغ کیا وقتِ قتل
گلے مِل کے بسمل کو سمجھا گئی

ستم لذتِ نیستی نے کیا
مجھے میرے ہاتھون سے مٹوا گئی

وہ بیمارِ بیکس ہون مین ناتوان
تڑپ آکے کروٹ بدلوا گئی

عدم کا بھی رستہ نہ سیدھا رہا
کہ اُسکی کمر آج بل کھا گئی

نہ آنے اگر یارِ پیمان شکن
اجل آنے مین تو نہ کرنا گئی

کھلا اُنکا جوڑا تو دشمن کے گھر
اندھیری مرے گھر مین کیون چھا گئی

قیامت ہے واعظ اسی تاک مین
اِدھر تو نے پی اور اُدھر آگئی

ہوئی وصل مین بھی نہ خلوت نصیب
جو شوخی ہٹی تو حیا آگئی

یہ کیون غمزے کرتی ہے عشاق سے
قضا کو کہان سے ادا آگئی

تری طرح کیا وہ بھی ہے سوگوار
ہنسی میرے پھولون مین کیون آگئی

مرے دل کی اللہ ری ویرانگی
کہ وحشت بھی تنگ آکے گھبرا گئی

کہانی مرے درد کی کچھ نہ تھی
مگر ساری مجلس کو پٹوا گئی

قیامت ہین اے یاس جھونکے ترے
مری شاخِ اُمید مُرجھا گئی

مرادِ دل تھا وہ پھول کی پنکھڑی
چمن مین جو کھلتے ہی مُرجھا گئی

نظر تکنے گھونگھٹ اُٹھا کر جو کی
عروسِ بہار اور شرما گئی

نہ تھے تیرے مرنے کے یہ دن نعیم؎
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

نئے رنگ کے کھل گیے گل امیر
طبیعت جہان رنگ پر آگئی

جناب منشی ممتاز علی صاحب آہ شاگرد جناب امیر لکھنوی

وہ شوخی مرے دل مین رات آگئی
کہ انکی شرارت بھی شرما گئی

خدایا رقیب اب کسے مین کہون
انھین آپ اپنی ادا بھا گئی

خطا میری کیا ہے جو بوسہ لیا
ہنسی پیارے ہونٹو پہ کیون آگئی

تغافل کیا تو نے پندے جو اور
تو پھر جان عاشق رہی یا گئی

لگا ہی چکا تھا گلے وصل مین
مگر میری دشمن حیا آگئی

جوانی تو دیوانی مشہور ہے
طبیعت ستمگر ہی پر آگئی

کیے دیتی ہے تیری تصویر شوخ
کہ اب آگئی جان اب آگئی

دغا دیکھ اسے کہتے ہین تجھسے دور
مرے ساتھ تیری تمنا گئی

خدا بخشے آہ ایک ہی شخص تھا
جوانی مین افسوس موت آگئی

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

کچھ ایسی حیا بزم مین چھا گئی
نگہ شوخ چشمون کی شرما گئی

محبت کے دل مین یہ کیا آگئی
مرے گھر تک اس بت کو پہونچا گئی

بتون کی کیا کرتے تھے جس سے دید
وہی آنکھ کمبخت پتھرا گئی

سمجھتے تھے ہم جسکو شغل فراق
وہی آرزو دل کو تڑپا گئی

پس مرگ پوچھو نہ غربت کا حال
لحد کھدتے ہی بیکسی چھا گئی

شب غم مین آکر دکھایا نہ منہ
الٰہی اجل کو بھی موت آگئی

قیامت بنی تھی جو رفتار یار
مری قبر کو کیون نہ ٹھکرا گئی

نکالین مرے دل کی سب حسرتین
جوانی حسینون کی کام آگئی

نگہ انکی ہے میرے مطلب کی بات
اشارون مین کچھ کہکے سمجھا گئی

کیا یاس وحرمان نے ایسا ہجوم
تمنا نہ نکلی تو گھبرا گئی

؎ اشارہ ہے حکیم نعیم الزمان خان صاحب خلف اکبر جناب شیخ وجیہ الزمان خان صاحب کی طرف ۱۲ منہ

وہ آج آئینگے پرسشِ حال کو
تڑپنے مین اے دل نہ کرنا کمی

لکھا تمنے مضمون وصفِ دہن
بڑی بات احسان ہاتھ آگئی

جناب سید انور علی صاحب انور شاگرد جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم خیرآبادی

چمن مین یہ افسردگی چھاگئی
کلی بھی جو اُبھری تو مرجھاگئی

اُن آنکھون کی پتلی جو یاد آگئی
سیاہی سی آنکھون تلے چھاگئی

بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہین
رہا جسم یان جان تنہا گئی

وہ کہتے ہین ٹھکرا کے میری لحد
ارے میرے عاشق کو نیند آگئی

گئے وہ چمن سے جو مثلِ بہار
تو گلشن مین پژمردگی چھاگئی

تری طرح تڑپا گیا تیرا درد
پھر اسکی بھی مجھکو ادا بھاگئی

نہ اُسکی نگاہون مین چڑھ کر گرا
نقاہت مری میرے کام آگئی

یہ تھا شوق گردش پس مرگ بھی
گئی روح تو سوئے صحرا گئی

شبِ غم سیاہی تری دیکھ کر
مری روح قالب مین گھبرا گئی

شبِ وصل تھی نیند آنکھون مین کب
مجھے شام ہی سے قضا آگئی

قضا کی ادا دیکھ کر نزع مین
ادا یار کی مجھکو یاد آگئی

تغافل تمھارا بھی ہے تو بہر
کہو جانِ عاشق رہی یا گئی

محبت مین ہے اپنی اپنی پسند
مجھے گریہ دل کو تڑپ بھاگئی

یہ انور ہے فیضِ جنابِ وسیم
کہ دیکھو ہمین شاعری آگئی

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب وسیم و جناب امیر لکھنوی

وہ صورت کبھی جو نظر آگئی
کرشمہ نیا مجھکو دکھلا گئی

چلو باغ مین پھر بہار آگئی
پیو میکشو وہ گھٹا چھا گئی

کبھی مجھ حزین نے اگر آہ کی
تو بدلی سی زیرِ فلک چھا گئی

کسی زلف کا دل مین آیا خیال
کہ شیشے مین کوئی پری آگئی

نہین ٹالے ٹلتی شبِ ہجرِ یار
یہ کیا میرے سر پر بلا آگئی

لحد پر جو آکر خرامان ہوئے — قیامت سی سر پر مرے آگئی
دم گریہ جب دل کی دیکھی تڑپ — تو بدلی مین بجلی بھی تھرا گئی
غم ہجر سے مر چکے تھے مگر — خبر وصل کی سن کے جان آگئی
لحد پر جو تشریف لائے حضور — خدا جانے یہ جی مین کیا آگئی
وہ دینے کو بوسہ تو راضی ہوئے — قیامت ہوئی یہ کہ شرم آگئی
الٰہی طبیعت کو کیا ہوگیا — اسی بیوفا پر یہ پھر آگئی
غضب اسکی اصغر سے اٹھلائی چال — نمونہ قیامت کا دکھلا گئی

جناب منشی حسین الدین احمد خان صاحب اثر شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

تری زلف دل کو جو یاد آگئی — تو آنکھون مین اک تیرگی چھا گئی
سلامت رہو کسطرح جان لی — اس انداز سے موت شرما گئی
نہین کاٹے کٹتی ہے فرقت کی رات — قضا کو بھی کیا آج موت آگئی
پڑا ہاتھ بیجا تو ہون بے خطا — تری چال متوالی بہکا گئی
گیا ہاتھ چھوٹ اس ادا سے کہا — کلائی مری دیکھو بل کھا گئی
یہ سچ ہے جو گرجین گے برسین گے کیا — گھٹا پر مری چشم ترچھا گئی
پڑے ہین جو تربت مین پھیلائے پاؤن — تھکے عمر بھر کے تھے نیند آگئی
تبسم وہ نیچی نگہ پر غضب — مجھے تو یہ کافر ادا بھا گئی
ہوا عاشق اس بے وفا پر اثر — ترے دل مین کمبخت کیا آگئی

جناب محمد سعید صاحب اثیر مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

اوٹھو زندو اوٹھو بہار آگئی — وہ دیکھو وہ دیکھو گھٹا چھا گئی
مصیبت مرے گھر مین یہ چھا گئی — شب عیش آئی تو گھبرا گئی
طبیعت جو فرقت مین گھبرا گئی — تری یاد او شوخ بہلا گئی
حسینون کو دیکھا بلا آگئی — طبیعت نہین آئی موت آگئی
وہ نادان ہین کچھ جانتے ہی نہین — شب وصل اسی سے حیا آگئی

طبیعت جو قابو میں اپنی نہیں ہے	الٰہی یہ کسکی ادا بھا گئی ہے
ترا ناز دل میں مرے کھپ گیا	ادا تیری دل کو مرے بھا گئی
نہ آئی نہ آئی کبھی میرے گھر	شب وصل کیوں ایسی اترا گئی ہے
نہ چین ہے دل کو نہیں اب سنبھل ہے	گھڑی وصل کی آگئی آگئی ہے
پس مرگ روتے ہیں وہ لاش پر	انھیں یاد میری وفا آگئی
گئے قبر مجنوں پہ جو ہم اسیر	تو ہم میں بھی وحشت وہی آگئی

جناب چودہری اصغر علی صاحب اصغر ساکن سلون ہے

تری اگلی صحبت جو یاد آگئی ہے	مرے دل کو فرقت میں بہلا گئی ہے
پئے سیر گلشن گیا جب وہ گل	ادا اسکی بلبل کو بھی بھا گئی
جدائی کا صدمہ ہے اسقدر	مری روح قالب میں گھبرا گئی
شگفتہ ہوا غنچہ دل مرا ہے	ہوا کوئے جانان کی جب آگئی
ادا پر ہوا انکی جو اصغر فدا	کہا بس تمہاری قضا آگئی ہے

جناب منشی ہرشنکر پرشاد صاحب احقر منیجر ریاست سورجپورہ شاگرد جناب جلال

تری چال نے حشر برپا کیا ہے	تری ترچھی چتون غضب ڈھا گئی
جگر اور دل دونوں مفقود ہیں ہے	خدا جانے کسکی نظر کھا گئی
نہ کیوں میں پریشان پھروں دربدر	کسی پر طبیعت مری آگئی ہے
پتا دل کا پہلو میں ملتا نہیں ہے	خدا جانے کسکی نظر کھا گئی
جو ظالم نے آنکھوں میں سرمہ دیا	میں سمجھا کہ میری قضا آگئی

جناب منشی جہانگیر احمد خان صاحب آبرو ڈاکٹر اسپتال سلون شاگرد جناب خاور

محبت جو شکل اپنی دکھلا گئی ہے	تو آسایش قیس و لیلیٰ گئی ہے
خزاں سے کہو باغ خالی کرے	بہار جنوں خیز پھر آگئی ہے
گیا پاؤں پڑ پڑ کے راضی انھیں	مرے ذہن میں خوب چال آگئی

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد بلند شہری اوجین محکمہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مالوہ

پلا جام بھر بھر کے ساقی مجھے | اُٹھا ابر کالی گھٹا چھا گئی
ہوئی ختم لو وصل کی گفتگو | وہ دیکھو لبون پر ہنسی آگئی

جناب سید اصغر حسین صاحب اصغر رئیس ٹانڈہ ضلع فیض آباد طالبعلم انٹرنس کلاس سلطانپور

ترے روئے روشن کی یاد آگئی | ٹھہرتے ہوئے دل کو تڑپا گئی
بڑھا جانب دوش او دست شوق | کمر اسطرف اُنکی بل کھا گئی

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

جو گیسوئے حضرت کو جنبش ہوئی | بہشت برین کی ہوا آگئی
کرین نوح کشتی کی تیاریان | مری آنکھ بھر جوش پر آگئی
جو آیا نظر روضۂ احمدی | تو جنت کی دل سے تمنا گئی
نہ اسکا دیا ساتھ کیون جسم نے | عدم کی طرف روح تنہا گئی
غنی ہوگئے بے نیازی سے ہم | امیرون سے ملنے کی پروا گئی
کیا مجکو شمشیر ابرو سے قتل | ادا تیری قاتل مجھے بھا گئی
تڑپتا رہا رات بھر ہجر مین | گھٹا یاس کی برق پر چھا گئی

جناب باقر علی صاحب باقر شاگرد جناب قمر لکھنوی

تری یاد فرقت مین جب آگئی | گھڑی دو گھڑی دل کو بہلا گئی
نہ وہ حسن یوسف پہ میرے رہا | خدا جانے کسکی نظر کھا گئی
ترا کام کیا وصل مین اے حیا | ارے دور ہو کیون یہان آگئی
گیا بتکدے سے مین سوئے حرم | کدھر تھی طبیعت کدھر آگئی

جناب لالہ رام نرائن صاحب بیتاب دیوان ریاست معافی شاگرد جناب [illegible] صاحب

نظر چاند سی شکل جب آگئی | دکھا کر جھلک مجکو تڑپا گئی
پتا دل کا سینے مین ملتا نہین | خدا جانے کسکی نظر کھا گئی
اُٹھانا نتھا خنجر اے نازنین | وہ دیکھو کلائی مین موچ آگئی
الٰہی مری پارسائی کی خیر | طبیعت بت شوخ پر آگئی

جناب منشی مٹھو لعل صاحب بیخود ساکن اترولی وارد حال ریاست جاوره

بُرا سخت جانی کا ہو ہاے ہاے — دمِ قتل تلوار شرما گئی ہے
جفا پر جفا ہو دغا پر دغا ہے — مگھٹین بیوفائی یہ سکھلا گئی ہے
بچیگا نہ اب بیخودِ نوجوان ہے — جوانی کسی کی ستم ڈھا گئی ہے

جناب لالہ شیام لعل صاحب بسمل ساکن اترولی شاگرد جناب شمیم

نہ صبر و سکون ہے نہ تاب و توان — یہ کیا نا امیدی غضب ڈھا گئی ہے
ابھی کیا ہی تڑپا دن گی عمر بھر — یہ شوخی کسی کی قسم کھا گئی ہے

جناب اکھوری شیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول ارول شاگرد جناب داغ

مرے دل کو تنہائی ہی بھا گئی ہے — حسینوں سے وحشت سی اک آ گئی

جناب معز الدین احمد صاحب تفسیر از پورنیہ شاگرد جناب شوق نیموی عظیم آبادی

یہ اس دلربا کی ادا بھا گئی ہے — قیامت کی وارفتگی آ گئی ہے
جگر کا ٹھکانا نہ دل کا پتا ہے — خدا جانے کسکی نظر کھا گئی
کہا مینے سن لیجیے دردِ دل ہے — وہ بولا طبیعت تو گھبرا گئی
شبِ وصل ہے منہ چھپاتے ہو کیون — کہان کی یہ شرم و حیا آ گئی
شبِ ہجر اس شوخِ رعنا کی یاد — مجھے کیا ہی تفسیر تڑپا گئی ہے

جناب منشی محمد کبیر صاحب تحصیل شاگرد جناب داغ دہلوی مقیم تریگره ریاست سیوہ

یہ کہنا کسی کا شبِ وصل ہائے ہے — نہ چھیڑو کہ اب مجھکو نیند آ گئی ہے
اب آرام ہے مجھکو اے چارہ گر — وہ آئے مرے دل کی ایذا گئی ہے
جھکے گردنِ تیغِ قاتل نہ کیون — مری سخت جانی سے شرما گئی ہے

جناب محمد ابراہیم صاحب تابش برادر جناب محمد جعفر صاحب طالع پولیس انسپکٹر سرائے تعلقہ گورکھپور

تری گردشِ چشم کو دیکھ کر — مری عقل ایجان چکرا گئی ہے

جناب بالگوبند صاحب تسلیم خلف جناب لالہ فقیری رام صاحب ممبر میونسپل کورٹ

نہین ہے حسینو پہ موقوف کچھ — طبیعت جدھر آ گئی آ گئی ہے

جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری شاگرد جناب امیر لکھنوی

تجلی تری پھر دکھلا گئی
سر طور موسے کو تڑپا گئی

نہ تا صبح محشر کھلی میری آنکھ
لحد مین قیامت کی نیند آگئی

میسر نہ جب شامیانہ ہوا
اداسی مری گور پر چھا گئی

شب غم جو کی خواب کی آرزو
مرے بدلے قسمت کو نیند آگئی

تھا کوئی مونس میان لحد
مگر شکر ہے تیری یاد آگئی

کبھی خانہ دل نہ خالی رہا
گئی جس دم امید یاس آگئی

پریشان غربت مین جب دل ہوا
تو یاد وطن آکے بہلا گئی

نہ سینے مین روزن نہ پہلو مین چاک
یہ کس راہ سے دل مین یاس آگئی

ہوئے آہ سے شکوہ افروختہ
ہوا اور شعلے کو بھڑکا گئی

جو تشبیہ دی کوچہ یار سے
تو جنت مین کچھ کچھ فضا آگئی

لب گور تک آئی یاد آپ کی
مرے گھر تلک مجھکو پہونچا گئی

لحد کا نہ آرام پوچھے کوئی
ملی ایسی راحت کہ نیند آگئی

تری یاد سے دل نہ خالی رہا
گئی جب تو وحشت کو ٹھہرا گئی

جلیل ایسے آگے تو لاغر نہ تھے
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

جناب سید علی جواد صاحب جواد از منجن پور ضلع الہ آباد

ٹھہر جا سمجھ لونگا او آسمان
جو نالون مین تاثیر کچھ آگئی

شب وصل آئی تو دل کو جواد
دکھا کر اک اپنا تماشا گئی

جناب تجمل حسین صاحب جوہر گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

بنون گا مین دم بھر مین نقش فنا
جو تصویر انکی نظر آگئی

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز بنارسی

اثر الفت بت یہ دکھلا گئی
رہ شوق مین آنکھ پتھرا گئی

تڑپتا ہے پھر آج پہلو مین دل
کسی شوخ کی یاد پھر آگئی

زمانہ مجنون پرہے دل سے فدا — خدائی کو انکی ادا بھاگئی
دمِ قتل ایسے ہوئے شاد ہم — لبِ تیغ پر بھی ہنسی آگئی
پھریں پتلیاں اک تماشا ہوا — نگاہِ غضب لطف دکھلاگئی
یہ سوئی شبِ وصل قسمت مری — سرِ شام سے انکو نیند آگئی

جناب حبیب اللہ صاحب حبیب ساکن سلون شاگرد جناب مولوی اسعد علی صاحب سلونوی

جو اس گل کی صورت نظر آگئی — طبیعت نیا رنگ دکھلاگئی
نہ شاخِ تمنا ہوئی بار ور — خدا جانے کسکی نظر کھاگئی

جناب سید امیر حسن صاحب حسن مارہروی

بتاؤ تمھین کیون حیا آگئی — جو یون وصل مین آنکھ شرماگئی
ہٹاؤ برائے خدا رخ سے زلف — طبیعت اندھیری سی گھبراگئی

جناب محمد آلہ خانصاحب حمید اورنگ آبادی تحصیلدار مھگوان

ہوا حسرتون کا جو دل پر ہجوم — مری روح قالب مین گھبراگئی
حمید آج فکرِ رسا آپکی — ہر اک شعر مین لطف دکھلاگئی

جناب خورشید علی صاحب خورشید شاگرد جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب ریاض

جو وان زلف اس رخ پہ بل کھاگئی — تو آفت سرون پر یہان آگئی

جناب احمد علیخان صاحب داغ گورکھپوری شاگرد جناب زار بدایونی

گرو بل نہ اتنا جو ائی یہ تم — وہ دیکھو کمر لاکھ بل کھاگئی
وہ بزمِ طرب مین ہوا جمگھٹا — وہ گلشن مین کالی گھٹا چھاگئی
کیے مینے نالے تو ہنسکر کہا — یہ کسکی تمھین آج یاد آگئی

جناب سید فراست حسین صاحب دانا ساکن مصطفےٰ آباد

نظر چاندسی شکل جب آگئی — سفیدی سی مہتاب پر چھاگئی
وہ آنکھ اپنا جوبن جو دکھلاگئی — تو نرگس گلستان مین شرماگئی
بھلا اسپہ قابو کسی کا ہے کیا — طبیعت ہی تو ہے جدھر آگئی

جناب نواب مرزا شبیر علیخان صاحب رسا لکھنوی

عداوت جو مجھ زار سے آ گئی — فلک نے مٹایا زمین کھا گئی
بلاتا تھا دونون کو اک عمر سے — وہ ابتک نہ آئے اجل آگئی
ہوئی سر سے گردن سے جبدم نزاع — تری تیغ دونون کو سمجھا گئی
محبت نے سب کچھ سکھایا مگر — دغا ہمکو انکو جفا آگئی
ہوا مین بھی بیجان جو بعد رقیب — انھین روتے روتے ہنسی آگئی
غم ہجر مجھسے نہوتا جدا — خوشی وصل کی آکے بھڑکا گئی
گیا دل سے انکا کلیجے پہ ہاتھ — اودھر جو کھٹک تھی ادھر آگئی
کسی طرح فرقت مین آتی نہین — قضا کو بھی شاید قضا آگئی
کہا تھا چھپا کر کرو ہمپہ ظلم — فلک کو بھی آخر حیا آگئی
کسی کی نہ سنتا تھا مین نالہ کش — قضا آکے اک دم مین سمجھا گئی
یہ کیون نا امیدی سے بدلی امید — الٰہی مرے دل مین کیا آگئی
جو کی موت نے مجھپہ سختی تو کی — تمھاری طبیعت تو بہلا گئی
مرے پھول اچھی طرح ہوگئے — کسی کو سوم مین ہنسی آگئی
اکیلا رہا مین نہ شکر خدا — گئے تم تو میری قضا آگئی
جو آیا تو رونا مجھے آگیا — جو آئی تو انکو ہنسی آگئی
وہ آئے دم نزع مین بچگیا — مری میرے دشمن کو موت آگئی
پلٹ کر نہ آئی رسا میری آہ — یقینا اثر کو کہین پا گئی

جناب مولوی محمد عبد الرؤف خانصاحب آزاد نوری میر منشی انگریزی دفتر بکار خاص نواب صاحب

وہ کہنے کو تھے کچھ کہ شرم آگئی — عرق آگیا آنکھ شرما گئی
مگر اس گلی مین گذر ہوگیا — صبا کیلیے ایسی اترا گئی
بھلے اور برے پر نہین حصر کچھ — طبیعت تو ہے آگئی آگئی
یہ میری جبین پر عرق آگیا — یہ میری ہی تو آنکھ شرما گئی

تمھین واسطہ کیا بھلا غیر سے
سراپا مجھی پر تو یہ چھا گئی ہے

ستاؤ مگر اسقدر سوچ لو
جو یہان دل مین کچھ اور ہی آگئی

مین بھولا جو یکسر تمھین دو جہان
الٰہی مجھے کس کی یاد آگئی ہے

مرے جان مین سمجھون گا مین جی اُٹھا
شب ہجر اگر مجھکو موت آگئی

نہ بگڑو بہت اب بناوٹ سے تم
وہ ہونٹون پہ دیکھو ہنسی آگئی ہے

زمانے مین ہے برق و باران کا تھم
مین رویا تو اُنکو ہنسی آگئی ہے

تو اے شیخ یارون سے اُلجھا اگر
سمجھ لے کہ شامت تری آگئی

وطن کو چلو رازؔ بھوپال سے
طبیعت یہان اب تو گھبرا گئی

جناب محمد حیات بخش صاحب رساؔ محرر جوڈیشل شکوہ آباد شاگرد جناب داغؔ دہلوی

کسی کی ادا اگر کوئی بھا گئی
غضب آگیا اک بلا آگئی

خزان چل بسی فصل گل آگئی
اُٹھو میکشو وہ گھٹا چھا گئی

بلایا کیے ہجر مین رات بھر
اجل کو بھی شاید قضا آگئی

ہماری بھی کچھ قدر بڑھ جائیگی
بتون مین جو بوئے وفا آگئی

مجھے اُنکی محفل مین جانا تھا
وہ نیچی نگہ اور تڑپا گئی ہے

غضب چھیڑ ہے اُنکی کہتے ہین وہ
یہ کس پر طبیعت تری آگئی

ہجوم غم ہجر سے اے رساؔ
مرے جسم مین روح گھبرا گئی ہے

جناب مولوی خلیل الدین احمد صاحب راضیؔ صدیقی تلہری

ادا آنکھ کو تیری کیا آگئی ہے
جدھر اُٹھ گئی تیر برسا گئی ہے

بُرا ہے طبعِ گستاخ کُھل کھیلیے
کہ پھر شرم اس آنکھ مین آگئی

نہین جان کا اُنکو لینا محال ہے
کہ جب دل سی شی ہاتھ مین آگئی

اسی کے تو قابل ہین اہل وفا
جفا مین ستمگر نہ کرنا گئی ہے

عجب کچھ طبیعت حسینون کی ہے
ابھی شرم لوٹی ابھی آگئی

کہو آسمان سے خبردار ہو
کہ تاثیر اب آہ مین آگئی ہے

جناب رشید احمد صاحب رشید شاگرد جناب واجد تھانوی

کبھی آہ لب تک اگر آگئی ہے
چمک اوٹھی بجلی گھٹا چھا گئی
دلِ سنگ بھی ہوگا پانی بتو ہے
جو تاثیر نالون مین کچھ آگئی ہے
جوانی گئی آئی پیری رشید
نہ دل سے تمنائے صہبا گئی ہے

جناب مولوی ریاض الدین امجد صاحب ریاض وکیل منصفی متھرا ساکن متھرا

جو برسات مین اُنکی یاد آگئی ہے
تو گھنگھور غم کی گھٹا چھا گئی
کھلے کسقدر جیب و دامن کے چاک
گریبان دری پر بہار آگئی

جناب منشی متھرا پرشاد صاحب راغب سررشتہ دار نہر جمن شرقی ڈویزن سہارنپور

ہوا کیا نہین آج پہلو مین دل ہے
اُسے کیا کسی کی نظر کھا گئی ہے

جناب محمد عبدالرزاق صاحب راجی ابن محمد سلطان صاحب مرحوم میر مدرس مرسہ منور

بنا کر لہو دل کو غم پی گیا
محبت کلیجا مرا کھا گئی ہے

جناب منشی رامچندر صاحب نزار تھانوی شاگرد جناب واجد ہے

جو آنا تھا یار کو اسے نصیب ہے
مجھے موت ہی پھر نہ کیون آگئی
زمانے نے جسدم کیا دل کو تنگ
قبا یار کی مجھکو یاد آگئی ہے

جناب سید خواجہ معین الدین صاحب چشتی معروف بہ خواجہ پیر سلام شاگرد جناب نقا الملک

وہ شوخی کسی کی جو یاد آگئی ہے
مرے دل کو پہلو مین تڑپا گئی ہے
وہ یاد اُنکے گیسوئے شبرنگ کی
بلا بنکے سر پر مرے آگئی ہے
شبِ وصل مین جب ہوئی چار آنکھ
تری آنکھ اے شوخ شرما گئی
تڑپ کر وہ تیغِ نگہ مثلِ برق ہے
مری روح کو تن مین تڑپا گئی
شبِ وعدہ پوچھو نہ کچھ اے سلام
وہ کیا آئے اپنی مراد آگئی ہے

جناب سید غوث پیران صاحب سید شاگرد جناب ساقی متوطن احسن ملک میسور

نہ وہ حسن تیرا نہ وہ طرز ناز
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی
ہون مشتاق مین اُس شہِ حسن کا
خدا کو بھی جسکی ادا بھا گئی ہے

جناب احمد حسین صاحب ساغر شاگرد جناب ساقی از راے بریلی

شب وصل دیکھین جو زلفین تری | مرے سامنے اک بلا آگئی

جناب بخشی عبد الحمید خان صاحب ساقی متوطن میسور شاگرد جناب نسیم مرحوم

ہوا حشر برپا تری چال سے | قیامت قدم چومنے آگئی

جناب محمد محسن صاحب سحر ہاپوڑی خلف جناب منشی مبارک علی صاحب تحصیلدار نگینہ

کمر تک جو زلف رسا آگئی | نزاکت سے وہ لاکھ بل کھا گئی

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر فرح شاگرد جناب امیر

نظر ملتے ہی آنکھ شرما گئی | مری جان یہ دل مین کیا آگئی
اجل میرے حق مین مسیحا ہوئی | گئی جان تن سے تو جان آگئی
ترے غم سے محشر مین ہونگا خجل | مجھے غیر کی فکر اگر کھا گئی
یہ کہہ کہہ کے روتے ہین مجکو حسین | جوانی مین اسکو قضا آگئی
تڑپتا تھا مین یونہین اے برق تو | تڑپ کر مجھے اور تڑپا گئی
رقیب اور تم اور دریا کی سیر | کہو آبرو اب رہی یا گئی
دھواندھار آہون کا اللہ رے زور | گھٹا کے بھی سر پر گھٹا چھا گئی
کیا درد و غم نے اسے پائمال | جو دل مین خوشی کی امنگ آگئی
ہوا دشت وحشت کی تھی فتنہ خیز | مگر میرے دل کو تو راس آگئی
نظر اٹھ گئی تو چمک اٹھی برق | جو گیسو کھلے تو گھٹا چھا گئی
خدا نے کیا رحم مجھپر شمیم | مری بیکسی آج کام آگئی

جناب مرزا مشرف یار خان صاحب شرف گلشن آبادی

بتون کی محبت مین دنیا گئی | ارے کیسی دنیا کہ عقبےٰ گئی
شب وصل کی صبح یاد آگئی | اداسی سر شام سے چھا گئی
مجھے کوستے تھے وہ صبح وصال | جو آنکھین ملین تو ہنسی آگئی
عدم سے مرے ساتھ آئی تھی روح | مگر بیوفا تھی کہ تنہا گئی

وہ عریانی سے سخت جانی سے مین
ادھر مین ادھر تیغ شرما گئی

مجھے اپنے مرنے کا کچھ غم نہین ہے
گلائی مین قاتل کی موچ آگئی

کسی بوالہوس کی طبیعت تھی کیا
شب وصل کیا آئی اور کیا گئی

یہ دن یہ خوشی کب تھی اے دل تجھے
مگر آرزو کوئی بر آگئی ہے

خدا کی جدائی تو سہہ لی شرف
بتون کی جدائی مگر کھا گئی

شرف ہاتھ آئے ہین مدت مین وہ
خدا کے لیے اب نہ کرنا گئی

جناب محمد ارتضےٰ علی صاحب شرر شاگرد جناب داغ دہلوی پرایویٹ سکرٹری [illegible]

نکلتی نہین کیون مری آرزو ہے
کہان سے یہ دل مین جگہ پا گئی

بس اب صاف ہو جاؤ اے جان جان
وہ ہونٹون پہ دیکھو ہنسی آگئی ہے

کبھی قیس کی اسنے پھبتی بھی خوب
شرر سچ تو یہ آپ پر چھا گئی

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا مالوی جونپوری

نکل آئی بیساختہ منہ سے آہ ہے
مری یاد جس دم انھین آگئی

چلے سوئے مسجد جو شیدا تم آج
کہو یہ طبیعت مین کیا آگئی ہے

جناب محمد شاہ الدین صاحب شاہ سیالکوٹی محلہ رنگ پورہ

نہین آجکل میرے پہلو مین دل ہے
خدا جانے کس کی نظر کھا گئی

جناب سید کریم صاحب شوکت شاگرد جناب ساقی متوطن احسن ملک میسور

ادھر بھی ہو ساقی کرم کی نظر
ہوا سرد آئی گھٹا چھا گئی

جناب سید شمس الہدیٰ صاحب شمس ناظر عدالت منصفی مدہوبنی

کسی نے کیا جب رقیبون کا ذکر
تو آنکھ انکی پھر مجھ سے شرما گئی

جناب پنڈت جگموہن ناتھ صاحب شوق از بھوپال

بس اب رخصت اے یاس و ارمان دل
اجل کہہ رہی ہے کہ مین آگئی ہے

ستایا ہوا جانے کسکا تھا شوق
اسی کی بس اک آہ تڑپا گئی

جناب جوگل کشور صاحب شوق اہلمد مال فوجداری تحصیل تون گرسنتر

شبِ وصل رُخ کا جو بوسہ لیا
کلی تھی کہ چھوتے ہی مرجھا گئی

جناب منشی مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ محمدی پھلواری

جہاں میں یہ ہیں بھی وہ عاشق مزاج
طبیعت جہاں پر آگئی آگئی

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب توقی شاگرد جناب خیالی تلمیذ بریلوی

چلے آئے بھولے سے وہ میرے گھر
خدا جانے کیا دل میں آج آگئی

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

تصوّر میں کسکے یہ نیند آگئی
پرستان کا خواب دکھلا گئی

گئے ہم گیا وقت موقع گیا
نہ دل سے تمھاری تمنا گئی

حسینوں کی الفت میں تھا اور کیا
طبیعت کو کچھ روز وں بہلا گئی

شبِ وصل خود بوسہ لے کر انھیں
یہ شوخی تو دیکھو حیا آگئی

اگر کام مجھسے نہیں ہے تمھیں
زباں پر شکایت بھی کیوں آگئی

نہ پوچھو کہ پیری میں کیا کیا گیا
ہر اک بات کی بس تمنا گئی

یہاں اپنا وعدہ برابر ہوا
وہ آتے رہے اور موت آگئی

کہاں آنا جانا اب اُنکا صفیر
جو آئی کبھی اُنکی یاد آگئی

جناب منشی مادھو پرشاد صاحب صابر لکھنوی اہلمد جوڈیشیل تحصیل گھاسن

سماں سبزہ و ابر کا دیکھکر
مجھے دخترِ رز کی یاد آگئی

کیا مینے بوسے کا جب دم سوال
تو کہنے لگے کیا قضا آگئی

جناب میر عنایت علی صاحب ضیغم رسالہ اول ترپ چہارم حیدرآباد دکن متعینہ چھاؤنی مقام

عجب کیا جو آنکھوں سے برسے لہو
گھٹا غم کی دل پر مرے چھا گئی

ہوا زندہ در گور بیشک وہی
رہِ عشق جسکو نظر آگئی

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق ساکن قصبہ کندرکھی مدرس روندہ

مرے دل میں یارب یہ کیا آگئی
کہ خوئے ستمگر مجھے بھا گئی

چلے میکشو آج دورِ شراب
وہ دیکھو فلک پر گھٹا چھا گئی

جو اتراتی پھرتی ہے بادِ صبا | مگر تیری زلفون کی بو پا گئی
تجھے دیکھ کر زاہدون نے کہا | کوئی حور دُنیا مین کیا آ گئی
فنا ہو گئے حسرتِ وصل مین | نہ دل سے مگر یہ تمنا گئی
جو مغموم رہتے تھو ہر دم طلیق | کہو کس پری کی ادا بھا گئی

جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیز خلف الصدق جناب بیدل مارہروی

جوانی بھی کیا آئی اور کیا گئی | یہ دو چار دن مجکو بہلا گئی
کچھ اب شامیانے کی حاجت نہین | مری بیکسی گور پر چھا گئی
کچھ ایسا شبِ وصل چھیڑا انھین | کہ شوخی تلک اُنکی شرما گئی
اُٹھا رکھا اُسنے ترے حق مین کیا | بس اب تو بھی اے دل نکرنا گئی
شبِ ہجر ایسی لگی چپ اُسے | موذن کو گویا قضا آ گئی
یہ کیون تو نے اُنسے بگاڑی عزیز | ترے جی مین یہ آج کیا آ گئی

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل اسکول چارسدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

تجھے تیری ہر اک ادا بھا گئی | طبیعت جو تجھپر مری آ گئی
شکایت کا دفتر جو میرا کھلا | حیا اُنکی بھی آنکھ مین آ گئی
شبِ وصل عشرت کٹی چین سے | سحر آئی کیا اک بلا آ گئی

جناب منشی غلام مصطفےٰ صاحب عقیل ملازم دفتر جناب صاحب سجادہ نشین سلون

وہ چتون تمھاری غضب ڈھا گئی | جب آئی ادھر دل کو تڑپا گئی
نگہ ہے تری یا بلا ہے کوئی | نہ پایا جو دل کو جگر کھا گئی
نہالِ تمنا نہ لایا ثمر | خدا جانے کسکی نظر کھا گئی
اُٹھی جانب باغ کالی گھٹا | پلا جلد ساقی بہار آ گئی
چمک تھی رخِ یار کی اے کلیم | تمھین طور پر جو نظر آ گئی
جلا قبر پر جب چراغ اے عقیل | تو گل کرنے اُسکو صبا آ گئی

جناب راج کمار صاحب بنرجی عشق خلف جناب ہیڈ ماسٹر صاحب رائے بریلی

گئے وہ تو یہ جان شیدا گئی
پھر آئے جو وہ تن میں جان آگئی

نہ مونس تھا کوئی نہ اپنا عزیز
قفس میں مری جان تنہا گئی

جناب میوالال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس [illegible]

جو آیا بھی عاجز شب وصل یار
تو آنکھوں میں میرے ہی نیند آگئی

جناب عبدالرحیم صاحب عاصی ویکسینیٹر متوطن سفیدون

مجھے اپنے کوچے میں وہ دیکھکر
یہ بولے کہ اسکی قضا آگئی

جناب محمد وحید صاحب غمگین بھونراجپوری [illegible]

پھر اس بیوفا پر تو مائل ہوا
یہ غمگین تیرے دل میں کیا آگئی

جناب محمد عبدالحکیم صاحب فدا از رائے بریلی

کلی دل کی کھلتے ہی مرجھا گئی
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

گیا باغ میں جب وہ رشک چمن
کہا بلبلوں نے بہار آگئی

محبت بتوں سے جو تھی عمر بھر
مری روح سوئے کلیسا گئی

بہت سہہ لیا تھا تو نوک کی
وہ تیزی کہاں خار صحرا گئی

جناب لالہ بھوانی سہائی صاحب فرحت ساکن [illegible]

ادا سے کمر وہ جو بل کھا گئی
تو راہ عدم مجکو دکھلا گئی

جناب صاحبزادہ احمد حسین صاحب فروغ از مقام [illegible]

شب وصل میں بولے کس ناز سے
ہمیں جانے دو وہ سحر آگئی

جناب شاہ محمد شکور صاحب فضا خلف اکبر و شاگرد جناب بقا

ترے کان کی بجلی یاد آگئی
مجھے صورت برق تڑپا گئی

جناب بالکرشن صاحب ثمر لکھنوی وائس پریسیڈنٹ [illegible]

مجھے نیند جب ہجر میں آگئی
تری یاد پھر آکے تڑپا گئی

طبیعت تھی آنکھوں بس آگئی
کہوں کیا ادا اسکی کیونکر بھا گئی

طبیعت سوئے دخت رز آگئی
گھٹا کوئی ساون کی جب چھا گئی

فلک دیکھ دست ستم رحم کر
بہت تنگ خلق خدا آگئی

وہ رو کے لپٹ کر مری قبر سے
خدا جانے کیا بات یاد آگئی

جگر میں اٹھا درد گھبرا کے اشک
تری یاد جب ہجر میں چھا گئی

طبیعت مری آپ کی بزم میں
ترے آنے سے پہلے ہی آگئی

گیا کعبے سے میں سوئے بتکدہ
طبیعت ادھر سے ادھر آگئی

جناب سید عبدالقدوس صاحب قدسی بنگلوری

وہ بیساختہ پن وہ شوخی نہیں
یہ کیسی رکاوٹ تمہیں آگئی

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی

وہ زلف سیہ جب نظر آگئی
کلیجے پہ ناگن سی لہرا گئی

دم ذبح تھا پائے قاتل پہ سر
یہ راحت ملی نیند سی آگئی

جو بن ٹھن کے وہ نازنیں آگیا
پری اک طرف حور شرما گئی

ہوائے خزاں کے یہ جھونکے چلے
شگفتہ کلی دل کی مرجھا گئی

نہ پوچھو چلے سیر دریا کو کیوں
یہی جوش وحشت میں لہرا گئی

یہ تاکید تھی کوئی آنے نہ پائے
حیا وصل میں کسطرح آگئی

مقدر مرا جاگ کر سو گیا
یہاں آتے ہی انکو نیند آگئی

انھیں کو میں وہ سمجھے تیر چبھ گیا
یہ سوزن مرے دل کو برما گئی

کہاں تک نہ کوثر ہوئی میری ختم
طبیعت بھی سامع کی اکتا گئی

جناب ابوالخیر محمد عبدالحی صاحب کشتہ شاگرد و برادر خورد جناب [illegible]

کسی مہوش کی جو یاد آگئی
گھٹا دل پہ اندوہ کی چھا گئی

جبیں سجدہ کرنے سے روشن ہوئی
ترے آستانے پر جلا آگئی

جناب غلام حیدر صاحب کشتہ خلف اکبر جناب قاضی محمد عبدالرحیم صاحب

لپٹتے نہیں کیوں شب وصل تم
کہاں کی تمہیں آج شرم آگئی

جدا مجھسے ہوا ہے شب ہجر تو
وصال صنم کی گھڑی آگئی

جناب سید اکبر صاحب کامل شاگرد جناب ساقی تلمیذ مظفر

نظر آتے ہی زلف شبگون تری
اندھیری مری آنکھ مین چھا گئی

جناب لالہ بالگوبند صاحب لعل فارسٹر علاقہ تیلیا

شب ہجر انکی جو یاد آگئی
تماشا قیامت کا دکھلا گئی

نہین بڑبڑاتا ہے بیوجہ شیخ
طبیعت کسی حور پر آگئی

جناب مولوی محمد مراد علی صاحب مراد گوپاموی تلمیذ مظفر

نہ وہ یار اب ہین نہ وہ صحبتین
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

ہوا رہنمائے حقیقت مجاز
کدھر تھی طبیعت کدھر آگئی

گیا ہی چمک کر کوئی برق وش
کہ جسکی ادا دل کو تڑپا گئی

جو آئی نظر قامت دلفریب
قیامت سمان اپنا دکھلا گئی

نگہ تیری ای شوخ مانند تیر
جگر توڑ کر دل کو برما گئی

مریض تپ ہجر سے ای مراد
چلی کچھ نہ عقل مسیحا گئی

جناب عارف علی صاحب محزون ساکن کہا ونی شاگرد جناب طہور

غضب ہے وہ چتون شرارت بھرا
کہ دل کی لگی اور بھڑکا گئی

مجھے وہ نگہ جان سے مار کر تھا ضعیف
گرے کے میری تمنا گئی

لیا ساتھ ہی یاس حسرت کو بھی
نہ سوئے عدم جان تنہا گئی

مری آہ پرسوز کے خوف سے
دم نالہ بجلی بھی تھرا گئی

جناب منشی عبد المجید صاحب مجید کرتوری حال طالبعلم نوجدید علیگڈھ

جب اسیر طبیعت مری آگئی
محبت مزے اپنے دکھلا گئی

اٹھانے پڑے ناز بیجا مجھے
طبیعت مری اسپہ کیا آگئی

خدا جانے کیا اسکا انجام ہو
طبیعت بتون پر مری آگئی

لڑائی نتھی تونے گر غیر سے
تری آنکھ کیون مجھسے شرما گئی

جناب میر مظفر علی صاحب مظفر ساکن سلون

طبیعت مین وہ آنگی آگئی
ادا آپ پرنیاز کی بھا گئی

نہ حوروں سے مطلب پریوں سے کام
ہمین تیری صورت پسند آگئی

وہ اگلا سا جوبن نہین یار کا
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

تم آئے جو اے یار آغوش مین
مرے جسم بیجان مین جان آگئی

مظفر نہین ہے سبب بے قرار
طبیعت کسی پر ضرور آگئی

جناب سید محمد مصطفے حسین صاحب مصطفے اکبر آبادی

نہ آئی طبیعت مگر آگئی ہے
وہ صورت مری دلکو تڑپا گئی

نہ ثابت رہی نیت پارسا
جو دیکھا وہ بت ٹوٹ کر آگئی

نہین مصطفے اوسکا میرے پتا
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

جناب حکیم بانکے لال صاحب مسیح اٹہوری طبیب سول شفاخانہ

نہین بسمل یار کی اب احتیاج
شہادت مجھے خون مین نہلا گئی

قضا کا ہی امڈون بھر سامنا
طبیعت ہی قاتل پہ ہے آگئی

جناب لالہ ہر پرشاد صاحب مضطر کمپونڈر شفاخانہ سلون

تجلی جو تیری نظر آگئی
تو موسی کے مانند تڑپا گئی

مجھے نزع مین بھی دکھائی نہ شکل
تڑپتی ہوئی روح شیدا گئی

الٰہی یہ ہے کونسا خوش گلو
کہ جسکی صدا دل کو تڑپا گئی

نہ پھولوں مین ہے بو نہ گلشن مین رنگ
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

جناب عبد المجید صاحب مجید شاگرد جناب واحد تھانوی

شب ہجر کی تھی وہ پرسوز آہ
فلک کے کلیجے کو تھرا گئی

پرتیان ہو کیسے اے مجید
طبیعت کسی بت پہ کیا آگئی

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برایہ شاگرد جناب

ہوا تیری اوبت مجھے بھا گئی
عجب کیا طبیعت اگر آگئی

تڑپتا ہی چھوڑا جبکے تونے یار
یہ کیا دل مین لو بیوفا آگئی

جناب امچرن لال صاحب مشتاق گورکھپوری

جو کرتا ہوں ان سے سوال وصال — وہ کہتے ہیں تیری قضا آگئی

جناب عبدالرحیم صاحب مقبول شاگرد جناب ساقی

وہ دلبر سینے سے لپٹا ہی — اسی آرزو مین قضا آگئی

جناب سید منت حسین صاحب منت مدرس

ہوئی سیکڑوں دل اسیر بلا — اگر زلف جانان کی بل کھا گئی

جناب سخاوت علی صاحب موج لکھنوی

ہر اک رنگ مین رنگ لیتا ہے گا — تجلی پکاری کہ مین آگئی

جناب حکیم نعیم الزمان خانصاحب نعیم مرحوم شاگرد جناب

شب وصل کیسا ستم ڈھا گئی — ہنسی آگئی ہو نہ ہو شرما گئی

لبوں پر جو آنکے ہنسی آگئی — مرے دل کو پہلو مین تڑپا گئی

ستایا تھا غم نے تو دل کو بہت — مگر اسکے آتے قضا آگئی

کھٹک دل پہ آکے صدمہ ہوا — یہ کس کی نکیلی ادا بھا گئی

تصور مین کیسے وہ بیباک تھے — شب وصل انکو حیا آگئی

شب وصل بولے ہٹو دور رہو — طبیعت کنا کش سے گھبرا گئی

لگائے جو قاتل نے مٹا کئی — تو زخموں کو میرے ہنسی آگئی

حیا سے مٹا لطف دیدار کا — نظر انکی ملتے ہی شرما گئی

وہ تیوری چڑھائے جو آتے ہیں آج — خدا جانے کس کی قضا آگئی

ہوئی یاس کو جب کسی کی تلاش — مجھے بیکسی آکے بتلا گئی

کہا دل نے آرام کرتے ہیں آپ — تڑپتے تڑپتے جو نیند آگئی

سرہانے ابھی کیون ہو گرم خرام — قیامت کو آنا تھا سو آگئی

چھٹے غم سے ہاتھوں سے ہم تو نعیم — نہ آتے اگر وہ قضا آگئی

جناب سید نیاز احمد صاحب نیاز مہتمم سہوار شاگرد جناب امیر

شرارت پہ جب وہ ادا آگئی — حیا اور شوخی کو لڑوا گئی

دھوان می کی بھٹی سی اٹھتا ہے — کہ ستوں کے سر پر گھٹا چھا گئی

زمین پر مری گردشین دیکھکر — فلک تیری گردش بھی چکرا گئی

تڑپ دیکھکر دل کی اس شوخ نے — کہا میری شوخی اسے آگئی

یہ ہر دم ترقی پہ ہے انکا حسن — کہ انکی طبیعت بھی گھبرا گئی

گیا دل تو کیا غم بھی ہے رنج ہے — کہ ساتھ اسکے تیری تمنا گئی

حسینوں نے جھگڑا اٹھایا ہے — قیامت مرے گور مین آگئی

جناب نظمی گلشن آبادی

انا کو تری دل مرا بھا گیا — مرے دل کو تیری ادا بھا گئی

ہنساتے ہیں یون دل کی صورت کو وہ — ہنسی دیکھو وہ آئی وہ آگئی

مسل ڈالا دل کو تری یاد نے — کلیجے کو تیری نظر کھا گئی

تمہاری ہی صورت پہ عاشق ہوئے — تمہاری ہی سیرت پسند آگئی

مرے دل کے دل ہی مین ارمان رہے — شب وصل کیا آئی اور کیا گئی

جو نظمی کیا عزم ملک عدم — تو رستا بتانے کو موت آگئی

جناب روپ کشور صاحب نامی شاگرد جناب ساقی

کلی دل کی کھلتے ہی مرجھا گئی — خدا جانے کس کی نظر کھا گئی

نہ نکلی کوئی اپنی دل کی ہوس — جو وصلت مین انکو حیا آگئی

جوانی مین تھا لطف عشق بتان — گیا موسم گل خزان آگئی

دل مضطرب نے جگایا مجھے — اگر نیند نامی ذرا آگئی

جناب غلام محمد صاحب ناظم کلرک دفتر کو سپرنٹنڈنٹ پولیس

شب غم نکلتی نہیں تن سے جان — مری موت کو کیا قضا آگئی

مین دل تھام کر رہ گیا — جہان اچھی صورت نظر آگئی

شگفتہ تھی کل تک تو نرگس بیان — خدا جانے کس کی نظر کھا گئی

یہ غزل کہنے کے بعد انتقال ہوا۔

پریشان ہوا اور ناظم کا دل
جو مشاطہ زلف انکی سلجھا گئی

جناب منشی محمد عبدالرحمن صاحب تیز وکیل بریلی شاگرد جناب

تجلی کسی کی نظر آ گئی
کہ جو جلوہ طور دکھلا گئی

ہوا تھے پر افشان مجنون یار
ستارون کی جھرمٹ کو شرما گئی

ترے دل کو تیز یہ کیا ہو گیا
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

جناب محمد فضل اللہ صاحب ناظر اوناؤ شاگرد جناب حکیم لکھنوی

نظر جسطرح یار کی ہے پھری
مقرر کسی کی قضا آ گئی

وہ حسن اب انکا ناظر رہا
خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

جناب محمد نعیم صاحب نعیم از اترولہ

یہ زردی سی چہرہ پہ کیون چھا گئی
طبیعت کسی پر مگر آ گئی

یہ بیتابئ دل رہ عشق مین
در یار تک ساتھ پہونچا گئی

جناب نیاز علی صاحب نیاز شکارپوری وارد حال لکھنؤ

گلہ قسمت بیجا کا زیبا نہین ہے
کہ مجھکو ہر اسکی ادا بھا گئی

ہوا مین ادا سے بھی پہلے نیاز
گئی تو سہی جان بیجا گئی

جناب منشی بھگوت سہاے صاحب ناظر ناظر عدالت دیوانی

اسے دیکھکر پہلوے غیر مین
طبیعت کسے کی سزا پا گئی ہے

جناب محمد نجیب الدین صاحب نجیب محرر روبکاری بستی

کسی دل جلے جیکر دہ نجیب
دھوان دھار ہر سو گھٹا چھا گئی

جناب پرتاب سنگھ صاحب نسیم دہارو والوی

تصور دہن کا ترے جب کیا
عدم کی حقیقت نظر آ گئی

جناب منشی کرشن سہاے صاحب نغز نگرامی تخلص

فقط چار دن کی تھی سب دل لگی
جوانی بھی رنگ اپنا دکھلا گئی

جناب حامی سید محمد صاحب نیر بریلوی شاگرد جناب امیر

مجھے کچھ نہین اسکی پروا صنم
مجھے تیری ترچھی نظر کھا گئی

جناب سید محمد عسکری صاحب تسیم شاگرد جناب امیر

قیامت بھی چل پھر کے گھبرا گئی
مرے دشت وحشت مین چکرا گئی

یہ کیا میری وحشت کو سوجھ آ گئی
مجھی سے مرے نیک اڑوا گئی

نظر طرز حیرت سے تیلا گئی
خموشی وہ تصویر سکھلا گئی

چمک درد دل کی شب ہجر مین
چمک حسن کی مجھکو دکھلا گئی

کہا ہمکو گھیرے تھے ناز و ادا
طبیعت تری کسطرح آ گئی

یہ شیشون مین آدھی ہی دخت رز
اسے شیخ جی کی نظر کھا گئی

مرے گھر مین آئی جو شام بلا
مین سمجھا کہ آئی مری آ گئی

ابھی تھا نشے مین ساقی مرا
نہین تو صراحی سے صہبا گئی

نہ دل تک مگر آئی ظالم کی چوٹ
کلیجے پہ پڑتے ہی کترا گئی

نہین ایک دم میری گردش کو چین
مرے ساتھ رکھکر یہ چکرا گئی ہے

قیامت کی چھبتی کل اغیار نے
کسی مجھپہ اور آپ پر چھا گئی

وہ انگلے سے دل کی کہان تو چلن
حسینو تمہاری نظر کھا گئی ہے

ادا سے ہی بڑھ کر بکھری وہ زلف
کہین سکا نہ رکھا جسے پا گئی

قیامت تھی برق تبسم کی یاد
مرا درد دل اور چمکا گئی

جہان فصل گل سن مین آیا بجا
گھٹا آکے سر پر مرے چھا گئی

برا یاد کا سیرت دشمن کی ہو
انھین خواب مین آکے چونکا گئی

طبیعت جو آئی گیا دل سے صبر
یہ ظالم بھرے گھر کو لٹوا گئی

شرارت سے جو کی دل نے بولی وہ زلف
کہ مجھسے نہ اڑ مین تجھے پا گئی

کھلے پھول تب سے کیا کیا نسیم
وہ پھولون مین آکے بسا گئی

جناب حکیم محمد احمد اللہ صاحب واثق حلیمی شاگرد جناب قلق

یہانتک کیا سیسنے نالون نے تنگ
شب ہجر بھی مجھسے گھبرا گئی

نہیں ہاں طپش مرغ بسمل سے کم — نگہ فتنہ گر تیری تڑپا گئی

ارادہ شب ہجر مرنے کا تھا — امید وصال آ کے بہلا گئی

شب وصل آئے مرے گھر وہ کیا — مرے جان میں جان سی آ گئی

ہوئی دیکھ کر حور اسکو خجل — پری دیکھ کر اسکو شرما گئی

نچھوڑا اسرا تیری الفت نے ساتھ — مجھے قبر تک آ کے پہونچا گئی

تمھیں حضرت دل بتاؤ ہمیں — رہی آبرو عشق میں یا گئی

ابھی کیا تھا واثق ابھی کیا ہوا — انھیں شوخیوں سے حیا آ گئی

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب ثمر غازیپوری

مری تیرہ بختی بھی کام آ گئی — گھٹا بنکے سینے پہ پر چھا گئی

کمر تک جو زلف چلیپا گئی — نزاکت پکاری بلا آ گئی

ہوا دل لگاتے ہی شوق وصال — طبیعت نہ آئی قضا آ گئی

شب وصل بھی ہم وہ تنہا تھے — کہ جب اٹھ گئے سب حیا آ گئی

بہلتا تو جنت میں حوروں سے دل — مگر کیا کہوں تیری یاد آ گئی

ہے بیتابی دل ترقی پر آج — طبیعت کہیں ہو نہ ہو آ گئی

اٹھا بیٹھے بیٹھے کلیجے میں درد — یہ کس شوخ کی یاد تڑپا گئی

کرامات پیر مغان دیکھیے — اٹھاتے ہی ساغر گھٹا چھا گئی

نہ پوچھو ثمر کو یہ کیا ہو گیا — خدا جانے کسکی نظر چھا گئی

جناب منشی دلیپ سنگھ صاحب ہوش ساکن تہانہ بھون

وہ آنکھ اسکی لڑ کر جو شرما گئی — خدا جانے کیا بات یاد آ گئی

نصیحت ہے بیفائدہ ناصحا — طبیعت جدھر آ گئی آ گئی

کبھی اسنے آکر خبر تک نہ لی — مری جان ہونٹوں پہ آ گئی

لڑکپن تو اس شوخ کا تھا ہی تھا — مگر ہاں جوانی غضب ڈھا گئی

نہ پوچھو کہ کیوں ہوش بیہوش ہے — تمھاری ادا اسکو تڑپا گئی

جناب سید فدا ذاکر حسین صاحب آیا تخلص شاگرد جناب جلال

تری چال اسکو بھی بہکا گئی — قیامت بھی بیچ میں آ گئی

ہوا بھی جو آئی در یار سے — مرے پاس سے راہ کترا گئی

نصیحت سے ناصح کے ہوگا کچھ — طبیعت جدھر آ گئی آ گئی

کسی کی جھلک کس قیامت کی تھی — مرے دل کو سینے میں تڑپا گئی

نہ کرنا کوئی آرزو اور تم — یہ حسرت مری مجھکو سمجھا گئی

ضرورت نہیں شرمانے کی کچھ سوا — لحد پر مرے بیکسی چھا گئی

اشارے یہ میرے خموشی سے تھے — کہ انکی طبیعت کہیں آ گئی

وہی آئیں یا آئے انکا خیال — طبیعت اکیلے تو گھبرا گئی

تصور نے بھی اسکی لیں چٹکیاں — کبھی دل کی میرے تمنا گئی

اجارا نہیں ہمیں واعظ کا کچھ — ہمیں دل سے بنت عنب بھا گئی

محبت میں رو رو کے کہتی ہے نگہ — میں اپنے کیے کی سزا پا گئی

چلا جھکے اس قہر کی کوئی چال — کہ بس سے قیامت بھی گھبرا گئی

نہ آئی شب وصل جو سامنے — تری شرم کیا مجھسے شرما گئی

نکلنے نہ پائی جو دم بھر کوئی — مری آرزو دل میں گھبرا گئی

مذاق سخن آس پاس اب وہ نہیں — طبیعت کدھر سے کدھر آ گئی

جناب بھرگدیال سنگھ صاحب یاد شاگرد جناب [illegible]

خدا جانے اب جی میں کیا آ گئی — کہ غیروں کی صحبت انہیں بھا گئی

کہانی میں کرتا تھا اظہار درد — مگر کیا کہوں انکو نیند آ گئی

ہنسی ہو رہی ہے مری باغ میں — گلوں میں صبا راز پھیلا گئی

نظر آتے ہو یاد زار و نزار — خدا جانے کسکی نظر کھا گئی

جناب محمد یسین صاحب یسین از ہوگلی

کسی برق وش کی جو یاد آ گئی — تو کیا کیا مرے دل کو تڑپا گئی

کہیں الفت میں ہمارا شکار ہے	خدا جانے کس کی نظر کھا گئی	سبب کچھ ہی ہو موت کا آ ہو	یہ غفلت می ...
نہیں دل کا پہلو میں پتا پتا	خدا جانے کس کی نظر کھا گئی	الٰہی برق کس پہ جوانی چلی	کھلا کچھ نہ کیا آئی پیری گئی
خدا کے لیے جلد آ اے اجل	بہت روح فرقت میں گھبرا گئی	انھی تیوروں کا جو دیکھا جمال	مجھے تیری قسمت نظر آ گئی
تصور جو یثرب کا مسکن ہوا	تو جنت کی فوراً ہوا آ گئی	ہماری نقاہت کا دیکھا جو زور	نزاکت حسینوں کی شرما گئی

جناب شیخ محمد یحیی صاحب یحیی ناظر عدالت فرخ آباد

جو زلف اسکے رخ پر کبھی آ گئی	میں سمجھا قمر پر گھٹا چھا گئی

دم غسل میت تری تیغ نے	مجھے خون میں آ کے نہلا گئی
حسینوں کی رنگت کا کیا اعتبار	ذرا دھوپ میں نکلے سنولا گئی
تہ تیغ کچھ ایسی راحت ملی	کہ آنکھیں جو ہیں بند نیند آ گئی
حیا سے نہ آنکھیں کھلیں وصل میں	شہیر اسکی شوخی بھی شرما گئی

جناب میر محمد نوح صاحب شہیر از مچھلی شہر

ادا دل کو جو بھا گئی بھا گئی	طبیعت جدھر آ گئی آ گئی
کس افسردہ دل کی اجل آ گئی	اداسی سی کیوں ہر طرف چھا گئی
تری یاد فرقت میں جب آ گئی	گھڑی بھر طبیعت کو بہلا گئی
سیہ کاری رندوں کی کام آ گئی	گھٹا بن کے تر دامنی چھا گئی
اڑا لے گئی دل لگاوٹ تری آنکھ	جسے ڈھونڈھتی تھی اسی پا گئی
شب وصل یہ بیحجابی تری	کہ بے پردگی کو بھی شرم آ گئی

بی حفیظا جان صاحبہ ادا طوائف سہارنپور وارد لاہور

سنبھل بیٹھو رندو گھٹا چھا گئی	وہ ساقی وہ مینا کرم آ گئی
ہوا کچھ نہ دل میں تمہارے اثر	عبث آہ تا عرش اعلے گئی
تری زلف سے کیوں الفت جو تھی	سیاہی شب ہجر کی بھا گئی

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی اس طرح میں (وحشت دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو) جنبان قافیہ بھی نہو ردیف
۱۰ ستمبر تک اس طرح میں (تم ہمیں جان گئے ہم تمہیں پہچان گئے) پہچان قافیہ گئے ردیف
۱۰ اکتوبر تک اس طرح میں (بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے) ارمان قافیہ جائیے ردیف

صنمخانۂ عشق

یہ غزل غلطی سے یہان درج ہوئی ہے

مصرع طرح پیام یار

وحشتِ دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی کی

ضبط کرنے مین جو لطفِ غمِ پنہان بھی نہو
اے بتو ایسے ستم کا کوئی پرسان بھی نہو

دیکھکر آنکھین حسینون سے لڑانا ایدل شہ
نگہِ شوخ کی جانب صفِ مژگان بھی نہو

اسطرح کہنا مری حالتِ دل اے قاصد
بات بھی کوئی نہ بگڑے وہ پریشان بھی نہو

میرے گھر مین شبِ وعدہ بھی نہ آنا کیا خوب
ایفلک تیری خوشی ہے کہ وہ مہمان بھی نہو

شرم سی سر نہ اُٹھا صبح تک اُنکا شبِ وصل
چھیڑنے سے کوئی اسطرح پشیمان بھی نہو

کیا ستم ہے کہ عدو وصل سے دلشاد رہین
وہ دل آزار مرے حال کا پرسان بھی نہو

شیخ جی کہتے پھرے نشے مین پی پی ہمنے
راستباز ایسا کوئی مردِ مسلمان بھی نہو

ہائے کچھ حد بھی ہے اِس شوخی و بیرحمی کی
وہ مجھے قتل کرے اور پشیمان بھی نہو

صبر کیونکر دلِ بیتاب کو آئے شبِ ہجر
جی بہلنے کو جو یادِ رخِ جانان بھی نہو

اُٹھ کے کعبے سے صنم خانے مین ہم جا بیٹھے
تجسا او بت کوئی غارتگرِ ایمان بھی نہو

لائی ہے آگے مرے اُنکو یہ کہکر شوخی
وہ بھی کیا حسن جو پردے سے نمایان بھی نہو

جلوہ یار دکھائے مجھے یون نیرنگی
ایک صورت سے عیان بھی ہو نہان بھی نہو

جو ستم ہوتا ہے احسان سمجھتا ہون کرم
مسلکِ عشق مین ایسا کوئی نادان بھی نہو

اُن سے یہ وعدہ تو احسان عدو کے آگے
جس طرح مجھسے نہین کی ہے یونہین ہان بھی نہو

جناب سید اعظم الدین حسین صاحب اعظم شاگرد جناب شہیر رئیس قصبہ جلالی کے

ہان نمک پاش اگر حسن ملیحان بھی نہو
تو مرے زخمِ جگر کا کوئی پرسان بھی نہو

قابلِ رحم نہ کیون حال ہو اُس بیکس کا
جسکا جز مرگ غریبی کوئی پرسان بھی نہو

تجکو درکار ہے وحشت مین وہ پیراہن تن
جسمین دامن بھی نہو اور گریبان بھی نہو

اسکا غنچہ نہ بڑھائے جو مسرت دل کی
تو مرا زخمِ جگر یون کبھی خندان بھی نہو

آرزو کیون رہے وصلِ بتِ ہرجائی کی
جب وہی دل مین نہین ہے تو پھر ارمان بھی نہو

ذاتِ احمد جو نہو باعثِ نظمِ خلقت
تو مدون کبھی مجموعۂ امکان بھی نہو

جناب منشی ہرشنکر پرشاد صاحب احقرؔ پیشکار ریاست سورجپورہ شاگرد جناب داغؔ

دل وہ کیا جسمین کہ درد و غمِ ہجران بھی نہو
آدمی کیا کہ جسے عشقِ حسینان بھی نہو

غمزۂ و ناز ہون معدوم جہان سے احقرؔ
وحشتِ دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو

جناب مولوی سید علی اکبر صاحب بہادر بدرؔ منصف صفی پور رنگہ

زندگی خاک ہے جب دولتِ ایمان بھی نہو
چشمِ دل کور ہے گر جلوۂ عرفان بھی نہو

شعلۂ در سینے مین کیا نالۂ سوزان بھی نہو
شمع فانوس کے پردے مین فروزان بھی نہو

دامِ گیسو مین اگر ہو دلِ دیوانہ اسیر
قید زنجیر تو کیا حاجتِ زندان بھی نہو

گر وہ طناز بصد ناز چلے مثلِ پری
منفعل کبک ہو ایسا کہ خرامان بھی نہو

چشمِ عبرت سے اگر حال خزان کا دیکھے
روئے گل بزمِ چمن مین کبھی خندان بھی نہو

نخوت و کبر نے آخر کیا قارون کو ہلاک
دولت و مال پہ اپنے کوئی نازان بھی نہو

نہ کوئی ساتھ ہے اے بدرؔ نہ کچھ زادِ سفر
یا خدا ہم سا کوئی بےسر و سامان بھی نہو

جناب شیخ عزیز الدین صاحب برقیؔ ساکن سیام چوراسی حال وارد گوالیار

ہائے افتادگیِ عشق دو عالم مین کوئی
دستگیری کو مری یان بھی نہو وان بھی نہو

ہون تو ہون عشق بھی اور حسن بھی دونون باہم
گر نہو بلبلِ نالان گلِ خندان بھی نہو

ہائے غضب شہر مین دیوانہ نہ رہنے پائے
اور وہ آوارۂ کہسار و بیابان بھی نہو

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیرؔ دہلوی حال نقشہ نویس محکمۂ اپیل راج جیپور

دل لگی کو ترے عاشق کے ہوئی ہے پیدا
گر نہو وہ تو جہان مین شبِ ہجران بھی نہو

کوچۂ یار مین جانے کا مزا جب ہے بصیرؔ
خوفِ اعدا بھی نہو دہشتِ دربان بھی نہو

جناب اکھوری شیونندن پرشاد صاحب بہارؔ ہیڈ ماسٹر اسکول آروشاگرد جناب داغؔ

مر گیا کوئی کسی پر کوئی پرسان بھی نہو
ایسا بیرحم جہان مین کوئی انسان بھی نہو

مشغلے سے کوئی کب تک رہے بیکار بہارؔ
کوئی غیرون سے ہنسے اور کوئی گریان بھی نہو

جناب محمد ابراہیم صاحب تابش برادر جناب طالع پولیس انسپکٹر سرائے تعلق ٹھکور دسٹرکٹ

جلوہ حسن کو گر تیرے زلیخا دیکھے
پھر کبھی اُسکو خیال مہ کنعان بھی ہو

اِن حسینون کو تو دعوے ہے مسیحائی کا
یہ ستم ہے کہ مری درد کا درمان بھی نہو

جناب سید جواد حسین صاحب جواد رئیس قصبہ منجھن پور پرگنہ کراری

کوے جانان کی بہار ایسی ہی مرغوب مجھے
سیر فردوس کی خواہش کسی عنوان بھی نہو

جناب امیر حسن صاحب حسن از مارہرہ شاگرد جناب داور

یہ کسے دل کہتے ہو تم وصل کے خواہان نہیں
مال بھی جائے طبیعت مری شادان نہیں

گر یہی ہے تو لگا دیجیے اِک اور چھاوا
آپکی ہٹ بھی ہی قتل مسلمان بھی ہو

ہو گیا صاف عیان آج تمہارا مقصد
دل بھی دیدون مین تمہین اور مرا احسان نہیں

اُنکی بیرحمیون پر مجھکو ہنسی آتی ہے
دل دکھاتے بھی ہین اور کہتے ہین گریان نہیں

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی ضلع گیا تحصیلدار مہگوان پرگنہ سوتہال

ہجر معشوق مین مجنا کوئی گریان بھی نہو
حال عشاق یہ تمنا کوئی خندان بھی نہو

یون اُسیڑنے کو تو دنیا مین بہت گھر اُجڑے
پر مرے دل کی طرح سے کوئی ویران نہو

عکس آئینے مین وہ دیکھ کے اپنا بولے
کون وہ ہے جو مجھے دیکھ کے حیران بھی نہو

جناب خورشید علی صاحب خورشید شاگرد جناب ریاض ساکن شہر متھرا

لطف کیا رقص مین گر جنبش مژگان بھی نہو
صف بھی اُلٹے نہ کبھی حشر کا سامان بھی نہو

کاٹ کر اپنا گلا سر کو حوالے کردین
ہم مین ہمت جو ہو سفاک کا احسان بھی نہو

اے جنون لطف ہو جو میرے گریبان کیطرح
تیرے ہاتھون سے یہ دامان بیابان بھی نہو

جذبہ عشق سے وہ خود جو مرے گھر آئین
کام بنجائے مرا غیر کا احسان بھی نہو

ہم نہ کہتے تھے کہ پچتاؤگے اِکدن خورشید
آدمی کام کرے وہ کہ پشیمان بھی نہو

جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب آتی فرخ آبادی مقیم بمبئی شاگرد جناب تاب

جلوہ گر دل مین خیال رخ جانان بھی نہو
چشم یعقوب مین نور مہ کنعان بھی نہو

دل وہ ہے جسکو ٹھکانا نہ ملے دنیا مین
درد وہ دل مین ہے جسکا کہین درمان نہیں

رخِ روشن سے جو ہٹجائے تری زلفِ سیاہ
چاند بدلی مین چھپے مہرِ درخشان بھی نہو

خود ہی بلوایا مجھے اور چھپایا مُنہ کو
سرِ محفل کوئی اسطرح پشیمان بھی نہو

چین کسطرح سے آئیگا اِسے کہیے تو ذرا
جب مرے دل کی جگہہ آپکا پیکان بھی نہو

درد وغم رنج والم کا ہے مرے پاس ہجوم
دل وہ کس کام کا جسکا کوئی خواہان بھی نہو

دل دیا یار کو اور پوچھا نہ کچھہ نام ونشان
تجھسا ذائق کوئی کونین مین نادان بھی نہو

جناب مولوی عبدالرؤف خانصاحب نضار ازاندوری پرائیویٹ سکرٹری ولیعہد ریاست بھوپال

دلِ مجروح پہ کوئی نمک افشان بھی نہو
یا خدا مجھسا کوئی بے سروسامان بھی نہو

ایک تو ظلم کرو اور پشیمان بھی نہو
اور پھر اُسپہ یہ طُرّہ کوئی نالان بھی نہو

آفتین ساری جہان مین ہین ہمارے دم سے
ہم زمانے مین نہون تو شبِ ہجران بھی نہو

شبِ فرقت توکسی طرح سے ٹلتی ہی نہین
اتنا بے شرم کسیکا کوئی مہمان بھی نہو

خود نہین مجھسے طلب کرتے وہ یہ چاہتے ہین
دل کا دل ہاتھہ لگے اور کچھہ احسان بھی نہو

آپ سے کام نہین آپ کی تیر سے کیا کام
آپ گر دل مین نہین آپکا ارمان بھی نہو

اسلیے چھین کے دل آئے تھے مہمان بنکر
آپ کی طرح کسی کا کوئی مہمان بھی نہو

جھوٹے اقرارون کو بس رہنے دو مین باز آیا
اب جو انکار نہین ہے تو یہ ہان ہان بھی نہو

حشر کے دن ہی سہی وعدۂ دیدار وہ دے
کہین ایسا تو نہو یان بھی نہو وان بھی نہو

عوض اک بوسے کے دل مانگتے ہین مجھسے
پھر یہ کہتے ہین کہ دیکھو تمہین نقصان بھی نہو

یا خدا اُسلئے وہ کہتے ہین ڈراتا کیا ہے
توہی حشر مین تیرا کوئی پرسان بھی نہو

گر نہون حضرتِ واعظ سے بنالے دانے
سچ تو یہ ہے کہ کوئی حور کا پرسان بھی نہو

پیچ بھی کھائے نہ وہ جسکو کہ کالے ڈسجائین
تم جسے زلف سونگھادو وہ پریشان بھی نہو

دیکھو ہو جائیگی یہ نرم کلائی دوہری
سخت جانون کا یہ خون ہے کہین آسان بھی نہو

جناب مولوی ریاض الدین امجد صاحب ریاض وکیل منصفی متھرا

جانِ جان عشق سے پھر کوئی پشیمان بھی نہو
دل بھی پہلو مین نہو سینے مین ارمان بھی نہو

سارا اُس زلفِ معنبر کا ہے جھگڑا ورنہ
وحشتِ دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو

وجہ کیا کیون نہ تحیر ہو تہین دنیا مین
آئینہ خانے مین جو آئے وہ حیران بھی نہو

کیا کرون حضرت عیسی تپِ فرقت کا بیان
وہ مرض ہے کہ حضور آپ سے درمان بھی نہو

دوستو ایسے جو ہون وصل کے دن کیا کہنا
کوئی دشمن بھی نہو اور شب ہجران بھی نہو

بطِ مے بھی نہ اوڑے حیف ہے جھولا نہ پڑے
ساقیا باغ مین برسات کا سامان بھی نہو

ذکر پر حورون کے اتراتے ہین کیسے واعظ
غیب کی بات پہ آتا کوئی نادان بھی نہو

جناب زوار حسین صاحب زوار خلف محمد ابرار حسین صاحب مرحوم شاگرد جناب لالی بدایونی

باغ کیا جائین جو وہ سروِ خرامان بھی نہو
دل ہو کیا شاد جو آرام دل و جان بھی نہو

جناب قاضی سید سرور علی صاحب سرور رئیس قصبہ مہونہ شاگرد جناب قدر بلگرامی

شرطِ الفت ہے کہ دل ہجر مین نالان بھی نہو
لاکھ وحشت ہو مگر چاک گریبان بھی نہو

نہ تو محرم کی خبر تمکو نہ دوپٹے کا خیال
تمسا دنیا مین تو اللہ کوئی انسان بھی نہو

واہ کیا خوب ذرا کیجیے انصاف حضور
جان دے کوئی مگر آپ پہ احسان بھی نہو

نہ چلین چال قیامت کی وہ بن ٹھن کے اگر
تا ابد فتنۂ محشر تو نمایان بھی نہو

پردہ پوشئ محبت کا تقاضا ہے یہی
لب تک آئے نہ فغان چاک گریبان بھی نہو

پھر ہے کیا آبلہ پائی کا مزا اے سرور
تلوون مین جب خلش خارِ مغیلان بھی نہو

جناب شیخ میران بخش صاحب سخن متوطن قصبہ منجھن پور مدرس تحصیل سراتھو

مرگِ اغیار سے انگشت بدندان بھی نہو
جب تعلق نہین تمکو تو پریشان بھی نہو

خانۂ دل سے نکلنے کا نہین لیتے نام
مثلِ ارمان و تمنا کوئی مہمان بھی نہو

کعبۂ دل مین جگہہ دی ہے بتو تمکو ہمنے
الحذر ہمسا کوئی دشمنِ ایمان بھی نہو

رنج وہ رنج ہے عاشق کا کہ خالق کی پناہ
درد وہ درد ہے جسکا کوئی درمان بھی نہو

جناب محمد محسن صاحب سحر ہاپوری خلف جناب منشی محمد مبارک علی صاحب تحصیلدار نگہاٹ

باغ کی سیر مجھے خار نہ دے کیون تنہا
ساتھ جب میرے مرا سروِ خرامان بھی نہو

رہ کے دل میرا نہ پھر یاد کیا اس بت نے
بیوفا ایسا جہان مین کوئی انسان بھی نہو

خاک چھانی ہے ہزارون نے رہِ عشق مین سحر
پر مری طرح کوئی چاک گریبان بھی نہو

جناب سید غوث پیران صاحب سید متوطن احسن شاگرد جناب ساقیؔ

وہ حسین چہرے سے اپنے جو ہٹا دے پردہ	شرم سے اُس کے مقابل مہِ کنعان بھی نہو

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

غیر پر داغِ غمِ عشق نمایاں بھی نہو	دل مین ہو دردِ نہان یار سے پنہان بھی نہو
واہ عاشق کی مقدر رہی اچھی تقریر	ناوکِ ظلم کا ہدف بھی ہے نالان بھی نہو
دید مین شرط یہ کرتا ہے وہ آئینہ جمال	دور مین آنکھ تو کیا دیدہ حیران بھی نہو
تو نے اے تیرگیِ گور مچایا اندھیر	کیا ہو پہلو مین جو داغِ دلِ سوزان بھی نہو
دستِ وحشت کی وہ تسکین کرے تو کیونکر	جسم پر جسکے کہین تارِ گریبان بھی نہو
ایسے محبوب سے کسطرح نظر مین سیر ہون	جو مرے دل مین رہے آنکھ سے پنہان بھی نہو
چھپکے آتے ہین نہ آجائے کہین آنکھو حجاب	خانۂ دل مین کوئی حسرت و ارمان بھی نہو
مینے مانا نہین ہر وقت کی صحبت اچھی	ہر گھڑی مجھسے مری جان گریزان بھی نہو
کیا کسی پر وہ کرے اپنی مصیبت ظاہر	جسکے اندوہ و الم کا کوئی پُرسان بھی نہو
دل نہین سینے مین رکھتا ہون وہ پژمردہ کلی	ہو گذرگاہِ بہارِ چمنستان بھی نہو
جو ہوا خواہیِ شمشاد سے رکھے عاشق	ملتفت اُس سے ہمارا گلِ خندان بھی نہو

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ بھگواہوری متصل شہر مظفرنگر

اُس سے پھر مہر و وفا کا کوئی خواہان بھی نہو	جو حسین ظلم و ستم کرکے پشیمان بھی نہو
جان دے اپنی جو صبحِ شبِ وصلت عاشق	جز سحر اور کوئی چاک گریبان بھی نہو
پھول تربت سے مری پھینک کے وہ کہتے ہین	ذکر رونے کا تو کیا یان کوئی خندان بھی نہو
اے جنون جامہ دری خاک کرے وہ وحشی	جسکے دامن بھی نہو جسکے گریبان بھی نہو
یہ نیا ظلم ہا کیون آئنہ توڑا صاحب	دیکھ کر آپ کی صورت کوئی حیران بھی نہو
دل جو لیتے ہو تو دو ایک ہی بوسہ صاحب	فائدہ کچھ نہ ہمارا ہو تو نقصان بھی نہو
سخت جان وہ ہون بھلا گند چھری کا کیا ذکر	میری گردن پہ روان خنجرِ بُران بھی نہو
ہائے جس زلف کے سودے مین مری جان گئی	واہ ماتم مین وہی زلفِ پریشان بھی نہو

بے تمکین سچ ہے نہیں قدر مستان کی کچھ غم
دل وہ کس کام کا جسمین کوئی ارمان بھی نہو

روز فرقت وہ اسی چرخ ہے جسطرح سیاہ
ایسی تاریک کسی کی شب ہجران بھی نہو

شیفتہ ڈھونڈھ کے دل اُس سے لگا اپنا
حسن میں جسکے مقابل مہ کنعان بھی نہو

جناب سید علی شیر صاحب شیر جائسی اہل کمیشن منصفی صفی پور

یار جب پاس نہو وصل کا سامان بھی نہو
پھر نہ عاشق سے یہ کہ تن میں مری جان بھی نہو

لطف کیا جب سر شوریدہ کی خاطر ہر دم
سنگ ہاتھوں میں لیے مجمع طفلان بھی نہو

جلوے دکھلاتے ہیں یہ داغ سراپا میرے
روشن اسطرح کبھی سرو چراغان بھی نہو

ہو نہ گر کاکل پیچان رخ تابان پہ ترے
وحشت دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو

شیر دیکھے جو غزل پڑھنے کا میرے انداز
نغمہ زن باغ میں پھر مرغ غزلخوان بھی نہو

جناب محمد ارتضی علی صاحب شاعر شاگرد جناب داغ دہلوی از بھیکن پور

سردہ کیا جسمین ہوائے رخ جانان بھی نہو
دل نہیں جسمین کوئی حسرت و ارمان بھی نہو

واہ رے ضبط کہ بھولے سے شکایت نکرون
ہائے وہ ظلم کرے اور پشیمان کبھی نہو

پختہ مغزان جنون کو بھی نصیحت کیا خوب
آپ سا حضرت ناصح کوئی نادان بھی نہو

باز آئے نہ کبھی جور و جفا سے ظالم
اور اسیر ہو یہ تاکید کہ نالان بھی نہو

جناب صاحبزادہ مشرف یار خان صاحب شرف گلشن آبادی

مین کہین جان کہین دل کہین دلدار کہین
مجھسا دنیا مین کوئی بے سر و سامان بھی نہو

مین نہ مرجاؤن کہین شک یہ بھی ہے خیال
اسقدر قتل عدو پر وہ پشیمان بھی نہو

گھر مین بیٹھے ہین مرے اور مجھی سے پردہ
آپ کی طرح سے دل مین کوئی مہمان بھی نہو

آزمانا ہی شرف کو تو پھر اس لطف کے ساتھ
ظلم بھی اسپہ کیے جاؤ پشیمان بھی نہو

جناب پنڈت جگموہن ناتھ صاحب شوق از باندہ

اے فلک ایسی جفائین تو بہت سی سہ لین
دے مصیبت وہ کہ جسکا کوئی درمان بھی نہو

ہائے اس چرخ سے اور چین کا خواہان ہونا
سمجھا اے دل کوئی دیوانہ و نادان بھی نہو

جستجو ہے کہ نرالی ہی ادا ہو پئے قتل
تیغ ابرو بھی نہو ناوک مژگان بھی نہو

یاس و حسرت غم و اندوہ یہ سب ہین حاضر
دیکھ اے دل کہین انمین ترا ارمان بھی ہو

جناب عبد الرحمن صاحب شاد تاجر و انم باڑی حال مقیم احسن شاگرد جناب ساقی

ایکجون حال کا تیرے کوئی پرسان بھی ہو
وحشت دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی ہو

جناب سید کریم صاحب شوکت متوطن احسن شاگرد جناب ساقی ؒ

آئنہ دیکھ کے اسطرح وہ فرماتے ہین
دیکھ کر شکل مری یون کوئی حیران بھی ہو

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا مانوی جونپوری

شب ہجران کی مصیبت سے نگھبرا شیدا
مشکل ایسی نہین دنیا مین جو آسان بھی ہو

جناب منشی مادھو پرشاد صاحب صابر لکھنوی اہلمد جوڈیشل تحصیل نگھاسن ضلع کھیری

وصل جانان مین رہے ہمکو بھی صابر یہ خیال
لطف حاصل ہو مگر یار پریشان بھی ہو

جناب میر عنایت علی صاحب ضیغم رسالہ اول پ چہارم حیدر آباد کسمنجت حال مقام سکندرآباد

جب کوئی مونس و غمخوار نہین ہو دے مین
وحشت دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی ہو

وہ درازی ہے تری زلف سیہ کی ظالم
بس درازی کے مقابل شب ہجران بھی ہو

جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیز خلف جناب بیدل از مارہرہ

قتل کر کے مجھے تم سر بگریبان بھی ہو
چلو اب جانے دو ایجان پشیمان بھی ہو

خوب اے دست جنون دھجیان اُنکی اُوڑین
اِکی جھٹکے مین سلامت یہ گریبان بھی ہو

دل بھی تم چاہتے ہو جان بھی تم چاہتے ہو
یہ بھی پھیر چاہتے ہو اسکا کچھ احسان بھی ہو

مجکو بیجرم کرے قتل عدو کے آگے
اور وہ سفاک ذرا دل مین پشیمان بھی ہو

کیا جنون خیز طرح بھیجی ہے تمنے یہ نثار
وحشت دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی ہو

اِس ادا پر بت سفاک کے مرتا ہون مین
قتل بیجرم کرے اور پشیمان بھی ہو

حسرتین دل کی شب وصل کچھ ایسی نکلین
کہ سحر تک مرے دل مین کوئی ارمان بھی ہو

جناب احمد علی صاحب عشرت از گیا

وہ اگر زخم جگر پر نمک افشان بھی ہو
ہمسے بیتابی دل کا کوئی درمان بھی ہو

شکوۂ ظلم نہین کرتا بگڑتے کیون ہو
تھی یہ مرضی کہ مرا حال پریشان بھی ہو

کون دے داد وفا کون سُنے قصۂ غم | میرے پہلو مین جو میرا دلِ نادان بھی نہو
وہ نہون پاس تو کیا فرض ہے یہ بھی یارب | میرے پہلو مین دلِ بے سر و سامان بھی نہو
صرصرِ غم کا یہ ایما ہے کہ تربت پہ مری | سایہ گستر کبھی دودِ دلِ سوزان بھی نہو
آفتِ عشق ہے سب دل کی بدولت حسرت | نہ رہے دل تو کوئی اتنا پریشان بھی نہو

جناب پیاری لال صاحب عیش شاگرد جناب خاک کہاکونوی سلمہ

یون خدایا کہین بے قدریِ انسان بھی نہو | دردِ فرقت کا ہمارے کوئی پرسان بھی نہو
کیا عزادار بس مرگ ہمارا وہ بنے | قتلِ عشاق سے جو دل مین پشیمان بھی نہو
وقفِ نظارۂ خوبانِ جہان ہے ہر دم | اپنے مقسوم پہ کیا آئینہ حیران بھی نہو

جناب لالہ میوا لعل صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

صبر لازم ہے نہ اسطرح سے گھبرا اے دل | کون ایسی ہے وہ مشکل کہ جو آسان نہو

جناب محمد وحید صاحب غمگین از ترکلوا سلمہ

آنکھ وہ کیا جو تری دید کی خواہان بھی نہو | دل وہ پتھر ہے کہ جسمین ترا ارمان بھی نہو
ہو اگر لعلِ لبِ یار کا بوسہ حاصل | ہوس سلطنتِ ملکِ بدخشان بھی نہو

جناب شیخ محمد عالیجاہ صاحب فضا لبوانی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

بیقراری کا تو کیا ذکر پریشان بھی نہو | دل حسینون کو نہ دے وصل کا خواہان بھی نہو
دلِ عاشق پہ اگر تیغ نظر آپ لگائین | درد کی طرح کوئی زخم نمایان بھی نہو
ایسیون ضعف کے باعث نہین اُٹھ سکتا ہاتھ | ہے یقین مجھسے تو اب چاک گریبان بھی نہو
اپنا گھر جان کے جاتا نہین دل سے میرے | درد کی طرح الٰہی کوئی مہمان بھی نہو
گُل سے شبنم نے چمن مین یہ کہا رو رو کر | نغمۂ بلبل پہ جو روتا نہین خندان بھی نہو
ستم و جور و جفا کیجیے عاشق پہ حضور | اور پھر آپ کی مرضی ہے کہ نالان بھی نہو
فصلِ گل شکل نہ دکھلائے اگر ہمکو فضا | وحشتِ دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو

جناب نصیر الدین احمد صاحب فریاد شاگرد جناب شاد مرحوم سلمہ

منہ دکھائینگے حسینانِ جہان کیا تجکو | شرم سے تیرے مقابل مہِ کنعان بھی نہو

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر وائس پریسیڈنٹ گنگنج ایجوکیشنل کلب لکھنو

آؤ جب چاہو وہ گھر مین کوئی پرسان بھی نہو
غیر کمبخت کو مانع ترا دربان بھی نہو

کوئی کہتا ہی یہ سنا کر تجھے کیا خوب ہو لطف
گر قیامت مین ستم کا کوئی پرسان بھی نہو

کہتے ہین ہم تو طلبگار ہین ایسے دل کے
آرزو جسمین نہو حسرت و ارمان بھی نہو

ذبح سے پہلے مرے ہونٹ سیے دیتے ہین
بندوبست ایسے ہی یہ کہ نالان بھی نہو

وہ کھڑا ہنستا ہی لاشے پہ مرے یا عجب
خون ناحق کرے اور اسپہ پشیمان بھی نہو

خون دل اپنا اگر ہم نہ کھلائین غم کو
خانۂ دل مین ہمارے کبھی مہمان بھی نہو

حکم یہ ہی نکرو جور و جفا کاٹ دو
تو دو چھری پھیرین گلے پر کوئی نالان بھی نہو

کل شب ہجر مین پھر تجکو پڑیگا رونا
آج اے دل تو شب وصل مین شادان بھی نہو

گر عدو آئے تو دین اسکو جگہ آنکھون پر
اور مرا بزم مین تیرے کوئی پرسان بھی نہو

کوئی کہتا ہی کہیگا کوئی کیونکر قاتل
میرے دامن پہ اگر خون شہیدان بھی نہو

خاک آرام ملے مجکو کہ جب اے ظالم
دل بھی پہلو مین نہو اور ترا پیکان بھی نہو

ہائے کیا قدر ہمارے دل مضطر کی ہوئی
چاہتے ہین کہ ملے مفت پھر احسان بھی نہو

جناب سید عبدالقدوس صاحب قدسی شاگرد جناب برقی میر مدرس مدرسہ سلطانیہ

جسکو دیدے وہ پری ہاتھ کا اپنی چھلا
پھر اُسے آرزوے ملک سلیمان بھی نہو

جناب غلام حیدر صاحب کشتہ قاضی پوری خلف جناب قاضی محمد عبدالرحیم صاحب [illegible]

آنکھ وہ کیا جو نہو دید کی تیری مشتاق
دل وہ کیا جسمین تری وصل کا ارمان بھی نہو

دل بچھڑون سے وہی پاک ہے یعنی جسمین
صدمۂ ہجر نہو وصل کا ارمان بھی نہو

آخرالامر کرے کیا ترا عاشق اے حور
بت پرستی نکرے وہ تو مسلمان بھی نہو

جناب عبدالحمید خانصاحب کامل متوطن میسور حال مقیم ہاسن [illegible] سید اکبر شاگرد جناب [illegible]

دل مین یاد رخ و گیسوے پریشان بھی نہو
ذکر صبح وطن و شام غریبان بھی نہو

کاٹ لونگا مین گلا آپ ہی اپنا قاتل
میرے سر پر تری شمشیر کا احسان بھی نہو

جناب لالہ بالگوبند صاحب لعل فارسٹر علاقۂ تیلیا

عاشقِ زار کو ہو آپ کے تسکین کیونکر | جھوٹے وعدے سے بھی خوش کرنیکو گر ہان بھی نہو
یار ہو پاس بلا سے نہ ہو سامانِ طرب | مے نہو ابر نہو اور گلستان بھی نہو
چشمِ گریان ہے وہ سیلاب مقابل جس کے | ابر باران بھی نہو نوح کا طوفان بھی نہو
سامنے آپ کے چہرے کے خجالت سے کہیں | ماہِ تابان بھی نہو مہرِ درخشان بھی نہو

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ دہلوی

توبہ کرتا ہون مین اب نام بتون کا لیکر | دے کے دل میری طرح کوئی پشیمان بھی نہو
جان بلب عشق مین جسکے مین ہوا وائے نصیب | کیا غضب ہے وہ مرے حال کا پرسان بھی نہو

جناب منشی عبد المجید صاحب مجید کیرتوری حال ملازم فوجداری علیگڈھ

تیرے ہی واسطے دنیا مین ہوئی یہ پیدا | گر نہون مین تو یقین ہے شبِ ہجران بھی نہو
کون پوچھے مجھے قاتل ترے جانبازون مین | گر مرے سر پہ ترا خنجرِ بران بھی نہو
ایسی تدبیر مرے قتل کی نکلے کوئی | بار بھی سر کا اتر جائے اور احسان بھی نہو
ایسے جنون کیا ترے ہاتھ آئیگا اس وحشی سے | جسکے دامن بھی نہو جیب و گریبان بھی نہو
چاہتے ہین مرے دشمن مری ضد سے تمکو | مین نہ چاہون تو تمھارا کوئی خواہان بھی نہو
گر نہو گیسوئے جانان کی محبت مجھکو | وحشتِ دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو

جناب عارب علی صاحب مخزون ساکن کھاتولی شاگرد جناب ظہور عرفانی متوطن شہر

ہے یہ روشن کہ ترے عارضِ روشن کا جواب | ماہِ تابان تو کہان مہرِ درخشان بھی نہو
اسقدر ضبط کی مین تاب کہان سے لاؤن | اشک بنکر مرا دل خاک یہ غلطان بھی نہو

جناب رامچرن لعل صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

جنکی قسمت مین کوئی عیش کا سامان بھی ہو | وصل کا انکو الٰہی کبھی ارمان بھی نہو
یہ تو ممکن ہی نہین جب ہوا سکتا ہمکو | آئینہ شکل تری دیکھ کے حیران بھی نہو

جناب عبد الرحیم صاحب مقبول جاگیردار متوطن احسن شاگرد جناب ساقی

خار کی طرح کھٹکتا رہے دن رات اے ترک | پار سینے سے مرے ناوکِ مژگان بھی نہو

جناب غلام محمد صاحب ناظم کلرک دفتر لوکو سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور شاگرد جناب شید دہلوی

ستم و جور اگر تیرے افزاوان بھی نہو — لب عشاق کو فریاد کا ارمان بھی نہو
یہ مثل سچ ہے اگر راہ ہے دل سے دل کو — ہے قلق ہمکو یہان رنج کہین وان بھی نہو
تفرقہ عاشق و معشوق مین ڈالا جسنے — یا خدا چین اُسے یان بھی نہو وان بھی نہو
دل سے شے عشق صنم مین تو گنوا بیٹھا ہون — کہین برباد مری دولت ایمان بھی نہو
ان پریزادون کی الفت سے بچائے اللہ — چاہیے کا کسی انسان کو ارمان بھی نہو

جناب منشی سید جلال الدین صاحب نظمی گلشن آبادی

دل کہین یار کہین مین کہین احباب کہین — ہائے مجھسا کوئی دنیا مین پریشان بھی نہو
یہ تو ہونا ہی نہین حشر مین داد نہ سُنے — یان نہ انصاف ہو مظلوم کا تو وان بھی نہو
پوچھی پہلے تو تمنا مری پھر سُنکے کہا — یہ تو وہ بات ہے جسکا کبھی امکان بھی نہو
کون اُسے دشت مین وحشی کہے جو اے نظمی — چاک دامن بھی نہو چاک گریبان بھی نہو

جناب منشی محمد عبد الرحمن خان صاحب نیر وکیل دہلی شاگرد جناب یاس لکہنوی

ہم وہ ہین توبہ شکن موسم باران ہی نہو — پی لین دل رحمت مالک سے ہراسان ہی نہو
جسکی زلفون کی محبت مین مرون گھٹ گھٹ کر — وہی بکھرائے نہ بالون کو پریشان بھی نہو
زندگی موت نظر آئے نہ کیونکر مجھکو — مے نہو یار نہو سیر گلستان بھی نہو

جناب حافظ محمد نعیم صاحب نعیم از قصبہ کرسی

پاس اُس بت کے جو اغیار نہین ہین ہمدم — یا الٰہی کوئی دروازے پہ دربان بھی نہو
ایسی محفل مین خدا ہمکو نہ لیجائے نعیم — جس جگہہ حال کا اپنے کوئی پرسان بھی نہو

جناب منشی کرشن سہائے صاحب نغز سیاہہ نویس تحصیل نگھاسن ضلع کہیری اودہ

کرکے عاشق پہ ستم جو کہ پشیمان بھی نہو — ایسے محبوب کا یارب کوئی خواہان بھی نہو

جناب حکیم محمد احمد اللہ صاحب واثق جلیسری شاگرد جناب عطا از جے پور

خواہش تیر نہو حسرت پیکان بھی نہو — وہ بھی کیا دل ہے کہ جسمین کوئی ارمان بھی نہو
چھوڑکے یاد خدا بندے ہوی اُس بت کے — ہمسا دنیا مین کوئی دشمن ایمان بھی نہو
دیکھ لی دست درازی تری اے دست جنون — حیف ہے تجھسے اگر چاک گریبان بھی نہو

جناب سید محمد نور الحسن صاحب ہاشمی صفی پوری

چشم افسون نہ کرے زلف پریشان بھی نہو — وحشتِ دل کا کوئی سلسلہ جنبان بھی نہو
مین جو مر جاؤن وہ انگشت بدندان بھی نہو — ہائے اسدرجہ کوئی بیسر و سامان بھی نہو
وعدۂ وصل کے اقرار سے انکار ہی اب — ہمسے کرتے ہو نہین غیر سے پیمان بھی نہو
ہائے یہ کسکے تصور نے مرے دل سے کہا — ایسے اجڑے ہوئے گھر مین کوئی مہمان بھی نہو
چشمِ میگون رخ گلگون ہو ترا پیش نظر — ساقیا مئے بھی نہو سیر گلستان بھی نہو
نہ تڑپ کر جو اٹھی درد دھڑک بھی نرہے — دل جو سینے مین نہین ناوکِ مژگان بھی نہو
میرا قاتل وہ مہذب ہی کہ بسمل سے کہا — بیزبان ہے دہن زخم تو خندان بھی نہو
زخم کے ٹانکو نپہ پیکان نہین رہنے دیتا — یعنے جو دیکھے وہ انگشت بدندان بھی نہو
ہے وہی داغ جو ہو رو کش فردوس بہار — ہے وہی درد جو منت کشِ درمان بھی نہو
ہاشمی سوز درون قبر پہ جگنو نہ بنے — کوئی سامان نہین ہے تو چراغان بھی نہو

جناب منشی دیپ سنگہ صاحب ہوش ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب واجد

فائدہ اسکے ستانے سے تمھین بتلادو — جس دکھے دل سے کبھی نالہ و افغان بھی نہو
کیا یقین ہو ترے وعدے کا تم محشر مین — کیا کرون گا مین اگر تجھسے وفا وان بھی نہو
آگے قاتل کے مری کیا ہی جھکی ہے گردن — انکے ایون کوئی شرمندۂ احسان بھی نہو

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی مرثیہ گو شاگرد جناب جلال لکھنوی

قتل کر کے مجھے انگشت بدندان بھی نہو — اور پھر اسپہ ستم یہ کہ پشیمان بھی نہو
میرے دیوانہ بنانے کو ہی کافی تری زلف — نہ بہار آئے جنون سلسلہ جنبان بھی نہو
غیر کے گھر کو تو گھر اپنا وہ سمجھے یہ وصال — میرے گھر آکے وہ اک رات کو مہمان بھی نہو
وائے ناکامیِ تقدیر نہو وصل نصیب — تجھسے ارمان مرا دست و گریبان بھی نہو
دلِ ویران مین رہے آکے یہ بولے ارمان — ایسے ڈھنڈھار مکان مین کوئی مہمان بھی نہو
جسکی الفت مین ہمین رونے ہی گذری سب عمر — حیف کی جا ہے کہ وہ لاشپہ خندان بھی نہو
ہر گھڑی دھیان رہے غیر کی دلجوئی کا — دردکا عاشقِ ناشاد کے درمان بھی نہو

اے بت پردہ نشین واہ ری شوخی تیری
صاف ظاہر بھی ہو آنکھ سے پنہان بھی ہو

ہے وہ معشوق کہ جو زلفین بنائے جائے
اور پریشانی عاشق سے پریشان بھی ہو

جانتا کچھ نہین اور شعر بکا کرتا ہے
یاس سا ناسمجھدان اور سخندان بھی ہو

جناب منشی بھرگ دیال سنگھ صاحب یاد شاگرد جناب شمشاد از تحصیل ملی رست نگر

ہاتھا پائی سے کیے چاک ہمارے کپڑے
اور پھر شرم سے کہتے ہو کہ عریان بھی نہو

کشت امید کی سرسبزی و شادابی مین
چشم گریان ہو تو کچھ حاجت باران بھی نہو

خنجر عشق کے وہ زخم ہوا کرتے ہین
کارگر جسمین کسی طرح کا درمان ہی نہو

جناب شیخ محمد یحیی صاحب یحیی ساکن قصبہ اٹہ ناظر عدالت مسافر خانہ

پھنسلے دل رسن زلف کے پھندے مین [illegible]
بیٹھے بٹھلائے کوئی قیدی زندان بھی نہو

دل مین یہ آتا ہے جو یحیی کسی دن ہو خیال
گل کے مانند کہین چاک گریبان بھی نہو

جناب شیخ نعمت اللہ صاحب اختر ساکن پرسدی پور شاگرد جناب مراد گوپاموی

روی روشن کے مقابل تری ای غیرت حور
مہر و ماہ مین کیا مہر درخشان بھی نہو

تو نے پایا ہے عجب حسن کہ جسکے ہمسر
حور فردوس نہو یوسف کنعان بھی نہو

جناب منشی محمد مبین صاحب مبین مہاپال شہری مالک بہار سخن شاگرد جناب یاس لکھنوی

مین وہ بلبل ہون جسے فکر گلستان بھی نہو
قید ہو کر قفس تنگ مین نالان بھی نہو

دید یار وہ کتابی کا نہ بوسہ تم نے
کیا یہ مطلب ہے کوئی حافظ قرآن بھی نہو

اُس سے پوچھے کوئی وحشت مین مزہ کیا پایا
جسکے دامن سے ہم آغوش گریبان بھی نہو

ایک وہ دن کہ چھپا رکھتا تھا محرم سینے
ایک یہ دن کہ مرے دل کا وہ پرسان بھی نہو

آرزو دل کی نکالنی تو بہت مشکل ہے
چشم مشتاق سے کیا عشق نمایان بھی نہو

ٹھیس لگجائے مرے شیشۂ دل کو نہ کہین
درد اٹھکھیلیون سے اٹھکے خرامان بھی نہو

گوے گا ذبح کسی حور کے پہلے ہین جلبیں
اس طبیعت کا الٰہی کوئی انسان بھی نہو

جناب سید ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز بنارسی

یا رب اس طرح کوئی بندۂ عصیان بھی نہو
تر کبھی اشک ندامت سے گریبان بھی نہو

نوٹ یہ غزلین دیر مین وصول ہونے سے بے ترتیب درج ہوئین ۱۲

آپ کے حسن کا شہرہ ہے ہمارے دم سے — ہم نہ پوچھیں تو کوئی آپ کا خواہاں بھی نہ ہو
جان دی تو نے کس امید پہ مبتلا تو بتا — انکا آنا جو سوئے گور غریباں بھی نہ ہو

جناب منشی محمد امین صاحب شستہ اسلام آبادی شاگرد جناب سراج رامپوری کے

دیکھ پائے جو کبھی داغ جگر کو میرے — پھر کبھی سامنے میرے مہ تاباں بھی نہ ہو

غزلیات غیر طرح

جناب سید حسین میاں صاحب سید شاگرد جناب شمشاد لکھنوی مضافات حسین [illegible]

غضب انکی تیغ نگہ ڈھا گئی — جگر پر پڑی دل کو تڑپا گئی
طبیعت پھر اس شوخ پر آ گئی — ادا پیاری پیاری مجھے بھا گئی
نہ دیکھی کبھی شکل روز وصال — شب غم بھی کیا چھاؤنی چھا گئی
شباب آتے ہی حسن دونا ہوا — ادا آ گئی نازکی آ گئی
نہ منہ دختر رز کو لگتا مگر — طبیعت ہی زاہد کی للچا گئی
مرے دل کو شوخی سے مل کر کہا — یہ کیسی کلی تھی جو مرجھا گئی
نظر آتے ہو سخت زار و نزار — تمھیں کس کی سید نظر کھا گئی

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

نظر جب سوئے روئے زیبا گئی — بلا آپ نہ اک ساتھ ہی آ گئی
قدم اپنی وحشت کے کیونکر نہ لوں — مرے ساتھ وہ سوئے صحرا گئی
یہ مانا کہ ہے رقص بسمل عبث — نظر کس کی ہر تماشا گئی
اگر پاک تھے آپ الزام سے — حیا کیوں پسینے میں نہلا گئی
الٰہی یہ تھی کس کی برق نظر — مجھے مثل بسمل جو تڑپا گئی
طبیعت بتوں سے پھری تو مگر — جب اپنے کیے کی سزا پا گئی
اگرچہ ابھی تک بدن میں ہے جان — مگر اس طرح ہے کہ گویا گئی
نہ آیا دم قتل قاتل کو لطف — ہماری مگر جان شیدا گئی
فریب اور کو دیجیے وصل کا — مرے دل سے اسکی تمنا گئی

ابھی تو ہمین کو چھپاتے تھے آپ | نظر دیکھیے کسکی شرما گئی
عیادت کو بھی تو نہ آیا کبھی | مری جان منت اسے ایسی آگئی
دم وصل کھل پڑتے مجھسے مگر | انھین شرم کچھ آکے سمجھا گئی
زر گل اگر ہاتھ آیا نہین | صبا کسکی دولت پر اترا گئی
محبت مین جسکا ہمین خوف تھا | غضب ہے وہی بات پیش آگئی
چھٹا جب سے مجھسے وہ گل پیرہن | کلی دل کی شمشاد مرجھا گئی

جناب غلام قطب الدین صاحب نیازی نظامی دگار غازیپوری شاگرد جناب شمشاد

جو زلف اسکی رخسار پر آگئی | اندھیری سی مہتاب پر چھا گئی
بتا اے خط یار تو ہی پتا | کدھر رونق روے زیبا گئی
گیا صبر کیون الفت زلف مین | الٰہی یہ کیسی بلا آگئی

جناب محمد عبد الاحد صاحب قدس شاگرد جناب شمشاد لکھنوی از بھیرسا ضلع بلیا

پس دفن حسرت بھی کام آگئی | اداسی بنی قبر پر چھا گئی
کہون حال دل کیا مین صبح وصال | شگفتہ کلی تھی کہ مرجھا گئی
پڑی انکی مجھپر کرم کی نگاہ | اثر کچھ نہ کچھ آہ دکھلا گئی
شب وصل کچھ چھیڑ ایسی ہولی | حیا کو بھی آنے مین شرم آگئی
مری قبر پر پھول باسی پڑے | مگر روح جنت مین اترا گئی
نہین رہتی اے قدس کچھ اپنی فکر | جہان پیاری صورت پسند آگئی

جناب خلیفہ محمد ابراہیم صاحب مداح جودھپوری مہتمم گلدستۂ نغمۂ یار شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

بتو کیون ستاتے ہو ناحق ہمین | یہ دل مین تمھارے ہے کیا آگئی
نہ نکلا شب وصل کچھ حوصلا | یہان انکو آتے ہی شرم آگئی
کیا تمنے آوارہ مداح کو | مری فکر دل مین اسے پا گئی

مصرع طرح

ہر چہ پہونچنے ہی (تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے) پہچان قافیہ۔ گئے ردیف۔
۱۰۔ اکتوبر تک (بس بس نکل چلے مرے ارمان جائیے) ارمان قافیہ۔ جائیے ردیف۔

فہرست عطر موجودہ

المشتہر

مصرع طرح پیام یار

تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد نواب صاحب رامپور خلد آشیان

کیا کہین دل سے کہان وصل مین ارمان گئے
ناز کے صدقے تو انداز کے قربان گئے

تم وفا مین تو جفا مین تمھین ہم مان گئے
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

پوچھتا کیا ہی کہان دل جگر اسے جان گئے
جاتے کمبخت کہان سب ترے قربان گئے

کہتے ہین شب کی خوشامد بھی عجب جادو تھی
ماننے کی جو نہ تھی بات وہ ہم مان گئے

وصل مین کہتے ہین کوئی نہین آڑے آتا
ہائے اسوقت کہان میرے نگہبان گئے

بُجھ گئی لو تج جو بالی کی بگڑ کر بولے
ہاتھ ٹوٹین ترے مشاطہ مرے کان گئے

جب مین دروازے پہ دیتا ہون کسی کو آواز
کہتے ہین کہدو وہ گھر غیر کے مہمان گئے

کبھی سونی نہین ہوتی ہے سرائے دنیا
اور دس آگئے دو چار جو مہمان گئے

شیخ جی چھپ کے یہ حجرے مین اوڑانا بوتل
واہ وا آج تو حضرت تمھین ہم مان گئے

قتل پر میرے اُٹھاتے ہو عبث تم بیڑا
سُرخرو بھی ہون وہی نکلے جنھین پان گئے

خاکساری کے مزے خوب اُٹھے دنیا مین
خاک ہم چھاننے آئے تھے یہان چھان گئے

دل کو تاکا کسی ناوک نے تو اللہ رے شوق
بڑھ کے لینے کو بہت دور تک ارمان گئے

ہی وہی حسرت دیدار وہی شوق وصال
دل گیا ہائے مگر دل سے نہ ارمان گئے

لاش پر میری کہا آکے کہ او طالب وصل
کیا ہوا شوق کہان وہ ترے ارمان گئے

آنکھ سے آنکھ ملی وصل مین تو دل نے کہا
وہ گلے ملنے کو ارمان سے ارمان گئے

نیمجان لوٹ کے مقتل مین یہ دیتے ہین صدا
ایک وار اور بھی قاتل ترے قربان گئے

دل مین تم آنکھ مین تم کعبے مین تم دیر مین تم
تم جہان جا ہو چھپو ہم تمھین پہچان گئے

مان کا پان تو مدت سے سُنا کرتے تھے
پان خاطر سے دیا تمنے تو ہم مان گئے

چتونون نے تری سینے کو بنایا چھلنی
ناوکِ ناز کلیجے کو مرے چھان گئے

قاضی و محتسب شہر سدھارے حج کو
سیکڑوں خوب ہوئے ملک کے دربان گئے

خواب مین بھی نظر آتی نہین رندانین فضا
جنمین پھرتے تھے کہان ہائے وہ میدان گئے

حق شناسی کی حقیقت کو انھین نے جانا
اے امیر اپنی حقیقت کو جو پہچان گئے

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب وسیم و جناب امیر لکھنوی

کہتے ہین ناز سے ہنس ہنس کے تجھے جان گئے
تو وفادار نہین ہم تجھے پہچان گئے

کچھ ہمین کوے بتان سے نہین حیران گئے
جتنے بیکس تھے یہان جمع پریشان گئے

الفت کعبۂ ابرو مین ہوئے ہم آخر
شکر صد شکر کہ دنیا سے مسلمان گئے

جب کہا مطلب دل عرض کرون وہ بولے
کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہین ہم جان گئے

مرتے مرتے بھی رہا زلف پریشان کا خیال
کیسے عاشق ترے دنیا سے پریشان گئے

اک ہمین راہ محبت مین نہین ہین برباد
خاک اس کوچے کی آ آکے بہت چھان گئے

ایک بوسے کے لیے وصل مین روٹھے ہمسے
اتنی سی بات پہ تم ہائے برا مان گئے

رشک ان لوگون کی قسمت پہ ہے اس دنیا سے
لے کے دل مین جو تری وصل کے ارمان گئے

واہ کیا تیر لگایا ہے سلامت رہیے
ہم تو اس لطف پہ سو جان سے قربان گئے

شب وعدہ بھی مرے گھر پہ نہ آئے افسوس
آج بھی بات کسی غیر کی وہ مان گئے

حوصلے دل کے نکالونگا مین سب اے اصغر
وصل کی رات جو وہ بات مری مان گئے

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

حشر مین ساتھ لیے وصل کے ارمان گئے
کیا ستم ہے مرا گھر لوٹ کے مہمان گئے

شوق دیدار تھا آنکھون سے نمایان ایسا
دیکھتے ہی مری تصویر وہ پہچان گئے

مین تڑپتا تو شب وصل مین محشر ہوتا
خیر اسی مین تھی کہ تم بات مری مان گئے

اپنے کوچے مین مجھے دیکھ کے فرماتے ہین
ایسے بے صبر بہت خاک یہان چھان گئے

حال عشاق کہون کیا کہ تری محفل سے
چند حیران گئے چند پریشان گئے

حشر کے روز بھی وہ فتنہ اٹھائینگے کوئی
دل خبر دیتا ہے ہم چال سے پہچان گئے

خار کی طرح چبھین گے مرے دل مین رہکر
اسلیے تیرون کے ہمراہ نہ پیکان گئے

مدعی میری طرح ذبح ہون جب ہی الفت
یون تو وہ کہنے کو سو مرتبہ قربان گئے

اجنبی نکلے بھی ہم کہنے نپائے کچھ حال
کہتے ہین دور ہی سے جائیے پہچان گئے

کوچہ یار مین مجمع تھا پریشانون کا
خاک اوڑانے کے لیے کیون نہ تم احسان گئے

جناب سید اعظم الدین حسین صاحب اعظم از قصبہ جلالی

طالب وصل کے گھر آج وہ مہمان گئے
ماننے کی تھی امید مگر مان گئے

خون دل پی کے ترے تیر کے پیکان گئے
بھوکے گھر سے نہ ہمارے کبھی مہمان گئے

روز کے وعدہ باطل سے یہ ہم جان گئے
غیر ممکن ہے وصال آپ سے بے جان گئے

نہ کھلا کچھ کہ عدم والونپہ کیا کیا گذری
لاکھون ہندو گئے اور لاکھون مسلمان گئے

روز یہان آنے کا اتنا تو نتیجہ نکلا
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

مین نہ کہتا تھا محبت سے یہ سنہ دیکھے کی
اب کہان آپ کے وہ عہد وہ پیمان گئے

حیف صد حیف کسی نے بھی نہ راحت پائی
لوگ دنیا مین جو آئے وہ پشیمان گئے

قیدی زلف کی تا مرگ رہائی نہوئی
کوئی اس پھانسی سے چھوٹا نہین بیجان گئے

دیکھ کر حشر مین شرما کے جھکالی گردن
وہ بھری بزم مین کیونکر مجھے پہچان گئے

ضبط نالہ تو بہت مینے کیا محفل مین
زردی رخ سے وہ اعظم مجھے پہچان گئے

جناب محمد نذیر صاحب آزاد انگلش کلرک محکمہ رجسٹری سیتاپور

غم نہین اسکا جو ہم جان سے ایجان گئے
خیر عاشق تو ہمین آپ کا سب جان گئے

طلب بوسہ پہ پہلے تو بہت بگڑے تھے
نہین معلوم کہ کیا سوچ کے وہ مان گئے

حسرتون نے کبھی تنہا انھین جانے ندیا
جب چلے ساتھ ہزارون مرے ارمان گئے

بزم رندان مین تو آنا ہی تھا واعظ کو
پرزے پرزے ہوئی دستار پشیمان گئے

بادہ خوارون سے یہ چھپ چھپکے شراب پینا
شیخ جی آج تو سب آپ کو پہچان گئے

کہے دیتا ہون پھڑک کر ابھی مر جاؤن گا
اوٹھ کے پہلو سے نہین تم جو مری جان گئے

کیا کہون سینے مین جو تھا دل بیتاب کا حال
جس گھڑی کہہ کے وہ اللہ نگہبان گئے

کوچہ عشق مین بھولے سے نجانا آزاد
سیکڑون لوگ یہان آکے پشیمان گئے

جناب منشی محمد علی اصغر صاحب اصغر مچھلی شہری شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

نہیں چھپتا ہی چھپانے سے کبھی عشق کا حال — میری آنکھوں سے مجھے آج وہ پہچان گئے
یان نہ نکلی کوئی حسرت تو سوے ملک عدم — ساتھ لیتے ہوئے اے جان ہم ارمان گئے
ایسا سکتا ہوا دیکھا جو ترا حسن و جمال — مثل آئینہ تری بزم سے حیران گئے

جناب ابو الخیر محمد عبد الحی صاحب آشفتہ شاگرد و برادر خرد جناب شیفتہ بھگوانپوری

میرے آنے کی خبر پاکے چھپے ہو کیسا — ڈھونڈھتا پھرتا ہوں میں تم کدھر اے جان گئے
کیا اسی دن کے لیے آپ سے الفت کی تھی — اپنے آشفتہ کو تم کرکے پریشان گئے

جناب منشی ہر شنکر پرشاد صاحب احقر پیشکار ریاست سورجپورہ شاگرد جناب جادو

آنکھیں کیون سرخ ہین کل شب کو کہیں کسکے گھر — سر کو نیچا کرو پہلے ہی سے ہم جان گئے
اس جہان مین ہے کہان نام بقا اے احقر — سیکڑون شاہ گئے سیکڑون سلطان گئے

جناب محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

آپ قصد دل بیتاب اگر جان گئے — کچھ نہ کچھ ہم بھی نظر آپ کی پہچان گئے
ہم سے پوچھے کوئی دنیا کی ہوا کی تاثیر — آئے تھے روتے ہوئے اور پشیمان گئے
او چھپائے ہوئے منہ ناز سے جانیوالے — ہم تجھے شوخی رفتار سے پہچان گئے
اونکی شوخی تھی شب وصل حیا پر غالب — ضد جو کی مینے تو وہ بات مری مان گئے
نہ جوانی ہی نہ احباب نہ ساقی نہ شراب — کیون نہ ہم روئین کہ سب عیش کے سامان گئے
نہ اُدھر سے ہوئی پرسش نہ ادھر سے اظہار — آنکھیں ملتے ہی وہ سب حال مرا جان گئے
صاف اتر آئی کلیجے مین نظر کے مانند — آج لوہا تری تلوار کا ہم مان گئے
بے حجابانہ تمھین خواب مین رات آئے تھے — کیون مکرتے ہو ابھی ہم تمھین پہچان گئے
ان بتون نے دل عاشق کی طرف رخ نکیا — کبھی اللہ کے گھر بھی نہ یہ مہمان گئے
ہو گیا خون تمنا دل عاشق مین یہان — بزم دشمن مین جو وہ کھاتے ہوئے پان گئے
آتے ہی وہ مرے گھر پھر گئے قسمت کی طرح — میرے تیور ہی سے نیت مری پہچان گئے
آج کیون آنکھین ہین شرمائی ہوئی سچ کہنا — رات تم کسکے تصور مین مری جان گئے

تجھ مین کچھ بھی اثر جذب ہے اے دل کہ نہین ۔ سنتے ہین غیر کے گھر آج وہ مہمان گئے
نام اسکا ہی مروت اسے کہتے ہین وفا ۔ خاک مین ملنے مرے ساتھ ہی ارمان گئے
آج تنہا نہ گئے آنکے تصور مین بقا ۔ کچھ امیدین گئین ہمراہ کچھ ارمان گئے

جناب عزیز الدین صاحب برقی ساکن قصبہ سیام چوراسی ضلع ہوشیار پور

دعوی کرتے تھے مگر کر نہ سکے میرا علاج ۔ آخر کار مسیحا بھی پشیمان گئے یار

جناب سید تجمل حسین خانصاحب بہادر تجمل ڈپٹی کلکٹر نواب گنج

باغ مین آئے تو قسمت سی خزان آ پہونچی ۔ دل کے بہلانے کو آئے تھے پریشان گئے
بار گردن سے لیا ہمکو سبکدوش کیا ۔ تیغ قاتل کا لیے سر پہ یہ احسان گئے
حسن بے مثل یہ بخشا ہے خدا نے تمکو ۔ لاکھون یوسف سے حسین دیکھکے قربان گئے
آج رخسارون کو گیسو سے چھپائے کیون ہو ۔ ہین نشان بوسون کے ہم جان گئے جان گئے

جناب مولوی محمد ابن حسن صاحب تسکین امروہوی ثم رس مسہ کوہ آبو شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

میری جان اب تو تمھین دیکھ لیا جان گئے ۔ لاکھ پردون مین چھپو ہم تمھین پہچان گئے
بے دھرم الفت گیسو مین ہوئے سب ہندو ۔ عشق عارض مین مسلمانون کے ایمان گئے
اپنی پھوٹی ہوئی قسمت کو نہ روؤن کیونکر ۔ غیر کے گھر وہ بڑے شوق سے مہمان گئے
جستجو ہی مین رہی سب نہ ملا تیرا پتا ۔ برہمن دیر مین کعبے مین مسلمان گئے
قتل کرنے مجھے آئے تھے بڑے دعوے سے ۔ سخت جانی کا برا ہو کہ پشیمان گئے
ہمنے انکو بھی پریشان کیا اے تسکین ۔ جب گئے سامنے انکے تو پریشان گئے

جناب محمد ابراہیم صاحب تابش برادر جناب طالع پولیس انسپکٹر تعلقہ سنر ڈسٹرکٹ ناسک

بے خطا روٹھکے کیون مجھسے مری جان گئے ۔ زلف دکھلا کے مجھے کرکے پریشان گئے
ہو گیا سارا جہان جلوۂ رخ سے روشن ۔ اپنے کوٹھے پہ جو تم شب کو مری جان گئے
آنکھ سے آنکھ جو محفل مین لڑی کل کی شب ۔ تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

جناب منشی محمد حسین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک بہار سخن شاگرد جناب یاس لکھنوی

ہو گئی وحشت آپکے دیوانے جو ایجان گئے ۔ کی یہ تعظیم کہ گولون نے کہ قربان گئے

[redacted]

مصحفِ رخ کا پسِ مرگ بھی باقی ہے خیال
دل مین ہم اپنے چھپائے ہوئے قرآن گئے

یادِ محبوب نے کی خوب رفاقت پسِ مرگ
غم و اندوہ گئے ساتھ نہ ارمان گئے

مژدہ ایحضرتِ دل آج بر آئی امید
للہ الحمد کہ کہنا وہ مرا مان گئے ؎

کیسے ہم کہدین پتے کی یہ ہے انکار فضول
آپ آئے ہین جہان سے اُسے ہم جان گئے

مرنے والون کو یہ تھی آرزوِ وصل حبیب
اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے ارمان گئے

تاکنے جھانکنے کا پڑ گیا لپکا جو جلیس
محفلِ یار سے اُٹھے تو پرستان گئے ؎

جناب شیخ الٰہی بخش صاحب حجت پہانوی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی ؎

وصل کا راز نگاہون سے مری جان گئے
بولے بس جایئے ہم آپ کو پہچان گئے

رنج و غم دینے مین اور کرب و بلا سہنے مین
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

گھر کا حیلہ ہے مگر اور کہین جاتے ہو
جی مین جو بات تھی ایجان وہ ہم جان گئے

لحدِ غیر مین ہم لیٹ رہین گے جا کر ؎
فاتحہ پڑھنے کبھی تم جو مری جان گئے ؎

پھینکے لڑکون کی طرح قیس نے لاکھون پتھر
تیرے سرگشتۂ گیسو جو بیابان گئے ؎

دیکھنا حشر مین ایک اور قیامت ہوگی
ہم جو فریاد کو اللہ سے ایجان گئے

ساتھ اندوہ و غم و رنج و الم کو لے کر ؎
مجھے رونے مری تربت پہ سب ارمان گئے

صبر تلخست ولیکن برِ شیرین دارد
تلخکامی سے مزا وصل کا ہم جان گئے

وصل سے مجکو مرے نام نے رکھا محروم
ہائے تکرار سے حجت وہ مجھے جان گئے

جناب سید جواد حسین صاحب جواد از [انجن] پور ؎

دردِ دل دردِ جگر سینے مین پیدا ہوگا
اُٹھ کے پہلو سے کہین تم جو مری جان گئے

تیغ ابرو نے سراپا کیا گھائل مجکو ؎
تیر مژگان کے مرے قلب و جگر چھان گئے

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز بنارسی

بے سبب نیچی نگاہین نہین ہم جان گئے
غیر کے گھر سے چلے آتے ہو پہچان گئے

کچھ کہو یا نہ کہو راز کی باتین ہمسے ؎
جو اشارے ہوئے غیرون سے وہ ہم جان گئے

دو قدم تھا رہِ الفت مین سبھون سے آگے
منزلِ عشق مین لوہا مرا سب مان گئے

بُت پرستی کو نہ چھوڑینگے نہ چھوڑینگے کبھی
بندۂ عشق ہین مدت ہوئی ایمان گئے

کہتا ہی حسنِ خداداد کسی کا دل سے
ہم تمھین جان گئے تم ہمین پہچان گئے

اسلیے خارِ مغیلان مرا لیتے ہین قدم
خواہشِ آبلۂ پا کو یہ پہچان گئے

آبِ شمشیر پیا تیر کا پھل کھا کے حقیر
اپنے قاتل کے یہان آج جو مہمان گئے

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی ضلع گیا از مہسکوان

دو ہی باتون مین ابھی کھل گیا جو ہمسرا
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

مین تو کہتا تھا کہ ہرگز وہ نہ مانینگے حمید
بارے سمجھانے سے آخر کو ابھی مان گئے

جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب ذائق فرخ آبادی مقیم بمبئی شاگرد جناب شائق خورجوی

خانۂ دل مین ترے سینہ جو مہمان گئے
لبِ سوفار تلک کھائے ہوئے پیکان گئے

آگئی جان ترے پاس جو بیجان گئے
او مسیحا ترے اعجاز کو ہم مان گئے

جو ترے مصحفِ رخسار کو پہچان گئے
گئے دنیا سے تو پڑھتے ہوئے قرآن گئے

چلتے چلتے بھی نہ کی دستکشی قاتل نے
دلِ بسمل پہ یہ کرتے ہوئے احسان گئے

منتین کرکے شبِ وصل جو روکا اونکو
شرمگین ہو کے وہ کہنے لگے ہم جان گئے

سیکڑون اُس بتِ کافر کے ہوئے سودائی
کوچۂ زلف سے ہو ہو کے پریشان گئے

ہمتو سمجھے تھے قیامت ہوئی برپا لیکن
تیرا ذائق وہ شبِ وصل کہا مان گئے

جناب مولوی محمد عبد الرؤف خانصاحب انصار از اندوری ائل ٹو سٹرو پرائیویٹ سکرٹری سرکار بھوپال

تو بناتا ہی ہمین یا کہ وہ سچ مان گئے
نامہ بر سچ تو بتا ہم ترے قربان گئے

مین نے گھر اپنے بُلایا تو بڑا جرم کیا
تم کبھی غیر کے گھر کاہے کو مہمان گئے

دادخواہون کی بھلا وضع کہین چھپتی ہے
وہ مجھے حشر کے دن لاکھ مین پہچان گئے

میری دعوت پہ وہ فرماتے ہین لو اور سنو
تمنے دیکھا ہے کبھی ہم کہین مہمان گئے

مرے سر جانے کا اور اُنکو ہوا افسوس چہ خوش
ہاتھ ملتے ہین کہ سب مفت مین احسان گئے

راز کیا خوب غزل لکھی ہے سبحان اللہ
آج تو مانا ترا سب اہلِ سخن مان گئے

جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب ریاض وکیل متھرا

بارے وہ میری نصیحت کو بھی کچھ مان گئے ۔۔۔ غیر کی بزم میں ساتھ اُنکے نگہبان گئے
ناصحو ہم تو دلی تھے ہی مگر مرشد ہو ۔۔۔ تم ہمیں جان گئے ہم تمھیں پہچان گئے
چلو قسمیں نہ بہت کھائیے اچھا ہاں ہاں ۔۔۔ آپنے وعدہ کیا وصل کا ہم مان گئے
تنگیِ دل سے نہ ٹھہرے ترے پیکان او ترک ۔۔۔ ہو کے آزردہ بہت گھر سے وہ مہمان گئے

جناب حکیم غلام محی الدین صاحب روشن از چکمگلور میسور

خاک حاصل نہوا دونوں کو سمجھے تھے ۔۔۔ برہمن دیر گئے کعبہ مسلمان گئے

جناب منشی حسام الدین صاحب سفاک حیدرآبادی شاگرد جناب نظمی گلشن آبادی

للہ الحمد کہ ہمراہی اغیار سے ترک ۔۔۔ شکر صد شکر کہ اپنا وہ مرا مان گئے
کون کس ڈھنگ کا ہی ایک ہی شب میں پہچان ۔۔۔ تم ہمیں جان گئے ہم تمھیں پہچان گئے
اب اِسی طرح کا برتاؤ ہمیشہ ہوگا ۔۔۔ تم ہو جس طرح کے ہم خوب تمھیں جان گئے
پیری آئی تو ہوا اور ہی عالم اپنا ۔۔۔ وہ اُمنگیں نہ رہیں سارے وہ ارمان گئے

جناب محمد محسن صاحب سحر ہاپوڑی خلف جناب منشی محمد مبارک علی صاحب سعید از لکھنؤ

مر گئے ہجر میں تیرے نہوا وصل نصیب ۔۔۔ لے کے اس عالم فانی سے یہ ارمان گئے
حوصلے دل کے نکلجائیں ہوس پوری ہو ۔۔۔ وصل کی عرض مری آج اگر مان گئے

جناب منیر الدین محمد صاحب سیاح مورتھی طالب علم چیپرہ انسٹیوشن شاگرد جناب روشن لکھنوی

سیکڑوں لاش پھڑکتے ہوئے دیکھے ہر جا ۔۔۔ اُس ستمگار کے ہم کوچے میں جس آن گئے

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

آپ کو دیکھ کے تمہارے اوسان گئے ۔۔۔ نہ تو حسرت گئی ہمراہ نہ ارمان گئے
لے گئے ہوش مرے چھوڑ گئے اپنے قریب ۔۔۔ میرے پہلو سے وہ کچھ ایسے پریشان گئے
رشک نے دھوم رقیبوں میں مچائی بے حد ۔۔۔ بات اتنی تھی مرے کہنے کو وہ مان گئے
تمنے تو لاکھ نشانوں سے بتایا ہمکو ۔۔۔ ہم فقط ایک ادا سے تمھیں پہچان گئے
ہوا ایک کو بھی گوہر مقصد حاصل ۔۔۔ لاکھوں ہی میری طرح خاک نہ چھان گئے
وعدۂ وصل پہ آئے گئے محروم وصال ۔۔۔ آئے کس شوق میں ہم کتنے پشیمان گئے

کسطرح دل کو مین سمجھا کے تسلی دیدون
غیر کے گھر وہ مرے سامنے مہمان گئے

ایک عاشق ترے کوچے سے سلامت نہ پھرا
نیم جان لاکھون گئے لاکھون ہی بیجان گئے

بے نیاز آپ ہین تسلیم کی ہے تاکید
اب یہ بھی ماننے کی بات مگر مان گئے

مینے مقتل مین دم قتل جھکا دی گردن
بوالہوس جتنے تھے صدقے ہوے قربان گئے

پھر کسی دن کی محبت نے کیا اسکو خراب
آج شمشاد کی باتون سے یہ ہم ٹھان گئے

جناب منشی محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ لکھنوری از حیدر آباد دکن سلمہ

ہجر مین زمزمہ غم کو سنا کرتے ہین
ساز عشرت کے گئے عیش کے سامان گئے

جا کے جب ہمنے پکارا ہے ملا ہے یہ جواب
آج وہ گھر مین نہین ہین کہین مہمان گئے

تیغ قاتل نے اوتارا جو ہمارے سر کو
دوش پر اپنے اٹھائے ہوے احسان گئے

منہ چھپائے ہوے کترائے چلے جاتے تھے راہ
طرز رفتار سے ہم آپ کو پہچان گئے

اے صنم تجکو یہ انداز سکھایا کسنے
اک اشارے مین ترے لاکھون کے ایمان گئے

شیفتہ جسپہ ہے شیدا وہی معشوق ہو تم
منہ چھپاؤ نہ اجی ہم تمھین پہچان گئے

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ کھگوانپوری متصل شہر مظفر پور

وہ شب وصل ہمارا جو کہا مان گئے
ہم بھی سو جان سے صدقے ہوے قربان گئے

بیوفا تم ہو وفادار ہین ہم جان جہان
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

وصل کے بعد وہ کہتے ہین یہ ہنسکر محبوب
خانۂ دل سے کہان آپکے ارمان گئے

عاشق مردہ کو ٹھوکر سے جلایا تمنے
تم بھی اعجاز نما ہو تمھین ہم جان گئے

تمنے کچھ پاس نہ الفت کا کیا ہائے غضب
جان بلب چھوڑ کے تنہا مجھے بیجان گئے

جناب شیو سہای لعل صاحب شاد طالبعلم درجہ چہارم گورنمنٹ اسکول راے بریلی

غم الجھن مین کٹی آہ دم آخر بھی
زلف پیچان کے تصور مین پریشان گئے

چھوڑکر ہمکو یہ اغیار سے الفت کیسی
ہم تمھین جان گئے تم ہمین پہچان گئے

جناب عبد الرحمن صاحب شاد متوطن امنباڑی حال مقیم ہاسن شاگرد جناب ساقی

یاد رخ مین صفت آئنہ حیران گئے
زلف پیچان کے تصور مین پریشان گئے

جناب منشی مادھو پرشاد صاحب صابر لکھنوی اہلمد چوڈیشل تحصیل گھماسن ضلع کھیری

اُسکے دم میں نہ خدارا کبھی آنا صابر
بوچھنے اُسکے فریب زمانہ میں پشیمان گئے

جناب میر عنایت علی صاحب شمیم رسالہ اول پیچہارم حیدرآباد کنٹونمنٹ مقام ہنگولی

یہ سخن اُسنے کہا وصل کی پہلی شب میں
تم ہمین جان گئے ہم تمھیں پہچان گئے

زاہد و زہد پہ اپنے نہ و نازان ہرگز
آگئے جنت میں وہ جو یہان سے پشیمان گئے

جناب محمد اقبال حسین صاحب عاشق ... بیکانیر محکمہ رزیڈنسی کوہ آبو شاگرد جناب غالب

جان دینے کے سب انداز ترے جان گئے
تخلیص ہوگی نہین تم سے تیرِ جان گئے

درد و درد کہیں درد ... [illegible]
پارہ گر کرکے بھی مر کر دست ... [illegible]

ہم تھے ناسے مگر وصل کی حسرت ... [illegible]
دل گیا ہاتھ سے کردن سے نہ ارمان گئے

دونون ہاتھون کو دھر ... [illegible]
تم ... [illegible] ... جان سے

جذب حرکت نہیں پہچان ... [illegible]
... [illegible]

جناب پیارے لال صاحب ... [illegible] ... شاگرد جناب ... [illegible]

... [illegible] غیر بڑے ... [illegible]
... [illegible] آپ ... [illegible] جان سے

رونق افروز سیہ خانہ ... [illegible]
... [illegible] ارمان سے

سخت جانی سے ہوئی ... [illegible]
ہم بھی تو ناز ... تیر کا ... [illegible] گئے

اب نہین خار مغیلان کا ... [illegible]
... [illegible] چھوڑ ... ہم پہچان گئے

جان نثاری کو دم قتل جو آیا ... [illegible]
... [illegible] تو ... جان گئے

جناب ناتھ ... صاحب عاشق ... پریس انگلیش آفس ... [illegible]

سچ سمجھنا اسے واللہ نہین ... [illegible]
تیرے ہی عشق میں ہم جان سے بیجان گئے

جناب محمد وحید صاحب غمگین ... [illegible] ... و خرد جناب قاضی عبدالرحیم ... شاگرد جناب ... [illegible]

کچھ نہ کچھ بات ہوئی غیر سے ہم جان ... [illegible]
رنگ اترا ہوا چہرے کا سے پہچان گئے

دل سے کرتا ہون جو مین سامنے ... [illegible]
ہنس کے فرماتے ہین وہ ناز سے ہم جان گئے

اب مجھے بادہ پرستی سے نہ روک اے زاہد
دو مہینے سے زیادہ ہوئے رمضان گئے

تجھسا بیدرد بھی است بتا نہین دنیا مین کوئی
سخت تم سے بھی دل سے ترا ہم جان گئے

ایک تیسرہ نہ [illegible] کا نہین اے ساقی
[illegible] تری محفل سے پشیمان گئے

جب لیا [illegible] پیکر بوسہ
[illegible] نہ سمجھین تجھے پہچان گئے

جناب تیرتھ رام صاحب [illegible] فواد نوری

دل ہم نے ہی محبت کا نہ تجا سمجھے
[illegible] ہم تب ہی سے جان گئے

جناب شیخ [illegible] عالیجاہ صاحب فضا [illegible] شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

سحر وصل ہوئی رات کے مہمان گئے
آئے [illegible] ہم عیش کے سامان گئے

دشمن مر گئے تربت مین ہم پہچان گئے
آپ کی زلف کی یاد پریشان گئے

بعد مر کر بھی نہ تنہا رہا عاشق انکا
حسرتین ساتھ گئین قبر مین ارمان گئے

آج بازار مین آیا جو وہ یوسف
نقد دل ہاتھ پہ رکھے ہوئے انسان گئے

بعد میرے الم و غم نہ رہے کوئی دم بھی
مجکو روتے ہوئے گھر سے مری مہمان گئے

جان دی جسنے محبت مین تو اسنے یہ کہا
تم وفادار ہو ہم آج تمھین جان گئے

سحر وصل نہ پہلو مین انھین جب پایا
دل پکارا کہ کہان رات کے مہمان گئے

جتنے ارمان ہین سب دل سے نکل جائینگے
آج شکوہ مرا کہنا وہ اگر مان گئے

پھر حسین لکھنو والے نہین پریون سے کم
تمنے اچھا کیا ایدل نہ پرستان گئے

خواہش وصل جو کی رات کو تو وہ بولے
آپ نے ہم سے کہا اور یہ ہم مان گئے

بے بلائے مرے گھر آئے تو یہ فرمایا
اے فضا آپ کی آہون کا اثر جان گئے

جناب غلام قطب الدین صاحب وگار غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

کیا ہمین ساتھ لیے سیکڑون ارمان گئے
جتنے دنیا سے گئے سب اسی عنوان گئے

خواب مین ہم تھے تمنا مین تھین وہ دلبر تھا
آنکھین کھلتے ہی وہ سب عیش کے سامان گئے

سنکے وہ وصل کی درخواست تو جھنجھلا سے بہت
ہمتو سمجھے تھے نہ مانینگے مگر مان گئے

انکے آگے جو گیا عرض مطالب کے لیے
میرے لب تک نہ ہلے اور وہ پہچان گئے

تا دم زیست نہ پوری ہوئی دل کی خواہش
قبر مین ساتھ مرے دل کے سب ارمان گئے

عرض مطلب مین وہ تیور کو بدل کر بولے — بس کرو چپ رہو بک بک نہ کرو جان گئے
وصل کا اُنسے جو اصرار کیا ہمنے فگار — خوب بگڑے وہ مگر آپ ہی پھر مان گئے

جناب بالکشن صاحب فاضل طالب علم مشن ہائی اسکول دہلی

تیغ ابرو کے سبب ٹیڑھی نگاہوں کے سبب — جو کہا آپ نے فوراً وہی ہم مان گئے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی اسسٹنٹ پریسیڈنٹ کشنگنج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب امیر لکھنوی

حضرت شیخ بھی کیں آج تمھیں مان گئے — دیکھتے ہی تمھیں سو جان سے قربان گئے
دلکو چاہت نرہی تیری وہ ارمان گئے — ولولے مٹ گئے وحشت کے وہ سامان گئے
تم جفا سے نہ پھرے ہم نہ وفا سے ہٹے — ہم تمھیں جان گئے تم ہمین پہچان گئے
جب تلک اُسکو نہ دیکھا تھا برا کہتے تھے — آج تو حضرت ناصح بھی اُسے مان گئے
ناوک ناز اودھر سے جو چلا میری طرف — پیشوائی کو مرے سینے سے ارمان گئے
دیر سے گھات مین تو اس لیے استادہ تھے — دیکھ ہم اے نگہ ناز تجھے جان گئے
یہ وہی آپ کا پیارا ہے مرا دشمن ہے — آپ چھپ چھپ کے جہان جاتی ہین ہم جان گئے
لطف جاتا رہا جانے سے ترے جوش شباب — ولولے مٹ گئے افسوس وہ ارمان گئے
قتل کرکے مجھے پچتا کے بہت رنج کیا — قبر تک ساتھ وہ لاشے کے پشیمان گئے
بال بکھرے ہوے مسکی ہوئی چولی تنگ — اسطرح صبح کو وہ یان سے پریشان گئے
دل کے گم ہونے کا کچھ مجھکو نہین حزن و ملال — ہے یہی رنج کہ ساتھ اُسکے سب ارمان گئے
عشق تمنے جو کیا ترک تو آفت سے بچے — اے قمر خوب کیا خوب کہا مان گئے

جناب محمد نعیم صاحب نعیم خلف منشی عبدالرحیم صاحب رئیس کرسی

شکر صد شکر کہ آئے تو حضور آج یہان — بخت برگشتہ موافق تھا کہا مان گئے
دیکھ کر مجھکو شب وصل ہم آغوش صنم — آکے دروازے سے اغیار پشیمان گئے
گو کہ تھا انکو بہت وصل سے انکار قمر — کہنے سننے سے مگر پھر وہ کہا مان گئے

جناب سید عبدالقدوس صاحب قدسی شاگرد جناب امی میر مدرس مدرسہ سلطانیہ بنگلور

کس زبان سے مین کرون خوبی قسمت کا بیان — مین جو کہتا تھا شب وصل مین وہ مان گئے

تا دم مرگ نہ نکلی کوئی حسرت افسوس
مل گئے خاک مین ہم خاک مین ارمان گئے

جناب حکیم سید عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

تنگ اگر جو دل تنگ سے پیکان گئے
عذر خواہی کے لیے دور تک ارمان گئے

بزم دشمن مین جو تم رات کو مہمان گئے
وہ نہ تھا درد کلیجے مین کہ ہم جان گئے

آپ پہلو سے شب وصل جو لڑ کر اُٹھے
دل منانے کو چلا ساتھ ہی ارمان گئے

نہ ہی رسم ملاقات تو جھگڑا کیا ہے
تم نہین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

جلد شمشیر بکف گھر سے نکل اے قاتل
منچلے سر پہ کفن باندھ کے میدان گئے

دار پر صورت منصور اسی کو کھینچا
عاشق قامت موزون وہ جسے جان گئے

محفل یار کا احوال نہ پوچھ اے ہمدم
خوش خوش آئے تھے جو وہ اُٹھ کے پشیمان گئے

گئے اس بزم مین ہم بھیس بدل کر لیکن
شوق کی آنکھ کو وہ دیکھ کے پہچان گئے

شگفتگی ہائے بڑھاپے مین جوانی کی امنگ
مردہ ہو کر مرے دل سے مرے ارمان گئے

حسرت و یاس کا ہر سمت جو مجمع دیکھا
کشتۂ ناز کی تربت کو وہ پہچان گئے

عمر بھر سینے کلیجے سے لگا رکھا تھا
میرے ہی ساتھ لحد مین مرے ارمان گئے

نہ رہین جو شش وحشت نے جو رہنے نہ دیا
دل کے بہلانے کو دیوانے بیابان گئے

کشتۂ عشق سلامت ہے تو کوثر اک دن
دیکھنا ہند سے اک روز خراسان گئے

جناب غلام حیدر صاحب کشتہ شاگرد جناب حقیر ردولوی

جان سے جب تری فرقت مین ہم انجان گئے
دل مین ہم لیکے ترے وصل کا ارمان گئے

رات گذری ہے جہان آپ کو ہم جان گئے
صحبت غیر مین تھے رنگ سے پہچان گئے

وصل پر آج وہ راضی تو ہوئے ہین لیکن
فکر یہ ہے کہ وہ کہنا مرا کیون مان گئے

کچھ نہ پوشیدہ رہا طالب و مطلوب کا حال
ہم انھین جان گئے وہ ہمین پہچان گئے

منتظر روز رکھا پر نہ کسی دن آئے
آپ ہین وعدہ خلاف آپ کو ہم جان گئے

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف باشندہ بمبئی

جلوہ گر بام پہ تھے تم ابھی پہچان گئے
کیون چھپے جاتے ہو ہم جان گئے جان گئے

ہو تری [illegible] فساکی باہم
ہم تمھیں جان گئے تم ہمیں پہچان گئے

[illegible] شب [illegible] نگاہوں [illegible]
[illegible] تری آنکھوں میں [illegible]

[illegible]
[illegible] کبھی قربان گئے

جناب [illegible] خان صاحب [illegible] شاگرد جناب [illegible] امروہوی

[illegible] پشیمان [illegible]
[illegible] پریشان گئے

غیر [illegible]
میرے [illegible] وہ افسوس [illegible]

[illegible] ملتا ہوں
[illegible] دل سے نادان گئے

جناب [illegible] بالکو سید صاحب اکمل [illegible]

[illegible] سب حیران گئے
عشقبازی میں کرامات سے ہم جان گئے

ہم سا عاشق نہیں دنیا میں نہ ان سا معشوق
وہ ہمیں جان گئے ہم انھیں پہچان گئے

جناب حافظ محمد عبدالاحد صاحب آہ لکھنوی شاگرد جناب مرزا مچھو بیگ صاحب عاشق لکھنوی

آج بھی کرتے ہو انکار تو اب جان گئے
غیر سے وعدہ ہے ہم عقل سے پہچان گئے

[illegible] سے جو کہا [illegible] نہ مانا [illegible]
جو کہا غیر نے چھو تو اسے تم مان گئے

وعظ کے نام سے اپنے انھیں [illegible]
آج تو حضرت واعظ بھی ہمیں مان گئے

حشر تو ان نے مری کیا کام کیا بعد فنا
دور ہی سے وہ لحد کو مری پہچان گئے

جان دی آپ ہی فرقت میں تڑپ کر ہم نے
ملک الموت کا سر پہ نہ احسان گئے

وصل کی شب میں بھی خلوت نہوئی ہم کو نصیب
میں گیا آ گئے تو پیچھے مرے ارمان گئے

دل گم گشتہ کا اپنے نہ ٹھکانا پایا
خاک ہر روز ترے کوچے کی ہم چھان گئے

غیر کے پاس ہمیں ضد سے بٹھایا اُس نے
یار کی بزم میں ہم جب کبھی مہمان گئے

خون کرنا ہوا دو چار کا جس دن اُنکو
ملکے ہاتھوں میں حنا کھاتے ہوے پان گئے

نزع میں اُٹھ گئے افسوس مری بالیں سے
ایک مشکل بھی نکرتے ہوے آسان گئے

خاک نیرنگی عالم نہ سمجھ میں آئی
آئینہ خانے میں جو آئے وہ حیران گئے

میرے گھر میں کبھی بھولے سے نہ آئے اے آہ
گھر میں غیروں کے کئی بار وہ مہمان گئے

تم وفا دیکھ چکے ہمنے جفائیں دیکھین
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

جبلو مٹھی مین دبائے ہوئے بیٹھے ہین آپ
دل ہمارا ہے یہی لیتے پہچان گئے

آپ تو گا بیان پڑھ پڑھ کے سنائین مجکو
ہو نہ مطلب ہے مرے دیکھے تو ہم مان گئے

ایسا وحشی ہون گیا ماہ جو صحرا کی طرف
ساتھ نالے مرے کرتے ہوئے اعلان گئے

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خورد جناب بسمل شاگرد جناب تسلیم

خندہ زخم کو سچ مچ کی ہنسی جان لیے
وہ یہ سمجھے مجھے ہنستے ہین برا مان گئے

ایک دل جانے سے کیا پوچھیے سامان گئے
لذت درد گئی غم گئے ارمان گئے

لذت وصل جوانی مین جو دو دن کے
پھر تو جس بات پہ بگڑے تھے وہی مان گئے

بخدا جان دیا تھا ہمین رنج نہ تھے
غم تو یہ ہے کہ مرے جلد وہ پہچان گئے

جستجو مین دل گم گشتہ کے دامن نکلے
ڈھونڈھنے وادی وحشت مین بیابان گئے

گھر سے جانے کا ارادہ جو ہوا سوئے مسان
روتے روتے ساتھ کس کے مرے ارمان گئے

مستی جو لی نے کہا راز وصال او دن
تھے جو راز چھپا وہی مہمان گئے

سنتے ہین جس مین پایا ہمین مضطر ہم
ہائے جس رنگ مین دیکھا تمھین پہچان گئے

جناب محمد عبدالمجیب صاحب منصور از گورکھپور شاگرد جناب وفور

اٹھ گئے نالے شب ہجر مین کھینچے سب نے
اٹھ کے چلا یا موذن کہ مرے کان گئے

پھر کسی بت کے تصور مین نہو گے برباد
حضرت دل مرے کہنے کو اگر مان گئے

ہم مرین آپ پہ اور آپ عدو پر جانین
ایسے انصاف پہ ہم آپ کے قربان گئے

بیکسی روتی ہے آ آکے مری تربت پر
دوستی حضرت عشق آپ کی پہچان گئے

خون ناحق کا عوض دیکھنا لینگے منصور
اپنے قاتل کو جو ہم حشر مین پہچان گئے

جناب ابچرن لعل صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

وصل کی رات تھی دل مین غم ہجر دلال
میرے پہلو سے نکلکر ترے مہمان گئے

کھول دو منہ کو دوپٹے سے چھپاؤ نہ بہت
ہم تمھین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

ٹھنڈی چلتی ہے ہوا دیکھو گھٹا چھائی ہے
ساقیا دے ہمین ساغر ترے قربان گئے

گور پر کیون نہ اگے نرگس شہلا مشتاق
ساتھ لیتے ہوے نظارہ کا ارمان گئے

جناب منشی محبوب علیخان صاحب محبوب ساکن نکا ہتہ وارد حال بعرنیا شاگرد جناب رجا

تم شب وصل بگڑ کر جو سر شام گئے
بنگیا کام رقیبون کا یہ ہم جان گئے

مدحت مصحف رخسار سنانے کیلئے
ہم تری بزم مین پڑھتے ہوے قرآن گئے

کیا اشارے مین کہلے ہے بتاؤن تو حضور
مسکرا کر جو کہا آپ سنے ہم جان گئے

منتین سیکڑون کین جب مجھے اک بوسہ ملا
شکر ہی چاہیے مری بات تو وہ مان گئے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیر تھوری حال ملازم فوجداری علیگڈھ

ساتھ اپنے نہ سلایا کبھی اُسنے ہمکو
قبر مین ساتھ لیے ہم یہی ارمان گئے

اور ارمان پر ارمان زیادہ ہی ہوے
خانۂ دل سے ہمارے نہ یہ مہمان گئے

پنج مین آگے پھنسے روز نئے سو سو دل
بل تری زلف کے جب بھی نہ مری جان گئے

جناب مولوی سید آل نبی صاحب خلف الصدق جناب سید محمد تقی صاحب ساکن امروہہ

آپ جسوقت کہ گھر سے مرے ایجان گئے
ساتھ ہی آپ کے سب عیش کے سامان گئے

غیر کا بھیس بدل کر گئے محفل مین تری
تھے جو پہچاننے والے ہمین پہچان گئے

مرتے دم تک نہ ملا وصل نہ بوسہ پایا
جتنے تھے دل کے وہ دل مین مرے ارمان گئے

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ اسکول نرسنگ گڈھ

اس رکاوٹ کا سبب ہم تری پہچان گئے
دل مین جو کچھ ہے ترے جان جہان جان گئے

اے اجل تو ہی چلی آ وہ مجھے چھوڑ گئے
زیست کے لطف گئے عیش کے سامان گئے

رات بھر جلتے رہے آتش فرقت سے منیر
تم جو اغیار کے گھر رات سر شام گئے

جناب عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری

ہمسا جانباز نہین تم سا ستمگر بھی نہین
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

ایک مدت سے تمنا جو مجید آپکو تھی
للہ الحمد کہ وہ آج کی شب مان گئے

جناب حکیم مولوی غلام حسنین صاحب مسیحا ردولوی شاگرد جناب حقیر ردولوی

آنکو چھیڑا جو شب وصل تو یون فرمایا
ہمکو آتا نہ ستا ہم ترے قربان گئے

ڈھونڈا اُسنے بھی لاکھ نہ پر رکھا ہر قسم
ہم جو ساتھ اپنے لیے سامنے قرآن گئے

جناب سید سجاد حسین صاحب امیر ملازم محکمہ بندوبست اودے پور

ہمسے ملنا جو لیا ترک نہین غم اسکا
رشک اتنا ہے کہ غیرون کا کہا مان گئے

تجھکو منظور نہ ہے مجھکو کرے پامال ستم
ہم تری چال سے بیساختہ پہچان گئے

جناب محمد اسحق خان صاحب مائل رئیس ریہ ضلع علیگڈہ شاگرد جناب داغ دہلوی

سچ کہون اُنسے اگر مین تو غلط محض دروغ
جھوٹ بھی غیر نے گھر آکے کہا مان گئے

جناب میر عارف علی صاحب محزون ساکن کھاتولی شاگرد جناب ظہور از میرٹھہ

برہمن دیر کو کعبہ کو مسلمان گئے
تیرے شیدا ترے کوچے کو مری جان گئے

دیکھ کر اُس بت خود بین کو حیا ذرا باللہ
جان کتنون کی گئی کتنون کے ایمان گئے

تم گئے غیر کے گھر بھیس بدل کر بھی تو کیا
چال سے ہم تو تمھاری تمھین پہچان گئے

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب نیر وکیل دہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

غیر گھر شب وعدہ جو بصد آن گئے
ڈھونڈھنے اُنکو مرے سینے سے ارمان گئے

پہلے روکا تھا شب وصل حیا نے لیکن
پھر جو شوخی نے اُبھارا انھین وہ مان گئے

مر مٹا ناز پہ کوئی تو ادا پر کوئی
کون تھی جان سے اپنی جو نہ ای جان گئے

خلق مین کھوئے گئے عشق کمر مین کتنے
جنکو سودا ہوا زلفون کا پریشان گئے

خوب کین تمنے جفا مین عوض دلداری
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

جناب منشی محمد ناظر حسین صاحب ناظر شاہجہانپوری مالک وسیلہ نجات شاگرد جناب تاب شاہجہانپوری

وصل کا دار فنا سے لیے ارمان گئے
گھر مین اللہ کے کس شان سے مہمان گئے

یار کے گھر مین کسی دن جو ہوا دخل اپنا
دیکھنا غیر جو آئے تو پشیمان گئے

ناظر اس خانہ دنیا مین خمیدہ جو ہوئے
سر جھکائے وہ گناہون سے پشیمان گئے

جناب محمد فضل اللہ صاحب ناظر اونامی از فتح پور

جوش مین بحر کرم حشر کے دن آئے گا
ہم گناہون سے بہت دل مین پشیمان ہو گئے

زلف جانان کے تصور مین گئی جان اپنی
ہائے ہم یان سے عدم کو بھی پریشان گئے

جناب منشی کرشن سہاے صاحب نغز بلگرامی سیاہہ نویس تحصیل گھاسن ضلع کھیری

بیدھڑک یار ہر اک بزم مین جایا نہ کرو
صاف کہہ دیتے ہم اُن سے وہ اگر مان گئے

نغز رکھتا ہی بتون سے تو عبث وصل کی فکر
تجھسے لاکھون کے اسی کوچے مین ایمان گئے

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم خیرآبادی برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

کہہ نہ وصلت مین کہان میر نگہبان گئے
غمزہ و ناز ترے تجھ پہ ہی قربان گئے

تم ہمین وصل کی شب جان گئے جان گئے
ہم تمھین ہجر کے دن مان گئے مان گئے

جتنے تیر آئے مرے دل مین تری ترکش سے
اُتنے ہی دل سے نکل کر مرے ارمان گئے

دل وہ کافر ہے کہ اک بات نہ مانی اُسنے
بُت بھی کہنے سے شب وصل کہا مان گئے

لے گئے چھین کے رندون سے جو کچھ لیجا ئین
چیرا انکی گئی زہاد کے ایمان گئے

شوق کے جوش مین وہ وصل کی شب کہتے ہین
صدقے ارمان پہ تمھارے مرے ارمان گئے

ملک الموت بھی مقتل مین ترے خنجر سے
بولے گھبرا کے کہ لو نا ترا ہم مان گئے

جتنے عشاق ہوے اور حسینون پہ فدا
اُنکو حسرت ہے کہ کیون تجھپہ نہ قربان گئے

تیر غیرون پہ لگا کر یہ کہا عاشق سے
دیکھ وہ ہاتھ سے سیرے ترے ارمان گئے

خالی اغیار سے پایا نہ اُنھین گھر مین کبھی
ہم تصور مین وہان شب کو جو مہمان گئے

ناوک افگن کو ملا پھر نہ کبھی انکا نشان
تیر اُسکے یہ مرے دل سے پریشان گئے

حورین حسرت بھری آنکھون سے انھین دیکھتی ہین
خلد مین لے کے جو ہم آپکے ارمان گئے

کشتہ حسن کے جوبن پہ ہین پریان صدقے
حورین کہتی ہین ہم اِس ٹھاٹھ پہ قربان گئے

قبر پہ پھولون کی چادر نہ چڑھائی نہ سہی
آکے تربت پہ مری خاک تو وہ چھان گئے

تجکو محشر مین جو دیکھا تو رقیبون نے کہا
یہ وہی شخص ہے ہم آنکھ سے پہچان گئے

یہ بھی تو آپ کا احسان ہے میرے سر پر
خلد مین ساتھ مرے آپ کے احسان گئے

عکس سے آئینے مین نازسے فرماتے ہین
دیکھ کر تیری ادا مین مرے اوسان گئے

ہو جو اُس شوخ کا پیغام زبانی قاصد
وہ بھی کہدے کہین جلدی ترے قربان گئے

تجکو ہین کہ نہ مانین مجھے کیا غم ہے وسیم
میرے اُستاد کو تو اہل سخن مان گئے

جناب الطاف حسین صاحب وحشت شاگرد جناب مضطر خیرآبادی از رائے بریلی

ہائے کس ناز سے پامال کیا مرقد کو — ہم تو اس چال پہ صدقے گئے قربان گئے
بزم دشمن مین تم انجان بنے بیٹھے تھے — پھر ہمین دور سے کیون دیکھ کے پہچان گئے
وعدۂ وصل پہ دشمن کو نہ آئے گا یقین — یہ ہمین ہین کہ ترے جھوٹھ کو سچ جان گئے

جناب دلیپ سنگھ صاحب ہوش ساکن قصبہ تھانہ بھون شاگرد جناب واجد

واقعی قاتل بے باک ہی تو مان گئے — کھاتے ہی تیر نگہ ہم ترے قربان گئے
خاک مین مل گئے برباد ہوئے وائے نصیب — اب بھی دل سے نہ ترے ملنے کے ارمان گئے
نہ گھٹا ہی نہ وہ گلشن ہے نہ وہ ساقی ہے — ہوش کیا خاک رہین ہم کہ وہ سامان گئے

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

بڑھ گیا درد انھین لینے کو اوسان گئے — حضرت عشق کی آمد کو یہ سب جان گئے
اپنا عاشق وہ مجھے دیکھتے ہی جان گئے — واہ رے انکی نظر ہم بھی انھین مان گئے
عقل آئی بھی نہین اور نہین زائل بھی ہوئی — آہ ہم خلق سے نادان کے نادان گئے
تھا کرشمہ نگہ ناز کا یا آفت تھی — کتنون کی جان گئی کتنون کے ایمان گئے
خون ہوتا ہی مرا مفت مین سبحان اللہ — پھیرے انپہ چھری نکلے جنھین پان گئے
اسمین بھی بات ہی کچھ وصل پہ جو راضی ہین — مین نہ مانون گا نہ مانون گا کہ وہ مان گئے
دل وہ لیجاتے تو ہوتا نہ کبھی مجھکو ملال — ہائے یہ غم ہے کہ سارے مرے ارمان گئے
کان کے پاس جو منہ لیگیا کچھ کہنے کو — ہنسکے کہنے لگے ہم جان گئے جان گئے
ایک ساعت مین یہ اشعار کیے ہین موزون — حضرت یاس تمھین اہل سخن مان گئے

جناب سید محمود علی صاحب یاور از امروہہ

دل بھی لو جان بھی لو بوسۂ رخسار نہ دو — اپنے مطلب کے ہو بس ہم تمھین پہچان گئے
کب تھے وہ غیر کا گھر چھوڑ کے آنیوالے — جذب دل تیری کرامات کو ہم مان گئے
دیکھو شوخی کہ ہوئین حشر مین جب چار آنکھین — کہتے ہین کون ہو نہین تم مجھے پہچان گئے
اُٹھ کے کہنے لگے اب جاتے ہین کل آئینگے — مدعائے دل شیدا جو وہ پہچان گئے

عشق گیسو مین ہوے حضرتِ یاور رخصت — فکر جمعیتِ خاطر مین پریشان گئے ؎

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب متیم از جبیل گونڈہ

قتلِ عشاق کو ترچھی ہی نظر کافی تھی — لے کے تقتل مین وہ کیون قتل کا سامان گئے
واہ کیا خوب لکھی ہے یہ غزل تونے متیم — آج محفل مین تجھے اہل سخن مان گئے

جناب منشی سید انور علی صاحب انور شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

رات کو چھپ کے کہین آپ جو مہمان گئے — دیکھیے ہمکو ہم لے حضرتِ دل جان گئے
دیکھیے میری پریشانیِ دل کی تاثیر — آپ بھی آئے تو اس گھر سے پریشان گئے
ہان دل آزار جفا کار ستمگار ہو تم ؎ — ہم تمھین جان گئے جان گئے جان گئے
قتل ہوکر بھی مین ممنون رہا قاتل کا — سر گیا تن سے مگر سر سے نہ احسان گئے
پنکھڑی پھول کی عاشق کو نہ بھیجی تمنے — اور غیرون کے لیے ہار گئے پان گئے
سر مرا کاٹ کے خنجر سے گئے غیر کے گھر ؎ — اسطرح کر کے وہ مشکل مری آسان گئے
مرتے مرتے بھی صنم دل سے نہ اسکے نکلے — ساتھ انور کے ترے خلد مین ارمان گئے

جناب محمد عبد المجید صاحب اثر از گیا ؎

عشق چھپتا نہین ایجان کہ محشر مین بھی — تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے
غیر کے واسطے ہم قتل تجھے کرتے ہین ؎ — گر یہی آپکا ہے قول تو ہم مان گئے ؎

جناب خورشید علی صاحب خورشید از متھرا

راہ جو عشقِ مجازی کی دلا جان گئے — جادۂ ملکِ حقیقت وہی پہچان گئے
وعدۂ وصل کی تکرار بہت تھی اُن سے — دل دیا نذر جو مینے تو وہین مان گئے
اب کہان صحبتِ محبوب کہان بزم سرور — کوے جانان سے نکلتے ہی وہ سامان گئے
اپنی برگشتگیِ بخت کا شکوہ جو کیا — ہنسکے کہنے لگے یہ چال تو ہم جان گئے

حضرت ریاض

ہم تمھین جان گئے جان گئے جان گئے — تم نہ جانو ہمین ہم تو تمھین پہچان گئے
ڈھونڈھ کر دل ترے کوچے سے پریشان گئے — چھاننا خاک کا تقدیر مین تھا چھان گئے

؎ یہ غزلین دیر مین آنے سے بے ترتیب درج ہوئین ۱۲

اب وہ سب عہد گئے وصل کے پیمان گئے
یہ ہوا حشر میں ہم چھوٹوں کو پہچان گئے

تھے سب اسباب طرب ساتھ دو روزہ کے لیے
قبر میں ساتھ نہ کچھ عیش کے سامان گئے

کھنچے لاکھ مگر دل سے نہ نکلا معلوم
آپ کے ہاتھ سے اب تیروں کے پیکان گئے

وعدہ وصل سے سچے نہ چھپے لاکھوں میں
دور سے دیکھ کے ہم شوخوں میں پہچان گئے

نہ رہا دل نہ وہ ہنگامہ مچانے والے
دل کے ہمراہ مرے دل کے سب ارمان گئے

وصل کی شب نہ چلی ایک بھی شوخی انکی
کچھ نہ بن آئی تو چپکے سے کہا مان گئے

شور ناقوس کلیسا میں اذاں کعبے میں
ہر جگہ حال یہی ہے تو مرے کان گئے

ہم وہ مجرم ہیں کہ ہیں شان کرم پر نازاں
اور ہونگے جو گنہگار ہوں ان سے پشیمان گئے

ان حسینوں نے کہا کیا کہ خفا ہو بیٹھے
بات کیا تھی کہ ریاض آپ برا مان گئے

جناب حکیم سید محمد صاحب رشید روزنامچہ نویس عدالت سب ججی باندہ

دل یہ تڑپا کہ مرا منہ کو کلیجا آیا
چھپ کے تم غیر کے گھر آج جو مہمان گئے

تم نے دیکھا ہمیں اور ہم نے تمھیں دیکھ لیا
تم ہمیں جان گئے ہم تمھیں پہچان گئے

غول میں رندوں کے ہیں حضرت زاہد بھی
شیشہ ہے زیر بغل ہم انھیں پہچان گئے

جناب جیالکرام صاحب سالک گرداوری نائب صدر قانونگو ضلع بلیا شاگرد جناب شاد لکھنوی

اپنی ہستی کی حقیقت کو اگر جان سکے
یہ سمجھ لو ہم اسی دن اسے پہچان گئے

کس تحمل سے ترے کشتے کا لاشہ اٹھا
گور تک روتے ہوئے سیکڑوں ارمان گئے

درد دل سے اسے پوچھو جو مری حالت تھی
جبکہ پہلو سے مرے اٹھ کے تم اے جان گئے

انکے تیور ہی سے انداز ستم تھے پیدا
ہم ازل ہی میں پریزادوں کو پہچان گئے

دو ہی دن میں مجھے یوں دل سے بھلایا تم نے
کس طرح اگلے وہ عہد اور وہ پیمان گئے

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر فرح شاگرد جناب امیر لکھنوی

وصل میں کہتے ہیں تیور ہی سے پہچان گئے
جو ترے دل میں ٹھنی ہے اسے ہم جان گئے

ایسے ہی بھولے تو ہیں حضرت دل اے ناصح
تو نے سمجھایا انھیں اور یہ تری مان گئے

نام لیوا نہ رہا کوئی زمانے میں مرا
ساتھ ہی میرے لحد میں مرے ارمان گئے

پرسشِ ظلم نہ کی کچھ بھی خدا نے اُن سے
اسطرح حشر کے دن بنکے وہ نادان گئے

دخترِ رز بھی عجب چیز ہے اللہ رکھے
دیکھتے ہی جسے پریون کے بھی اوسان گئے

حشر مین حشر بپا ہو گا تڑپ سے اُن کی
وان جو کہنا نہ مرا حضرتِ دل مان گئے

ہاتھ وہ وصل کی شب ڈال کے گردن مین مری
ہنسکے کہتے ہین کہ لو اب تو کہا مان گئے

میرے اُستاد کی سرکار سے ایسی کہ شمیم
لکھکے لائے جو غزل ہنسکے وہ دیوان گئے

جناب پنڈت جگموہن ناتھہ صاحب شوق از باندہ

وہ تمنائین گئین دل کی اُمنگین بھی گئین
ولولے سب وہ گئے اور وہ ارمان گئے

تیرِ مژگان کی نہ دعوت ہوئی تجسے اے دل
کیسے ہو ہوکے کشیدہ ترے مہمان گئے

بارِ سر تن سے اوتارا دمِ آخر اسنے
تیغ سفاک کا سر پر لیئے احسان گئے

لاکھہ تم روٹھو منائینگے نہ ہم بھی واللہ
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

جناب مرزا محمد عسکری صاحب شمیم لکھنوی شاگرد نواب محمد ہادی علیخان صاحب بیتاب لکھنوی

آپنے خنجر کو کیا صاف یہان جان گئے
جان لینے کی یہ انداز تھے پہچان گئے

گردشِ چرخ کی نیرنگیون کا ہے یہ مزا
برہمن کعبے گئے دیر مسلمان گئے

شبِ فرقت مین کبھی آہ نہ کھینچی مینے
اس مرے صبر کو بھی حضرتِ دل مان گئے

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا امانوی جونپوری حال وارد رنگون

اور بھی جاکے وہ رسوا ہوئے بدنام ہوئے
جس جگہہ پر کہ ترے چاک گریبان گئے

پہلے بات اور ہی کچھہ تھی مگر اب تو شیدا
تم ہمین جان گئے ہم تمھین پہچان گئے

جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیز از مارہرہ شاگرد جناب داغ دہلوی

جب گلے ملکے وہ رخصت ہوئے صبحِ شبِ وصل
اُنکے ہمراہ مرے دور تلک ارمان گئے

میری بیتابیون پر وصل مین کہنا اُنکا
آج جو آپ کے دل مین ہے وہ ہم جان گئے

جی مین ٹھانی ہے کہ اب اُنسے نہ بولونگا کبھی
حضرتِ دل بھی جو یہ بات مری مان گئے

وہ بھی دن آئین الٰہی کہ حسین مجسے کہین
ہم عزیز آپ پہ صدقے گئے قربان گئے

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک ریونیو سروی آفس بلہاری

رابطہ غیرون سے ہے اور ہمسے انکار
بیوفائی تری ایجان جہان جان گئے

بی امراؤ جان صاحبہ دلبر طوائف ساکن اوناؤ مقیم کانپور

منع غیرون کے یہان جانے کو بیٹے جو کیا
بار سے کچھ سوچ کے اس بات کو وہ مان گئے

خواب مین بھی ہمین مشکل سے نظر آتے ہین
اے فلک اب وہ کہان وصل کے سامان گئے

کوئی پرچہ نہ طلب نے مری بھیجا تنے
غیر کے واسطے تنقے گئے فرمان گئے

خانۂ دل مین بھڑکتی ہی سرت آتش زنتاک
کیا رقیبون کے یہان آج وہ مہمان گئے

وصل کو مینے مکرر جو شب وصل کہا
بولے ایکبار کہا آپ کا بس مان گئے

کیا کہا کرتے تھے دلبر سے ذرا کیجیے یاد
اب کہان آپکے وہ عہد وہ پیمان گئے

غزلیات غیر طرح

جناب سید تجمل حسین خان صاحب بہادر تجمل ڈپٹی کلکٹر نواب گنج

دشت غربت مین کسی کی نہین پرواہی مجھے
اپنا ہمدم ہی جنون کوئی نگہبان بھی نہو

اپنے گلرو کو تجمل بھلا دیکھے کیونکر
وہ جو بھولے سے گلستان مین خرامان بھی نہو

جناب پنڈت جگموہن ناتھہ صاحب شوق شاگرد جناب نامی از باندہ

تجھسا سفاک کوئی قاتل دوران بھی نہو
مجھسا مشتاق شہادت کوئی انسان بھی نہو

یاس و حسرت غم و اندوہ کسے روتے ہین
دیکھ اے دل کہین انمین ترا ارمان بھی نہو

حیف اُس کشتۂ غربت پہ کہ جسکے سرپر
بیکسی یاس تمنا کوئی گریان بھی ہو

آئنہ آٹھہ پہر پیش نظر رہتا ہے
اسقدر حسن پہ اپنے کوئی نازان بھی نہو

ہی سفر دور کا اور ساتھہ مین حسرت بھی نہین
تجھسا اے شوق کوئی بیسر و سامان بھی نہو

جناب منشی سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری از حیدرآباد دکن

نگہ لطف سو عاشق گریان بھی نہو
اُسپہ یہ ظلم کہ آمادہ افغان بھی نہو

محفل یار مین عاشق کی مدارات کہان
پھر وہ ن بیٹھے تو کوئی حال کا پرسان بھی نہو

کیا ڈھٹائی ہی کہین دیکھا ہے ایسا قاتل
قتل بھی مجکو کرے اور پشیمان بھی ہو

مجکو گمراہ کیا عشق بتان مین واللہ
دل کے مانند کوئی دشمن ایمان بھی نہو

ابھی آئے ہو زبان پر ہے کہ ہم جاتے ہین / سچ تو یہ ہے کہ کوئی آپ ساہمان بھی نہو
شیفتہ عشق بتان مین نہین قید مذہب / تو جو ہندو نہین ہوتا ہے مسلمان بھی نہو

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیر آبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

چاہتے ہین وہ کہ عاشق کبھی نالان بھی نہو / گھٹ کے مرجائے زبان واقف افغان بھی نہو
چاہتے ہین کہ کوئی داد کا خواہان بھی نہو / ہم کرین ظلم تو آمادہ افغان بھی نہو
وعدہ وصل کے ایفا کا تو مذکور ہے کیا / چاہتے ہین کہ وفا کا کوئی خواہان بھی نہو
زخم پر زخم ہو پر نام نہ لے مرہم کا / درد اچھا ہے جو منت کش درمان بھی نہو
وائے تقدیر دل آیا ہے تو کس پہ آیا / عمر بھر ملنے کا جسکے کوئی سامان بھی نہو
قابل رحم ہے الفت مین وہ بیکس بیمار / کہ سوا موت کے جسکا کوئی پرسان بھی نہو
حسرت و یاس سے یہ خون تمنا کے ہوئے / اب یہ ارمان ہے دل مین کوئی ارمان بھی نہو
آپ دل لیکے بنے جان کے دشمن ناحق / آدمی کیا ہے جو منت کش احسان بھی نہو

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی اس طرح مین (بس بس نکل چکے مرے ارمان جایئے) - ارمان قافیہ - جایئے ردیف -
۱۰ - نومبر تک اس طرح مین (میری آنکھون نے دکھا دی مجھے صورت اچھی) صورت قافیہ - اچھی ردیف

پیام یار

نمبر ۱۱ بابت ماہ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ع جلد ۷

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک مین چھپا

روپیہ

آج کل روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ قدردانان پیام یار مدد فرمائیں۔ ہکو ایک قلیل رقم کے لیے بار بار لکھتے شرم دامنگیر ہوتی ہے سال ختم قریب ختم ہے۔ جن حضرات کو اپنا حساب یاد نہو وہ جوابی کارڈ یا آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دفتر سے دریافت فرمالیں ۔

مہتمم پیام یار

ضروری باتیں

۱ پیام یار ہر انگریزی مہینہ کی یکم کو شائع ہوتا ہے قیمت عام سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ

۲ بغیر قیمت پیشگی آئے ہرگز کسی صاحب کی خدمت میں ایک پرچہ نمونہ ۲/ آنے بھیجا جائیگا

۳ ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ جواب کی شکایت

۴ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہیں

۵ ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے۔

۶ شعر بیدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام سب کا طرح اور غیر طرحی منتخب شائع ہوگا غیر طرح کا کلام شرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی درج کر دیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ نہ انتخاب غزل داخل دفتر ہو جائیگی۔ آن اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا۔ انتخاب کمیٹی کرتی ہے۔ پوری غزل بلا انتخاب شاعر طرح غزلیات فی شعر ۱/ آنہ دینے پر درج ہو سکتی ہیں لیکن صحت کا لحاظ ضرور رکھا

۷۔ ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸۔ اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر ۴/ زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اجرت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی۔

المشتہر محمد نثار حسین "نثار"، مالک کارخانہ عطر و قومی پریس۔ و مہتمم پیام یار۔ چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس کارخانہ کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہیں۔ لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اس کارخانے کو تمغا اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فہرست عطر موجودہ

عطر حنائی تولہ ۱۰/ سے ۱۰/، ۲/ و ۱/ و ۱۲/ عطر موتیا ۱/ و ۸/ عطر چمیلی ۸/، ۱/ عطر جوہی ۱/، ۸/ عطر کیوڑہ ۱/، ۸/ عطر سہاگ ۸/ و ۱۲/ عطر گلاب بصرہ فی تولہ ۱۰/ عطر گلاب ۱/، ۸/۔ عطر روح بانڑی ۸/، عطر روح خس ۸/، عطر خس ۱/، ۸/، عطر گل ۸/، عطر عود دس ۱/ عطر فتنہ ۸/، ۱/۔ برگ حنا ۸/ عطر شہنا ۸/، عطر اگر ۸/، عطر شمامۃ العنبر ۸/ ۔ عطر ایجاد بندہ ناز بو فی تولہ ۸/۔ روغن حنا ۸/، ۸/ و ۱/، فی سیر۔ روغن بیلہ و چمبیلی و کیوڑہ فی آثار ۸/ و ۱/۔ سفوف خضاب لاجواب فی آثار ۸/

گولیاں تماکو خوردنی۔ فی تولہ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین۔ لکھنؤ۔ چوک

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے۔ اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود حال معلوم ہو جائیگا۔ تعمیل فرمائش بقدر روپیہ آنے پر یا ویلیو پی ایبل ہو سکتی ہے۔ خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے

فہرست اشیائے موسم گرما

نام جنس مع قطع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	میزان
تہان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱۴ گرہ	[illegible]	[illegible]
تہان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار۔	〃	〃	[illegible]	[illegible]
تہان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل کی شکل نہایت نفیس	〃	〃	[illegible]	[illegible]
تہان خصوصی ساخت لکھنؤ نہایت باریک	〃	〃	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار۔	۵ گز	۱۸ گرہ	[illegible]	[illegible]
ڈوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول برابر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبا چکن یعنی جبہ خاص برائے ثقات اہل علم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پائجامہ چکن خرد وہری زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ڈوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار۔	۳ گز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بوٹہ دار سلے ہوئے طیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چگوشیہ چکن تری کی پھندہ دار	[illegible]	۱۵ گرہ	[illegible]	[illegible]
کلاہ عرقچین جدید ہر موسم کے قابل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی فلیتہ دار۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیائے موسم سرما و دیگر متفرقات

نام جنس مع قطع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	میزان
فرد رضائی جن سکہ جالدار و بوٹہ دار عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحاف جن سکہ مارکین صرف بوٹہ دار نہایت نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پلنگ پوش جہازی جالدار نہایت عمدہ۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ زربفت و کمخواب بیلدار نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ فلالین و چھینٹ و مخمل وغیرہ۔	〃	〃	[illegible]	[illegible]
کلاہ عرقچین مع کار کلابتون ہر موسم کے قابل	[illegible]	۱ گرہ	[illegible]	[illegible]
بوٹ بند زردوزی سلمہ ستارہ نہایت عمدہ ہر موسم کے قابل۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گوٹہ نقرہ و طلائی ہر قسم کا فی تولہ [illegible] تک۔ ایک تولہ سے دو تولہ عمدہ گولیاں تماکو خوردنی نہایت عمدہ و ذائقہ دار فی روپیہ ۲ تولہ [illegible] فی روپیہ ۴ تولہ۔ محصول ایک تولہ سے [illegible] تولہ تک

المشتہر محمد عاشق علی [illegible] سوداگر پارچہ چکن

مصرع طرح پیام یار

بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد نواب رامپور خلد آشیان

رتبہ شہیدِ عشق کا گر جان جائیے — قربان جانے والے کے قربان جائیے

پہچان پر ہے ناز تو پہچان جائیے — کیا ہے ہمارے دل میں بھلا جان جائیے

اچھی نہیں اطاعتِ عاشق کی عادتیں — کہنا رقیب کا نہ کہیں مان جائیے

کہتے ہیں گھر مرا کوئی حسرت کدہ نہیں — صاحب یہاں نہ چھوڑ کے ارمان جائیے

عاشق کی لاش پر ہے تجھے اٹھانا غم ضرور — صورت ذرا بنا کے پریشان جائیے

اچھا ہوا کہ حضرتِ دل واں رہے گئے — کس نے کہا تھا بنکے نگہبان جائیے

جیسا ہو دیس بھیس بھی ویسا ہی چاہیے — جنگل کو چاک کرکے گریبان جائیے

کہتے ہیں بوسہ دے کے میں آفت میں پڑ گیا — رٹ ہے اک اور بھی ترے قربان جائیے

مٹی نہ دیجیے مجھے اچھا نہ کیجیے — اچھا ملا کے خاک میں ارمان جائیے

جوڑا نہ آپ آئینہ خانے میں کھولیے — ایسا نہو کہ ہو کے پریشان جائیے

آخر ہوئے نہ حضرتِ دل آپ واں وکیل — ہاں اور دوڑ دوڑ کے مہمان جائیے

آخر ہی رات وصل کی کب تک نہیں نہیں — بس بس خدا کو مان کے اب مان جائیے

اِن بانکپن سے قتل ہوا ہوں کہ کہہ اٹھے — ایسا ہو جان نثار تو قربان جائیے

مانی ہیں میں نے سیکڑوں باتیں تمام عمر — آج آپ ایک بات مری مان جائیے

کہتے ہیں آکے در پہ مرے پائیے گا کیا — ہاں خاک چھانتی ہو اگر چھان جائیے

یہ رشک بد بلا ہے دمِ رخصتِ حبیب — کیونکر کہوں خدا ہے نگہبان جائیے

محشر میں بھی شہیدِ محبت کو ہے یہ رٹ — اک ہاتھ اور بھی ترے قربان جائیے

آئے ہیں بال کھولے دمِ نزع اس لیے — دنیا سے جائیے تو پریشان جائیے

جانے کو منع میں نہیں کرتا مگر حضور — دل سے مرے نکال کے ارمان جائیے

ان چتونون سے کہتی ہین یہ سر تین مری
ان ناوکون سے سینہ و دل چھان جائیے

بالین پر آپ ہین تو نکلتا نہین ہے دم
مشکل کو میری کیجیے آسان جائیے

خلوت مین اسکے دل کو تو لیجائیے امیر
پر دل مین کوئی لیکے نہ ارمان جائیے

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر از دفتر امیر اللغات [illegible] شاگرد جناب تسلیم و امیر

بن ٹھن کے مجھسے کہتے ہین پہچان جائیے
ہم ہین [illegible] جان جائیے

للہ آپ بات مری مان جائیے
گھر غیر کے نہ رات کو مہمان جائیے

عاشق کی بات کا نہ برا مانیے حضور
کہتا ہے شوق قتل مین قربان جائیے

کیا آرزوئے دل مین کہون سبکے سامنے
حسرت بھری نگاہ سے پہچان جائیے

وصلت مین چھیڑ چھیڑ کے مجھسے نہ روٹھیے
جو میری آرزو ہے وہ خود جان جائیے

مین جانتا ہون حضرت دل شوق سے کہین
چھپ چھپ کے آپ رات کو مہمان جائیے

راضی نہین جو وصل پہ بوسہ ہی دیجیے
اتنی ہی بات آپ مری مان جائیے

وہ پوچھتے ہین ہوکے ہم آغوش وصل مین
کیون یہ رٹ لگی ہے کہ قربان جائیے

لیلی کے حسن کا جو کیا ذکر تو کہا
وہ آپ کے نکالیے ارمان جائیے

بولے کہ نزع مین بھی نہ صورت دکھائیے
دنیا سے تا کہ آپ پر ارمان جائیے

کہتے ہین وہ کرینگے نہ ہم قتل آپکو
کیون آپ کہہ رہے ہین کہ قربان جائیے

آکر بہار داغ مرے دل مین دیکھیے
گلگشت باغ کو نہ مری جان جائیے

حسن بتان سے شان خدا کی ہے آشکار
اے شیخ کیونکر انپہ نہ قربان جائیے

آنکھین کھلی ہوئی ہین ستارونکی دیکھیے
بے پردہ صحن مین نہ مری جان جائیے

اصغر سے پوچھتے ہین کہ عاشق ہو مجھپہ تم
اس بھولے پن پہ آپ کے قربان جائیے

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

حیران جائیے نہ پریشان جائیے
مقتل مین لے کے موت کا ارمان جائیے

کہتا ہی حسن یار جناب کلیم سے
مین بھی تو برق طور ہون پہچان جائیے

اچھی نہین ہے وصل کی شب یہ نہین نہین
کہنا مرا خدا کے لیے مان جائیے

دشمن کی دشمنی کو سمجھتے ہین دوستی
اس بھولے پن پر آپکے قربان جایئے

تیر ستم کا چاہیے کوئی تو یادگار
دل مین ہمارے چھوڑکے پیکان جائیے

کہتا ہے اُنکا یا دوست بزم شراب مین
پی لیجیے خدا کے لیے مان جائیے

عاشق کے بات … ہوتا … مین کیا نشان
حسرت بھری نگاہ سے پہچان جایئے

تیری خوشامدون کا ذرا کیجیے خیال
روٹھے رہے بہت مگر اب مان جائیے

اللہ رے شوق … دل روئے یار پر
اک دن مین لاکھ بار تو قربان جایئے

بعد فنا تو اور بھی بخشیے نہ مجھے
چھوٹا سا شامیانہ کوئی تان جائیے

اُٹھنے کا شام ہی سے ارادہ ہے بار بار
بس بس حضور ہو چکے مہمان جائیے

جس رنگ مین مجھے نظر آتا ہے حسن یار
آنکھین پکارتی ہین کہ پہچان جائیے

احسان مرچکے ہین کسی پر خوشی سے ہم
پھر بھی یہ آرزو ہے کہ قربان جائیے

جناب منشی حسین الدین احمد صاحب افراز دختر(?) امیر اللغات رامپور شاگرد جناب تسلیم(?) …

آپ اور گھر رقیب کے مہمان جائیے
بس بس بڑے ہی آپ ہین نادان جائیے

میری تو مانتے نہین سرکار ایک بھی
اور حکم ہے کہ مین جو کہون مان جائیے

گر دیجیے عمامہ کلاہ رہن شیخ جی
لذت جو مے کی قبلہ من مان جائیے

مٹھی مین دل چھپاکے مرا پوچھتے ہین وہ
کیا میرے ہاتھ مین ہے بھلا جان جائیے

مین کیا کہون فقیر کی صورت سوال ہے
صورت سے میری دل کی مرے جان جائیے

غیرون کے ساتھ بنکے طفیلی گئے تو کیا
ہمکو بھی وہ بلائین تو مہمان جائیے

ہے حکم عاشقون سے یہ رخسار و زلف کا
حیران آئیے تو پریشان جائیے

کبتک نہین نہین کوئی حد بھی نہین کی ہے
ابتو اثر کے سر کی قسم مان جائیے

جناب امداد حسین خان صاحب آغاز شاگرد جناب عنبر(?) مرحوم کانپوری کے

صورت ہی سے سوال کو پہچان جائیے
دل مین ہمارے جو ہے صنم جان جائیے

دل آپکا تھا پہلے پہلو سے اسکو آپ
ہان ہان ہمارا کچھ نہین احسان جائیے

ترچھی نظر سے میری طرف دیکھتے ہین آپ
اس ناوک افگنی کے بھی قربان جائیے

فرقت مین ہم مرین بھی تو ہرگز نہ آئیے — اور دشمنون کے جلسون مین مہمان جائیے
اس بت سے روٹھتا ہون تو کہتا ہے طرح سے — اللہ آپ کا ہے نگہبان جائیے
آراستہ ہے بزم عدو آپکی ہے دیر — تیار سب طرح کے ہین سامان جائیے
زندان مین پاؤن پڑکے یہ کہتی ہین بیڑیان — فصل بہار آئی بیابان جائیے
یہ تو خوشی ہے آپ کی میری خوشی نہین — مین کس طرح کہون کہ مری جان جائیے
سینے مین دل کو دل مین کیا جان کو نگار — آغاز تیر ناز کے قربان جائیے

جناب سید انور حسین صاحب آرزو* لکھنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال لکھنوی

قتل اسکو کرکے بزم سے ایجان جائیے — جو جانثار ہو اسے پہچان جائیے
سینہ سے تکان بھی ہوا دل نکل گیا — قاتل تری نگاہ کے قربان جائیے
سودے کا تیری زلف کے ہے یہ ہی خطر — دنیا سے جائیے تو پریشان جائیے
مہمان دو گھڑی کا ہون جی بھر کے دیکھ لون — پہلو سے میرے اور نہ اک آن جائیے
کس کس کو قتل کیجیے گا لوگ ہین بہت — بس آپ خود بھی ہوگئے ہلکان جائیے
جبتک نہ ارتباط بڑھا تھا امید تھی — دل دے کے آرزو ہوئی اب جان جائیے
حال دل آرزو سے نہ کچھ پوچھیے حضور — بس آپ میرے نام سے پہچان جائیے

جناب منشی محمد عبد الغفار صاحب اثر چاندپوری شاگرد جناب شرف گلشن آبادی

سوجھی ہے کیا اثر کو بھی قربان جائیے — محفل مین بنکے یار کی انجان جائیے
آہی گیا اونھین مری بربادیون پہ رحم — تاثیر آہ سرد کے قربان جائیے
پہلو مین میرے بیٹھ کے اغیار کا خیال — بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے
ہوتی ہی گام گام پہ اک حشر کی نمود — مستانہ چال پر تری قربان جائیے
جو آن ہے ستم ہے حسینون کی اے اثر — انکی تو بات بات پہ قربان جائیے

جناب منشی محمد علی اصغر صاحب اصغر مچھلی شہری شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

ہم دلجلون کی شکل سے پہچان جائیے — عاشق حضور کے ہین ہمین جان جائیے
نکلا غبار دل سے شب وصل بھی نہ ہائے — سب خاک مین ملے مرے ارمان جائیے

* حسب فرمائش جناب خورشید لکھنوی انکا تخلص امید سے آرزو بدل دیا گیا ۱۲ یاس

یہ رات یہ شباب یہ ارمان وصل کا — روٹھیں نہ آپ آج کہا مان جائیے
اصغرؔ لگائیے نہ کبھی دست ناز کو منہ — کہتا کوئی تو حضرت من مان جائیے

جناب پانڈے منشی لال صاحب آزاد گورکھپوری شاگرد جناب کوثر گورکھپوری

یہ عرض آپ سے ہے مری مان جائیے — تنہا عدو کے گھر میں نہ مہمان جائیے
تنہا چلے ہو حضرت دل کوسے یار میں — اللہ آپ کا ہے نگہبان جائیے
آزاد کی غزل ہو تو مقطع نہ دیکھئیے — رنگینی کلام سے پہچان جائیے

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد خلف الصدق جناب شاد ازاد حسین

شوخی پہ جان نثار ہو غمزہ پہ دل فدا — ایک ایک ادا پہ آپ کی قربان جائیے
دل لے کے کہتے ہین کہ مین کچھ جانتا نہین — اس بھولے پن پہ آپ کے قربان جائیے
ہو حکم ہو سنو ہو بجا لاون مین بچشم — ارشاد کہتے ہین مجھے پہچان جائیے

جناب ابوالخیر محمد عبد الحی صاحب آشفتہ برادر خرد و شاگرد جناب شفیق مظفر پوری

محفل مین مجکو دیکھ کے کہتے ہین غیرت — عاشق یہی ہمارے ہین پہچان جائیے
جانے کو بار بار عبث کہہ رہے ہین آپ — مین کب کہونگا پاس سے ایجان جائیے

جناب منشی احمد جان صاحب احقر دہلوی شاگرد جناب فوق دہلوی

کہتے ہین جان بوجھ کے ہم جانتے نہین — ان بھولی بھولی باتون کے قربان جائیے
وعدے پہ آکے کیجیے شرم وحیا نہ کچھ — ہان ہان خدا کے واسطے بس مان جائیے

جناب دلیپ سنگہ صاحب احقر شاگرد جناب شوکت تھانوی کے

وعدہ کیا جو وصل کا آیا نہین وہ شوخ — واللہ ایسے وعدے پہ قربان جائیے

جناب منشی ہرشنکر پرشاد صاحب احقر پیشکار ریاست سورجپورہ شاگرد جناب جان

لیجلیے مجکو یا انھین یان کھینچ لائیے — اے جذب عشق کرکے کچھ احسان جائیے

جناب منشی محمد بشیر صاحب بشیر شاگرد جناب شوق نیموی پتگا کولی ٹولہ

پہلو سے میرے اُٹھ کے نہ ایجان جائیے — کہتا مرا خدا کے لیے مان جائیے
اسطرح بن سنور کے وہ نکلے ہین سیر کو — پریان یہ کہہ رہی ہین کہ قربان جائیے

آتی ہیں ... دل میں شب وصال ۔۔ اس شرمگین نگاہ کے قربان جائیے
گھبرائیے جی ... تو دیکھئے گھر آپ کا ۔۔ دل سے ہماری آنکھوں میں جان جائیے

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت منصفی شکوہ آباد شاگرد ...

محفل میں اس حسین کی پریشان جائیے ۔۔ جب بار ہو تو چاک گریبان جائیے
یکتا ہے بے نظیر ہے ہمشکل ... ۔۔ حوریں بھی کہہ رہی ہیں کہ قربان جائیے
خود ہو چکے نثار تمنائے وصل ہے ۔۔ ارمان پہ ... آپ کے قربان جائیے

جناب صاحبزادہ عبدالحسین صاحب بیقرار خلف ... شاگرد ...

جانے کی تیری گھر میں اجازت ہو نہ مجھے ۔۔ اور غیر ... کے قربان جائیے
امید میری یار کے درپے ... آ گئی ۔۔ اے بیقرار ... ارمان جائیے

جناب محمد باقر صاحب برق ولد ... ؎

نکلی نہیں ابھی مرے ... کی حسرتیں ۔۔ ... جائیے

جناب عبدالمجید صاحب ...

غیروں کے گھر تو آپ ... جائیے ۔۔ ... جائیے
اتنا تو اے صنم ... ۔۔ ... جائیے
دل لے کے میرا کہتے ہیں ... ۔۔ ... ایمان جائیے

جناب محمد ابراہیم صاحب ...

آگے مرے رقیب کو زلفیں دکھا کے آپ ۔۔ ... مجھکو ... پریشان جائیے
کیا خوب طرح بھیجی ہے تم نے یہ اے نثار ۔۔ بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

جناب محمد شمس الضحیٰ صاحب تفتہ رئیس قاضی پور ؎

پھولوں کا بار بھی نہیں اٹھ سکتا واہ واہ ۔۔ اس نازکی پہ یار کی قربان جائیے

جناب سید جواد حسین صاحب جواد ... پور

منہ کو چھپایا وصل میں تیوری بھی چڑھ گئی ۔۔ بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

جناب سید امیر حسن صاحب حسن مارہروی شاگرد جناب داور اونامی ؎

میں آپ پہ شیدا ہوں مجھے جان جائیے
میں جان نثار ہوں مجھے پہچان جائیے

وہ حظ وصل کی شب جو منہ باتے [illegible]
میں بار بار کہتا ہوں اب مان جائیے

ٹھوکر جو لگ گئی مری مرقد میں کیا ہوا
اب ہو چکے تو آپ پشیمان جائیے

میری طرف سے آپ نہ آنکھیں چرائیے
میں جان نثار ہوں مجھے پہچان جائیے

اس سادگی پہ ان کے حسن ہو جیسے نثار
اس بھولی بھولی شکل پہ قربان جائیے

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب نظیر ردولوی شاگرد جناب فائز بنارسی

شب کو یہاں سے ان [illegible] جان جائیے
حسرت نصیب دل کی بھی پہچان جائیے

[illegible] کے دل کو [illegible]
[illegible] جائیے

[illegible] پہ [illegible]
[illegible] کوچے میں مہمان جائیے

کہتے ہیں وہ کہ [illegible]
کوچے میں تاک آکے مری چھان جائیے

جناب منشی الٰہی بخش صاحب جنت پھلواری شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

ہم کیا نہیں کہ آپ ہمیں کون جان جائیے
پہچاننے کی بات ہے پہچان جائیے

گرتی کا دھیان ہے نہ دوپٹے کی ہے خبر
اس بانکپن پہ آپ کے قربان جائیے

ہمراہ غیر آپ نے ناتد ھادیا تو کیا
مروت پہ ہو چکا مرے احسان جائیے

جنت کے پاس آپ یہ تکرار چھوڑیے
تھوڑی رہی ہے رات کہا مان جائیے

جناب منشی الٰہی بخش صاحب شامی گورکھپوری

شب وصل کی گذر گئی دل سے ہاں آپ
بس اب نہیں چلے مرے ارمان جائیے

نادان نہیں ہیں آپ قیافہ شناس ہیں
عاشق کو اور غیر کو پہچان جائیے

سایہ سے بھی وہ اپنے جھجک کر یہ کہتے ہیں
میں کون آپ جان نہ پہچان جائیے

جناب محمد اسد خان صاحب حمید اورنگ آبادی از مہگوان

کیوں غم آپ کھاتے ہیں بےفائدہ مرا
اے شیخ جائیے کسی عنوان جائیے

کہنا کسی کا وصل میں یاد آتا ہے حمید
لو اب تو سب نکل چکے ارمان جائیے

جناب خورشید علی صاحب خورشید از متھرا

دیتے ہوئے نہ گالیاں ایجان جایئے / ایسا نہو پھر آپ پر ارمان جایئے
اکدن تو اے صنم مرے گھر پر کرم بھی / بہر خدا کبھی تو کہا مان جایئے

جناب نواب مرزا شبیر علیخان صاحب ساؔلک لکھنوی

اپنی ادا کا لطف اگر جان جایئے / میری طرح سے آپ بھی قربان جایئے
دیگا تڑپ تڑپ کے دل مضطرب خبر / نیسے چھپا چھپا کے نہ مہمان جایئے
پھر جایئے گا بھی تو نکلنا محال ہے / دل مین کسی کے بنکے نہ ارمان جایئے
کہتا ہے دل کہ کچھ تو ہوتے دین ہیں / جھوٹے ہی آپکے وعدے کو سچ جان جایئے
غیرون کی ضد ہی سے سہی آپ یئے کہین / انکا یہ ہم اٹھا ئینگے احسان جایئے
پھر جان چاہتی ہے کہ تیر نشانہ ہو / پھر دل کی آرزو ہے کہ قربان جایئے
میری تو قتل میں بھی بر آئیگی آرزو / کہنا رقیب ہی کا کہین مان جایئے
آنے لگے جب آپ کو یان خود بخود ہنسی / مین رو رہا ہون آپ بھی پہچان جایئے
ہم عاشقون کے خون سے مکرنا ہے آپ کو / محشر مین اسطرح نہ پریشان جایئے
گر آپ مجھسے صورت آئینہ صاف ہین / آیئے مین اپنے دل مین کہون جان جایئے
سنتے ہی جسکو آپ کلیجہ سنبھال لین / نالہ وہی رسا کا ہے پہچان جایئے

جناب محمد حیات صاحب رسا شاگرد جناب بلبل دہلوی

پیارے نکالیے ارمان جایئے / اپنا بھی اب خدا ہے نگہبان جایئے
دل سے نہ کھینچیے مرے پیکان جایئے / اس گھر مین رہیے ہی مہمان جایئے
مطلب کی بات عرض تک کیا ضرور / صورت سوال ہے مری پہچان جایئے
وہ کہتا انکا وصل کی شب مین نہین نہین / وہ التجا مری کہ بس اب مان جایئے
سو بار صدقے ہوکے بھی یہ چاہتا ہے جی / سو بار اور آپ کے قربان جایئے
سب قصہ سنکے عرض تمنا پہ یہ کہا / بس ہوگیا دماغ پریشان جایئے
ہندی کا کیسلیے ہی بہانا نہ آیئے / غیرون پہ آپ کیجیے احسان جایئے
کوئے بتان کی خاک اوڑائی بہت رسا / کعبے کو بنکے اب تو مسلمان جایئے

جناب مولوی خلیل الدین احمد صاحب راضی صدیقی تلہری

عاشق کو چھوڑ کر نہ پریشان جائیے — کچھ تو نکال کر مرے ارمان جائیے
میری وہ گفتگو کہ ہون دیوانہ آپ کا — انکا جواب یہ کہ بیابان جائیے
صورت پکارتی ہے کہ دل مین بسا ہے غم — بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے
جو قول کل کی رات دیا ہے رقیب کو — اپنا وہی سوال ہے بس جان جائیے
صد شکر منت دوست کے آتا سا تو آج — دشمن ہون آپ کا مجھے پہچان جائیے
ہوتا نہ سینہ چاک تمہین نہ ستم تین سے — راضی کسی کی تیغ کے قربان جائیے

جناب مولوی ریاض الدین امجد صاحب ریاض وکیل عدالت متھرا

غیرون کے گھر نہ راتون کو ایمان جائیے — کہنا مرا خدا کے لیے مان جائیے
دیر و حرم مین ایک سا جلوہ ہے زاہدو — حق مین اگر ہو آنکھ تو پہچان جائیے
معراج مین نبی کی سواری کا تھا یقین — کہتا تھا عرش آپ کے قربان جائیے
معراج احمدی کی حقیقت بیان ہو کیا — ق — جو آپ نے کہا ہے اسے مان جائیے
قوسین سے بھی کم تھا نبی و خدا مین فرق — اس فرق و اتصال کے قربان جائیے
حب و ولاے آل نبی وہ جہان مین ہو ریاض — بخشش کا ہے یہ حشر مین سامان جائیے

جناب سید خواجہ معین الدین صاحب چشتی معروف بہ خواجہ پیر سلام مدراسی شاگرد جناب القا کاکوی

روشن ضمیر آپ ہین پہچان جائیے — دل مین ہمارے کیا ہے بھلا جان جائیے
فرماتے ہین وہ سن کے شب ہجر کا گلہ — سب جھوٹ ہے نہ کیجیے بہتان جائیے
ہوتی ہے صبح دیکھیے گذری شب وصال — اب بھی کہین خدا کے لیے مان جائیے
شکوہ تو چرخ کا تھا خفا ہو گئے حضور — اس آپ کی سمجھ کے بھی قربان جائیے
اک بوسہ پر سلام کے منت کو دیکھیے — للہ ضد نہ کیجیے اب مان جائیے

جناب محمد محسن صاحب سحر ہاپوری خلف جناب منشی مبارک علی صاحب تحصیلدار انگھاسن

پہلو مین غیر کے نہ مری جان جائیے — پچھتائیے گا بات مری مان جائیے
سر کا نہ کچھ خیال نہ مستی سے کچھ غرض — اس سادگی پہ آپ کی قربان جائیے

جناب جوالا ناتھ صاحب سعد از اجمیر

غیروں کی بزم میں نہ مری جان جائیے   لکھا ہے کسی کی نظر مان جائیے
آئے تو ڈر سے غیر کے جلدی سے جائیگی   بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

جناب جوگل کشور صاحب سرور طالب علم درجہ چہارم انگریزی اسکول چھبرمئو

کیا پوچھتے ہیں آپ مری مجھسے آرزو   نام خدا عقیل ہیں خود جان جائیے

جناب محمد عمر صاحب شفا پھلپھری ؒ

کیا تاب جو کہوں کہ نہ ایمان جائیے   پر کرکے مشکلیں مری آسان جائیے
کیونکر پرائے گھر میں مری جان جائیے   اتنی کہی نہ جان نہ پہچان جائیے
جاتے ہیں آپ خیر سے ہی جان جائیے   بندے کا بھی خدا نگہبان جائیے
انسان کو پاس خاطر انسان ضرور ہے   رہ جائیے خدا کے لیے مان جائیے
ہم کیا کہیں کہ کون ہیں آئے ہیں کس لیے   آنکھیں خدا نے دی ہیں تو پہچان جائیے
پریاں یہ کہتی ہیں تری صورت کو دیکھ کر   اس حسن اس جمال کے قربان جائیے
بیمار ہجر ہے اسے ہمراہ لیجئے   کہتی شفا خدا کے لیے مان جائیے

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی ؒ

آنکھوں سے دل میں بھی کبھی مہمان جائیے   اتنا کہا خدا کے لیے مان جائیے
آئینہ دیکھ کر مری حالت نہ پوچھیے   اپنے درست کیجیے اوسان جائیے
مجھسے سوا رقیب سے نفرت ہو آپ کو   واللہ اسکی چال اگر جان جائیے
ایحضرت دل اس بت کافر کے عشق میں   کھو آئے آپ ہاتھ سے ایمان جائیے
تیور بدل کے آپنے ہنگام آرزو   مٹی کیے سب عیش کے سامان جائیے
مانا کہ صبح ہوتی ہے جانا ہے آپ کو   دل میں مگر نہ چھوڑ کے ارمان جائیے
للہ گلرخوں سے نہ اب رکھیے اختلاط   شمشاد اپنی بات مری مان جائیے

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ بھگوانپوری متصل مظفرپور ضلع سہارنپور

وعدہ کیا ہی آپ نے آنے کا پر ہے ڈر   کہنا رقیب کا نہ کہیں مان جائیے
لاغر ہے جسم زرد ہے چہرہ حواس گم   مرتے ہیں ہم بھی آپ یہ پہچان جائیے

جب جائیے رقیب کے گھر آتی عرض ہے
عاشق کو بھی دکھاتے ہوئے شان جائیے

بلبل کو اپنی زمزمہ سنجی پہ ناز ہے
گلزار مین لگاتے ہوئے تان جائیے

اک بوسہ اسکو بھی لب رنگین کا دیجیے
کہنا کبھی تو شیفتہ کا مان جائیے

جناب محمد حسن صاحب شوقی از بریلی

دل سے مرے نکال کے ارمان جائیے
للہ آج میرا کہا مان جائیے

مٹھی مین دل چھپائے ہوئے جب کہتے ہین
جب جانین آپ کو اسے پہچان جائیے

یہ ناز کی یہ عشوہ یہ انداز دلفریب
اک اک ادا پہ آپ کی قربان جائیے

جناب پنڈت رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد از شکوہ آباد

آنے کے ساتھ ہی تمھین جانیکا ہے خیال
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

مینے کہا کہ جا رہا ہون ایجان خفا ہو
کہنے لگے کہ مجھپہ کچھ احسان جائیے

جناب پنڈت سری رام صاحب صرصر شاگرد جناب طالب سا کن کھاتولی

ہان غرض مدعا کی مجھے تاب کب حضور
ہان اپنے جی مین آپ ہی کچھ جان جائیے

اسدرجہ ایک بوسہ پہ انکار الامان
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق مدرس دوم مدرسہ تحصیلی مڈل قصبہ جینور

ہمت کا اقتضا ہی گلا اپنا کاٹیے
لے کر نہ تیغ یار کا احسان جائیے

خندان ہر ایک زخم ز فور طرب ہے
قاتل کی تیغ ناز کے قربان جائیے

دل سے یقین کرلیا دشمن کی بات کا
اس بھولے پن پر آپ کے قربان جائیے

کیا کیا حسین بنائے ہین پروردگار نے
قدرت پہ اس قدیر کی قربان جائیے

جناب سید چراغ علی صاحب طپش گورکھپوری شاگرد جناب عجیب گورکھپوری

بہر خدا یہ بات مری مان جائیے
غیرون کے گھر نہ چھپکے مری جان جائیے

جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیز شاگرد جناب داغ دہلوی از مارہرہ

سمجھا رہا ہون کب سے بس اب مان جائیے
اس ہاتھ کے جھٹکنے کے قربان جائیے

اچھا کہونگا مین تو نہ ہرگز رقیب کو
گر مانتے ہین آپ برا مان جائیے

کچھ ہوش ہو تو کوچۂ دلدار ڈھونڈھیے
وحشت کا جوش ہو تو بیابان جایئے

اک وار میں نکل گئے سب دل کے حوصلے
قاتل ترے سمند نے ہو جیسے قربان جایئے

میں جانتا ہوں آج جہاں آپ جایئے
باتیں بنایئے نہ اب انجان جایئے

ان بھولی بھولی باتوں پہ دل صدقے کیجیے
ان ترچھی ترچھی نظروں کے قربان جایئے

کیا لطف ہو جو چھیڑ سے ہو جاؤں میں خفا
اور رو کے یہ بار بار کہیں مان جایئے

ہاں پھر تو غصے ہو جیے آنکھیں نکال کر
ہاں پھر تو کہیے پیارے ایمان جایئے

جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب عزیز بھوپالی نائب منشی بیگم صاحبہ بھوپال

کچھ دل کا حال کہیے تو فرماتے ہیں کہ بس
ہوتا ہے اب دماغ پریشان جایئے

میخانے میں ہے حضرت واعظ عجیب سیر
گر بن سکے تو واں کسی عنوان جایئے

سمجھائیے اسے بھی تو اے ناصح شفیق
للہ مجھ پہ کیجیے یہ احسان جایئے نہ

دل کا سوال کرتے ہیں مجھ سے وہ اے عزیز
اور وہ بھی اس ادا سے کہ قربان جایئے

جناب منشی اقبال حسین صاحب عاشق وکیل راج بیکانیر

دل کیا کہ جان تک بھی تو حاضر ہے اے حضور
کہتا ہوں میں عرض کروں مان جایئے

حال عدو نہ پوچھیے ہے کہ نوبت ہے
ایسا ہو آپ بدگمان جایئے

جناب پیارے لعل صاحب عیش شاگرد جناب خاک کہاتوی

جو راہ میں آئے آگے آئے بھی حضور نہ
بس اب نکل چلے مرے ارمان جایئے

دل میں ہے اضطراب کہ عاشق پہ آن ناک
کوئی نہیں ہے آپ کی پہچان جایئے

جناب میوا لعل صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین دربھنگہ

یوں تو نظر چھپائے چلے جاتے ہیں حضور
جب جانوں ان میرے دل سے کبھی بچان جایئے

جناب محمد وحید صاحب خستہ غمگین بھونراج پوری شاگرد جناب حقیر ردولوی

رکھ لیں نہ ان میں غیر کے نہ پہچان جایئے
جو ہم کہیں اسے بھی ذرا مان جایئے

میرا کوئی قصور خفا کیوں حضور ہیں
اس روٹھنے پہ آپ کے قربان جایئے

ایسے ہیں کس ادا سے لڑکپن میں گفتگو
ان بھولی بھولی باتوں کے قربان جایئے

جناب پرتھی سنگھ صاحب غضب شاگرد جناب فگار کھاتوی

نکلیں اندھیری رات میں باہر نہ گھر سے آپ
چھپ جائیے گا ورنہ کہا مان جائیے

تا ملکِ عدم میں عالمِ فانی سے اے غضب
سر پر کسی کا لے کے نہ احسان جائیے

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب عنبر از قلعہ دار ضلع گجرات

وحشت بنا رہی ہے یہ تیری بار بار
بستی کو چھوڑ دیجیے بیابان جائیے

جناب شیخ محمد عالیجاہ صاحب فضا السہوانی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

گھر میں عدو کے آپ نہ مہمان جائیے
میرا کہا خدا کے لیے مان جائیے

دم توڑتا ہوں اور ٹھہر جائیے ذرا
مر جاؤں میں تو پاس سے اے جان جائیے

آنکھوں لگا کے شب وصل یہ کہا
جو کچھ ہے دل میں آج اسے مان جائیے

تکلیف کرکے دیکھنے آئے ہو بن اثر
بس ہو گیا حضور کا احسان جائیے

پوچھا جو اُس نے وصل کی شب کیا ہے آرزو
میں نے یہ مسکرا کے کہا جان جائیے

جاؤ ہمیں نہ آپ پاس سے جبتک نہ یہ کہوں
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

زندان میں مجھے نالۂ زنجیر نے کہا
میری طرح نکل کے بیابان جائیے

وہ وقت جو اضطراب سے دل کے نہیں ہے آپ
سینے پہ ہاتھ رکھیے ابھی جان جائیے

ارمانِ وصل نکلے تڑپ دل کی کم ہوئی
مشکل جو تھی وہ ہو گئی آسان جائیے

الفت میں غیر مر گیا یا میں نے جان دی
جانباز ہم میں کون ہے پہچان جائیے

پوچھا جو کوئے غیر میں جاتے ہو تم کہاں
اُس نے کہا یہ سن کے کہ خود جان جائیے

پیدا ہوا بشر تو قضا نے یہی کہا
دنیا میں چار روز کو مہمان جائیے

صندل لگا کے سر میں شبِ وصل آئے آپ
بس اب نکل چکے مرے ارمان جائیے

کوئی پری بنائیگی دیوانہ اے فضا
کہتے ہیں آپ سے نہ پرستان جائیے

جناب غلام قطب الدین صاحب نیازی نظامی نوگار شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

اک بات میری حضرتِ دل مان جائیے
لیکر کسی کے پاس نہ ارمان جائیے

میرے دل و جگر کو بلا میں نہ ڈالیے
کرتے ہوئے نہ زلفِ پریشان جائیے

ترجیح ہم پر آپ نے دیدی رقیب کو
اس فہم پر حضور کے قربان جائیے

مدت کے بعد آپ کے آئے یہان قدم
اب تو مرے نکال کے ارمان جائیے

تسکین دیجیے دل خانہ خراب کو
جاتے ہین اب تو کر کے یہ احسان جائیے

رہ رہ کے آپ ذکر عدو چھیڑتے ہین کیون
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

حال تباہ اشک روان رنگ زرد ہے
اپنے فگار زار کو پہچان جائیے

عالیجناب راجہ شیو درشن سنگھ صاحب بہادر فرخ والی ریاست گوپال پور

دل دے کے مانے کہتا ہی کس ناز سے کوئی
لیا ہے ہمارے ہاتھ مین پیمان جائیے

مجھ سے خفا ہین وصل مین کس واسطے حضور
سر کو جھکائے بیٹھا ہون اب مان جائیے

آئے ہین آپ کسلیے بالین پہ وقت مرگ
وہ ہو چکا جو ہونا تھا ایجان جائیے

فرخ کے دل کو آپ نے اپنے فراق مین
رکھا تمام عمر پریشان جائیے

جناب منشی شیخ نصیر الدین احمد صاحب فریاد شاگرد جناب شاد متوطن تہراوین

فریاد کر ہون دیدۂ عرفان تمہارے وا
ہر شے مین اسکے جلوے کو پہچان جائیے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی ایس جی پریسیڈنٹ سنٹرل ایجوکیشنل کلب لکھنو شاگرد جناب امیر

خلوت مین لائے شرم کو ایجان جائیے
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

رہیے یہین حضور کہا مان جائیے
دشمن کے گھر مین آج نہ مہمان جائیے

تیور ہمارے وصل مین پہچان جائیے
جو کچھ ہمارے دل مین ہے وہ جان جائیے

انکار وصل غیر سے کرتے تو ہین حضور
کہدون پتے کی مین تو برا مان جائیے

ہم ایک اور آپ کے لاکھون ادا و ناز
کس کس ادا پر آپ کی قربان جائیے

اپنی زبان سے حرف تمنا مین کیون کہون
جو بات میرے دل مین ہے وہ جان جائیے

مدفن پہ حسرتون کا کچھ ایسا ہجوم ہے
گر دور سے بھی دیکھیے پہچان جائیے

جس بات پہ ہماری بگڑتے ہین یون حضور
دشمن اگر کہے تو ابھی مان جائیے

اس بیوفا کا عشق بس اب ترک کیجیے
یہ بات میری آپ قمر مان جائیے

جناب حافظ محمد نعیم صاحب قمر خلف منشی عبدالرحیم صاحب رئیس کرسی شاگرد جناب منشی [illegible]

امید قتل ہو گئی ایمان جائیے
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

دل کی کشش نے آج دکھایا جمالِ یار
اس اپنے جذبِ عشق کے قربان جائیے

باتین وہ بھولی بھولی کہ جن پہ فدا ہو دل
صورت وہ پیاری پیاری کہ قربان جائیے

انکار ہر سوال پہ بہتر نہین حضور
بتیاب جان و دل ہے بس اب مان جائیے

کرتا ہون یار سے دمِ رخصت یہ رو کے مین
اللہ آپ کا ہے نگہبان جائیے

نفرت قمر سے آپ کو نسبت ہی غیر سے
کیا آپکی سمجھ ہے یہ قربان جائیے

جناب عبد القدوس صاحب قدسی شاگرد جناب عرفی میر مدرس مدرسہ سلطانیہ بنگلور

قدسی بیان مین نہین آتے رموزِ عشق
مطلب کو اب اشارون سے پہچان جائیے

جناب حکیم محمد عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

پہلو سے میرے اُٹھکے نہ ایجان جائیے
مین ہاتھ جوڑتا ہون کہا مان جائیے

وعدے اگر ہین غیر سے ایجان جائیے
بیفائدہ ہین آپ پریشان جائیے

جانا ہے گھر جو غیر کے مہمان جائیے
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

منظور صرف چھیڑ تھی بخشش کا ذکر کیا
اُلٹی سمجھ پر آپ کی قربان جائیے

پانی کی طرح جس پہ برستی ہین حسرتین
تربت وہ مجھ غریب کی ہے جان جائیے

داغِ جگر دکھاکے یہ پوچھینگے یار سے
یہ پھول کس چمن کے ہین پہچان جائیے

مین کون ہون جو رنج کا میرے خیال ہے
دشمن بلا رہے ہین مری جان جائیے

اپنی زبان پر تو لگا تار کا لیا ن
مین منہ سے کچھ کہون تو بُرا مان جائیے

مشکل ہے رعبِ حسن سے اظہارِ مدعا
میری نگاہِ شوق سے پہچان جائیے

سامانِ عیش روٹھکے برہم تو کر چلے
مٹی مین مل گئے مرے ارمان جائیے

مین اُنکے گھر گیا تو وہ بولے یہان کہان
سودا ہے دشمنون کو بیابان جائیے

دم توڑنے مین آپ جو آئے کرم کیا
نادم ہو رہا ہون سخت پشیمان جائیے

ہے دھوم اُس پری نے کیا ہی مشاعرہ
کوثر بغیل مین داب کے دیوان جائیے

جناب فقیر بخش صاحب گلشن طالب علم مڈل کلاس مڈل اسکول اوناؤ

لائینگے آپ حضرت قاصد جواب اگر
ہوگا بڑا ہی آپ کا احسان جائیے

بوسہ دیا جو ہمکو تو ہمنے بھی دل دیا
ہمپر نہین اب آپ کا احسان جائیے

گلشن کا اب تو وصل سے دل شاد کیجیے
صدمے بہت اُٹھائے ہین اب ہان جائیے

جناب حافظ سردار احمد خان صاحب گوہر متوطن امروہہ شاگرد جناب تسخیر

دن رات پوری کرتے ہین غیرون کی التجا
میری بھی بات کو تو کبھی مان جائیے

غیرون سے آپ ملیے اُنھین شاد کیجیے
دل مین ہمارے ہین گھر کے اب ارمان جائیے

جناب لالہ بالگوبند صاحب لعل فارسٹر علاقہ تیلیا

ہین منتظر رقیب مری جان جائیے
غیرون کا ہو نہ حال پریشان جائیے

باتین تو مجھسے اور نظر غیر کی طرف
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

دعوی ہے آپ کو کہ نظر تاڑتے ہین ہم
مرتے ہین لعل بس یہ بھلا جان جائیے

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب مرزا محبوب بیگ صاحب عاشق لکھنوی

آنے ہین جس لیے اُسے پہچان جائیے
وعدہ تھا سے آپسے کچھ جان جائیے

فصل بہار آئی ہے میخانے کھل گئے
پریون سے ملیے لو پرستان جائیے

فرہاد و قیس سے یہ کہا کوے یار مین
ود کوہ جائین آپ بیابان جائیے

اُس بیاری بیاری شکل کے ہوجائیے نثار
ان بھولی بھولی باتون کے قربان جائیے

ہو آپ کا بھی نفع ہمارا بھی فائدہ
چپکے سے ایک بات کہین مان جائیے

مرنے کے بعد آپ کو آنا تھا کیا ضرور
مشکل کسی کی ہوگئی آسان جائیے

ٹھوکر ہی راہ چلتے لگا دیجیے ذرا تین
مرتے ہوئے یہ منت کا احسان جائیے

عکس اپنا آئینے مین جو دیکھا تو بولے وہ
کیونکر نہ ایسی شکل کے قربان جائیے

بکھرا کے بال لاش پہ کیون رو رہے ہین آج
ہوتی ہے میری روح پریشان جائیے

کیا بدنصیب ہون جو گیا کوے یار مین
چلایا دور ہی سے یہ دربان جائیے

وعدہ نہ کیجیے وصل کا بوسہ ہی دیجیے
جو ماننے کی بات ہے وہ مان جائیے

شوخی کی چھیڑ ہے نہ کرو وعدۂ وصال
کہتی ہے چپکے چپکے حیا مان جائیے

ہستی مین لطف ہو جو عدم سے تو بس ہی	دو دن کو خاک آکے یہان جہان جائیے
اے ماہ یار نے جو بلایا تو عذر کیا	گھٹ جائے گی نہ آپکی کچھ شان جائیے

جناب محمود علی صاحب مضطر صفی پوری احکام نگار روبکاری کارعالیہ بہوپال

کہتا ہون ایک بات اگر مان جائیے	دل سے مرے نکال کے ارمان جائیے
ہی وقت نزع آپ ٹھہرتے نہین تو خیر	اللہ ہے مرا ہی نگہبان جائیے
دل لے کے میرا سنکے وہ کہتے ہین ناز سے	ہے کون چور آپ کا پہچان جائیے
جو کچھ کسی نے آکے کہا کر لیا یقین	اس سادگی پہ آپ کی قربان جائیے
ہم بھی تو دیکھین ہوتی ہے کیا قدر آپکی	اچھا ہے گھر مین غیرون کے مہمان جائیے
وعدہ پہ آپ آنہین گے کسی طرح	کھا کر قسم اوٹھا کے نہ قرآن جائیے
بیکس ہو دیہ نہین کوئی اسکا تباہ حال	مضطر کو چھوڑ کر نہ پریشان جائیے

جناب منشی رامچرن لال صاحب مشتاق ازگورکھپور

صبح شب وصال کے قربان جائیے	یہ بحث ہے کہ اور کہا مان جائیے
ہنسنے پہ مسکرانے پہ ساغر پلانے پر	ساقی کی بات بات پہ قربان جائیے
مدت سے میرے دل مین تمنائے وصل ہے	پھر خدا ابھی تو کہا مان جائیے
کہتے ہین مجکو دیکھ کے در پر پڑا ہوا	کچھ آپ میرے گھر کے ہین دربان جائیے
آیا ہی مدتون مین شب وصل کا قدم	مشتاق کا حضور کہا مان جائیے

جناب منشی عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری حال ملازم سررشتہ فوجداری علیگڈہ

کہنا ہمارا بہر خدا مان جائیے	جو آرزو ہے دل مین اُسے جان جائیے
اک وار مین اوڑا دیا سر جسم سے مرا	اس ہاتھ کی صفائی کے قربان جائیے
کیون پوچھتے ہو مجھ سے کہ جلتے ہین ہم کہین	اپنی زبان سے مین کہون اپچان جائیے

جناب محمد عبد المجیب صاحب مقصور شاگرد جناب نور ازگورکھپور

شرم و حیا پر آپ کی قربان جائیے	اک بات ہے مزے کی اسے مان جائیے
سینے پہ اپنے ڈال کے آنچل وہ کہتے ہین	کیا چیز ہم چھپائے ہین پہچان جائیے

آتے ہو وعظ کہنے صراحی بغل مین ہے
اے شیخ دیکھا آپ کا ایمان جائیے

دل لے کے ایک بوسہ دیا اور یہ کہا
ہم پر نہین کچھ آپ کا احسان جائیے

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ دہلوی

کہتا ہون ایک بات اگر مان جائیے
وہ یہ کہ گھر نہ غیر کے اے جان جائیے

آنے کا آپ کے مجھے ہان ہو گیا یقین
بس بس اٹھائیے آپ نہ قرآن جائیے

کہتی یہی ہے وحشت دل بار بار آج
ممکن ہو جس طرح سے بیابان جائیے

جناب عارف علی صاحب محزون شاگرد جناب ظہور از بریلی

ہی رات اب نہ یان سے مری جان جائیے
اکدن تو میرے کہنے کو بھی مان جائیے

مجھے حجاب اور زبان پہ عدو کا ذکر
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

جناب رام ناتھ صاحب مجبور ساکن متھرا

کہتے ہین ہم کہا بھی ذرا مان جائیے
عاشق کا دل دکھا کے نہ اے جان جائیے

فصل جنون مین دشت نوردی کیوا سطے
دامن دریدہ چاک گریبان جائیے

جناب مہکو اسنگہ صاحب مشکوک بریلوی پیرو دستگیر حال تھانہ صدر بہاولپور

یاد اپنی دیتے جائیے تسکین جس سے ہو
تنہا مجکو چھوڑ کے اے جان جائیے

جناب سید ممتاز احمد صاحب ممتاز برادر خرد جناب تحسین اجمیری

بولے وہ نعش پر مری ممتاز یار سے
واللہ اسکی نیند کے قربان جائیے

جناب مولوی سید منت حسین صاحب منت مہتمم گلدستہ نتیجہ فکر متوطن مہولی شہر

مے ہو ہوا ہو ابر ہو شیشہ ہو جام ہو
آتا ہی جی مین آج گلستان جائیے

جناب میر منور علی صاحب منصف جاگیردار از اورنگ آباد دکن

راہ عدم کا ہمکو تو درپیش ہے سفر
اللہ آپ کا ہے نگہبان جائیے

جناب محمد فضل اللہ صاحب ناظر اونامی شاگرد جناب حکیم لکھنوی از فتحپور ہسوہ

ہر حال مین خیال ہے مجھ بادہ خوار کا
پیر مغان کے لطف پہ قربان جائیے

شاید اسی سے بحر کرم آئے جوش مین
اللہ کے حضور پشیمان جائیے

بوسہ اگر نہ دیجیے گالی ہی دیجیے
کوئی تو بات آپ کی [illegible] جائیے

جتنی بری خطائیں تھیں اک ایک عفو کی
[illegible] اس کریم کی قربان جائیے

جناب منشی محمد عبدالرحمٰن خان صاحب تنویر وکیل ملی شاگرد جناب [illegible] لکھنوی

انکا سن ہے لب پہ مری جان جائیے
بس [illegible] چپ [illegible] جائیے

دل لیکے بوسہ دیجیے کہا مسکرائے یار
اب آپ سے نکل گئے ارمان جائیے

کہتا ہوں انسے وصل کی شب اٹھ نہ جائیے
جو میرا [illegible] جائیے

جناب حاجی سید محمد وصی صاحب تنویر [illegible] شاگرد جناب [illegible]

گھر میں رقیب کے نہ پہچان جائیے
[illegible]

مجھے نہ دیجیے بات ابھی [illegible]
[illegible] پہچان جائیے

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب [illegible]

اک شب ہمارے ہو کے بھی تمان جائیے
مطلب [illegible] جائیے

جناب محمد نجیب الدین صاحب نجیب محرر [illegible]

اوس تنگ گل کہ حسن کو گلشن میں دیکھ کر
کہتی ہے عندلیب کہ قربان جائیے

جناب عبد القادر خان صاحب [illegible] چھوٹے بھائی عبدالرحیم خان صاحب [illegible]

نکلی تڑپ تڑپ کے مری جان جائیے
بس بس نکل چکے مرے ارمان جائیے

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

جو مدعا تھا وصل کی شب جان جائیے
دل [illegible] مرے ارمان [illegible] جائیے

کیا پوچھتے ہیں آپ کہ عاشق ہے کون تیرا
صورت ہی میری دیکھ کے پہچان جائیے

ساقی یہاں جو آئیے زاہد کو ساتھ لا
خود لیکے اسکے کوچے میں [illegible] جائیے

دل کو ہدف بنا کیا تاک تاک کے
تیر افگنی آپ کی قربان جائیے

فرمائیں میں صبر کی عاشق سے روز وصل
اٹھے وہ یہ کہہ کے [illegible] جائیے

چھوٹے نہ سیر [illegible] کی ای یاس جیتے جی
اک مرتبہ تو روز پریشان جائیے

جناب منشی محمد یسین صاحب یسین [illegible]

اگر کوئی بت جو منی کہا مان جائیے
اس ناز و دلفریب کے قربان جائیے

اکدن بھی یہاں نہ [illegible] شوق عفو
پر دو گھڑی رقیب کے مہمان جائیے

جناب منشی بھگوان دیال سنگھ صاحب [illegible] دستوطن کا مدرس [illegible]

یا تو شب [illegible] صبح ہو کبھی ایجان جائیے
بس بس نکل چکے مرے ارمان

[illegible] نالہ دور اوس شوخ کی گلی
[illegible] عشق [illegible] نہ سامان

[illegible]
[illegible] لیکے پاس چلا گیا [illegible]

[illegible]
[illegible] کہیں مہمان

جناب سید محمود علی صاحب [illegible] شاگرد جناب [illegible]

[illegible]
[illegible] آپکا مجھے پہچان

جناب منشی عبداللطیف صاحب [illegible] مقیم بمبئی شاگرد [illegible]

میں خود غلط [illegible]
[illegible] نہیں میں آپ تو پہچان

جانا ضرور ہے جو عدو کے مکان پر
[illegible] آپکا نہ نگہبان جا

جناب محمد عبدالرؤف خان صاحب [illegible] پوسٹ سکریٹری

ہو سیر حشر میں جو وہ پوچھیں کہ کون
[illegible] میں لوں کہ کون ہوں

کرتا ہے منع جانے سے اونکو غرور حسن
اور شوق کہہ رہا کہ مہمان

مانا کہ ہمنے آپ کو رشک پری کہا
کیا اسلیے کہا کہ برا مان

تم میری جان ہو کہ نہیں پہلے یہ بتاؤ
میں کسطرح کہوں کہ مری جان

جناب منشی شیخ عبدالقادر صاحب رشید [illegible] اعظم بمبئی

بندہ اتنی بات مری مان جائیے
ہمراہ غیر کے نہ مری جان جا

جناب عبدالغنی خان صاحب غنی شاگرد جناب جامی گورکھپوری

لیکن نہ ہٹ سے دل کو مری جان جائیے
کمبخت یہ وفا ہے ذرا مان

مٹھی میں لیکے دل کو مرے یار نے کہا
کیا ہی ہمارے ہاتھ میں پہچان

کیونکر کہوں میں صبح شب وصل ای غنی
بس بس نکل چکے مرے ارمان

[illegible] ترتیب [illegible]

جناب سید عبد القادر میان صاحب قادر خلف ابا میان سکنہ بسی

اب چھوڑیئے یہ نازیہ شکوے شکایتین | تھوڑی ہی ہے رات صنم مان جایئے

جناب سید مصطفےٰ احسین صاحب مصطفےٰ ساکن شاہ گنج بستی سادات اکبرہ

ہے دل کی آرزو کہ ہو ذرات وصل یار | قسمت یہ کہتی ہے کہ یہ ارمان جایئے

بی کالی جان صاحبہ حسین طوائف اجمیر شریف

کرتے ہین آپ جانے کے سامان جایئے | جانا ہے گر کہین تو مریجان جایئے
آتے ہی آپ جانے پر آمادہ ہوگئے | بس بس نکل چکے مرے ارمان جایئے

بی امراؤ جان صاحبہ دلبر طوائف اوناؤ مقیم کانپور

غیرون کے پورے کیجیے پیمان جایئے | بس بس نکل چکے مرے ارمان جایئے
ٹھکرا رہے ہین آپ کسی سے کہان غرار | اب خاک بھی نہین ہے مریجان جایئے
جوڑا نہ کھولیے مری مرقد پہ آن کر | کیجیے نہ بعد مرگ پریشان جایئے
ہے وقت نزع شربت دیدار دیجیے | بالین سے اسگھڑی نہ مریجان جایئے

بی محمدی جان صاحبہ زیبا خوشباش اجمیر شریف

بس بس زبان سے مری کہلوایئے نہ آپ | اسدم جہان سے اپنے ہین جو دیجان جایئے

بی حمانی جان صاحبہ صنم بنت امیر جان مرحومہ از اجمیر شریف

روتے ہو کیا یہ حال ہمین ہے نصیب کا | افسانہ میرا ہے یہ اسے پہچان جایئے
وہ چھیڑتے ہین یا ہین کہ مجھے سلام | پھر کہتے ہین ذرا مجھے پہچان جایئے
آتے ہین وہ تیوری روٹھے ہوے صنم | آتا ہے جی مین دور سے قربان جایئے

بی نازک لا دا سکیھنا نازپردہ نشین ہمشیرہ خورد وشاگرد ذکا اللہ ازدہلی

دشمن کی گھر کبھی نہ مریجان جایئے | یہ عرض ہے ہماری جو اسے مان جایئے
گردن جھکا دیجیے آپ پاس آکے کیونکر | ایسا نہو کہ جاتی رہے آن جایئے
حیلون سے وعدہ نہ ہٹاؤن گا کبھی | جانا ہے آپ کو تو مریجان جایئے
کیا بات ہے جو غیر کی اب دیکھتا پڑتی ہے | کیا لطف ہے جو میرا کہا مان جایئے
سر کو مرے اوتار ہے کہنی سے غیر کے | مجھ پہ کیا ہے کیا کوئی احسان جایئے
کہتے ہین آئینہ مین وہ جوبن کو دیکھ کر | اس حسن دلفریب کے قربان جایئے
دل کے ساتھ آپ عدو کو نہ آیئے | بس بس نکل چکے مرے ارمان جایئے
جو دل مسک گئی ہا دد دیدہ سک گیا | اے نازنین اس ادا کے تو قربان جایئے

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی اس طرح مین (میری آنکھون نے دکھادی مجھے صورت اچھی) م
صورت قافیہ - اچھی ردیف

۱۵ - دسمبر تک اس طرح مین (وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین) ماتم قافیہ - کیا کرین ردیف

قابل دید کتب جدید

مندرجہ ذیل کتابین اس قابل ہین کہ ہر شخص پر اونکا دیکھنا ضروری ہے قیمت مع محصول ہے - قیمت وصول ہونے پر یا بصیغہ ویلیو ڈاک روانہ ہونگی

عقد الجواہر

یہ ناول اردو زبان مین ہے ایسا نتیجہ خیز ناول اسوقت تک اردو زبان مین نہین لکھا گیا - اسکے ایسے ایسے خوشنما سین دکھلائے گئے ہین جو لطف زبان اور رنگینی بیان کے علاوہ اسقدر دلچسپ ہین کہ ناظرین اور سامعین کو محو کر دیتے ہین - واقعات کا گویا اصل فوٹو سامنے آجاتا ہے - قیمت ۸/

یادگار صغیر

دیوان مسلم الثبوت استاد حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے جسکا دیکھنا ہر اہل سخن کو دیکھنا ضروری ہے - کیونکہ تحقیقات شاعری کا بڑا ذخیرہ ہے - قیمت - - - - - عہ/

ضرب المثل

اسمین اردو کی اکثر مثلین اور چھوٹے چھوٹے جملے جو عموماً اہل زبان کی زبانون پر چڑھے ہوئے ہین - جمع کر دیئے گئے ہین یہ رسالہ اون لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زباندانی کا شوق رکھتے ہین - ملک کی خواہش سے یہ رسالہ چھاپا گیا ہے - قیمت فی جلد - - - - ۲/

خیالات نادرہ

نہایت فصیح فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے - قیمت - ۲/

وظیفہ

نہایت عمدہ کتاب ہے - جو لوگ اوراد اور وظائف کا شوق رکھتے ہین اونکو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے - قیمت - - .. ۱/

المشتہر
شیخ تصدق احمد محمد مظفر واقف ریاست پرتاب گڈھ - ڈاکخانہ مرصع پور - ملک اودھ

ف
ریاض لطافت
شائقین سخن کو مژدہ ہو کہ ... ریاض لطافت ... خلف اکبر ... مرحوم ... مغفور ... سید حسن ... جناب ... قیمت ... [illegible]

ہومیوپیتھک طبیب

سلیس اردو زبان مین عمدہ کاغذ پر مجلد کتاب ہے - یہ وہ طریقہ علاج ہے جسنے تمام یوروپ مین بوجہ اپنے نفع اور کم قیمتی و قلیل المقدار ہونیکے بخوبی رواج پایا - اب ہندوستان کے اکثر مقامات مین اسکا رواج ہو چلا ہے - فی الحقیقت اس طریق علاج سے اعلےٰ دوسرا طریقہ نہین ہے - ہر ذی شعور اس کتاب کی مدد سے صدہا امراض کی بیخ کنی کر سکتا ہے - علاوہ تاریخی حالات وخواص ادویہ کے از سر تا قدم معمولی امراض کا علاج درج ہے - اس کتاب کی ضرورت ہر شخص کو ہے - کوئی گھر اس کتاب سے خالی نرہنا چاہیے - قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک ٭ درخواست خریداری یا قیمت کتاب بنام حکیم خادم حسین خان مالک کارخانہ ادویہ ہومیوپیتھک شفاخانہ شاہ آباد ضلع ہردوئی آنا چاہیے ٭

ہزارون آدمیون کا صحت پانا

اپنے منہ سے تعریف اچھی نہین - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید - ایک مدت سے ہر خاص و عام کو امراض ذیل کی دوائین مفت دیگئین - اب بباعث کثرت خواہش امیرون کو قیمتاً اور خط و کتابت سے تصفیہ ہو کا ملیگی - اسمین بھی یہ رعایت ہے کہ ۳ خوراک مفت طلب فرمائین وبعد صحت بعد دیکھنے فائدہ کے قیمتاً طلب فرمائین - غربا محض یا جو صاحب تشریف لاکر علاج کرینگے مفت علاج ہوگا - استسقا جو درجہ اسہال کبد کو نہ پہونچا ہو - دق جو تیسرے درجے کو نہ پہنچا ہو - بواسیر بادی یا خونی - اور جیسے ہی پرانے ہون - ایک روز کے استعمال مین فائدہ معلوم ہو - المشتہر حکیم پناہ اللہ - چنار ضلع مرزاپور -

پیام یار کے گذشتہ نمبر

ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امید وار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین -

پیام یار جون ۱۸۹۱ء سے جاری ہے ۱۸۹۳ء کا کوئی نمبر باقی نہین رہا - مندرجہ ذیل نمبر موجود ہین -

بابت ۱۸۹۱ء

جولائی ۱۸۹۱ء نمبر ۲

بابت ۱۸۹۲ء

اپریل ۱۸۹۲ء نمبر ۹ - مئی ۱۸۹۲ء نمبر ۵ - جون ۱۸۹۲ء نمبر ۶ - جولائی ۱۸۹۲ء نمبر ۷ - اگست ۱۸۹۲ء نمبر ۸ - ستمبر ۱۸۹۲ء نمبر ۹ - نومبر ۱۸۹۲ء نمبر ۱۱ - دسمبر ۱۸۹۲ء نمبر ۱۲

بابت ۱۸۹۴ء

پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین جنکی قیمت ۱۲ روپیہ اور علحدہ فی نمبر ۱ روپیہ

بابت ۱۸۹۵ء

مئی اور جون کے علاوہ سب نمبر ہین قیمت سب کی [illegible] ۱۰ فی نمبر ۱

بابت ۱۸۹۶ء

پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین قیمت سب کی ۱۲ اور علحدہ فی نمبر ۱

مہتمم پیام یار

قابل دید کتابین

دیوان یاس

حضرت یاس کے کلام سے قدر دانان پیام یار بخوبی واقف ہین زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین - قومی پریس مین بہت اہتمام سے طبع ہوا ہے - قیمت حسب ذیل ہے - معمولی کاغذ ۱ مع محصول ڈاک - ولایتی عمدہ کاغذ عہ مع محصول

ضرب المثل

اسمین اردو کی اکثر مثلین اور چھوٹے چھوٹے جملے جو عموماً اہل زبان کی زبانون پر چڑھے ہوئے ہین - بترتیب حروف تہجی جمع کردیے گئے ہین - کثرت شائقین اور ملک کی خواہش سے پھر طبع ہوئی ہے - قیمت فی جلد - - - ۲

صبح امید

موجودہ اسلام کی دلسوز تصویر دیکھنا ہو تو یہ مثنوی دیکھیے جس نظم مین اسلام کی حالت دکھائی گئی ہے اور نہایت ہی اثر ڈالنے والے طریقے سے اسلام کو جوش دلایا گیا ہے کثرت شائقین اور ملک کے اصرار سے اب پھر طبع ہوئی ہے اسکو مسدس قومی جو مصنف نے اسٹیج پر اپنے پُر درد لہجے مین پڑھا تھا وہ بھی اسکے ساتھ طبع کیا گیا ہے قیمت فی جلد - ۴

صبح خندان

ایشیائی شاعری - عاشقانہ قصہ - حسن و عشق کا فسانہ - میر حسن کی بحر - اسکی تعریف لکھنے کی ضرورت نہین اسکے مصنف بلند پایہ ہندوستان مین خاصکر مثنوی لکھنے مین فرد ہین - قیمت فی جلد - - - - ۶

عصمت

اس ناول کو انگریزی سے مسٹر عظیم نے نہایت بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیا ہے - اسکے خیالات قابل قدر ہین قیمت مجلد ۸

نغمۂ راز

عشق کی اندوہناک سرگذشتین یعنی مثنوی نغمۂ راز مصنفہ جناب مولوی محمد ظفر حسن صاحب [illegible] مع تحب ول [illegible] نتیجہ طبع جناب منشی محمد عبد الحلیم صاحب تحریر دوبارہ طبع ہوئی قیمت فی جلد [illegible] جس کتاب کی درخواست کی مع قیمت بنام یار ڈپو لکھنؤ [illegible]

مولوی محمد عسکری

پیام یار

نمبر ۱ بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء جلد ۷

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک میں چھپا

روپیہ

آج کل روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ قدر دانان پیام یار مدد فرمائین۔ ہمکو ایک قلیل رقم کے لیے بار بار لکھتے شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۶ء بھی قریب ختم ہے جن حضرات کو اپنا حساب یاد نہو وہ جوابی کارڈ یا آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دفتر سے دریافت فرمالین۔

مہتمم پیام یار

ضروری باتین

۱۔ پیام یار ہر انگریزی مہینہ کی پہلی کو شائع ہوتا ہے قیمت عام سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و روسا سے پانچ روپیہ سالانہ

۲۔ بغیر قیمت پیشگی آئے ہرگز کسی صاحب کی خدمت مین رسالہ نہ بھیجا جائیگا [illegible]

۳۔ ہر تحریر جواب طلب کیلیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ ہر گز جواب نہ دیا جائیگا

۴۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت ویلیو پے ایبل ہم ذمہ دار نہین

۵۔ ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے۔

۶۔ خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام سب طرح اور ہر طرح منتخب ہو کر درج ہوگا غیر مرتب کلام شائع نہین کیا جائیگا۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ نہ کہ تمام غزل داخل فرمائی جائیگی ہان اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا۔ انتخاب کمیٹی کرتی ہے۔ پوری غزل بلا انتخاب شاعر طرح خرابیات فی شعر ہو اجرت دینے پر درج ہوسکتی ہین لیکن مہذب کلام کا لحاظ ضرور رہیگا

۷۔ ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸۔ اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر ۲ زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اجرت ہر حال مین پیشگی لیجائیگی۔

العبد محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس۔ و مہتمم پیام یار چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس سچے کارخانہ کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر روسا اور نامی تاجر واقف ہین۔ لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اس کارخانے کو تمغا اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔

فہرست عطر موجودہ

عطر خانی تولہ عہ للعہ ؎، وعہ دعہ و ۱۲ عطر موتیا عہ دعہ قطر اصلی ؎، عہ عطر جوہی عہ، عطر کیوڑہ عہ، عطر سہاگ عہ و ۱۲ عطر گلاب ابجرہ فی تولہ عہ عطر گلاب عہ، عطر روح بانڑی عہ، عطر روح خس ؎، عطر خس عہ، عطر گل عہ، عطر عروس عہ عطر حنہ عہ عہ، برگ حنا عہ، عطر شہنانہ، عطر اگر ؎، عطر شمامۃ العنبر عہ و عہ، عطر ایجاد بندہ نازبو فی تولہ عہ روغن خلت، عہ و عہ، فی سیر۔ روغن بیلہ و چنبیلی و کیوڑہ فی آثار عہ و عہ۔ سفوف قابض جواہر فی آثار -

گولیان تمباکو خوردنی فی تولہ -

المشتہر۔ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین۔ لکھنؤ چوک

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے۔ اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحبان طلب فرمائینگے انکو خود حال معلوم ہوجائیگا۔ تعمیل فرمائش بقدر پیشگی آنے پر یا ویلیو پے ایبل ہوسکتی ہے۔ خط جواب طلب کیلیے ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	میزان
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱ گز	[illegible]	۹
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار	"	"	[illegible]	۹
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل کی شکل نہایت نفیس	"	"	[illegible]	۹
تھان خوشوقتی ساخت لکھنؤ نہایت باریک	"	"	[illegible]	۴
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	۵ و ۵ گز	[illegible]	[illegible]	۴
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول برابر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴
عبا چکن یعنی جبہ خاص [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹
اسپی چکن چار دھری زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	۳ گز	[illegible]	[illegible]	۴
کرتہ چکن بوٹہ دار سلے ہوے طیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴
کلاہ چوگوشیہ چکن کی پھندنہ دار	[illegible]	۱۵ گرہ	[illegible]	۴
کلاہ عرقچین جدید رسمون کے قابل	۱ گرہ	۱۵ گرہ	[illegible]	۹
ایضاً سوزنی ٹھپہ دار	"	"	[illegible]	۴

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	میزان
فرد رضائی کرپ جالدار دیوٹہ دار عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹
لحاف مین سکہ کرپ بوٹہ دار نہایت خوشنما	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲
پلنگپوش چھاڑی جالدار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴
کلاہ زربفت و کمخواب بیلدار نفیس	[illegible]	۱۰ گرہ	[illegible]	۴
کلاہ قالین و چینٹ و مخمل وغیرہ	"	"	[illegible]	۴
کلاہ عرقچین مع کار کلابتون رسمون کے قابل	۱ گرہ	[illegible]	[illegible]	۴
پوشاک دوزی سلمہ ستارہ نہایت عمدہ خوبصورتی کے قابل	.	.	[illegible]	۴

گوٹہ نقرہ و طلائی ہر قسم کا فی تولہ عہ سے عہ تک۔ ایک تولہ سے ۱۰ تولہ تک گولیان تمباکو خوردنی نہایت عمدہ و خوشذائقہ فی روپیہ ۲ تولہ۔ دیلیوری فی روپیہ ۲ تولہ۔ محصول ایک تولہ سے ۸ تولہ تک ۲

المشتہر محمد عاشق علی کارخانہ دار چکن۔ لکھنؤ چوک

مصرع طرح پیام یار

میری آنکھون نے دکھادی مجھے صورت اچھی

جناب منشی محمد ممتاز علی صاحب آہ امیٹھوی شاگرد جناب آسی لکھنوی مدظلہ العالی

گالی دینے کی حسینون مین جو عادت اچھی
تیری ہر بات بھی اچھی جو ہو صورت اچھی

اف رہی شوخی کہ مری قبر کو خود ٹھکرا کر
بولے رستے مین بنا رکھی ہے تربت اچھی

بگڑے رندون سے کوثر پہ بھی یا شیخ نہ ہون
شیخ ملا کے کٹے سب سے یہ صحبت اچھی

پیار سے دیکھون تو کہتے ہین ارے دیدہ ہین
پھری آنکھون سے جو دیکھی کوئی صورت اچھی

اشک خون اور حنا شوخ تو دونون ہین مگر
رنگ جسکا ہو جدا اسکی ہے رنگت اچھی

تو ملے یا نہ ملے یہ تو ہے تقدیر کے ہاتھ
پر ترے ملنے کی ہر حال مین حسرت اچھی

کوچۂ یار مگر اور ہی کچھ ہے واعظ
جنت اچھی ہے تری اور نہایت اچھی

یون تو دنیا مین بہت سے ہین نصیبے والے
پر جسے چاہے کوئی اسکی ہے قسمت اچھی

مین تو کیا ہون مہ خورشید سے کہتا ہے وہ شوخ
دیکھو پھسلے نہ پڑو دیکھکے صورت اچھی

نرگسستان سے وہ شرماکے یہ کہتے اٹھے
سب نظر ہائے یہان ہین نہین صحبت اچھی

پیارے پیارے ترے ہونٹ اور تبسم اسپر
دیکھنے والون کی پھر کیا ہے نیت اچھی

مین جو لپٹا انھین تو ناز سے کھنچکر بولے
ہٹو بھی واہ نکالی ہے یہ چاہت اچھی

پھیر لے وصل مین تو آنکھ شکایت نہین کچھ
آج تو میری طرف سے تری غفلت اچھی

کچھ لہو اور بھی دے اے رگ گردن کہ ابھی
اُن کی تلوار پہ آئی نہین رنگت اچھی

مینے تعریف جو کی حسن کی ہنسکر بولے
تمسے کیا کام کسی کی ہے جو صورت اچھی

تیرے زانو پہ بھی ہے عکس سے ہمدوش بھی ہے
آئی آئینے ہی کے حصے مین قسمت اچھی

دین کے کام کی فرصت نہو جسکو دنیا مین
ایسی دنیا ہی سے اے آہ ہے فرصت اچھی

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

کہتے ہین وہ کہ نہین ہے تری نیت اچھی
کیون برا سنتے جو ہوتی کہین قسمت اچھی

درد اچھا نہ الم اچھے نہ حسرت اچھی — مختصر یہ ہے کہ تم اچھے وہی قسمت اچھی
حسن یوسف تھا جو بے مثل نہ شرمائیں حضور — آپ کی شکل بہت اچھی ہے نہایت اچھی
میہمانوں کی طرح دل میں بنی رہتی ہے — تجھسے اے دشمن جاں تیری محبت اچھی
جھوٹ تم کہتے ہو تم دوست مرے ہو نہ عدو — سچ میں کہتا ہوں میں اچھا ہوں نہ دشمن اچھے
آئینہ سامنے آتا ہے تو فرماتے ہیں — دوسرے عکس کی کیسے مجھے صورت اچھی
ضبط فریاد و فغاں جب سے کیا ہے ہمنے — تنگ آ کر بیٹھنے کی پائی ہے فرصت اچھی
نامناسب ہے مئے عشق سے انکار اے شیخ — پی لے تھوڑی سی مزے میں ہے نہایت اچھی
ایسا محبوب ہمیں ڈھونڈ کے لا دے یہ فلک — جس کا دل نرم ہو خو نیک ہو عادت اچھی
بہت اچھا وہ قریب آئیں نہ بیماروں کے — دور سے پوچھ لیں اتنی ہے طبیعت اچھی
کشتۂ عشق کو ٹھکرا کے وہ فرماتے ہیں — آج کب سے مری ٹھوکر سے قیامت اچھی
جسکو رو رو کے کہوں میں وہ فسانہ ہے برا — جسکو ہنس ہنس کے سنو تم وہ حکایت اچھی
کہتی ہیں دیکھ کے حوریں بھی مرے گلرو کو — بیشک اس غیرت یوسف کی ہے صورت اچھی
بوسۂ عارض محبوب لیا دل دیکر — چیز اچھی ہو تو ملتی ہے قیمت اچھی
تڑپا جاتا ہوں میں ہر بار لچک جانے پہ — کمر یار نے پائی ہے نزاکت اچھی
اے فلک غیر کے ہمراہ نہ بھیج انکو یہاں — اس بلا سے ہے بلا شب فرقت اچھی
خواب غفلت میں ہے احسان شفیق یا غمخوار — موت آجائے تو ہو جائے طبیعت اچھی

جناب منشی محمد اصغر علیخانصاحب اصغر شاگرد جناب نسیم و جناب اسیر لکھنوی

سر چڑھاتے ہو اسے یہ نہیں عادت اچھی — غیر سے یار نہیں اتنی محبت اچھی
بے وفا گو ہیں یہ بت اور نہیں عادت اچھی — پر ہر اک حال میں ہے ان کی محبت اچھی
بدلے مہندی کے لگا لیجیے خون عشاق — آپ پھر دیکھیے گا کسکی ہے رنگت اچھی
سامنے جائیے انکے تو یہ ملتا ہے جواب — ہٹ سرک دور ہو تیری نہیں صورت اچھی
میری محفل میں وہ آتے ہی یہ کہکر پلٹے — سب برے لوگ ہیں یاں نہیں صحبت اچھی
وصل میں بوسہ جو مانگا تو کہا یوں ہنسکر — آپکے دشمنوں کی ہو تو طبیعت اچھی

شیخ جی آپ بھی تو جو دیکھا وہ بت ہیں
کیوں فدا ہم ہوں پھر دکھا کے صورت اچھی

مجھ سے ملنا نہیں اور غیر پہ فرمائی یا
کی مرے حال پہ ظالم نے عنایت اچھی

ایسے معشوق کہاں ملتے ہیں دنیا میں بھلا
جسکا واقف ہو تری اصل ہو قسمت اچھی

شیخ جی دیکھا کیا اور کیا کرتے ہو
ان حسینوں نے بھی ہے کی کوئی صورت اچھی

کون ہے جو کیا غیر نے مذکور مرا
بات تمنے بھی نکالی یہ حکایت اچھی

شوق ہے واغ یہ بات آپ کو دکھلاؤں
بانکے واسطے بوسوں کی یہ کثرت اچھی

سب کہا کہ بچائیے شب کو بوسے
کیوں نہیں ایسی ہی تو ہو تری نیت اچھی

وصل میں بوسہ جو لیا تو کہا ای استغفر
یہ شان کی نہیں آپ میں عادت اچھی

جناب سید احمد تخلص صاحب اطہر کانپوری شاگرد جناب انعام کانپوری

حضرت دل یہ نہیں آپکی خدمت اچھی
ہو گئے آپ پہ فدا دیکھی جو صورت اچھی

اے ستمگر لازم ہے
تیری خالق نے عطا کی ہے جو صورت اچھی

بات دلیل
سے نہیں حجت اچھی

منہ کو چھپا لینا چلک کھلا
گھات دل لینے کی ہے یار نہایت اچھی

طالب کیا وہ بولے
منہ تو بنوائیے ہے آپکی صورت اچھی

مرے جھپا تھا
نظر ہے وہ نہایت اچھی

کعبہ میں خیال بت کافر آیا
مجکو پھر ہوئی آج زیارت اچھی

خیر کے یار سحر کی تونے
ایسی تو وصل کی شب ہے نہ یہ فرقت اچھی

اک نظر دیکھنے کی تجکو تمنا ہے
دل وہ اچھا ہے وہ آنکھ اچھی وہ حسرت اچھی

تقاضائے محبت اطہر
پھر بھی اُنسے نہیں ہر وقت شکایت اچھی

جناب محمد عبدالغفار صاحب اثر و خورشید متوطن چاندپور مقیم شاگرد جناب شرف گلشن آبادی

ہو گئی اُسکی طرف دیکھ کے صورت اچھی
حضرت دل نے نباہی ہے رفاقت اچھی

مجھسے سب بھاگ گئے ہیں عیش و نشاط و آرام
آئی ہے گھر میں مرے تو شب فرقت اچھی

غیر کے گھر سے نکلتے تمہیں دیکھا میں نے
پھر نہ کہنا کہ لگائی مجھے تہمت اچھی

ہنسکے بولے دل غمگین کی کہانی سنکر — وہ تو آپ بیتی ہے نقل ہے حکایت اچھی
شکوہ جو وہ جفا مین نہین کرتا تجھسے — بعد ملنے تیری طرف سے وہ اذیت اچھی
بنکے دیوانہ مین لے لیتا ہون بوسہ انکا — ہوشیاری سے سمجھے ہے مری وحشت اچھی
انکو بھی اب ترے اشعار پسند آنے لگے — ہو گئی جاتی ہے دل اثر تیری طبیعت اچھی

جناب سید انور حسین صاحب آرزو لکھنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال

آپکی حضرت دل یہ نہین عادت اچھی — تنگ کیئے دیکھی جب جالون صورت اچھی
عاشقون سے کوئی پوچھے جو مزا دنیا کا — وہ کہین گے کہ محبت مین بڑی لذت اچھی
غیر کے نام سے پڑھ لیجیو خط او قاصد — درد احوال سنانیکی یہ صورت اچھی
آنکھ ملتے ہی ہوئے صبر و تحمل تو شکار — آنکھ لڑتے ہی ہین ان دونونکی شامت اچھی
اسمین دھیان اسکا ہے اور اسمین تصور اسکا — وصل کی رات سے دن تو ہے شب فرقت اچھی
کیا گنہ ہمنے کیا ہے جو برا کہتا ہے واعظ — توبہ انکی کی آپنے حضرت اچھی
آرزو ہو گیا امید سے درجہ یہ بڑھا — حضرت عشق نے بھی لی مری عزت اچھی

جناب سید محمد نذیر صاحب آزاد انگلش کلرک محکمہ رجسٹری سیتاپور

حسن صورت ہے تو کیا چاہیئے خصلت اچھی — یون تو کہلاتی ہے دشمن کی بھی صورت اچھی
لاکھ پردے مین چھپین آپ تو کیا ہوتا ہے — کہین چھپتی ہے چھپائے سے بھی صورت اچھی
نقد دل دیتا ہون انکا عبث کرتے ہو — وہ تو بھی دو بوسۂ رخ ملتی ہے قیمت اچھی
دل سے ہی شیفتۂ حسن نہ ہو گا کوئی — کہ سنبھلتا ہی نہین دیکھکے صورت اچھی
دوستو دیکھا صورت مری ہنستے کیا ہو — اسکی ہوتی ہے بھلا عشق مین حالت اچھی
ایسے دھوکے مین مین آنیکا نہین اے زاہد — کوئے دلدار سے ہرگز نہین جنت اچھی
لوگ سن سنکے یہ کہتے ہین کلام آزاد — کیا ہی اس شخص نے پائی ہے طبیعت اچھی

جناب میر معشوق حسین صاحب افسر عرف عبد الصمد کاکوروی ماسٹر مشن اسکول اونّاؤ

للہ الحمد کہ تھی کچھ مری قسمت اچھی — میری آنکھون نے دکھائی مجھے صورت اچھی
بے طلب آپ چلی جاتی ہین انکے گھر مین — اسقدر بھی نہین غیرونپہ عنایت اچھی

کوئی دم اور بھی مہمان تمہارا عاشق	آج اسکی نظر آتی نہین حالت اچھی
مل گئے خاک مین ہم تم نہ الہی پہ آئے	خاکساروں سے نہین آتی کدورت اچھی
ہان خدا کے لیے ہان کہدو ترا دشمن ہی تو	طالب وصل سے آتی نہین حجت اچھی
لے گئے آپ کا دل مفت مین وہ اکبر	ہم نہ کہتے تھے کہ انسے نہین الفت اچھی

جناب منشی احمد جان صاحب احقر دہلوی

حسرت دیدار نہ تنہائی وہ لذت اچھی	شب وصلت سے ہماری شب فرقت اچھی
کہ اس تنہائی سے اب آئینہ جھلکا آگے	اب ادہو کسکی ادران دونو نہین صورت اچھی
قیس و فرہاد تھے تو بہ دو ذہن لیکن	آج جو اچھی تو مرے عملی حکایت اچھی

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد متوطن اوجین خلف جناب شاد

خط عدو کا لیے جب آتے ہو نہین تو صاحب شکر	انکے ملنے کی شکل آئی نہ صورت اچھی
انکے عارض کی ہو دو الفجہ مین تعریف قسم	مصحف قرآن مین نظر آئی یہ صورت اچھی
انکے پیا مین جو محفل اغیار مین لی	حوصلہ اچھا ہے ولا مری ہمت اچھی

جناب ابوالخیر محمد عبدالحی صاحب آشفتہ برادر خرد جناب شیفتہ بہگوانپوری مظفرپوری

اپنی محفل مین رقیبوں کو نہ تم آنے دو	ہے نہین روز کی اے جان مروت اچھی
تو دکھاتے نہین عاشق کو کبھی روز حشر	یہ دوا ہی نہین تیری شب فرقت اچھی

جناب منشی حافظ شاہ محمد رحمت اللہ صاحب احقر مظفرپوری

پہلے تو تم نہین انکار بیان آئے	اب جو آنکلے ہو کیا آج ہے ساعت اچھی
کیا عجب عشق مجازی سے حقیقی ہو جائے	ہو اگر عاشق جانباز کی نیت اچھی

جناب منشی محمد اکبر صاحب اکبر فسٹ پلٹن حیدرآباد کنٹنجنٹ ازچھاؤنی اورنگ آباد دکن

مہ و خورشید سے ہے آپکی صورت اچھی	اسپہ یہ لطف کہ صورت سے ہے سیرت اچھی
صبح سے شام تلک ہوگی بشارت دیکھین	میری آنکھوں نے دکھا دی مجھے صورت اچھی

جناب منشی ہر شنکر پرشاد صاحب احقر پیشکار ریاست سورجپورہ شاگرد جناب شاد

زلف پرپیچ کی الفت مین ہوئی سودائی	جی پریشان ہے دل کی نہین حالت اچھی

جناب منشی محمد عالم علی صاحب آوج خلف لائق علی صاحب ... دہلوی مقیم گوالیار کی

کلمہ در دلیا اوج جو [illegible]
پھر تو کر لو گے نکیرین سے حجت اچھی

جناب ... احمد ... تیر خلف ... شاعر ... سال ... شاگرد ... لاہور

جب ... [illegible]
اطراف ... [illegible] اچھی

تم جو حسن پہ نازاں ہو ہمیشہ کا نہیں
چار ہی دن کے لئے ... اچھی

سامنا اے مہ کامل تو نہ کرنا ان سے
ایک دن ... تری صورت اچھی

جناب ساونمل صاحب ... رسالدار رجمنٹ راولپنڈی شاگرد جناب ...

ہم نہیں رکھا ہے کیا دیر میں تیرے ...
اس ... [illegible] اچھی

جناب مولوی غلام ... خاں ... دہلوی مالک اخبار شحنۂ ہند

سب طرح یوں تو حسینوں کی ہے صورت اچھی
جنکو ملجا ہے ... اچھی

سچ تو یہ ہے کہ ... اچھی
سامنے میرے ... اچھی

آپ سا ملا یا معشوق طرحدار مجھے
... پہ ... قسمت اچھی

کیا بیان کیجیے کس طرح کٹی ہجر کی رات
شب فرقت سے تو ... قیامت اچھی

دل وجان دونوں کا ہے فیصلہ کو منظور
... اچھی

شکوۂ جور و ستم سن کے زبانِ میری
ہوئے ... عشق میں ... اچھی

ہجر میں مرگ ... ہوئی ... چھوٹے
... ملنے ... اچھی

کیا مبارک تھا عیادت کو تمہارا آنا
... ہوئی طبیعت اچھی

کوئے دلدار میں دفن ہوئی لاش مری
ملی ... جلوہ ... بدولت اچھی

بھول کر مجلس رندا میں نہ جانا واعظ
صحبت بد نہیں الدم کی ہی حضرت اچھی

ناوکِ ہند ... کوئی اخبار کبھی
ہو ... نہیں ... مروت اچھی

تجکو دعوی بھی سخن کا ہو تو ... تپش
کہ فصاحت تری اچھی ہے بلاغت اچھی

* افسوس ہو کہ جب ... یہ کیفیت ... حال ماہوار ... ہمارے رجسٹر ... فیصد ... ہیں ایسے حضرات ہیں جنکا نام ... رجسٹر سے علیحدہ کر کے حسب ضابطہ بد ... پانچویں ... سال کے حساب سے بذریعہ عدالت وصول کر رہے ہیں۔ ... حضرات ہوشیار ہو جائیں۔ مہتمم پیام یار۔

جناب محمد ابراہیم صاحب تابش برادر جناب طالع ٹونکی ہیڈ انسپکٹر موسو

اے فلک کیون مین کہون ہو مری قسمت اچھی ... میری آنکھون نے دکھائی تجھے صورت اچھی

باتون باتون ہی مین ہنستے انکو رولا دیتا ہون ... تنگ سمجھی ہے مری جان یہ شرارت اچھی

عشق مین یار الم ہے ملے بیمد تابش ... آفرین تجھپہ ہے تابش تری ہمت اچھی

جناب محمد حسن الضحی صاحب آشفتہ قاضی پوری لمابعلم علیگڈہ ہائی اسکول گورکہپور

اسقدر عاشق ہو تو جان کو بھی نام ہو ... ان بتون کی نہین واللہ محبت اچھی

جناب سید جواد حسین صاحب جواد از سیخن پور

ہجر مین یار کے رہتا ہون ہمیشہ بذات ... زندگانی کی نہین ہو کوئی صورت اچھی

جناب سید امیر حسن صاحب حسن مارہروی شاگرد جناب داور اودنامی

مین بھی ہون غیر بھی بزم مین دعوت اچھی ... صرف کی آپنے مجھسے یہ عداوت اچھی

روبرو غیر کے اور بات نہ پوچھی میری ... عاشق زار کی آپ نے عزت اچھی

مصحف رخ کے مجر اسکی کرون کیا تعریف ... بن پڑی صانع قدرت سے یہ صورت اچھی

جیسے عاشق ہو خدا اسکا جب دامن پکڑا ... یہ حسن روز قیامت اچھی

جناب محمد اللہ خانصاحب حمید اورنگ آبادی از بھگوان

وصل مین بات ستم ہے یہ کسیکا کہنا ... چھوڑ مجھکو کہ نہین میری طبیعت اچھی

تیرے عاشق نے حسینان جہانکو دیکھا ... بخدا پائی سبھو مین تری صورت اچھی

ناک مین بیٹھے ہین یہ صبح سے دست رزکی ... میکشو آج نہین شیخ کی نیت اچھی

جناب نور رشید علیصاحب خورشید شاگرد جناب ریاض از متھرا

خوش نگاہونکی نظر آئی جو صورت اچھی ... یک بیک ہوگئی بیچین طبیعت اچھی

تہ شمشیر تغافل ہون مدد اے قاتل ... اب شہادت طلبونسے نہین غفلت اچھی

مین نہ مانونگا کبھی بات تری اے واعظ ... کوئے جانانسے نہ ہوگی کبھی جنت اچھی

اے فلک تو بھی کبھی خاک مین ملجائیگا ... ہم غریبونسے نہین ایسی کدورت اچھی

جناب منشی ابو النعیم محمد ابراہیم صاحب خستہ متوطن مقام گوپنا شاگرد جناب شفقتہ بھگوانپوری مظفرپوری

غیر کو بوسہ دیا اور مجھے صاف جواب
تم نے کی عاشق دیرینہ کی عزت اچھی

غیر سے کہتے ہو محفل سے اٹھا دو انکو
تم بلا کر مجھے دیتے ہو یہ ذلت اچھی

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

سب سے تم اچھے ہو تم سے مری قسمت اچھی
یہی کم بخت دکھاتی ہے صورت اچھی

حسنِ معشوق سے بھی حسنِ سخن ہو کمیاب
ایک ہوتی ہے ہزارون مین طبیعت اچھی

میری تصویر بھی دیکھی تو کہا شرما کر
یہ برا شخص ہے اسکی نہین ہیئت اچھی

ہر طرح دل کا ضرر جان کا نقصان دیکھا
نہ محبت تری اچھی نہ عداوت اچھی

کس صفائی سے کیا وصل کا تو نے انکار
اس تجمل پہ تو زیبا نہین تمکنت اچھی

ہجر مین کسکو بلاؤن نہ بلاؤن کسکو
موت اچھی ہے الٰہی نہ قیامت اچھی

دیکھنے والون سے انداز کہین چھپتے ہین
کچھ برے مین نظر آتی ہے صورت اچھی

میری شامت کہ دکھائی اُسے دشمن کی شبیہ
مسکرا کر یہ کہا اوسنے نہایت اچھی

جو ہو آغاز مین بہتر وہ خوشی ہے بدتر
جسکا انجام ہو اچھا وہ مصیبت اچھی

ہو سر ناز فروشی تو خریدار ہے بت
بیچ ڈالو اسے مل جائیگی قیمت اچھی

عیب اپنے بھی بیان کرنے لگے آخر کار
ہو گئی انکو برا کہنے کی عادت اچھی

تم بتاؤ تو سہی مہر و محبت کے گواہ
اپنے دعوے مین تو جھوٹی ہی شہادت اچھی

زور روز سے بھی کہین داغ حسین ملتے ہین
اپنے نزدیک تو ہے سب سے اطاعت اچھی

جناب شیخ مہدی علیصاحب ریاض شاگرد جناب شمیم امروہوی

حق نے صورت تجھے دی خوب تو سیرت اچھی
ناز اچھا ہے ادا اچھی نزاکت اچھی

شکل دلبر سے نہین حور کی صورت اچھی
کب ہو اس کوچے سے زاہد تری جنت اچھی

ہو کے بیتاب یہ پہلو مین مچل جاتے ہین
حضرت دل نے جو دیکھی کہین صورت اچھی

منہ پہ جو آپ کا جی چاہے وہ کہیے مجکو
پر پس پشت کسی کی نہین غیبت اچھی

انکا گھر خانۂ دل ہے نہ کہین آنچ آئے
آتش غم یہ نہین تیری شرارت اچھی

کب ہوا شہرۂ آفاق کلام اپنا ریاض
نہ طبیعت نہ فصاحت نہ بلاغت اچھی

جناب مولوی ریاض الدین امجد صاحب ریاض وکیل منصفی متھرا

آج کچھ گھر سے نکلتے ہی تھی قسمت اچھی
میری آنکھوں نے دکھادی مجھے صورت اچھی

وہی محبوب ہی رکھتا ہے جو سیرت اچھی
یونتو ہوتی ہے کھلونون کی بھی صورت اچھی

پھر تو ممکن ہی نہین حضرت عیسے سے علاج
کوئی بیمار نہو دیکھ کے صورت اچھی

بیٹھکر آئینہ خانہ مین یہ شوخی دیکھو
پوچھتے مجھ سے ہین ہر کونسی صورت اچھی

حشر کا روز بھی آخر کو گذر جائے گا
شام فرقت سے تو ہے صبح قیامت اچھی

جناب صاحبزادہ مرزا اشرف یار خانصاحب شرف گلشن آبادی

جسکا اظہار نہو ایسی محبت اچھی
کاش ہو جائے ترے سامنے حالت اچھی

نہ نظر آتا ہے انکو نہ ستم ہوتے ہین
ہو مرے حق مین تو کچھ میری اطاعت اچھی

مین فدا تیرے بچا ان تو سپر شہ پیدا
مجھ سے کیا تم سے ہے جو غیر کی قسمت اچھی

تھا وہ عیش کہ جس عہد مین ہو لطفی
جو مصیبت کہ مزا دے وہ مصیبت اچھی

یہ وفادار مرے ساتھ ہین مدفن مین بھی
تجھسے اچھا ترا ارمان تری حسرت اچھی

نام نکلے مرا دنیا مین کہ ہو رسوائی
جو ترے ساتھ ہو ہر طرح وہ شہرت اچھی

تیری رفتار سے پیدا ہو وہ فتنہ بہتر
تیری قامت سے بپا ہو وہ قیامت اچھی

گل سلامت رہا ہے آپ کا میخوار نہین
حضرت شیخ کی تھی خیر سے قسمت اچھی

نو گرفتار محبت یہ مری آنکھین رہین
اچھی سیرت ہو بری جسکی ہو صورت اچھی

اے شرف خاک کوئی شعر مرے کام نکلے
نہ ہم اچھے نہ دل اچھا نہ طبیعت اچھی

جناب سید کاظم حسین شیفتہ کنتوری مقیم حیدرآباد دکن

للہ الحمد کہ حاصل ہے بصیرت اچھی
میری آنکھوں نے دکھادی مجھے صورت اچھی

فرقت یار مین دلکی نہین حالت اچھی
ہمتو سمجھے تھے کہ ہوتی ہے محبت اچھی

غیر ہو بزم مین یہ دیکھ سکین گے نہ کبھی
ایسے ملنے سے تو ہے آپکی فرقت اچھی

باتین کرتا ہون تصور سے تری اے مہوش
مجکو جلوت سے نظر آتی ہے خلوت اچھی

تمکو پروا نہین مرتے ہین تمہارے عاشق
اے بتو اتنی بھی ہوتی نہین نخوت اچھی

شیخصاحب مئے گلگون سے نہ انکار کرو ۔ موسم گل مین نہین ہی یہ جہالت اچھی
پھول سی گال ہین اور دلمین بہرہین کانٹے ۔ صورت اچھی ہی بتون کی نہین سیرت اچھی
سب حسینون مین طرحدار ہوئے ہو مشہور ۔ چشم بد دور ہوئی آپ کی شہرت اچھی
جانشین حضرت مجنون کی ہو اس عہد مین تم ۔ شیفتہ عشق مین پائی ہی خلافت اچھی

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ بھگوانپوری متصل شہر مظفرپور

درد فرقت سے نہین ہی مری حالت اچھی ۔ بے خبر جلد مسیحا نہین غفلت اچھی
ایدل زار نہین یہ تری عادت اچھی ۔ کیون مچل جاتا ہی تو دیکھکے صورت اچھی
جسنے ایمان تلک کھو دیا الفت مین تری ۔ اسکے احوال سی اتنی نہین غفلت اچھی
صاف پھر جاتا ہی تو وصل کا وعدہ کرکے ۔ او دغاباز نہین یہ تری عادت اچھی
حال فرقت کا انہین جبکہ سنانے بیٹھے ۔ ہنسکے بولے وہ نہین ہی یہ حکایت اچھی
کوئی غمخوار نہین کس سے کہون حال اپنا ۔ پیش آئی ہی شب ہجر مصیبت اچھی
شیفتہ سنکے ہر اک شعر مرے کہتا ہے ۔ ذکیہ پائی ہی کیا اسنے طبیعت اچھی

جناب بابو گوبند سہائے صاحب نشاط محرر متفرقات تحصیل چھاتہ

تاک مین آٹھ پہر اسکے رہا کرتا ہون ۔ دختر رز سے ہوئی مجکو محبت اچھی
کہتے ہین سنکے غزل میری سخندان جہان ۔ بندش اچھی ہی کلام اچھا طبیعت اچھی
آجکی رات وہ مہ خود بخود آیا گھر پر ۔ نکر کر اڑگئی نشاط تری قسمت اچھی

جناب تاجر عبد الرحمن صاحب شاد شاگرد جناب ثاقب متوطن اعظم بار حال مقیم ا

شیفتہ کیون نہ ہو اُس حور لقا پر عالم ۔ ناز اچھا ہی ادا اچھی ہی صورت اچھی
اے مسیحا تری زلفون کے گرفتارون کو ۔ سودا اچھا ہی جنون اچھا ہی وحشت اچھی

جناب محمد عاشق علی صاحب شید ا مالوی جونپوری حال اورنگون

نام ہی نام فقط سُنتا ہون مین اسکا حرف ۔ پر مین کیا جانون کسی کہتے ہین قسمت اچھی

جناب محمد عبد الرحیم صاحب صبا مالک و مہتمم گلشن داغ رنگون شاگرد جناب داغ دہلوی

قتل کو میرے تو ہو جاتی ہے ہمت اچھی ۔ غیر کے نام سی تجہین ہی نزاکت اچھی

تم تصور مین بھی آئے تو عدو کے ہمراہ — آہ کیا ڈر ہے مجھے واہ مسرت اچھی
حسرت و یاس و غم و رنج و الم سو ہیرے — دل یہ کہتا ہے سنور جائیگی تربت اچھی
دیکھ لیگا اگر اسکو تو کہو نگا واعظ — کوچۂ یار ہے اچھا کہ ہے جنت اچھی
داغ دل کے مرے دیکھو ہوا ارمان پکھیو — سیر گلشن سے تو ہوگی نہین فرحت اچھی
نہین انصاف سے کہدو نہ ستیہ کہ غوب — خوب ہو وصل کی شب یا شب فرقت اچھی
نہ نہ نبا آپ مین رہتا ہے نہ دل رہتا ہے — جب کبھی دیکھ لی انکی کہین صورت اچھی

جناب مولوی قمرالدین احمد صاحب قلم از قصبہ کرسی شاگرد جناب قمر کیقبادی

یہ شب و روز کی خلوت نہ یہ صحبت اچھی — ہوتی ہے دور کی ایجان محبت اچھی
نعمت خلد ہے موقوف کرم پر اسکے — نہ عبادت یہ بھروسا نہ ریاضت اچھی

جناب منشی محمد عبدالعزیز صاحب عزیز بھوپالی نائب میرمنشی و مہتمم خاص سرکار بھوپال

کیا ہوا شکل گر اچھی ہوئی صورت اچھی — خوبی انسان کی تو یہ ہے کہ ہو سیرت اچھی
واعظون کی کسی عنوان نہین نیت اچھی — انکا ایمان تو اسپر ہے کہ غیبت اچھی
درد اگر انکا مٹا کچھ تو تپ غم سو جیو — کبھی ہوتی ہی نہین آہ طبیعت اچھی
شوق کہتا ہے کہ وان جا نہیں کیسا ڈر ہے — عقل کہتی ہے کہ اسمین نہین عجلت اچھی
تھم ہی دلکی تپش پھر اسے لیجاو کہین — میرے سر ڈال گئے تم یہ مصیبت اچھی
زندہ دل ایک نہین وعظ کی مجلس مین عزیز — چلیے میخانے کہ رندونکی ہے صحبت اچھی

جناب منشی محمد عابد علی صاحب عابد متوطن قصبہ گولاوٹی ازگورکھپور

تم بدل جاتے ہو کسواسطے ای حضرت دل — جب نظر آتی ہے تمکو کوئی صورت اچھی نہ
حرمت دختر رز دیکھیے کسطرح بچے — حضرت شیخ نہین آپکی نیت اچھی نہ
سنکے عابد ترے اشعار کو بولا حاسد — اسمین کیا شک ہے کہ پائی ہے طبیعت اچھی

جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب فریاد شاگرد جناب شاد متوطن شہر حصن

یک بیک آگئے تم دل مین تصور بنکر — اے بتو کعبے مین کی تمنے سکونت اچھی
روز وصلت کا کبھی منہ بھی نہ دیکھا مینے — تو پڑی تجھپہ مرے ای شب فرقت اچھی

سنکے اشعار مرے کہتی ہین فریاد احباب
کیا ہی لکھی ہی غزل آپنے حضرت اچھی

جناب حافظ محمد نعیم صاحب قمر ارکبی شاگرد جناب ہنر سر رشتہ دار عدالت منصفی [illegible]

کہتے ہو کیا کہ نہین آج طبیعت اچھی
تمنے حجت یہ نکالی شب وصلت اچھی

کیون نہین ناز کرین بخت رسا پر اپنے
اُنکے ملنے کی نکل آئی ہے صورت اچھی

عشوہ و ناز و کرشمہ ہے سخن سازی بھی
چشم بد دور تمھاری ہو طبیعت اچھی

جان آئی ہے لبون پر تری فرقت مین صنم
لے خبر ہو خدا اب نہین غفلت اچھی

قتل عشاق سے باز آؤ خدا را اب تو
چھوڑ دو ظلم و ستم یہ نہین عادت اچھی

جناب سید محمد مصطفیٰ نیابی ان صاحب کو [illegible] جو [illegible]

لاکھ ظاہر مین ہو انسان کی [illegible]
آدمی [illegible] نہین وہ [illegible] سیرت اچھی

آئے بھی [illegible] ان کو لئے ساتھ [illegible]
[illegible] کی عیادت اچھی

گر شفا کی [illegible] نہین کی تو [illegible] ہوے
آپ کو کیا [illegible] صورت اچھی

کو شرا اس سال [illegible] ہو جینگے انشاءاللہ
یاد [illegible] وہ جو [illegible] اچھی

جناب غلام حید صاحب گشتہ قاضی پوری [illegible]

مین جو بدنام ہوا عشق مین [illegible] نام ہوا
ہو [illegible] کوچہ بلد میری شہرت اچھی

ساتھ اغیار کو لائے مری [illegible] مین
عاشق [illegible] کی [illegible] عیادت اچھی

ایک انداز مین [illegible] کیا [illegible]
[illegible] یا [illegible] کی ہی قیامت اچھی

جناب حافظ سردار [illegible] صاحب [illegible] مرو ہوی

انکی کس بات پہ [illegible] دل
[illegible] ہو [illegible] اچھی

ہم بغل ہو [illegible] تو [illegible] خار
[illegible] راحت [illegible] اذیت اچھی

جناب لالہ [illegible] فاسقہ [illegible] ضلع سیونی چھپارہ

جو وفادار ہو [illegible] کا [illegible] نہ ہو
[illegible] انصاف ہو [illegible] نہین نفرت اچھی

کم قیامت سے نہین [illegible] شب [illegible]
ہمکو [illegible] نہین آج طبیعت اچھی

آپ کے ظلم کا کرتا ہو گلہ سب سے رقیب
[illegible] بدنام کنندہ [illegible] نفرت اچھی

جناب محمد محسن صاحب محسن قاضی پوری شاگرد جناب وسیم خیرآبادی از گورکھپور

ہم نہ کہتے تھے کہ رندون کے لگے منہ نہ بہت
آج میخانہ مین واعظ کی بنی گت اچھی

نقد دل لیکے مرا آپ نے بے پروا کیا
ہان کسی کی ہو امانت مین خیانت اچھی

بیوفا ہوتے ہین خوبان جہان حضرت دل
یہ بہہ لوگ نہین انسے محبت اچھی

جب تم صاف ہو صاف نہین ہم سے
میری جان ہم نہین آپسمین کدورت اچھی

کیون نہ اشعار بنین خوب تمہارے محسن
فیض استاد سے پائی ہے طبیعت اچھی

جناب لالہ چھیدی لعل صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

بیوفا ہوتے ہین وہ جنکی ہے صورت اچھی
ان حسینان جہان سے نہین الفت اچھی

آپ بھی پیتے ہین چوری سے شب مین تو ہزار
حضرت شیخ نہین آپ کی نیت اچھی

اک نظر ہی سے لہو ہو بانی ہو وا تسکین
دیکھ لینا ہو حسینون کی جو صورت اچھی

بات کیا اسکے شب وصل کی دیکھا کیجئے
شام سے رات نہین آپ کی نیت اچھی

سات پردون مین اسے ڈالکے چھپاؤن مشتاق
کاش آجائے مرے ہاتھ وہ صورت اچھی

جناب مہکوا سنگھ صاحب مشکوک

قامت یار سے کیا ہوگی قیامت اچھی
جبکہ گیسو سے نہین سنبل جنت اچھی

کوے جانان جو ملے مجھکو برائے مدفن
تو مین جانون مری مشکوک ہے قسمت اچھی

جناب مولوی سید شاہ حسین صاحب منت کلدستہ نتیجۂ شعرا ستوطن پھولی شہر

خط آتا ہے پر کو کسطرح سنا کے کوئی
خط نہ وہ لکھتے جو ہوتی مری قسمت اچھی

جناب محمد وحید صاحب منصور ہونراجپوری از گورکھپور

یاد آتا ہے شب وصل کسیکا کہنا
حوصلے دلکے نکالو نہین حسرت اچھی

شیخ ہی جاکے اٹھا لائینگے دیکھے تیکے
آج بتخانہ مین دیکھ آئے ہین مورت اچھی

جناب منشی محمد عبد الرحمن خانصاحب شیر وکیل ملی شاگرد جناب یاس لکھنوی

تیری صورت سے نہ دیکھی کہین صورت اچھی
بانکپن اچھا ادا اچھی نزاکت اچھی

آئینہ رکھکے مقابل وہ کہا کرتے ہین
کسکا منہ صاف ہے اور کسکی ہے رنگت اچھی

کہدیا مینے شب وصل یہ اس گلرو سے / آج ہرگز نہین شوخی و شرارت اچھی
ایک بوسے کیعوض سیکڑون دشنام دیے / اے شہ حسن یہ ہے تیری سخاوت اچھی
اوپر اوڑہے ہین عبا زیر بغل شیشہ ہے / مے گلرنگ کی کی شیخ نے حرمت اچھی
میکدہ مین کہین دستار رکھی جبہ تہا کہین / آج میخانہ مین واعظ کے بنی گت اچھی
کیون نہ قائل ہون ترے اہل سخن اہل نیر / رنگ اچھا ہے روش خوب فصاحت اچھی

جناب محمد فضل اللہ صاحب ناظر اونامی از فتحپور

بادشاہی سے ہے یہ خاک نشینی بڑہکر / دولت فقر سے کوئی نہین دولت اچھی
نقش ہین دلپہ حسینون کی جفائین لیکن / دے ہی دیتا ہون دعا دیکھ کے صورت اچھی
ہوئے جاتے ہو ز خود رفتہ یہ کیا باعث ہے / کیا نظر آگئی ناظر کوئی صورت اچھی

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی خلف داروغہ عبد الغنی مرحوم ساکن بلہاری

صورت اچھی ہے مرے شوخ کی سیرت اچھی / ناز اچھا ہے ادا اچھی نزاکت اچھی
وصل ہے آج تو سرور کرو ناجی کو / دن مبارک ہے گھڑی نیک ہے ساعت اچھی

جناب منشی محمد نجیب الدین صاحب نجیب محرر روبکاری نمبردالی ریاست کوروائی

ہم بھی تو دیکھین ذرا رخ سے ہٹا دیجے نقاب / لوگ کہتے ہین کہ ہے آپ کی صورت اچھی

جناب واجد علی صاحب وجد از قصبہ کرسی شاگرد جناب قمر کیقبادی مد

وصل کی رات جو بوسہ لب لعلین کا لیا / بولے جھنجھلا کے ہٹو یہ نہین عادت اچھی
وجد کس واسطے بیتاب ہین کیون مضطر ہین / آج چہرے کی نہین آپکی رنگت اچھی

جناب سید نور الحسن صاحب ہاشمی جعفی پوری

جس سے دولت نہین اچھی نہ حکومت اچھی / وہی کمبخت بری چیز ہے صورت اچھی
اشک بھی آہ بھی عشق کی ہر دم ہین گواہ / درد دل اٹھکے بھی دیتا ہے شہادت اچھی
وعدۂ وصل تو مجھسے ہو وفا غیر سے ہو / اس محبت سے تو سو درجہ عداوت اچھی
درد اٹھا دلمین تڑپکر کبھی جب بیٹھ گیا / روبرو ناز بھری آئی جو صورت اچھی
دل آشفتہ مجنون ہاتھ پہ رکھکر بولے / دیکھیے اس سے مری منہدی کی رنگت اچھی

دلمین آنکھو نمین کلیجے مین چھپا کر کہلون
تیری تصویر بہت اچھی نہایت اچھی

تیرے بسمل کی تڑپ سے ہی الگ حشر بپا
دیکھیے ہی یہ قیامت سے قیامت اچھی

جی ہی بیچین کہون تجہسے مین کیا کیا واعظ
میری قسمت ہی بری تیری نصیحت اچھی

تم جو معشوق تو ہم شاعر معشوق مزاج
ہاشمی دونون کی ہی شوخ طبیعت اچھی

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکہنوی شاگرد جناب جلال لکہنوی

درد دلکی نہین فرقت مین اذیت اچھی
تیرے بیمار کی ہرگز نہین حالت اچھی

کان دہر کر کوئی کیا خاک سُنے اے ناصح
نہ تو آواز ہی اچھی نہ نصیحت اچھی

اسطرح تو نہ وہ پامال کریگی مدفن
ہی تری چال سے واللہ قیامت اچھی

پھر ہمارا نہین رہتا کوئی قابو دل پر
نظر آجاتی ہی جسدم کوئی صورت اچھی

خوبرو آگیا حصے مین ہمارے معشوق
ملگئی یہ ہمین تقدیر سے قسمت اچھی

ہاتھ ہم دلسے اُٹھا بیٹھے اسیکے باعث
کون کہتا ہی کہ ہوتی ہے مروت اچھی

دین و ایمان کی بشر کو نہین رہتی پروا
میرے خالق نہ دکھا نا کبھی صورت اچھی

جو سخن یاس کا سُنتا ہے یہی کہتا ہے
فکر بیشل سخن خوب طبیعت اچھی

جناب منشی بہرگدیال سنگھ صاحب یاد متوطن کاروان شاگرد جناب شمشاد لکہنوی اڈیٹر

جیسی اللہ نے دی تمکو نہین صورت اچھی
رکھتے ہین نام خدا ویسی ہی سیرت اچھی

نہ ہمین حورون سے مطلب ہے نہ پریون سے غرض
جس پر آجائے طبیعت وہی صورت اچھی

چٹکیان لیکے دل زار کو کہاتے ہین حضور
سیکھ لی آپ نے ایجان یہ عادت اچھی

تیر نکلا مرے سینے سے تو دم ساتھ چلا
اپنے مہمان کی کی اسنے رفاقت اچھی

جناب سید محمود علی صاحب یاور موسوی شاگرد جناب سخی

دعوی انس کسیکو ہی مگر دور ہی سے
پاس آتے نہین اس سے تو عداوت اچھی

دل سمجھ جائے تو بہتر ہے جناب واعظ
واقعی آپ تو کرتے ہین نصیحت اچھی

چاند سے کہتے ہین وہ مجھسے تجھے کیا نسبت
اک تو بے داغ ہو نین دوسرے صورت اچھی

اے صنم رخ پہ ترے خط کے نکل آنے سے
ہوگئی اور بھی قرآن کی صورت اچھی

جناب عبدالمجید صاحب تمیز نورکپوری شاگرد جناب ملک گو لیپوری

قصہ ہجر سنایا تو بگڑ کر بولے ۔ ہمکو آئے ہو سنانے یہ حکایت اچھی
کیوں تڑپتے ہو پڑے حضرت دل یوں تو تو ۔ کیا پسند آگئی تمکو کوئی صورت اچھی
دیکھکر نبض مری حضرت عیسے نے کہا ۔ نظر آتی نہیں بیمار کی حالت اچھی
اُسنے رو کر جو کہا صدمۂ یار غم ہے ۔ ہنسکے بولے کہ یہ ہے تیری نزاکت اچھی
شب کو مے پیتے ہیں اور دنکو ہیں مشغول نماز ۔ حضرت شیخ بھی کرتے ہیں عبادت اچھی
پھر ہوا زلف سیہ فام کا سودا انکو ۔ بیٹھے بٹھلائے یہ نازل ہوئی آفت اچھی
بیچتے ہو دل و جان ایک ہی بوسہ پہ تمیز ۔ واہ وا آپ بھی کرتے ہیں تجارت اچھی
اہل انصاف غزل کو مری سنکر بولے ۔ اے تمیز آپکی بیشک ہے طبیعت اچھی

جناب مولوی محمد عبدالرؤف خانصاحب [illegible] سابق تحصیلدار ریاست بھوپال

ہو رہے وصل سے ظالم تری حسرت اچھی ۔ لاکھ آرام سے اک ہجر کی مصیبت اچھی
تمسے معشوق پہ آئی یہ طبیعت وہ ہے ۔ کون کہتا ہے نہیں میری طبیعت اچھی
مجھسے اور دوستی غیر کا چرچا کیا خوب ۔ تم نے باندھی ہے مرے ساتھ عداوت اچھی
اس ترے زرد دوپٹے کا تو پکا ہے رنگ ۔ چھوٹ سکتی ہے یہ کیسی ہے یہ رنگت اچھی
فرق اتنا ہو کہ پہلے مجھے تو اچھا تھا ۔ اب کہا تا ہوں کہ تجھسے تری حسرت اچھی
سنکے آتے ہیں برا حال مرا ہائے غضب ۔ اور یاں ہو گئی کچھ آپ سے حالت اچھی
دل لگا کر میں ہوا ایسا پریشان کہ بس ۔ آنکھیں پڑتی نہیں کہیں اب نہ ہی صورت اچھی
غیر اچھے ہیں مریجان نہ ہم اچھے ہیں ۔ وہی اچھے ہیں کہ جن لوگوں کی قسمت اچھی
دل بٹانے سے ہمیں کام کوئی دلبر ہو ۔ جان و تن سے ہے غرض ہو کوئی صورت اچھی
ایک بوسے کے عوض ہم دل و جان دیتے ہیں ۔ دیکھو اسوقت نہیں ملتی ہے قیمت اچھی
دل سے شوخی جاتی رہی خیر چلو پھر پایا ۔ مری آنکھوں نے دکھائی مجھے صورت اچھی
انتظار آپ کا تھا آئی قضا آپ نہ آئے ۔ ہو گئی آپ سے بسمل کی عیادت اچھی
کیا بتاؤں کہ تری زلف میں دل کیسا ہے ۔ شب کو کب ہوتی ہے بیمار کی حالت اچھی

[illegible] درج ہوگئیں۔

جب گیا مین در دولت پہ یہی فرمایا / اُن سے کہدو کہ نہین آج طبیعت اچھی

گر برا آپ نہ مانین تو مین سچ سچ کہدون / صورت اچھی پہ نہین آپکی سیرت اچھی

تو بہی اچھا ہے مگر جسکے لیے اچھا ہے / میرے نزدیک تو تجھسے تری حسرت اچھی

سنکے آفت کی غزل بولے وہ ماشاء اللہ / چشم بد دور کہ پائی ہے طبیعت اچھی

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی رئیس قصبہ جھونسی شاگرد جناب ریاض الحسن صاحب

نزع کے وقت عیادت کو جو آیا وہ تو مین / یہ ہی آنکھون نے دکھادی مجھے صورت اچھی

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب شاد لکھنوی شاگرد جناب مرزا محمد بیگ صاحب عاشق لکھنوی

مین برا لاکھ ہون پر ہے مری قسمت اچھی / مجھے دکھلائی اسی نے تری صورت اچھی

بلہ شوق سے کب حسن چھپا رہتا ہے / لاکھ پردون مین نظر آتی ہے صورت اچھی

یہ تو پھر آتی ہے وہ جاکے پھر آتا ہی نہین / سچ کہون یار سے ہے یار کی حسرت اچھی

پاس آنے نہین دیتے یہ کبھی توبہ کو شہ / دیکھ پائی ہے گنہگارون نے رحمت اچھی

شکر ہے غیر بھی اب ٹال دیے جاتے ہین / انکو انکار کی کیا ہو گئی عادت اچھی

دیکھکر حال مرا رات کو یہ روتی ہے / اپنون بیگانون سے شمع سر تربت اچھی

شکر کرنے پہ جفا کے وہ بگڑ جاتے ہین / ایسے موقع پہ تو اے دل ہے شکایت اچھی

نہ مٹانے سے مٹین جو وہی اچھے ہین داغ / جو نکالے سے نہ نکلے وہی حسرت اچھی

سارے دنیا کے تعلق سے چھٹے اسکے سبب / ہمتو یہ جانتے ہین سب سے محبت اچھی

آپ ناراض ہون جس سے وہ خوشی ہے بدتر / آپکی جسمین خوشی ہو وہ مصیبت اچھی

غیر کا نام لیا اور لگائی ٹھوکر ہے / تیرے قربان مٹائی مری تربت اچھی

قتل کے واسطے شمشیر نہین اوٹھ سکتی / بیگناہون کے لیے تیری نزاکت اچھی

لاکھ معشوق کا معشوق زمانے مین وہ ہے / جسکو اللہ نے بخشی ہے طبیعت اچھی

جو تری راہ مین کٹ جائے وہ سر ہے اچھا / جو ترے نام مٹ جائے وہ صورت اچھی

ہر مہینا مجھے اے ماہ خوشی سے گذرے / دیکھکر چاند نظر آئے جو صورت اچھی

جناب عبد المجیب صاحب مقصور شاگرد جناب وفور گورکھپوری

میں نے مانا کہ نہیں میری محبت اچھی
پھر یہ فرماتے ہیں غیروں کی ہے الفت اچھی

وصل کی رات وہ آئینہ اٹھا کر بولے
مجھکو دی ہے مرے اللہ نے صورت اچھی

رنج و غم درد و الم حسرت و حرمانِ فراق
عشق بازی میں ہوئی ہاتھ یہ دولت اچھی

واعظا دل میں مرے رہتا ہے وہ رشک پری
مجکو [illegible] اللہ نے جنت اچھی

یہی ایام جوانی میں پسند آتا ہے
[illegible] نظر ہو کوئی صورت اچھی

وصل کا لطف دکھاتا ہے تصور اسکا
کون کہتا ہے نہیں ہے شب فرقت اچھی

نکلے [illegible] سے اشعار کہتے ہیں لوگ
[illegible] خداداد طبیعت اچھی

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی [illegible] شاگرد جناب داغ

میں نہ زاہد تھا نہ تھی میری عبادت اچھی
شافع حشر کے ہاتھ آئی شفاعت اچھی

عشق جس دل میں ہو [illegible]
[illegible] دولت ہو وہ قسمت اچھی

خواب میں دولت دیدار [illegible]
[illegible] صورت اچھی

مرد وہ اچھا ہے کہ ہو جس میں [illegible]
[illegible] طبیعت اچھی

آپ چہرے سے جو کھل جائے وہ مطلب اچھا
[illegible] ہو کسی کی وہ حاجت اچھی

بخت اچھا ہو فلک اچھا زمانہ اچھا ہو
[illegible] حالت اچھی

مجکو گھر میں نہ [illegible] سودا اچھا
[illegible] وحشت اچھی

سب رسولوں میں نبی محبوب الٰہی اچھے
[illegible] آپکی امت اچھی

عشق حضرت [illegible] برق کی جرات دیکھو
کی خداوند دو عالم سے رقابت اچھی

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ بلند شہری شاگرد جناب داغ دہلوی

دیکھ لیتے ہیں دمِ صبح جو صورت اچھی
شام تک رہتی ہے پھر اپنی طبیعت اچھی

عشق ہو گیا حضرت یوسف پہ زلیخا کو
ہم دکھائینگے تجھے انسے بھی صورت اچھی

مل گیا بوسہ مجھے حالتِ سرگوشی میں
نکل آئی مری قسمت سے یہ صورت اچھی

جل چکا ہے تبِ فرقت سے کلیجا سارا
ظاہرا آنکھ کو نظر آتی ہے حالت اچھی

بوسہ مانگا تو کہا فتنہ گرِ عالم نے
ایسی دولت کے لیے چاہیے قسمت اچھی

جناب مرزا محمد عسکری صاحب تسیم لکھنوی شاگرد جناب یکتا لکھنوی

خصلت اچھی مرے دلبر کی طبیعت اچھی
حسن اچھا ہے جمال اچھا ہے صورت اچھی

جلوہ حسن بتان خواب مین دیکھا تو کہا
میری آنکھون نے دکھائی مجھے صورت اچھی

مینے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے آپکا چہرہ تو اداس
ہنس کے فرمایا نہین آج طبیعت اچھی

نامہ بر جا کے یہ عیسی زمان سے کہدے
کہ نہین ہے ترے بیمار کی حالت اچھی

سختیان جھیل کے ایمان مین کہتا ہون تسیم
بت پرستی سے ہے خالق کی عبادت اچھی

جناب میر حامد علی صاحب عرف سید حیدر علی طپش گورکھپوری شاگرد جناب عجیب گورکھپوری

تمنے کیا دیکھا سر طور جو بیتاب ہوئے موسے
میری آنکھون نے بیان کی ہے صورت اچھی

جناب منشی شیخ حسن علی صاحب فرط گورکھپوری شاگرد جناب فور گورکھپوری

بیٹھے بہلاتے ہوئی دلکو یہ حسرت اچھی
حضرت عشق کی ہو مجھپہ عنایت اچھی

بچ گئی ایمان سے اے حضرت واعظ کہنا
گو حیہ محبوب کا اچھا ہے کہ جنت اچھی

چشم خونریز سے اس شوخ کے بچنا ہے محال
دل ناداں نہین شمشیر کی الفت اچھی

کیا غزل لکھی ہے اس بحر مین تو نے ای فرط
کیون نہ ہو پائی ہے تو نے بھی طبیعت اچھی

جناب مقبول احمد صاحب مقبول بھوپالی

دل ہی دلمین رہے جو ہو رہی حسرت اچھی
لب تک آئے نہ کبھی درد شکایت اچھی

شیخ ہے دستار فضیلت ہوئی لت پت اچھی
حضرت شیخ کی میخوارون نے کی گت اچھی

حسن وہ شے ہے لبھالیتا ہے انسانکو ضرور
دلمین کھب جاتی ہے ہوتی ہے جو صورت اچھی

دیکھکر مجھکو یہ کیون نیچی نگاہین کرلین
بزم دشمن مین تمہین سوجھی ندامت اچھی

غم پہ غم تازہ دیا لاکے عدو کو ہمراہ
اپنے بیمار کی کی تمنے عیادت اچھی

مرگئے اسپہ جہان دیکھا کوئی ماہ حسین
ہوگئے لوٹ جو دیکھی کہین صورت اچھی

گالی دیتے ہو ہر اک بات پہ ہوتے ہو خفا
بیٹھکر غیرون مین سیکھی ہے یہ عادت اچھی

کعبے مین بیٹھ کے کی یاد بتون کی مقبول
گھر مین اللہ کے کی تمنے عبادت اچھی

جناب حافظ احمد علی صاحب ماہ رفیق ہم مکتب جناب وفا پانی پتی

اثر آہ کی دیکھی یہ سرایت اچھی	آپ سید ہو وہ ہوئے ۔ ہوگئی قسمت اچھی

بی امراؤ جان صاحبہ دلبر طوائف اوناؤ مقیم شہر کانپور

شیفتہ ہوگیا جب دیکھ لی صورت اچھی	اے دل زار نہین تیری یہ عادت اچھی
شکوۂ جور پہ آیا دل وہ جفا کرنے لگے	ہم نہ کہتے تھے نہین اُنسے شکایت اچھی
آئنہ دیکھکے وہ رشک پری کہتا ہے	کیون جی ہم حور جنانسے مری صورت اچھی
ساتھ ہی دلکے گئے ہوش وخرد وصبر وقرار	واہ کی سب نے مرے ساتھ رفاقت اچھی
دیکھئے آجکی شب آپ کٹے یا نہ کٹے	تیرے بیمار کی کل سے نہین حالت اچھی
دل کے جلنے کے سوا ہمکو ملا کیا دلبر	سچ ہے ان شعلہ رخون سے نہین الفت اچھی

مصرع طرح

پرچہ پہونچنے ہی اس طرح مین (وہ مرے مرنیکا ماتم کیا کرین) ماتم قافیہ ۔ کیا کرین ردیف ۔

۱۵ جنوری تک اس طرح مین (مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے) نگاہ قافیہ ۔ کے ردیف

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزیں

یہ چیزیں لکھنؤ کے سوا کہیں نہ ملینگی مشہور ہے کہ لکھنؤ کی چیزیں جو جستہ [illegible] فروخت ہونگے لکھنؤ کو ان چیزون کے بنانے میں شہرت ہے اور یہی لکھنؤ کچھ ایسا انس رکھتی ہیں کہ گشت گیا مگر انکے نظیر دوسرے شہر میں [illegible] ہیں۔ ویلیو پے ایبل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی۔

چاندی کی انگوٹھیان — زنانی و مردانی نہایت عمدہ نازک فی [illegible]

ناک میں پہننے کی کیل طلائی مرصع فی [illegible]

سنگ کی کنگھیان زنانی و مردانی۔ فی [illegible]

ساز قلمدان — جو لکھنؤ کا حصہ ہے فی [illegible]

پیچا عطر دان — جسکی بغیرین میں پان کی کیلین لگی ہوئی ہیں فی [illegible]

انگوٹھی بواسیر — اکثر نسخہ زیادہ نافع اور مجرب۔ فی [illegible]

روغن عروس — بس یہ عطر عروس کی ایسی بھینی بھینی خوشبو ہوتی ہے۔ فی [illegible]

الائچی مسی — مسی اٹکا ایک الائچی اور بہی آلو کی ماں [illegible]

مسی خوشبودار — رنگ میں نہایت شوخ۔ فی [illegible]

مجلس حیران — یہ ایک عرق ہے خوشبو لگانے سے سفید دھبہ [illegible]

مثال حقہ — طلع اور بیدری۔ فی [illegible]

کھیے نہانے کے — فی [illegible]

گولیان تمباکو مشکی — فی صد [illegible]

عطر ہر قسم اور ہر حیثیت کا جس نرخ کا ہو فوراً روانہ کیا جائیگا۔

فرد رضائی — زمین سکھ جالدار بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible]

لحاف — زمین سکھ یا کیمرک بوٹہ دار نہایت عمدہ وخوشرنگ [illegible]

پلنگپوش — جھالدار و جالدار نہایت عمدہ وخوشرنگ۔ [illegible]

تھان چکن — بیلدار و بوٹہ دار ہر قسم کے نہایت عمدہ [illegible]

ساری چکن — زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible]

دوپٹہ چکن — زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible]

رومال چکن — عرض و طول چار بیچ بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible]

کرتہ چکن — بیل بوٹہ دار سلے ہوئے طیار نہایت عمدہ [illegible]

پائجامہ چکن — خرد و مہری زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار عمدہ [illegible]

کلاہ چکن — دوپلی ترکی و پھندہ و پیچی۔ [illegible] تک۔

کلاہ چوگوشیہ — چکن ترکی و پھندہ و پیچی۔ [illegible] تک۔

کلاہ گول — سیاہ مخمل سلمہ ستارہ [illegible] تک۔ سر کا پیمانہ آنا چاہیے اور ہر قسم کا مال روانہ ہو سکتا ہے۔ جو مال ناپسند ہو واپس کیا جاوے محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر — حاجی محمد یوسف۔ لکھنؤ۔ چوک مسجد [illegible]

کارخانہ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ میں مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے شائقین کو ضرور منگوانا چاہیے اگر ناپسند ہو واپس کیجیے۔ محصول ذمہ صاحب فرمائش ہے جواب طلب خط کے ساتھ آدھ آنہ کا ٹکٹ ہونا چاہیے ہر قسم کا مال حسب ذیل قیمت نقد آنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

نام اشیاء مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت
تھان کامدانی سنہری بیلدار بوٹیدار نہایت عمدہ	۱۰ گز	[illegible] گرہ	[illegible]
تھان چکن اور اوسکے گل بوٹون میں کامدانی کا کام	"	"	[illegible]
تھان چکن بیل بوٹے دار	"	"	[illegible]
تھان ململ تنانہ باریک مثل آب رواں	"	"	[illegible]
تھان شربتی ساخت لکھنؤ	"	"	[illegible]
دوپٹہ کامدانی کا سنہری نہایت عمدہ زنانے	۳ گز	۱ گز	[illegible]
دوپٹہ چکن اور اوسکے گل بوٹون میں کامدانی	"	"	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار زنانہ و مردانہ	"	"	[illegible]
کرتے چکن کے بیل بوٹیدار سلے ہوئے طیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جالی بنی ہوئی سوتی و ریشمی چکن کی	معمولی	معمولی	[illegible]
صدری سوتی و ریشمی	"	"	[illegible]
پائجامہ چھوٹی بڑی مہری کے	"	"	[illegible]
کلاہ گول سوزنی مع کام کلابتون	"	"	[illegible]
کلاہ زردوزی مخملی سیاہ وسبز	"	"	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ کمخواب نہ بفت فیتہ دار	"	"	[illegible]
کلاہ چکن دوپلی و چوگوشیہ ترکی [illegible]	"	"	[illegible]
فرد رضائی زمین سکھ جالدار بوٹہ دار نہایت عمدہ	"	"	[illegible]
پلنگپوش جھالری دار نہایت عمدہ	"	"	[illegible]
لحاف زمین سکھ و مارکین بیلدار نہایت عمدہ	"	"	[illegible]
تھان گلبدن مشروع نہایت عمدہ	"	"	[illegible]

علاوہ ازیں لکھنؤ کی نامی گرامی چیزیں اور دوسرے شہروں کی نصف قیمت پیشگی آنے پر روانہ ہونگی۔ اور سوداگرون کے واسطے ایک آسان طریقہ یہ کیا گیا ہے کہ جس قدر مال زیادہ منگائینگے اوسیقدر کمیشن کم لیا جاوے گا۔

المشتہر

سید حسن شاہ موسوی

لکھنؤ۔ [illegible]

پیام یار

نمبر ۱ بابت ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ع جلد ۵

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
آب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک مین چھپا

مصرع طرح پیام یار

وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

بیخودی رہتی ہے ہردم کیا کرین ۔ ناصحو تم کیا کرو ہم کیا کرین
غیر کہہ سُنکر اُنھین گھبرے گئے ۔ ہم سے کچھ ہوتا نہین ہم کیا کرین
ہوگیا ہے آرزوؤن کا لہو ۔ اشکِ خون بہتے ہین ہم کیا کرین
آخرِ کار ایک دن ہوتا یہی ۔ حسرتِ مُردہ کا ماتم کیا کرین
تیغ کے آگے جُھکا دیتے ہین سر ۔ اور اے سفاکِ عالم کیا کرین
جان لیگا اُنکا یہ کہنا ضرور ۔ آپ مرتے ہین تو پھر ہم کیا کرین
ظلم سہتے سہتے خوگر ہو گئے ۔ روز کی تکلیف کا غم کیا کرین
حضرتِ دل مرگئے اچھا ہوا ۔ ہر گھڑی ہر وقت ماتم کیا کرین
وقت پر آنسو نہ نکلا ایک بھی ۔ اعتبارِ چشمِ پُرنم کیا کرین
جوبن اُبھرا بدگمانی بڑھ گئی ۔ آنکھ کو ہم اپنا محرم کیا کرین
ہوسکے کیونکر علاجِ دردِ دل ۔ وہ پلٹتے ہی نہین ہم کیا کرین
مِل چکین سب آرزوئین خاک مین ۔ دل مین رکھہ کر تجکو اے غم کیا کرین
شدتِ دردِ جُدائی کیا کہین ۔ دم اُوکھڑ جاتا ہے ہردم کیا کرین
واعظو پیتے ہین اب تو ایک گھونٹ ۔ اور اِس سے بھی سوا کم کیا کرین
اُنکا دل بھی کیا کسی پر آگیا ۔ ہاتھ ملکر کہتے ہین ہم کیا کرین
عادتِ جورِ تغافل ہے اُنھین ۔ دوست کیا سمجھائین ہمدم کیا کرین
دست بستہ رہتے ہین ہم پیشِ یار ۔ کشتۂ حسرت کا ماتم کیا کرین
چرخ کی بھیجی ہوئی آئی ہے تو ۔ تجسے امید اے شبِ غم کیا کرین
آ گرے وہ چلتے پھرتے وقتِ نزع ۔ اب نکلتا ہی نہین دم کیا کرین

چھیڑنا احسان یہ کہہ کر اوٹھین / تم اگر تنہا ملو ہم کیا کرین

جناب سید انور حسین صاحب آرزو خلف اصغر جناب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

آنکھ فرقت مین بھلا نم کیا کرین / سوز دل کو عشق مین کم کیا کرین

کچھ ہی ہو الفت مین عالم کیا کرین / ہون اگر سوائے عالم کیا کرین

مر گیا الفت مین دل غم کیا کرین / کشتہ حسرت کا ماتم کیا کرین

اس سے گالی کا گلا کرتے نہین / کچھ نہ بولین وہ تو پھر ہم کیا کرین

دل بھر آیا ہجر مین جب رو دیے / بیٹھے خالی دیدے پرنم کیا کرین

رو کے جب بیٹھے کہا جاتی ہے جان / ہنسکے وہ کہنے لگے ہم کیا کرین

مجھسے ہین جانباز اونکے سیکڑون / وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

چشم افسون گر کا ہے بیمار دل / اپنے سینے پر دعا دم کیا کرین

دیکھکر حسن جو اق یار [illegible] / اور ہی ہے اب تو عالم کیا کرین

عشقبازی مین گیا دل تو گیا / ہاتھ سے کھویا جسے غم کیا کرین

اک مزا ملتا ہے اسکی ٹیس مین / زخم دل کا لے کے مرہم کیا کرین

عشق ہی سے کوئی اتنا پوچھدے / عاشق و معشوق باہم کیا کرین

زخم کا اپنے ہے پھاہا دست دوست / لیکر اسے سبزاج مرہم کیا کرین

وصل کی گستاخیون سے آرزو / ہو گیا لو یار برہم کیا کرین

جناب منشی حسین الدین احمد خان صاحب اختر شاگرد جناب وسیم خلف جناب امیر لکھنوی از دفتر امیر اللغات

دل گیا اچھا ہوا ہم کیا کرین / روگ تھا جاتا رہا غم کیا کرین

پھیرتے ہین دل کو جب گھبرا کے آپ / اس بلا کو لے کے پھر ہم کیا کرین

چاہتے ہین چھوڑ دین ہم عشق یار / دل نہین قابو مین ہمدم کیا کرین

کوچہ محبوب ہمکو چاہیئے / لے کے یارب خلد کو ہم کیا کرین

کرتی ہے رسوا یہی ہر بزم مین / ہم علاج چشم پرنم کیا کرین

ہو گیا جاکر گرفتار آپ دل / یار کے گیسوئے پرخم کیا کرین

عشق میں دشمن ہوا جب دلِ ساده دوست
پھر شکایت غیر کی ہم کیا کریں

دیکھ ادھر ساقی رسیلی آنکھ سے
لے کے خالی جام کو ہم کیا کریں

میں ترے قربان سُن کر دردِ دل
پھر یہ کہدے ناز سے ہم کیا کریں

ہو رہے ہیں خوش جو میری موت سے
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں

رو کے جب میں نے کہا مرتا ہوں میں
ہنس کے بولے ناز سے ہم کیا کریں

چار دن کی زندگی کے واسطے
عیش کا ساماں فراہم کیا کریں

جب کہا اُن سے کہ مرتا ہے اصغر
ہنس کے فرمانے لگے ہم کیا کریں

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب تسلیم و جناب امیر لکھنوی از دفتر امیر اللغات

ایک دم سو طرح کے غم کیا کریں
لاکھ دشمن اور اک ہم کیا کریں

جو دعا کرتے تھے میری موت کی
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں

کیوں نہ روئیں ہجر میں ہم زار زار
آبروئے عشق کو کم کیا کریں

بن رہی ہے یاں تو اپنی جان پر
اُنکو اسکا غم نہیں ہم کیا کریں

بس نہیں چلتا دلِ وحشی پہ کچھ
ہو یہ سودا کس طرح کم کیا کریں

صحبتِ دشمن میں جو رہتے ہیں خوش
دوست کے مرنے کا وہ غم کیا کریں

کیوں سئیں وحشت میں ہم چاکِ جگر
زخمِ دل پر رکھ کے مرہم کیا کریں

سخت جانی سے گلا کٹتا نہیں
آپ کے ابروئے پُرخم کیا کریں

تین دن بیٹھے تو اُسکے سوگ میں
اور وہ عاشق کا ماتم کیا کریں

کیا کہیں دیوانے سے اسرارِ عشق
ہم دلِ وحشی کو محرم کیا کریں

دیکھیے رو رو کے اصغر ہجر میں
دیدۂ پُرخون کو پُرنم کیا کریں

جناب محمد فضل حسینخان صاحب آغا ساکن امان آباد حال وارد شکوہ آباد

وصل کی شب ہجر کا غم کیا کریں
خلد میں یادِ جہنم کیا کریں

ظلم کرتے ہیں بُتانِ سنگدل
اے خداوندِ دو عالم کیا کریں

کیا جوانی کا کریں پیری میں غم
صبح کو اِس شب کا ماتم کیا کریں

روکے جب مینے کہا احوالِ ہجر — ہنسکے فرمانے لگے ہم کیا کرین
پیچ ہے آغا تری تقدیر کا — شکوۂ گیسوئے پُرخم کیا کرین
جب کہا اُن سے کہ آغا مر گیا — ہنسکے فرمانے لگے ہم کیا کرین

جناب منشی محمد علی اصغر صاحب اصغر مچھلی شہری شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری اردو

کھو گیا دل اُسکا ماتم کیا کرین — جب وہ خود جاتا رہا ہم کیا کرین
گردنِ دشمن مین جو رہتے تھے ہاتھ — وہ اُنھین سے میرا ماتم کیا کرین
اُنکی وہ بانکی ادا دل لیگئی — کچھ نہ قابو چل سکا ہم کیا کرین
اب نہ دامن ہے نہ ہین ہوش و خرد — تیری دعوت ایجنون ہم کیا کرین
مرگِ اصغر کی خبر سُنکر کہا — مر گیا مر جائے وہ ہم کیا کرین

جناب میر معشوق حسین صاحب افسر عرف عبد الصمد صاحب کاکوروی ماسٹر مشن اسکول اناؤ

جب گلے ملتی نہین وہ تیغِ تیز — دیکھ کر اوسکا چم و خم کیا کرین
ہائے ناحق ہمنے زلفون کو چھوا — ہو گئے وہ اور برہم کیا کرین
ایک ہی بوسے کے طالب ہمنے ہین — عرضِ مطلب اِس سے بھی کم کیا کرین
آج تو نامِ خدا وہان عید ہے — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
بر مین جب دلبر ہی اے افسر نہو — جی کی پھر بہلائیے ہم کیا کرین

جناب پانڈے منی لال صاحب آزاد گورکھپوری شاگرد جناب کوثر گورکھپوری

ہجر سے کب تک سہین غم کیا کرین — تو ہی بتلا اے صنم ہم کیا کرین
کسطرح چھوڑین محبت کو تری — دل سنبھلتا ہی نہین ہم کیا کرین
دشمنی جنکو ہو میری جان سے — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

جناب منشی محمد عبد الغفار صاحب اثر چاند پوری مقیم رتلام شاگرد جناب مرزا اشرف گلشن آبادی

وہ عیادت کے لیے آتے ہین آج — موت کہتی ہے مری ہم کیا کرین
کیون اثر کا دل دکھایا آپنے — ہو گیا محشر بپا ہم کیا کرین

جناب پنڈت رامجی لعل صاحب احقر اورنٹیل ٹیچر مینوسپل بورڈ اسکول رہتک

چشم فتان نے تو گھائل کر دیا
دیکھیے ابروئے پُرخم کیا کرین
جبکہ احقر نقدِ دل سے تہی شد
جمع پھر دینار و درہم کیا کرین

جناب آغا جان صاحب آغا از ریاست سونگھڑہ

ہین شریکِ شادمانی ہائے غیر
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
جسکے باعث روز و شب جلتا رہے
ایسے دلکو لے کے پھر ہم کیا کرین

جناب مولوی محمد احسن اللہ صاحب احسن سررشتہ دار نظامت رینی

دیکھتے ہان ان جو مرے مرنے کی راہ
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

جناب ابو الخیر محمد عبد الحی صاحب آشفتہ برادر خرد جناب شیفتہ بھگوانپوری

اونکو نفرت ہے ہماری شکل سے
جاکے اُنکی بزم مین ہم کیا کرین

جناب محمد یوسف علی صاحب بسمل ہیڈ ماسٹر مشن اسکول اناؤ

یاد اُنکی زلفِ پُرخم کیا کرین
دل کی جمعیت کو برہم کیا کرین
جب کہا مرتا ہو مین اب ہجر مین
ہنس کے فرمایا کہ پھر ہم کیا کرین
جسکے محرم سے ہو محرم دستِ غیر
اُسکے محرم بنکے اب ہم کیا کرین
کھل رہے ہون جو تبسم سے ترے
ایسے ہم زخمون کا مرہم کیا کرین
جو یہان آیا وہ جا پہنچا ضرور
پھر کسی کی مرگ کا غم کیا کرین
دل کھنچا جاتا ہے سوئے کربلا
رہ کے بسمل ہند مین ہم کیا کرین

جناب مولوی عبد الحسین صاحب بیقرار خلف جناب شاعر شاگرد جناب شرف گلشن آبادی

ملکے اشکون مین بہا جاتا ہے دل
اب بتا اے چشمِ پُرنم کیا کرین
اُسنے مارا ہے نگاہِ ناز سے
اب دوا عیسیٰ مریم کیا کرین

جناب مولوی غلام محمد خان صاحب تپش دہلوی مالک اخبار مشیر قیصر

زاہدو ذکرِ خدا ہم کیا کرین
ہے بتون کی یاد ہر دم کیا کرین
اپنے غم مین مر رہے ہین آپ ہم
غیر کے مرنے کا ماتم کیا کرین
درد ہو تو وہ کرین اوسکی دوا
جی کے لگجانے کو ہمدم کیا کرین

جاتے ہین اب میکدے کو گاہ گاہ
ربط ساقی اس سے بھی کم کیا کرین

کہکے احوال پریشان اپنا ہم
صورت زلف اونکو برہم کیا کرین

ہے روان ہر لحظہ اک سیل سرشک
اب علاج چشم پرنم کیا کرین

ہوگا جب ہوگا جوانی کا ابھار
ہین ابھی کمسن وہ محرم کیا کرین

کردیا نالے سے دل نے راز فاش
اب کسی کو اپنا محرم کیا کرین

میرے مرنے کی خبر سنکر تپش
بولے وہ بیساختہ ہم کیا کرین

جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل چشتی الفخری جہان پوری شاگرد جناب آیت شاہ جہانپوری

عرض ان سے مدعا ہم کیا کرین
ہر گھڑی رہتے ہین برہم کیا کرین

کوچہ محبوب کی ہے آرزو
لے کے جنت اے خدا ہم کیا کرین

ہجر مین ہے آہ وزاری مشغلہ
کوئی مونس ہے نہ ہمدم کیا کرین

بخشوا لین گے شفیع المذنبین
عاصیو محشر کا ہم غم کیا کرین

کسطرح عشق بتان ناصح چھٹے
دل ہی کہنے مین نہین ہم کیا کرین

بے اجازت اونکا بوسہ لے لیا
روٹھے وہ ہوکے برہم کیا کرین

دیکھکر مجکو یہ کہتے ہین طبیب
درد الفت کی دوا ہم کیا کرین

اشک تھمتے ہی نہین اب ہجر مین
دیکھیے یہ دیدہ نم کیا کرین

جب کہا ان سے کہ اب مرتے ہین ہم
نازسے بولے کہ پھر ہم کیا کرین

لطف مے نوشی ہے کیا ساقی نہین
اے تجمل ساغر جم کیا کرین

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ تاجر بلندشہری شاگرد جناب داغ

رنج بیجا کا گلہ ہم کیا کرین
خاطر برہم کو برہم کیا کرین

دل ہے اپنا نازکا پالا ہوا
اسکو ہم رسوائے عالم کیا کرین

سنتے ہین سو گالیان اک بوسے پر
اپنی وقعت اس سے بھی کم کیا کرین

دیکھ لی بیتابی دل آپ نے
اب بیان چشم پرنم کیا کرین

مینے دربان کی شکایت کی تو وہ
بولے تم کیون آئے تھے ہم کیا کرین

اے لبِ جاں بخش تیرے روبرو
التجائے ابنِ مریم کیا کریں

شربتِ وصلی کو جو دیکھ آئے ہوں
تشنہ وہ پھر سیرِ عالم کیا کریں

جناب عبد المجید صاحب تمیز گورکھپوری شاگرد جناب ملک گورکھپوری

وصل میں ہے یار پر ہم کیا کریں
تو بتا اے شوقِ دل ہم کیا کریں

جب کہا مرتا ہوں تیرے ہجر میں
بولا جھنجھلا کر کہ پھر ہم کیا کریں

[illegible] مرنے کی خبر سن کر کہا
مرضی حق تھی [illegible]

آتش [illegible] ہیں
اشک اپنے [illegible] دل [illegible]

خود دیا دل اور بت بے رحم کو
ہجر کے صدموں کا اب غم کیا کریں

یار کا چاہا نہ اب اس سے ملیں
دل ہی تھا جو [illegible] نہیں ہم کیا کریں

جناب لالہ بال گوبند صاحب تسلیم خلف لالہ فقیرے رام صاحب رئیس [illegible]

خود ہی جو باعث ہیں میری مرگ کے
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں

بولے میری موت کی سن کر خبر
خود جو مر جائے کوئی ہم کیا کریں

زخم کو اپنے نمک درکار ہے
لے کے [illegible] مرہم کیا کریں

میری میت دیکھ کر غمگین ہوئے
شرم سے لیکن وہ ماتم کیا کریں

الفت میں تسلیم اب چھٹے کس طرح
چھٹنے کی تدبیر اب ہم کیا کریں

جناب منشی محمد وحید صاحب تصویر بھونراج پوری

دل اگر جاتا رہا جانے بھی دو
جانے والی چیز کا غم کیا کریں

وہ مری بالیں پر آ کر وقتِ نزع
بولے ایسے وقت میں ہم کیا کریں

ساتھ غیروں کے وہ کرتے ہیں خوشی
پھر مرے مرنے کا ماتم کیا کریں

سامنے تیرے لبِ جاں بخش کے
چارہ سازی ابنِ مریم کیا کریں

میرے مرنے کی سنی جس دم خبر
ہنس کے فرمانے لگے ہم کیا کریں

جناب منشی فیاض حسین خان صاحب تخلص مدرس مدرسہ خان بہادر از کمپ ہو

میں جو بولا ہجر میں ہوں جاں بلب
وہ لگے کہنے کہ پھر ہم کیا کریں

سچ تو ہے مدت ہوئی گھبرا گئے ‌‌‌ ‌ ‌ ‌ دل میں رنج و حسرت و غم کیا کریں

جناب محمد ابراہیم صاحب تابش برادر جناب طالع لوٹن پولیس ہیڈ انسپکٹر مہسور

کھا گئی الفت کلیجا اپنا ہائے ‌ ‌ ‌ پی گیا خون جگر غم کیا کریں
جو مرا مرنا سمجھتے تھے عزیز ‌ ‌ ‌ وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں

جناب تحفہ مل صاحب تحفہ گورکھپوری شاگرد جناب مشتاق گورکھپوری

ہے ستایا ماہرویوں نے بہت ‌ ‌ ‌ تحفہ اس تکلیف کا غم کیا کریں

جناب محمد حسین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک و مہتمم بہار سخن

کھو گیا دل کھو گیا ہم کیا کریں ‌ ‌ ‌ خودغرض تھا اسکا ماتم کیا کریں
آرزوئے وصل جاناں دل میں ہے ‌ ‌ ‌ ای فلک بتلا شب غم کیا کریں
مضطرب دل ہے تو ارماں بیقرار ‌ ‌ ‌ وصل میں وہ روٹھے ہیں ہم کیا کریں
میرے دل سے یار کی لڑتی ہے آنکھ ‌ ‌ ‌ دیکھیے دونوں یہ باہم کیا کریں
فاقہ مستی میں نہیں شوق شراب ‌ ‌ ‌ بیعت پیر مغاں ہم کیا کریں
دم شماری کے سوا اے چرخ پیر ‌ ‌ ‌ تو ہی بتلا ہم شب غم کیا کریں
سب کو دوبھر تھا جلیس خستہ حال ‌ ‌ ‌ اچھی صورت والے ماتم کیا کریں

جناب مولوی محمد عبدالجلیل صاحب جلیل و شگفتہ بھگوانپوری مظفرپوری

شکوۂ فرقت پہ بولا وہ صنم ‌ ‌ ‌ تیری قسمت سے بری ہم کیا کریں
اپنے غم سے جب نہیں فرصت ہمیں ‌ ‌ ‌ پھر کہو ہم فکر عالم کیا کریں
وہ تو سنتے ہی نہیں کہنا کبھی ‌ ‌ ‌ شکوۂ غیر اون سے پھر ہم کیا کریں
میرے مرنے کی سنی جس دم خبر ‌ ‌ ‌ بولے وہ جھگڑا گیا غم کیا کریں
ہمنے پایا ہے محمد سا شفیع ‌ ‌ ‌ ہم بھلا خوف جہنم کیا کریں

جناب سید جواد حسین صاحب جواد از ہنجن پور

خاکساری ہے فقط اپنی دوا ‌ ‌ ‌ خواہش اکسیر اعظم کیا کریں
چاہتے تھے عشق جاناں چھوڑ دیں ‌ ‌ ‌ دل ہوا سینے میں برہم کیا کریں

جناب حسن رضا خان صاحب حسن شاگرد جناب داغ

مرگِ عاشق کا وہ ماتم کیا کرین
یہ خوشی کی بات سے غم کیا کرین

بیخودی مین سیرِ عالم کیا کرین
ساقیا ہم ساغرِ جم کیا کرین

وان ادا سے خون یان دلِ بیقرار
سچ تو ہے تم کیا کرو ہم کیا کرین

بن سنور کر نعش پر آئے تو ہین
اس سے بڑھ کر وہ مرا غم کیا کرین

اونکو اے دل تجھ پہ رحم آتا نہین
اب تری تقدیر کو ہم کیا کرین

دیدیا دربِ العلیا نے جواب
تم نہ کہدینا کہین ہم کیا کرین

زاہدا اب ایک خم پر ہے گزر
اور اس سے بڑھ کے ہم کم کیا کرین

دل ہوا ہے ناصح اگر بے اختیار
آپ ہی فرمائین پھر ہم کیا کرین

مرگِ عاشق کی جو مانین تہنیت
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

جب کہا فرقت مین مرتا ہے حسن
بولے وہ منہ پھیر کر ہم کیا کرین

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی ضلع گیا از مہگوان پرگنہ سونیا

اونکے آگے شکوۂ غم کیا کرین
جو کہین ہر بات پر ہم کیا کرین

کوئی مونس ہے نہ ہمدم کیا کرین
ہے مخالف چرخِ اعظم کیا کرین

صحبتِ اغیار مین جو خوش رہین
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

مین کہون مرتا ہون تیرے ہجر مین
تو کہے یا پوچھے ہم کیا کرین

چاہتے ہین ہم نہ بولین یار سے
مانتا ہی دل نہین ہم کیا کرین

تو رو رو کے کرین اظہارِ غم
اور ہنس کر تم کہو ہم کیا کرین

گر کوئی بولا کہ مرتا ہے حمید
کہتے ہین منہ پھیر کر ہم کیا کرین

جناب منشی عبد الحلیم صاحب حلیم وکیل وسکرٹری انجمن تہذیب اوترولہ

شکوۂ جورِ شبِ غم کیا کرین
آہ و نالہ کرکے پیہم کیا کرین

ہم تو شیدا ہین تمھارے نام پر
جستجوئے اسمِ اعظم کیا کرین

سنتے ہین غیرون کے خط کانسے آج
ہے مزاج اوس بت کا برہم کیا کرین

محوِ حیرت ہین قتیلِ چشم سب ٭ نالہ ہائے دردِ پیہم کیا کرین
دل ہی قابو مین نہین اپنے رہا ٭ ناصحا مجبور ہین ہم کیا کرین ٭
اے حلیم اون سے صفائی ہے محال ٭ بے سبب رہتے ہین برہم کیا کرین ٭

جناب حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان

کیون نہین اوس شوخ سے غم کیا کرین ٭ دل ٹھہرتا ہی نہین ہم کیا کرین ٭
دل کی بیتابی کو جب اُن سے کہا ٭ بولے جھنجھلا کر کہ پھر ہم کیا کرین
میرے مرنے کا سنا جس وقت حال ٭ کہتے ہین اچھا ہوا غم کیا کرین ٭
سینہ کوبی ہے ہمارا خاص کام ٭ رات دن کرتے ہین ماتم کیا کرین
رات دن کی تھی مصیبت اے حبیب ٭ دل گیا اچھا ہوا غم کیا کرین ٭

جناب منشی الٰہی بخش صاحب حامی گورکھپوری ٭

ہجر مین پہلو دبا جائے کوئی ٭ دردِ دل اوٹھتا ہے ہر دم کیا کرین
بیکسی پر تیری حامی صبح تک ٭ شام سے روتی ہے شبنم کیا کرین

جناب خورشید علی صاحب خورشید شاگرد جناب ریاض از میرٹھ

یہ نہین ممکن ہے ہمدم کیا کرین ٭ پھر وہی آئی شبِ غم کیا کرین
وہ تو سب پہلے ہی اس سے جل بجھے ٭ شمع کا پروانے کاتم کیا کرین
تھک گئے اے خضر راہِ عشق مین ٭ ایسے مخدوم و مکرم کیا کرین
بولے یہ لاشے پہ میرے دردِ غم ٭ آپ تو جاتے ہین اب ہم کیا کرین
آپ کی غیرون سے وان ہے دل لگی ٭ یہ تو فرما دیجیے ہم کیا کرین ٭
اُنکو بس ہے سکۂ داغِ جنون ٭ آپ کے دیوانے درہم کیا کرین
کیون یہان آئے عدم کو چھوڑ کے ٭ یان تو ہے کچھ اور عالم کیا کرین
اپنی رسوائی کا ہے اونکو خیال ٭ وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

جناب منشی نیاز محمد خان صاحب خندان شاگرد جناب شوق گلشن آبادی از تلام

غیر سے فرصت نہین غم کیا کرین ٭ میرے مرنے کا وہ ماتم کیا کرین ٭

وہ سوال وصل پر کہتے ہیں کیا
تیری قسمت میں نہیں ہم کیا کریں

شوق تیرے میں بہت بیچین ہیں
رہ کے خندان ہند میں ہم کیا کریں

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

دل گیا تم نے لیا ہم کیا کریں
جانے والی چیز کا غم کیا کریں

مینے مر کر ہجر میں پائی شفا
ایسے اچھے کا وہ ماتم کیا کریں

ایک ساغر پر ہے اپنی زندگی
رفتہ رفتہ اس سے بھی کم کیا کریں

کر چکے سب اپنی اپنی حکمتیں
دم نکلتا ہو تو ہمدم کیا کریں

دل سے سیکھا شیوۂ بیگانگی
ایسے نامحرم کو محرم کیا کریں

معرکہ ہے آج حسن و عشق کا
دیکھیے وہ کیا کریں ہم کیا کریں

تند خو ہے کب سنے وہ دل کی بات
اور بھی برہم کو برہم کیا کریں

آئنہ ہے اور وہ ہیں دیکھیے
فیصلہ دونوں یہ باہم کیا کریں

کہتے ہیں اہل سفارش مجھ سے داغ
تیری قسمت ہے بری ہم کیا کریں

جناب محمد عبد العزیز صاحب وائق چشتی الفخری مقیم ممبئی شاگرد جناب تاب شاہجہانپوری

واعظو عشق بتان کم کیا کریں
دل ہی قابو میں نہیں ہم کیا کریں

دل میں ہے غیروں سے ملنے کا خیال
وصل کا وعدہ وہ محکم کیا کریں

کوچۂ جاناں کی کھاتے ہیں ہوا
گلشن فردوس کو ہم کیا کریں

وصل کے شکوے پہ فرماتے ہیں وہ
خوبی قسمت تری ہم کیا کریں

ہو شب وصلت کی گستاخی معاف
آپ میں ارمان نکلے ہم کیا کریں

جناب مولوی محمد عبد الرؤف خان صاحب آفت اندوری سابق تخلص راز بھوپال

نالہ و فریاد ہر دم کیا کریں
ہم مزاج یار برہم کیا کریں

کس توقع پر سنائیں حال دل
پھر وہی کہدو گے تم ہم کیا کریں

وہ سمجھتے ہیں اسے بھی اک ہنسی
رو کے ہم اے چشم پر نم کیا کریں

یاد آتا ہے ترا کہنا مجھے
ہائے وہ ہر بات پر ہم کیا کریں

غم رہا برسون کہ غم کیا چیز ہے
اب خدا نے غم دیا غم کیا کرین

ڈرتے ڈرتے میرا عرض مدعا
اور ترا کہنا کہ پھر ہم کیا کرین

خون روتے ہین اب اور اسکے سوا
تو بتا اے چشم پُر نم کیا کرین

جب نہ آیا دل سی شی کا کچھ خیال
جان جانے کا بھلا غم کیا کرین

گر نہین رافت تو کیا نقصان ہے
مر گیا آپ اوسکا ماتم کیا کرین

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محرر جوڈیشل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ دہلوی

عشق کرکے ہجر کا غم کیا کرین
جو مقدر کا لکھا ہم کیا کرین

ہم بنا ئین کسکو ہمدم کیا کرین
ہم سے برگشتہ ہے عالم کیا کرین

وہ بھی تنگ آئے ہین اپنے حسن سے
مر رہا ہے ایک عالم کیا کرین

میرا رونا دیکھکر وہ ہنس دیے
حال دل سُنکر کہا ہم کیا کرین

جان کے لالے پڑے ہین عشق مین
ہم دل بیمار کا غم کیا کرین

جب شب وعدہ نہ آئے آپ ہی
جان کے جانے کا پھر غم کیا کرین

آگ لگجاتی ہے دونی چارہ گر
زخم دل پر رکھکے مرہم کیا کرین

جناب منشی ریاض الدین امجد صاحب ریاض از متھرا

درد دل اوٹھتا ہے پیہم کیا کرین
بیٹھے ہی جاتے ہین اب ہم کیا کرین

بس نہین چلتا ہے ہمدم کیا کرین
کسطرح کاٹین شب غم کیا کرین

ہین تعلق سے بری آزاد وضع
عالم اسباب کا غم کیا کرین

ہی گلہ برگشتگی بخت کا
شکوہ ہاے چرخ اظلم کیا کرین

تو ہی کچھہ تبلادے اوافتادگی
قافلہ آگے گیا ہم کیا کرین

کہتے ہین سب اُن سے مرتا ہے ریاض
اور وہ یہ کہتے ہین پھر ہم کیا کرین

جناب مرزا محمد عسکری صاحب ستم لکھنوی شاگرد جناب یکتا لکھنوی

اختلاج قلب کا غم کیا کرین
دل ہی قابو مین نہین ہم کیا کرین

ہین ابھی کمسن بھلا غم کیا کرین
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

میری میت دیکھکر بولا وہ شوخ
منت اپنی جان دی ہم کیا کرین

سنگدل ہین سب حسینان جہان
میرے مرنے کا وہ ماتم کیا کرین

لے لیا بوسہ تو وہ کہتے ہین یون
سنگ اسکے ہاے اب ہم کیا کرین

بولے وہ ٹھکرا کے میری قبر کو
ہم کسی ناشاد کا غم کیا کرین

جناب جگل کشور صاحب سرور از بھرتپور

تیری فرقت مین بتا ہم کیا کرین
گر کرین نالہ نہ پیہم کیا کرین

جیتے جی جب عیادت جو نہ آئین
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

موت پر قابو نہ تم پر اختیار
پھر علاجِ دردِ دل ہم کیا کرین

جناب احمد حسین صاحب تاغ شاگرد جناب ثاقب گوپاموی

سنکے مرنے کو مرے بولا وہ بت
حکمِ رب اللہ کا ہم کیا کرین

ہاے سنتا ہی نہین ظالم کبھی
عرض اپنا مدعا ہم کیا کرین

جناب حافظ محمد سعید صاحب سعید کرسوی

روح پہونچی خلد مین آرام سے
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

عاشقانِ شافعِ روزِ جزا
شیخ جی خوفِ جہنم کیا کرین

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

اپنے عاشق کا وہ ماتم کیا کرین
پیاری پیاری زلفین برہم کیا کرین

آپ نے کی غیر سے دلبستگی
یہ بھی فرما دیجیے ہم کیا کرین

روگ ہے جنکے لیے خود زندگی
وہ علاجِ ابنِ مریم کیا کرین

ہم بھی بیٹھے ہین کمر باندھے ہوے
اگلے جانے والون کا غم کیا کرین

ہنسنے والے ہین ہمارے چارہ گر
دردِ دل سے انکو محرم کیا کرین

رازِ الفت فاش ہونے کا ہے ڈر
دردِ دل سے آنکھین پرنم کیا کرین

کب دراندازی سے باز آتے ہین غیر
دل بھی ملجاے جو باہم کیا کرین

مل گیا چھلا نشانی کا ہمین
آرزوے خاتمِ جم کیا کرین

حسرت و حرمان و یاس درد و غم — اتنے ہین اپنے یہ ہمدم کیا کرین
رات دن جلتے ہین سوز ہجر مین — ہم بھلا خوف جہنم کیا کرین
اُن سے سب کہتے ہین ذکر حال دل — ہنسکے کہتے ہین کہ پھر ہم کیا کرین
ذکر گیسو کر کے مشتاق حسن — سنبل و ریحان کو برہم کیا کرین

جناب سید محمد نوح صاحب شہیر رئیس مچھلی شہر

جھلکے چھپکے وہ مرا غم کیا کرین — پھوڑیان بھی ہاے ماتم کیا کرین
تابش داغ جگر کم کیا کرین — زخم دل پر رکھ کے مرہم کیا کرین
غم ہے اس عمر مین ہر طرح کے — اور جینے کی ہوس ہم کیا کرین
کہتے ہین سنکر وہ حال درد دل — جو خدا چاہے کرے ہم کیا کرین
ہے مری جمعیت خاطر محال — آپکے گیسو کو برہم کیا کرین
ہے دکھانا اونکو جوبن کا ابھار — پھر اگر پہنین نہ محرم کیا کرین
جب نہین ہے دل ہمارے کام کا — پھر عبث رکھکر اسے ہم کیا کرین
بحر مین ہے جوش زن دریاے اشک — کیا کرین اے چشم پرنم کیا کرین
چاہتے ہین ہم نہ چاہین آپ کو — دل مگر چاہے تو پھر ہم کیا کرین
آتش فرقت کی گرمی کم نہین — دل جلے خوف جہنم کیا کرین
گردن اغیار سے دست ان کا ان — ہاتھ اُنکے میرا ماتم کیا کرین
دیدیا دل دختر رز کو شہیر — نوجوانی کلے عالم کیا کرین

جناب مرزا محمد مشرف یار خان صاحب مشرف گلشن آبادی از رتلام

اس بری تقدیر کا غم کیا کرین — اے مشرف تم کیا کرو ہم کیا کرین
اونکی آنکھو مین مروت ہی نہین — اب علاج اے چشم پرنم کیا کرین
سبکے منہ دیکھا کرے بیمار غم — دم نہو باقی تو ہمدم کیا کرین
ہم کہین تمنے سنا دل مرگیا — تم کہو منہ پھیر کر ہم کیا کرین
آپ کا دل اے مشرف اور اونکی آنکھ — دیکھیے ملکر یہ باہم کیا کرین

جناب بابو گوبند سہائے صاحب شاطر محرر متفرقات تحصیل [illegible] شاگرد جناب [illegible]

نالۂ پیش دوستان ہم کیا کرین ۔ جانتے [illegible] ہم کیا کرین
دے کون دینا ہے مستی کا جام ۔ ساقیا ہم ساغر جم کیا کرین
کس طرح سے چھوڑین تصور زلف کا ۔ سلسلہ ہستی کا برہم کیا کرین
کیا کہین شاطر کسی بے مہر سے ۔ بڑھ گیا ہے ربط اب کم کیا کرین

جناب پنڈت رگھونا تھ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگوی رجسٹرار شکوہ آباد

بولے کیا کہتے ہین ہم چاہے کوئی ۔ اپنی صورت کو بھلا ہم کیا کرین
دوستون ہی سے کیا افشائے راز ۔ اب کسی کو اپنا محرم کیا کرین
اپنی عادت کو ہی تقدیر کوش ۔ سچ تو ہے تم کیا کرو ہم کیا کرین

جناب محمد شاہ دین خان صاحب شاد سوداگر سیال کوٹ

رات ہی باقی بہت کم کیا کرین ۔ ہو رہا ہے یار برہم کیا کرین
نشہ مین منہ [illegible] یار ۔ لین نہ بوسے خوب اس دم کیا کرین

جناب گیندن لال صاحب شوخ از قصبہ کھاتولی

شکوہ ہائے جور ہمدم کیا کرین ۔ اونکو ہم رسوائے عالم کیا کرین
اوٹھ گیا پہلو سے وہ جان جہان ۔ جان کے جانے کا اب غم کیا کرین
دل ہماری جان کا دشمن ہے شوخ ۔ رکھہ کے پہلو مین اسے ہم کیا کرین

جناب شیو سہائے صاحب شاد طالب علم درجہ چہارم ہائی اسکول رائے بریلی

مرگ دشمن کی خبر جھوٹی اوڑی ۔ خیر وہ اب اوسکا ماتم کیا کرین
شاد رہتے ہین ہمیشہ خاک پر ۔ مسند و قالین و جاجم کیا کرین

جناب عبدالرحمن صاحب شاد متوطن وانم باڑی حال مقیم احسن شاگرد جناب ساقی

یہ تو انکی دل لگی اک ہو گئی ۔ کشتگان ناز کا غم کیا کرین

جناب ابو القاسم حافظ مولوی محمد عبدالرحمن صاحب شائق ساکن بھوپال

میرے غم کھانے سے غم کا کال ہے ۔ وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

جناب محمد عبد الرحمن صاحب شریف متوطن ٹبٹور

دور پھینکا ہمکو کوئے یار سے — تجھسے شکوہ چرخ ظالم کیا کرین

جناب حکیم سری رام صاحب تمہر ساکن کہاتولی

پھونکتی ہے سوزش غم کیا کرین — تو ہی بتلا چشم پرنم کیا کرین

دے دل پرسوز سے یارب پناہ — لے کے ہم نار جہنم کیا کرین

ہے نشانی اک نظر کی زخم دل — چارہ گر کا لے کے مرہم کیا کرین

تحفہ جان نذر ہین ... — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

حق ہے صرصر رہ ملک عدم — خوف سے ہم سیر عالم کیا کرین

جناب منشی محمد عبد الرحیم صاحب صبا مالک و مہتمم گلشن داغ رتلام

دل بتون پر مر گیا ہم کیا کرین — جو ہوا اچھا ہوا غم کیا کرین

ان سے ملکر ہمکو رسوا کر دیا — ایسے دل کو لیکے اب ہم کیا کرین

مبتلا ہین اپنے ہی غم مین صبا — دوسرے کا بیٹھ کر غم کیا کرین

جناب للتا پرشاد صاحب صوفی وکیل از غازی پور

کچھ بتا تدبیر ہمدم کیا کرین — کم نہین ہوتی تپ غم کیا کرین

چین مکروہات دنیا سے نہین — توشہ عقبے فراہم کیا کرین

جناب نعیم الحق صاحب ضو شیخپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

جبکہ مرنا ہی مرا منظور تھا — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

ضو کا مرنا سنکے فرمانے لگے — ایسے مرتے ہین بہت ہم کیا کرین

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

دل کو تھامین سطرح ہم کیا کرین — ہاتھ تو ہین وقف ماتم کیا کرین

ہاتھ رکھکر دیکھ لین سینے پر آپ — شرح بیتابی دل ہم کیا کرین

دین و دنیا کے ہین جھگڑے سیکڑون — ایک سر فکر دو عالم کیا کرین

اس چمن مین رونے ہنسنے کے سوا — اے صبا گل اور شبنم کیا کرین

ہجر میں مر جائیں یا جیتے رہیں / آپ ہی بتلایئے ہم کیا کریں
اک فقط مرنا ہی باقی تھا یہاں / شرح تکلیف شب غم کیا کریں
میری قسمت ہی میں آئی آشفتگی / آپ کے گیسوئے برہم کیا کریں
مرتے دم آئے تو کیا آئے حضور / خنجر نگاہ یاس اب ہم کیا کریں
ہے مرا مرنا انھیں کے حکم سے / وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
چھوڑ دیں عشق بتاں ناصح مگر / دل نہ ہو قابو میں تو ہم کیا کریں
بیٹھی تو ہیں ہزاروں حسرتیں / ہم دل مردہ کا ماتم کیا کریں
ہم تو چھوڑیں غم کو اے عابد مگر / غم نہ چھوڑے ہمکو تو ہم کیا کریں

جناب [illegible]م الدین صاحب عشرت مدرس اول اسکول [illegible] شاگرد [illegible]

عاشق ناشاد کا غم کیا کریں / وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
جو دعائیں مانگتے ہیں روز و شب / وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
دل کی حالت جب نہ تو دکھلا سکا / پھر تجھے اے جام جم ہم کیا کریں
دل سمجھتا ہی نہیں الفت میں کچھ / اسکا چارہ دوستو ہم کیا کریں
وہ نہیں سنتے ہماری بات ہے / ظلم کا اون سے گلہ ہم کیا کریں
جان پر کھیلے ہوئے عشرت ہیں جو / اپنے مرجانے کا وہ غم کیا کریں

جناب عبد الغنی خان صاحب غنی شاگرد جناب جامی [illegible]

حال دل اپنا بیان ہم کیا کریں / ہے مزاج یار برہم کیا کریں

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از قلعہ وار

حسن کے مرنے کو مری بولا وہ شوخ / تھی قضا اوسکی بھلا ہم کیا کریں

جناب منشی شیخ حسین علی صاحب [illegible] گورکھپوری شاگرد جناب [illegible]

اشکباری مثل شبنم کیا کریں / آبروئے عشق کو کم کیا کریں
کوستے تھے رات دن تجھکو مدام / میرے مرنے کا وہ ماتم کیا کریں
چھوڑ دیں کس طرح الفت یار کی / مانتا ہی دل نہیں ہم کیا کریں

وہ حفظو ہم امت احمد میں ہیں / دہشت نار جہنم کیا کریں
دل مرا کہتا ہے کرنے وصل میں / شکوہ جور و ستم ہم کیا کریں
فرط مستی الفت میں جب / کیسے لے کر ساغر جم کیا کریں

جناب قاضی امان علی صاحب فیض کرسوی شاگرد جناب [illegible]

گلشن جنت ہے کوئے دلربا / خواہش فردوس ہم کیا کریں
فیض آخر آہ و زاری کے سوا / وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں

جناب بالکرشن صاحب [illegible] لکھنوی [illegible]

غم نہیں اونکو تو پھر غم کیا کریں / وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
اپنی بزم عیش برہم کیا کریں / میرے مرنے کا وہ ماتم کیا کریں
چاہتے تھے وہ تو خود مر جاؤں میں / میرے مرنے کا وہ ماتم کیا کریں
دل نہیں دیتے ہمارا وہ تو ہیں / اب تقاضا اونسے ہم کیا کریں
اسکو سمجھایا بھی اور منت بھی کی / دیکھیے دل اب ادا ہم کیا کریں
غیر کا وہ دل دکھائیں کس طرح / آنکھ میری لاش پر نم کیا کریں
جانتے ہیں عشق سے ناصح برا / جب نہ مانے دل تو پھر ہم کیا کریں
وہ تو لے کر دل ہمارا چل دیے / یہ بتائے کوئی اب ہم کیا کریں
روئیں یا چلائیں یا زاری کریں / یا الٰہی ہم شب غم کیا کریں
غیر کے گھر جا خدا کیواسطے / تجکو لیکر اے شب غم کیا کریں
سوچتے ہیں کچھ سوال وصل پر / دیکھیے ارشاد اب ہم کیا کریں
میرے مرنے کی خبر سنکر قمر / ہنسکے وہ بولے کہ پھر ہم کیا کریں

جناب قمر الدین حسین صاحب قمر شاگرد جناب نظم لکھنوی

وہ بت معشوق کم سن ہے ابھی / راز دل سے اوسکو محرم کیا کریں
میرے مرنے کی کہی جسنے خبر / ہنسکے وہ بولے کہ پھر ہم کیا کریں
فصل گل آنے سے ہم دلشاد ہیں / اشک ریزی مثل شبنم کیا کریں

ہجر کی شب موت کو ہم لائے تھے — پر نکلتا ہی نہیں دم کیا کریں
ہے یہ تیغ اصفہان یا ابرو — مدحتِ ابروئے پُرخم کیا کریں

جناب محمد نسیم صاحب قمر کرسوی شاگرد جناب مضطر

ہوگئی الفت جو باہم کیا کریں — اور بڑھا کر چھیڑ سے کم کیا کریں
کر رہی ہے شرم پابند سکوت — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
دے کے دم اُس بُت نے بیدم کر دیا — دم نہیں باقی ہے ہمدم کیا کریں
بخت ہی یاور نہیں اے بیوفا — شکوے تیرے کرکے پیہم کیا کریں
دیکھ کر یہ سرو و شمشاد اے صنم — ہو رہے ہیں منفعل تاہم کیا کریں

جناب سید عبد القدوس صاحب قدسی شاگرد جناب آتی میر مدرس مدرسہ سلطانیہ

قبر پر آکر کبھی رکھتے نہ پھول — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
سر جھکاتے ہیں وفاداری سے ہم — بیوفا جب آپ ہوں ہم کیا کریں

جناب مولوی قمر الدین احمد صاحب قلم کرسوی شاگرد جناب

اے قلم الفت ہی اُسکی ہو گیا — دشمن جان سارا عالم کیا کریں

جناب گشتہ برادر جناب شیدا شاہ آبادی از نظام

فرقتِ دلبر کا ماتم کیا کریں — تھا یہ قسمت کا لکھا ہم کیا کریں
دل کے جانیکا بجا ہے غم کیا کریں — کھو گیا گم ہو گیا ہم کیا کریں
غیر بیٹھے ہیں وہاں ہم جائیں کیوں — مجلس جانان کو برہم کیا کریں
اپنے دل میں پاتے ہیں جب یار کو — جا کے اب دیر و حرم ہم کیا کریں
جب کہا اُن سے کہ گشتہ مر گیا — ہنسکے فرمانے لگے ہم کیا کریں

جناب سراج الحق صاحب کوکب سیجوری شاگرد جناب

نزع میں ہے اُنکے لب پہ ذکر غیر — [illegible] دم کیا کریں
جنکو مرنے ہی سے میری ہو خوشی — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
وعدہ کرکے وصل کا آئے نہ تم — تمسے امید وفا ہم کیا کریں

بات تو کچھ بھی نہ تھی وہ بات سے — ہو گئے کو لب کر برہم کیا کریں

جناب عبد الکریم صاحب کریم شاگرد جناب

کب تلک کھایا کریں غم کیا کریں — زیست بھی اب ہے مجسم غم کیا کریں
شادیانے بج رہے ہیں اُنکے گھر — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
صدمۂ فرقت سے بچتے نہیں — وصل کی پھر آرزو ہم کیا کریں
سنکے حال زار کو وہ بے کرم — ہنسکے فرمانے لگے ہم کیا کریں

جناب کرامت خان صاحب کرامت گوپاموی

شرم دشمن سے ہے غم کیا کریں — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں

جناب حافظ سراج احمد خان صاحب گہر خلف الصدق جناب

آج مشتاق نہ کیجے تقصیر — دل ہی قابو میں نہیں ہم کیا کریں
داغ دکھا کر کیا غضب آپ نے — جھوٹے منہ سے کہتے ہو ہم کیا کریں

جناب [illegible] صاحب [illegible]

میرے مرنے کا وہ ماتم کیا کریں — دوست انکے دشمن ہیں [illegible]
جب کہا وعدہ پہ تو خوب آئے — بولے وہ کا غیر نے ہم کیا کریں
حضرت دل تم تو خود ہی جا پھنسے — ہم یہ ہوتے ہو خفا ہم کیا کریں
اونکا وعدہ ہو وفا ممکن نہیں — کوشش [illegible] ہم کیا کریں
نعل ہمکو بھی ہے مرنا ایکروز — دوستوں کے مرنے کا غم کیا کریں

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد مرزا محمد بیگ صاحب عاشق

وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں — اب جو ہونا تھا ہوا غم کیا کریں
بولے وہ ظلم و ستم کم کیا کریں — اب تو عادت ہو گئی ہم کیا کریں
نہ سمجھتا ہی نہ وایماے وصل — اسکو لکھ کر خط تو ہم کیا کریں
اضطرابِ دل یہ بولا درد سے — آپ تو اونچا کر چلے ہم کیا کریں
ہائے قابو میں نہیں دست ہوس — کھسکی جاتی ہے وہ محرم کیا کریں

بال کھولے لاش کے ہمراہ ہیں | اس سے بڑھ کر میرا ماتم کیا کریں
تیری رحمت کے بھروسے پر جو ہیں | وہ بھلا خوف جہنم کیا کریں
جب سمجھانے سے نہیں دل کی لگی | پھر تجھے ہم چشم پرنم کیا کریں
جب کہا ان سے کہ مرتا ہے کوئی | کس ادا سے بولے وہ ہم کیا کریں
دل مرا اڑتا ہے چشم یار سے | دیکھئے دونوں یہ باہم کیا کریں
رات دن اندھیاری اور الجھن ہے یاد | دل ہے اور وہ زلف برہم کیا کریں

جناب رام ناتھ صاحب مجبور پسر جناب ...

زندگی سے تنگ آگیا نازہوں | چارہ گر تدبیر مرہم کیا کریں
اشک آنکھوں نے کیا راز نہاں | اب بتا اے چشم پرنم کیا کریں
آپ کہدیکا ان زخم دل | تیری خنجر بیان ہم کیا کریں
سوئے بتخانہ کھنچا جاتا ہے دل | حضرت واعظ کہو ہم کیا کریں
سنکے حال درد دل کہنے لگے | کوئی مرتا ہے مرے ہم کیا کریں
آ مجھے ہیں اور ہیں ظالم ہنوز | وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
روز محشر آپ صاحب ہو شفیع | حشر کا اندیشہ پھر ہم کیا کریں

جناب حکیم بخش صاحب ماہر گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

آرزوئے عیش کو کم کیا کریں | چند روزہ زیست میں غم کیا کریں
سینہ کوبی ہجر میں ہم کیا کریں | تھک گئے ہیں ہاتھ ماتم کیا کریں
ہمکو کافی ہے فقط جام سفال | آرزوئے ساغر جم کیا کریں
وہ بت نا آشنا سنتا نہیں | نالہ و فریاد ہر دم کیا کریں
درد فرقت کا کیا جس دم گلہ | ہنس کے فرمانے لگے ہم کیا کریں
بھول کر مدت عاشقوں نے پائی کسی | شکوہ جور و ستم ہم کیا کریں
ہے غم شمشیر ماہر اپنا غم | اور کوئی دوسرا غم کیا کریں

جناب مولوی محمد علی صاحب آمال لہری ساز شاگرد جناب یاس لکھنوی

آنسوؤں سے آستین نم کیا کریں | وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
بعد مرنے کے مرا آئیگا دھیان | زندگی میں یاد ہر دم کیا کریں
دل کو دشمن کا بہت غم ہے انھیں | قبر پر آہ و بکا کم کیا کریں
جب کہا میں نے کہ مرتا ہوں صنم | بولے جھنجھلا کر کہ پھر ہم کیا کریں
حشر میں بخشائیگا ہمکو مآل | پنجتن کی یاد کو کم کیا کریں

جناب ... امیر علی صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب بلیغ

کہہ دو سبھی میری پریشانی سبب | اور وہ گیسو کو برہم کیا کریں
سنکے میری بیقراری بولے وہ | بارہا سمجھا چکے ہم کیا کریں
تو ہی بتلا اے مری جان کوئی شغل | آہ و زاری کے سوا ہم کیا کریں
لطف ملتا ہے مجھے اس میں تپاں | زخم پر ہم رکھ کے مرہم کیا کریں
دل ہمارا اور جو ہیں آپ کا | گفتگو دونوں یہ باہم کیا کرتے

جناب مولوی سید آل نبی صاحب مضطر شاگرد جناب تسلیم لکھنوی

جب کہا ہم کاہش غم کیا کریں | بولے وہ جھنجھلا کے پھر ہم کیا کریں
انکے گھر ہے عید میری موت سے | خانہ شادی میں ماتم کیا کریں
آ گیا ہمکو پسینا شرم کا | شعلہ نار جہنم کیا کریں
چرخ زنگاری نے بسمل کر دیا | بنگیا تیزاب مرہم کیا کریں

جناب مقبول احمد صاحب مقبول از بھوپال

تنگ ہیں جینے سے فرقت میں تری | دم نکلتا ہی نہیں ہم کیا کریں
رات دن رہتا ہے ہمیں سوز عشق | ہو گیا دل بھی جہنم کیا کریں
حال میرا سنکے فرماتے ہیں وہ | کیوں کیا تھا عشق اب ہم کیا کریں
آپ کا کہنا ہے ... | دل نہ جب قابو میں ہو ہم کیا کریں

جناب منشی محمد عبدالمجید صاحب مجید کیرتپوری حال ملازم نوجیدی ...

سنکے حال اپنی پریشانی کا ہم | آپ کی خاطر کو برہم کیا کریں

خواہشیں اپنی گھٹا و کتے ہو — جو نہو کچھ بھی اُسے کم کیا کرین
جب کہا مینے کہ لو مرتے ہین ہم — سُنکے وہ کہتے ہین پھر ہم کیا کرین
زندگی آرام سے کیونکر کٹے — موت کا کھٹکا ہے ہر دم کیا کرین

جناب محمد عبد الحبیب صاحب منصور شاگرد جناب نور اسرگو کہسوڈ

دل گیا جانے دو اب غم کیا کرین — تھا یہ منظور خدا ہم کیا کرین
قتل کرکے مجکو قاتل نے کہا — موت ہی تھی آپکی ہم کیا کرین
دل پہ خود روشن ہے احوال جہان — جستجوے ساغر جم کیا کرین
جوش پر وحشت ہے اپنی اندنون — گھر مین جی لگتا نہین ہم کیا کرین

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول شاعر ریاست زنکا

آگ بھڑکی ہے اسے کم کیا کرین — عشق جانان مین بجز غم کیا کرین
صحبت اغیار سے فرصت نہین — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
جو گذرتی ہے دل قتال پر — تذکرہ اسکا صنم ہم کیا کرین

جناب نظیر حسین صاحب نظیر دھیرسری طالب علم اول درجہ اگرہ کالج

لاکھ جب غم دن کو کیا ہم کیا کیا — ماتم و شیون بھلا کم کیا کرین
دی موذن نے اذان جب صبح کو — بولے وہ گھبرا کے اب ہم کیا کرین
ہے پیام یار پر جن کی نظر — دشمن اسکے زور کو کم کیا کرین
انکو غیرون سے کہان فرصت نظر — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
جب کہا قاصد نے مرتا ہے نظیر — بولے منہ کو پھیر کر ہم کیا کرین

جناب محمد فضل اللہ صاحب ناظر او نامی از فتح پور سوہ

جانتے ہی جو نہین مرنا ہے کیا — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
ہجر مین [illegible] جب کہتا ہون — سُنکے وہ کہتے ہین پھر ہم کیا کرین
ایک [illegible] لینگے دل — اسکی قیمت اس سے بھی کم کیا کرین
[illegible] آپ نے — یہ تو فرما دیجیے ہم کیا کرین

جناب سید حافظ محمد فاروق صاحب تیر خیر آبادی ثم کیموی

ہاتھ سے دل جا چکا غم کیا کرین — خون کے قطرے کا ماتم کیا کرین
مجمع عشاق مین جب گھر گئے — بول اوٹھے گھبرا کے اب ہم کیا کرین
بیکسی کی پوٹ ہے لاشا مرا — چند ارمان مل کے ماتم کیا کرین

جناب ولی الحق صاحب ولی شاگرد جناب حکیم اوگانوالی بہار

اور ہی کچھ ہے دوا اے زخم دل — اے طبیبو ہے کے مرہم کیا کرین
دیر ہی مین دیکھین جب جلوہ ترا — قصد بیت اللہ کا ہم کیا کرین
درد دل سے جو کوئی واقف نہو — اُس سے چھر اظہار غم ہم کیا کرین
کل مرا تھا آج انکا ای ولی — بیوفا دل کا بھلا غم کیا کرین

جناب الطاف حسین صاحب وحشت شاگرد جناب مضطر خیر آبادی

ہم اُنسے پھیر لی ہم کیا کرین — گردش تقدیر کو ہم کیا کرین
ہین ابھی دل واقف رسم عزا — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
زخم دل ہے اک نشانی یار کی — چارہ گر ہم سے کے مرہم کیا کرین
دل ہی آنے کے لیے پھر وقف کیا — جان ہی جانے کے لیے غم کیا کرین

جناب واجد علی صاحب وجد گرسوی شاگرد جناب قمر

قدر بادل کی مجزہ ہے اونکا کام — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
وجد ہے برگشتہ قسمت ابکی [illegible] — رہتے ہین وہ ہم سے برہم کیا کرین

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب تیر غازیپوری

اے دل وان ترا غم کیا کرین — آپ آفت مین پھنسا ہم کیا کرین
اپنی بربادی کا ماتم کیا کرین — نہین کچھ قسمت مین نہ غم کیا کرین
کوستے تھے آپ ہی غم کیا کرین — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
حال بتلاتی دل جب سن چکے — اف ری بیدردی کہا ہم کیا کرین
خود ابل پڑتا ہے جیحون جگر — یہ ہمارے دیدۂ نم کیا کرین

عمر بھر کسکی ہوئی یکسان بسر | انقلاب دہر کا غم کیا کرین
ہم بھی ہین وحشی چشم مست یار | ہم سے آہوئے ختن رم کیا کرین
نزع مین آیا عیادت کو یہ کون | کسنے گھبرا کر کہا تم کیا کرین
کھو دیا خود تمنے نادانی سے دل | پھر تو اب بیفائدہ غم کیا کرین
غیر کا ڈر اور بدنامی کا خوف | وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
آنکی بدنامی مرے جینے سے تھی | وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
چاہنے والے بہت ملجاینگے | وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
سیکڑون مرتے ہین روز انکے لیے | وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
جب انھین نفرت تھی میری شکل کی | وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
ای ستمگر جنکو عداوت مجھسے تھی | وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

جناب سید محمد نور الحسن صاحب ہاشمی صفی پوری

دل تڑپتا ہے تو پھر تم کیا کرین | وہ ہنستا ہے تو ہمدم کیا کرین
وصل کی شب ہجر کا غم کیا کرین | عید مین فکر محرم کیا کرین
ہم جو کہتے ہین کہ دیکھو حال زار | مسکرا کر کہتے ہین ہم کیا کرین
آہ کے شعلون سے اٹھتا ہے دھوان | ضبط گریہ چشم پرنم کیا کرین
جانتے ہین صبر کے خوگر نہین | جی بہت بیچین ہے ہم کیا کرین
آپ کچھ تسکین دل کرتے نہین | ایسے پھر انصاف سے ہم کیا کرین
کسطرح لائین عیادت کی سکت | جب نہ آئے یار ہمدم کیا کرین
ہے ازل سے لاگ حسن و عشق مین | ہاشمی تم کیا کرو ہم کیا کرین
جم کے جو بیٹھے ہین کوئے یار مین | ہاشمی وہ مسند جم کیا کرین

جناب جمیل احمد صاحب ہوش شیخپوری شاگرد جناب نشتر غازیپوری

مجھسے ناصح تھک کے یون کہنے لگا | تم سمجھتے ہی نہین ہم کیا کرین
ناصحو بیفائدہ سر کھا گئے | دل سمجھتا ہی نہین ہم کیا کرین

تیر مژگان سے تو چھلنی ہے جگر | دیکھیے اب ناوک غم کیا کرین

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

دل گیا خود اوسکا ماتم کیا کرین | بے مروت کا بھلا غم کیا کرین
ہر جگہہ مرتا ہی دائم کیا کرین | روز کے مردے کا ماتم کیا کرین
ہجر ہو گا وصل مین کیا اسکا غم | عید مین رسم محرم کیا کرین
ایکدن کی وصل کا ارمان ہے | تو ہی بتلا اس سے بھی کم کیا کرین
درد اوسی کا غم دل کی ہے دوا | چارہ گر ہم لیکے مرہم کیا کرین
سوز دل سے خشک آنسو کر دیے | آنکھ تیری یاد مین نم کیا کرین
اک نہ اک مرتا ہی اونپر روز ہے | عاشقون کا اپنے وہ غم کیا کرین
ایک جام مے مین ہے عالم کی سیر | لے کے پھر ہم ساغر جم کیا کرین
حضرت یوسف تھے کب ایسے حسین | آپ پر اونکو مقدم کیا کرین
آپ پر مرتے ہین جب انسے کہا | ہنسکے فرمایا کہ پھر ہم کیا کرین
قتل کسکے اوٹھتے جوبن نے کیا | دوستونکو اس سے محرم کیا کرین
وہ تصور مین خموشی کے مزے | ہم بیان اے بت وہ عالم کیا کرین
آپ تو بہلاتے غیرون مین دل | یہ تو بتلا دیجیے ہم کیا کرین
دامن تر پاس رحمت حق کی ساتھ | یاس پھر خوف جہنم کیا کرین

جناب منشی بھگوندیال سنگھ صاحب یاد از تحصیل ملیح شاگرد جناب

یاد نالے باغ مین ہم کیا کرین | انجمن پھولون کی برہم کیا کرین
زلف جانان اور برہم کیا کرین | غیر کا ہم ذکر ماتم کیا کرین
کیون نہو جائین مرے دشمن دلیر | آپ ہی جب یون کہین ہم کیا کرین
ہے خط جانان خط تقدیر غیر | اسکو پڑھکر نامہ بر ہم کیا کرین
غنچۂ امید کھلنے کا نہین | مفت گریہ مثل شبنم کیا کرین
یاد سے جانباز کو دھوکھا دیا | آنکی باتون کا گلا ہم کیا کرین

جناب سید محمود علی صاحب یاور شاگرد جناب سخی امروہوی

حضرت دل کہین ہو گئی شیفتہ — اب اٹھاؤ آفتین ہم کیا کرین
وصل مین کہتا وہ میرا حال دل — انکا فرمانا یہ پیہم کیا کرین
یہان تو اپنی جان جاتی ہے ضد ہوش — تم کہے جاتے ہو ہر دم کیا کرین
رشک وصل غیر کا ہم کیا کرین — ہونے والی بات کا غم کیا کرین
سر سے پا تک دیکھتے ہین اب نہین — میری میت پر وہ ماتم کیا کرین
ہمکو الفت انسے انکو عشق غیر — اسمین اب وہ کیا کرین ہم کیا کرین
تیر کھینچے دل کو اور وہ تیر کو — یہ کشاکش جب ہو یا ہم کیا کرین
کیا اسی جنبش کے سودے جان کہین — بڑھ چلے پھر گھٹتا نہین غم کیا کرین

جناب شیخ احمد علی صاحب احمد آنریری مجسٹریٹ بہار

اب بڑھا کر دوستی ہم کیا کرین — وہ کرین ترک وفا ہم کیا کرین
ای امید کامیابی دے جواب — کہتی ہے کوشش مری ہم کیا کرین
لب سے ہر نے بیتے ہین نالے سحر — حاملان عرش اعظم کیا کرین
جب ہی عذر ناز کی ہر بات تھی — سچ تو ہے وہ عہد محکم کیا کرین
آپکی باتون کا ہم کیا دین جواب — گفتگو رنجش کی باہم کیا کرین
یاد آ جاتی ہین انکی صحبتین — ذکر جام و مجلس جم کیا کرین
تم چھڑک دو اپنے زخمون پر نمک — لے کے جراحون سے مرہم کیا کرین

جناب امداد حسین خان صاحب آزاد شاگرد جناب عزم

ہجر کا جاتا نہین غم کیا کرین — دم نکلتا ہی نہین ہم کیا کرین
ہمتو مرتے ہین کسی سفاک پر — چارہ اسکا اب وہ ہم کیا کرین
ہمکو غم کھانے کا دعوی تھا مگر — خود ہمین کھانے لگا غم کیا کرین
اسکے مرجانے کا ہے یہ بیکسی — دل کا ہم کرتے ہین ماتم کیا کرین
سچ تو یون ہے اونکو زیبا ہی نہین — وہ عدو کے مرنے کا ماتم کیا کرین

جناب سراج الحسن صاحب سراج پیشکار ریاست ریوہ

جب تر دل پر نہین ناوک سراج — ہجر مین پھر آہ پیہم کیا کرین

جناب منیر الدین احمد صاحب سیاح متوطن

درد کا اظہار پھر کس سے کرین — وہ تو سنتے ہی نہین ہم کیا کرین
جو علالت مین عیادت کو نہ آئین — وہ ہمارے مرنے کا ماتم کیا کرین

جناب سید حسن صاحب فوق شاگرد جناب داغ دہلوی

جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک پوسٹ آفس بہار

کوئی چھڑکے داغ زخمون پر نمک — یہ فراسے لیکے مرہم کیا کرین
تمہین کبھی ناجی ہی سے سرگرانیان — اب ہین انکے غیر محرم کیا کرین

بی امراؤ جان صاحبہ دلبر طوائف اوناؤ مقیم کانپور

کاکل مشکین کو برہم کیا کرین — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
ہم خوشی سے سیر عالم کیا کرین — دل سے جاتا ہی نہین غم کیا کرین
ایک بوسے مین تامل ہے تمھین — پھر ارادہ اور کچھ ہم کیا کرین
شکوہ جور و جفا کرتا ہون گر — ہنسکے کہتے ہین کہ ہم کیا کرین
ہمسے تر دامن ڈرین کیا آگ سے — ہی اگر نار جہنم کیا کرین
احمد مختار دلبر ہین شفیع — دل مین ہم خوف جہنم کیا کرین

بی جگدی صاحبہ حسین طوائف گورکھپوری

سینہ ساکی فرصت نہین ہم کیا کرین — وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین
یاد کر فرماتے ہین جسکو وہ — مجمع عالم کو برہم کیا کرین
لیکن مجبور تھے ہم اے حسین — لیگیا دل کو کوئی ہم کیا کرین

بی غفورن جان صاحبہ حسین گورکھپوری

اپنے مرنے کا ہمین جب غم نہین — غیر کے مرنے کا ماتم کیا کرین
روز مرتے روز جیتے ہین حسین — ایسے مرنے کا وہ ماتم کیا کرین

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی اس طرح مین (مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے) نگاہ قافیہ۔ کے ردیف۔
۱۵ فروری تک اس طرح مین (میرا کہنا وہ مان لیتے ہین) مان قافیہ۔ لیتے ہین ردیف۔
۱۵ مارچ تک اس طرح مین (ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے) رات قافیہ۔ ہے ردیف۔

٭ یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین اس سبب سے ردیف وار درج نہو سکین ۱۲

ضمیمہ

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزین

اشیائے مندرجہ ذیل سوائے لکھنؤ کے کہین نہ ملین گی اور اگر اتفاق سے مل بھی گئین تو چوگنے دام صرف ہو نگے ہرچند لکھنؤ مٹ گیا ہے مگر اُسکی ایجادات وصناعات و اختراعات اب بھی اوس کا نام روشن کیے ہوئے ہین ۔ پس جو صاحب ان اشیائے نادرہ کی خریداری چاہین بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمائین ۔ یا پہلے روپیہ ارسال کرین فوراً تعمیل ہوگی ۔ ناپسند ہونے پر ہم واپس لین گے صرف آمد ورفت خریدار کے ذمہ ہوگا اس سے زیادہ کیا اطمینان ہوسکتا ہے ۔ بہت سے خطوط والیان ملک رئیسان عظام کے نسبت صفائی وعمدگی مال و دیانت وجلد روانہ کرنے کی نسبت موجود ہین ۔ ایکبار طلب فرما کر نیاز مند کو ضرور ممنون کیجیے ۔

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	قیمت
رضائی مع رولی استر وگوٹ گرنٹ اتو کی ہوئی بوٹیدار وجالدار ۔	۳ گز	۲ گز	[illegible]
فرد رضائی نین سکہ جالدار وبوٹیدار	[illegible]	”	[illegible]
لحاف نین سکھ وبارکین بوٹیدار خوشرنگ	۳ گز	۲ گز	[illegible]
پلنگپوش جھاڑی دار عمدہ ۔	۳ گز	”	”
کلاہ زربفت وکمخواب بیلدار النفیس	[illegible]	۱ گرہ	[illegible]
کلاہ فلالین چھینٹ ومخمل وغیرہ	”	”	[illegible]
کلاہ عرقچین کارکلابتونی بیدہ تکی ناکی	۱ گرہ	۱ گرہ	[illegible]
تھان کامدانی سنہری بوٹیدار عمدہ	۱۰ گز	۳ گرہ	[illegible]
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل بوٹہ کی	”	”	[illegible]
تھان شربتی ساخت لکھنؤ نہایت باریک	”	”	[illegible]
رومال چکن بیل بوٹہ دار عرض وطول برابر	۱ گز	”	[illegible]
عبا چکن یعنی چغہ خاص مع استر تفاقات اہل علم	۱۰ گرہ	۳ گرہ	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ چکن مرشی پسندہ تسبیح	۱۰ گرہ	۵ گرہ	[illegible]

کلاہ گول سیاہ مخمل سلمہ ستارہ سرکا پیمانہ آنا چاہیے ۔ ۳ روپیہ
چاندی کی انگوٹھیان زنانی ومردانی نہایت عمدہ نازک فی ۶ روپیہ ۳ روپیہ ۱ روپیہ
ناک مین پہننے کی کیل طلائی مرصع فی ۱۰ روپیہ ۱۲ روپیہ ۱ روپیہ
چسبر حلیم مع عرق گیر زنجیردار النقش ملمع کیا ہوا اصل چاندی کے ۔
خاصدان نقشی ملمع کیا ہوا ۔
سینگ کی کنگھیان نفیس ومردانی ۔ فی ۱ روپیہ ۳ روپیہ

ساز قلمدان ۔ جو لکھنؤ ہی کا حصہ ہے فی ۸ روپیہ ۱۰ روپیہ
پھول ہاتھی دانت قلم مین لگانے کے عمدہ فیصد ۔
قلم واسطی فی عدد ۱ روپیہ ۲ روپیہ
لپیا عطردان ۔ جسکی زنجیر دہنی پان کی کیلین لگی ہوئی ہین فی ۸ روپیہ ۱۰ روپیہ
تار فولاد کا واسطے ستار کے فی تولہ ۸ روپیہ تک
زنگولہ کٹی بواسیر انتہا سے زیادہ نافع اور مجرب فی ۸ روپیہ
مسی خوشبودار رنگ مین نہایت شوخ فی آثار ۔
مجلس حیران ۔ یہ ایک عرق ہے ہونٹون پر لگایے تو سفید اور جہان پان کھایا بالکل سیاہ فی تولہ ۸ روپیہ
الایچی مسی ایک لاچی کھلا دیجیے اور لب مسی لودکی داد دیکھ لیجیے فیصد ۔
مہنال حقہ ۔ ملمع اور بدری فی ۲ روپیہ ۴ روپیہ ۸ روپیہ
کھیسے نہانے کے ۔ فی ۴ روپیہ ۶ روپیہ
روغن عروس یعنی عروس کی خوشبو ہوتی ہے فی آثار ۔
عطر حنائی فی تولہ ۔ ۱۲ روپیہ عطر موتیا ۔ عطر بیلی ۔ عطر چوہی ۔ عطر کیوڑہ ۔ عطر سہاگ ۔ عطر گلاب بصرہ فی تولہ ۔ عطر روح پانڑی ۔ عطر روح خس ۔ عطر خس ۔ عطر گل ۔ عطر شمامۃ العنبر ۔ روغن حنا ۔ روغن سیرتک ۔ روغن بیلہ چمبیلی وکیوڑہ فی آثار ۔ سفوف خضاب فی آثار ۔
گولیان تمباکو خوردنی مشکی نہایت عمدہ فی تولہ ۸ روپیہ
المشتہر ۔ محمد اکرام حسین ۔ دفتر پیام یار لکھنؤ ۔ چوک ۔

قصیدهٔ تاریخی آغاز سال پیام یار ۱۹۰۸ء

ریختهٔ خامهٔ یگانهٔ اہل سخن جناب سید محمد نور الحسن صاحب ہاشمی صفی پوری

زدر درآمده رعنا بتے سبک رفتار — چو نکہتِ گل تازه بدوشِ باد سوار
بحسن دلکش گیہان بعشق فتنهٔ جان — نیاز و ناز بشوخی و شرم آئینه دار
بروے ماهِ دو ہفته بموئے بنفشه — قباش زیبِ بدن زآه و اشک پود و تار
چو زلف جامه سیاہی چو خامه کعبه لباس — نگاهِ مست چو تیغے بدستِ ترک سوار
ہنر فروش سخن سنج دوست بیرنج — زبان خموش سخنگو ادائے دیده یار
تنک تنکے به نہان کرده آشکارا برده — زسینه دل زسرم عقل و ہوش و صبر و قرار
شهید ناز نگاہے شدم زجا رفتم — کشیدم آه زدل شوق تا کشاد کنار
بگفتم ای ہمه تن حسن چون ہنر در دل — بگفتم اے بجا چون عروس بسته نگار
تغافلے نمایان بگو کدام کسے — چرا است درکفِ تو سبحه و ببر زنار
چه گفت گفت که اے نامور سخنور من — چه گفت گفت که اے برگزیده نامه نگار
چه گفت گفت که ای یار ہے و ریخته سنج — چه گفت گفت که اے ہاشمی سینه فگار
به عشق و حسن عجب کافر و مسلمانم — پیام یار منم شہره ام بشہر و دیار
نقاط بر ورقم خالہائے رخسارم — خطِ سیاه حروفم بنفشه زار بہار
کرشمه غمزه ادا ہائے دلکش شعرم — بیک نگاه دل دست می برم از کار
سخنوران ہمه تن شوق یک نظاره ما — چو مه به نیمه مه مے شوم تمام دو چار
جمادِ چند پئے رونمائیم بس نیست — دل و جگر ہمه بگداخته بیا و بیار
بیا که سال نو عیسوی است پرده کشا — نثار کن گہرِ مدح بر جنابِ نثار
بہار گلشن علم و ہنر نثار حسین — زلطف اوست بگوشش ہمه پیام یار
سخن شناس و سخن سنج و قدردان ہنر — بحسن طبع بعشق جہانست آئینه دار
ستوده خوئے گزیده روش شگفته روی — که دام خلق چو گسترد خلق گشت شکار
اگر توئی به صفی پور ہاشمی مشہور — اگر توئی بریاض و به فتنه نامه نگار
توئی که شہرتِ اشعار تو به گلدسته — توئی مورخ سنجیده گوئے خوش گفتار
بیا که ماهِ سن عیسوی طلوع شده — پیام یارِ گل رنگ و بو توئی چو ہزار
بیا که گل ہمه تن گوش شد پئے تاریخ — بیا ببین که لکھنؤ ہمه سرشار
چه لکھنؤ بفروغ کمال علم و ہنر — چو آفتاب لبر ما عنبر اہل دیار
چه لکھنؤ ہمه ایران به پیش او ویران — چه لکھنؤ که گل دہلوی ازو بیخار
چه گل ہمیشه بہار زبان ریخته ام — دلیل روشنم اینک چو ماه در شب تار
پیام یار چو این مژده بہارین داد — بفکر مست شدم ناگہان شدم ہشیار
سحر دمید و نسیمے زکوئے یار وزید — رسید سال بیحی به طالع بیدار

شگفت در چمن ہاشمی گل تاریخ
پیام یار چو آغاز سال خوش بہار

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزین

یہ چیزین لکھنؤ کے سوا کہین نہ ملینگی - جن کی ضرورت ہو لکھئے دام مناسب ہونگے - لکھنؤ کو ان چیزون کے ساتھ شہرت ہے - اور یہی لکھنؤ سے کچھ ایسا مخصوص ہین کہ لکھنؤ سے گیا مگر اسکے نام کو روشن کیے ہوے ہین ویلیو پے ایبل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی -

پان مین کھانے کی خوشبودار گولیان جو بہت عمدہ تمباکو کے خالص ست کی مشک اور زعفران اور عنبر وغیرہ مقوی و مفرح اجزا سے مرکب کرکے ایک گلوری کی ایک خوراک کے موافق بنائی جاتی ہین - نہایت عمدہ گولیان درقدار فی روپیہ ۲۰ تولہ - قوام انھین گولیون کا فی روپیہ [illegible] تولہ

تھان چکن بیلدار نہایت عمدہ ہر قسم کی بیل کے - [illegible] سے [illegible]

تھان چکن بوٹہ دار ہر قسم کے بوٹے کے نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] -

دوپٹہ چکن - بیلدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک -

رومال چکن - عرض طول برابر بیلدار و بوٹہ دار طرح طرح کے [illegible] تک -

ساری چکن نہایت عمدہ بیلدار و بوٹہ دار ہر ایک وضع کی - [illegible]

پائجامہ چکن بیلدار و بوٹہ دار - [illegible] سے [illegible] تک -

شربتی ساخت لکھنؤ کی نہایت عمدہ - [illegible] سے [illegible] تک -

کلاہ دوپلی قرّی و چندہ دیپچی وغیرہ - [illegible] سے [illegible] تک -

کلاہ چوگوشیہ سیاہ مخمل کی سلمہ و ستارہ کا کام نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک -

کلاہ کشتی دار - دہلی کی وضع کے کام کلابتون - [illegible] سے [illegible] تک

فرد رضائی نین سکھ بیلدار و بوٹہ دار - [illegible] سے [illegible] تک -

لحاف نین سکھ بیلدار و بوٹہ دار [illegible] سے [illegible]

پلنگپوش جھاڑ بیدار خوش رنگ [illegible] سے [illegible]

روغن عروس یعنی عطر عروس کی ایسی پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے فی آثار [illegible] و [illegible] -

الائچی مسی سہل لکھا - ایک الائچی کھلا دیجیے اور لب مسی آلود کی اوائین دیکھیے - فی صد [illegible] -

کلپ ناک مین پہننے کی مرصع فی [illegible] ، [illegible] ، [illegible] ، [illegible] -

باز قلمدان - لکھنؤ ہی کا حصہ ہے - جالی وغیرہ کا کام بنا ہوا فی [illegible] -

پنکھا گلدان جسکی زنجیر و نین پان کی کیلین لگی ہوتی ہین - فی [illegible]

کنگھی سینگ کی زنانہ و مردانہ - فی [illegible] سے [illegible] تک -

انگوٹھی بواسیر کی نہایت مفید ہوتی ہے ہر وقت پہنی رہے - فی [illegible]

قلادہ وغیرہ سکے ہر قسم کا مال روانہ ہوسکتا ہے اگر ناپسند ہو واپس کیا جاسکے - محصول ڈاک ذمہ خریدار کے -

المشتہر

حاجی محمد یوسف لکھنؤ چوک

دوکان متصل مسجد [illegible]

کارخانۂ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ مین مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے - شائقین کو ضرور منگوانا چاہیے - اگر ناپسند ہو واپس کیجیے - محصول ذمہ صاحب فرمائش ہے - جواب طلب خط کے ساتھ آدھ آنہ کا ٹکٹ ہونا چاہیے - ہر قسم کا مال مندرجہ ذیل قیمت نقد آنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجا جائیگا -

قیمت	عرض	طول	نام اشیا مع وضع و کام
[illegible]	۱۴ گرہ	۱۰ گز	تھان چکن کامدانی سنہری بیل کا بیلدار نہایت عمدہ
[illegible]	،،	،،	تھان چکن اور اوسکی گل بوٹون مین کامدانی کا کام -
[illegible]	،،	،،	تھان چکن بیل بوٹے دار -
[illegible]	،،	،،	تھان ململ زنانہ باریک مثل آب رواں -
[illegible]	،،	،،	تھان شربتی ساخت لکھنؤ -
[illegible]	[illegible]	۳ گز	دوپٹہ کامدانی کی سنہری نہایت عمدہ بنا ہے -
[illegible]	،،	،،	دوپٹہ چکن اور اسکے گل [illegible] کامدانی
[illegible]	،،	،،	دوپٹہ چکن بیل [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کرتے چکن کے بیل بوٹیدار سلے ہوئے طیار -
[illegible]	معمولی	معمولی	قبا یعنی جبہ سوتی و ریشمی چکن کی -
[illegible]	،،	،،	صدری سوتی و ریشمی
[illegible]	،،	،،	پاپوش چھوٹی بڑی عمری کے -
[illegible]	،،	،،	کلاہ گول سوزنی مع کام کلابتون -
[illegible]	،،	،،	کلاہ زردوزی مخمل سیاہ سبز -
[illegible]	،،	،،	کلاہ چوگوشیہ کمخواب زربفت فیتہ دار
[illegible]	،،	،،	کلاہ چکن دو پلڑی و چوگوشیہ و قرّی و پیچی -
[illegible]	،،	،،	فرد رضائی نین سکھ جالدار و بوٹیدار نہایت عمدہ -
[illegible]	،،	،،	پلنگپوش جھاڑ بیدار نہایت عمدہ -
[illegible]	،،	،،	لحاف نین سکھ و ململ بیلدار نہایت عمدہ -
[illegible]	،،	،،	تھان گلبدن مشروع نہایت عمدہ

علاوہ ازین - لکھنؤ کی نامی گرامی چیزین اور دوسرے شہرون کی نصف قیمت پیشگی آنے پر روانہ ہونگی - اور سوداگرون کے واسطے ایک آسان طریقہ یہ کیا گیا ہے کہ جس قدر مال زیادہ منگائینگے اوسی قدر کمیشن کم لیا جاویگا -

المشتہر

سید حسن شاہ موسوی

لکھنؤ [illegible] گنج

پیام یار

نمبر ۲ بابت ماہ فروری سنہ ۱۸۹۰ع جلد

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
آب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک میں چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ماہوار شایع ہوتا ہے - قیمت عام سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک - والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ

۲- بغیر قیمت سالانہ پیشگی آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا ایک نمبر بطور نمونہ ۲- آنے پر بھیجا جاتا ہے -

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ - یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف -

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے کا بیم [illegible]

۵- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو - کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی درج کر دیجائیگی - ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا - نہ اچھا ہوگا غزل مع اصل فتر ہو جائیگی - ناں اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا - انتخاب پیشی کرتی ہے - پوری غزل یا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲ر اجرت دینے پر درج ہو سکتی ہیں لیکن صحت کا لحاظ ضرور

۶- ہر غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے -

۷- اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر ہر زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے - اجرت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

العبد محمد نثار حسین «نثار» مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و پیام یار - چوک - لکھنؤ

مصرع طرح پیام یار

مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

جھنڈے ہی گڑے ہین خلق مین فریاد و آہ کے — یہ دو نشان ہین مرے حالِ تباہ کے
شکرِ خدا بدل گئے تیور نگاہ کے — اُس بُت نے عذر خوب سُنے عذر خواہ کے
مجکو شبِ وصال مین بیتاب دیکھ کر — آپس مین ہنس رہے ہین کرشمے نگاہ کے
ڈھونڈھا بتون مین ذاتِ خدا کو تمام عمر — اے شیخ مرتکب ہوئے ہم کس گناہ کے
ہم کیا ہزارون صورتِ بسمل ہین بیقرار — چلتے ہین تیر جنکے اشارے نگاہ کے
چاہا ہی خوشجمالون کو پی ہے شرابِ عشق — یہ دو ہی کام ہمسے ہوئے ہین گناہ کے
شکوہ ہے یہ کلیم تو حاضر ہون طور پر — آئین نہ ہم قریب تری جلوہ گاہ کے
مضطر ہین مثلِ طائرِ بسمل دل و جگر — دو ہین شکار ایک خدنگ نگاہ کے
پرسانِ حال زار نہین کوئی ہجر مین — ہم دل کا درد کسکو بتائین کراہ کے
ہمراہِ غیر جاؤ نہ تم سیرِ باغ کو — جور و ستم اُٹھائینگے ہم راہ راہ کے
احسان اب ملیگا نہ تمکو وہ بیوفا — شکوے فضول ہین شفقِ عذر خواہ کے

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب تسیم و جناب امیر مینائی لکھنوی از [illegible]

دل اور جگر اُڑا لیے ہین داد خواہ کے — انداز کہہ رہے ہین کہ یہ آپکی نگاہ کے
محشر مین ہم فقیر تری بارگاہ کے — ہین ملتجی ترے ہی کرم کی نگاہ کے
رو رو کے کہہ رہے ہین جنازے پہ میرے دم — دُنیا سے یہ چلے مری اُلفت نباہ کے
پایا نہ خواب مین بھی زلیخا نے وہ مزہ — ہمنے مزے اُٹھائے ہین جو تمکو چاہ کے
نکلے گی اُس گلی سے پسِ مرگ میری لاش — اُس در سے مین اُٹھونگا محبت نباہ کے
محشر مین بھی وہ تاڑ گئے مجھکو دیکھ کر — قربان اس شعور کے اور اس نگاہ کے
زلفین وہ کھولکر جو سرِ بام چڑھ گئے — مہتاب شب کو چھپنے لگی منہ پہ ماہ کے

چوری گئے جو دل سے ہمارے قرار وصبر — کرتب یہ سارے ہین کسی نیچی نگاہ کے
ہنگامِ نزع بھی تری صورت کا ہی خیال — تصویر تیری پھرتی ہے آگے نگاہ کے
رند و پیو فرشتون کو کچھہ سوجھتا نہین — پردے پڑے ہین چرخ پر ابرِ سیاہ کے
چُپکی لگی ہے حشر مین اُس بُت کے سامنے — طوطے سے اُڑ گئے ہین ہمارے گواہ کے
توحید کے یہ معنی ہین ہون لوحِ دل پہ نقش — سارے حروف اشہدان لا الہ کے
دیکھو قدم ہٹے نہ جوانی مین عشق سے — اصغر یہی تو دن ہین حسینون کی چاہ کے

جناب محمد فضل حسینخانصاحب آغا ساکن امان آباد ضلع فرخ آباد حال وارد شکوہ آباد

کھائے ہین عرضِ حال پہ خنجر نگاہ کے — ارمان نکل چکے ہین دلِ دادخواہ کے
روزِ جزا بھی کاٹ وہی ہین نگاہ کے — پکڑے نہ جاؤنو ن مین کسی بیگناہ کے
کوئے بتان سے مِٹ کے اُٹھیگی ہماری خاک — نقشِ قدم ہین ہم کسی گم کردہ راہ کے
رہبر طریقِ عشق مین دیکھا نہ ایک بھی — رہزن ہزار ہا ہین محبت کی راہ کے
روزِ جزا بھی ٹھاٹھ سے محشر مین آئینگے — جاتے ہین ہم جلوس سے فوجِ گناہ کے
سر میرا وقفِ خنجرِ بیداد ہوگیا — دل آگیا ہے صرف مین تیغِ نگاہ کے
ہو فرش چاندنی کا مری قبر پر ضرور — مین مر گیا ہون عشق مین اک رشکِ ماہ کے
مردے کے ہاتھ اُٹھایا ہے دامانِ یار سے — چھوڑی ہے ہمنے رسم محبت نباہ کے
تیغِ نگاہِ ناز نے کیا خوب داد دی — ٹکڑے اوڑا دیے دلِ فریاد خواہ کے
اُس گُل کے دستِ ناز مین مہندی نہین لگی — رنگین ہین ہاتھہ خون مین کسی بیگناہ کے
مقتل کی سمت جاتا ہے خنجر بکف وہ شوخ — سر پر اجل سوار ہے کس بے گناہ کے
اہلِ زمین و اہلِ فلک زخم خوردہ ہین — یہ آپ کی نگاہ کے وہ میری آہ کے
آغا جہان سے جانبِ مُلکِ بقا ہے کوچ — سامان کچھہ نہین ہین مگر زادِ راہ کے
اندوہ و درد و رنج مصیبت شبِ فراق — آغا شریک ہین مرے حالِ تباہ کے

جنابِ امداد حسین خان صاحب آغا ز شاگرد جناب عنبرم کانپوری

جو ہمسے روز کرتے تھے وعدے نباہ کے — آمادہ چھوڑنے پہ ہین اب رسم و راہ کے

دل نے سپر جگر کی سنبھالی تو ہے مگر
ہرگز نہ رکینگے اس سے نہ وار اس نگاہ کے

توڑا جگر کو اور کیا دل مین میرے گھر
قربان جائیے تری ترچھی نگاہ کے

کعبے مین بت کے دھوکے لیا بوسہ سنگ کا
قائل ہین شیخ ہم ترے اس اشتباہ کے

کہتے ہین تونے سوتے مین بوسہ مرا لیا
مجرم مجھے بناتے ہین وہ بے گواہ کے

اسکا جواب ہی نہین آغاز دہر مین
موزون ہے دردِ دل مرا مصرع مین آہ کے

جناب چودھری اصغر علی صاحب اصغر ساکن سلون شاگرد جناب جلیل مانکپوری

مفتون نہین اگر تری ترچھی نگاہ کے
کھنچتے ہین تیر کیون جگر و دل سے آہ کے

ساقی بغیر موسمِ گل مین جو دل جلا
آنسو ٹپک پڑے وہین ابر سیاہ کے

سینہ سپر ہون دیر سے میدانِ عشق مین
قاتل لگائے شوق سے ناوک نگاہ کے

پیشِ خدا کرینگے یہ فریاد حشر مین
مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

رخنے ہزار آپ کی دیوار مین ہوئے
قائل حضور اب تو ہوئے تیر آہ کے

بوسہ ملا نہ وصل ہوا یار سے نصیب
اصغر گناہگار ہین بس اک نگاہ کے

جناب میر معشوق حسین عرف عبد الصمد صاحب افسر کاکوروی ماسٹر مشن اسکول اناؤ

سینے کو اسنے توڑکے چھیدا دل و جگر
ہم تو مقر ہین آپ کی تیرِ نگاہ کے

ہاں آج لطف بادہ کشی خوب میکشو
ٹکڑے فلک پہ چھائے ہین ابر سیاہ کے

کچھ بھی جواب بن نہ پڑے گا حضور سے
ہونگے سوال حشر مین جب دادخواہ کے

کیا جانین کیا مزہ تری نوکِ سنان مین ہے
نقرے دہانِ زخم پہ ہین واہ واہ کے

افسر گدائے کوچۂ دلبر بنے رہو
طالب نہو خدا اسکے لیے عز و جاہ کے

جناب صاحبزادہ میرزا محمد آغا جان صاحب آغا از ریاست سونگھڑہ

گھر مین عدو کے جائیے منکر ہے تو مگر
نقشِ قدم پکارتے ہین تیری راہ کے

کیونکر نہ سینہ چاک کتان کی طرح کرین
عاشق ہوئے ہین ہم بھی کسی رشکِ ماہ کے

کیونکر نہ لفظ شعر کرین گل سے ہمسری
لکھے ہین وصفِ روئے رسالت پناہ کے

دل کو کدھر چھپاؤن مین تجھسے غضب ہے یہ
شوخی یہ چتونون کے کرشمے نگاہ کے

جناب منشی محمد علی اصغر صاحب اصغر مچھلی شہری شاگرد جناب جلیل مچھلی شہری از گورکھپور

نالے نہ پہونچے کہان تک اس رشک ماہ کے
ارمان بر نہ آئے دلِ دادخواہ کے

ایسا نہو کہ غیر و نمین جاتے ہی بھول جائین
وعدے حضور کرتے ہین مجھسے نباہ کے

کیا خاک ہو خوشی کہ ہے یہ وصل مین خیال
آئین نہ پھر قدم کہین روز سیاہ کے

اصغر خدا بچائے دل زار کو مرے
تیور بگڑ گئے صنم کج کلاہ کے

جناب قاضی عبد الغفار صاحب اثر و خورشید چاندپوری مقیم رتلام شاگرد جناب شیق کاشف آبادی

کچھ لطف دیکھتے ہین اگر تمکو چاہ کے
دل سے نکل کے سامنے آو نگاہ کے

اب تک نہین زبانپہ اللہ رے ضبط و صبر
اور تیر کھاتے جاتے ہین انکی نگاہ کے

کہتی ہے مجکو وحشی و دیوانہ ساری خلق
اچھے خطاب مجکو ملے کر کے چاہ کے

جناب محمد عبد الرحمن صاحب آبر خلف اکبر جناب اکرام میر منشی نظامت ضلع ٹونک

سکتہ سا ہو گیا ہے نہین تاب گفتگو
بیٹھے ہوئے ہین کسی بت کو چاہ کے

ہر حرف نافہ بنگیا مشک تتار کا
مضمون لکھے جو یار کی زلف سیاہ کے

جناب پانڈے منی لال صاحب آزاد گورکھپوری شاگرد جناب کوثر گورکھپوری

آتی ہے میرے گوشۂ مرقد سے یہ صدا
مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

دنیا مین سب ہین اپنے ہی مطلب کے آشنا
کم وہ ہین جو شریک ہون حال تباہ کے

جناب منشی محمد اصغر علی صاحب اصغر عرائض نویس کلکٹری ضلع ایٹہ متوطن اترولی

نالے بلند رہتے ہین نعرے جو آہ کے
مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

بیشک کتان کی طرح تم بھی ہو تار تار
آئے جو سامنے وہ کہین میرے ماہ کے

جناب محمد شاہ دین خانصاحب احمد سوداگر سیا لکوٹی

دل مین ہزار ون زخم ہین ترچھی نگاہ کے
الفت کے یہ ثمر ہین نتیجے ہین چاہ کے

سودائی عشق احمد مرسل ہو شاہ دین
ٹنکے اگر نہین بھی تو یثرب کی راہ کے

جناب منشی احمد جان صاحب احقر دہلوی

مشتاق حور کے ہین نہ مائل ہین ماہ کے
سودائیون مین ہین تری زلف سیاہ کے

حال اپنا بھی تباہ کرے شوق مین کوئی
قصے اگر سُنے مرے حال تباہ کے

جناب سید سخاوت علی صاحب اسیرؔ نوڑوی شاگرد جناب بسملؔ کے

سینے سی اُٹھ رہے ہین شرارے یہ آہ کے
یوسف کی طرح صدمے اُٹھائے ہین چاہ کے

جناب محمد منظور احمد صاحب شوقؔ بدایونی وکیل عدالت شکوہ آباد شاگرد جناب داغؔ

خواہان ہین جو رکے نہ کسی رشک ماہ کے
عاشق ہین دل سے ہم تو حبیب اِلہ کے

حالات اب برے ہین مریض نگاہ کے
ڈرہے کہ دم نہ ساتھ نکل جائے آہ کے

اب تو مریض ہجر مین تاب فغان نہین
ڈرہے کہ دم نہ ساتھ نکلجائے آہ کے

گردش مین دن گذرتے ہین آئین فراق شیرؔ
عاشق ہوے ہین جب سی کسی رشک ماہ کے

ای برق دیکھو غیر و نپہ ہونے لگے فدا
انداز وہ بھی سیکھتے جاتے ہین چاہ کے

جناب منشی رام سروپ صاحب بسملؔ شاگرد جناب مضطرؔ امروہوی کے

شیدا ہوئے ہین جب سی ہم اُس رشک ماہ کے
ہر روز زخم کھاتے ہین ترچھی نگاہ کے

پھنس کر نہ اپنا طائر دل پھر ہوا رہا
پھندے غضب کے ہین تری زلفِ سیاہ کے

بسملؔ گلے سے اُسنے لگایا بچشم تر
سامان دیکھ کر مرے حال تباہ کے

جناب مولوی عبد الحسین صاحب بیقرارؔ خلف جناب شاعرؔ شاگرد جناب شوقؔ گلشن آبادی

قبر عدو پہ دیکھ کے کہتا ہے اُنسے دل
ہم بھی ہین اک شہید تمھاری نگاہ کے

حسرت نہین ہے کوئی ترے بیقرار کو
ہین اشتیاق لطف و کرم کی نگاہ کے

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیرؔ دہلوی از جے پور کے

چہرے سی اپنے منّے جو پردہ اُٹھا دیا
ہوش اڑگئے خدا کی قسم مہر و ماہ کے

جناب روپ کشور صاحب بہارؔ محرر نہر تحصیلی چھاتہ کے

اندیشہ کیا ہے ڈھیر اگر ہین گناہ کے
امیدوار تو ہین خدا کی پناہ کے

جناب کنھو لال صاحب تابؔ خلف جناب ناصبؔ نبیرہ جناب واجبؔ مرحوم لکھنوی

پہنچین شرر فلک پہ اگر میری آہ کے
گھٹ جائین مرتبے بخدا مہر و ماہ کے

رونیکے قبل آہ کا کرنا ہے پر ضرور
آگے نشان ہوتا ہے ہر اک سپاہ کے

دیکھو اثر کہ صورتِ پروانہ ہجر مین | تاثیرین گرد پھر رہی ہین شمع آہ کے
کہتے ہین جسکو تیرگیٔ شام ہجر لوگ | سائے ہین وہ فقط مرے بختِ سیاہ کے
بِسْمِل قتل کر کہ اسی روز کے لیے | دم بھر رہے تھے ہم تری تیغ نگاہ کے
عشقِ ذقن کو آپ مرے دل سے پوچھیے | یوسف کو خوب یاد ہین احوال چاہ کے

جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل چشتی الفخری جلالپوری مقیم بمبئی شاگرد جناب تاب شاہجہانپوری

اشعار وصفِ روی رسالت پناہ کے | جلوے دکھا رہے ہین ہمین مہر و ماہ کے
آنکھون سی اوسپہ کیون نہ تخور رہا ہین صاد | لکھون جو شعر وصف مین چشمانِ شاہ کے
محتاج ہونگے سارے نبی بسکے حشر مین | ہم دل سے ہین غلام اسی بادشاہ کے
والشمس کا کبھی کبھی واللیل کا ہے ورد | شیدا ہوئے ہین جب کی رخ و زلف شاہ کے
آمد ہے لامکان سے مضامین نعت کی | اوصاف لکھ رہا ہون جو معراج شاہ کے

جناب لالہ بالگوبند صاحب تسلیم خلف لالہ فقیری رای صاحب رئیس اوناؤ

بسمل کی طرح لیتے ہین کروٹ کراہ کے | مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
کسطرح ماہِ نو سے نہ انکو مثال دین | صورت ہمین دکھاتے ہین بعد ایک ماہ کے
کیون عیش کو ہو وسعت دل مین مرے کلام | اُترے ہین لشکر اسمین غم و درد و آہ کے
خواہش نہین ہے ہمکو زر و مال کی صنم | طالب فقط ہین تیرے کرم کی نگاہ کے
تسلیم اسکے سر پہ یہ کہتا ہے خون مرا | محتاج روز حشر نہین ہم گواہ کے

جناب عبدالمجید صاحب تیز گورکھپوری شاگرد جناب ملک گورکھپوری

مدت کے بعد آئے بھی تو بے ملے چلے | قربان اسکے حضور مین اس رسم و راہ کے
رہتا ہے دل ہمارا پریشان ہر گھڑی | پھندے مین جب سی پھنس گئے زلفِ سیاہ کے
ترچھے بدن کے زخم ہمارے ہین اے تیز | مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

جناب محمد ابراہیم صاحب تابش برادر جناب طالع ٹون پولیس ہیڈ انسپکٹر ملک مسور

کچھ خوف جان کا ہمین اے مہ جبین نہین | مشتاق ہم ہین آپ کی تیغِ نگاہ کے
داغ و ملال و حسرت و ارمان و درد و غم | باعث یہی ہین سب مرے حالِ تباہ کے

جناب منشی سری نواس صاحب تمیز رئیس کوٹھی چلاسنی ؔ

امید عفو کی تو بہر حال چاہیے شہ — گو ہین تمیز کام تمھارے گناہ کے

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک بہار سخن از گورکھپور

جو کٹتے ہین حضور کی چشم سیاہ کے — انداز کچھ اُنھین کو ملے ہین نگاہ کے
نکلے نہ شوق دید ہماری نگاہ کے — پردے کبھی اُٹھے نہ تری جلوہ گاہ کے
ساقی اُٹھا دے ایک ہی جام شراب ناب — دوڑے آرہے ہین وہ ابر سیاہ کے
ہنگام گریہ سر کو رگڑتا ہون بار بار — دھبّے چھڑا رہا ہون مین بخت سیاہ کے
سیدھی ہو کیا کہتی ہے تقدیر کی کجی — ہم یادگار ہین کسی ترچھی نگاہ کے
روز جزا فرشتے رہین وحشیون سے دور — پُرزے کرینگے چھین کے دفتر گناہ کے
پوچھو نہ حالت دل بیتاب ہمدمو — کانٹے ہین آتین سحر کی ہنسی کراہ کے
چکّر مین ڈال ہمکو نہ اے چرخ فتنہ گر — پیسے ہوئے ہین گردش چشم سیاہ کے
حوران خلد لے گئین اُسکو بہشت مین شہ — کیا مرتبے ہین تیرے شہید نگاہ کے
آنکھون مین عرش کہ ہے کبھی طور کا خیال — نقشے اُتارتا ہون تری جلوہ گاہ کے
غیرون کی بزم مین اُنھین بے پردہ دیکھکر — بڑھتے ہین اور حوصلے میری نگاہ کے
آئیگا اور آبلہ پا کون ادھر — اب کسکے انتظار مین ہین خار راہ کے
دامن نہین ہے جیب نہین کیا مین نذر دون — روکے ہوئے ہین راہ عبث خار راہ کے
دل بھی مرا شکار ہوا ہمرہ جگر — قربان ابرو ون کے تصدق نگاہ کے
تہ رات بھر کہین رہے آغوش غیر مین — انداز کہہ رہے ہین یہ نیچی نگاہ کے
تیغ نظر کے زخم کو سیتا مین ایک دن — ملجاتے مجکو تار جو اُنکی نگاہ کے شہ
تھم تھم کے ظلم کیجیے رُک رُک کے جور ہو — دل بھی نکل پڑے نہ کہین ساتھ آہ کے
سچ ہی کہ بانکپن ہے جوانی مین زیب حسن — صدقے جلیس یار کی ترچھی نگاہ کے

جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری شاگرد جناب امیر لکھنوی

ابر کرم ادھر بھی اشارے نگاہ کے — دامن سے چھوٹتے نہین دھبّے گناہ کے

ابروکے ہین شہید نہ چشمِ سیاہ کے — مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
تھا مشغلہ کوئی نہ سوا درد و آہ کے — کاٹی ہین مینے ہجر کی راتین کراہ کے
جز سرو قامتون کے ندیکھا کسی کو بھی — کیا حوصلے بلند ہین اپنی نگاہ کے
جسپر پڑی ہے آنکھہ دکھائی دیے ہو تم — قربان لاکھہ جان سے اپنی نگاہ کے
یون حسرتین ہین لوٹ دلِ اغدار پر — جس طرح سے چکور پھرین گردِ ماہ کے
کیا سربلند ہین درِ جانان کے جبہہ سا — گردون سے بھی نکلتے ہین گوشے کلاہ کے
چوٹین تھین میرے آنکھے برابر کی وصل مین — تھی تیغ ادہر نگہ کی ادہر تیر آہ کے
حیرت سے آنکھہ نہ تھی اُس مہر کے حضور — ارمان وصل مین بھی نہ نکلے نگاہ کے
دل رہ کے اپنے سینے مین کھو جائے اضطر — کرتب ہین سب یہ اُس بتِ جادو نگاہ کے
رگ رگ مین ہین بھرے ہوئے نشتر بجائے خون — پوچھو مزے جلیل سے ترچھی نگاہ کے

جناب منشی محبیب اللہ صاحب جاذ گورکھپوری شاگرد جناب جامی گورکھپوری

موسیٰ سے سیکڑون ہین پڑے زیرِ بام غش — جلوے کچھہ اور ہی ہین تری جلوہ گاہ کے
ایمہرخ کیون دکھاتا ہے شمشیرِ ماہِ نو — مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
ساری رقیب رشک کے صدمے سے اُٹھ گئے — بیٹھا وہ مہربان جو پہلو مین جاہ کے

جناب شیخ الٰہی بخش صاحب حامی گورکھپوری کے

اللہ ری اوج وصفِ شہِ دین پناہ کے — عرشِ برین سے شور اُٹھے واہ واہ کے
ہر زخمِ تن دکھائے نہ کیون اپنا بانکپن — مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
مقتل مین مجھپہ وار نہ کس کس کے چل گئے — غمزے کے شوخیون کے ادا کے نگاہ کے
مر جائینگے محبتِ چاہِ ذقن مین ہم — پھرتے ہین ڈھونڈنے کے لیے گردِ چاہ کے
زلف و رخِ صنم کی ہے ہر وقت دلکو یاد — ان روز و شغل ہین یہی شام و پگاہ کے
حامی قدم قدم پہ گرے پڑتے ہو تم آج — محشر مین خاک بوجھہ اوٹھینگے گناہ کے

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی از مہگوان کے

دردِ شبِ فراق کا صدمہ نہ اُٹھہ سکا — جانِ حزین نکل گئی ہمراہ آہ کے

ای روشنی طبع تو برمن بلا شدی — واقف نہ ہم تھے حال سے روز سیاہ کے
وہ پوچھتے ہین ہم سے یہ کس بھولپن کے سات — شیدا ہین آپ بھی تو کس رشکِ ماہ کے
کہتے ہین وہ جلانے کو میرے یہ غیر سے — ہم میہمان ہین آج کسی رشکِ ماہ کے
وہ آئے پاس میرے یہ کہتے ہوئے حمید — قائل ہین ہم بھی آج سے عاشق کی آہ کے

جناب خورشید علی صاحب خورشید از متھرا شاگرد جناب ریاض

آنکھین بدل گئین وہ محبت نہین رہی — ہان ہان یہی تو قول دیے تھے نباہ کے
زندان مین شکر کرتے تھے پروردگار کا — صدمے تھے یاد حضرت یوسف کو چاہ کے
کون و مکان کو دیکھ کے سمجھا مین یا نبی — ہین دو نون رکن آپ کی اک بارگاہ کے
خورشید کجروی زمانہ کو کیا کرین — مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

جناب محمد عبد الحفیظ صاحب خستہ ہیڈ کانسٹبل محرر چشتی صابری سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ

پیکان تیر کے نہ جگر سے نکالیے — رکھے ہین یادگار مین ترچھی نگاہ کے
ہر روز و شب دعا ہے خدا سے بروز حشر — سائے مین ہون لوائے حبیب الہ کے

جناب شاہ محمد خلیل صاحب خلیل شاگرد جناب منت مونگیری

رخصت ہوا جو صبح کو وہ ماہوش مرا — پہلو مین رہ گیا دل نالان کراہ کے
روز جزا کا خوف نہین ہے خلیل کچھ — پیرو ہے اگرچہ محمد کی راہ کے

جناب مولوی شاہ خلیل احمد صاحب خلیل ساکن حسن پورہ ضلع سارن

دل کو نہو گا مرہم کافور کارگر — زخمی ہین دل جگر کسی ترچھی نگاہ کے

جناب محمد عبد العزیز صاحب فائق چشتی الفخری فرخ آبادی مقیم بمبئی شاگرد جناب

جلوے جو دیکھیے رخ رسالت پناہ کے — غیرت سے رنگ زرد ہوئے مہر و ماہ کے
دل شاد کیا ہو ان جلوے سے خورشید و ماہ کے — عاشق ہین ہم تو روئے رسالت پناہ کے
لاریب جنتی مرے مولا ہین وہ بشر — پابند ہین جو تیری شریعت کی راہ کے
موصوف ہر صفت سے انھین حق نے کر دیا — اوصاف ہم سے کیا ہون رسالت پناہ کے
روشن نہین فلک پہ یہ بیوجہ مہر و ماہ — ذرے ہین یہ بھی حسن رسالت پناہ کے

ہجر نبیؐ مین روتے ہین افلاک پر ملک — سُن سُن کے تذکرے مرے حالِ تباہ کے

جناب نواب محمد مظفر علیخان صاحب ربط رئیس مرادآباد شاگرد جناب رضوان

ذرّی چمک اُٹھے جو تری بارگاہ کے — چہرے اُتر اُتر گئے خورشید و ماہ کے

ہر سو ہین بند شہر مین رستے پناہ کے — جو ہاتھ نئے کھلے تری تیغِ نگاہ کے

ہین گدگدا تے فتنۂ محشر کو بار بار — چلتے ہوئے کرشمے تمہاری نگاہ کے

غل ہے کہ ہاتھ ہاتھ کو آتا نہین نظر — محشر مین شور ہین مرے روزِ سیاہ کے

اوڑنا اُدھر کر طائرِ دل دیکھ بھال کر — پھندو ن مین آنہ جائیو زلفِ سیاہ کے

زلفِ سیاہ کا تری دیوانہ کر دیا — اندھیر دیکھنا مرے بختِ سیاہ کے

ای ربط کیون نہ رتبہ ہمارا بڑا رہے — آخر تو ہین غلام شہِ دین پناہ کے

جناب ریاض الدین امجد صاحب ریاض وکیل منصفی متھرا

جلوے ہین دور دور جو اُس رشکِ ماہ کے — پر بھی تو تیر ہین مرے مرغِ نگاہ کے

ای مہربان بھول گئے یاد کیجیے — وعدے کبھی کسی سے کیے تھے نباہ کے

لا ساقیا شراب کہ بدلی ہوا بھی ہے — ٹلے ہوئے نمود وہ ابرِ سیاہ کے

رہتا ہی میرا درد بھی راحت رسانِ خلق — قصّے سناتے ہین مرے حالِ تباہ کے

آزاد کو ہو قیدِ تعلق مجال کیا — کترے کسی نے پر نہین مرغِ نگاہ کے

پھر اور کیا کہے شبِ معراج کو کوئی — تھے ولولے خدا کو محمدؐ کی چاہ کے

سیدھی طرح سے کیون نہین کہتی ہوا ے ریاض — مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

جناب رشید احمد صاحب رشید ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب واجد

آثار ہین ہمارے یہ روزِ تباہ کے — عاشق ہوئے ہین ہم تری زلفِ سیاہ کے

طوفان اشکِ چشم نم و دردِ آہِ دل — یہ دو گواہ ہین مرے حالِ تباہ کے

پیرِ مغان کا دم ہے سلامت تو زاہدا — محتاج ہم نہین ہین تری خانقاہ کے

جناب زار بدایونی از گورکھپور

جنت مین گر شہید ہین تیغِ نگاہ کے — دوزخ کو شعلے پھونکتے ہین برقِ آہ کے

ل کے سنبھالنے کا نہین اور کچھ علاج ... فتنون کو روک لیجیے نیچی نگاہ کے
بقبلی کی باز پُرس سے کیونکر ٹ نجات ... گردن مین اپنی طوق پڑے ہین گناہ کے
سودائے اہا سر مین دل مین جنون ہی جگر مین داغ ... سو آفتون مین جان پڑی تمکو چاہ کے
یا خاک آئے مجمع محشر نگاہ مین ... دیکھے ہین ہمنے رنگ تری جلوہ گاہ کے
ہیتے ہین آج موت سے میری جھڑک کے دو ... ہٹ آنہ پاس بسمل تیغ نگاہ کے
ب مین چلا تو ساتھ تڑپنے مرا دیا ... جب وہ چلے تو ساتھ ہوئے فتنے راہ کے
ڑتے ہین جگنو بنکے شب غم مین ہر طرف ... اُٹھتے ہین کچھ شرر جو مری برق آہ کے
ماتی یہی ہین گر تری نیرنگ سازیان ... بدلینگے لاکھ رنگ تری جلوہ گاہ کے
غ بہشت آنکھو نمین رضوان کی خار ہے ... دیکھے جو رنگ ڈھنگ تری جلوہ گاہ کے
ھوکے مین انکے تیغ کو لپٹا لیا گلے ... صدقے ہم ایئون تری اس اشتباہ کے
سوا کسے کسے نہ کرینگی یہ شوخیان ... انداز ہین ستم تری نیچی نگاہ کے
پھر سٹ مین زار ہین وہ حسینونکے اسطرح ... گویا ستارے گرد چمکتے ہین ماہ کے

جناب میرزا محمد عسکری صاحب ستم لکھنوی شاگرد جناب یحییٰ لکھنوی

کہ آسمان دھوئین ہین یہ عاشق کی آہ کے ... ٹکڑے اوڑتے ہین بنکے جو ابر سیاہ کے
ب تک دیا کروگے قیامت مین تم جواب ... لاکھون سوال ہونگے دل دادخواہ کے
درین ضرور گھورینگے خلد برین مین شیخ ... تیور اگر یہی رہے انکی نگاہ کے
ما تون فلک کے آج اڑا دونگا مین دھوئین ... شعلے بھڑک رہے ہین مرے دل مین آہ کے
رچھی نظر سے دیکھ لیا جسکو مر گیا ... نہرے جہانمین ہین تری تیغ نگاہ کے
زبت ہماری سایۂ نرگس مین چاہیے ... مارے ہوئے ہین ہم کسی چشم سیاہ کے
سینے مین قتل ہوتا ہی دل دل مین آرزو ... جوہر غضب کے ہین تری تیغ نگاہ کے
نہا نہین ہون دشت نوردی مین اے جنون ... نالے شریک ہین مرے حال تباہ کے
دل کو ستم کے لے کے مکر جائینگے ضرور ... تیور یہ کہہ رہے ہین کسی کی نگاہ کے

جناب ابوسعید صاحب سعید مانکپوری طالب علم مدرسہ اسلامیہ سلون

آنکھوں سے خون روئیں نہ کیوں زخم کیطرح — چرکے جگر پہ کھائے ہین تیغ نگاہ کے
دھو دینے کو اشکِ شرم ہین موجود ای کریم — کیا غم اگر سیاہ ہین دفتر گناہ کے
شکوہ نہ تیر کا نہ گلا تیغ تیز کا — مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
عیش و طرب کا بزم مین آنکی جو ہای ہجوم — ہین جگمگٹے یہان بھی غم و درد و آہ کے
بوسے کی آرزو نہ تمنائے وصلِ یار — امیدوار ہم ہین فقط اک نگاہ کے
خود گردشِ فلک سے پریشان ہی سعید — حاصل تمھین ستانے سے اس بیگناہ کے

جناب جوالاناتھہ صاحب سعد از کیمپ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ

پھونکے گی میری آتش سوز درون تجھے — نکلے فلک کبھی یہ شرارے جو آہ کے

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

ٹھہرے ہین چار سمت مری آنکی چاہ کے — سامان جمع کردے خدا اب نباہ کے
بیچین کر رہی ہین جسے دل کی شوخیان — مارے ہوئے ہین ہم اسی نیچی نگاہ کے
جوبن مین جو ابھار ہے اُسپر نظر نہین — انداز بھانپتے ہو ہماری نگاہ کے
لاکھا جما کے سُرمہ دیا خال بھی بنا — سامان یہ کیے مرے روزِ سیاہ کے
مجنون کی داستان سے بڑھکر جہان مین — چھپتے ہین سیکڑون مرے حالِ تباہ کے
نامِ ستم زمانے سے مٹ جائے یک بیک — نالے جو سُن لین آپ کسی دادخواہ کے
یہ بارِ ضعف سے نہین گردن خمیدہ ہے — ہین بوجھ سیکڑون مرے سر پر گناہ کے
منزل عدم کی پیش ہے غفلت کا ہو بُرا — سامان کچھ نہ جمع کیے زادِ راہ کے
کیونکر نہ ہو جنازے کی رفتار مین کجی — شمشاد کشتہ ہین کسی ترچھی نگاہ کے

جناب مہدی حسین صاحب شیفتہ لکھنوی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی دام ظلہم

بیخود ہین ایسے عشق مین اک شکلِ ماہ کے — واقف نہین طریق سے ہم رسم و راہ کے
کیون ابروونپہ بل ہین بُتِ کج کلاہ کے — انصاف ہو رہے ہین کسی دادخواہ کے
نظارہ تیرے عارضِ روشن کا جو کرے — جلوے نہ دیکھے بھولے سے بھی مہر و ماہ کے
محشر مین میرا آنکا ہوا جلد فیصلا — کچھ حوصلے نہ نکلے دلِ دادخواہ کے

دل بھی ہے بیقرار جگر بھی ہے مضطرب
نخچیر دونون ہین تری تیر نگاہ کے

مصرع یہ دل کو تھام کے پڑھتے ہین شیفتہ
مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

جناب مرزا محمد مشرف یار خان صاحب مشرف گلشن آبادی

سب تیر صرف ہوگئے انکی نگاہ کے
اب ای مشرف مزے ہین دل دادخواہ کے

مجھسے کشیدہ دل دل مضطر سے تم خفا
آفت مین جان ہے مری جان تمکو چاہ کے

خون ہوگئے حسرتین بھی نکلجائین اتو خوب
لخت جگر تو ساتھ نکل آئے آہ کے

امید مل کے یاس سے اس دلکو کیون نہ رو
یالے پڑا ہے جو کہ تمھاری نگاہ کے

دل آہ کرکے سہم گیا کانپنے لگا
کیون ہاتھہ یاد بھول گئے عذر خواہ کے

ڈرتے رہین وہ چرخ تلون مزاج سے
آخر تو دن پھرینگے کسی بیگناہ کے

چپ ہون جو اس ستم پہ تو مین کرم مرا
ہے چرخ ایک آہ کا آپ ایک آہ کے

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ و جلیل بھگوانپوری متصل مظفرپور

کچھہ کام ہی نہین ہے بجز آہ آہ کے
عاشق ہوئی ہین جبسے ہم اک رشک ماہ کے

چار آنکھین کرکے اوبت عیار بات کر
مارے ہوئے ہین ہم تری ترچھی نگاہ کے

تڑپا کیا یونہین مین شب و روز ہجر مین
پرسان نہ تم ہوئے مرے حال تباہ کے

دل ہاتھہ سے گیا مرا افسوس شیفتہ
پچھتا رہا ہون اس بت کافر کو چاہ کے

جناب رگھوناتھہ پرشاد صاحب شاد از شکوہ آباد

کیا خوب انسے آنکھہ لڑے اور دل پھنسے
مجرم بنے عوض مین پرائے گناہ کے

گھونگھٹ کی اوٹ کرکے مجھے دیکھہ تو لیا
قربان تیری چال کے صدقے نگاہ کے

انکو ہمارا جذبہ دل کھینچ لائیگا
کچھہ غم نہین اثر جو گئے اپنی آہ کے

جناب محمد عبد الرحمن صاحب شریف ساکن تنبور

عبرت سے قیس و وامق و فرہاد کشتے مین
قصے عجیب ہین مرے حال تباہ کے

ای طالبان چشمہ آب حیات آو
موجود ہے وہ سائے مین زلف سیاہ کے

جناب پنڈت گوکل پرشاد صاحب شرما شاگرد جناب بابو ہرچند صاحب ساکن آگرہ

یہ زخم دشمنون کو بھی ہرگز نہو نصیب ؎ شمشیر سے بھی زخم ہین کاری نگاہ کے

جناب گیندن لعل صاحب شوخ از قصبہ کھا تولی ؎

مرہم کا پھاہا رکھتا ہے جراح کس لیے ؎ یہ داغ ہین دیے ہوے اک رشک ماہ کے

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق مقیم ببمبئی شاگرد جناب شاکر رامپوری

رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے ؎ شرمندگی سے عذر کرون جب گناہ کے
کیا خوف انکو خنجر و تیر و سنان کا ہو ؎ کشتے ہین جو کہ آپ کی تیغ نگاہ کے

جناب پنڈت سریرام صاحب صرصر از قصبہ کھا تولی ؎

ہمسے ملو تو خاک بھر و چشم غیر مین ؎ دروازے پہلے بند کرو اشتباہ کے

جناب نعیم الحق صاحب ضو شیخپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

زخمی نہ تیغ کے نہ چھری کے نہ تیر کے ؎ مارے ہوے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
آشفتہ حال حضرت ضو شوق دید مین ؎ پھرتے ہین روز گرد تری بارگاہ کے

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق مدرس مدرسہ تحصیلی مڈل قصبہ حسن پور ؎

مارا ہی بانکپن سے کسی کجکلاہ کے ؎ بسمل ہوے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
اک دم مین کر دیا تہ و بالا جہان کو ؎ قربان جاؤن یار کی ترچھی نگاہ کے
ہمتو نکالے جائین خدا کی یہ شان ہے ؎ مقبول ہون رقیب تری بارگاہ کے
برقع ہٹا دے رخ سے جو وہ غیرت قمر ؎ منہ پر اوڑین ہوائیان خورشید و ماہ کے
صبر و قرار و راحت و آرام لے گئے ؎ غمزے و دلال اس صنم کجکلاہ کے
کیا خوف ہو طلیق ہمین روز حشر کا ؎ ہم ہین غلام آل رسالت پناہ کے

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

پیری مین کیا بتائین مزے رسم و راہ کے ؎ پائے ہین ہمنے لطف جوانی مین چاہ کے
مین کیا بیان کرون شب فرقت کی سرگذشت ؎ شاہد ہین درد و غم مرے حال تباہ کے
آئی ہوئی ہے حشر کے میدان مین برات ؎ ہین اہتمام لیلی و مجنون کے بیاہ کے
مجھ غمزدے کی لاش وہ ٹھکرا کے کہتے ہین ؎ کیون بیوفا وہ کیا ہوے وعدے نباہ کے

رندو بنین شال تبرک تمام بال
رئیس جناب شیخ فضیلت پناہ کے

ہان پیشتر سے تھا مرا سینہ چھنا ہوا
ہین بیٹھا خدنگ تمھاری نگاہ کے

رندان بادہ خوار کو سوجھی ہین مستیان
ٹکڑے فلک پہ دیکھ کے ابر سیاہ کے

لاکھون مین انتخاب کیا انکو دیکھ کر
قربان جائین آپ ہم اپنی نگاہ کے

خاکے تمھارے نقش کف پا کی دیکھ کر
نقشے بگڑ گئے ہین رخ مہر و ماہ کے

جھلکی دکھاکے عارض گلرنگ کی ہمین
پھولون سے تمنے بھر دیے دامن نگاہ کے

تنہا نہ جائین جان کو لیجائین اپنے ساتھ
پلٹین جو دل سے تیر تمھاری نگاہ کے

ہم سے تو کچھ بیان کرو اپنا ماجرا
عابد فریب کھائے ہین کسکی نگاہ کے

جناب منشی غلام مصطفے صاحب عقیل متوطن سلون شاگرد جناب جلیل مانکپوری

غیرون سے میرے آگے اشارے نگاہ کے
مارو نہ تیر دل پہ کسی بیگناہ کے

کیا کیا کنوین جھنکائے ہین اس عشق نے مجھے
پچھتا رہا ہون یوسف ادا انکو چاہ کے

سنبل ہے باغ مین جو پریشان کیا سبب
اوصاف کیا سنے تری زلف سیاہ کے

کیا احتیاج خنجر و تیغ و خدنگ کی
کشتے ہین ہم تو یار تمھاری نگاہ کے

افسوس جنکے واسطے مین خاک ہو گیا
پرسان وہی نہین مرے حال تباہ کے

اس در کے جب سے خاک نشین ہو گئے عقیل
پائے خطاب ہمنے گدا ہو کے شاہ کے

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس مڈل اسکول چارسدہ شاگرد جناب [illegible] لکھنوی

خوگر جو تیرے عاشق مضطر ہین آہ کے
گویا کنوئین مین گر پڑے یہ تمکو چاہ کے

تو تم کہے ابھی تو یہ سب دم مین جی اٹھین
کشتے پڑے ہین جو تری ترچھی نگاہ کے

کیا تاب آفتاب جو آنکھین ملا سکے
یہ سامنے نہ آئیگا اس رشک ماہ کے

پلکون نے تیری آنکھ کو گھیرا نہین ہے یہ
صوفی پڑے ہین گرد کسی خانقاہ کے

تھے گرچہ ہم فقیر مگر ہو گئے غنی
خادم بنے ہین جب سے رسولونکے شاہ کے

جناب جبارون صاحب عتیق

دو دن بھی تو ادا نہ کیا حق دوستی
کیا خوب تمنے سمجھے ہین معنی نباہ کے

کیا ہمسری کرے تری ای آفتاب حسن | ہین چھائیون پہ چھائیان چہرے پہ ماہ کے
ہی لازوال فقر کی دولت خدا گواہ | ہین کب فقیر دست نگر بادشاہ کے

جناب منشی رام سروپ صاحب عزیز شاگرد جناب فدا اسعیٹوی

طالب نہ زر کے اور نہ ہم عز و جاہ کے | امیدوار ہین تری سیدھی نگاہ کے

جناب مولوی علی محمد صاحب علیم متوطن کانپور حال مقیم برہانپور

احسان ہو سر پہ آپ کا اس خیر خواہ کے | خنجر گلے پہ پھیریے مجھ بے گناہ کے

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از قلعہ وار

ہر شب بلائے تازہ کا رہتا ہے سامنا | جیسے پھنسے ہین پھندے مین زلف سیاہ کے
تکیہ کلام ہی ترے عشاق کا یہی | مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

جناب عبد الغنی خانصاحب غنی شاگرد جناب حامی گورکھپوری

اے دل تھا فراق مین کس شب ماہ کے | نالے بلند رات ہوئے آہ آہ کے

جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب فریاد شاگرد جناب شاد از اجین

ہم تم پہ جان دیتے ہین تم غیر پر فدا | انداز یہ نہین ہین سر جان نباہ کے
کہنے ہین دو نو زلفون کو وہ رخ پہ چھوڑکر | دیکھو تو ہالہ بن گیا کیا گرد ماہ کے
کرتے ہین قتل چشم سے پامال چال سے | قربان انکی چال کے صدقے نگاہ کے
ایمن ہین خوف حشر سے فریاد اسلیے | مداح ہین ازل سے شہ دین پناہ کے

جناب شیخ حسین علی صاحب فرط گورکھپوری شاگرد جناب وفور گورکھپوری

رخ سے یہی اشارے ہین خط سیاہ کے | قبضے مین روم ہو گیا ہندی سپاہ کے
دل بھی رقیب ہو گیا اس بت کا ایخدا | تیور پھرے ہوئے ہین ہمارے گواہ کے
یوسف کو مول لے کے کیا قید بحیظ | توقیر کیسی کی تھی زلیخا نے چاہ کے

جناب صدیق احمد صاحب وگار پانی پتی خلف جناب مولوی جان محمد صاحب انصاری

چاہ دقن کی چاہ مین کیا ہو وگار غرق | مضمون باندھتے ہو جو دن رات چاہ کے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی اسسٹنٹ گینگ انچوکیشنل کلب لکھنو شاگرد جناب امیر مدظلہ

[illegible] گیا ہون غم [illegible] | دن رو رو کاٹتا ہون مین [illegible]
[illegible] تری زلف سیاہ | اترے نہین گلے کبھی بخت تباہ
[illegible] محبت کی چاہ | اور ہم شب فراق کو کاٹین [illegible]
[illegible] جفا و وفا کا حال | دیکھے جو کوئی آپ سی کچھ [illegible]
[illegible] | خو [illegible] مین ہم تو زاہد [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] آپ ہون [illegible]
[illegible] | [illegible] آئے کبھی [illegible] آہ
[illegible] | [illegible] نصیب [illegible] سیاہ
[illegible] | مارے ہوئے ہین ہم [illegible]
[illegible] داغ شب [illegible] | [illegible]

جناب قمر الدین صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب نظم لکھنوی

[illegible] اس تنگ راہ | لگے [illegible] فلک پہ وہ ابر سیاہ
[illegible] دل [illegible] | پیوست ہین خدنگ جو ترچھی نگاہ کے
[illegible] دن مین [illegible] | نالے بلند ہین یہ کسی دادخواہ کے
[illegible] عاشقو نکو شب ہجر کا ملال | [illegible] طول یار کی زلف سیاہ کے

جناب محمد نعیم صاحب [illegible] قصبہ کرسی کے

[illegible] اس [illegible] | جلدی نظر پڑے وہ مین تمام نگاہ کے
[illegible] ذرا تو دل مین [illegible] | دل کو دکھاے نہ کسی بیگناہ کے
[illegible] قمر [illegible] | بندہ عاشقو نین رسالت پناہ کے

جناب مولوی محمد قمر الدین احمد صاحب قلم کرسوی شاگرد جناب [illegible]

[illegible] زلف سیاہ | مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
[illegible] کعبہ [illegible] | جاروب کش ہین ہم بھی کسی بارگاہ کے

جناب تاج الحق صاحب کوکب تیخوری شاگرد جناب داغ دہلوی

کہتے ہین [illegible] دل ہے مضطر | [illegible] نگاہ
یہ آپکی خطا نہین جو پھر گئے حضور | یہ سب قصور ہین [illegible] بخت سیاہ کے
[illegible] ہین اے کریم شب [illegible] | کوکب رہی جناب رسالت پناہ کے

جناب مولوی کاظم علی صاحب کاظم رئیس قصبہ کرسی محلہ قاضی ٹولہ

صورت عاشقون کی نمایان ہے درد دل | محتاج یہ نہین ہین کسی کی گواہ کے
[illegible] وہان دو گیا ہوا | جس دم نکلینگے حشر مین دفتر گناہ کے

جناب علامہ سید [illegible] صاحب [illegible] برادر جناب سید [illegible]

دل دیکے ہمکو داغ جدائی ہوا نصیب | [illegible] ہین اس بت ظالم کو چاہ کے
[illegible] | [illegible] ہم ہین کشتہ کسی کج کلاہ کے

جناب [illegible] احمد خان صاحب [illegible] خلف جناب محمد نثار احمد خان صاحب [illegible]

اٹھتی ہین جا بجا تری شیدا پہ انگلیان | غم سے ہلال ہوگیا مین [illegible] چاہ کے
کہتے ہو بار بار ہمین چاہتے ہین [illegible] | پہچانتے ہین ہم بھی اشارے نگاہ کے

جناب محمد عبد الاحد صاحب [illegible] لکھنوی شاگرد جناب محبوب [illegible] صاحب [illegible]

فتنے بھی ساتھ ساتھ ہین گرد راہ کے | [illegible] کسی کی نگاہ کے
وہ دل مین آ رہے [illegible] رکے | [illegible] مردم دیدہ [illegible] آہ کے
[illegible] بھی ہو [illegible] آپ کے | ہم منتظر ہین لطف و کرم کی نگاہ کے
[illegible] قیامت [illegible] | [illegible] راہ کے
سایہ اگر پڑے تری زلف سیاہ کا | پھر اور رنگ [illegible] مری بخت سیاہ کے
[illegible] کا خون ہوا ہوگا [illegible] آہ | جو دل [illegible] ہوئی ہین تمہاری نگاہ کے
کیسا فلک [illegible] کا دل بھی ہلا دیا | قائل حضور اب تو ہوے میری آہ کے
رحمت کا دیکھنا ہو اگر لطف زاہدو | ہو جاؤ [illegible] ساتھ ہمارے گناہ کے
دشمن کے ساتھ تم جو نظر آتے بام پر | ہوتا پھر اور داغ [illegible] دل مین ماہ کے

جناب شیخ کریم بخش صاحب ماہر سوداگر گورکھپوری شاگرد جناب احسن

کم ہو گئے جو حوصلے نہ دلِ وصل خواہ کے
بس بس دکھائیے نہ کرشمے نگاہ کے

ستار کائنات کا ہو نہیں گناہگار
محشر کے دن کھلینگے نہ دفتر گناہ کے

مجھسے کسی کے سامنے ہو شکوہ فراق
ای بیوفا یہ کام نہیں خیرخواہ کے

زلفِ درازِ یار سے ہم کرکے سلسلہ
امیدوار ہو گئے روزِ سیاہ کے

ای آسمان دکھا نہ ہمیں اپنا بانکپن
مارے ہوئے ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے

تیغِ ستم سے مجکو ڈراؤ نہ بار بار
پیچھے بہت پڑو نہ کسی بیگناہ کے

حد سے بڑہا ہی ماہرِ خستہ جگر کا ضعف
کرتا ہی دردِ ہجر کی ناتین کراہ کے

جناب مقبول احمد صاحب مقبول از ریاست بھوپال

جو دیکھتا ہو جلوہ تری جلوہ گاہ کے
قربان ہزار دل سے ہم اسکی نگاہ کے

دیکھے یہ رنگ حشر مین اسکی نگاہ نے
اب بند ہو گئے ہین ہر اک دادخواہ کے

محشر مین حیف دل بھی مرا چھین کر گیا
بدلے مین اسکو دیکے تیور نگاہ کے

دیکھا جسے جلا کے اُسے خاک کر دیا
تیر نگہ مین زہر ہین کچھ میری آہ کے

بیتاب ہو گئے ہین غیر سے اقرارِ وصل کے
تیور یہ کہہ رہے ہین تمھاری نگاہ کے

زاہد سے اور ہم سے ہو کس طرح پھر نباہ
ہم رند ہو گئے دیر کے وہ خانقاہ کے

کانپے زمین نہ نالوں سے مقبول خوف سے
ڈر ہے کہین اڑو نہ فلک ساتھ آہ کے

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش منگیری

سہتے ہین ظلم یار کی الفت نباہ کے
ٹھہرے قصوروار فقط اسکو چاہ کے

حرمان و یاس و حسرت و درد و غم و الم
یہ سب ہیں ایک مین مری حالِ تباہ کے

خود ہو گئے مضطرب وہ جلے آہ میری کے
صدقے ہون کیون نہ اپنی اثردار آہ کے

صبحِ شبِ وصال جو رخصت وہ ہوا
پہلو مین رہ گیا دلِ نالان کراہ کے

جناب رام ناتھ صاحب متھور کھتری ساکن متھرا اسیر جناب مسرور

لیٹے جو یاد آئے تمھاری نگاہ کے
دل پر الٹ الٹ کے لگے تیر آہ کے

سینے پہ لوٹتی ہین مری سانپ رات بھر
آتے ہین پیچ یاد جو زلفِ سیاہ کے

دونون کو عشق نے ترے داغی بنا دیا
لائے کے رخ پہ داغ ہے سینے پہ ماہ کے

قاتل خدا کے واسطے اک ہاتھ اور بھی
بسمل تڑپتے ہین تری تیغِ نگاہ کے

جناب موسیٰ میاں صاحب تال گھڑی ساز از برہانپور شاگرد جناب ناکر

دیکھے جو ظلم الفتِ زلفِ سیاہ کے
زنجیر پاؤن پڑنے لگی بیگناہ کے

دنیا کی کچھ خبر نہ زلیخا کو رہی
سودا ہوا یہ حضرتِ یوسف کو چاہ کے

میخانے مین ہجوم ہے رندون کا آجکل
آئی بہار شور ہین ابرِ سیاہ کے

جناب مولوی سید آل نبی صاحب مضطر شاگرد جناب تسنیم موطن [illegible]

ذبح ہوئے کے میری شہادت کو حشر مین
ذرے جو مہربان ہوئے قتل گاہ کے

تیرِ جفا سے کرتے ہین عاشق کے دل مین راہ
صدقے حضور آپ کی اس رسم و راہ کے

ایمان یا جہان مین ہی جلتا ہوا عمل
بن بیٹھے فقیر کسی تن لفت کے

جناب رام چرن لال صاحب مشتاق شاگرد جناب حلیم [illegible]

دکھوں پر ہوتے ہین مصیبت [illegible]
ہین رنگ ڈھنگ [illegible]

مشتاق [illegible] شوق [illegible]
[illegible]

جناب حافظ احمد علی صاحب ماہر [illegible] جناب فگار [illegible]

[illegible]
[illegible]

جناب شیخ فدا علی شیخ غفور [illegible] صاحب مجیب از [illegible]

[illegible] مجیب [illegible]
[illegible]

جناب محمد فضل اللہ صاحب ناظر ازہامی از فتحپور

کیا فائدہ ہے قتل سے مجھ بیگناہ کے
پیدا کرے گا اثر خون کبھی آہ کے

تعظیم شیخ جی کی بہت کیجئے مگر
بیچارے رہنے والے ہین یہ خانقاہ کے

ہر سمت جلوہ دیکھتا ہوں تیرا یار
قربان کیون نہ جاؤن مین اپنی نگاہ کے

ساری خدائی آنکھ کے [illegible]
کچھ عذر بھی سنی نہ گئے دادخواہ کے

عریان عدم سے آئی تھی عریان ہی چلا ہے
پابند ہم ہوئی نہ کبھی زاد راہ کے

دشت و جبل میں آگ لگی ایک آن میں
دیکھے اثر حضور ناظر کی آہ کے

جناب منشی عبداللہ صاحب ناجی کلرک ریونیو سروے آفس ساکن بلہاری

ٹکڑے جگر ہوا ہے مرا صورت کتان
یادش بخیر بخیہ ہیں آل نشنک ماہ کے

جناب محمد عبدالغفور خانصاحب واثق صدر ایوب محل متوطن بلاری

امیدوار ہیں جو تری بارگاہ کے
طالب نہیں وہ دولت دنیا و جاہ کے

دل کے ٹکڑے مثل کتان ہو گیا تمام
آیا جو سامنے میں کسی رشک ماہ کے

جناب واجد علی صاحب وحید کرسوی شاگرد جناب قمر

تیر نظر نے تیرا اجل کا کیا ہی کام
مارے ہوئے ہیں ہم کسی ترچھی نگاہ کے

ہاں مرغ روح و طائر دل ایسا لوٹتا
پھندے میں جو نہو تری زلف سیاہ کے

جناب منشی دلیپ سنگھ صاحب ہوش از تھانہ بھون شاگرد جناب واحد

عاشق ہوئے ہیں جب سے کسی رشک ماہ کے
کچھ مشغلہ نہیں ہے سوا آہ آہ کے

آئے جو گھر میں وہ مرا اندھیر ہو گیا
یہ سب فساد ہیں مری بخت سیاہ کے

جناب جمیل احمد صاحب ہوش شیخوپوری شاگرد جناب نشتر غازیپوری

عاشق ہیں ہم نہ رخ کے نہ زلف سیاہ کے
شیدا ہیں ایک تری ترچھی نگاہ کے

جناب عبدالقادر خانصاحب ہمدل خلف عبدالرحمن خانصاحب ہوبالی

دلکو جلا کو سینے کو چھلنی بنا دیا
قربان جائیے تری ترچھی نگاہ کے

جناب میرزا ذاکر حسین یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ہو لاکھ ہی جو دل نے صدا دی کراہ کے
نعرے کدھر بلند ہیں یہ آہ آہ کے

پردہ ہٹا ہٹا کے ادھر دیکھتا ہے کون
آتے ہیں کس طرف سے یہ ناوک نگاہ کے

ہاتھوں پہ دل لیے ہوئے آئیگا حشر میں
اسدن یہ ٹھاٹھ ہونگے تری دادخواہ کے

پوشیدہ کر دیا حال ہمارا جو غیر سے
ممنون ہم ہیں خلق میں روز سیاہ کے

یوں جنبہ زخم دل میں نہیں بخیہ کی نشان
مارے ہوئے ہیں ہم کسی ترچھی نگاہ کے

میخانے ہو کی دیر سے سیدھی لگی ہے راہ
اے شیخ راستی میں ہی خانقاہ کے

مقدار دیکھنا ہی مجھے تیری عفو کی
پشتارے اپنے ساتھ لیے ہوں گناہ کے

کب جانتا تھا ایسی آن بان فلک
انداز اور ہی ہیں کسی کجکلاہ کے

کہتا ہے دل انھیں کیسی اظہار عشق میں
بگڑے ہوئے ہیں رنگ ہمارے گواہ کے

آنکھوں سے اشک درد جگر دل کا اضطراب
اتنے گواہ ہیں مرے حال تباہ کے

موقوف عشق کچھ نہیں ابرو پہ تجھ سے یار
سچ پوچھیے تو ہیں یہ کرشمے نگاہ کے

جناب ڈاکٹر محمد عبدالغفور صاحب تمیم از شفاخانہ دیوہ

یہ لوٹتے ہیں ہوش و خرد بیگناہ کے
ناز و ادا حضور کے ڈاکو ہیں راہ کے

ناحق ہی مجھ پہ اور سہی لفت کا اتہام
صدقے حضور آپ کے اس اشتباہ کے

تعظیم آبلونکی یہ ہوتی ہے دشت میں
جھک جھک کے چومتی ہیں قدم خار راہ کے

شعر و سخن کی قدر رہی باقی نہیں تمیم
ملتا ہے کیا صلے میں بجز واہ واہ کے

جناب سید محمود علی صاحب موسوی یاور شاگرد جناب سعی مرد ہوی

دل جس کسی کی تیغ کی آئی نہ میرے یار
کیا ہیں ہی حضور طریقے نباہ کے

مژگان بہانہ ہیں مردم دیدہ کی حفظ کو
دستی کھڑی ہوئے ہیں برابر سپاہ کے

دلکو جگر کو توڑ کے سن سے نکل گیا
قائل ہیں ہم تو آپکی تیر نگاہ کے

جناب بھیر گدیال صاحب یاد متوطن رودن کا شاگرد جناب تسلی لکھنوی

تیری نگاہ ناز تو تیر قضا نہ تھی
کیوں مر گئے ہزاروں تڑپ کے کراہ کے

اے ناصحو مقصور ہے جب اسکی ذات پاک
پھر سود جھگڑے ہیں یہ ثواب گناہ کے

جناب محمد یوسف صاحب یوسف کلارک مدرسہ آفس کراچی بندر سندھ

آیا نہ ہاتھ کچھ ہمیں افسوس کے سوا
الفت تو ہمنے دیکھ لی تم سے نباہ کے

ہمکو جلا سکینگے مسیحا نہ زینہار
مارے ہوئے ہیں ہم کسی ترچھی نگاہ کے

جناب منشی محمد حسین الدین احمد خانصاحب آتش شاگرد جناب آہ و جناب امیر

ہر روز صبح کرتے ہیں شب بھر کراہ کے
کیا کیا مزے اٹھاتے ہیں ہم تم کو چاہ کے

* یہ غزلیں دیر میں آنے سے بے ترتیب درج ہوئیں *

آثار اب نظر نہین آتے نباہ کے — انداز اور ہی ہین تمھاری نگاہ کے
اک تیر تھا کہ دل سے جگر تک اتر گیا — قربان جائیے تری ترچھی نگاہ کے
اُس بُت کی آگ ایک نہین چلتی جتن کیے — ہر چند سو ثبوت ہین حالِ تباہ کے
اُس کے آگے بول گئی حشر مین زبان — گویا کسی نے سی دیے لب دادخواہ کے
یہ غم سنا دیتا ہی رنگینی سب خوشی — قاتل قرار پاؤ گے تم بیگناہ کے
سب کو کنوئین جھنکاتی ہے الفت مگر اثر — یوسف کے جی سے پوچھیے مزے کوئی چاہ کے

جناب محمد عبدالرزاق صاحب راجی مدرس مدرسہ منصور

تجلی طواف کرتی ہے اس نور زار کا — ماری ہوئی ہین ہم کسی ترچھی نگاہ کے
راجی فراق یار کا مین طول کیا لکھون — گو شب ہے سال روز برابر ہے ماہ کے

جناب منشی محمد عبدالمجید صاحب مجید کرتوری حال ملازم فوجداری علیگڈھ

شعلے نکلتے ہین جو مری دل سے آہ کے — کہتے ہین وہ یہی تو نتیجے ہین چاہ کے
تیری ستم کی حد نہین کچھ اے ستم شعار — کشتے پڑے ہین سیکڑون ترچھی نگاہ کے

جناب منشی محمد عبدالرحمن صاحب نیر وکیل ہلی شاگرد جناب تاجی

دیکھو اثر ہین یہ مری پُر سوز آہ کے — آخر کو داغ پڑ گئے سینے مین ماہ کے
سیدھی نہو نگی تا بقیامت کبھی دو لون — ماری ہوئی ہین جو کسی ترچھی نگاہ کے
رغبت نہ حور سے ہے نہ پری سے کچھ غرض — شیدا ہو نیر آپ ہین کس رشکِ ماہ کے

جناب منشی محمد ناظر حسین صاحب نظیر مچھلی شہری شاگرد جناب حضرت علیم

اس خاک مین ملے ہین ہزارون دل و جگر — ذرّے چمکتے ہین تری جلوہ گاہ کے
برسات ہی مین ساغر مے کا نہ دور ہو — مشتاق رند رہتے ہین ابر سیاہ کے

جناب حکیم محمد احمد اللہ صاحب واثق جلیسری شاگرد جناب عطا

آہ و فغان ہم آپ سے کرتے نہین کچھ — ظالم تقاضے ہین یہ دل دادخواہ کے
واثق جو راہِ عشق مین رکھتے قدم — تو پہلے سیکھ لے وہ طریقے نباہ کے

مصرع طرح

پرچہ پہونچنے ہی اِس طرح مین (میرا کہنا وہ مان لیتے ہین) مان قافیہ۔ لیتے ہین ردیف
۱۵۔ مارچ تک اس طرح مین (ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے) رات قافیہ۔ ہے ردیف

مولود مسعود

ہمکو یہ معلوم ہوکر نہایت خوشی ہوئی کہ قدیمی قدردان پیام یار عالیجناب سید شفیع احمد خانصاحب بہادر نیتر رئیس اعظم فریدآباد کو خداوند تعالے نے اپنے فضل سے فرزند ارجمند عطا کیا۔ ہم تہِ دل سے مبارکباد دیتے ہین۔ اور دعا کرتے ہین کہ خدا والدین کے مبارک سایے مین اسکو عمر طبعی کو پہونچائے۔ اور قوم کے حق مین ایک مفید شخص ثابت کرے۔ آمین۔
شاید ہم آئندہ تاریخ بھی اِس ولادت کی درج کرین ؎

اوریجنل اوپیرا کمپنی بمبئی

یہ پہلا مرتبہ ہے کہ پیام یار کے قیمتی اوراق پر اس تھیٹر کمپنی کی متعلق خیالات ظاہر کیے جاتے ہین۔ گو پیام یار ایک شعر و سخن کا پرچہ ہے اور اُسکا میدان عشق و عاشقی تک محدود ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھیے تو عشق و عاشقی کے موجودہ زمانے مین تماشے کی کمپنیان بہت بڑی ہیرو ہین۔ یہ کمپنی ایک ہفتہ سے ہمارے لکھنؤ مین اپنے دلفریب تماشون سے محظوظ کر رہی ہے۔ اسنے سات آٹھ مہینے سے پیشتر ایک عالیشان اسٹیج اپنی عالی ہمتی سے گول دروازے کے سامنے بنوایا تھا لوگ ہمہ تن اسکے منتظر تھے۔ خدا خدا کرکے آخر اسنے تماشے شروع کر دیے۔ مالک کمپنی بہت بڑے عالی ہمت ہین کارروائی نہایت ہی ضابطہ اور اصول سے ہوتی ہے پردہ اور سامان بہت اچھا ہے اسکے ایکٹر عموماً سب اپنی پارٹ نہایت لیاقت سے کرتے ہین خصوصاً مسٹر نوروزجی بہت لائق شخص ہین۔ انکا ڈریشن بہت ہی باثر ہین۔ انکی مذاق گفتگو تحسین کرا دیتی ہے خورشید جی ایکٹر کامک پارٹ مین بہت ہی اچھے ہین۔ سیٹھ کا پارٹ نقل مین تو کمال کرتے ہین۔ آئندہ شاید ہم مفصل کچھ لکھ سکین ؎

اطلاع ضروری
چونکہ عقد الجواہر مین بعض مقامات پر ترمیم مناسب سمجھی گئی ہے امید ہے کہ اس سے پہلے جن معززین کے پاس کتاب پہونچ گئی ہو وہ براہ مہربانی اطلاع فرمائین تاکہ ترمیم کے اجزا انکی خدمت مین بھیج دیے جائین
المشتہر
شیخ تصدق احمد محرر تنقیحات پریانوان ضلع پرتاب گڈھ اودھ۔

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزین

چیزین لکھنؤ کے سوا کہین نہ ملینگی - جن تدن اس کو بھی چین تو ہو گئے دام
خرچ ہونگے - لکھنؤ کو ان چیزون کے ساتھ شہرت ہے - اور یہی اشتہار
ایسا اثر رکھتی ہین کہ لکھنؤ سٹ گیا مگر اسکے نام کو روشن کیے ہوے ہین
ویلیو پے ایبل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی -
پان مین کھانے کی خوشبودار گولیان جو بہت عمدہ تمباکو کے خالص ست
... مشک عنبر وغیرہ مقوی و مفرح اجزا سے مرکب کرکے
... ایک خوراک کے موافق بنائی جاتی ہین - نہایت عمدہ
... فی روپیہ ۲ تولہ - قوام انھین گولیون کا فی روپیہ ۲ تولہ
تھان چکن بیلدار نہایت عمدہ ہر قسم کی بیل کے - [illegible] سے [illegible]
تھان چکن بوٹہ دار ہر قسم کے بوٹے کے نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible]
دوپٹہ چکن - بیلدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک -
رومال چکن - عرض طول برابر بیلدار و بوٹہ دار طرح طرح کے [illegible] سے [illegible] تک -
ساری چکن نہایت عمدہ بیلدار و بوٹہ دار ہر ایک وضع کی [illegible]
پائجامہ چکن بیلدار و بوٹہ دار - [illegible] سے [illegible] تک -
مشروتی ساخت لکھنؤ کی نہایت عمدہ - [illegible] سے [illegible] تک -
کلاہ دو پلی ٹوپی و پھندہ و پیچی وغیرہ - [illegible] سے [illegible] تک -
کلاہ چوگوشیہ سیاہ مخمل کی سلمہ و ستارہ کا کام نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک -
کلاہ کشتی دار - دہلی کی وضع کے کام کلابتون - [illegible] سے [illegible] تک
فرد رضائی مین سلمہ جالدار و بوٹہ دار - [illegible] سے [illegible] تک -
لحاف مین سلمہ بیلدار و بوٹہ دار [illegible] سے [illegible]
پلنگپوش جھاڑ دار خوشرنگ - [illegible] سے [illegible]
روغن عروس یعنی عطر عروس کی ایسی پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے کہ فی آنا [illegible] و [illegible]
الائچی مسہل پکا - ایک الائچی کھلا دیجیے اور پھر اسکی قوت کی تاثیر دیکھیے - فی [illegible]
... ناک مین پہننے کی مرصع فی [illegible]
ساز قلمدان - لکھنؤ کا حصہ ہے - جالی وغیرہ کا کام بنا ہوا فی [illegible]
... جسکی زنجیر و نمین پان کی کلیان لگی ہوتی ہین - فی [illegible]
کنگھی ... زنانہ و مردانہ - فی [illegible] تک -
انگوٹھی ... نہایت مفید ہوتی ہے - ہر وقت پہنے رہیے - فی [illegible]
علاوہ اسکے ہر قسم کا مال روانہ ہو سکتا ہے اگر ناپسند ہو واپس کیا جائے -
محصول ڈاک ذمہ خریدار کے -

المشتہر
حاجی محمد یوسف - ... چوک
دوکان - متصل مسجد ...

کارخانہ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ مین مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے - شائقین کو ضرور منگوانا چاہیے - اگر ناپسند ہو واپس کیجیے - محصول ڈاک ذمہ صاحب فرمائش ہے - جواب طلب خط کے ساتھ آدہ آنہ کا ٹکٹ ہونا چاہیے - ہر قسم کا مال مندرجہ ذیل قیمت نقد آنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجا جائیگا -

قیمت	عرض	طول	نام اشیا مع وضع و کام
[illegible]	۲ گرہ	۱۰ گز	تھان چکن کامدانی سنہری بیل بوٹہ دار نہایت عمدہ
[illegible]	〃	〃	تھان چکن اور اسکے گل بوٹون مین کامدانی کا کام -
[illegible]	〃	〃	تھان چکن بیل بوٹے دار -
[illegible]	〃	〃	تھان ململ زنانہ باریک مثل آب رواں -
[illegible]	〃	〃	تھان مشروتی ساخت لکھنؤ -
[illegible]	۱ گز	۳ گز	دوپٹہ کامدانی کی سنہری نہایت عمدہ زنانے -
[illegible]	〃	〃	دوپٹہ چکن اور اسکے گل بوٹون مین کامدانی
[illegible]	〃	〃	دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار زنانہ و مردانہ -
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کرتے چکن کے بیل بوٹہ دار سلے ہوئے طیار -
[illegible]	معمولی	معمولی	عبا یعنی جبہ سوتی و ریشمی چکن کی -
[illegible]	〃	〃	صدری سوتی و ریشمی -
[illegible]	〃	〃	پائجامے چھوٹی بڑی عمری کے -
[illegible]	〃	〃	کلاہ گول سوزنی مع کام کلابتون -
[illegible]	〃	〃	کلاہ زردوزی مخمل سیاہ سبز -
[illegible]	〃	〃	کلاہ چوگوشیہ کمخواب زربفت فیتہ دار
[illegible]	〃	〃	کلاہ چکن دو پلڑی و چوگوشیہ و مٹری و پیچی -
[illegible]	〃	〃	فرد رضائی مین سلمہ جالدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ -
[illegible]	〃	〃	پلنگپوش جھاڑ دار نہایت عمدہ -
[illegible]	〃	〃	لحاف مین سلمہ و مارکین بیلدار نہایت عمدہ -
[illegible]	〃	〃	تھان گلبدن مشروع نہایت عمدہ

علاوہ ازین - لکھنؤ کی نامی گرامی چیزین اور دوسرے شہرون کی نصف قیمت پیشگی آنے پر روانہ ہونگی - اور سوداگرون کے واسطے ایک آسان طریقہ یہ کیا گیا ہے کہ جس قدر مال زیادہ منگائینگے اوسی قدر کمیشن کم لیا جاویگا -

المشتہر
سید حسن شاہ - موسوی
لکھنؤ - ...

المشتہر - سید ... علی شاہ - ... امپیریل پریس لاہور

پیام یار

نمبر ۳ بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۰ع جلد ۹

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک مین چھپا

ضروری باتین

۱۔ پیام یار ماہوار شایع ہوتا ہے۔ قیمت عام سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و روساسے پانچ روپیہ سالانہ
۲۔ بغیر قیمت سالانہ پیشگی آئے ہرگز کسی کو روانہ نہین ہوتا۔ ایک نمبر بطور نمونہ ۲۔ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔
۳۔ ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ۔ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایات معاف۔
۴۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر ملنے سے ہو پر ہم [illegible]
۵۔ خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہون) عمدہ ہوگی درج کر دیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ ناپسندیدہ غزل داخل دفتر ہو جائیگی۔ ہان اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا۔ انتخاب یکسی کرتی ہے۔ پوری غزل کا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲ر اجرت دینے پر درج ہو سکتی ہین لیکن حسن کلام کا لحاظ ضرور
۶۔ ہر غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔
۷۔ اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر ۴ر زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اجرت ہر حال مین پیشگی لیجائیگی۔
العبد محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و پیام یار۔ چوک۔ لکھنؤ

ہومیوپیتھک طبیب

سلیس اردو زبان مین عمدہ کاغذ پر مجلد کتاب ہے۔ یہ وہ طریقۂ علاج ہے جسنے تمام یورپ مین بوجہ اپنے نفع اور کم قیمتی و قلیل المقدار ہونے کے بخوبی رواج پایا۔ اب ہندوستان کے اکثر مقامات مین اسکا رواج ہو چلا ہے۔ فی الحقیقت اس طریقۂ علاج سے اعلیٰ دوسرا طریقہ نہین ہے۔ ہر ذی شعور اس کتاب کی مدد سے صدہا امراض کی تشخیص کر سکتا ہے۔ علاوہ تاریخی حالات و خواص ادویہ کے از سر تا قدم معمولی امراض کا علاج درج ہے۔ اس کتاب کی ضرورت ہر شخص کو ہے۔ کوئی گھر اس کتاب سے خالی نرہنا چاہیے۔ قیمت فی جلد ۱ر محصول ڈاک ۱ر
درخواست خریداری یا قیمت کتاب بنام حکیم خادم حسین خان مالک کارخانہ قلمہائے انبہ و ہومیوپیتھک شفاخانہ ملیح آباد ضلع ہردوئی آنا چاہیے

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے۔ اسکی ناموری و مال کی عمدگی کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود معلوم ہو جائیگا۔ تعمیل فرمایش نقد روپیہ آنے پر یا ویلو پے ایبل ہو سکتی ہے۔ خط جواب طلب کے لیے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
تھان گلبدن سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱۴ گرہ	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل عمدگی نہایت نفیس	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان خبر جی ساخت لکھنؤ نہایت باریک	"	"	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible] گز	۲۰ گرہ	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول برابر	[illegible] گز		[illegible]	[illegible]
عبا چکن سفید خاص سرکاری اتقانات ہاتھ سے	۲۰ گرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پائجامہ چکن عمدہ مہری زنانہ و مردانہ	[illegible] گز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	۳ گز	۳ گرہ	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بوٹہ دار سلے ہوئے تیار	۱۴ گرہ	[illegible] گز	[illegible]	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ چکن ہر قسم سفید	۲ گرہ	۱۵ گرہ	[illegible]	[illegible]
کلاہ عرقچین جدید فیشن کے قابل	۱ گرہ	۱۵ گرہ	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی خلیت دار	"	"	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
فرد رضائی مین سلمہ جالدار و بوٹہ دار عمدہ	[illegible] گز	[illegible] گرہ	[illegible]	[illegible]
لحاف مین سلمہ دار مع صرف بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible] گز	[illegible] گز	[illegible]	[illegible]
پلنگپوش بھاری جالدار نہایت عمدہ	[illegible] گز	[illegible] گز	[illegible]	[illegible]
کلاہ زربفت و کمخواب بیلدار نفیس	[illegible] گرہ	۱۰ گرہ	[illegible]	[illegible]
کلاہ خلاین و چھینٹ و مخمل وغیرہ	"	"	[illegible]	[illegible]
کلاہ عرقچین مع کار کلابتون نئے فیشن کے قابل	۱ گرہ	۱۰ گرہ	[illegible]	[illegible]
بوٹ زردوزی بیلدار ستارہ نہایت عمدہ نئے فیشن کے قابل	"	"	[illegible]	[illegible]

گوٹہ نقرہ و طلائی ہر قسم کا فی تولہ [illegible] سے [illegible] تک۔ گولیان تسبیح خوشبودار نہایت عمدہ و تعداد کی فی روپیہ [illegible] تولہ۔ اور ریلایتی فی روپیہ [illegible] تولہ۔ محصول ایک تولہ سے ۲۰ تولہ تک [illegible]

المشتہر۔ محمد عاشق علی کارخانہ دار چکن۔ لکھنؤ۔ پاٹا نالا کلی

مصرع طرح پیام یار

میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد نواب صاحب رامپور خلد آشیان

مفت وہ کسکی جان لیتے ہین ؎ دے کے منہ مین زبان لیتے ہین ؎
آزمائش مین جان لیتے ہین ؎ خوب آپ امتحان لیتے ہین ؎
ناتوانی سے ہم حسینون مین ؎ چھانٹ کر دھان پان لیتے ہین ؎
فقرے فقرے مین دلپہ چوٹین ہین ؎ باتون باتون مین جان لیتے ہین
وصل مین کچھہ نہین نہین ہی نہین ؎ مانتے ہین تو مان لیتے ہین ؎
پیر ہوتے ہین جو شباب کے بعد ؎ تیر دیکر کمان لیتے ہین ؎
سوزِ دل اُس پری سے کہنے کو ؎ شمع سے ہم زبان لیتے ہین ؎
کس سے سیکھے ہین ظلم پوچھو تو ؎ کسکا نام آسمان لیتے ہین
ہر قدم پہ برنگِ نقشِ قدم ؎ دم ترے ناتوان لیتے ہین ؎
وصل مین بھی جھجک نہین جاتی پھیر کر منہ وہ پان لیتے ہین
کیون سراپا نہ جان ہون معشوق ؎ سارے عالم کی جان لیتے ہین ؎
دل تو لیتے ہین جان بوجھہ کے پھر بنکے انجان جان لیتے ہین ؎
دل بچے کس طرح حسینون سے دل کے سب چھین چھان لیتے ہین
میری ہر بات پر ہین سو سو عذر غیر کی خوب مان لیتے ہین
نقدِ دل دے کے مصرِ حسن سے ہم کیا چھبیلا جوان لیتے ہین ؎
یہ ملا اوجِ خاکساری سے ؎ کہ قدم آسمان لیتے ہین ؎
ہر گلوری پہ چھیڑ ہے شبِ وصل ؎ ہم یہ رخصت کا پان لیتے ہین
ہین زخم چوستے ہین وہ تیغ کیا مزے بے زبان لیتے ہین ؎
پھیر دین دل نہین جو انکو پسند کیون غریبون کی جان لیتے ہین

تاک کر دل مرا کہا کہ امیر ۔۔۔ ہم تو ایسا جوان لیتے ہین
ہم سند کے لیے لغت مین امیر ۔۔۔ فصحا کی زبان سے لیتے ہین

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب تسلیم و جناب امیر لکھنوی دفتر امیر اللغات

جسکو عاشق وہ جان لیتے ہین ۔۔۔ اسکی سختی سے جان لیتے ہین
روز وہ امتحان لیتے ہین ۔۔۔ روز لاکھون کی جان لیتے ہین
پھر وہ آج امتحان لیتے ہین ۔۔۔ دیکھین کس کس کی جان لیتے ہین
مین گیا وان تو بولے وہ آئے ۔۔۔ شب کو جو میری جان لیتے ہین
کھینچکر تیغ بولے ہے کوئی ۔۔۔ آج ہم امتحان لیتے ہین
وصل مین [illegible] کرتے ہین انکار ۔۔۔ مگر آخر وہ جان لیتے ہین
ہم چھپاتے ہین لاکھ شوق [illegible] ۔۔۔ پر وہ صورت سے جان لیتے ہین
کیا کہین دل پہ کیا گزرتی ہے ۔۔۔ غیر کی جب وہ جان لیتے ہین
کیا مین بوسہ [illegible] لون جب [illegible] ۔۔۔ منہ مین تیری زبان لیتے ہین
ہر گھڑی [illegible] ۔۔۔ عاشقون کی بھی جان لیتے ہین
واہ کیا لین دین ہے [illegible] ۔۔۔ دیکے بوسہ وہ جان لیتے ہین
آہ انکی بھی بے خبر [illegible] ۔۔۔ [illegible] امتحان لیتے ہین
تجھکو کیا [illegible] وقت [illegible] ۔۔۔ جان اک مہربان لیتے ہین
آنکھ لاتے کی دور سے اے شیخ ۔۔۔ میکدے والے جان لیتے ہین
ایک برچھی سی دل پہ لگتی ہے ۔۔۔ سانس جب ناتوان لیتے ہین
لوٹ جاتی ہے چرخ پر زہرہ ۔۔۔ جب وہ محفل مین تان لیتے ہین
خون ہوتا ہے دل مرا جب غیر ۔۔۔ ہاتھ سے تیرے پان لیتے ہین
خاک ملتا ہے عشقبازی مین ۔۔۔ چار دن خاک چھان لیتے ہین
چھوڑ دیتی بھی ہے جو شوخئ حسن ۔۔۔ ناز و انداز ہمان لیتے ہین
دل کو بانکی ادائین لیتی ہین ۔۔۔ غمزے عاشق کی جان لیتے ہین

اک کنارے پڑے ہین باغ مین ہم
کیا ترا باغبان سے لیتے ہین

جان نثاری کا گو صلہ وہ ندین
مگر احسان مان لیتے ہین

وہی کرتے ہین آمین کچھ ہی ہو
دُھن کے پکے جو ٹھان لیتے ہین

حسرتِ وصل اب چھپاؤن کہان
بات دل کی وہ جان لیتے ہین

دل مین کرتے ہین گھر دکھا کے وہ آنکھ
جبر سے یہ مکان لیتے ہین

وہ مری آنکھ دیکھ کر اے صغیر
آرزو دل کی جان لیتے ہین

جناب منشی معین الدین احمد خان صاحب اثر شاگرد جناب آہ و جناب امیر از دفتر امیر اللغات

اسکا کیا غم کہ جان لیتے ہین
وہ تو روز امتحان لیتے ہین

بات کیا ہے کہ بیر دشمن کی
آپ ہر بات مان لیتے ہین

وصل مین خون حسرتون کا دے
سر پہ کیون آسمان لیتے ہین

صلح کی بات پھر نہین سنتے
جنگ کی جب وہ ٹھان لیتے ہین

مانتے وہ نہین تو حضرتِ دل
آپ کیون انکی مان لیتے ہین

آتے جاتے نظارے لوٹین گے
اب یہین وہ مکان لیتے ہین

جھوٹی باتین تری ہین سحر کہ ہم
جاننے پر بھی مان لیتے ہین

دل تو کیا خوش ہو جھوٹے وعدون سے
ہان مزے اسکے کان لیتے ہین

وہ لگاوٹ کی آنکھ کہتی ہے
دیکھ اسطرح جان لیتے ہین

راہ چلتے وہ لوٹتے ہین دل
بات کہتے وہ جان لیتے ہین

حضرتِ دل ذرا رہو ہشیار
اب وہ تیر اور کمان لیتے ہین

لوٹے لیتے ہین مجھکو غمزۂ یار
لے چکے دل تو جان لیتے ہین

اسے اثر انکے جھوٹے وعدون کو
آپ کیون روز مان لیتے ہین

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

جب وہ کچھ دل مین ٹھان لیتے ہین
جاننے والے جان لیتے ہین

تم جو کہتے ہو غیر سے سرِ بزم
ہم اشارون سے جان لیتے ہین

مرنے والے حضور کی باتیں / جنبش لب سے جان لیتے ہیں
کہتا جاتا ہے وقت ذبح وہ شوخ / ہم ترا امتحان لیتے ہیں
شوخ و چالاک ہیں حسین بہت / دل ہی کر کے جان لیتے ہیں
چادر شامیانہ ہے کمبل / اوڑھ لیتے ہیں تان لیتے ہیں
سرخرو کیوں نہ ہو حیا شب وصل / سر جھکا کر وہ پان لیتے ہیں
زخم میں تیغ رکھ کے بتلا دو / منہ میں کیونکر زبان لیتے ہیں
آنے دیتے نہیں مجھے انسان / چشکیاں پاسبان لیتے ہیں

جناب منشی محمد علی اصغر صاحب اصغر مچھلی شہری شاگرد جناب [illegible] مچھلی شہری

ہر گھڑی امتحان لیتے ہیں / دشمنا ہو کے جان لیتے ہیں
میری سنتے نہیں کبھی معشوق / غیر کا کہنا مان لیتے ہیں
ذبح کر کے کھڑے ہیں مقتل میں / کس ڈھٹائی سے جان لیتے ہیں
چھپ کے جاؤ ہزار غیر وہیں / ہم تو پہچان جان لیتے ہیں
مرنے والے ترے شب فرقت / جان دینے کی ٹھان لیتے ہیں
عوض گل ترے چمن سے ہم / تنکے اے باغبان لیتے ہیں
کیا چھپاتے ہیں ہم انسے اے اصغر / دل میں جو کچھ ہے جان لیتے ہیں

جناب میر معشوق حسین عرف عبدالصمد صاحب افسر کاکوروی ہیڈ مولوی مشن [illegible]

جسکو عاشق وہ جان لیتے ہیں / بس اسی کی وہ جان لیتے ہیں
کیا ڈراتے ہیں تیغ ابرو سے / لیں اگر امتحان لیتے ہیں
کم ہیں کیا اونکی ابرو و مژگاں / کیوں وہ تیر اور کمان لیتے ہیں
عشق صادق کا یہ ہوا ہے اثر / میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں
وصل کے ذکر پر بگڑتے ہیں / اور سب بات مان لیتے ہیں
تیغ ابرو کو دیکھ کر عاشق / دل میں مرنے کی ٹھان لیتے ہیں
دلبری اب کہاں رہی افسر / جبکہ دلبر بھی جان لیتے ہیں

جناب امداد حسین خان صاحب آغاز کانپوری شاگرد جناب ... کانپوری

نہین ہر وقت کی یہ عہد ...	... نہ ...
جان دینا پڑے گی آخر کو	...
زہر کھا لون نہین جو موت آتی	... جان ...
ہم اشارون کو اُنکے اے آغاز	جان لیتے ہین جان لیتے ہین

جناب صاحبزادہ مرزا محمد آغا جان صاحب ... ناظر ریاست سونگہرہ

قدر الفت جو جان لیتے ہین	... ان لیتے ہین
آج بے طرح وہ سنورتے ہین	دیکھین کس کس کی جان لیتے ہین
پاسے ... نہ جانے ماند ...	مجھے دل دے کے جان لیتے ہین
تیرے جھوٹے دعوے الفت	آپ جھوٹے ہین مان لیتے ہین

جناب سعید الدین صاحب ایجاد از دیوبند

جب وہ ابرو کو تان لیتے ہین	اک اشارے مین جان لیتے ہین
گو تمنا نہ ہم کرین ظاہر	بات دل کی وہ جان لیتے ہین
شکر کر حق کا اب تو اے ایجاد	... مان لیتے ہین

جناب سید افضل علی صاحب ابر ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول بلندشہر

دست دشمن سے پان لیتے ہین	پان کیا میری جان لیتے ہین
اپنے رہنے کو آپ کے ارمان	قلب دل سا مکان لیتے ہین
تیری چالون کے فتنے ہین استاد	حشر کا امتحان لیتے ہین
تیجے کرتے ہین موے مژگان بات	برچھیان ... تان لیتے ہین

جناب سید افضل حسین صاحب افضل از دیوبند

... کی عرض کیون نہین ملتے	بولے ہم امتحان لیتے ہین
یہ تو خوبی کی بات ہے ...	... مان لیتے ہین

جناب سید سخاوت علی صاحب اکسیر کوروی شاگرد جناب بسمل

دوست دشمن کو جان لیتے ہین — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین
وصل کو جب مین آنسے کہتا ہون — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب عبد الکریم صاحب اظہر ساکن بنگلور

جان و دل آنیہ کرتا ہون قربان — میرا کہنا جو مان لیتے ہین

جناب سید محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت شکوہ آباد شاگرد داغ

[illegible] وہ جان لیتے ہین — یہ نیا امتحان لیتے ہین
[illegible] تو وہ عہد وفا — جب وہ مجھسے زبان لیتے ہین
[illegible] — غیر کا امتحان لیتے ہین
[illegible] قتل مین — پھر مرا امتحان لیتے ہین
چپکے چپکے جلاتے ہین وہ دل — پردے پردے مین جان لیتے ہین
نیچی نیچی نگاہ سے یہ حسین — نگہ دلگاہ جان لیتے ہین
[illegible] حسینون کی فتنہ پردازی — نیچی نظرون سے جان لیتے ہین
بزم دشمن مین کیون بلایا ہے — کیا مرا امتحان لیتے ہین
[illegible] کہان تک [illegible] — [illegible] مین وہ جان لیتے ہین
[illegible] تیغ ابرو سے — جان دیتے ہین جان لیتے ہین
[illegible] وہ کرتے ہین تجویز — جرم عشق مان لیتے ہین
[illegible] دل عشاق — حسین چھین چھین جان لیتے ہین

جناب پنڈت [illegible] صاحب [illegible] نقشہ نویس محکمہ ایل راج [illegible]

[illegible] دونون سے تقصیر — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب [illegible] محمد یوسف خانصاحب [illegible] بلند شہری شاگرد جناب داغ دہلوی

دل [illegible] وہ جان لیتے ہین — یہ نیا امتحان لیتے ہین
[illegible] اپنا جان کر اب تو — سو مین وہ ایک مان لیتے ہین
[illegible] کیا [illegible] — دل کو اک مہربان لیتے ہین

کاٹ کر سر وہ اپنے عاشق کا
بوسے یون احسان لیتے ہین

تیری صنعت قریب تھا نہ ہو
واعظ اب ہم مکان لیتے ہین

پیچھے کرتے ہین وعدہ آنے کا
دل کی کچھ دل مین ٹھان لیتے ہین

وہ مرے جوش گریہ کو تشنہ
نقش بر آب زبان لیتے ہین

جناب محمد کریم خان صاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس المنوی

خوب وہ امتحان لیتے ہین
آسمان آگر وز جان لیتے ہین

پند بیجا ہو یا بجا ہوشیخ
تیری خاطر سے مان لیتے ہین

نگہِ تیز کرتی ہے بسمل
ناز و انداز جان لیتے ہین

اتنی عادت تو انکی اچھی ہے
جو کہو اسکو مان لیتے ہین

دل بھی دیکر ملی نہ ہمکو نجات
لیجیے اب وہ جان لیتے ہین

مضمون کو رہے مبارک شال
ہم تو کمبل کو تان لیتے ہین

جاگنا شب کا تم چھپاتے ہو
ہم تو آنکھون سے جان لیتے ہین

کل کا وعدہ جو آپ کرتے ہین
خیر پھر آج مان لیتے ہین

آپکا ہے نظر عنایت کی
میرا کہنا جو مان لیتے ہین

آپ کہتے ہین غیر سے جو کچھ
اسکو تعظیم جان لیتے ہین

جناب حاجی میر تحمل حسین صاحب تحمل چشتی النظامی الفخری جلالپوری شاگرد جناب تاب شاہجہانپوری

دل کا مطلب وہ جان لیتے ہین
ہم جو کہہ اور ٹھان لیتے ہین

باز آتے بھی ہین کہین خوبان
ظلم کرنا جو ٹھان لیتے ہین

مین ہی ہون غیر بھی ہے تحمل مین
کسکا وہ امتحان لیتے ہین

خوب کرتے ہین وہ ستم اسیر
جسکو عاشق وہ جان لیتے ہین

مضطرب دیکھکر وہ مجکو بہت
میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

اتنی عادت تو انکی اچھی ہے
میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

ای تحمل ملا یہ عشق مین پھل
ٹھنڈی سانسین ہر آن لیتے ہین

جناب میرزا محمد عبد المجید صاحب تمیز گورکھپوری شاگرد جناب ملک گورکھپوری

آج وہ امتحان لیتے ہین ؎ | دیکھین کس کس کی جان لیتے ہین
[illegible] حسرت نصیب ہین دشمن | گھر مرا [illegible] لیتے ہین
آبرو [illegible] خدا کے ہاتھ ؎ | وہ مرا امتحان لیتے ہین ؎
دیکھیے کس طرح ہو صبح شب ہجر | گردنین ناتوان لیتے ہین ؎

جناب منشی محمد عبد الستار صاحب تاثیر فتح آبادی مقیم بمبئی شاگرد جناب تجلی [illegible]

مدعا جب وہ جان لیتے ہین ؎ | عرض کو میری مان لیتے ہین
بدگمان پھر ہوے ہین وہ دل مین | پھر مرا امتحان لیتے ہین ؎
ہمکو دکھلا کے خنجر ابرو ؎ | قتل کرتے ہین جان لیتے ہین ؎
خون ہوتا ہے حسرتون کا مری | پھیر کر منہ جو پان لیتے ہین
منتین جب مین کرتا ہون تاثیر | میرا کہنا وہ مان لیتے ہین ؎

جناب محمد شمس الضحیٰ صاحب [illegible] قاضی پوری برادر خرد محمد سلیمان [illegible]

میری الفت عدو کی محبت کا ؎ | آج وہ امتحان لیتے ہین ؎

جناب منشی محمد حسین صاحب جلیس [illegible] مالک [illegible] گورکھپور

[illegible] لیتے ہین ؎ | عندلیبون کی جان لیتے ہین ؎
[illegible] یار | [illegible] زبان لیتے ہین ؎
خون [illegible] آرزوون کا | [illegible] وہ جو پان لیتے ہین ؎
[illegible] قتل سر نہ اٹھے | [illegible] ان لیتے ہین ؎
[illegible] ون سے | [illegible] کان لیتے ہین
عوض جان ملے جو دولت وصل | [illegible] آسمان لیتے ہین ؎
[illegible] ستم [illegible] | [illegible] ہی جان لیتے ہین
نالہ [illegible] لٹتے ہین گستاخ | [illegible] کان لیتے ہین
بیچ دکان مے فروش جلیس | رہنے کو ہم مکان لیتے ہین ؎

جناب سید محمد علی اکبر صاحب جبری از دیوریا

ایصنم یہ تمھارے غمزہ و ناز — بخدا میری جان لیتے ہین
کچھہ بھی ہو کر گذرتے ہین عاشق — دل مین اپنے جو ٹھان لیتے ہین
قتل کرتے ہین مجکو رک رک کر — کیا مرا امتحان لیتے ہین
واسطے میرے قتل کے خنجر — اک مرے مہربان لیتے ہین
اب وہ بس مین ہین میرے اے جبری — جو مین کہتا ہون مان لیتے ہین

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب جلیل و شیفتہ بھگوانپوری متصل مظفرپور

جسکو صادق وہ جان لیتے ہین — اُسکے کہنے کو مان لیتے ہین
دل کی قیمت ہے صرف اک بوسہ — آپ اے مہربان لیتے ہین

جناب منشی شیخ الہی بخش صاحب حامی گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

آپ خوب امتحان لیتے ہین — ایک نہ اک روز جان لیتے ہین
ہم جو مرنے کی ٹھان لیتے ہین — وہ تڑپنے سے جان لیتے ہین
دیکھیے کیا کرین رخ و گیسو — دل کو دو مہربان لیتے ہین
تیغ قاتل کو پوستے ہین زخم — منہ مین گویا زبان لیتے ہین
چھپ کے آو خبر عدو کو نہو — ہم الگ اک مکان لیتے ہین
پھیرتے ہین چھری وہ رک رک کر — کس لگاوٹ سے جان لیتے ہین
رشک آتا ہے اُسکی قسمت پر — جسکا کہنا وہ مان لیتے ہین
ہوگئے شوخ وہ جوانی مین — سینہ ہر بار تان لیتے ہین
ہمسے وعدہ وفا نہین کرتے — غیر کی بات مان لیتے ہین
تم مرے دل کو مول کیا لوگے — ایسی شی قدردان لیتے ہین
ہم کرشمہ تری نگاہ کا ہون کاش — آنکھہ ملتے ہی جان لیتے ہین
آپ مرتا ہے حامی بیکس — وہ عبث امتحان لیتے ہین

جناب منشی عبد العلیم صاحب حلیم وکیل و سکرٹری انجمن تہذیب ادترولہ

راز دل جب وہ جان لیتے ہین — مین جو کہتا ہون مان لیتے ہین
کیا حسینان دہر ہین سفاک — دل جو دے اسکی جان لیتے ہین
دیکھ کر مجھکو طالب بوسہ — وہ دوپٹے کو تان لیتے ہین
نہین سنتے جو منت وزاری — کیا مرا امتحان لیتے ہین
بیٹھے بٹھلائے عشق کا سودا — مفت مین دیکے جان لیتے ہین
گو نکلتا ہے وصل سے انکار — کہنے سننے سے مان لیتے ہین
بعد تکرار اے حلیم آخر — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب سید امیر حسن صاحب حسن مارہروی شاگرد جناب داورا و نامی

رات دن جسکی جان لیتے ہین — اسکا کہنا بھی مان لیتے ہین
دل کے چھپنے کو چاہیے گوشہ — ہاتھ مین وہ کمان لیتے ہین
وعدہ جھوٹا ہے تم کہو نہ کہو — بات ہم دل کی جان لیتے ہین
غم و رنج و الم سکونت کو — میرے دل کا مکان لیتے ہین
ظلم کرتے ہین وہ پر اتنا ہے — میرا کہنا بھی مان لیتے ہین

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی از جھکوان

میرا مطلب وہ جان لیتے ہین — وصل مین کہنا مان لیتے ہین
ہوتا ہے میری حسرتون کا خون — غیر سے جب وہ پان لیتے ہین
عرض مطلب کی کیا ضرورت ہے — آپ تو خود ہی جان لیتے ہین

جناب خورشید علی صاحب خورشید از متھرا

کیسے بیباک ہین بتان ہند — رنج دے کر یہ جان لیتے ہین
جذبۂ عشق کا اثر دیکھو — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین
کاٹ کر سر مرا لگے کہنے — ہم ترا امتحان لیتے ہین
وصل مین ناز سے وہ کہتے ہین — آپ کیون میری جان لیتے ہین

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

صاف کب امتحان لیتے ہین ۔ | وہ تو دم دے کے جان لیتے ہین
یون ہے منظور خانہ ویرانی | مول میرا مکان لیتے ہین
تم تغافل کرو رقیبون سے | جاننے والے جان لیتے ہین
پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے | نامہ بر سے زبان لیتے ہین
اب بھی گر پڑکے ضعف سے نالے | ساتو ان آسمان لیتے ہین
تیرے خنجر سے بھی تو اے قاتل | نوک کی نوجوان لیتے ہین
اپنے بسمل کا سر ہے زانو پر | کس محبت سے جان لیتے ہین
یہ سنا ہی مرے لیے تلوار | اک مرے مہربان لیتے ہین
یہ نکہ ہے تیرے منہ مین خاک | اسمین تیری زبان لیتے ہین
کون جاتا ہے اوس گلی مین جسے | دور سے پاسبان لیتے ہین ۔
منزل شوق طے نہین ہوتی | ٹھیکیان ناتوان لیتے ہین
کر گذرتے ہین ہو بری کہ بھلی | دل مین جو کچھ وہ ٹھان لیتے ہین
وہ جھگڑتے ہین جب رقیبون سے | بیچ مین مجکو سان لیتے ہین
ضد ہر اک بات پر نہین اچھی | دوست کی دوست مان لیتے ہین
مستعد ہوکے یہ کہو تو سہی | آیئے امتحان لیتے ہین ۔
داغ بھی ہے عجیب سحر بیان | بات جسکی وہ مان لیتے ہین

جناب ولایت حسین صاحب دلا شاگرد جناب نامی پرشین پروفیسر مدرسہ عالیہ رامپور

کہتے ہین امتحان لیتے ہین ۔ | کس بہانے سے جان لیتے ہین
اپنی خدمت مین روز حضرت عشق | بانکے ترچھے جوان لیتے ہین
کیا قیامت ہی اپنے منہ مین ہاے | غیر انکی زبان لیتے ہین
اے دلا لوگ کس توقع پر | انکے وعدون کو مان لیتے ہین

جناب منشی محمد عبدالعزیز صاحب ذائق چشتی النظامی الفخری فرخ آبادی شاگرد جناب ثاقب

دو دن ابھی گر وہ جان لیتے ہین | روز کیون امتحان لیتے ہین

جسکو عاشق وہ جان لیتے ہین ... اُسکی غمزے سی جان لیتے ہین
ہم وہ عاشق ہین تو جو کہتا ہے ... سر سے آنکھون سے مان لیتے ہین
لاکھہ پردے مین تم کرو شوخی ... جاننے والے جان لیتے ہین
جان نثارون کا آج مجمع ہے ... دیکھین کس کس کی جان لیتے ہین
ہین غضب کی لگاوٹین اُنکی ... جس سے لاکھون کی جان لیتے ہین
مضطرب دیکھہ کر بہت مجکو ... میرا کہنا وہ مان لیتے ہین
شب وصلت جو عاجز آتے ہین ... میرا کہنا وہ مان لیتے ہین
جان دیتا ہون اسیر اے ذوق ... میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب محمد عبد الرحیم خانصاحب رحیم عظیم آبادی حال وارد اجمیر شاگرد جناب داغ دہلوی

جبکہ وہ امتحان لیتے ہین ... مفت دو اک کی جان لیتے ہین
اونکو جب مجھسے کچھہ نہین مطلب ... پھر وہ کیون امتحان لیتے ہین
تیری حسرت ہو یا الم کوئی ... ایسے مہمان جان لیتے ہین
روز کرتے ہین وہ ستم تازہ ... روز وہ امتحان لیتے ہین
تم چھپاؤ ہمارا عشق رقیب ... ہم قیافے سے جان لیتے ہین
ایک وہ ہین کہ مانتے ہی نہین ... ایک ہم ہین کہ مان لیتے ہین
ہائے یون اُنکا وصل مین کہنا ... آج ہم اور مان لیتے ہین
نہ کہے کچھہ رقیب کو کوئی ... وہ برا جلد مان لیتے ہین
یہ بھی کیا کم ہے اے رحیم کہ وہ ... تیری ہر بات مان لیتے ہین

جناب محمد ریاض الدین امجد صاحب ریاض از مقام متھرا

جب وہ کچھہ دل مین ٹھان لیتے ہین ... ہم وہ صورت سے جان لیتے ہین
تجھہ سے ہم چار گز کفن کے سوا ... خاک اے آسمان لیتے ہین
رہِ الفت مین ہے وہ چال مری ... خضر بھی جس کو مان لیتے ہین
لاکھہ چھپکر وہ جائین غیر کے گھر ... جاننے والے جان لیتے ہین

صبح ہوتے ہی آ گئے ناصح
شام تک میری جان لیتے ہین

شوق بازار کی جو سیر کا ہے
چوک مین اک مکان لیتے ہین

مین جو کھنچتا ہون اسطرف تو ادھر
وہ بھوین اپنی تان لیتے ہین

وار تیغ ادا کے چلتے ہین
کہتے ہین امتحان لیتے ہین

جناب منشی محمد امتیاز احمد خانصاحب رازؔ شاگرد جناب منصورؔ

وہ نہین امتحان لیتے ہین
دشمن جان ہین جان لیتے ہین

اک محبت کی آنکھہ چھپتی ہے
جاننے والے جان لیتے ہین

جناب رشید احمد صاحب رشیدؔ تھانوی شاگرد جناب واجد تھانوی

لے کے دل اب وہ جان لیتے ہین
پھر مرا امتحان لیتے ہین

لاکھہ وہ جائین چھپ کے غیر کے گھر
جاننے والے جان لیتے ہین

جناب محمد رشید صاحب سہیلؔ مچھلی شہری اڈیٹر جناب جلیس شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

غیر جو دل مین ٹھان لیتے ہین
ہم اسے خوب جان لیتے ہین

کیون خوشی سے نہ مفت دیڈالون
دل کو اک مہربان لیتے ہین

یار کا نام ہے زبانون پر
لڑکے بوڑھے جوان لیتے ہین

ماہرو کرتے ہین وہی ضد سے
دل مین جو اپنے ٹھان لیتے ہین

دل مین سوچا ہے میکشون نے کیا
بیچ مسجد مکان لیتے ہین

دم نہین بسمل محبت مین
اب وہ کیون امتحان لیتے ہین

اتنا انکار وصل ہے ناحق
کہنے سننے سے مان لیتے ہین

لطف دیتی ہے خامشی انکی
منہ مین جب ہم زبان لیتے ہین

کس بلا کے ہو تم سہیل کہ وہ
روٹھ کر بات مان لیتے ہین

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی منیجر مدرسۂ حشمتیہ رحمت غازیپور

جب گلے باز تان لیتے ہین
سچ یہ ہے میری جان لیتے ہین

کس غضب کا نکھار ہے انپر
دیکھین کس کس کی جان لیتے ہین

ان حسینون کی لین دین نہ پوچھ
بوسہ دیتے ہین جان لیتے ہین

مری آنکھہ اٹھنے بھی نہین پاتی
منہ پر آنچل وہ تان لیتے ہین

مرگئے ہم مگر نہ سمجھے کچھہ
کس ادا سے وہ جان لیتے ہین

میرے حق مین جو کہتے ہین اغیار
آپ کیون اوسکو مان لیتے ہین

ہاے پھرتے نہین کبھی اس سے
آپ جو دل مین ٹھان لیتے ہین

کیجیے آپ وصل سے انکار
ہم بھی کچھہ دل مین ٹھان لیتے ہین

آپ میری تو کچھہ نہین سنتے
غیر کی بات مان لیتے ہین

ہم وہین ڈالدیتے ہین بستر
جس جگہہ وہ مکان لیتے ہین

پیچ کی باتین کرتے ہین دشمن
بھولے پن سے یہ مان لیتے ہین

ہے مرے قتل کا یہی بیڑا
اب وہ غیرون سے پان لیتے ہین

کہتے ہین ہم کلون کا دل شمشاد
تم سے بانکے جوان لیتے ہین

جناب میرزا محمد مشرف یار خان صاحب مشرف گلشن آبادی

روز وہ امتحان لیتے ہین
غیر بن بنکے جان لیتے ہین

وہی ہوتا ہے ہے تری قدرت
غیر جو دل مین ٹھان لیتے ہین

اس ادا سے لیا مرے دل کو
مین یہ سمجھا کہ جان لیتے ہین

اسکی بیداد ناروا پر ہم
لاکھہ احسان مان لیتے ہین

آہ فرقت مین اب یہ رہتی ہے
خاک وحشت مین چھان لیتے ہین

قول دیتا ہے کیا رقیبون کو
منہ مین میری زبان لیتے ہین

آپ ہی باوفا سمجھتے ہین
آپ ہی امتحان لیتے ہین

بزم مین دل سے کیا صلاح کرین
وہ اشارون کو جان لیتے ہین

ای مشرف دل لگی نہین چھپتی
جاننے والے جان لیتے ہین

جناب پنڈت رگھوناتھہ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگوی جبرا تحصیل شکوہ آباد

نامہ بر بات کیون بناتا ہے
جھوٹ سچ ہم بھی جان لیتے ہین

شیخ یون مئے کا پوچھتے ہین نرخ ؎
مول گویا دکان سے لیتے ہین

وہی گردن پہ پھیرتا ہے چھری
ہم جسے اپنا جان لیتے ہین

کیا خطا ہی جو آپ شاد کا نام
کہہ کے اب بدگمان لیتے ہین

جناب مہدی حسین صاحب شیفتہ لکھنوی حال مقیم جمونی

جسکو مفتون جان لیتے ہین ؎
بس اُسی کی وہ جان لیتے ہین

ستم و جور بے سبب یہ نہین
وہ مرا امتحان لیتے ہین ؎

خون دل کو تمھارے ہجر مین ہم ؎
مے خون ناب جان لیتے ہین

ہوگیا دل ہمارا اب چھلنی ؎
بات کوئی ہو چھان لیتے ہین

جناب محمد عبدالرحمن صاحب شریف تبوڑی شاگرد جناب ذائق فرخ آبادی

ابتو کوئی نہین گلہ مجھکو ؎
میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

خوبروے وفا ہین عالم کے
روز لاکھون کی جان لیتے ہین

لکھ کے توصیف شاہ دین کی شریف
خلد مین ہم مکان لیتے ہین

جناب سید شمس الہدیٰ صاحب شمس ناظر عدالت منصفی مدہوبنی

بخت میرا نہ پھر ہو کیون یاور ؎
میرا کہنا وہ مان لیتے ہین ؎

شمس سنتے نہین کسی کی بات
جبکہ کچھ دل مین ٹھان لیتے ہین

جناب میر صادق علی صاحب صادق فتحپوری ؎

اب تو غیرون کے گھر نہین جاتے
میرا کہنا وہ مان لیتے ہین ؎

پاس کرتے ہین وہ رقیبون کا
اور مرا امتحان لیتے ہین

جب کہین سیر کو نکلتے ہین ؎
اک نہ اک کی وہ جان لیتے ہین

سیدھے سادھے ہین کیسے ہم صادق
اُسکے وعدے کو مان لیتے ہین

جناب ابوالمعنی صاحب صفوت فتحپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

آج مقتل مین ہے مری طلبی ؎
دیکھین کیا امتحان لیتے ہین ؎

لاکھ حیلے سے جاؤ غیر کے گھر ؎
جاننے والے جان لیتے ہین ؎

حضرتِ دل کا واہ کیا کہنا | بات پردے کی جان لیتے ہین

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق مدرس مدرسہ تحصیلی مڈل قصبہ حسینپور

صبرِ دل نہ ہاتھ سے دینا | آج وہ امتحان لیتے ہین
رازِ الفت چھپے یہ کیا ممکن | جاننے والے جان لیتے ہین
ملک الموت مفت ہے بدنام | آپ لوگون کی جان لیتے ہین
اوسپہ کرتے ہین لاکھ جور و ستم | جسکو عاشق وہ جان لیتے ہین
نہین حاجت بیان کرنے کی | رازِ دل خود وہ جان لیتے ہین
اچھی صورت اگر کہین دیکھی | اپنی جان اُسکو جان لیتے ہین
نعتِ سرورِ انس و جان لکھکر | خلد مین ہم مکان لیتے ہین

جناب منشی محمد طاہر صاحب طاہر کرسوی شاگرد جناب قمر کیقبادی

جان نثار اپنا جان لیتے ہین | میرا کہنا وہ مان لیتے ہین
خانۂ دل مین لاییے تشریف | سب حسین یہ مکان لیتے ہین

جناب سید حامد علی عرف چراغ علی صاحب طپش گورکہپوری شاگرد جناب عجب

چھیڑتا ہے ان انھین جو وصل کی شب | سرت چادر کو تان لیتے ہین

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

وہ کھوین اپنی تان لیتے ہین | اس کرشمے سے جان لیتے ہین
ہان سلامت رہے عمامۂ شیخ | ہم شراب آمین یہان لیتے ہین
یہ حسین خوب کرتے ہین سودا | گالی دیتے ہین جان لیتے ہین
میکدے مین جب آنکلتا ہے | رند واعظ کے کان لیتے ہین
میرے مطلب کو بنتے ہین انجان | اپنے مطلب کی جان لیتے ہین
حضرتِ دل کی سادگی افسوس | جو وہ کہتے ہین مان لیتے ہین
خون کرتے ہین وہ ادا سے مرا | تیغ کو مفت سان لیتے ہین
دل کو تھامے جگر کو روکے کوئی | سانس ہم ناتوان لیتے ہین

یاد آئی چھپانے کو عابد | جاننے والے جان لیتے ہیں

جناب محمد یوسف حسین صاحب عزیز مارہروی

آن وہ امتحان لیتے ہیں | دیکھئے کس کس کی جان لیتے ہیں
سیر کرتے ہیں پھول چننے کو | تیرا لیا باغبان لیتے ہیں
ہمکو بیٹھے ہیں جان دے بیٹھے | آپ اب امتحان لیتے ہیں
مدد اے گریہ دیدہ اشکبار | آن وہ امتحان لیتے ہیں
اُنکے اقرار زندہ کرتے ہیں | اُنکے انکار جان لیتے ہیں
یہ سنا ہے کہ میکدہ کے قریب | شیخ جی اک مکان لیتے ہیں
گو چھپاتے ہیں وہ آپ کو لیکن | جاننے والے جان لیتے ہیں
لوٹ جاتے ہیں اہل بزم عزیز | جب وہ گاتے ہیں تان لیتے ہیں

جناب پنڈت چنار دن صاحب عتیق رئیس ملیح آباد

جاننے والے جان لیتے ہیں | آپ جو دل میں ٹھان لیتے ہیں
رکھکے تلوار میری گردن پر | وہ مرا امتحان لیتے ہیں
آجکل مہربان ہیں مجھپر | میری باتیں وہ مان لیتے ہیں

جناب مولوی علی محمد صاحب علیم کانپوری

اُنکے پیغام دل وہ بولے علیم | دل نہیں ہم تو جان لیتے ہیں

جناب عبدالغنی خانصاحب غنی گورکھپوری

سر کے اک ہاتھ اور اے قاتل | سسکیاں نیم جان لیتے ہیں
شور ہے سر تو کاٹ اے قاتل | بیگناہوں کی جان لیتے ہیں
اُسکے مجنون ہیں اے غنی ہم بھی | خاک صحرا کی چھان لیتے ہیں

جناب علام قطب الدین صاحب نظامی نگار غازیپوری

باتیں اعدا کی مان لیتے ہیں | مفت وہ میری جان لیتے ہیں
مجھکو آتے جو دیکھتے ہیں کبھی | سر سے چادر وہ تان لیتے ہیں

تم تو رنگ میں ہو صاحب | جاننے والے جان لیتے ہیں
وصل کی ضد جو اُن سے کرتا ہوں | شکر الحمد مان لیتے ہیں
غیر کے کہنے سننے سے دل میں | قتل کی وہ ٹھان لیتے ہیں
گانے والے تو لاتے ہیں تمیز | ناچنے والے جان لیتے ہیں
ذوق راتو بات غیر کی | وہ بہت جلد مان لیتے ہیں

جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب فریاد شاگرد جناب شاد

آپ جو دل میں ٹھان لیتے ہیں | جاننے والے جان لیتے ہیں
روٹھ جاتے ہیں اُنکے لطف یہ ہے | کہ منانے سے مان لیتے ہیں
کیوں نہ پھر خون ہو رقیبوں کا | مجھے محفل میں مان لیتے ہیں
آپ جو غیر کی شش تک کہ دل کی | میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں
نہ فریاد کے بیٹھے ہیں | صبح کا امتحان لیتے ہیں

جناب شیخ حسن علی صاحب فرحت گورکھپوری شاگرد جناب

شکریہ ستمگر جو آشنا ہوا | میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں
تیغ چلتی نہیں گلے پہ مرے | کیسی سختی سے جان لیتے ہیں

جناب بال کرشن صاحب قمر لکھنوی وائس پریسیڈنٹ گنگا جمنی

دیکھتے ہیں امتحان لیتے ہیں | یہ نہیں کہتے جان لیتے ہیں
سنکے بات مان لیتے ہیں | میرا مطلب وہ جان لیتے ہیں
آہی جاتے ہیں وہ بلانے سے | میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں
مال و زر کے نہیں حسین خواہان | یہ ستمگر تو جان لیتے ہیں
جان جائیگی آج فرقت میں | روز یہ دل میں ٹھان لیتے ہیں
شکوہ ظلم تو نہ کر اے دل | وہ ابھی امتحان لیتے ہیں
وہ ستمگر تو ہیں ستمکش ہم | وہ عبث امتحان لیتے ہیں
چھید دیتے ہیں دل ترے پیکان | چٹکیاں مہمان لیتے ہیں

ڈر ہے [illegible] میں سے [illegible]	سر سے چادر وہ تان لیتے ہیں
تو قہر شکر ہے عدو کا ہی	آج وہ امتحان لیتے ہیں

جناب حافظ محمد نعیم صاحب نعیم [illegible]

[illegible] دل کی بات لیتے ہیں	میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں
[illegible] حاجت	بے کہے خود وہ جان لیتے ہیں
[illegible] لیتے ہیں	مہرواے مہربان لیتے ہیں
[illegible]	یہ تو دل سے جان لیتے ہیں
[illegible]	شکر ہے سب وہ مان لیتے ہیں

جناب مولوی قمر الدین احمد صاحب قمر [illegible] شاگرد جناب [illegible]

[illegible] جان لیتے ہیں	سر سے چادر وہ تان لیتے ہیں
بات مطلب کی بکیہ کہتا ہون	میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں

جناب سید عبد القدوس صاحب قدس شاگرد جناب [illegible]

وصل کی شب کی کیا کہوں پسوز	منہ پہ چادر وہ تان لیتے ہیں

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

جسکو جانا نہ جان لیتے ہیں	بس اسی کی وہ جان لیتے ہیں
آپ جب امتحان لیتے ہیں	ہم بھی کچھ دل میں ٹھان لیتے ہیں
اس کو بے مہر کہکے کیا دل میں	چٹکیاں مہربان لیتے ہیں
جو نہیں مانتے کہا انکا	گالیاں کھا کے مان لیتے ہیں
دیدیا دل یہ کیا خبر تھی ہمیں	لے کے دل آپ جان لیتے ہیں
کیا مزے لوٹتے ہیں وصل کے جو	منہ میں انکی زبان لیتے ہیں
سانس تک ہجر میں بدشواری	اب ترے ناتوان لیتے ہیں
اے اشتادہ وصل میں [illegible]	[illegible] مہربان لیتے ہیں
جان پھر کون آپ پر دیگا	آپ اگر یونہی جان لیتے ہیں

آتی ہے [illegible] انکو نہیں	جب دوپٹہ وہ تان لیتے ہیں
دل میں [illegible] کمال	ہم جو کہتے ہیں مان لیتے ہیں

جناب منشی غلام حیدر صاحب [illegible] ازگورکھپور

ہم ہیں انکو مان لیتے ہیں	[illegible] جان لیتے ہیں
[illegible] غم و فغان آہ	پھر ہیں [illegible] جان لیتے ہیں
نہیں ہوتا وصال یار نصیب	[illegible] جان لیتے ہیں
[illegible]	[illegible] لیتے ہیں
[illegible]	[illegible] دشمن کا مان لیتے ہیں
[illegible]	وہ امتحان لیتے ہیں

جناب [illegible] احمد صاحب [illegible] شاگرد جناب داغ

کیا سبب ہے کہ دیکھ کر مجھکو	منہ پہ چادر وہ تان لیتے ہیں
ناز و انداز و عشوہ و غمزہ	یہی عاشق کی جان لیتے ہیں
تیغ گردن پہ میری رکھکر وہ	کہتے ہیں امتحان لیتے ہیں
پہلے کو کب ہے انکو نفرت تھی	اب تو کہنا بھی مان لیتے ہیں

جناب مولوی کاظم علی صاحب کاظم رئیس قصبہ [illegible]

شیفتہ اپنا جان لیتے ہیں	میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں
ہر قدم ناز سے دم رفتار	بیگناہوں کی جان لیتے ہیں
عشق کی ہر بلا سے یہ سر پر	اک ہمیں دیکھے جان لیتے ہیں

جناب حکیم شیخ نور محمد صاحب کاشف باشندہ بمبئی

کھینچکر تیغ کہتے ہیں بت	آپ کا امتحان لیتے ہیں
ہے بھی تکرار تو کہا کاشف	مان لیتے ہیں مان لیتے ہیں

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب [illegible] لکھنوی شاگرد جناب [illegible]

[illegible] امتحان لیتے ہیں	قہر کرتے ہیں جان لیتے ہیں

دین بہان تم مین نہ ہرے سر کی ۔ پھر تو کہنا وہ مان لیتے ہین
گھر مین غیر کے دیکھنے چپکے جاتے ہو ۔ جاننے والے جان لیتے ہین
ہی کہتے ہین آپکے مانت ۔ بات جو دل مین ٹھان لیتے ہین
لے دیئے بوسہ مانگتے ہین دل ۔ بے کرایہ مکان لیتے ہین
ضعف سے دم نکل نہین سکتا ۔ ہچکیان ناتوان لیتے ہین
آہ نکلے وہ گھر سے تیغ بکف ۔ دیکھیے کسکی جان لیتے ہین
آبرو مین کہ جھکتے ہین کہ تنے ۔ نوک کی میہمان لیتے ہین
تب نکلتے ہین دل سے تیر نگاہ ۔ جب کلیجے کو چھان لیتے ہین
آنکھ دل کی مین جان لیتا ہو ۔ میرے دل کی وہ مان لیتے ہین
ہم سمجھتے ہین کوسنے کو دعا ۔ اپنے مطلب کی جان لیتے ہین
یون ہی دل اک وصال کی صورت ۔ دل مین جو ٹھان لیتے ہین
میکشو مژدہ آئی فصل بہار ۔ سنبھیے پھر دکان لیتے ہین
ماہ گستاخیان جو کرتے ہین ۔ کچھ نہ کچھ دل مین ٹھان لیتے ہین

جناب خلیفہ محمد ابراہیم صاحب تمناؔ جودھپوری

مان کا مجھسے پان لیتے ہین ۔ میری جب بات مان لیتے ہین
پہلے تو کرتے تھے بہت جھگڑا ۔ اب تو کہنا وہ مان لیتے ہین
غیر سا کی رہے نہین پروا ۔ یہ برا ہے وہ مان لیتے ہین
غیر کیسا ہی جھوٹ انسے کہے ۔ میری ضد پر وہ مان لیتے ہین
یون تو میری وہ کہنہ نہین سنتے ۔ ضد جو کرتا ہون مان لیتے ہین
کیونہ دل دون مین انکو اے تمنا ۔ میری ہر ضد وہ مان لیتے ہین

جناب شیخ بھائی جی صاحب تماؔل گھڑی ساز از برہانپور شاگرد جناب بیاںؔ

کیسے مین یا مان لیتے ہین ۔ دل مین بت کے جان لیتے ہین
دل کا ارمان کیا عجب نکلے ۔ اب وہ کہنے کو مان لیتے ہین
سرخرو دنیا مین کون ہوتا ہے ۔ ہاتھ سے کسکے پان لیتے ہین
وائے افسوس دیکھ کر ہمکو ۔ پردہ آگے وہ تان لیتے ہین
جوش وحشت مین گاہ گاہ تماؔل ۔ خاک صحرا کی چھان لیتے ہین

جناب مقبول احمد صاحب مقبولؔ از بھوپال

آج وہ امتحان لیتے ہین ۔ دل مین کچھ ہم بھی ٹھان لیتے ہین
حضرت عشق ہین بڑے مرشد ۔ یہی عاشق کی جان لیتے ہین
عرض مطلب سے پہلے ہی مطلب ۔ وہ نگاہون سے جان لیتے ہین
حیف دیتے ہین جنکو دل اپنا ۔ وہ ہماری ہی جان لیتے ہین
عشق اغیار تم چھپاؤ لاکھ ۔ جاننے والے جان لیتے ہین
پورے کرتے ہین دن جدائی کے ۔ سانس کہنا تو ان لیتے ہین
کبھی پردے سے اپنی نکلینگے ۔ غیر کا ہم مکان لیتے ہین
بوسہ جب مانگتا ہون غصے سے ۔ ابروون کو وہ تان لیتے ہین
شکر صد شکر ابتو اے مقبولؔ ۔ میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب منشی ۔ موہن لال صاحب مشتاقؔ شاگرد جناب جلیسؔ

اک نہ اک امتحان لیتے ہین ۔ روز وہ میری جان لیتے ہین
تیغ ابرو سے مین ہوا گھائل ۔ کیسی وہ کمان لیتے ہین
غیر سے سن کے عشق کا احوال ۔ مرا وہ امتحان لیتے ہین
سر بکف انکے کوچے مین چلیے ۔ عاشقونکی وہ جان لیتے ہین
یہ غنیمت ہے حضرت مشتاقؔ ۔ میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائلؔ از قصبہ برلہ شاگرد جناب داغؔ

آگئے ہین وہ راہ پر اب تو ۔ مین جو کہتا ہون مان لیتے ہین
غمزہ و ناز شوخی و انداز ۔ عاشقون کی یہ جان لیتے ہین
کر گزرتے ہین پھر نہین سنتے ۔ دل مین یہ بت جو ٹھان لیتے ہین

وہ بتاتے نہیں ہیں ای مائل — عشق کا امتحان لیتے ہیں

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتو پی حال ملازم نوچندی

غیر کے آگے آج بات رہے — وہ مرا امتحان لیتے ہیں
خواب میں بھی نہیں دکھاتے شکل — جسکو عاشق وہ جان لیتے ہیں
کیا غضب ہے کسیکا جھگڑا ہو — مجکو ناحق وہ سان لیتے ہیں

جناب رامچرن لال صاحب مشتاق محرر بندوبست

تیغ ابرو سے میں ہوا گھائل — کسلیے وہ کمان کرتے ہیں
جب میں ہوتا ہوں وصل کا سائل — وہ لڑائی کی ٹھان لیتے ہیں
یہ غنیمت ہے حضرت مشتاق — میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب تیر وکیل دہلی شاگرد جناب تاب

عشق کا ہم نشان لیتے ہیں — داغ دل سے جان لیتے ہیں
خون روتی ہیں جسکے سر تن میرے — جب وہ تیر و کمان لیتے ہیں
ان حسینوں کی ہے غضب نرخی — آنکھ دکھلا کے جان لیتے ہیں
ایتو کہہ آنکھ ہوگئی الفت — میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں
خون بہاتا ہے چشم دشمن سے — بسکہ وہ تیر پان لیتے ہیں
عاشقوں کو بلا کے مقتل میں — آج وہ امتحان لیتے ہیں
دلربائی کی ہے نرالی طرز — آنکھ اٹھاتے ہی جان لیتے ہیں
ہمکو الفت میں وامق و فرہاد — پیشوا اپنا مان لیتے ہیں
جز ہی دیکھی آنکی اے تیر — حال دل کا وہ جان لیتے ہیں

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خان صاحب تیر بنارسی مقیم لکھنو

گو چھپاؤں میں راز الفت کا — جاننے والے جان لیتے ہیں
خون یاں حسرتوں کا ہوتا ہے — واں وہ تیر و کمان لیتے ہیں
اپنا عاشق جو جانتے ہیں مجھے — میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں

حضرت عشق بھی بلا کے ہیں — مفت لوگوں کی جان لیتے ہیں
جذبۂ عشق نے اثر یہ کیا — جو میں کہتا ہوں مان لیتے ہیں

جناب منشی محمد ناظر حسین صاحب نظیر مچھلی شہری

دل کے ارمان وہ جان لیتے ہیں — جانکر بات مان لیتے ہیں
کچھ نہ پوچھو مزاج یار کا حال — روٹھ جاتے ہیں مان لیتے ہیں
روٹھ کر آپ پھر نہیں منتے — لوگ کہنے سے مان لیتے ہیں
تیری عاشق جہان سے اٹھکر — بے نشانی نشان لیتے ہیں
کسقدر بھولے ہوتے ہیں معشوق — بات کہنے سے مان لیتے ہیں
انکے وعدے کو جان کر سچا — اب نظیر آپ مان لیتے ہیں

جناب محمد فضل اللہ صاحب ناظر اوناملی فتحپور

اب ہوا ہے یہ جذبۂ دل کا اثر — میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں
حضرت دل ہی ہیں نہ بدگمان — اسکی ہر بات مان لیتے ہیں
قتل کرتے ہیں اور کہتے ہیں — ہم ترا امتحان لیتے ہیں
ہائے بس وہ مری نہیں سنتے — غیر کی بات مان لیتے ہیں

جناب حاجی سید محمد وصی صاحب زیر دونوی شاگرد جناب حکیم

آنکھ پوشیدہ تیغ کو کہیے — لوگ صورت سے جان لیتے ہیں

جناب سید محمد عبد الصمد صاحب تسلیم خیرآبادی شاگرد حضرت ناطق

خود وہ ہر اک کی جان لیتے ہیں — مفت اہل لوہی سان لیتے ہیں
تیر ناز آکے جان لیتے ہیں — دم مرا میہمان لیتے ہیں
زخم منہ میں کسی کے خنجر کے — کس مزے سے زبان لیتے ہیں
ایک نامہربان کی خاطر سے — دل کو اک مہربان لیتے ہیں
واں وہ ضد کی ہے جسکی بات وہی — جیکے سب انکے مان لیتے ہیں
ہیں زمانے کی جان آپ تو پھر — کیوں زمانے کی جان لیتے ہیں

اب تو گھر کرتے ہیں وہ آنکھوں میں اونچے اونچے مکان لیتے ہیں

اب تو اے دل نزع میں مجھے تجھے تیری اک قدردان لیتے ہیں

دے کے کچھ لطف کا گلا کو کرم ق پھر کہیں میری جان لیتے ہیں

وصل میں اندیشہ منہ میں ہے آپ دیگر زبان لیتے ہیں

اسنے چلہ او یالہ جگر سے دم نہیں آسمان لیتے ہیں

دو بن آئینہ نہ تیغ میں تجھا وہ ابھی امتحان لیتے ہیں

دل کو کرتے ہیں قتل ناز و ادا دو اکیلے کی جان لیتے ہیں

حسرت آتی ہے منہ میں یہ گلگیر شمع کی جب زبان لیتے ہیں

بحث ہے دشمنوں سے آج قسم تیغ سے ہم زبان لیتے ہیں

جناب واجد علی صاحب وجد کرسوی شاگرد جناب قمر

دیکھتے ہیں وہ سب بہت بیتاب میرا کہنا وہ مان لیتے ہیں

وجد کرتے ہیں بسکہ گریہ جب ہچکیاں ہم ہر آن لیتے ہیں

جناب عبدالغفور خان صاحب [illegible] صدر ایوب محل صوبہ بہار

بخت سیدھا ہے آجکل اپنا جسے کہنا وہ مان لیتے ہیں

جناب حافظ ولی محمد خانصاحب ولی شاگرد جناب [illegible]

دور ہیں بدگمانیاں انکی ہاتھ سے میرے پان لیتے ہیں

وصل کی شب وہ آرزو میری باتوں باتوں میں جان لیتے ہیں

اے دل کیوں منتشر ہو دل گیسوی یار جان لیتے ہیں

جناب سید محمد نور الحسن صاحب ہاشمی صفی پوری

جسکو عاشق وہ جان لیتے ہیں لے کے دل پھر وہ جان لیتے ہیں

نازک اندام ایسے کم سن کو گود میں ناتوان لیتے ہیں

ہم جو کمرے میں انکے جاتے ہیں چادر اک منہ پہ تان لیتے ہیں

تکیۂ لطف کا سوال حضور ماننے والے مان لیتے ہیں

شوخیاں کمسنی میں کرتے ہیں چٹکیاں نوجوان لیتے ہیں

ہاتھ میں اور کام میں شب وصل منہ سے ہم انکے پان لیتے ہیں

شعرا ہر جگہ سند کے لیے لکھنؤ کی زبان لیتے ہیں

کیوں پریشان ہیں گال اے عزیز جانتے وہ آ جان لیتے ہیں

تیز دیدار خواہ دل میں ہے لن ترانی کی ٹھان لیتے ہیں

جناب عبدالقادر خانصاحب [illegible] وکیل بھوپال

اپنی ہستی جو جان لیتے ہیں وہ خدا کو بھی مان لیتے ہیں

تیغ دکھلاتے ہیں وہ ہنس ہنس کے دیکھیے کسکی جان لیتے ہیں

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

عشق کا امتحان لیتے ہیں وہ عبث میری جان لیتے ہیں

تو بچانا بتوں سے یا اللہ سخت یہ امتحان لیتے ہیں

سینوں تک کھنچتے ہیں ابروئے یار کان میں جب وہ تان لیتے ہیں

وہی کرتے ہیں اپنی ضد کے ہیں دل میں جو کچھ کہ ٹھان لیتے ہیں

ٹھہرتے رہگذر میں زاہد کی کسی ساقی مکان لیتے ہیں

ہے برابر دل و جگر میں تیر چین کب ایک آن لیتے ہیں

جو سنا ہے سے بھی نہ سنتے تھے وہ مری بات مان لیتے ہیں

ترک الفت ہی سب سے بہتر ہے ہم یہ اب دل میں ٹھان لیتے ہیں

برچھیاں دل کے پار ہوتی ہیں جب وہ سینے کو تان لیتے ہیں

بسکہ گیسو سنوارتا ہے کوئی ہم بلائیں اس آن لیتے ہیں

ہم ہوسے تیرے ظلم کا بدلہ دیکھ او آسمان لیتے ہیں

دل کو ملکر یہ کوئی کہتا ہے یاس ہم امتحان لیتے ہیں

جناب میر گدا علی صاحب ساکن کاکوری شاگرد جناب شمشاد

ہاتھ میں وہ کمان لیتے ہیں دیکھیے کسکی جان لیتے ہیں

تیشے سے کوہکن کو کیا شکوہ — حضرتِ عشق جان لیتے ہین
ای فلک ہوشیار ہو ہم بھی — آہ کا امتحان لیتے ہین
اب رقیبونکی کچھ نہین چلتی — میری ہی بات مان لیتے ہین
اٹھ چکا میرے قتل کا بیڑا — غیر کا جب وہ پان لیتے ہین
کیا کسی پر فریفتہ ہین یاؔد — ٹھنڈی سانسین ہر آن لیتے ہین

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب نسیم از شفاخانہ دیوریا

پہلے اُن سے زبان لیتے ہین — تو دل ہم اُنکا مان لیتے ہین
آپ کے ناز آپکے انداز — مفت کیون میری جان لیتے ہین
ذکر کیا دل کا جان حاضر ہے — آپ کیا امتحان لیتے ہین
آج آہون سے ظلم کا بدلا — تجھ سے اے آسمان لیتے ہین
وہ نہ مانینگے ہم نہ چھوڑینگے — وصل کی شب یہ ٹھان لیتے ہین

جناب سید محمود علی صاحب موسوی یاؔور شاگرد جناب امیر مینائی

زہرہ کھاتی ہے چرخ پر چکر — آپ جسوقت تان لیتے ہین
شکوہ ظلم پر ادا کے ساتھ — کہتے ہین امتحان لیتے ہین
جاننے والے کر گذرتے ہین — بات جو دل مین ٹھان لیتے ہین
دیکھو ہو جاؤ وصل پر راضی — ایک ایسی ہی ہان لیتے ہین
للہ الحمد ابتو اے یاؔور — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب پانڈے منی لال صاحب آزاد گورکھپوری

ٹوٹ جاتا ہے بند محرم کا — جب وہ سینے کو تان لیتے ہین
دیکھیے کیا نتیجہ حاصل ہو — پھر مرا امتحان لیتے ہین

جناب مولوی عبد الحسین صاحب بیقرار شوطن سورت

جوش بڑھتا ہے جبکہ وحشت کا — خاک صحرا کی چھان لیتے ہین
پھر نئی طرز سے جفاؤنکی — پہر او تیج جان لیتے ہین

اُنکی ترچھی نظر ہی کافی ہے — ہاتھ مین کیون کمان لیتے ہین

جناب محمد شاہ دین خانصاحب احمد سیالکوٹی سوداگر

نیم جان ہو کے لوٹتے ہین ہزار — جب وہ ابرو کو تان لیتے ہین

جناب منشی منی لال صاحب بیقرار شاگرد جناب فضا لکھنوی

وہ مرا امتحان لیتے ہین — کہتے ہین آؤ جان لیتے ہین
وہ گلا کاٹتے ہین ابرو سے — اسی خنجر سے جان لیتے ہین
دیتے ہین بیقرار کو بوسے — اسکا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب محمد عثمان خان صاحب جگر از جونپور

[illegible] منہ چھپا کے علوہ — جاننے والے جان لیتے ہین
[illegible] دل مین بیٹھ کر [illegible] — [illegible] جان لیتے ہین

جناب محمد حیات بخش صاحب ساحر شکوہ آباد

جب ہی جی مین ٹھان لیتے ہین — سو بہانون سے جان لیتے ہین
جب بھوون کو وہ تان لیتے ہین — مرنے والونکی جان لیتے ہین
خاک جا مین کسی کے در پہ ہم — در سے پاسبان لیتے ہین
مین چھپاؤ راز الفت بھی — جاننے والے جان لیتے ہین
نزع کے وقت وعدۂ فردا — دے کے دم امتحان لیتے ہین
ساحر اُنسے دل نہ چھٹے کیونکر — جو اشارونہین جان لیتے ہین

جناب مولانا مولوی سید مقرب علی صاحب آرزا از ہائی اسکول امروہی

آب حیوان کو بھولتے ہین ہم — جب وہ منہ مین زبان لیتے ہین
آج آنے کا کیجئے وعدہ — آپ سے ہم زبان لیتے ہین

جناب عاشق از اجمیر

وہ کوئی امتحان لیتے ہین — بیگناہونکی جان لیتے ہین
آزما مین عدو کو اکدن آپ — میرا کیا امتحان لیتے ہین

یہ غزلیں دیر مین آنے سے بے ترتیب درج ہوئین۔

ز ہر کے گھونٹ میں نگلتا ہون — غیر جب تم سے پان لیتے ہیں
غیر کو بھی نفا نہیں کرتے — میرا کہنا بھی مان لیتے ہیں

جناب سید مہدی حسین صاحب گوہر شاگرد جناب اسیر

کیون نہ نازان ہو نہین مقصد کا — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب نسیم

یون جو بوسہ دلہ یان لیتے ہین — اس طرح امتحان لیتے ہین
بیٹھے ہین بن سنور کے بام پر وہ — دیکھئے کسکی جان لیتے ہین
کیا کہون کون جان لیتا ہے — وہ مرے مہربان لیتے ہین
انکو سید ہی طرح سے سمجھا دو — ٹیڑھ کی آسمان لیتے ہین
قتل کرنے مین غیر کی خاطر — کیا بری طرح جان لیتے ہین
اب تو یہ حال ہے نسیم انکا — جو مین کہتا ہون مان لیتے ہین

جناب شیخ محمد عالیجاہ صاحب فصاحت لسولی شاگرد جناب نصیحت لکھنوی

پہلے دل پھر وہ جان لیتے ہین — مال سے گرد کان لیتے ہین
ہنسی آتی ہے یہ مؤذن جب — آپ ہی بنکے کان لیتے ہین
اسکی تقدیر سب سے اچھی ہے — جسکا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب بابو گھنشام داس صاحب گردش دہلوی حال انجمن قدر گموی

اب تو سنتے نہین رقیبون کی — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

جناب حافظ محمد ولایت اللہ صاحب مستم کوٹھیات نیو مل

اپنے جی مین جو ٹھان لیتے ہین — دل تو کیا ہے وہ جان لیتے ہین
بس ولایت کو اب نہ ترساؤ — دیکھو کہنا بھی مان لیتے ہین

بی کالی جان صاحبہ حسین طوائف اجمیر

غیر کا امتحان لیتے ہین — میرا کہنا بھی مان لیتے ہین
قبر مین دیکھ کر کہا مجھکو — آپ کیسا مکان لیتے ہین

بی غفورن جان صاحبہ حسین گورکھپوری

بھید اسکا مجھے نہین معلوم — میرا کیون امتحان لیتے ہین
اے حسین اس حسین کے بیتے لو — مان لیتے ہین مان لیتے ہین

بی امراؤ جان صاحبہ دلبر ساکن اونا و مقیم کانپور

آنکھ نہ آنکھ کی وہ جان لیتے ہین — جب وہ تیر اور کمان لیتے ہین
شکوہ جور پر وہ کہتے ہین — ہم ترا امتحان لیتے ہین
جو تی ہے وہ لکیر تقدیر کی — دل مین جو کچھ وہ ٹھان لیتے ہین
یہ حیا وصل مین کہ سر تا پا — وہ دلائی کی تان لیتے ہین
بدلے انگشتری کے ہم تجھسے — داغ دل کا نشان لیتے ہین
دل کو دیتے ہین ہم اسے دلبر — جسکو ہم خوب جان لیتے ہین

بی امیر جان صاحبہ عرف ممولا جان نازنین طوائف الہ آباد

تیغ کا امتحان لیتے ہین — اپنے عاشق کی جان لیتے ہین
خون ہوتے کیون نہ حسد سے رقیب — اب مجھی سے وہ پان لیتے ہین
اس سے ملتا ہے کیا حسینون کو — ایک عالم کی جان لیتے ہین
حسن جو کم ہے تو دم دلاسے — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

بی سراج النسا جان صاحبہ سراج طوائف از جبل پور

وصل مین انکا مجھسے یہ کہنا — آپ تو میری جان لیتے ہین
کسیکر دن منتون کے بعد سراج — میرا کہنا وہ مان لیتے ہین

غزلیات غیر طرح

جناب پنڈت رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد از شکوہ آباد

آہ کا میرے اثر بیشک کچھ اسپر ہو گیا — دیکھ میرا حال مضطر وہ بھی مضطر ہو گیا
تُنے جو جو کین جفائیں مین وہ سب سر پر لیں — مین ہو مظلوم تو ظالم ستمگر ہو گیا
دیکھ لینا منہ چھپاتے ہی پھرو گے حشر مین — فیصلہ میرا تمہارا جو نہ یا نیر ہو گیا

آہی گئی یا قیامت دلمیں سنکر اذان / صور اسرافیل یہ اللہ اکبر ہو گیا
ہے ترا یا چہپنا جہان نار کبر / یا آہی پہر یہ گیسو بل انکا تہر ہو گیا
ڈہیپہ زلفین دیکہ تیری ہو گیا سبکو گمان / کیا گہن مین آج یہ ماہ منور ہو گیا
آج ہو ہی بے پردہ شد محو تماشا ہم نشین / زیر بام انکے مرا یہ حال اکثر ہو گیا
ہم طلین دست تاسف اور سر پر لوٹتے حنا / دیکہ ظالم خون میرا یہ سراسر ہو گیا
دیکہ لی آنکہونکی میری آپنے جو بدلی / پانی پانی دیکہ کر جسکو سمندر ہو گیا
بو دتا زاسدن بہت میرا اٹہا کر نیستی مین / ہم اٹہاتی ہین جنازہ اپنا بستر ہو گیا
ہم نہ کہتے تہی لگاؤ تم رقیبونکو نہ منہ / کسکی بدنامی کا چرچا آج گہر گہر ہو گیا
کیون نہ ہم نازان گناہون پر ہون آخر مین / بسکہ محبوب خدا خود اپنا یاور ہو گیا
ہاتہ پیشانی پہ رکہ کر وہ کسکو فرماتی ہین / دیکہ لیا تو شاد تیرا بخت یاور ہو گیا

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اور سیر رئیس میرٹھ

ہمارے جگر پہ کسنے چلائے ہاتہ وہ / قاتل ہین جو ہم اپنی ہی پروردہ نگاہ کے
بند ہمکو قہر دغضب سے نہ دیکہیے / ہم ہین امیدوار کرم کی نگاہ کے

بی امراؤ جان صاحبہ [illegible] کا نمونہ

دنبالہ دار سرمہ نے چشم سیاہ کے / دی کہینچ تیغ تیز سے تیغی نگاہ کی
قشقہ لگا کے اپنی جبین پر وہ آ گئے / جاینگی آج ماتہے کسی بیگناہ کے
مر کر بہی اس گلی سے نہ اٹہینگے حشر تک / اب ہم تو سنگ بنگئے اس خانقاہ کے
گیسوی یار کے جو مشابہ نظر پڑا / خیدا ہوئے ہم اپنی ہی بخت سیاہ کے
ای بت خدا کیواسطے انصاف کر ذرا / ان بیوفائیون پہ تقاضے نباہ کے
آئے ہو جنکو ہفت طبق آسمان کے / یہ چند شعبدے ہین مری دود آہ کے
اب مین سمجہ گیا آئی ہوئی تمہین [illegible] / رستی تہی پا تو سائی [illegible] نگاہ کے
ذرہ ہی گذر نہ جائین کہین آسمان سے / نعرے بہت بلند ہوئے اپنی آہ کے
بہکا رہا ہے اسکو رقیب سیاہ رو / سامان اب نظر نہین آتے نباہ کے
عاشق کسی کے کوچے مین جاتا ہے اے ادا / فوج علم عقب مین علم آگے آہ کے
دلبر نہین حسین کوئی کیونکر پسند ہو / عاشق ہین جو جہان حبیب الہ کے

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی اس طرح مین (ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے) ات قافیہ ہے ردیف
۱۵ اپریل تک اس طرح مین (شکایت کیا جفائے آسمان کی) آسمان قافیہ کی ردیف

اوریجنل اوپیرا کمپنی

اس نامور کمپنی کا ذکر ہم گذشتہ نمبر مین کر چکے ہین۔ یہ کمپنی اپنے دلفریب اور بانتیجہ تماشون سے اہل شہر کو خوش کر رہی ہے۔ حال مین اس کمپنی نے اپنے روزانہ دلفریب تماشون کے علاوہ نتیجہ عصمت اور ریاست داد اخلاقی تماشے بہت ہی خوبی سے کیے۔ مالک کمپنی ایک بہت اچہے ایکٹر ہین۔ علی بابا مین جو ۔ ون کی سردار کا پاٹ تو گویا انکا حصہ ہے۔ بدعادت کا تماشہ اس عمدگی سے کیا کہ معتبر حضرات آبدیدہ ہو گئے۔ ہم اپنے شہر سے کامیابی کی امید کرتے ہین۔ کیونکہ اب وہ زمانہ نہین رہا جب کمرون پر جا کر ٹہمریان اور غزلین سنی جاتی تہین ۔

رسالہ فنون کی جلدین

مجہو اتفاق سے اسکی جلدین دستیاب ہو گئی ہین سب لوگ جانتے ہین کہ یہ رسالہ زراعت دعلم باغات کے مضامین چہاپنے مین مشہور رہا ہے اور اسمین کیمسٹری اور دیگر علوم بہی مندرج ہین۔ قیمت مئی ۱۸۸۳ء سے آخر ۱۸۸۴ء تک ایک جلد مجلد ے جنوری ۱۸۸۵ء سے آخر ۱۸۸۶ء تک دو سال ایک جلد مجلد ۔ ۔ للعہ ۔ محصول ذمہ خریدار

المشتہر احمد علی کتب فروش۔ پتہر گہٹی۔ حیدر آباد دکن

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزین

چیزین لکھنؤ کی عموماً کمین نہ ملینگی قیمتوں سے ابھی کئی چیزین تو مہنگے دام خرچ ہونگے۔ لکھنؤ کو ان چیزون کے ساتھ شہرت ہے۔ اور یہی چیزین ایسا امتیاز رکھتی ہین کہ لکھنؤ سٹ گیا مگر انکے نام کو روشن کیے ہوئے ہین و بلیو پی ایبل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی۔

پان ہین کھانے کی خوشبودار گولیان جو بہت عمدہ تمباکو کے خالص مشک اور زعفران اور عنبر وغیرہ مقوی و مفرح اجزا سے ترکیب کرکے ایک کھوری کی ایک خوراک کے موافق بنائی جاتی ہین۔ نہایت عمدہ گولیان ورقدار فی روپیہ ۲۰ تولہ۔ تمام انہین گولیون کا فی روپیہ تولہ

تھان چکن بیلدار نہایت عمدہ ہر قسم کی بیل کے ۔ سے عہ

تھان چکن بوٹہ دار ہر قسم کے بوٹے کے نہایت عمدہ ہے ۔ سے عہ

دوپٹہ چکن۔ بیلدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ سے عہ تک۔

رومال چکن عرض طول برابر بیلدار و بوٹہ دار طرح طرح کے سے عہ تک۔

ساری چکن نہایت عمدہ بیلدار و بوٹہ دار ہر ایک وضع کی سے تک۔

پائجامہ چکن بیلدار و بوٹہ دار۔ سے تک۔

تہری ساخت لکھنؤ کی نہایت عمدہ۔ سے تک۔

کلاہ دوپلی تری وجستہ و چپی وغیرہ۔ سے تک۔

کلاہ چوگوشیہ سیاہ مخمل کی سلمہ و ستارہ کا کام نہایت عمدہ سے تک۔

کلاہ کشتی دار۔ دہلی کی وضع کے کام کلابتون۔ سے تک

فرد رضائی زین سلمہ جالدار و بوٹہ دار۔ سے تک۔

لحاف زین سلمہ بیلدار و بوٹہ دار سے

پلنگپوش جھاڑدار خوشنما سے

روغن عودس بعینہ عطر عودس کی ایسی پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے فی اونس ہے۔

آلائچی مسی سل کا۔ ایک الائچی کھلا دیجیے اور لب مسی آلود کی زینت دیکھیے فی عدد۔

کیل ناک مین پہننے کی مع نگ فی عدد سے تک

ساز قلمدان۔ لکھنؤ ہی کا حصہ ہے۔ جالی وغیرہ کا کام بنا ہوا فی

تسبیح ایسی عمدہ کی زنجیر نہین بن سکتی ہے فی

انگوٹھی کی مسی زنانہ و مردانہ۔ فی سے تک۔

انگوٹھی الماس کی نہایت عمدہ ہوتی ہے ہر وقت پہنو رہو۔ فی

اوروں کے علاوہ ہو سکتا ہے اگر ناپسند ہو واپس کیا جاوے۔

محصول ڈاک ذمہ خریدار کے

المشتہر

حاجی محمد یوسف تاجر

دوکان متصل

کارخانہ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ مین مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے شائقین کو ضرور منگوانا چاہیے۔ اگر ناپسند ہو واپس کیجیے محصول ہمارے ذمہ فرائش ہے۔ جواب طلب خط کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ ہونا چاہیے۔ ہر قسم کا مال مندرجہ ذیل قیمت نقد آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوگا

نام اشیا مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت
تھان چکن کامدانی سنہری بیل بوٹہ دار بہت عمدہ	۱۰ گز	۱۴ گرہ	[illegible]
تھان چکن او راسکے گل بوٹون میں کامدانی کا کام	〃	〃	[illegible]
تھان چکن بیل بوٹے دار	〃	〃	[illegible]
تھان ململ زنانہ باریک مثل آب رواں	〃	〃	[illegible]
تھان شربتی ساخت لکھنؤ	〃	〃	[illegible]
دوپٹہ کامدانی کا سنہری نہایت عمدہ زنانہ	۳ گز	۱ گز	[illegible]
دوپٹہ چکن اور اسکے گل بوٹون میں کامدانی	〃	〃	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار زنانہ و مردانہ	〃	〃	[illegible]
کرتے چکن کے بیل بوٹہ دار سلے ہوئے طیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبا مینی چغہ سوتی و ریشمی چکن کی	معمولی	معمولی	[illegible]
صدری سوتی و ریشمی	〃	〃	[illegible]
پائجامہ چھوٹی بڑی عمر کے	〃	〃	[illegible]
کلاہ گول سوزنی مع کام کلابتون	〃	〃	[illegible]
کلاہ زردوزی مخمل سیاہ جنبر	〃	〃	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ کمخواب نہایت خوشنما	〃	〃	[illegible]
کلاہ چکن دوپلی و چوگوشیہ و تری و پنچپی	〃	〃	[illegible]
فرد رضائی زین سلمہ جالدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ	〃	〃	[illegible]
پلنگپوش جھاڑدار نہایت عمدہ	〃	〃	[illegible]
لحاف مین سلمہ و تارکین بیلدار نہایت عمدہ	〃	〃	[illegible]
تھان گلبدن مشروع نہایت عمدہ	〃	〃	[illegible]

علاوہ ازین۔ لکھنؤ کی نامی گرامی چیزین اور دوسرے شہرون کی نصف قیمت پیشگی آنے پر روانہ ہونگی۔ اور سوداگرون کے واسطے ایک آسان طریقہ یہ کیا گیا ہے کہ جس قدر مال زیادہ منگائینگے اوسی قدر کمیشن کم لیا جاوے گا۔

المشتہر

سید حسن شاہ۔ موسوی گنج لکھنؤ

PAYAM-I-YAR

پیام یار

نمبر ۴ بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۰ع جلد ۵

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک مین چھپا

ضروری باتیں

۱ - پیام یار ماہوار شایع ہوتا ہے - قیمت عام سے ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک - والیان ملک و روساسے پانچروپیہ سالانہ

۲ - بغیر قیمت سالانہ پہنچے آیئے ہرگز کسی کو روانہ نہین ہوتا ایک نمبر بطور نمونہ ۲ - آنے پر بھیجا جاتا ہے -

۳ - ہر تحریر جواب طلب کے لئے ٹکٹ - یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیئے ورنہ نیرنگ کی شکایت معاف -

۴ - قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیئے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونیکے ہم ذمہ دار نہیں

۵ - خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو - کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا - غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہون) عمدہ ہوگی درج کردیجائیگی - ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا - نااچھی غزل داخل دفتر ہو جائیگی - ہان اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا - انتخاب کمیٹی کرتی ہے - پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲ اجرت دینے پر درج ہوسکتی ہین لیکن صحت کا لحاظ ضرور ہے

۶ - ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیئے -

۷ - اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر ۴ - زیادہ کیلیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے - اجرت ہر حال مین پیشگی لیجائیگی

العبد - محمد نثار حسین " نثار " مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و پیام یار - چوک - لکھنؤ

مصرع طرح پیام یار

ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد نواب صاحب رامپور خلد آشیان

وعدۂ وصل اور وہ کچھ بات ہے ؎ ہو نہ ہو اس میں بھی کوئی گھات ہے
جھانک تانک اغیار سے دن رات ہے ؎ اب یہ کچھ چوری چھپے کی بات ہے
دل ہی عاشق کی بڑی سوغات ہے ؎ اور کیا بیچارے کی اوقات ہے
دیکھ غفلت میں جوانی کو نہ کھو ؎ عمر بھر میں اک یہی تو رات ہے
گھر سے نکلے ہو نہتے وقت قتل ؎ یہ بھی بہر قتل عاشق گھات ہے
اتنی باتیں کیوں سناتے ہو مجھے ؎ پیار کرتا ہوں نہیں اتنی بات ہے
وصل کے دن لیتے ہیں بوسے ان گنت ؎ گھر سے کچھ دیتے ہو کیا خیرات ہے
کیا کروں وصف بتان خود پسند ؎ ان سے بڑھ کر بس خدا کی ذات ہے
بوسہ بے گالی کبھی ملتا نہیں ؎ یہ نئے انداز کی خیرات ہے
گالیوں کی آرزو پر بول اٹھے ؎ لو برا کہنا کچھ اچھی بات ہے
حرف مطلب صاف کہہ سکتا نہیں ؎ شرم آتی ہے کہ پہلی رات ہے
مجھ سے ہو اظہار الفت واہ واہ ؎ آپ کے فرمانے کی یہ بات ہے
کیسی کٹتی ہے سیہ بختی میں عمر ؎ رات سے دن دن سے بدتر رات ہے
مہربانی بے سبب اسکی نہیں ؎ گھاتیا ہے اس میں بھی کچھ گھات ہے
تاکی ہے رندوں نے پگڑی شیخ جی ؎ کچھ خبر بھی قبلۂ حاجات ہے
ہو تلون سے راتدن ڈھلتی ہوئی ؎ یہ نئی بدلی نئی برسات ہے
ہے توکل پر گذر اپنی امیر ؎ اسکے در کی بھیک پر اوقات ہے

جناب منشی محمد ممتاز علی صاحب آہ امیٹھوی شاگرد جناب امیر مینائی

بانکی چتون ہے نکیلی گات ہے ؎ چشم بد دور آپ کی کیا بات ہے

صبحِ محشر آج کیا ہو گی نمود
ہو گئے برسون مگر پھر رات ہے

میری ہستی خاص ہستی ہے تری
ذات میری مین تیری ذات ہے

اور اے دل کوئی دم ضبطِ فغان
ہان مرے شیر اور تھوڑی رات ہے

کچھ ہنسو بولو خدا کے واسطے
بُت بنے بیٹھے ہو یہ کیا بات ہے

آج دُنیا تیری ہے کل اور کی
کیا بھروسا اِسکا عورت ذات ہے

آج فردائے قیامت ہے حضور
ہمسے کچھ وعدہ تھا کل کی بات ہے

آئیے گا پھر ہمین معلوم ہے
جائیے گا خیر ابھی تو رات ہے

کہتے ہین تم دو بھی تو ہم دل نہ لین
واہ رے حسن طلب کیا گھات ہے

بُت سراپا حسن ہین پر سنگدل
حق ہے بے عیب اِک خدا کی ذات ہے

گالیون کی غیر پر بوچھار ہے
واہ واکس لطف کی برسات ہے

لے لیا بوسہ تو بولے جھیپ کر
جاؤ جوبن کی مرے خیرات ہے

آہ جب مین نے کہا دیدونگا جان
بولے یہ تو کہنے ہی کی بات ہے

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب تسیم وجناب امیر لکھنوی انعم اللہ قدیر

کیا مزے ہین باغ ہے برسات ہے
جام ہے خلوت ہے تم ہو رات ہے

کہتے ہین ہنس ہنس کے وہ کیا بات ہے
دو دن مین بوسہ یہ ترکی اوقات ہے

اب تو مستون کو پلا ساقی شراب
دیکھ تو کس دھوم کی برسات ہے

یہ لطافت حور نے پائی کہان
ان حسینون کی بھلا کیا بات ہے

زلفِ شبگون تیرے چہرے پر نہین
میری فرقت کی اندھیری رات ہے

رات دن ہی وان رجوع کائنات
در کسی کا قبلہ حاجات ہے

چہرہ پُر نور ہے یا صبح وصل
زلف ہے یا ہجر کی یہ رات ہے

بھیجین کیا دل کے سوا تحفہ انھین
عاشقون کی تو یہی سوغات ہے

غیر کو بوسہ ہمین دین گالیان
واہ کیا انصاف کی یہ بات ہے

اپنے عاشق کو تڑپتا دیکھ کر
بولے کیون بیچین ہو کیا بات ہے

غیر کی باتون مین آجانا نہ تم
وہ بڑا مکار ہے بڑا بدذات ہے

مسکرانا انکا بے علت نہین
ایک دل لینے کی یہ بھی گھات ہے

ہے ہوائی چار دن کی چاندنی
پھر وہی تاریک اندھیری رات ہے

چھوڑ وصف بت خدا کا ذکر کر
قابل مدحت اسی کی ذات ہے

شعر میرے سُنکے کہتے ہین حسین
واہ اے اصغر تری کیا بات ہے

جناب منشی احمد علی صاحب احمد از مقصبہ منڈاور شاگرد جناب نوح ناروی

پیشتر ہم دون مین تم جانتے تھے
یاد ہوگا یہ تو کل کی بات ہے

بیوفا کہنے پہ ہنسکر یون کہا
بیوفا ہم اور ہماری ذات ہے

جناب محمد شاہ الدین خان صاحب احمد سیالکوٹی

کیون نہ رو دین ہجر مین دن رات ہم
دلربا برہن نہین برسات ہے

حق نہ دکھلائے کسی کو آنکھ سے
ہجر کی شب اک بلا کی رات ہے

جناب عبد الکریم صاحب اظہر ساکن بنگلور

عشق کے بیمار سے پوچھو اسے
ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب سید سخاوت علی صاحب اسیر کوروی ملازم ریاست نیپال شاگرد جناب بسمل

ابر شرمندہ ہے ساون مات ہے
اشک جاری ہین نئی برسات ہے

زلف رُخ پر دیکھ کر بولا یہ دل
ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب پنڈت راج اندر نرائن صاحب تمنی امید از جے پور

ای امید خستہ تو دل ہی نہ دے
بس یہی سو بات کی اک بات ہے

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت منصفی شکوہ آباد شاگرد جناب

ان حسینون کی کچھ ایسی گھات ہے
دل کا لے لینا ذرا سی بات ہے

انکے رُخ پر زلف ہے پرتو فگن
دن کے سر پر سایہ گستر رات ہے

ہنستے ہنستے وہ نہ ہو جائین خفا
ڈرتے ڈرتے منہ سے نکلی بات ہے

انکے پہلو مین بسر کی زندگی
حضرت دل آپ کی کیا بات ہے

روبرو قد کے ہے طوبے سرنگون ۔۔ چال سے اُنکی قیامت مات ہے
خانۂ دل بن گیا ظلمتکدہ ۔۔ ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
موت دی ہجر بتان مین یا قدیر ۔۔ تو تو یارب قاضی الحاجات ہے

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ تاجر بلند شہری

وصل ہے جاگو خوشی کی رات ہے ۔۔ تم جو سوتے ہو غضب کی بات ہے
نقد دل اک بوسے پر دیدا اُنا ۔۔ ہم تہیدستون کی یہ اوقات ہے
نامہ بر اچھی طرح دیتا پتا ۔۔ بھول جانا اُنکی ادنے بات ہے
بوسہ دینے مین نہ کرنا عذر تم ۔۔ یہ تو صدقہ حسن کی خیرات ہے
مانگتے ہین جان وہ دیتے ہین ہم ۔۔ فکر کی کیا اسمین ناصح بات ہے
ضبط گریہ تشنہ کیون کرتے ہین آپ ۔۔ دن ہی کم ایکی برس برسات ہے

جناب محمد کریم خان صاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

جام و مے ہے یار خوش اوقات ہے ۔۔ لطف مے نوشی کا ہی برسات ہے
واعظو مجبور ہین میخوار سب ۔۔ کس طرح توبہ کرین برسات ہے
حسن لیلی کی اگر تعریف کی ۔۔ ہنسکے بولے واہ کیا اوقات ہے
رات بھر تڑپا کیے بستر پہ ہم ۔۔ ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
دل طلب کرتے ہو گر حاضر ہے لو ۔۔ اے صنم یہ کون مشکل بات ہے
پوچھتے ہو حال کیا تعظیم کا ۔۔ شغل رونے کا اُسے دن رات ہے

جناب محمد شمس الضحے صاحب نقنہ برادر خرد جناب قاضی محمد سلیمان صاحب محرر کوتوالی

وصل کا پیغام مینے جب دیا ۔۔ بولے وہ کیا آج ہی کی رات ہے

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب جلیل و شیفتہ بھگوانپوری منظفرپوری

کاٹے کٹتی ہی نہین ہے کیا کرون ۔۔ ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
رندون مین آیا نہ کیجے شیخ جی ۔۔ عرض یہ اے قبلۂ حاجات ہے
دیکھیے مین خدا کیا ہو جلیل ۔۔ فکر اسکی بس ہمین دن رات ہے

جناب محمد محمود خان صاحب جلال سہنوی شاگرد جناب تذنیب مرحوم سہنوی

دل کو ترے لگا لیا ن دیتے ہیں اور
خیر یہ بھی بلی اک سوغات ہے

ہر قدم پر اک قیامت ہے بپا
آپ کی رفتار کی کیا بات ہے

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی ضلع گیا

چاندنی چھٹکی ہے دلبر بزم میں ہے
وصل کی شب ہے خوشی کی رات ہے

رہتی ہے فکر سخن ہر دم حمید
مشغلہ میرا یہی دن رات ہے

جناب خورشید علی صاحب خورشید از مقام متھرا

واہ کیا کہنا ہے اور کیا بات ہے
کان کی بجلی سے بجلی مات ہے

تیرگی بخت اپنی مات ہے
ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

دل پھسل جاتا ہے میرا دیکھ کر
کس قدر شفاف انکی گات ہے

سیدھی باتوں میں بگڑ جاتے ہیں وہ
خوبرویوں کی بھی الٹی بات ہے

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

ہجر کی یہ رات کیسی رات ہے
ایک میں ہوں یا خدا کی ذات ہے

آپ کی ہر بات میں یہ بات ہے
چال ہے فقرہ ہے دم ہے گھات ہے

حور کی خواہش پہ یہ طعنے ملے
واہ کیا نیت ہے کیا اوقات ہے

تو نے قاصد جو کہی دل کو لگی
یہ اسی کافر کے منہ کی بات ہے

پھر خدا جانے کہاں تم ہم کہاں
عیش و عشرت کی یہی اک رات ہے

شکوے کے بدلے کیا بلکہ ستم
پھر خفا ہیں کیا مزے کی بات ہے

انکا قاصد لیچلا ہے دل مرا
تازہ فرمائش نئی سوغات ہے

شب کو جاگیں بزم میں وہ دن کو سوئیں
رات کا دن اور دن کی رات ہے

کیوں پھسل پڑتے ہیں ملکِ حسن میں
کیا وہاں برسات ہی برسات ہے

جب کہا میں نے کہ لو مرتا ہوں میں
بولے بسم اللہ اچھی بات ہے

ضعف سے اٹھتے نہیں دستِ دعا
اب ہماری شرم اسکے ہات ہے

کہتے ہین دشنام دیکر لینگے دل	مفت کیون دیتے ہو یہ خیرات ہے
داغ سے جاکر ملے تھے ہم بھی آج	آدمی خوش وضع خوش اوقات ہے

جناب حکیم سید باقر علی صاحب دیوانہ خلف وشاگرد جناب راضی مرحوم متوطن جھنجھانہ

آہ کی بجلی چمکتی ہے مدام	ہجر مین رونے سے یان برسات ہے
ای مرے رشکِ قمر تیرے بغیر	چودھوین شب بھی اندھیری رات ہے
اور تحفہ اسکو دون کیا آپ پر	دل مرا ایسا ہی سوغات ہے

جناب محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرہ

زلف سے تو کچھ پتا ملتا نہین دل	ہاتھ کنگھی سے یہ آدمی بات ہے
چھیڑ کر مجھکو خفا ہو بیٹھنا	یہ بھی کوئی روٹھنے کی بات ہے
دے کے بوسہ ناز سے کہتے ہین وہ	یہ متاعِ حسن کی خیرات ہے
تمنے چٹکی مین سے بوسہ لیا	اسمین کیا ہے اپنی اپنی گھات ہے

جناب محمد عبد الرحیم خان صاحب رحیم عظیم آبادی حال وارد چھپرہ شاگرد جناب داغ

شغل مے نوشی کا وان دن رات ہے	واہ کیا جلسہ ہے کیا اوقات ہے
جمع ہین اغیار یون کیونکر کہون مین	کان مین سن لو مزے کی بات ہے
نامہ بر سر کاٹ کر لیجا مرا	ان سے یہ کہنا یہی سوغات ہے
ہان مین ہان انکی ملا دیتے ہین غیر	جب وہ کہدیتے ہین دن کو رات ہے
نیک بندے ہین خدا کے آپ تو	شیخ صاحب آپکی کیا بات ہے
عرض حالِ وصل پر بولے وہ یون	یہ بھی کوئی ماننے کی بات ہے
غیر سے اچھا نہین یون ربط ضبط	اپنی عزت دیکھو اپنے ہات ہے
غیر کو دین گالیان اچھا کیا	اُس کمینے کی یہی اوقات ہے

جناب مولوی محمد خلیل الدین احمد صاحب راضی تلہری شاگرد جناب احسان

خار سا پہلو مین اک دن رات ہے	دل نکلجائے تو اچھی بات ہے
چشم تمنے وہ لگائی ہے جھڑی	رات دن گھر مین مرے برسات ہے

اب کہاں وہ خم وہ ساغر وہ سبو ... ایک چلو پینے کی اوقات ہے

کوٹھے پر سے پوچھ لیتے ہیں فراج ... آج کل دلا ہماری بات ہے

بند رہتے ہیں کسی سے کام کب ... حق تعالے قاضی الحاجات ہے

بوسہ عارض ہو یا داغ فراق ... جو عنایت کیجیے سوغات ہے

دل میں رہتی دو نشان انکے رہین ... تب جھی ہوتی ہے تکمیل گات ہے

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محرر جوڈیشیل لکھنو آباد شاگرد جناب داغ

آپ سے جو زبان بھی بات ہے ... آپ کی کیا بات ہے کیا بات ہے

ان بتون کی کس غضب کی گھات ہے ... دل کا لے لینا ذرا سی بات ہے

روز و شب فرقت کی دونو ہین بلا ... رات دن سے دن سے بدتر رات ہے

صبح تک فرقت زدہ جیتا نہین ... ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

اسکی شوخی کر گئی اسمین اثر ... مضطرب کیون ہے یہ دل کیا بات ہے

گرمی سوز محبت سے مری ... اے رسا نار جہنم مات ہے

جناب مولوی محمد ریاض الدین احمد صاحب ریاض وکیل منصفی متھرا

مجھ پہ لے جانے کی رٹ کیا بات ہے ... صبح ہونے دو ابھی تو رات ہے

بیدہائی حق سے ہو دی ہے تمہین ... اے بتو اسمین بھی کوئی بات ہے

سینہ انکا اندنون جوبن پہ ہے ... ابھری ابھری گوری گوری گات ہے

ای عدم والو بتاو تو ہمین ... کیسا وان کا دن ہے کیسی رات ہے

میرے خون کا فیصلہ محشر کے دن ... تم الٹ دو گے اجی کیا بات ہے

ایک آفت ہو تو کہیے اے ریاض ... دل ہمارا مورد آفات ہے

جناب مولوی محمد غفار اللہ صاحب زار شاگرد جناب تنہا مدراسی

بھیس مین دشمن کے جاؤنگا وہان ... یار سے ملنے کی اچھی گھات ہے

ہجر کی شب کوئی مونس بھی نہین ... مین ہون اور میرے خدا کی ذات ہے

درد دل درد جگر ہے زور پر ... ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

دم لبون پر آگیا ہے زار کا ... ہجر کی شب بس بلا کی رات ہے

جناب مولوی عبد الحمید صاحب سوختہ وحمید گڈہ کشمیری شاگرد جناب داغ

ہم ہین وہ ہین اور اندھیری رات ہے ... کچھ عجب موسم عجب برسات ہے

وصل کا اور مجھسے وہ وعدہ کرین ... کچھ نہ پوچھو اس بات مین بھی بات ہے

رنجش بیجا کا باعث تو کھلے ... آپ فرمادیجیے کیا بات ہے

آپکے عاشق نہون تو کسکے ہون ... کسمین ہے وہ آپ مین جو بات ہے

پیکے مینحانے سے مسجد کو چلے ... سوختہ کہیے تو یہ کیا بات ہے

جناب بھیرون دیال صاحب سر کار ساکن اوناو

وصل اسکا خیر ہو دن رات ہے ... اور مجھے رنج و الم ہیہات ہے

دے شہادت چشم گریان آہ سے ... عشق کی اب آن تحقیقات ہے

جناب سراج الحسن صاحب سراج از ریوپورہ

کل نہین پڑتی کسی کروٹ ہمین ... ہجر کی شب بس بلا کی رات ہے

جناب مولوی عبد الاحد صاحب شاد لکہنوی مہتمم مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور

تیرگی گور فاسق مات ہے ... ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

کہتے ہین باہین گلے مین ڈال کر ... تجسے ہم روٹھین یہ کوئی بات ہے

کافر الفت تڑپ کر مر گیا ... ایک بت سے کفر خدا کی رات ہے

یہ غنیمت ہے کہ ہاتھ اٹھتا نہین ... گالی تو اس فتنہ خو کی بات ہے

ہائے اسکا ناز سے کہنا مجھے ... تو پچھوڑا ہے ذلیل اوقات ہے

بوسہ دیتے ہین مجھے کس ناز سے ... کہتے ہین تیرے لیے خیرات ہے

ہائے پیدا ہوگئے کیا کیا خیال ... تمنے کیون پوچھا کہ کتنی رات ہے

درد تیرے عاشقون کو روز و شب ... ہائے ہے افسوس ہے ہیہات ہے

کیون نہو شمشاد تجھپر شیفتہ ... غنچہ لب ہے تو تری کیا بات ہے

جناب رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگوی رجسٹر از تحصیل نتکوہ آباد

وصل مین بھی ہائے یہ شرم و حیا — دیکھ ظالم اب تو تھوڑی رات ہے

جناب محمد امیر الحق صاحب شمیمؔ منشی تحصیل گدھی آبنا پالی

کیا غضب تھا چشم ساقی کا اثر — کس بلا کی بیخودی دن رات ہے
ہائے وہ کہنا کسی کا اے شمیمؔ — جاتے ہین ہم اب بہت کم رات ہے

جناب سید محمد واجد علی صاحب صبرؔ شاگرد جناب کوثرؔ گورکھپوری

یار کی صورت کی بھی کیا بات ہے — حسن یوسف جسکے آگے مات ہے
نیند آئی سوتے ہین مل کر گلے — وصل کی بھی کیا مزے کی رات ہے
سینکڑون لاکھون ہزارون ہو چکے — یار کے وعدون کی بھی کیا بات ہے
حضرت دل چاہین رکھین یا مٹائین — آبرو اپنی اب انکے ہات ہے
ان بتون کی کج ادائیون کا کیا خیال — انکی دنیا سے نرالی بات ہے
پان دین غیرونکو دکھلا کر مجھے — زہر کھا لینے کی بس یہ بات ہے

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیقؔ مقیم بمبئی شاگرد جناب شاکرؔ برہانپوری

مُردے جیتے ہین تری گفتار سے — اے حسین اعجاز نے یا بات ہے
کُل حسینان جہان ہین اکطرف — مین ہون تنہا اور خدا کی ذات ہے
لب بلب سینہ بسینہ ہے وہ بت — وصل کی شب کیا مزے کی رات ہے
ایک سے ہی ایک کو دنیا مین فیض — اور بے پروا خدا کی ذات ہے
کروٹین لیتا ہون نیند آتی نہین — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
لے لیا بوسہ تو وہ کہنے لگے — جاؤ یہ بھی حسن کی خیرات ہے
جھوٹ وعدہ کرتا ہے صدیقؔ سے — وہ بت بیرحم یہ کیا بات ہے

جناب میر صادق علی صاحب صادقؔ فتحپوری شاگرد جناب ناظرؔ اونامی

ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے — واقعی مجموعۂ آفات ہے
میکشون کا قاضی حاجات ہے — مغتنم پیر مغان کی ذات ہے
مفت جو اسکو دیے دیتے ہین دل — اسمین کوئی تو ہماری گھات ہے

بیقرار انکو بھی تو نے کر دیا ہے — اے دل مضطر تری کیا بات ہے
صادق اس کافر ادا سے دل لگی — دیکھو اپنی عزت اپنے ہات سے

جناب نور محمد صاحب صفدر گماشتہ حاجی ہاشم سیٹھ بمبوبانی

کیوں نہ رحمت ہم پہ نازل ہو مدام — رحمت عالم نبی کی ذات ہے
اپنے در پر مجھکو بلوا لو شتاب — التجا صفدر کی یہ دن رات ہے

جناب ابو المعانی نعیم الحق صاحب نعیم فتحپوری شاگرد جناب آغا دہلوی

آنسو ساب اندوؤں برسات ہے — کون دیکھے کہ دن ہے رات ہے
فتنہ و سامان تجکو بس اک بات ہے — چال سے تیری قیامت ساتھ ہے
واہ صاحب خوب جل دے کر گئے — آپ کی بھی کیا غنیمت ذات ہے
شاعران دہر کا یہ قول ہے — حضرت نعیم غنیمت ذات ہے

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق ۔ تحصیلدار اقبال حسن پرگنہ بندیل

خوبیٔ تقدیر کی یہ بات ہے — آجکل ہجر کی غم کی رات ہے
کس طرح کاٹوں کہ کٹتی ہی نہیں — ہجر کی شب ہے بلا کی رات ہے
میرا دیوان دیکھ کر کہتے ہیں وہ — میرے عاشق کی یہ تصنیفات ہے
ہجر ہے تو وصل بھی ہوگا ضرور — اپنا اپنے وقت پر یہ بات ہے
گر نہیں عاشق تمہارا اے صنم — آسمان گردش میں کیوں دن رات ہے
آرزو میں میری بر لا اے کریم — نام تیرا قاضی الحاجات ہے
احتیاط لنفس رکھ ہر دم طلیق — دشمن ایمان لگائے گھات ہے

جناب محمد اقبال حسین صاحب عاشق وکیل بیکانیر از ابوشاگرد جناب غالب مرحوم

ہو گیا جو کوئی محو ذات ہے — اس کا کیا کہنا ہے اور کیا بات ہے
بے عدیل و بے نظیر و بے مثال — اک خدائے لم یزل کی ذات ہے
وا کتا عقدہ دل نہیں کھلتا ہے یہ — چیستاں سے یہ تمہاری بات ہے
جیسے قربان ہوں ہزاروں روز عید — وہ تمہارے وصل کی اک رات ہے

ہے روٹھنا اور منانا وغیرہ کو — یہ کوئی حضرت سلامت بات ہے
کانپ جاتے ہیں زمین و آسمان — ہائے یہ وہ کثرت آفات ہے
یاں تو نکلی جاتی ہے اپنی جان یہ — دل کا لینا انکو اک بات ہے
پھر نگہ ترچھی ہوئی صیاد کی — پھر وہ سے دل پھانسنے کی گھات ہے
قدر عاشق کی کوئی کرتا نہیں — قدر کے لائق وہی ہیہات ہے

جناب محمد زبیر احمد صاحب غالی شاگرد جناب داغ دہلوی از فتحپور ہسوہ

سب غلط دینا اک ادنے بات ہے — اگلے مستغنی خدا کی ذات ہے
کیوں نہ شب فرقت نہیں ہوتی سحر — تو قیامت سے کوئی یا رات ہے
میرے گھر تشریف لاسکتے نہیں وہ آج — کیسا دن ہے مرگیا کیا رات ہے
کہتے ہیں اظہار مطلب پر مرے — یاد تجھکو بس یہی اک بات ہے
کیوں کسی سے التجا غالی کریں — حق تعالے قاضی الحاجات ہے

جناب اکرام الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل سکول چارسدہ شاگرد جناب تاجر

روئی دشمن کی تری کیا بات ہے — سامنے جسکے قمر بھی مات ہے
ایک دم لینے نہیں دیتی یہ چین — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
نازنین وہ غصہ کرنا آپ کا — مہربانی جسکے آگے مات ہے
مسکرا کر پیار کی کرنا نظر — دل کے لے لینے کی یہ سب گھات ہے
وہ ست دل سا انہیں عشرت چھپگیا — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیز از مارہرہ

بے سبب ان سے بگڑنا روٹھنا — حضرت دل یہ بھی کوئی بات ہے
خستہ حال یار بہ نہو اسکی سحر — وصل کی شب کیا مزے کی رات ہے
یہ تو کہنے سے نہیں کہتی عزیز — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب مولوی علی محمد صاحب علیم کانپوری حال مقیم برہانپور

یار سے رخصت ہوئیں ہونے لگا — اشک ریزی بولا ابھی تو رات ہے

شمع رو کر کاٹ یا ہنسکر گذار	زندگی تیری فقط اک رات ہے
پوچھو تو بولو تم دہانِ گور سے	کیا تمہارا حال اے اموات ہے

جناب منشی محمد عبدالرؤف صاحب عطا مدراسی شاگرد جناب شریف مدراسی

آفت جان اسکی ہر ہر بات ہے	دل کی دشمن بیوفا کی ذات ہے
ہوگیا سبب وصل تو رونا یہ کیا	ہاں برس بے فصل کی برسات ہے

جناب عبدالرحیم صاحب عاصی وکیسی نیر متوطن سفیدوں شاگرد جناب فضل حق آزاد

دے کے دو بوسے کہا اس شوخ نے	یہ ہمارے حسن کی خیرات ہے

جناب منشی عبداللہ صاحب عبد متعلم نیو نسپل بورڈ سکول لاہور

دوست اپنے عشق میں دشمن ہوئے	کیا غضب کی کس ستم کی بات ہے

جناب چنارون صاحب عتیق شاگرد جناب کرم نسیم وزیر پوری

آپ کی فرقت میں روتا ہوں مدام	میرے گھر بے فصل ہی برسات ہے
تب یہ عاشق ہو گئے یہ محزون عتیق	مورد رنج و غم و آفات ہے

جناب منشی نصیرالدین احمد صاحب فریاد شاگرد جناب شاد از اوجین

کیا ہی مشکل سے سحر ہوتی ہے ہائے	ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
وہ تری رفتار نے سیکھے چلن	فتنہ محشر بھی جس سے مات ہے
سننے سے پہلے ہی میرا عرض حال	کہتے ہیں بس جان لی جو بات ہے

جناب مرزا عبدالمجید صاحب فہیم گورکھپوری

ایفلک دہان دو دو گھڑی دن رات ہے	اشک پینے پر مری اوقات ہے
لب بلب سینہ بسینہ ہے کوئی	وصل کی شب کس مزے کی رات ہے
بوسے لے کر یہ انھیں سمجھا دیا	اے صنم یہ حسن کی خیرات ہے
جان و دل حاضر ہیں تیری نذر لو	ہم غریبوں کی یہی اوقات ہے
دل سے بیفائدہ انکار ہے	مان لو یہ تو مزے کی بات ہے
کروٹیں لے لے کے ہوتی ہے بسر	ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جب کہا میں نے کہ لو مرتا ہوں میں — ہنس کے بولے یہ تو اچھی بات ہے

پارسا تم بھی کبھی تھے اے فہیم — لیکن اب تو شغلِ مے دن رات ہے

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن کھیر ازاودیو شاگرد جناب تسنیم امروہوی

یہ شب فرقت ہے یا ظلمات ہے — یا الٰہی کس بلا کی رات ہے

الفت بت میں زمانہ چھٹ گیا — آیات میں ہوں یا خدا کی ذات ہے

ہائے یہ کہنا کسی کا وصل میں — اب تو جانے دو بہت کم رات ہے

رات دن تیری اور جاتی ہے نیند — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

یاد آتی ہے نہ موت آتی ہے فیض — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب شیخ حسن علی صاحب فطرت گورکھپوری شاگرد جناب نور گورکھپوری

تم سے اس شوخ کی کیا بات ہے — مہر تاباں تیرے آگے مات ہے

زلف کو رخ سے ہٹا کر دیکھئے — دن نکل آیا کہ باقی رات ہے

کون مونس ہے ہمارا ہجر میں — فطرت ہم ہیں یا خدا کی ذات ہے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی ایس اے اسسٹنٹ کمشنر ایجوکیشنل کالج لکھنؤ شاگرد جناب کیف

آسمان پر عاشق پر دن رات ہے — تیرا عاشق موردِ آفات ہے

آؤ تم چھپکر اندھیری رات ہے — وصلِ عاشق کی یہ اچھی گھات ہے

ہوتی ہیں نازل بلا میں رات دن — تیرا عاشق موردِ آفات ہے

ہجر کی شب ہائے کٹتی ہی نہیں — کس غضب کی یا خدا یہ رات ہے

بزم جاناں سے مجھے اٹھوا دیا — کیا رقیب روسیہ بدذات ہے

کیسی کیسی آفتیں آتی ہیں پیش — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

آہ کرنا سر پٹکنا ہجر میں — مشغلہ میرا یہی دن رات ہے

گھر بلا کر اسکو لاؤ راہ پر — اے قمر دیکھو یہ اچھی گھات ہے

جناب قمرالدین حسین صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب نظم لکھنوی

حسن سے خالی نہیں جو بات ہے — رخ سحر ہے زلف ہم انکی رات ہے

طالب دیدار ہوں مثل کلیم
لن ترانی یار کی اک بات ہے

کر دیا بیتاب آنکھوں اپنی طرح
مرحبا اے دل تری کیا بات ہے

باغ ہے ٹھنڈی ہوا ہے یار ہے
آج ساقی میکشی کی رات ہے

بستر غم پر یہ کہتا ہوں قمر
ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب حافظ محمد نعیم صاحب قمر کرسوی

دل ہے [illegible] نذر جانانہ تجھے
ایمان [illegible]

دل پہ [illegible]
[illegible]

وائے قسمت یار پہلو میں [illegible]
فصل گل [illegible]

جناب سید عبدالقدوس صاحب قدس شاگرد جناب [illegible] مدرس [illegible]

چین اکدم مجھکو بستر پر نہیں
ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب قاضی غلام حیدر صاحب کشتہ متوطن قاضی پور [illegible]

کیا غضب ہے کشتہ کس پہلو نہیں
ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

کیا خطا مجھ سے ہوئی کہیے ذرا
آپ کیوں ناراض ہیں کیا بات ہے

آؤ [illegible] باتیں کریں جلدی [illegible]
دن ہے سونے کے ساری رات ہے

جناب [illegible] متوطن [illegible]

غیر کے پہلو سے جاؤں گا وہاں
بارے ملنے کی [illegible] گھات ہے

آپ خوبان جہان سے ہیں حسین
آپکی کیا بات ہے کیا بات ہے

جناب محمد صلاح الدین صاحب ایم اسٹوڈنٹ مشن کالج

آج [illegible] کیسی بات ہے
ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

عالیجناب خان بہادر شیخ احمد حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ و تعلقدار [illegible]

وصل کی [illegible] چاندنی رات ہے
ماہ کی [illegible] کی بات ہے

ہجر کی شب [illegible] نہیں
ہائے یہ کیسی بلا کی رات ہے

چاندنی میں تمکو آنے سے تھا عذر
اب چلے آؤ اندھیری رات ہے

منہ پلاتے ہیں ہم تمھیں اے شیخ جی ‎ ‎ ہاتھ لانا کیا مزے کی بات ہے
میرے پہلو سے نہ اٹھ کر جایئے ‎ ‎ بیٹھے صاحب ابھی تو رات ہے
ہم تو ہوں سے یار دیکھی یوں کہ تم ‎ ‎ تم نہ آنا اتفاقی الحاجات ہے
ہم نے اظہار عشق جب کیا ‎ ‎ ہنس کے بولے آپکی کیا بات ہے
اسقدر چھیڑو نہ اکلو اے مذاق ‎ ‎ صبح چھپ لینا یہ پہلی رات ہے

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب امیر مینائی لکھنوی

دو دو گھڑی شب کی ابھی رات ہے ‎ ‎ کون سمجھا دو آفات ہے
بزم سے اٹھکر ادھر ان سے اٹھئے ‎ ‎ آپ سے کہنا ہمیں اک بات ہے
انہیں ہو آرام دو میں وصل غیر ‎ ‎ ہمکو فرصت ہی نہیں دن رات ہے
دم لبوں پر ہجر کی شب ہے مرا ‎ ‎ خیر سے گھر میں خدا کی رات ہے
آپ اور پہلو میں میرے بیٹھے ‎ ‎ دل اور لینے کی یہ بھی گھات ہے
وہ ہمارے گھر میں کیوں آتے ہیں آج ‎ ‎ یا الٰہ العالمین کیا بات ہے
سامنا ہے آج میرا غیر کا ‎ ‎ آبرو میری خدا کے ہات ہے
آج جی بھرکے پلا دے ساقیا ‎ ‎ تیرا کیا کہنا تری کیا بات ہے
کیا کہوں جو میرے دل میں چبھ گئی ‎ ‎ ایک کافر کی نکیلی بات ہے
ہم کہیں دل کے عوض بوسہ ملا ‎ ‎ تم کہو یہ دن کی خیرات ہے
ہنسکے یوں بولے کہ چپکی دل میں لی ‎ ‎ جان لیوا ہے جو آئی بات ہے
دن مصیبت کا ہمارا دن سے ماہ ‎ ‎ رات اندھیاری ہماری رات ہے

جناب محمد عبد المجیب صاحب مقصور گورکھپوری

فکر دنیا سب کو یاں دن رات ہے ‎ ‎ بے نیاز اللہ تیری ذات ہے
دیدیا دیکر دل پر داغ اضطراب ‎ ‎ لیجیے یہ اک نئی سوغات ہے
شام ہی سے وصل میں کہنے لگے ‎ ‎ سچ بتاؤ کس قدر اب رات ہے
ہر ادا میں آپ کی ہے اک ادا ‎ ‎ آپکی ہر بات میں اک بات ہے

لطف ہو مجکو سناتے ہین سین نہ | روٹھہ جاتا کیا مزے کی بات ہے
دیکھہ کر تبھا سیاہی شب کی نہ | یہ بھی شاید ہجر کی اک رات ہے
زار زار روتا ہے عاشق ہجر مین | سال بھر برسات ہی برسات ہے
جام مے ہاتھون مین ہے پہلو مین یار | وصل کی شب کیا مزے کی رات ہے
بھیس دشمن کا بدل کر وان چلین | اس سے ملنے کی یہ اچھی گھات ہے
ایک بوسہ دے کے بوسے ناز سے | لیجیے یہ حسن کی خیرات ہے

جناب مقبول احمد صاحب مقبول از بھوپال

خوبرویون کی سی کچھہ گھات ہے | دل تو دے لینا انھین اک بات ہے
چپ نہین ہوجہ تم یہ اے بتو | ہو نہو آ میین بھی کوئی بات ہے
بے سبب کب ہے حسینون کا بناؤ | دل کے لینے کی یہ ساری گھات ہے
تمکو بوسے کے عوض دیتے ہین داغ | پاس اپنے اک یہی سوغات ہے
دختر رز کو لگا مین منہ نہ آپ | شیخ صاحب یہ بڑی بدذات ہے
روٹھہ بیٹھے بوسہ لینے پر حضور | سوچیے تو یہ بھی کوئی بات ہے
جو گیا میخانے آیا چھکے وہ | کیا سخی پیر مغان کی ذات ہے
بیٹھے ہو افسردہ دل مقبول کیون | کچھہ تو کہیے آج کیا یہ بات ہے

جناب موسی بھائی صاحب مائل گھڑی ساز شاگرد جناب یاس لکھنوی از برہانپور

حسن یوسف تیرے رخ سے مات ہے | اب وہ آمین ہے جو تجھہ مین بات ہے
دل بہلتا ہی نہ ہے آنکھون مین نیند | ہجر مین مجکو قلق دن رات ہے
بہ نہ جائی کشتی گردون کہین | چشم گریان سے مری برسات ہے
مدح مین تیری کرون کیا میرامین | یا علی تیری وہ عالی ذات ہے
سر دیا راہ خدا مین اے مائل | حضرت شبیر کی کیا ذات ہے

جناب معظم علیخان صاحب معظم شاگرد جناب ڈاکٹر مائل حیدرآبادی

حیف ہے افسوس ہے ہیہات ہے | عشق مین کیسی ذلیل اوقات ہے

تیرے چپ رہنے مین اک عالم ہے یار — تیری باتین کرنے مین اک بات ہے
تما شوخ اور بزم مین خاموش ہو — ہمین کوئی بات کوئی گھات ہے
کوئی کہتا ہے سے دوست وصل مین — شرم میری اب تمہارے ہات ہے
ای مضطر رنج ہجران کھا گیا — آہ اٹھتے بیٹھتے دن رات ہے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتوری ملازم فوجداری علیگڈہ

ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے — تیرہ کی ظلمت بھی جس سے مات ہے
آئے بیٹھے ہین وہ پہلو مین مرے — یہ بھی شاید دلبری کی گھات ہے
کھینچ کر آیا اسکو میرے پاس — جذبۂ الفت تری کیا بات ہے

جناب محمد ابراہیم صاحب مداح جودھپوری شاگرد جناب تمشاد لکھنوی

دیکھتے ہی دیکھتے دل لے لیا — واہ کیا کہنا ہے اچھی گھات ہے
مین کسی سے حال دل کہتا نہین — بدگمانی تیری ادنے بات ہے
بولے ہنسکر میرے آنسو دیکھ کر — دیکھیے بے فصل کی برسات ہے

جناب پنڈت شام لال صاحب نیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ اسکول ٹرسنگڈہ

مجمع درد و غم و آفات ہے — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
جلد لا ساقی گلابی جلد لا — یار ہے گلزار ہے برسات ہے
کیا کرین کاٹے نہین کٹتی منیر — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب رام ناتھ صاحب مہجور قوم کھتری ساکن متھرا

عمر گذری پر سحر ہوتی نہین — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
مارنا زندون کا ہے آنکھون کا کھیل — لب کو مردے کا جلانا بات ہے
گاہ لب پر آہ ہے نالہ کبھی — شغل اے مہجور یہ دن رات ہے

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ دہلوی

ٹالتا ہون کیا کرون ٹلتی نہین — ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
حاجتین مائل کی بر لا اے خدا — نام تیرا قاضی الحاجات ہے

جناب رامچرن لعل صاحب مشتاق گورکھپوری

جام دے ساقی مجھے برسات ہے ۔ ابر چھایا ہے غضب کی رات ہے
خضر رہبر کی ضرورت کچھ نہیں ۔ ساتھ ساتھ اپنے خدا کی ذات ہے

جناب حافظ احمد علی صاحب مادہم صحبت جناب شوکت پانی پتی انصاری

دین و ایمان کا پتہ ملتا نہیں ۔ عشق میں اونسے بھی یہ اک بات ہے
دو ہی فقروں میں بچھا لیتا ہے دل ۔ یار کچھ خط کم کو ایسی بات ہے
ماہ اس مہوش کو کہتے ہیں عزیز ۔ یوسف کنعان بھی جس سے مات ہے

جناب جھکو اسنگھ صاحب مشکوک بریلوی مقیم چھاؤنی گوڑگانوہ شاگرد جناب [illegible]

ہمرہ تابوت یہ سوغات ہے ۔ حسرت جانان ہمارے ساتھ ہے

جناب نسیم

گرد ہے اعجاز افسون بات ہے ۔ اے لب جانان تری کیا بات ہے
حشر ڈھاتی ہے جوانی آپ کی ۔ تہ کی سینہ غضب کی گات ہے
ذکر مرا آتے ہی کیوں کھوئے گئے ۔ یہ تو واعظ چھپنے کی بات ہے
بے سبب چپ وہ بت خودبین ہے ۔ آئینہ بھی کوئی نہ کوئی بات ہے
مجھکو اور ناصح سلاح ترک عشق ۔ واہ کیا کہنا تری کیا بات ہے
سہمے یہ جو بن جب ہوا ن ابھری ۔ ہاں [illegible] اندھیری رات ہے
بے بلائے او میرے گھر وہ آئے ۔ [illegible] کا کچھ آمین لگا ہے
غیر سے اور تمکو کچھ مطلب نہیں ۔ یہ تو کہنے کی تمہاری بات ہے
ایک دل ہے سو لو جب چاہو سے ۔ ہے یہی تحفہ یہی سوغات ہے
صبح چلنا کوئے جانان کو نسیم ۔ اب یہ کیا موقع ہے آدھی رات ہے

جناب منشی محمد نجیب الدین صاحب نجیب محرر روبکاری خاص حضور والی ریاست [illegible]

صدمہ فرقت مجھے دن رات ہے ۔ حیف ہے افسوس ہے ہیہات ہے
ایک بوسے پر تمہیں دیتا ہوں دل ۔ اے حسین میری یہی اوقات ہے
دل بھی لیجا نامہ بر نامے کے ساتھ ۔ انکے خواہش کی یہی سوغات ہے

تم عجب صدمے اٹھاتے ہجر کے … اے دل غمزدہ تری کیا بات ہے
میری نظر نیم ناز کے آگے عجیب … [illegible] برسات ہے

جناب محمد عبد الرحمن خانصاحب بیرو وکیل [illegible] شاگرد جناب یاس لکھنوی

حسن پر اپنے اے … [illegible] غرور … [illegible] دن رات ہے
مجھکو [illegible] … نصیل کی برسات ہے
کاٹنے سے یہ … [illegible] نہیں … ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
[illegible] دیکھیے … [illegible] اب دن رات ہے
خوب ہی … [illegible] … واہ [illegible] تمہاری بات ہے

جناب محمد شفیع صاحب ناظم اور سید رئیس میرٹھ

روئے زیبا کی تری کیا بات ہے … حسن یوسف تیرے آگے مات ہے
ایک لمحہ بھی نہیں عاشق کو چین … ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
ساتھ سوتے ہیں وہ مست … [illegible] … [illegible] ناظم بات ہے

جناب سید محی الدین صاحب ولی بادشاہ قادری ولی پیران [illegible] جگیری حال مقیم [illegible]

دل و جان … خدا کی ذات ہے … بندہ پرور [illegible] حاجات ہے
[illegible] … خوف سے … ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب واثق

لاکھ … [illegible] … نہیں … ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے

جناب سید نور الحسن صاحب ہاشمی صفی نوری

[illegible] کیسی موت … تو آتی نہیں … ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
[illegible] … نہیں تو دیکھئے … [illegible] برسات ہے برسات ہے
بار بار اب آپ … [illegible] ہیں نہیں … نفی کی جب نفی ہو اثبات ہے
ساقیا … [illegible] … [illegible] کی یہی اوقات ہے
[illegible] … کا کوئی … [illegible] کی ذات ہے

جناب محمد منظور علی صاحب ہوش از مقام [illegible] ریاست گوالیار شاگرد جناب جوہر

ابرو و … [illegible] … قتل میں کوشش یہ کیوں بیہات ہے
[illegible] … عاشق مسکین کی کیا اوقات ہے

جناب محمد عمر عرف ہلال شاہ صاحب ہلال خلیفہ جناب عنایت اللہ شاہ چشتی الفخری المجیدی مقیم [illegible]

مجھکو بلوالیں مدینے میں نبی … التجا میری یہی دن رات ہے

جناب عبد القادر خان صاحب ہمدل ولد عبد الرحیم خان صاحب وکیل [illegible] حال مقیم اورنگ آباد دکن

[illegible] … دل کے لینے کی یہ کیا گھات ہے

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ہر مصیبت اسکے آگے مات ہے … ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
سادے پن کی آپ کی کیا بات ہے … حسن یہ وہ ہے کہ جو بالذات ہے
شور نالوں کا جو میرے ہے بلند … کوئی کہتا ہے یہ کیا حشرات ہے
دل پہ ہے جاتے ہیں جسکو دیکھ کر … کس قیامت کی کسی کی گھات ہے
[illegible] کیوں تم سجدے کریں … یہ ہمارا قبلۂ حاجات ہے
داغ دل دے کر یہ کہتا ہے کوئی … بھیجی یہ عشق کی سوغات ہے
رات جگا ہے کوئی بت ہے مہمان … آج میرے گھر خدائی رات ہے
روئے و گیسو کا تصور ہے مدام … رات کا دن اور دن کی رات ہے

اپنے منہ سے وہ کہیں تاثیر کی / نالہ دل ہاں تری کیا بات ہے
غیر کو وہ اور کہیں منہ سے برا / اسمیں بھی کوئی نہ کوئی گھات ہے
جس طرح خلقی جفا ہے آپ کی / اسطرح میری وفا بالذات ہے
منفعت کی مل جائے تو بل نہیں ابھی / حضرت قاضی کی یہ اوقات ہے
لب ہلاتے ہی وہ زندہ ہوگیا / اے نصیری کے خدا کیا بات ہے
کس قیامت کی طبیعت پائی ہے / حضرت یاس آپ کی کیا بات ہے

جناب منشی بھرگ دیال صاحب یاد متوطن کارون شاگرد جناب تمنا و لکھنوی از تحصیل ملل

خون کرتی ہے یہ روز وصل کا / ہجر کی شب کس بلا کی رات ہے
دیتے ہیں شیریں لبوں سے جسکو آپ / کس مزے کی گالی ہے کیا بات ہے
وصل میں کہتا کسی کا فقرہ تھا / صبح ہوتی ہے کہاں اب رات ہے
غنچے کیوں چپ ہیں برنگ نوعروس / صاف کہدے اے صبا کیا بات ہے
مجھسے اس ظالم کی پوچھو شوخیاں / جان لے لینا تو تھوڑی بات ہے

جناب سید محمود علی صاحب موسوی یاور شاگرد جناب شمی امروہوی

سنتے دھوکے میں جو بوسہ لے لیا / ہنسکے بولے تو بڑا بدذات ہے
کیوں جھجکتی ہو ملو دل کھول کر / جان جان دن تو نہیں ہے رات ہے
کہتے ہیں وہ وصل ہونا ہے محال / آپکے نزدیک تو اک بات ہے

بی امراو جان صاحبہ دلبر اودنامی مقیم کانپور

قابل وصل آج ہی کی رات ہے / باغ ہے خلوت ہے اور برسات ہے
ہم بغل ہے وہ مہ خوبی مرا / عید کے دن سے یہ بڑھکر رات ہے
درد ہجران سے یہ حالت ہے مری / آہ و نالہ لب پہ اب دن رات ہے
شیخ جی تھوڑی سی پی لو آج تو / کون دیکھے گا اندھیری رات ہے
جھانکتے ہیں وہ جھروکے سے مجھے / یہ بھی دل لینے کی اک گھات ہے
دیر سے جاتے ہو کیسے شیخ جی / کیا ارادہ قبلہ حاجات ہے
آئینگے میرے جنازے پر تو کیا / زندگی میں آئیں تو اک بات ہے
کسکا دامن چھٹ گیا ہے ہاتھ سے / لب پہ جو ہیہات ہے ہیہات ہے
حشر میں دلبر نہیں کوئی شفیع / شافع محشر کی ہاں اک ذات ہے

بی امام باندی صاحبہ ناز طوائف انبالہ

واہ وا اے رشک مہ کیا بات ہے / بدر کبھی رخ سے تمہارے مات ہے
ہاے وہ دن جب کہا کرتے تھے ہم / دل لگانا دل لگی کی بات ہے
شاد کر وصل صنم سے مجھکو جلد / تو تو یا رب قاضی الحاجات ہے
سادگی میں بھی تو ہے اک بانکپن / آپ کی ہر بات میں اک بات ہے
حشر میں اعمال دیکھے جائینگے / کون پوچھے گا وہاں کیا ذات ہے
پوچھتے ہیں حال پہلو پر ہے ہاتھ / دل اوڑا لینے کی یہ بھی گھات ہے
ہجر میں دیکھے کوئی صورت مری / آہ لب پر اور دل پر ہات ہے
شرم سے کہنے لگے وہ وصل میں / آج کی شب کس بلا کی رات ہے
ہیں وہ نادان جو اسے رکھیں عزیز / ناز یہ دنیا پر از آفات ہے

مصرع طرح

پرچہ پہونچتی ہی اسطرح میں (شکایت کیا جفائے آسمان کی) - ہمیں تک اسطرح میں (اُسنے پردہ ہستا دکھا کے دیا)
آسمان قافیہ - کی ردیف
ہستا قافیہ - کے دکھا دیا ردیف

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزیں

چیزیں لکھنؤ کے سوا کہیں نہ ملینگی۔ قسمتوں سے اگر بھی کہین تو دوگنے دام خرچ ہونگے۔ لکھنؤ کو ان چیزوں کے ساتھ شہرت ہے۔ اور یہی لکھنؤ سے ایسا انس رکھتی ہیں کہ لکھنؤ سے گیا مگر اسکے نام کو روشن کیے ہوے ہیں ویلیو پےایبل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی۔

پان مین کھانے کی خوشبودار گولیان جو بہت عمدہ تمباکو کے خالص عرق مشک اور زعفران اور عنبر وغیرہ مقوی ومفرح اجزا سے مرکب کرکے ایک گلوری کی ایک خوراک کے موافق بنائی جاتی ہین۔ نہایت عمدہ گولیان ورقدار فی روپیہ ۲۰ تولہ۔ قوام انھین گولیون کا فی روپیہ ۴ تولہ

تھان چکن بیلدار نہایت عمدہ ہر قسم کی بیل کے۔ [illegible] سے [illegible]

تھان چکن بوٹہ دار ہر قسم کے بوٹے کے نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible]

دوپٹہ چکن۔ بیلدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

رومال چکن۔ عرض طول برابر بیلدار و بوٹہ دار طرح طرح کے [illegible] [illegible] تک۔

ساری چکن نہایت عمدہ بیلدار و بوٹہ دار ہر ایک وضع کی۔ [illegible]

پائجامہ چکن بیلدار و بوٹہ دار۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

شتر بتی ساخت لکھنؤ کی نہایت عمدہ۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ دوپلی مری و پھندہ و پیچی وغیرہ۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ چوگوشیہ سیاہ مخمل کی سلمہ و ستارہ کا کام نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ کشتی دار۔ دہلی کی وضع کے کام کلابتون۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

فرد رضائی مین سلمہ جالدار و بوٹہ دار۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

لحاف مین سلمہ بیلدار و بوٹہ دار [illegible] سے [illegible]

پلنگ پوش جھاڑیدار خوشرنگ [illegible] سے [illegible]

روغن عروس جسمین عطر عروس کی ایسی پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے فی اونس [illegible] و [illegible]

الائچی مسی سہل لگا۔ ایک الائچی کھلا دیجیے اور لب مسی آلود کی اثر دیکھیے۔ فی صد [illegible]

کیل ناک مین پہننے کی مرصع فی ۱۰ [illegible] [illegible] [illegible]

ساز قلمدان۔ لکھنؤ ہی کا حصہ ہے۔ جالی وغیرہ کا کام بنا ہوا فی [illegible]

پھانگ پیدان جسکی زنجیر و نمین پان کی کیلین لگی ہوتی ہین۔ فی [illegible]

کنگھی سینگ کی زنانہ و مردانہ۔ فی [illegible] سے [illegible] تک۔

انگوٹھی بواسیر کی نہایت مفید ہوتی ہے۔ ہر وقت پہنے رہے۔ فی [illegible]

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال روانہ ہوسکتا ہے اگر ناپسند ہو واپس کیا جاسکے۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار کے۔

المشتہر
حاجی محمد یوسف۔ لکھنؤ چوک
دوکان متصل مسجد تحسین

کارخانہ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ مین مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے شائقین کو ضرور منگوانا چاہیے۔ اگر ناپسند ہو واپس بھیجے۔ محصول ذمہ صاحب فرمائش ہے۔ جواب طلب خط کے ساتھ دو آنہ کا ٹکٹ ہونا چاہیے ہر قسم کا مال مندرجہ ذیل قیمت نقد آنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجا جائیگا

نام اشیاء مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت
تھان چکن کامدانی سنہری بیل بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱۴ گرہ	[illegible]
تھان چکن اور اوسکی گل بوٹون مین کامدانی کا کام۔	"	"	[illegible]
تھان چکن بیل بوٹے دار۔	"	"	[illegible]
تھان ململ زنانہ باریک مثل آب رواں۔	"	"	[illegible]
تھان شتر بتی ساخت لکھنؤ۔	"	"	[illegible]
دوپٹہ کامدانی کی سنہری نہایت عمدہ زنانے۔	۳ گز	۱ گز	[illegible]
دوپٹہ چکن اور اسکے گل بوٹون مین کامدانی	"	"	[illegible]
دوپٹہ چکن مع بوٹہ دار زنانہ و مردانہ۔	"	"	[illegible]
کرتے چکن کے بیل بوٹہ دار سلے ہوے تیار۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبا یعنی جبہ سوتی و ریشمی چکن کی۔	معمولی	معمولی	[illegible]
صدری سوتی و ریشمی۔	"	"	[illegible]
پائجامے چھوٹی بڑی عمر کے۔	"	"	[illegible]
کلاہ گول سوزنی مع کام کلابتون۔	"		[illegible]
کلاہ زردوزی مخمل سیاہ سبز۔	"	"	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ کمخواب زربفت قیمتو نمار	"	"	[illegible]
کلاہ چکن دوپلی و چوگوشیہ و مری و پیچی۔	"	"	[illegible]
فرد رضائی مین سلمہ جالدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ	"	"	[illegible]
پلنگ پوش جھاڑیدار نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]
لحاف مین سلمہ و تارین بیلدار نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]
تھان گلبدن مشروع نہایت عمدہ	"	"	[illegible]

علاوہ ازین۔ لکھنؤ کی نامی گرامی چیزین اور دوسرے تحفے ۔ ون کی نصف قیمت پیشگی آنے پر روانہ ہونگی۔ اور سوداگرون کے واسطے ایک آسان طریقہ یہ کیا گیا ہے کہ جس قدر مال زیادہ منگائین گے اوسی قدر کمیشن کم کیا جاوے گا۔

المشتہر
سید حسن شاہ۔ موسوی
لکھنؤ۔ نخاس گنج

پیام یار

نمبر — بابت ماہ مئی سنہ [illegible]ع — جلد

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک میں چھپا

ضروری باتیں

۱۔ پیام یار ماہوار شایع ہوتا ہے۔ قیمت عام سے ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و روساسے پانچروپیہ سالانہ

۲۔ بغیر قیمت سالانہ پیشگی آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا ایک نمبر بطور نمونہ ۲ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

۳۔ ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بغیر ٹکٹ کی شکایت معاف۔

۴۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونیکے ہم ذمہ دار نہیں۔

۵۔ خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام ہر طرح اور ہر طرح منتخب شایع ہوگا ہر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی درج کردیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ ناچھا ہوگا غزل اصل دفتر ہو جائیگی۔ ہاں اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہو گا۔ انتخاب کیسی کرتی ہے۔ بری غرض یہ انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲ر اجرت دینے پر درج ہوسکتی ہیں لیکن صحت کا لحاظ ضرور ہوگا

۶۔ ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۷۔ اشتہارات دوایک مرتبہ کے واسطے فی سطر ۲ر زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اجرت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی۔

العبد۔ محمد نثار حسین نثار۔ مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و پیام یار۔ چوک۔ لکھنؤ

مصرع طرح پیام یار

شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری

تری پردہ پہ شورش فغان کی	لگی آسودگی اہل جہان کی
جگر کی آہ دل حسرت نشان کی	دکھائیں ہم تصنع جسم کہاں کی
مٹایا ہی سبب ٹھوکر سے تونے	نشانی تھی وہ تیرِ بے نشان کی
تجھ سے شانِ شفاکی ہے نمایاں	مرے بانکے کی صورت بھی ہے بانکی
مداوا نسخہ آنکے منہ سے انکا	مری کام آگئی لکنت زبانکی
ملیگا کچھ مزا زخم جگر کو بھی	تصور کر کے جاقو بنیر بان کی
مجھے وہ آزمائینگے دمِ حشر	بہت تھوڑی ہے مدت امتحان کی
تمہارا دل یکایک کانپ اٹھا	یہ ادنیٰ سی تڑپ ہے نیم جان کی
ملا جب وہ ستمگر کھو گئے ہم	تری محنت فلک نے رائگان کی
غضب آیا کہ جوبن آنکہ ابھرا	ترقی ہو گئی درد نہان کی
عجب نادان ہے دل بتا احسان	کہ دو سب مری حالت بیان کی

جناب سید انور حسین صاحب آرزو لکھنوی خلف اصغر جناب یاس لکھنوی

تری ترچھی نظر اور وضع بانکی	یہ خواہاں دل کی رہتی ہے دو جہانکی
مقدر نے دکھائی جب شب وصل	سحر کو فق تھی رنگت آسمان کی
محبت تیری گھر کرتی ہے دل میں	مکین کو رہتی ہے خواہش مکان کی
مجھے تڑپاتی ہے بسمل کی صورت	کوئی دیکھے چپلدہ دہان کی
ہمارا سنگ مرقد جل رہا ہے	یہ اب تک ہے تپش سوز نہان کی
ترے افشاں کی ہے رونق شب وصل	شادی یہ زینت آسمانکی
جگر کا خون پی لی حسرت دوست	یہی عزت ہے تیر میہمان کی
ہوا جب آرزو بوسہ کا خواہان	نہیں کی ان دو طالبانے ہاں کی

جناب شوق حسین صاحب قیصر کاکوروی ہیڈ مولوی

خبر اپنی نہ تم سے ہمنے جان کی	مگر تمنے نہ قدر امتحان کی
سوال وصل پر ہر دم ہیں	صدا آئی کبھی نہ منہ سے ہاں کی
مری تربت پہ چھائی ہے اداسی	نہیں حاجت ہوا اب کچھ بیان کی
پہونچتے بام جانان تک نہیں اب	خبر لاتے تھے نالے آسمان کی
کروں دل تیر قربان کا نشانہ	تمہیں حاجت ہے کیا تیر و کمان کی
خیال بت میں میں ناقوس سمجھا	صدا کانوں میں جب آئی اذان کی
ملے گر کوئی دلبر سرو قیصر	تمنا پھر نہو باغ جنان کی

جناب محمد فضل حسینخان صاحب آغا متوطن امن آباد دھال

ادا مثل قضا اور لسان کی	دھری تھی جان پر سر کی کہاں کی
مری قسمت میں گردش ہے جہان کی	شکایت کیا جفائے آسمان کی
نہ تربت کو مری بالکل مٹا دو	نشانی ہے یہی اک بے نشان کی
دل ناکام میں اک داغ حسرت	یہی ہے شمع اجڑے مکان کی
ترے کوچے میں مثل نقش پا ہوں	ملونگا خاک میں اک دن یہاں کی
تمہیں بھی نکلے غنچہ اینگی حیا سے	دعائیں بلبل بے خانمان کی
ہو تو ظاہر غم ہنسی شب ہجر	یہی ہے رات آغا امتحان کی

جناب صاحبزادہ میرزا محمد آغا جان صاحب آغا ازندیا سوگھرہ

جگر کرتا ہے دل سے دل جگر سے	غضب الفت ہے تیر جانستان کی
کیے دیتی ہے ہمکو زندہ درگور	کدورت اک بت نامہربان کی

بلا ٹھہرے تو لعین [illegible] کی | مدد جو سمجھے ہیں کہ سیرت [illegible]
نہیں [illegible] ہم آسمان کی | [illegible] ذکر عدو [illegible] ہنگون
[illegible] سے زیب ہوتی [illegible] کی | عقب خانہ دل میں نہ اوشا

جناب محمد عبد الرحمن صاحب ابر کوڑوی شاگرد جناب یاس [illegible]

شب ہجران اگر مجھے فغان کی | بدل جائیگی صورت آسمان کی
مری دل میں جوش [illegible] | محبتان سینا [illegible] جہان کی
کیا مجھے جدا دلبر کو سیرت | شکایت ہی جفاے آسمان کی
صیاد اسیری [illegible] سال اسیر | نہیں جلت ہی کچھ بلبلیان کی
اسیران قفس میں جان آئی | ہوا بھی آگئی گلستان کی

جناب منوہر لال صاحب عرف دیا کرشن آثر شاگرد جناب [illegible]

یہ کہتی ہے زمین کوی [illegible] کی | قیامت [illegible] والی [illegible] کی
دل آیا ہی کسی پردہ نشین پر | شکایت کیون [illegible] دہان کی
معاذ اللہ تمہارے ہوتے ایجان | کرون میں آرزو [illegible] کی
مقدر سے آثر اپنے گلہ ہے | شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب نظیف سید محمود حسین صاحب اختر خلف حکیم سید احمد حسن صاحب

ذرا تھم تھم کے خنجر پھیر قاتل | رہی حسرت نہ کوئی بے زبان کی
ذرا تم بھی نظر سے دیکھ لیجے | مجھے حاجت نہیں تیغ و سنان کی
جنان کو بھول جاؤ میں حضرت شیخ | فضا گر دیکھ لین کوی [illegible] کی
کر دیا [illegible] اب مرتے مرتے | کہ افسر عمر بھر یاد بتان کی

جناب سید امیر علی صاحب آثر شکوہ آبادی

یہی کہتا ہے شوق کوی للہ | تمنا ہے کسے باغ جنان کی
بٹھایا دل میں انکا تیر مژگان | یہی توقیر ہے مہمان کی ہے
چلو اب جانب یثرب آثر | محبت چھوڑ کر ہندوستان کی

جناب منشی محمد عبد الستار خان صاحب آفت بلند شہری شاگرد جناب [illegible]

نہیں ہے [illegible] شب [illegible] | ابھی یہ بلا آئی کہاں کی
[illegible] آفت اور [illegible] | مجھے خواہش نہیں باغ جہان کی

جناب محمد عبد الرحمن صاحب آثر شاگرد جناب [illegible]

بھری ہے اندھیرون تقدیر [illegible] | شکایت کیا ہے جفا آسمان کی
[illegible] سجدہ [illegible] | کرامت دیکھیے پیر مغان کی

جناب سید محمد احسان علی صاحب احسان ملازم [illegible]

[illegible] | نہیں [illegible] بیان کی
[illegible] | [illegible] کہاں آئے [illegible]

جناب منشی احمد [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] الفت [illegible] | [illegible] بیان [illegible] کی
[illegible] | [illegible] حالت سے [illegible]

جناب خوش علی صاحب [illegible] کاکوروی [illegible]

[illegible] | [illegible] کی
[illegible] | [illegible] ناتوان کی

جناب سید [illegible] حسین صاحب [illegible]

[illegible] | [illegible] امتحان کی
[illegible] | شکایت [illegible] آسمان کی

جناب محمد علی اصغر صاحب اصغر شاگرد جناب [illegible]

[illegible] آسمان کی | اگر آ جائیگی نوبت فغان کی
شب فرقت یہی ہوتا تو بہتر | اجل [illegible] ناتوان کی

جناب منشی محمد بشیر الدین صاحب افسر اورنگ آبادی

ملے ہم خاک میں دل کی بدولت | کریں تعریف کیا ان مہربان کی

تمھیں پرواز پہلے نہ تھی ایک | ...ن نا شوق میں صنعت آر

جناب سید حسن علی صاحب عرف مولا بخش صاحب ناظر

بیعت کرین پیر مغان کی | ... ہو

جناب محمد حسین صاحب اختر از سندیلہ

اہل قالین کو ... | جو ... بیٹھے ...

جناب منشی پیر بخش صاحب اختر از ...

شکایت کیا جفائے آسمان کی | ... قسمت ...

جناب محمد شاہ الدین خان صاحب ...

نہیں حاجت ... | ... کی

... | ... جنت میں ...

جناب الٰہی بخش شاہ ... شاگرد جناب ...

جو ... سینہ ... | ... حسن کی خوبی ... گر

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت ...

وہ رفعت ... | ... آسمان کا

کسی کو ... ناتوان کی | ... لطف ... سوز ...

کسی پر آئی آفت ... جان کی | کسی نے لیلیٰ دل کو کسی نے

... سکوت ... بیان کی | ... قامت ... جانان کی

... سامنے ... بتان کی | ... میں ...

دعا میں مانگتا ہوں امتحان کی | تمنا ... ناز ... میں

نہ نکلی نوک سینے ... نشان کی | ... موسم ... دل ...

یہ عادت ہی حسینان جہان کی | کبھی خوش ہیں کبھی ناخوش ہیں ...

بدلجاتی ہیں آنکھیں آسمان کی | ... پہلو میں ... دیکھ کر برق

جناب محمد باقر علی صاحب باقر شاگرد جناب نیر لکھنوی

بہت تعریف سنتے تھے جنان کی | ... کو ... لعمان ...

عنایت ہو اگر ... | فلک کیا ... دشمن کی ...

کرون ناظر میں ... | کسی کا تیر آیا ... میں

کہ راحت ہو ... | تر ... ترے ... میں

شکایت کیا جفائے آسمان کی | ... کلام ... باقر

جناب مرزا محسن بیگ صاحب بسمل جاگیردار ...

انھیں ... رنگ کی | کبھی تو ... پہلو میں ...

شکایت کیا جفائے آسمان کی | گلہ تقدیر ... سے ...

... خدمت ... | ... میں ...

جناب منشی احمد حسین صاحب بسمل از لکھنؤ آباد

تو قمری کی ... | ... سرو روان کی

... کی شوخ ... | ... عاشق ...

شکایت کیا جفائے آسمان کی | ... آیا بسمل ...

جناب محمد سخاوت علی صاحب ...

انھیں ... | ... تور ...

تو لیون ... باغ جنان کی | اگر ... پوچھے ... سامان

جناب ... محمد ولایت اللہ صاحب ... از ...

نگہ بدلی ہوئی ہے ... کی | نہیں ہے ... گرشتہ وہ ...

تواضع خوب کی ہے مہمان کی | کیا دل ... جان

جناب لالہ ... پرشاد صاحب بہار ساکن سیوان ...

نہ طاقت ہے ... بیان کی | ... سکتے ہو تم احوال فرقت

... زمین کو ... بتان کی | زیادہ آسمان سے عاشقوں کو

جناب محمد عباس صاحب ... بیرسٹر ایٹ لا ...

نہ کر دا غلط شایان بیان کی ‌ ‌ ذرا تفریح کر کوئی زبان کی

جناب محمد کریم خان صاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب [illegible]

تمہیں نے وہ دل نشیں کی ‌ ‌ صدا صحرا سے آئی الامان کی
بنایا تو نے خود مغرور اپنا ‌ ‌ کسی کے سامنے لنت بیان کی
نہ اس محبوب کی بات مانا ‌ ‌ یہ منہ دیکھو تو اپنے آسمان کی
وہ بولے پھیر کر منہ تب مطلب ‌ ‌ شب ہجران کی حالت جب بیان کی
خدا کیواسطے تعظیم مانو ‌ ‌ یہ تسکین عوض دوستان کی

جناب حاجی تجمل حسین صاحب تجمل دستی النظامی الفخری

جو الفت ہو گئی زلف بتان کی ‌ ‌ بلا سر آ گئی ہم بے کہان کی
جو جیتے ہیں انکا مرنا دہ ‌ ‌ ضرورت کچھ نہیں میری بیان کی
بلا کر بیٹھ کر باتیں نہ مانا ‌ ‌ تو انکے ہے یہ آفت میہمان کی
ستم [illegible] ‌ ‌ غضب [illegible] بے زبان کی
کھڑے ہیں قتلگہ میں لیکے خنجر ‌ ‌ تمنی ہے دل میں انکے امتحان کی
ہزاروں جام ملتے ہیں ہمیشہ ‌ ‌ عنایت ہے یہ پیر مغان کی
ہماری قتل کو کافی تیر مژگان ‌ ‌ ضرورت کیا تمہیں تیر و سنان کی
یہ ہی ہے بدنصیبی قسمت تجمل ‌ ‌ شکایت کیا ہے نامہربان کی

جناب منشی محمد وحید صاحب تصویر بھوزاپوری شاگرد جناب جلیس

نہیں طاقت ہے اب ضبط فغان کی ‌ ‌ بری حالت ہے تیری نیم جان کی
عدو تقدیر ہے خود ہی ہماری ‌ ‌ شکایت کیا جفائے آسمان کی
نہ وہ آئے نہ موت آئی خدایا ‌ ‌ سہوں کب تک جفائیں آسمان کی

جناب تحفہ مل صاحب تحفہ گورکھپوری شاگرد جناب مشتاق

وہ پیش آیا کہ جو تقدیر میں تھا ‌ ‌ شکایت کیا جفائے آسمان کی
خبر [illegible] مر رہا ہے آج تحفہ ‌ ‌ بری حالت ہے تیرے ناتوان کی

جناب منشی فیاض حسین خان صاحب فیاض اکبرآبادی شاگرد جناب [illegible]

جو نکلے آرزو اپنی بیان کی ‌ ‌ تو بولے یہ نشانی ہے کہاں کی
اگر [illegible] ‌ ‌ [illegible]
[illegible] ‌ ‌ [illegible]

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ بلند شہری

[illegible] ‌ ‌ [illegible]
[illegible] تشنہ [illegible] ‌ ‌ [illegible]

جناب قاضی ابو الضیا محمد [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] ‌ ‌ [illegible]
[illegible] ‌ ‌ [illegible]

جناب تجمل [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] ‌ ‌ [illegible]

جناب رام پرشاد صاحب تشنہ [illegible]

[illegible] ‌ ‌ [illegible]

جناب منشی لالہ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] ‌ ‌ شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب [illegible] میر سید علی وزیر [illegible] شاگرد [illegible]

اگر پھر بھی نظر اس مہربان کی ‌ ‌ [illegible] صورت آسمان کی
مٹایا اس طرح آخر فلک نے ‌ ‌ نہ رکھی خاک تک مجھ بے نشان کی
شکایت کی جفاؤں کی جو ان سے ‌ ‌ تو بولے نصہ کھلوا و زبان کی
یہاں رہتا ہے جلوہ نور حق کا ‌ ‌ نگہہ دل میں نہیں جنت بتان کی
شکایت وصل میں سنکر وہ بولے ‌ ‌ نکالیں تم نے یہ باتیں کہاں کی
ہزاروں آندھیاں آئیں پس مرگ ‌ ‌ نہ اٹھی خاک پر مجھ ناتوان کی

لٹا دیا مال و زر [illegible] / فغان کرنے سے [illegible] کیا
[illegible] رہا ہے وہ دل میں جگہ [illegible] / تجھے لازم ہے خاطر مہمان کی

جناب مرزا آغا محمد صاحب [illegible] فیض آبادی مقیم [illegible]

[illegible] دل میں سید [illegible] / خبر [illegible] زمانے آسمان کی
معطر [illegible] / تمنا گر [illegible] نشان کی
چھپی دل میں [illegible] کی / وہ پوچھو [illegible] راز [illegible]
[illegible] / محبت [illegible] قدردان کی
[illegible] عشق [illegible] نہیں / جوانی اپنی [illegible] رائگاں کی
تمہارے [illegible] جان [illegible] / یہ [illegible] بانکی
[illegible] قسمت میں [illegible] / شکایت کیا [illegible] آسمان کی
[illegible] عدم [illegible] / خبر معلوم ہے [illegible] کی

جناب منشی محمد حسین صاحب جلیس [illegible] گورکھپوری

[illegible] شیرین زبان کی / سمجھائی [illegible] کی
تری تیغ تبسم [illegible] قربان / تمنا ہے [illegible] کی
کسی [illegible] وصل کی شب [illegible] / موذن کو نہ یاد آذان کی
حسینو ہاتھ میں [illegible] / کبھی دیکھو تو طاقت ناتوان کی
حیا [illegible] سکھاتی ہے شب وصل / ستم ہو جائیگا [illegible] جوان کی
[illegible] / وہاں [illegible] جہان کی
جلیس [illegible] چلو گھور [illegible] / تمنا ہے یار کی [illegible] کی

جناب حبیب اللہ صاحب جاہ گورکھپوری شاگرد جناب جلیس

تڑپتا ہوں مثال مرغ بسمل / بہت شدت ہے اب درد نہانی
مری پہلو سے وہ گھبرا کے اٹھے / صدا کانوں میں آئی جب [illegible] کی

جناب محمد عثمان خان [illegible] عرف بابا اللہ خان صاحب [illegible]

تمنا ہے شہادت چوم [illegible] منہ / بلائیں لیتے تیغ خونفشاں کی
ادھر کا [illegible] ہے نصیب / اگا لائی ہوا کوئے بتاں کی

جناب محمد محمود خان صاحب جلال [illegible]

[illegible] ابرو [illegible] مژگان ہیں [illegible] / ضرورت کیا ہے تیر و کمان کی

جناب منشی سید غلام عباس صاحب [illegible]

[illegible] جانا [illegible] / خبر ہے اب [illegible] کی

جناب [illegible] حق صاحب حبیب شاہجہانپوری [illegible]

شب فرقت اگر [illegible] فغان کی / بدل جائیگی صورت آسمان کی
[illegible] صفت [illegible] / کہانی [illegible] ہے [illegible] کی
[illegible] پوچھو [illegible] کیوں [illegible] / خبر کیا ہے [illegible] دہان کی
ہمارے قتل کو [illegible] ہی کافی / ضرورت کیا ہے شمشیر و سنان کی
[illegible] گئے ہم [illegible] سیکڑون [illegible] / مگر آئی نہ نوبت امتحان کی
لب جان بخش [illegible] / اگر [illegible] ہے [illegible] کی
مری [illegible] دیکھو شب ہجر / پھری [illegible] ہے [illegible] فغان کی
مجھے تربت میں [illegible] / شکایت کیا ہو جور آسمان کی

جناب منشی شیخ الہی بخش صاحب حامی گورکھپوری شاگرد جناب جلیس

ضرور آئیگی نوبت امتحان کی / قسم کھائی ہے تیغ سرفشان کی
غم جانانہ کی کی تعظیم دل نے / مرے گھر میں ہے عزت میہمان کی
پڑا ہوں مثل نقش پا سر خاک / [illegible] کدورت آسمان کی
رہیں دل میں نہ کیونکر [illegible] حسرت / یہی منزل ہے ایسے کاروان کی
گرے پڑتے ہیں بیمار محبت / رگیں کھنچتی ہیں جسم ناتوان کی
دل ویران کی ہو [illegible] سمجھ تم / بلائیں ہیں یہی کچھ [illegible] مکان کی
نشانی ہے خط قسمت کو حامی / جبین سائی [illegible] در پیر مغان کی

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب ظہیر ردولوی

ضرورت ہی کیا چشم خونفشاں کی — حقیقت کھولدی داغ نہاں کی

ہمارے قاتل کشتے نے تڑپ کر — بھری تھی دل میں شاید کسی کی

نہیں ہو جو یہ آشفتہ حالی — محبت بڑھ گئی زلف بتاں کی

نہیں سیکھا جو چشم فتنہ زا سے — بڑھی ہیں گردشیں کیوں آسماں کی

سنبھلنا ہے دل مضطر سنبھلنا — ٹھہر اب نوبت آتی ہے امتحاں کی

وہ رو کے سنتے ہیں قصہ غم کا — نہ لاؤ تاب ہے ہری ہی داستاں کی

حقیر اک دم میں بس ہی پھیری آنکھ — محبت دیکھ لی عمر رواں کی

جناب محمد اسد خان صاحب حمید اورنگ آبادی از بھگون

تمنا دل کو ہے کوے بتاں کی — نہیں ہے آرزو باغ جناں کی

وہ کہتے ہیں دم اظہار الفت — نہیں طاقت تو کچھ اسکے بیاں کی

مری قسمت میں تھا برباد ہونا — شکایت کیا جفاے آسماں کی

ہمارے نالے اب بھی کرتے ہیں — خبر لاتے ہیں جاکر آسماں کی

ستمگر دیکھ کر تیری جفائیں — بدل جاتی ہے صورت آسماں کی

جناب سید امیر حسن صاحب حسن مارہروی شاگرد جناب داغ

عنایت ہو اگر اس مہرباں کی — عداوت کیا چلے پھر آسماں کی

مرا منہ چوم لیں کلیاں گلوں کی — کروں تعریف گر انکے دہاں کی

قریب میکدہ اے شیخ ہے گھر — ضرورت ہے اگر تم کو اماں کی

وہ فرماتے ہیں میرا کاٹ کر سر — ضرورت کیا تھی اس بار گراں کی

جناب منشی محمد موسیٰ صاحب ذوق مقیم بمبئی شاگرد جناب داغ

نہیں دل کو مری خواہش جناں کی — کہ الفت اسمیں ہے کوے بتاں کی

مقدر میں تھا درد ہجر سہنا — شکایت کیا بت نامہرباں کی

مصیبت ہجر کی سنکر وہ بولے — کہانی لائے ہو تم بھی کہاں کی

جناب شیخ سید رضا صاحب سید رسالن ایوت محسن

تصور جب کبھی مژگاں کا آیا — آہستہ [illegible] بدعولی [illegible]

جناب سید سید القادر صاحب [illegible] رسالن سید [illegible]

دو چند مگر اتو مژگاں [illegible] — شکایت کیا بدنما [illegible]

جناب خلیل سوانی برادر و شاگرد جناب افضل سوانی

جو کعبہ کو مجھے پوچھے زاہد — بتاؤں راہ میں کوے بتاں کی

خدا رکھے مرے داغ جگر کو — نشانی ہے یہی عشق بتاں کی

کلیجے کو ملا کرتا ہے ہر دم — یہ عادت ہے مرے دست فغاں کی

بہت شرماے وہ جھوٹ سن کے — شب وصلت کی لذت جو بیاں کی

تم آئے تو بلائے سب گھر میں — نہ تھی پروا آہ و فغاں کی

نصیب میں یہ بجلی کے کلیجان — محبت میں [illegible] تو مرا [illegible]

جناب منشی امانت صاحب تیر مرشد آباد شاگرد جناب احمد حسین [illegible]

تکلف ہے فرہ [illegible] ابرو — یہ صورت تیر کی [illegible] کماں کی

ارادہ ہے یہ گلشن میں [illegible] — کسی کے گیسوئے عنبر فشاں کی

رہا اقرار ہے انکار لب سے — نہیں سو بار کی [illegible] زباں کی

ہماری سیر تو دل ہی میں ہو — ضرورت کیا ہے تم کو بوستاں کی

خدا وند [illegible] کہیں [illegible] تربت — نشانہ ہے [illegible] آسماں کی

[illegible] — کہا کیا بات ہے [illegible] جاں کی

جناب منشی [illegible] خان صاحب [illegible]

شب فرقت میں جب وہ فغاں کی — صدا آئی فلک سے الاماں کی

نہیں معلوم کیوں جلتا ہے دل — خبر تک نہیں سوز نہاں کی

خدا جانے کہاں میری [illegible] جائیگا — نہیں معلوم ہے منزل کہاں کی

جناب خورشید علی صاحب خورشید شاگرد جناب [illegible]

یہ کس نے ... | یہی دونون لینے والی میری جان کی
رقیبوں نے ... | سعادت یہ نکالی ہے گمان کی
مصیبت ہم ... | شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

تماشہ ... | یہ ترکیب عجب ... ان کی
کہاں آ ... | ... بیان کی
نہیں ... | ... کی
... | آدمی ... آشیان کی
... | ... دیکھی ہیں ... کی
... | ... کی
... | زبان ... کی
وہ سنکر داغ کے اشعار بولے | خدا جانے یہ بولی ہے کہاں کی

جناب حکیم سید باقر علی صاحب دیوانہ شاگرد جناب داغ

شکایت ہو گی اس مہربان کی | تو نکلیں حسرتیں مجھ ناتوان کی
شب فرقت ہو دیوانہ ... | پھٹی جاتی ہے چھاتی آسمان کی

جناب محمد اسمٰعیل صاحب ... امروہی

گلہ کیا دوستوں کی دشمنی کا | شکایت کیا جفائے آسمان کی
یہاں نوبت بنایا ... | نگہ کو بخشدی شوخی زبان کی
... دولت سرا ہے بند رہتا | الٰہی ... ہیں آنکھیں ... کی
دیا ایسا ... | گھڑی ہے سخت وقت امتحان کی

جناب منشی عبد العزیز صاحب ذائق لکھنوی ...

یہی پہچان یار دلستان کی | نظر ترچھی ادا ... کی
تمہارے ابرو و مژگان ہیں آگے | حقیقت کچھ نہیں تیر و کمان کی

مریں اک عمر جو ہم ... | کریں کیا قدر عمر جاودان کی
کھلاتی ہے عجب گلہائے مضمون | طبیعت ذائق رنگین بیان کی

جناب قاضی جہانگیر محمد صاحب ذرہ شاگرد جناب داغ

... خواہش ہے ہر ... جوان کا | مرید ... پیر مغان کی
نہیں معلوم ... کیا | حقیقت مجھ سے ... بیان کی
... | ... حسرت ہے ... امتحان کی
جو صدمے ... ذرہ ... | شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب منشی سید احمد حسن صاحب ولی نجیب آبادی

قیامت ہے قیامت ہے ... | ... زمین ... جہان کی
... یہ ... | ... کی

جناب محمد حیات بخش صاحب ساغر ... لکھنؤ

حقیقت کیا کہوں ... کی | مری دشمن ہوئی ... زبان کی
ہمارا ... | ... خیر ہو پیر مغان کی
یہ مجھپر بیخودی چھائی کہاں کی | نہ دل کی کچھ خبر ہے اور نہ جان کی
حسینوں میں شباب آنا غضب ہے | وفا کیسی مروت پھر کہاں کی
ہوا ... جفا کاری تغافل | یہ عادت ہے حسینان جہان کی
جو ہم دشمن ... | شکایت کیا جفائے آسمان کی
نہیں آتے جو وہ یہاں تک شب ہجر | تو آتی ہیں بلائیں آسمان کی
ہمارے دل میں ... جگر میں | خبر رکھتی نہیں درد نہان کی
دعا کرتے ہیں مشتاق شہادت | گھڑی آ جائے الٰہی امتحان کی
یہاں پر گر جناب خضر مرتے | نہ کرتے قدر عمر جاودان کی
رسا اب چھوڑ دے عشق بتاں کو | عبادت کر خدائے دو جہاں کی

جناب مولوی محمد جلیل الدین احمد صاحب راضی صدیقی ...

جناب سید شاکر حسین صاحب شاکر مرشد آبادی شاگرد جناب نظمی
اجازت دو ذرا آہ و فغان کی | خبر لینی ہے ہمکو آسمان کی

تری کوچے مین ہون یاد مین ہیر | نہین معلوم ہی ہے کہان کی
لطافت اُس گلے کی کیا بیان ہو | کہ سُرخی پھوٹ نکلے ہے پان کی

جناب سید علی حسن صاحب شرر طالب علم مڈل کلاس دیوگڑہ
کرین ہم عقد اپنا دخت رز سے | اجازت ہو اگر پیر مغان کی

لبون تک سانس کا آنا ہے مشکل | یہ حالت ہی شرر نا توان کی
ملا اک داغ دل ہمکو تو سمجھے | کہ دولت پا گئی دونون جہان کی

جناب سید شمس الہدیٰ صاحب شمس ناظر دیوانی مدہوبنی
نہین نے جب کمر باندہی ستم کی | شکایت کیا جفائے آسمان کی

مجھے بھائی فضائے کوئے احمد | نہین مجکو ہوس باغ جنان کی
نہ پوچھو بیکسی میری شب غم | اجل بھی ہائے یاس کر نہ جھانکی

جناب محمد عاشق علی صاحب شیدا نوری جونپوری از برہما
مجھے کیا خوف عابد محتسب کا | حمایت ہو اگر پیر مغان کی

جناب محمد اقبال حسین صاحب عاشق وکیل بیکانیر راجپوتانہ
مرے نالون نے دکھلائی یہ تاثیر | صدا آئی چرخ پر بھی الامان کی

جناب منشی محمد عبد الغنی صاحب صادق شاگرد جناب بیخود لکھنوی
چمن کو دل سے جب تیری زبان کی | صدا دوزخ سے آتی الامان کی

ہوس ہم کیا کرین باغ جنان کی | طلب ہے روضۂ شاہ زمان کی
عجب گرد ترے بیار آئی سمان کی | طبیعت پھیر دی اس بدگمان کی

مجھے ہوتی ہے یاد روضۂ پاک | جو سنتا ہون صفت باغ جنان کی
لیے پھرتی ہے وحشت ہمکو ہر سو | خدا جانے کہ ہے کس کمان کی

دکھا یارب گلستان مدینہ | فضا بھاتی نہین ہندوستان کی
کہا تک غم سہین صدمے اُٹھائین | کچھ انتہا بھی امتحان کی

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق برہانپوری
سوائے عاشق افسردہ دل آہ | کسے خواہش ہے مرگ ناگہان کی

نسیم خلد لاخوشبو سونگھا دے | نبی کے گیسوئے عنبر فشان کی
جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیز از مقام امارہ

محل روئے محمد کا ہون عاشق | نہین خواہش ہے کلزار جنان کی
کرین کیا آرزو دہن بتان کی | ہوا بدلی ہوئی ہے اس جہان کی

فراق مصطفیٰ مین زرد دل ہے | ترقی ہو رہی ہے آسمان کی
گدا ہین آپ کیا مانگتے ہے | الٰہی خیر ہو پیر مغان کی

جناب سید جمیل احمد صاحب صابر ساکن نگینہ ضلع بجنور حال اشفاخانہ
بت کچھ بیع ہین ٹوٹے ہوئے | قفس مین کچھ نہین فکر آشیان کی

خدا جنت مین دیکھو وہی بت | نہین خواہش ہمین حور جنان کی
ستم مین آپ کب تک ایسے شاق | مگر یہ طرز او ادا آسمان کی

نگاہ ناز سے کیون دل کو مارا | جفا کیا تھی بھلا ابرو زبان کی
ذرا ہشیار ہو جاؤ عزیز اب | کہ باری ہے تمہارے امتحان کی

جناب ابو المعانی نعیم الحق صاحب صوفی تیخپوری شاگرد جناب
جناب کرم الدین صاحب مسترت مدرس اول مڈل اسکول چاند

مقدر ہی مین تھا سہنا ستم کا | شکایت کیا جفائے آسمان کی
عیان حالت ہو کیا سوز نہان کی | بھلا طاقت کسے اسکے بیان کی

نہ کیونکر دل مین بھڑکے شعلۂ عشق | ہوا ہی اور کچھ کوئی بتان کی
ستم تک کرتے ہین پامال آکر | بھلا کچھ حد بھی ہے جور بتان کی

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی
کفن باندھے ہوئے سر پر چلے ہین | خبر سنکر کسی کے امتحان کی

مرے نامے ہی کا ہم آتے ادھر کش — خبر بھی ہجر میں لاتے وہاں کی
مقدر میں یہی لکھا تھا عشرت — شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب عابد علی صاحب عابد متوطن گوپامؤ ضلع ہردوئی

شفاعت سے شفیع انس و جاں کی — کرینگے سیر گلزار جناں کی
حسیں گروی تو نامل درد و غم — یہ ہی تاثیر انکے شان کی
مدینہ کو چلو عابد خدارا — محبت چھوڑ دو ہندوستاں کی

جناب پنڈت جنارون صاحب عاشق شاگرد جناب کیم

بھری ہے آگ سینہ میں اک جہاں کی — یہ سوزش ہے مرے داغ نہاں کی
سنا ہے تم مسیحائے جہاں ہو — دوا کر دو مرے درد نہاں کی
وہ وعدہ سے دم لیتا ہے میرا — نہیں ہے تاب اب ضبط فغاں کی

جناب ابو البرکات عطا محمد صاحب عطا بدایونی وکیل عدالت

نگہ قائم رہے مژگاں سلامت — ضرورت کیا نہیں تیر و سناں کی
کہاں پھر دیکھیے بنتا ہے مدفن — نہیں معلوم ہے مٹی کہاں کی
نتیجہ یہ مرے اعمال کا ہے — شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب مولوی علی محمد صاحب علیم کانپوری حال مقیم

جب آئی یاد رو دئیے گلستاں کی — تصور سے طبیعت شادماں کی
نشیمن اپنے بلبل کا اجاڑا — اٹھی آنکھیں بہوٹیں باغباں کی
علیم آخر جو ہونا ہے وہ ہوگا — شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب غلام قادر صاحب عروج از برہانپور

مقدر ہی اگر اپنا برا ہے — تو پھر کیا ہے شکایت آسماں کی
نہیں ہے کچھ دوا اے چارہ سازو — سوائے وصل اس درد نہاں کی
عروج ایسا نہو ناکام ہو تو — ہے باری آج تیرے امتحاں کی

جناب عبد الرحیم صاحب عاصی ویکسینیٹر متوطن سنیدون

جو ہاں ہے خیر اپنے آشیاں کی — اے بلبل خوشامد باغباں کی

جناب منشی رام سروپ صاحب عزیز شاگرد جناب فدا

ترے قد کے مقابل ہو سکے وہ — یہ کب طاقت ہے سرو بوستاں کی

جناب محمد عز الدین صاحب عزیز بھکری

جو کچھ ہوتا ہے سب حکم خدا سے — شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب محمد امیر صاحب غم بسوانی شاگرد جناب فضا بسوانی

ستاتی ہے زمیں کہنے بتاں کی — شکایت کیا جفائے آسماں کی
دکھا دو حضرت زاہد تو جانیں — کہانی سنتے ہیں حور و جناں کی
چمن میں بس گیا دل قمریوں کا — نظر ہے چال اس سرو رواں کی
تمہاری ہجر میں غم مر رہا ہے — عیادت کو چلو اس نیم جاں کی

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از قلعہ دار

رہے جب دل ہی بیقابو ہمارا — شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب عبد المجید صاحب فہیم گورکھپوری شاگرد جناب

الٰہی خیر ہو بلبل کی جاں کی — بری ہے آج نیت باغباں کی
سنا ہمکو نہ تو تعریف واعظ — ہمیں خواہش نہیں حور جناں کی
وہ گھبرا کر مرے نالوں سے بولے — ارے کچھ حد بھی ہے آہ و فغاں کی
مقدر میں یہی لکھا تھا اے دل — شکایت کیا جفائے آسماں کی
نکلتا ہے کلیجا آہ کے ساتھ — عجب حالت ہے تیرے ناتواں کی
نگاہ تیز ہے کافی پئے قتل — ضرورت کیا نہیں تیر و کماں کی
فہیم خستہ جاں کی جان لیلو — اگر خواہش تمہیں ہے امتحاں کی

جناب شیخ حسین علی صاحب قرط گورکھپوری شاگرد جناب خلیق

ہمیں خواہش نہیں باغ جناں کی — کہ اچھی ہے فضا کوئے بتاں کی
خزاں آئی چلو اے عندلیبو — ہوا بگڑی ہوئی ہے بوستاں کی

کھلائیں ٹھوکریں دردر کی ... / شکایت کیا جفائے آسمان کی
خدا سے بھی نہیں ڈرتا ہے واعظ / برائی اور پھر پیر مغان کی
مدینے کو چلو اے فرط جلدی / نہیں اچھی ہوا ہندوستان کی

جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب فریاد از بیدہ ...

غضب ہیں وہ نگاہیں ترچھی ترچھی / ستم ہیں وہ ادائیں بانکی بانکی
سب اپنا بخت ہی ... / شکایت کیا جفائے آسمان کی
تمہاری ابرو و مژگاں ہیں کافی / ضرورت کیا تمہیں تیر و کمان کی
گھٹا چھائی اٹھا ہے ابر ساقی / صراحی لا شراب ارغوان کی
مجھے جس طرح چاہو آزما لو / ہوس باقی نہ رکھو امتحان کی

جناب ... وحید صاحب فوق بلگرامی

قبر لا میں ابھی لیتے ہاں کی / اگر معلوم ہو حد لامکان کی
لگا دی ہفت ... تہمت / شرارت دیکھنا اس بدگمان کی
دیا بوسہ ... چھپکر / عنایت مہربانی مہربان کی
ہوا جو کچھ مقدر میں تھا لکھا / شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب سید فدا حسین صاحب فدا برادر جناب ارشاد

نہ دیکھو ان کے آنے ... / آہا ہیں صورتیں ... کی
ہماری آہ سوزاں ہجر کی شب / خبر لائیگی آتش آسمان کی

جناب فدا حسین صاحب فدا خیرآبادی

گزر جاتا اپنی آہ سے آپ / یہ حالت ہے تمہارے ناتواں کی
نہ پھیرو منہ کو وقت نزع ... / نکل جانے دو حسرت نیم جاں کی

جناب منشی محمد جعفر خاں صاحب فراق شاگرد جناب جلیل ...

ہوا بندہ جگر ... آہ و فغاں کی / حقیقت کچھ نہیں ہے آسمان کی
فلک ... / صدا سنکر مری آہ و فغاں کی

جناب غلام قطب الدین صاحب نیازی نظامی ...

عدو کا دل بنے اس تیر نظر کو / نہ کی کچھ قدر اپنے میہمان کی
ہوا وہ جو مقدر میں لکھا تھا / شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب محمد عبد الرحیم صاحب فاضل ساکن ... آباد

محبت اس سے تو نے نباہی / مگر کیونکر شکوں ... بیاں کی

جناب محمد عبد الحکیم صاحب قمر از حسن گنج

کہوں کس سے تمہارا حال ... / نہیں سنتا کوئی کچھ ناتواں کی

جناب لالہ کرشن ... صاحب قمر لکھنوی ... حسن گنج ...

قضا دیکھیں اگر کوئے بتاں کی / چلی آئیں ابھی حوریں جناں کی
بس اب ہے ستمگر تیرا عاشق / نکلنے کو ہے جان اس ناتواں کی
سمجھ کر آپ کیا محشر میں بگڑے / شکایت بھی جفائے آسمان کی
دل بیتاب نے اٹھایا یہ کہکر / نہیں طاقت ہے ضبط فغاں کی
ترے کوچے سے جو ہیں بیٹھے ... / نہیں کرتے شکایت آسمان کی
نکلنے کا نہیں بستی سے جو نام / یہ حسرت دل میں آئی ہر کہاں کی
بلا لو مجھکو کہدو حال دل / ضرورت ہو جو تمکو قصہ خواں کی
نہیں سکتے ہیں ... زبان ... / خبر ... لامکاں کی
ہماری واسطے لا جلد ساقی / کوئی بوتل شراب ارغواں کی
مزہ ہو وا ور محشر جو بن سے / کچھ انکے منہ کی کچھ میری زباں کی
کسی پردہ نشیں پر ہیں جو عاشق / شکایت ہے انھیں درد نہاں کی
زباں سے نکلے کیونکر وعدہ وصل / محافظ ہے حیا انکی زباں کی
مجھے تقدیر سے اپنی گلہ ہے / شکایت کیا جفائے آسمان کی
ہوا بانی نہیں ہے ای قمر یار / تواضع کیا کرے دل میہماں کی
قمر اسکی گلی ہوا در ہیں ہوں / ہوس مجکو نہیں باغ جناں کی

ارادہ ہو اگر ان کو بہت تو یہ کرین خاطر قمر پیر مغان کی

جناب قمر الدین حسین صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب نظم

چمن میں جب ہوا آئی خزان کی تو شاخ گل پہ بلبل نے فغان کی
رہ الفت میں ہم سر دینگے پہلے کبھی ہے تیغ گردن امتحان کی
نکالو دل دیکھو کر حسرت دل کہ رونق اس چمن سے اُڑ گئی کی
سرور افزا ہے ساقی کی زیارت نہیں حاجت شراب ارغوان کی
تمھارے عشق میں ہاں مصحفی ہے بیان کو کچھ نہیں حاجت بیان کی
قمر تقدیر برگشتہ ہے اپنی شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب منشی قاضی غلام حمید صاحب کشتہ قاضی پوری

فقط تقدیر کا اپنی گلہ ہے شکایت کیا جفائے آسمان کی
دل مضطر کو عادت پڑ گئی ہے دمادم درد کی آہ و فغان کی
جھکا جانا شرم سے زاہد کو دیکھا ابھی کچھ قدر نہ تم سے جہان کی
ستمگر نے مجھے کیا قتل ہے یہی کرتے ہیں خاطر میہمان کی
تمھارے حسن کی شہرت جہان میں ہماری عشق سے پہچان جہان کی
چلو کشتہ مدینے اب یہاں سے بہت کچھ سیر کی ہندوستان کی

جناب محمد وحید صاحب وحید مچھلی شہری برادر خرد جناب تسلیم

نہیں رہنے کے قابل دار فانی ہوا اچھی نہیں باغ جہان کی
مرے پہلو سے خود جاتا رہا دل شکایت کچھ نہیں اُس دلستان کی

جناب عبد الکریم صاحب کریم شاگرد جناب عبد الجبار

لگایا دل نہ اے زاہد بتوں سے یونہیں عمر اپنی تو نے رائیگان کی

جناب محمد صلاح الدین صاحب کریم سٹوڈنٹ مشن

کریم اپنا مقدر ہی برا ہے شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب امیر

محبت غیر سے دوری جہان کی مصیبت آ پڑی سارے جہان کی
ہمیں ہے دوری کوئے بتان کی ابھی خاک میری ہے کہان کی
زہے الفت کہ کوچہ بتان کی کہیں یوں بھی ہو گردش آسمان کی
وہ بولے شکوہ جور و جفا پر نکالی ہے کہانی یہ کہان کی
ہزاروں حسرتیں سینے میں ہیں اٹھی ہے لاش یہ کس نوجوان کی
دل و جان دیتے ہیں بوسہ کے بدلے بہت اچھی یہ قیمت ہے آپ کی
جو جانان نے خون ناحق بہایا بڑی خاطر ہوئی ہے میہمان کی
تمھارے ظلم سے ظلم آیا شکایت کیا جفائے آسمان کی
شب فرقت ستم ہے سینے میں میرے اترتی ہیں بلائیں آسمان کی
زمین پر بس گئے ہیں رہی ہم جوانی میری پیری آسمان کی
ہیئت سب بات ہے مجھے شمع یہ خاموشی نہیں اچھی زبان کی
تری راہ طلب میں مرتے ہم اسی میں عمر اپنی رائیگان کی
ذرا بیٹھو اسیرا ماہ دیکھو صفائی بڑھتی جاتی ہے زبان کی

جناب عبد المجیب صاحب مقصور شاگرد جناب یاس لکھنوی اکبرآبادی

ستمگر ہجر میں ہم نے فغان کی یونہیں دیکھتا اڑائی آسمان کی
جگر پر تیر ہے زخمی ہے دل بھی نشانی ہے یہی عشق بتان کی
صفت حور کی الفاظ زبان کی کروں تعریف میں حسن بتان کی
رہی یہ آرزو دل میں ہمارے سوال وصل پر تھے نہ ہان کی
نکالے خلد سے آدم نہ واعظ فضا اچھی اگر ہوتی وہان کی
مجھے بر دیدہ دل کیا ہو ہے ابھی سے جھک گئے آنکھیں کہان کی
وہ کمسن ہیں ابھی کیا جانیں سکر آنکھیں کیسی ہیں طبع جوان کی
تڑپ کر رہ گئی بلبل قفس میں اگر یاد آ گئی کچھ آشیان کی
رہے جو میں ستم ہر دل میں ہمارے جگہ کیا پائی ہے مہمان کی

شب فرقت میں اکثر دل کے نالے
ہلا دیتے ہیں چولیں آسمان کی

بتوں سے چھوڑ دو مقصود ملنا
بجا لفت سے خداوند جہان کی

جناب متوالی احمد صاحب مقبول از بھوپال

نہو گر تاب وان قاصد بیان کی
اڑا دینا طرز کچھ انکے زبان کی

عدو بھی رو دیا انکا تو کیا ذکر
کہانی ہمنے جب غم کی بیان کی

نہ جائیگا عبیر آنکے جگائے
ہے عادت بخت کو خواب گران کی

تصور میں بھی اب آتا نہیں ہے
بڑی ہے بدگمانی بدگمان کی

اٹھاتا ہوں ستم اور وہ ہنسی ہے
یہ ہمت اور مجھ سے ناتوان کی

سیہ بختی کا سایہ تجکو بس ہے
نہیں تربت پہ حاجت سائبان کی

پتہ کچھ تو بتا اے درد الفت
خبر ملتی نہیں سوز نہان کی

گلے پر خوب پھیرو میرے خنجر
نہ رکھو دل میں حسرت امتحان کی

رلایا کیوں مرے اے حضرت دل
بیان کیوں غم کی اپنی داستان کی

وہ کیا سیدھا رہیگا تیرے مقبول
نظر ٹیڑھی ہو جسکی وضع بانکی

جناب محمد عبداللہ خان صاحب مطلب اجمیری

شکایت کیا کروں درد نہان کی
عنایت ہے یہ اک نامہربان کی

بلا سے دل شکن ہو بات قاصد
سنا دے تو کوئی انکی زبان کی

ادھر وہ بھول کر آجائیں یارب
تلاش انکو ہے دشمن کے مکان کی

ستمگر کو نہیں دنیا میں راحت
کیے دیتی ہے گردش آسمان کی

ہمارے دم سے ہوتا اور کیا خاک
مگر رونق ہوئی کوئے بتان کی

وہ میرا درد دل کب پوچھتے ہیں
کہ جب مجھ میں نہیں طاقت بیان کی

جناب شیخ کریم بخش صاحب ماہر گورکھپوری شاگرد جناب احسان

گئے یاد بتان کیسے کرشمے
یہی سوغات تھی ہندوستان کی

ٹھہرنا ہی نہیں مشکل ہوا مشت
لیے پھرتی ہے گردش آسمان کی

نہ نکلے خانۂ دل سے غم یار
پسند آئی ہے صحبت میہمان کی

جدائی پر مقدر ہے ہمارا
شکایت کیا جفائے آسمان کی

تہ خنجر ہمارا ساتھ چھوڑا
یہ کیسی چال ہے عمر رواں کی

جناب منشی مرزا ابند و بیگ صاحب مضطر لکھنوی شاگرد جناب تسلیم

اب آئی فصل گل توبہ کہانکی
چلو بیعت کریں پیر مغان کی

عبادت کا ہوا زاہد کو کب شوق
سنی تعریف جب باغ جنان کی

محبت نے کیا الفت میں رسوا
شکایت کیا جفائے آسمان کی

جنازہ دیکھ کر میرا وہ بولے
یہ تھی حسرت زدہ میت یہان کی

دل و جان کر چکا انکے حوالے
ضرورت اب انھیں کیا امتحان کی

لکھا مٹتا نہیں قسمت کا مضطر
شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب موسیٰ بھائی صاحب مائل گھڑی ساز از [illegible]

چمن میں سیر ہم جا کر کریں کیا
نظر بدلی ہوئی ہے باغبان کی

ہوئی بلبل قفس میں لو ناشاد
لگی تھوڑی ہوا جو بوستان کی

وہ بولے اٹھ کے پہلو سے شب وصل
صدا مسجد سے آتی ہے اذان کی

مائل تو کرو شکر خدا تم
عنایت ہے بت نامہربان کی

جناب محمد عبدالمجید صاحب مجید کیرتپوری حال ملازم [illegible]

رہوں ثابت قدم الفت میں کیونکر
خبر ہے آج میرے امتحان کی

ہوا دشمن بنایا دوست جسکو
عجب کچھ رسم الٹی ہے جہان کی

لبوں پر دم ہے آنکھیں پھر گئی ہیں
یہ حالت ہے تمہارے نیم جان کی

قیامت ہے وہ جانے کو ہیں تیار
الٰہی خیر ہو عمر رواں کی

جناب محمد شفیع الدین صاحب محشر از جے پور

عیاں ہونیکو ہے راز نہفتہ
کہ اب طاقت نہیں ضبط فغان کی

نہیں اٹھتا بزنگ سنگ گر کر
بری حالت ہے تیرے ناتوان کی

کہا میں نے ... [illegible] / شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب منشی مکھن لال صاحب مشتاق گوکیوری

کرو نقشہ ... [illegible] کی صف لپیٹ / بہا آتی گئی فصل خزان کی
ہوا میں عشق کے ہاتھوں سے برباد / شکایت کیا جفائے آسمان کی
لگا ... [illegible] کانی پے قتل / نہیں طاقت مجھے تیر و کمان کی

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی [illegible]

اٹھایا قتل کا نام سے منیرا / یہ سرخی کہہ رہی ہے رنگ پان کی
بلا کر ... [illegible] / عجب سی سرخی کی حیرت ... [illegible]
منیر اعمال ہیں اپنے ... [illegible] / شکایت کیا جفائے آسمان کی

جناب پنڈت رام دیال صاحب مشرب ڈپٹی انسپکٹر مدارس

... [illegible] یہ مشرب آسمان کا / جو رفعت ہو تمہارے آستان کی
نہیں جینے کی کچھ امید مشرب / خبر لیجئے ذرا اس نیم جان کی

جناب مظفر خان صاحب مظفر خلف استاد حضور مہاراجہ جودھپور

مقدر میں نہیں ہے وصل انکا / شکایت کیا جفائے آسمان کی
پیا ہے مظفر جام الفت / خبر ہمکو یہاں کی ہے نہ وہاں کی

جناب رام ناتھ صاحب مہجور ساکن متھرا

زمین و آسمان زیر و زبر ہوں / اگر تاثیر دکھلاؤں فغان کی
بہاؤں آنکھ سے اشک شب غم / بجھاؤں آگ کچھ سوز نہان کی

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس [illegible] شاگرد جناب داغ

لکھی تقدیر میں گردش تھی ... [illegible] / شکایت کیا کریں ہم آسمان کی

جناب سکھو سنگھ صاحب مشکور بریلوی حال مقیم [illegible]

بس مر کر ملے کوچہ تمہارا / نہیں خواہش ہمیں باغ جنان کی

جناب مولوی سید آل نبی صاحب مضطر شاگرد جناب تسلیم

نظارہ کی ہو ... [illegible] / ... [illegible]

جناب سید قاسم علی صاحب ... [illegible]

یہ خوبی ... [illegible] کی ہے مقبول / شکایت کیا کریں ہم آسمان کی

جناب ... [illegible] شاہ صاحب مقبول از [illegible]

نہ دو ہجران سے چھٹکارا ... [illegible] / نہ ... [illegible] طاقت بیان کی

جناب سید مہدی حسین صاحب مہدی امروہوی

... [illegible] وقت قتل ... [illegible] / بری ہوئی ساعت ... [illegible] کی

جناب محمد معز الدین صاحب موزون از متھرا

کہوں کیا اس بت کافر سے موزون / نہیں چلتی ہے کچھ پیر و جوان کی

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک [illegible]

... [illegible] ناجی عشق / جو باری آئی میرے امتحان کی
ہمیں تو اپنی قسمت کا گلہ ہے / شکایت کیا جفائے آسمان کی
مراد دل ہر طرح کرتی ہیں پامال / ادائیں شوخیاں اس جان جان کی
خوشی مجھکو غمزدہ سے چھینکر ... [illegible] / فلک تونے نصیب دشمنان کی
وہ خنجر کا لگائیں وار اک وار / یہی ہے آرزو مجھ نیم جان کی
وہ ... [illegible] / سنو آواز آتی ہے اذان کی
نبی کی نعت میں لکھ شعر ناجی / بھلائی ہے یہاں کی اور وہاں کی

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب تیر وکیل [illegible] شاگرد جناب [illegible]

عجب کچھ شان ہے اسکے مکان کی / کہ جس سے پست رفعت آسمان کی
ستارہ و مہر تری افشان کو ... [illegible] / بیان کو کچھ نہیں حاجت بیان کی
فلک تھے عرش پر نالوں سے ہمیں / کوئی دیکھے ہو تیغ تیری فغان کی
دیا دل ہے ہماری خود ہمیں ... [illegible] / شکایت کیا جفائے آسمان کی
مئے عشرت سے ہو مخمور تیر ... [illegible] / عنایت ہو اگر پیر مغان کی

جناب نیر خیر آبادی وارد حال کپ سو

نکہت بگڑی ہوئی ہے باغباں کی
چمن میں اب نہیں نیر آشیاں کی

نہیں ممکن دوا سے بدگمانی
ذرا تم سانس دیکھو نیم جاں کی

وہ روئے میری میت پر یہ کہکر
خبر کس کو تھی مرگ ناگہاں کی

یہ سب گن حضرت دل میں تمہارے
بھلا تھی کس اور خوشامد پاسباں کی

پھڑک اٹھو اگر تم دیکھ پاؤ
کھنچی ہے دل میں وہ تصویر تیر کی

ہمیں لینا نہیں قسمت سے اپنی
شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب منشی غلام محی الدین صاحب نادم از بروده

ستم کیا کم ہے تیرا او ستمگر
شکایت کیا کریں ہم آسماں کی

پتا ملتا نہیں تیری کمر کا
خبر لاؤں کہاں سے لامکاں کی

جناب محمد یونس خاں صاحب نادان بھوپالی شاگرد جناب فضا لکھنوی

جو دیکھی شکل اس آرام جاں کی
کمی دل میں ہوئی درد نہاں کی

خدا شوقی ہوئی تربت کو دیکھے
نشانی ہے یہی مجھ بے نشاں کی

جناب کنور بابو غلب گور بہادر صاحب وارا نسیم شاگرد جناب جسیم

بلا کر گھر پہ دھو کہ کیا
یہی اچھی ضیافت میہماں کی

کھنچے جب غیر پہ انگڑائی لیکر
تو گویا اس طرف سیدھی کماں کی

جناب محمود حسن صاحب نشتر شاگرد جناب مضطر خیر آبادی

کلیجا تھام کر رہ جائیگا
نہ سنئے داستاں درد نہاں کی

ازل ہی سے مقدر میں ہے گردش
شکایت کیا جفائے آسماں کی

پہنچتے بیٹھے ہو جب ہو شکل تصویر
یہ میں ہوتی ہے خاطر میہماں کی

مری فریاد و زاری سن کے نشتر
پھٹی جاتی ہے چھاتی آسماں کی

جناب منشی محمد ناظر حسین صاحب نظر شاگرد جناب جلیل

نہیں اب طاقت پرواز باقی
قفس میں یاد کیا ہو آشیاں کی

عیسان جہاں سے مجھکو مطلب
مبارک شیخ کو حوریں جناں کی

جناب منشی محمد نجیب الدین صاحب نجیب مکرم ولی ساکن

مقدر خود ہی وارونہ ہے اپنا
شکایت کیا جفائے آسماں کی

محبت کا فرزی الفت میں میں نے
اٹھائیں سختیاں کیا کیا جہاں کی

جناب جمیل احمد صاحب نشتر سیتاپوری

بھلا جانے وہ دل سے کر سیم
مجھے خاطر بہت ہے میہماں کی

جناب سید ولی محی الدین صاحب قولی دنشاہ قادری

ہوئی ہر باعث ایجاد عالم
مبارک ذات شاہ دو جہاں کی

رہو تم خانۂ دل میں ہمیشہ
مکیں کر ہوتی ہے زینت مکاں کی

جناب حافظ ولی محمد صاحب ولی شاگرد جناب نشتر

ذرا اٹھ کے دل کرکے ہمت
خبر لا اور بڑھ کر لامکاں کی

بسر ہاتھ میں کرتے ہیں عاشق
رہی حاجت نہ باقی امتحاں کی

جناب واجد علی صاحب واجد متوطن مراد آباد

گلا قسمت سے ہے واجد بجا تر
شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب محمد ہادی حسین صاحب ہادی بنارسی

کلیجا چھد گیا جب یاد آئی
کسی کے تیر کی چتون دوبالا کی

مقدر سے ہوا اپنے ہوا جوش
شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب عبد القادر خاں صاحب بہل مقیم راد ریک

ہوا جو کچھ کہ قسمت میں بہل
شکایت کیا جفائے آسماں کی

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

کہا جب میں نے حال اپنا تو بولے
کہاں کی بات تھی سمجھے کہاں کی

رہی مضطر ہوں مجھے نالاں
کروٹ دو تھک کے پیر گراں کی

زمیں کی تنگئے بھلا آسماں کی
نہیں کچھ انتہا ہیں داستاں کی

دیا الفت نے غم کھانے کو ہمکو — نئی دعوت ہوئی ہے میہمان کی
دل آیا ہے تو کسن سید رہ آہ — نہ دیکھی ترچھی چتون وضع بانکی
فلک پر برق کو بیچین کردے — چمک عشاق کے دردِ نہانکی

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب متیم از شفاخانہ

شکایت کیا کرون اس مہرباں کی — خبر جسنے نہ لی دردِ نہاں کی
ٹپکتی ہے عدو کی رال جسپر — وہ لذت ہے مرے دردِ نہانکی
سرِ مقتل ہے جھکجانے کی عادت — مری گردن کو او نکلو ستانکی
تو کرِ قامت کا انکے ذکر واعظ — نہین حاجت قیامت کے بیان کی
عدم کو مین چلا دل آپ لیں — نشانی ہے یہی مجھ بے نشانکی
قتیلِ خنجرِ نازِ بتاں ہوں — شکایت کیا جفائے آسمان کی
سخن سنجانِ عالم آج خوش ہیں — غزل سنکر متیم نکتہ دانکی

جناب سید محمود علی صاحب موسوی یاور امروہوی

شکایت کیا جفائے آسمان کی — اگر ہے بھی تو اس نا مہربان کی
وہ بولی چھیڑ پر میری شبِ وصل — یونہیں کرتے ہیں خاطر میہمانکی
تلاشِ یار مین پہونچے وہین ہم — خبر اوڑتی ہوئی نکلی جہانکی

جناب منشی بھرگ دیال صاحب یاد ساکن کاکوری

شکایت کیا جفائے آسمان کی — نظر بدلی ہے اس ابرو کمانکی
کبھی پر ہے ہمارا ہی مقدر — شکایت کیا جفائے آسمان کی
غضب ڈھا دیتی ہے عاشق کے دلپر — کسی کی ترچھی چتون چال بانکی
فقط یہ دل کے بہلانے کے ہیں ڈھنگ — کہاں کی آرزو الفت کہانکی

جناب سید فرزند علی صاحب یاد طالب العلم مدرسہ ہائی اسکول

محبت دل کو ہے کوئے بتان کی — نہین خواہش مجھے باغِ جنان کی

جناب سید محمد یوسف حسین صاحب یوسف عظیم آبادی

گرا کرتا ہے دن رات یوسف — لیے تصویر اپنے جانِ جان کی

جناب محمد عظیم الدین صاحب اختر شاگرد جناب گوہر

یہی تقدیر کا لکھا ہماری — شکایت کیا جفائے آسمانکی

جناب محمد ابراہیم صاحب نسیم متوطن جھسکر بنگلور

نظر بدلی ہے میرے مہربان کی — شکایت کیا جفائے آسمانکی
گئے ہیں قافلے ملکِ عدم کو — حقیقت کچھ نہین کھلتی وہانکی

جناب محمد نصیر خان صاحب تمر سکینڈ کلرک ڈاکخانہ تونگا

رقیبوں سے وہ کہتے ہیں کہ کسکی — صدا آتی ہے یہ کسکی فغانکی

بی بشیر بیگم صاحبہ آفت متوطن جاورہ حال مقیم رتلام

عدو کا دعوئ الفت ہو معلوم — ابھی ٹھہرائیں گر وہ امتحان کی
ازل سے ہی طریقہ انکا بیداد — شکایت کیا کرین حوریان کی
مقدر کا ترے ہو ہیچ آفت — شکایت کیا جفائے آسمان کی

بی امراؤ جان صاحبہ طوائف دلبر اوتا می مقیم کانپور

لگا لے تو جو سینے سے ستمگر — صدا مسجد سے وہ آئی اذانکی
نہ کیون دل میں جگہ دون تیر کو — ہر اک کرتا ہی خاطر میہمان کی
جو وہ رشکِ پری مجلسمین آئے — تمنا پھر نہ ہو حور جنان کی

بی محمدہ جان صاحبہ نشاط طوائف گورکھپوری

بھلا اتنی کہاں طاقت زبان کی — کرے جو مدح شاہِ مرسلان کی
تصرف مین سگِ جاناں کے آئے — ہوئی عزت ہماری استخوان کی
نگاہِ تیر کافی ہے پئے قتل — ضرورت کیا تمہیں تیر و کمانکی
یہی تقدیر مین لکھا تھا اے دل — شکایت کیا جفائے آسمان کی

بی امیر جان صاحبہ عرف مولا جان نازنین متوطن دہلی

جگہ دل مین خدنگِ ناز کو دی — کرون کیونکر نہ خاطر میہمان کی

یہ غزلیں دیر مین وصول ہوئیں لہذا ردیف وار درج نہوئین

سناؤں ماجرائے عشق اسکو
تجسس جسکو ہے ہر راز دان کی

چلو اے نازنیں اب کربلا کو
محبت چھوڑ کے ہندوستان کی

بی امام باندی صاحبہ ناز طوائف انبالہ

ملی لذت حیات جاودان کی
اگر مے دل کیا صفت تیری ثنا کی

فقیروں کو بھی اک چلو پلادے
الٰہی خیر ہو پیر مغان کی

بی نظیر صاحبہ نظیر جودھ پوری طوائف لکھنؤ

جگہ جس دل میں ہو عشق بتان کی
تو کھل جائے حقیقت لامکان کی

غیر طرح

جناب الٰہی بخش صاحب اعجاز شاگرد جناب حکیم لکھنوی

دیکھ اک بوسہ پر جان بیچا کوئی
لب جان بخش کا اعجاز دکھلائے کوئی

شرم سے سامنے میرے جو نہ آئے کوئی
آئینے کو بھی نہ منہ اپنا دکھائے کوئی

صفت اشک آنکھوں سے گر کے گیا
آبرو میری نہ مٹی میں ملائے کوئی

جان ہی ہنس کے لئے ہیں ستم جلوہ نما
دلکو کیونکر انہیں دادو ستم بیچے کوئی

مجھسے دیکھا نہیں جائیگا کسی کا جلنا
شمع کو سامنے میرے نہ جلائے کوئی

ہٹ ہی جائیگا دوپٹہ کبھی ہنگام خرام
لاکھ اٹھتے ہوئے جوبن کو چھپائے کوئی

عقل سے خالی ہیں بالکل یہ حباب
ایکدم کے لیے یوں سر نہ اٹھائے کوئی

حکم دیتی نہیں گر سامنے آنے کا حیا
لن ترانی کی صدا ہی سنائے کوئی

نام سے حرف تمنا کے ہے نفرت جسکو
قصۂ شوق اسے کس طرح سنائے کوئی

ہم تو سو بار دل آزار کہینگے ایدل
یا تو ملنے نہ بلایا نہ ستائے کوئی

دل نہ قابو میں رہیگا ہوش ٹھکانے نہ رہیں
سامنے میرے اس انداز سے آئے کوئی

ہو گیا قطع تعلق مرا سب سے اعجاز
خنجر یار سے بھی یوں نہ کٹ آئے کوئی

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب تسلیم

میرے کپڑوں کو بھی خوشبو سے بسا کر لائے
فصل گل آگئی آغوش میں آئے کوئی

ہمکو اب وصل کی تدبیر بتائے کوئی
حکم انکا ہی مرے پاس نہ آئے کوئی

حسن آئینے ہی کے حصے میں آیا ہے
ایک جھلک کبھی ہمکو بھی دکھائے کوئی

مانگتا ہوں جو کبھی دل کو تو فرماتے ہیں
نام اسکا نہ زباں پر کبھی لائے کوئی

کبھی صبح نہ آنا تھا نہ آیا اب تک
خبر اس عہد فراموش کی لائے کوئی

نامۂ شوق تو قاصد نہیں لیجاتا لیکن
دھیان اتنا بھی ہے کہ پہنچائے کوئی

وعظ سنتے کو تو رندوں میں چلا واعظ
کیا مزا ہو جو وہاں اسکو پلائے کوئی

جان لب پہ ہے دل بجور شب فرقت میں
میری عیسیٰ کو مرا درد سنائے کوئی

کہتے ہیں یاں نہیں کل رہیں جو روتے
کیوں دکھانیکو مری اشک بہائے کوئی

ہر پہلو میں رکہ رہتی ہے مری ششدر
کیا عجب ہے جو مرے دل میں بھی آئے کوئی

زیب گلشن ترے نہیں ہے
منتظر ہی خیاباں گل کی سنائے کوئی

جناب صاحبزادہ مرزا محمد آغا جان صاحب آغا از سونگھرہ

کوئے قاتل میں ہی لیکے لگا لائے کوئی
کوچۂ مرگ ہے یہ اس میں نہ آئے کوئی

دوست یوں نیکے بہت باتیں بنائے کوئی
کام پڑ جائے تو پھر کام نہ آئے کوئی

صبر آرام و سکون کو مری بیماری میں
حکم ہو کہ عیادت کو نہ آئے کوئی

وہ بھی ہیں کہ ہوں حالت دل رو کے
برق ہنس ہنسکے مری دل پہ گرائے کوئی

حال دل سنکے یہ بولے کہ مجھے نفرت ہے
جھوٹی باتیں یہاں کر کے بنائے کوئی

ہائے اس موت کو میں جیتے جی سمجھوں بہتر
قبر تک ساتھ جنازے کے جو آئے کوئی

ہائے وہ پوچھتے ہیں تیری تمنا کیا ہے
کوئی بتلاؤ کہ کیا انکو بتائے کوئی

وہ بھی ہیں کہ کوئی روٹھ کے کہیں آتا
اور آغوش میں لے کے منائے کوئی

جناب حکیم محمد عبد الکریم خان صاحب نسیم شاگرد جناب امیر لکھنوی

نہیں ماں سے ہمکو بلائے کوئی
اور دو چار گھڑی پاس بٹھائے کوئی

نہیں آنا مری تربت تک تو نہ آئے کوئی
لاش اپنی در دولت پہ بچھائے کوئی

سب سے منکر نہیں غیر کو دشمن
مری ارمان نہیں ہیں کہ مٹائے کوئی

ہیں جفا دوست نہیں اپنا شکوہ تم سے — اف نہ کرنا تجھے ہم کو جو ستائے کوئی

سختیاں نالے سے رہتا ہیں یہ پتھر کی — [illegible] گر شور مچائے کوئی

سینے در کا تو لگے کیسے کہ کوہ اور ستون — صبح ہونے نہ دیا ایسا جگائے کوئی

کسطرح دل سے نکالا ہیں انھی تم کو — ذرا کانٹا ہیں گلے میں جو نکالے کوئی

کوئی دیتے ہیں دلاسا سر ایسا پھر جائے — آنکھ چرائیں کوئی لالی کہ چھپائے کوئی

شب فرقت کی شکایت نہ درد و غم [illegible] — ایسی تو دن کہ کہیں [illegible]

جناب محمد عبد الرحمن صاحب حیران شاگرد جناب شوق

ساتھ اغیار کے ہے [illegible] نہ بٹھائے کوئی — ہمکو دیدار تو اسطرح جتائے کوئی

قبر کو بھی تو مجھے غیب کے ہمراہ چلو — کسطرح پھر مری میت پہ آئے کوئی

خود بخود شوق شہادت میں مجھے سیر — دست نازک سے جو تلوار اٹھائے کوئی

بعد مردن یہ تمنا دل ناشاد کی ہے — آکے تربت میں مری قبر بنائے کوئی

ہیں جو بوسہ کا طلبگار ہوا جسکے کہا — ایسے اوچھے کو کبھی منہ نہ لگائے کوئی

آج حیران دل و جاں کی تصدیق کرکے — آستانے میں [illegible] جو آئے کوئی

جناب مولوی خلیل الدین احمد صاحب راسخ صدیقی تہری

تمہارے پیچھے صورت تو دکھائی کوئی — جب میں جاؤں کہ تصویر کھنچائے کوئی

بعد مردن ہی یہ قبر پر آئے کوئی — یونہیں سوتی ہوں قسمت کو جگائے کوئی

کچھ تو شیریں ہیں سخن کی زبان میں لذت — [illegible] شیریں کو گوہی بیان ساکھے کوئی

بس رہو دو ہیں ہم جلوہ گری سے قائل — دل میں بیٹھا ہے تو پھر سامنے آئے کوئی

جناب رشید احمد صاحب رشید ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب جلیل

کیسا چلاؤ دلا آپ نے تجھکو کہ ہیں — غیر کا کیسلئے احسان اٹھائے کوئی

انکا اٹھنا ہوا جو ہیں ہی لیتا ہی رشید — ایسی محفل میں کسطرح سمائے کوئی

جناب سید خواجہ معین الدین صاحب سلام چشتی شاگرد جناب [illegible]

آج تاثیر مری آہ دکھائے کوئی — وہ دل تو نہیں جگہ [illegible] آئے کوئی

خاک ہم باعث [illegible] ہیں جو تم نے پیدا — آج مرے اگر آنکھوں میں لگائے کوئی

لذت وصل سے غذا [illegible] کی — منہ کو منہ سے [illegible] سینہ جو [illegible] کوئی

جلد ہو دیکھے مشتاق کی تو شکل [illegible] — [illegible] صورت تو شکل اپنی دکھائے کوئی

یاد [illegible] ہے — خاک [illegible] سینہ سے لگائے کوئی

جناب محمد عبد الحکیم صاحب [illegible] شاگرد و برادر زادہ جناب [illegible]

ان حسینوں سے کبھی دل نہ لگائے کوئی — تم کبھی رنج و قلق آہ اٹھائے کوئی

ہجر میں کہتے ہیں ہم نالہ و فریاد — آنکھ پر آئینہ اگر جائے تو جانے کوئی

قصہ کیسے سے دعوئی یکجائی — ساتھ آنکھے اگر آئینہ لائے کوئی

مر گیا ہوں غم فرقت [illegible] — منتظر ہوں خبر یار سنائے کوئی

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف از بمبئی

صورت اشک جو آنکھوں سے گرا [illegible] — آبرو باقی نگاہ ہو نہیں جائے کوئی

شوق دیدار میں جب [illegible] — بس کہ وہ زہر ساقی لائے کوئی

عید [illegible] جو نہیں [illegible] — ہے یہ مطلب کہ نہ ہاتھ [illegible] کوئی

یہ ہی شرم ہے یا پردہ چھپا [illegible] — دل میں رہ کر نہ مجھے شکل دکھائے کوئی

منہ [illegible] رخ روشن [illegible] — غم نہیں شب وصل بٹھائے کوئی

[illegible] کا مزہ ہے تری تصویر کوئی — خطرہ ہے کہ مجھے ہاتھ لگائے کوئی

میری لغت اگر [illegible] — میں اٹھوں اور مجھے جھک کے بٹھائے کوئی

جناب محمد یعقوب خاں صاحب تہوش از ڈیرہ دون

یاد فرقت تو نہ [illegible] اٹھائے کوئی — پہلے پتھر کا کلیجہ تو لائے کوئی

[illegible] جہان سب ہیں دکھا چکے — دل فریبی یہ نہ ان لوگوں کا جائے کوئی

بات کچھ ہو تو خوشامد بھی کریں [illegible] — [illegible] تو کسطرح منائے کوئی

جال دل کا جو لگا کہتے ہیں لستے کہا — جھوٹی باتیں [illegible] نہ بنائے کوئی

[illegible] مدہوش ہیں [illegible] توبہ — آج کہتا ہے کہ پھر [illegible] کوئی

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری حال ملازم ...

اور کچھ دہیان کبھی لیتے لائے کوئی	تھا نہ دل مین مرے شوق سکے کوئی
غم فرقت مین چلا آتا ہے رونا مجکو	اور وہان حکم ہے آنسو نہ بہائے کوئی
پیرہن مین کبھی پھولا نہ سماؤن مجید	مژدہ وصل اگر مجکو سنائے کوئی

جناب مہدی حسین صاحب شگفتہ لکھنوی حال متعلم جمعیت ...

سچ ہے گر اپنے ساتھ نہ ہم کچھ ہیں ...	گلشن مین لطف سیر گل یاسمن ...
ہے یہ دعا مری دل مغموم کی طرح	یارب کہ ہی جہان مین اسیر محن ...
انکا وصل کیجیے غیرون کے سامنے	خلوت مین ہے دیکھیے ...
مجھ مبتلا ہجر کی حق سے یہ ہے دعا	دشمن بھی میرا کوئی اسیر محن ...
کاہے کو لطف بندش وحسن کلام ہے	ہے شگفتہ جو لکھنو اپنا وطن ...

عالیجناب راجہ کشن پرشاد بہادر شاد پیشکار سرکار عالی نظام دکن مد ظلہ

نہین کیا فلک کے ستائے ہوئے ہین	مصیبت مین ہم آزمائے ہوئے ہین
جو تیری حقیقت کو پائے ہوئے ہین	وہ ہستی کو اپنی مٹائے ہوئے ہین
نہ لانا سمجھ کر مجھے اے ستمگر	یہ نالے مرے عرش ڈہائے ہوئے ہین
نہ کچھ حال ہم دردمندون کا پوچھو	ہزارون ہی صدمے اٹھائے ہوئے ہین
نہ دیکھا کرو یون غضب کی نظر سے	بتو چوٹ ہم دل پہ کھائے ہوئے ہین

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی اس طرح مین (آسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا) ہٹا۔ قافیہ۔ دیکھ لیا۔ ردیف

۱۵-جون تک اس طرح مین (جلوہ ہم انکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے) بیہوش۔ قافیہ۔ ہوگئے۔ ردیف

۱۵-جولائی تک اس طرح مین (وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا) آشنا۔ قافیہ۔ ہے کسی کا۔ ردیف

ضرور دیکھیے

خوش معاملہ حضرات کے ہم مشکور ہین مگر چند حضرات ایسے پنبہ بگوش ہین کہ ہزار اطلاع دیں خطوط بھیجو مگر انکے کان پر جون نہین رینگتی۔ لہذا عدالت کے ذریعے سے انکو جگانے پر ہم مجبور ہوگئے ہین اور یہ بھی کہے دیتے ہین کہ ہمنے یہ قاعدہ بہت ضروری رکھا ہے کہ جو صاحب قیمت ختم ہونے پر چھ مہینے کے اندر بھیجدینگے تو توخیر۔ ورنہ بعد ما بعد بجائے ایک روپیہ سالانہ سال کے حساب سے اور بجائے ۲ سال (یعنی بعد ۲ سالانہ) ۲ سال کے حساب سے قیمت انکو دینا ہوگی۔ اور کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔ اور اس قاعدے کا عمل اس مہینے کے بعد سے برتا جائیگا۔

مہتمم۔ پیام یار

بیچم صاحب کی عجیب و غریب گولیان

ساری دنیا اقرار کرتی ہے کہ
انگریزی گولیون سستا ہی یہ گولیان
ہاتھ کا بالکل لگاؤ نہین ہوتا۔
ہرگز نہین ڈالی جاتی۔ اسکے اجزا
ہین۔ انکے استعمال سے تمام شکایتین
ہین اور پیٹ مین بادی۔ سرکا درد۔ چکر

BEECHAM'S PATENT PILLS ST. HELENS LANCASHIRE

ان گولیون کا ایک ایک بکس
صرف کل سے ہی بنائی جاتی ہین
بارہ الله کوئی ہرقسم کی بیماری
صرف نباتاتی ادویہ سے خوب
اور پیٹون کی خرابیان جو
کھانا کھانے کے بعد معدہ کا بھاری

ہوجانا گھبری۔ اونگھائی سردی۔ بچی کا اوچھل آنا۔ گھبراہٹ اور غم۔ بھوک کی کمی۔ ناپینا مخص کھسرا۔ بدن پر سیاہ داغ نمایان ہونا۔ نیند کا اچاٹ ہوجانا۔ بدخوابی۔ خلاف معمول عورتون کو ایام کا ہونا یا رک جانا۔ بدہضمی جگر کی خرابی۔ منہ اور معدہ کی ترشی دل کا دھڑکنا۔ اور تمام جگر کی شکایتین۔ کھانسی۔ گلے کی بیماری۔ سانس رک رک کی آنا۔ اور سینہ کا بلغم سے بھاری ہونا۔ خراٹے لینا۔ پھنسی پھوڑے۔ خارش۔ امراض اسفل وغیرہ وغیرہ۔ بلا مبالغہ ان سب مرضون کا علاج ہین۔ دنیا مین کل قومین انکا استعمال کرتی ہین اور انکی خوبی کا یہ ثبوت کافی ہے کہ انکی بکری دنیا مین سب دوائیون سے زیادہ ہے۔ جن لوگون نے انکو ایک مرتبہ بھی استعمال کیا ہے وہ اور دوا کو چھوتے بھی نہین۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ ان سے کسی شخص کو نقصان نہین ہوتا۔ اور کھانے سے ۲۰ منٹ کے بعد ہی انکا فائدہ ظاہر ہوکر تکلیف مین تخفیف نمایان ہوتی ہے ہر عمر اور مزاج کے مرد اور عورت انکا استعمال کرسکتے ہین۔

جوان اور سن رسیدہ عورتین بھی اسکا ضرور استعمال کرین۔ اور ایام کی بدنظمی یا رک جانیکی درستی کیواسطے یہ گولیان نہایت مفید ثابت ہونگی۔ جو لوگ امراض اسفل سے تکلیف مین ہین وہ بھی انکو استعمال کرین۔ اور ہماری تعریف کی ضرورت نہین خود اُنپر نتیجہ مکشوف ہوجائیگا۔

یہ گولیان بڑی ہوشیاری سے تیار کیجاتی ہین اور اس بات کی ضمانت کیجاتی ہے کہ انمین کوئی چیز ایسی نہین ہے جو کسی مذہب کے آدمی کو ناگوار ہو۔ یہ گولیان رجسٹرشدہ ہین اور ٹکٹ پر الفاظ بیچمس پیٹنٹ پلس Beecham's Patent Pills اور سرکاری اسٹامپ پر الفاظ بیچمس پلس سینٹ ہیلنس Beecham's Pills St. Helens ہین۔ خریدار کو غور سے دیکھنا چاہیے اگر یہ علامت نہو تو جعلی سمجھنا چاہیے۔ ہندوستان مین ہر جگہ پر بساطی اور انگریزی دوا فروشون کی دوکان سے یہ گولیان ایک شلنگ ڈیڑھ پنس والے بکس مین جسمین ۴۰ گولیان ہوتی ہین بکتی ہین بقیمت ۱۲ فی بکس ملسکتی ہین۔ ہدایات استعمال کا پرچہ ہر بکس کے ہمراہ ہے۔ اگر کسی شخص کو ان کے ملنے مین ذرا بھی تکلیف ہو تو ۱۲ قیمت اور ۲ محصول بھیجکر بنام نیلسن گرانٹس اینڈ کو ۲۵۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ Sole agents for India, Nelson, Grant & Co. Calcutta

خرید سکتا ہے ایک بکس روانہ ہوگا۔ بصورت سوداگران ہندوستان مین ہر تاجر خاص کر جو انگریزی کتابین فروخت کرتی ہین وہان بیچم صاحب [illegible]

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزیں

چیزیں لکھنؤ کے سوا کہیں نہ ملینگی قسموں سے ریل بھی تین تو جگنے دوام خرچ ہونگے۔ لکھنؤ کو ان چیزوں کے ساتھ شہرت ہے۔ اور یہی لکھنؤ کی ایسا اس کہتی ہیں کہ لکھنؤ سٹ گیا مگر اسکے نام کو روشن کیے ہوئے ہیں اور یہ پارسل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی۔

پان میں کھانے کی خوشبودار گولیاں جو بہت عمدہ تمباکو کے خالص سعد کی مشک اور زعفران اور عنبر وغیرہ مقوی و مفرح اجزا سے مرکب کرکے ایک گلوری کی ایک خوراک کے موافق بنائی جاتی ہیں۔ نہایت عمدہ گولیاں ورقدار فی روپیہ ۲۰ تولہ۔ قوام انھیں گولیوں کا فی روپیہ ۳ تولہ

تھان چکن بیلدار نہایت عمدہ ہر قسم کی بیل کے۔ [illegible] سے [illegible]

تھان چکن بوٹہ دار ہر قسم کے بوٹے کے نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible]

دوپٹہ چکن۔ بیلدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

رومال چکن۔ عرض طول برابر بیلدار و بوٹہ دار طرح طرح کے [illegible] تک۔

ساری چکن نہایت عمدہ بیلدار و بوٹہ دار ہر ایک وضع کی۔ [illegible]

پائجامہ چکن بیلدار و بوٹہ دار۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

شربتی ساخت لکھنؤ کی نہایت عمدہ۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ دوپلی تری و چندہ و پنچی وغیرہ۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ چوگوشیہ۔ سیاہ مخمل کی سلمہ و ستارہ کا کام نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ کشتی دار۔ دہلی کی وضع کے کام کلابتون۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

فرد رضائی میں سلمہ جالدار و بوٹہ دار [illegible] سے [illegible] تک۔

لحاف میں سلمہ بیلدار و بوٹہ دار [illegible] سے [illegible]

پلنگپوش جھاڑیدار خوشرنگ [illegible] سے [illegible]

روغن عروس یعنی عطر عروس کی ایسی پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے فی تار [illegible] و [illegible]

الائچی سی سہل لکھنا۔ ایک الائچی کھلا دیجیے اور بس سی اللہ دکی [illegible] دیکھیے۔ فی عدد [illegible]

کیل ناک میں پہننے کی مرصع فی [illegible]

ساز قلمدان۔ لکھنؤ ہی کا حصہ ہے۔ جالی وغیرہ کا کام بنا ہوا فی [illegible]

تھا [illegible] جسکی زنجیر و نمین [illegible] کی کلیاں لگی ہوتی ہیں۔ فی [illegible]

انگیٹھی [illegible] کی زنانہ و مردانہ۔ فی [illegible] تک۔

انگوٹھی [illegible] کی نہایت عمدہ ہوتی ہیں ہر وقت پہنی رہے۔ فی [illegible]

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال روانہ ہوسکتا ہے اگر ناپسند ہو واپس کیا جائے۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے

المشتہر

آغا جی محمد یوسف [illegible]

دوکان متصل مسجد [illegible]

کارخانہ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ میں مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے شائقین کو ضرور منگوانا چاہیے۔ اگر ناپسند ہو واپس بھیجیے۔ محصول [illegible] فرمائش ہے۔ جواب طلب خط کے ساتھ آدھ آنہ کا ٹکٹ ہونا چاہیے۔ ہر قسم کا مال مندرجہ ذیل قیمت نقد آنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجا جائیگا

نام اشیاء مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت
تھان چکن کامدانی سنہری بیل بوٹیدار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱۴ گرہ	[illegible]
تھان چکن اور اسکی گل بوٹوں میں کامدانی کا کام۔	"	"	[illegible]
تھان چکن بیل بوٹے دار۔	"	"	[illegible]
تھان مخمل زنانہ باریک مثل آب رواں۔	"	"	[illegible]
تھان شربتی ساخت لکھنؤ۔	"	"	[illegible]
دوپٹہ کامدانی کی سنہری نہایت عمدہ زنانے	۳ گز	۱ گز	[illegible]
دوپٹہ چکن اور اسکے گل بوٹوں میں کامدانی	"	"	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار زنانہ و مردانہ۔	"	"	[illegible]
کرتے چکن کے بیل بوٹیدار سلے ہوئے طیار۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبا چینی چغہ سوتی و ریشمی چکن کی۔	معمولی	معمولی	[illegible]
صدری سوتی و ریشمی۔	"	"	[illegible]
پائجامہ چھوٹی بڑی عمری کے۔	"	"	[illegible]
کلاہ گول سوزنی مع کام کلابتون	"	"	[illegible]
کلاہ زردوزی مخمل سیاہ سبز۔	"	"	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ کمخواب مندرجہ قیمت نمبر	"	"	[illegible]
کلاہ چکن دوپلڑی و چوگوشیہ و تری و پنچی۔	"	"	[illegible]
فرد رضائی میں سلمہ جالدار و بوٹیدار نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]
پلنگپوش جھاڑیدار نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]
لحاف میں سلمہ و مارکین بیلدار نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]
تھان گلبدن مشروع نہایت عمدہ	"	"	[illegible]

علاوہ ازیں۔ لکھنؤ کی نامی گرامی چیزیں اور دوسرے قسم کی نصف قیمت پیشگی آنے پر روانہ ہونگی۔ اور سوداگروں کے واسطے ایک آسان طریقہ یہ کیا گیا ہے کہ جس قدر مال زیادہ منگائینگے اسی قدر کمیشن کم لیا جاوے گا۔

المشتہر

سید حسن شاہ۔ موسوی

لکھنؤ [illegible]

پیام یار

نمبر ۶ بابت ماہ جون سنہ ۱۸۹۱ع جلد

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک میں چھپا

نغمۂ راز

حسرتونکی مجسم صورتین۔ مایوسیونکی ہوبہو تصویرین۔ دل شکستہ کی بکھری ہوئی ٹکڑے۔ چشم مایوس سی ٹپکنے والے خون کے قطرے۔ آتش عشق کی جگرسوز چنگاریان۔ حسن کے سچے بیتاب کردینے والی فوٹو۔ عشق کی انتہا کی سرگذشتین۔ یعنے مثنوی نغمۂ راز مصنفہ جناب مولوی محمد ظہیر الحسن صاحب شوق۔ مع شب وصل و شب غم نتیجہ طبع جناب منشی عبد الحلیم صاحب شرر اڈیٹر دلگداز عام ملک کی خواہش سے دوبارہ چھپ گئی ہے۔ ابکی مرتبہ درد جدائی۔ صبح وصال۔ شام فراق۔ یہ لاجواب نظمین بھی شامل کردین قیمت وہی فی جلد ۲ھر

المشتہر۔ مہتمم پیام یار۔ لکھنؤ۔ چوک

ضروری باتین

۱۔ پیام یار ماہوار شایع ہوتا ہے۔ قیمت عام سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ

۲۔ بغیر قیمت سالانہ پیشگی آئے ہرگز کسی کو روانہ نہین ہوتا ایک نمبر بطور نمونہ ۲۔ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

۳۔ ہر تحریر جواب طلب کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف۔

۴۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہین

۵۔ خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا طرح کا کلام بشرط گنجایش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی درج کردیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ نا اچھا غزل اصلاح دیجائیگی۔ نا اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف ہوگا۔ انتخاب کیٹی کرتی ہے۔ پوری غزل کا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲ اجرت دینے پر درج ہوسکتی ہین لیکن صحت کا لحاظ ضرور

۶۔ ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۷۔ اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر ۳ر زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اجرت ہر حال مین پیشگی لیجائیگی۔

العبد۔ محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و پیام یار۔ چوک۔ لکھنؤ

ہومیوپیتھک طبیب

سلیس اردو زبان مین عمدہ کاغذ پر مجلد کتاب ہے۔ یہ وہ طریقہ علاج ہے جسنے تمام یوروپ مین بوجہ اچھے نفع اور کم قیمتی و قلیل المقدار ہونے کے بخوبی رواج پایا۔ اب ہندوستان کے اکثر مقامات مین اسکا رواج ہوچلا ہے۔ فی الحقیقت اس طریقہ علاج سے اعلی دوسرا طریقہ نہین ہے۔ ہر ذی شعور اس کتاب کی مدد سے صدہا امراض کی تشخیص کرسکتا ہے۔ علاوہ تاریخی حالات و خواص ادویہ کے از سرتاقدم متعلق امراض کا علاج درج ہے۔ اس کتاب کی ضرورت ہر شخص کو ہے۔ کوئی گھر اس کتاب سے خالی نرہنا چاہیے۔ قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک ۱ر

درخواست خریداری یا قیمت کتاب بنام حکیم خادم حسین خان مالک کارخانہ قطبات انیہ و ہومیوپیتھک [illegible] ضلع ہردوئی آنا چاہیے

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے۔ اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود معلوم ہوجائیگا۔ تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر یا ویلو پے ایبل ہوسکتی ہے۔ خط جواب طلب کیلیے ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱۴ گرہ	[illegible]	۹ر
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار	"	"	[illegible]	۹ر
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل کا مکمل نہایت عمدہ	"	"	[illegible]	۹ر
تھان خوش ساخت لکھنؤ نہایت باریک	"	"	[illegible]	۴ر
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	۱۰ گرہ	[illegible]	۴ر
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول ایک	[illegible]		[illegible]	۴ر
عبا چکن بیضہ خاص بڑا نقاش اہل محلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹ر
پائجامہ چکن خرد و جھری کا زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴ر
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	۳ گز	[illegible]	[illegible]	۴ر
کرتہ چکن بوٹہ دار سلے ہوئے طیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴ر
کلاہ چوگوشیہ چکن ترکی پسندہ و تیجی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴ر
کلاہ عرقچین جدید رنگون کے قابل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹ر
ایضاً سوزنی فلیتہ دار	"		[illegible]	۴ر

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
تردضائی مین سکھا لدار و بوٹہ دار مکمل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹ر
لحاف مین سکہ دار کین صرف بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲ر
پلنگپوش جھالری جالدار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴ر
کلاہ زربفت و کمخواب بیلدار نفیس	[illegible]	۱۰ گرہ	[illegible]	۴ر
کلاہ فلالین مع چھینٹ و مخمل وغیرہ	"	"	[illegible]	۴ر
کلاہ عرقچین مع کار کلابتون رنگون کے قابل	۱ گرہ	۱۰ گرہ	[illegible]	۴ر
بوٹ زردوزی ملبوس شادہ نہایت عمدہ	"		[illegible]	۴ر

حسینون کے چھلے گرو و نقرہ و طلائی ہر قسم کی تیار ہیں۔ [illegible] گولیان تسکیہ خورد مثل عمدہ [illegible] روپیہ [illegible] فی روپیہ ۴ م۔ فی تولہ محصول ایک تولہ سے ۲ تولہ تک ہے۔

المشتہر۔ محمد فاضل علی کارخانہ دار چکن۔ لکھنؤ۔ پاٹا نالہ گلی

مصرع طرح پیام یار

اوسنے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا

جناب سید انور حسین صاحب آرزو لکھنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال

غیر کو آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا
پھر ادھر مسکرا کے دیکھ لیا

ہو گئی دل کو میرے بس تسکین
اک نظر مسکرا کے دیکھ لیا

کشتۂ ناز جی اوٹھا آخر
تمنے شانہ ہلا کے دیکھ لیا

جب کہا اک ذرا ادھر دیکھو
ناز سے مسکرا کے دیکھ لیا

بیخودی مین بھی تھا عجیب مزا
آپ مین ہمنے آ کے دیکھ لیا

نالۂ بے اثر شب فرقت
تجھکو بھی آزما کے دیکھ لیا

اشک بھر آئے آنکھ مین آخر
ہمنے اونکو ہنسا کے دیکھ لیا

آپ تو مجھ ہوا سے لڑتے ہین
کس نے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

آرزو روٹھتے گئے وہ اور
ہمنے اونکو منا کے دیکھ لیا

جناب محمد عبد الرحمن صاحب ابر گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

ہمنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا
اونے بھی مسکرا کے دیکھ لیا

دلکو پہلو مین کیا چین ملا
یاس اونکو بٹھا کے دیکھ لیا

بڑھ گیا اور عاشقون مین نام
میری تربت مٹا کے دیکھ لیا

بعد مردن کھلے نصیب مرے
اونے چادر ہٹا کے دیکھ لیا

جذبۂ دل اسیکو کہتے ہین
اونے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا

جناب محمد شاہ دین خان صاحب احمد از سیالکوٹ

در جانان پہ جا کے دیکھ لیا
بخت کو آزما کے دیکھ لیا

کچھ نہ دیکھا سوائے حسرت و یاس
بارہا دل لگا کے دیکھ لیا

ہو گئے دلدار سے ہم شرمندہ
چاند کو بھی بلا کے دیکھ لیا

میرے رونے پہ ہنسکے وہ بولے ۔ کیوں جی دل کو لگا کے دیکھ لیا

جناب میرزا محمد بیگ صاحب اختر احمد آبادی شاگرد جناب ضبط اجمیری

ہوگئے آپ خلق مین بدنام ۔ غیر کو منہ لگا کے دیکھ لیا
ظرف جتنا تھا شیخ صاحب کا ۔ رات کو مے پلا کے دیکھ لیا
خلد کا نام سنتے آئے تھے ۔ تیری محفل مین آکے دیکھ لیا

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان از علیگڈہ

تجسے آنکھین لڑا کے دیکھ لیا ۔ تیر سینہ پہ کھا کے دیکھ لیا
کچھ نہ پایا سوائے رنج و الم ۔ دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا

جناب صاحبزادہ مرزا محمد اختر یار خان صاحب اختر گلشن آبادی

ایک چلو مین شیخ صاحب کو ۔ اک عجب شے بنا کے دیکھ لیا
جسنے اختر سنا کے حال اپنا ۔ جسکو جیا بار لا کے دیکھ لیا

جناب محمد عظیم الدین صاحب اختر رئیس ملیشارم حال اردو مدراس شاگرد جناب ...

ہم رہے اوسکی دید سے محروم ۔ اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا
اپنے اختر کو بیوفا دلبر ۔ مرتے دم بھی نہ آکے دیکھ لیا

جناب ابوالخیر محمد عبدالحی صاحب آشفتہ برادر خرد جناب شیفتہ بھگوانپوری

میری الفت نہین ذرا اونکو ۔ ہر طرح آزما کے دیکھ لیا

جناب منشی سید سخاوت علی صاحب اسیر گوروی ملازم ریاست نیپال شاگرد جناب ...

ہو گئی اب دوئی کی گنجایش ۔ اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت منصفی شاہ آباد شاگرد جناب داغ

حال ہجران سنا کے دیکھ لیا ۔ اونکو یون آزما کے دیکھ لیا
پھر ہوئے اپنے حسن پر نازان ۔ آئینہ پھر منگا کے دیکھ لیا
لاکھ فتنے ہوئے اودھر برپا ۔ جس طرف مسکرا کے دیکھ لیا
ہم نہ کہتے تھے ہوگی رسوائی ۔ بزم دشمن مین جا کے دیکھ لیا

کہیے اب کون ہوگیا رُسوا
غیر سے دل لگا کے دیکھ لیا

مثل اونکا نہین ہے حور و نہین
ہمنے جنت مین جا کے دیکھ لیا

وار پھر خنجر ادا کے چلے
پھر مجھے مسکرا کے دیکھ لیا

کہیے اب کس کے دل مین اُٹھا درد
غمزدون کو ستا کے دیکھ لیا

کی جو تعریف اونکی صورت کی
آئینہ مسکرا کے دیکھ لیا

مرتے مرتے نہ ہے ستمگر نے
منتظر اپنا آ کے دیکھ لیا

برق دنیا کا سب نشیب و فراز
دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا

جناب مولوی محمد عبد الحسین صاحب بیقرار نایت جناب شاعر شاگرد جناب شرف گلشن آبادی

ایک سنتا نہین یہ دیوانہ
دل کو سمجھا بجھا کے دیکھ لیا

جناب حافظ محمد یوسف خانصاحب تشنہ بلند شہری شاگرد جناب داغ دہلوی

رابطہ اون سے بڑھا کے دیکھ لیا
گرم و سرد آزما کے دیکھ لیا

شکر ہے اوسنے میری جانب کو
آج کچھ مسکرا کے دیکھ لیا

ڈھنگ سارا بہشت کا زاہد
اونکی محفل مین جا کے دیکھ لیا

ہمنے رنگ آپ کی طبیعت کا
غم ہجران سُنا کے دیکھ لیا

امتنے ایفائے وعدہ ہو سب جھوٹ
بارہا آزما کے دیکھ لیا

مستعد میرے قتل پر ہوئے
شر بھی اونسے بڑہا کے دیکھ لیا

آج ساقی نے طرف تشنہ کو
ایک ساغر پلا کے دیکھ لیا

جناب حاجی تجمل حسین صاحب تجمل چشتی الفخری شاگرد جناب تائب از جلال پور

خرمن دل پہ گر پڑی بجلی
تو نے جب مسکرا کے دیکھ لیا

ہم مرین تم پہ تم عدو پہ نثار
جا اوجی آزما کے دیکھ لیا

جی اوٹھون گا جو اوس مسیحا نے
میرا احوال آ کے دیکھ لیا

خُم کے خُم پی گئے ہم اے ساقی
تو نے ہمکو پلا کے دیکھ لیا

اے تجمل مدینہ حضرت کا
لطف خالق سے جا کے دیکھ لیا

جناب محمد کریم خانصاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

تمنے غصہ بڑھاکے دیکھ لیا / کرکے تیر ٹھہراکے دیکھ لیا
مجکو تیر نگہ نے مارا ہے / کس نے پردہ ہٹاکے دیکھ لیا
رد مجھے یون وصل مین کہ پھر نہ نئے / ہمنے اونکو مناکے دیکھ لیا
زور اچھلا ہے ناتوانی مین / کوہ غم بھی اوٹھاکے دیکھ لیا
دل کا ملتا نہین پتا اعظم / ہمنے پیادہ پاکے دیکھ لیا

جناب مولوی محمد عبدالجلیل صاحب جلیل و شیفتہ بھگوان پوری

نہ پسیجا دل اوس ستمگر کا / قصہ غم سناکے دیکھ لیا
دل نہین چھوڑتا خیال اونکا / خوب سمجھا بجھاکے دیکھ لیا
شب معراج مین محمد نے / جلوہ یار جاکے دیکھ لیا
سارے معشوق بیوفا ہین جلیل / خوب ہی آزماکے دیکھ لیا

جناب تحمل حسین صاحب جوہر گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

نخل الفت لگاکے دیکھ لیا / پھل نہ پائے وفاکے دیکھ لیا
قصہ ہجر بے اثر ٹھہرا / اونکو جوہر سناکے دیکھ لیا

جناب جواد علی صاحب جواد امیٹھوی

جب کھلا اوسپہ حال زار مرا / اوسنے پردہ ہٹاکے دیکھ لیا

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی از بھگوان

آج اونکو بلاکے دیکھ لیا / دم دلاسے سے لاکے دیکھ لیا
دختر رز کا سب برا اچھا / شیخ نے منہ لگاکے دیکھ لیا
وہ نہ مانینگے بات میری کبھی / خوب سمجھا بجھاکے دیکھ لیا
غیر سے آپ تو چھپے لیکن / اوسنے پردہ ہٹاکے دیکھ لیا
سامنے میرے غیر کو تمنے / ہائے پردہ ہٹاکے دیکھ لیا

جناب محمد یعقوب صاحب حسرت اسلام پوری مظفرپوری

اونکو خوب آزما کے دیکھ لیا | حال دل سب سنا کے دیکھ لیا

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

غیر کو منہ لگا کے دیکھ لیا | جھوٹ سچ آزما کے دیکھ لیا
اونکے گھر داغ جا کے دیکھ لیا | دل کے کہنے مین آ کے دیکھ لیا
کتنی فرحت فزا تھی بوے وفا | اوسنے دل کو جلا کے دیکھ لیا
کبھی غش مین رہا شب وعدہ | کبھی گردن اوٹھا کے دیکھ لیا
جنس دل ہے یہ وہ نہین سودا | ہر جگہ سے منگا کے دیکھ لیا
لوگ کہتے تھے چپ لگی ہے تجھے | حال دل بھی سنا کے دیکھ لیا
جاؤ بھی کیا کروگے مہر و وفا | بارہا آزما کے دیکھ لیا
زخم دل مین نہین ہے قطرہ خون | خوب ہمنے دبا کے دیکھ لیا
اودھر آئینہ ہے اودھر دل ہے | جسکو چاہا اوٹھا کے دیکھ لیا
اوسنے صبح شب وصال مجھے | جاتے جاتے بھی آ کے دیکھ لیا
ونکو خلوت سرا مین بے پردہ | صاف میدان پا کے دیکھ لیا
تمکو ہے وصل غیر سے انکار | اور جو ہمنے آ کے دیکھ لیا
داغ نے خوب عاشقی کا مزا | جلکے دیکھا جلا کے دیکھ لیا

جناب قاضی جہانگیر محمد صاحب ذرہ ساکن قصبہ کھلاسہ شاگرد جناب داغ دہلوی

ہمنے جب آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا | اوسنے بھی مسکرا کے دیکھ لیا
راز پوشیدہ کھل گیا تو آج | اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا
جو تماشا کہین نہ دیکھا تھا | تیرے کوچے مین آ کے دیکھ لیا
کی نہ نرگس نے پھر نظر اونچی | تونے جب آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا
رقص مستون کا ساقیا تونے | ایک ساغر پلا کے دیکھ لیا
جسکو ذرہ نہ دیکھ سکتے تھے | اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب منشی سید احمد حسن صاحب ذکی نجیب آبادی

دل کا لینا جو اُنکو تھا منظور ۔ رُخ سے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا
لو مزا ہمنے دل لگانے کا ۔ داغ سینے پہ کھا کے دیکھ لیا

جناب بینی مادہو صاحب رزم برراجپوری شاگرد جناب زخمی کاکوروی

اوسنے کوٹھے پہ آکے دیکھ لیا ۔ لیا نظر سے گرا کے دیکھ لیا
جذبۂ دل کا یہ اثر دیکھو ۔ اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا
نام کو بھی وفا نہین یارب ۔ دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا
کوئی اپنا نہین جہان مین رزم ۔ سب سے دل کو لگا کے دیکھ لیا

جناب حسن رضا صاحب رضا بہاری ولد مولوی وحکیم نبی بخش مرحوم

میرے مرنے کا تھا نہ اونکو یقین ۔ شانہ آخر ہلا کے دیکھ لیا

جناب عبد اللہ خانصاحب ساحر ساکن ضلع بہروری شاگرد جناب مضطر خیر آبادی از بہرائچ

اوسنے مجھکو ستا کے دیکھ لیا ۔ مینے بھی آزما کے دیکھ لیا
چاند کے بدلے ہمنے اُس رُخ کو ۔ منہ سے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا
نہ سُنا اوسنے حال دل نہ سُنا ۔ مینے برسون سُنا کے دیکھ لیا
نہ خفا ہوکے وہ ہوئے راضی ۔ لاکھ مینے منا کے دیکھ لیا
ناز کرتی ہے پر نہین آتی ۔ موت کو بھی بُلا کے دیکھ لیا
کچھ نہ حاصل ہوا بجز افسوس ۔ دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا
وہ نہ آئے کبھی نہ آئینگے ۔ ساحر اونکو بُلا کے دیکھ لیا

جناب احمد حسین صاحب ساغر گویاموی شاگرد جناب ساقی گویاموی

بڑہ گیا اضطراب حضرت دل ۔ بزم جانان مین جا کے دیکھ لیا
اب کبھی آپ کو نہ دل دینگے ۔ جانئیے آزما کے دیکھ لیا
دوست دشمن کبھی نہین ہوتے ۔ بارہا آزما کے دیکھ لیا

جناب سراج الحسن صاحب سراج از زلہ پورہ

مجکو دیکھا جو دور سے آتے ۔ اوسنے پردہ اوٹھا دیکھ لیا

دل پہ اونکے اثر نہین ہوتا
قصۂ غم سُنا کے دیکھ لیا

جناب منیر الدین احمد صاحب سیاح متوطن مور ٹیھہ ریاست دربھنگہ

ہم نے دلبر کو جا کے دیکھ لیا
اونے بھی ہمکو آکے دیکھ لیا

حُسن پر وہ ہوئے بہت نازان
آئینہ جب اوٹھا کے دیکھ لیا

نہ کیا التفات میری طرف
دزد دل بھی سُنا کے دیکھ لیا

جاتا تھا جب جنازۂ عاشق دہ
اوٹھ پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب سید محمد نوح صاحب شہیر مچھلی شہری

دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا
کچھ نہین آزما کے دیکھ لیا

عیب آخر لگا نہ چوری کا ۂ
تمنے آنکھین چُرا کے دیکھ لیا

دل ہے ثابت قدم محبت مین
ہر طرح آزما کے دیکھ لیا

آگئی جان تازہ پھر محبت مین
اونے دم بھر جو آکے دیکھ لیا

خرمن صبر پر گری بجلی ۂ
اونے جب مسکرا کے دیکھ لیا

اب تو اے گردش فلک باز آ
در بدر تو پھرا کے دیکھ لیا

سونے دیتے نہین تھین نالے
میرے دل کو دُکھا کے دیکھ لیا

دور سے رات غیر کو مینے
پاس اوس بیوفا کے دیکھ لیا

کوچۂ یار سے نہین اچھی ۂ
تینے جنت کو جا کے دیکھ لیا

عشق کا راز چھپ نہین سکتا
خوب اسکو چھپا کے دیکھ لیا

وہ مرے درد دل کا افسانہ ۂ
نہین سُنتے سُنا کے دیکھ لیا

اوسنے ستھراؤ کر دیا اوس سمت
جس طرف آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا

عشق کیا عذاب جان ہے شہیر
تمنے بھی دل لگا کے دیکھ لیا

جناب میرزا اشرف یار خانصاحب شرف گلشن آبادی

سارے گلشن کو جا کے دیکھ لیا
تمکو گل سے ملا کے دیکھ لیا

کہتے ہین وقت نزع کیا ہے دیر
اب تو ہمنے بھی آکے دیکھ لیا

حشر کی دہ دم سن رہے تھے ہم
کوے جانان مین جاکے دیکھ لیا

دل زنی کا یہ مدا وا ہے
مسکرا مسکرا کے دیکھ لیا

کبھی آواز ہی سنا نہ مجھے
کبھی چلمن اوٹھا کے دیکھ لیا

حوصلہ بسملون کا اے قاتل
آستینین چڑھا کے دیکھ لیا

ایسی بھڑکی کہ بجھی دم پر
اس لگی کو بجھا کے دیکھ لیا

اے شرف ہاتھ کیون نہ سینے پر
آنکھ اوسنے ملا کے دیکھ لیا

جناب عبد الصمد خان صاحب شمیم برادر خورد و شاگرد جناب رافت اندوری پرائیویٹ سکریٹری نواب

نالۂ دل مین ہے اثر اولٹا
بارہا آزما کے دیکھ لیا

دل عاشق کی طرح ہو مضطر
بیکسون کو ستا کے دیکھ لیا

نامہ غیر کس ادا کے ساتھ
اوسنے مجھسے چھپا کے دیکھ لیا

وہ ہوے اور بھی خفا اے دل
قصۂ غم سنا کے دیکھ لیا

جب جنازہ مرا ادھر سے چلا
رخ سے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

ہم نہ کہتے تھے کیون جناب شمیم
اوسنے دل کو لگا کے دیکھ لیا

جناب احمد اشرف صاحب شرف امیٹھوی از ٹونک

آخر اغیار نے ستایا تمھین
مجھکو تمنے ستا کے دیکھ لیا

پھر گیا بخت اوسنے جب ہمکو
آنکھ اپنی پھرا کے دیکھ لیا

جناب محمد عبد الرحیم صاحب صبا شاگرد جناب داغ

بے وفا آزما کے دیکھ لیا
جو نہ دیکھا تھا آکے دیکھ لیا

میرے حق مین تو تو ستمگر ہے
بارہا آزما کے دیکھ لیا

بیوفا ہین حسین جتنے ہین
خوب سا جی پھرا کے دیکھ لیا

گر پڑے کھا کے غش جو اے موسیٰ
کیا سر طور جا کے دیکھ لیا

حسن تیرا مرا دل بیتاب
نہین چھپتا چھپا کے دیکھ لیا

ہنتو چھیڑینگے اب تو کچھ بھی ہو
تمنے کیون مسکرا کے دیکھ لیا

مین تصور پہ اپنے قربان ہون
تجکو پردے مین جاکے دیکھ لیا

پہلے کہتے نہ تھے صبا تم سے
اب وہان تمنے جاکے دیکھ لیا

جناب ابو المعانی شیخ نعیم الحق صاحب ضو شاگرد جناب داغ دہلوی

جال مین آفتاب رخشان کو
اونکی چلمن گراکے دیکھ لیا

بند رہنا پری کا شیشے مین
تمکو دل مین بٹھا کے دیکھ لیا

ہاے تیر نگہ نے غفلت مین
خانۂ دل کو آکے دیکھ لیا

روبرو ضو کے وہ نہوتے تھے
اسنے دھوکے مین لاکے دیکھ لیا

جناب محمد ضیاء الدین صاحب ضیا قاضی پوری شاگرد جناب کشتہ قاضی پوری

جبکہ اوٹھا جنازۂ عاشق
اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

کشش عشق اسکو کہتے ہین
اوسنے ہمکو بلا کے دیکھ لیا

جناب پنڈت جبارون صاحب عتیق شاگرد جناب کرم فیروزپوری

ہجر مین آپ سے نہ آئی موت
زہر بھی ہمنے کھا کے دیکھ لیا

ہاتھ آیا نہ کچھ بجز خفت
اوسکے کوچے مین جاکے دیکھ لیا

سارے دنیا مین تم ہوئے بدنام
غیر کو منہ لگا کے دیکھ لیا

رشک نے ہمکو بیٹھنے نہ دیا
اوسکی محفل مین جاکے دیکھ لیا

لاکھون عشاق ہو گئے بسمل
اسنے جب آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا

تم بھی بیچین ہو مرے مانند
میرے دل کو دکھا کے دیکھ لیا

جل گیا آسمان آہون سے
دل جلون کو جلا کے دیکھ لیا

نزع مین تمنے میرا حال زبون
میری بالین پہ آکے دیکھ لیا

عمر ضائع ہوئی عتیق یونہین
خاک دنیا مین آکے دیکھ لیا

جناب یوسف حسین صاحب عزیز از مارہرہ

کیا کہون کیا گذر گئی دلبر
اوسنے جب مسکرا کے دیکھ لیا

وہ بھی آئی نہ وائے ہجر کی شب
موت کو بھی بلا کے دیکھ لیا

اپنے محبوب کو شب معراج
پاس اپنے بلا کے دیکھ لیا

نہین کوئی کسی کا دنیا مین
ہمنے خوب آزما کے دیکھ لیا

اونکو دل تو دیا مگر اوسوقت
خوب جب آزما کے دیکھ لیا

غیر کو میرے آگے دانستہ
اونے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب علی محمد صاحب علیم مستوطن کانپور مقیم نرسنگھ پور

اونے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا
ہم نے بھی پاس جا کے دیکھ لیا

نہ منے وہ کبھی منائے سے
ہم نے اکثر منا کے دیکھ لیا

گو چھپے تم ہزار ہم سے مگر
ہم نے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا

اپنا عاشق وہ ہمکو جان گئے
سب طرح آزما کے دیکھ لیا

جناب محمد اقبال حسین صاحب عاشق وکیل بیکانیر از کوہ آبو

غیر ہی غیر بزم مین تھے تری
ہمنے سو بار جا کے دیکھ لیا

بیوفاؤن مین بیوفائی ہے
آزما آزما کے دیکھ لیا

جناب غلام محی الدین صاحب عاشق از خاندیس

خیر اتنی تو میری خاطر کی
اسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب فریاد از اوجین ملک مالوہ

ظلم کرکے ستا کے دیکھ لیا
اونے خوب آزما کے دیکھ لیا

سب حسین بے وفا ہین دنیا مین
ہمنے خوب آزما کے دیکھ لیا

اپنے شیدا کو بزم غیر مین بھی
رخ سے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

قتل عاشق اگر ہوا منظور
اک نظر پان کھا کے دیکھ لیا

نزع مین کون کر گیا تسکین
کس مسیحا نے آکے دیکھ لیا

دل کے لے لینے کے ہین یہ انداز
جب ملے مسکرا کے دیکھ لیا

سہ نخل آیا ون کو یا فریاد
اونے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب مرزا عبد المجید صاحب فہیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

اسکو بھی آزما کے دیکھ لیا ۔ ہمنے بھی دل لگا کے دیکھ لیا
ایک خم مین بھی ہم نہین بہکے ۔ تونے ساقی پلا کے دیکھ لیا
دیکھتے بھی نہین وہ میری طرف ۔ اونکی محفل مین جا کے دیکھ لیا
ابتو لینے دو چین حضرتِ دل ۔ دربدر تو پھرا کے دیکھ لیا
گالیان اوسنے خوب دین اے دل ۔ حرفِ مطلب سنا کے دیکھ لیا
رنج کے بدلے ہنس دیا کوئی ۔ قصۂ غم سنا کے دیکھ لیا
رحم آیا ذرا نہ اونکو فہیم ۔ ہمنے آنسو بہا کے دیکھ لیا

جناب حسن علی صاحب فرط گورکھپوری شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

وقت بد کا نہین ہو کوئی شریک ۔ ہمنے خوب آزما کے دیکھ لیا
اثر جذب دل ارے کیسے ۔ اوسنے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا

جناب بانکرشن صاحب قمر لکھنوی والیس لیدنٹ گنیش گنج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب ...

ہوگئے اور بھی خفا مجھسے ۔ اونکو اے دل منا کے دیکھ لیا
کچھ نہ پایا سوائے رنج و الم ۔ دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا
تو ہی تو ہر جگہ نظر آیا ۔ دیر و کعبہ مین جا کے دیکھ لیا
ابتو کہدو کہ باوفا ہو تم ۔ اتنے دن آزما کے دیکھ لیا
اور اے دل وہ ہوگئے برہم ۔ قصۂ غم سنا کے دیکھ لیا
بڑھ گئے اور حوصلے دل کے ۔ تمنے جب مسکرا کے دیکھ لیا
سیکڑون عاشقون کے خون ہوئے ۔ تمنے مہندی لگا کے دیکھ لیا
ہوگیا قہر آگئی آفت ۔ تمنے جب آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا
ہو بڑے بیوفا خدا کی قسم ۔ تمکو خوب آزما کے دیکھ لیا
اے قمر مین نے اونکو جب چاہا ۔ غیر کے گھر مین جا کے دیکھ لیا

جناب محمد ابراہیم صاحب فہیم متوطن معسکر بنگلور

بدلے مہندی کے آج قاتل نے ۔ خون میرا لگا کے دیکھ لیا

قہر ہے غیر کو مرے آگے
اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب سید یوسف علی صاحب کاہش لکھنوی شاگرد جناب یاس لکھنوی

غم پہ غم جسنے کھا کے دیکھ لیا
دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا

قیس کی اور بڑھ گئی وحشت
سیر اسکن جو آکے دیکھ لیا

کوئی اچھا تجھے نہین کہتا ؎
مجکو ظالم ستا کے دیکھ لیا

اپنی صورت پہ شیفتہ ہوے خود
آئینہ جب اوٹھا کے دیکھ لیا

آگیا مجکو یاد باغ ارم ؎
تیرا کوچہ جو آکے دیکھ لیا

میرے قاتل نے ذبح کرتے وقت
مجکو خوب آزما کے دیکھ لیا

دل عشاق پر گری بجلی ؎ ؎
تونے جب مسکرا کے دیکھ لیا

تجکو بھی کل پڑی نہ او ظالم ؎
مجکو ناحق ستا کے دیکھ لیا

رشک جنت ہے شک نہین کاہش
کربلا جسنے جا کے دیکھ لیا

جناب محمد صلاح الدین صاحب کریم سٹوڈینٹ مشن کالج احمد نگر

میری خوش قسمتی کا تھا یہ سبب
اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب محمد عبد الحبیب صاحب مقصور شاگرد جناب یاس لکھنوی از گورکھپور

کبھی خود اسکو جا کے دیکھ لیا
کبھی دل مین بلا کے دیکھ لیا

بڑھ گیا اور تیرا شوق اے دل
لذت وصل پا کے دیکھ لیا

کشش دید اسکو کہتے ہین ؎
اوسنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

تیرے تیرون نے بھی کھٹکنے کا لطف
جسنے دل مین جما کے دیکھ لیا

دل مرا چھین کر نکرتے ہو ؎ ؎
تمکو بھی آزما کے دیکھ لیا

کشش دل سے بار ہا اوسکو
اپنے گھر مین بلا کے دیکھ لیا

کبھی سچا ہوا نہ قول ترا ؎
بارہا آزما کے دیکھ لیا

یاد آئی کبھی جو حورون کی ؎
مہ جبینون کو جا کے دیکھ لیا

دل ہزارون کے ہوگئے نخچیر ؎
تونے جب آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا

خم کے خم پی گیا نہ بہکا مین — تو نے ساقی پلا کے دیکھ لیا
سکت مقصور کی گذرتی ہے — دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا

جناب مقبول احمد صاحب مقبول بھوپالی شاگرد جناب جمیل سہوانی

رخ سے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا — غش مین موسیٰ کو آ کے دیکھ لیا
نالے سن سن کے سہم جاتے ہو — بیکسون کو ستا کے دیکھ لیا
حشر کو ہمنے آنکھ سے نقشہ — تیری محفل مین آکے دیکھ لیا
حال دل جب کہا تو میری طرف — پیار سے مسکرا کے دیکھ لیا
موت آئی نہ جب دلب مین — زہر تک ہمنے کھا کے دیکھ لیا
ہمنے اچھا برا زمانے کا — آپ سے دل لگا کے دیکھ لیا
حال میرا سمجھتے تھے تم جھوٹ — اپنی آنکھون سے آکے دیکھ لیا
جذبۂ دل نے کی کشش مقبول — اوسنے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا

جناب مرزا بندو بیگ صاحب مضطر لکھنوی شاگرد جناب تسلیم لکھنوی

وقت بد کا کوئی شریک نہین — ہمنے خوب آزما کے دیکھ لیا
کشتۂ ناز کیون نہ جی اوٹھتا — اوس مسیحا نے آکے دیکھ لیا
اعتبار اب بہت ہین غیرونسے — بزم مین ہمنے جا کے دیکھ لیا
آج مضطر نے کی یہ چالاکی — دیکے فقرہ بلا کے دیکھ لیا

جناب محبوب خانصاحب مفلس ساکن مدرم

دل لگانے کا سب مزا ہمنے — خوب صدمے اوٹھا کے دیکھ لیا
دست نازک سے اوس پریرو نے — خون میرا بہا کے دیکھ لیا

جناب میر قاسم علی صاحب مقبول اسٹوڈنٹ مشن اسکول احمد نگر

خود فنا ہو کے مل گئے تجھسے — نقش ہستی مٹا کے دیکھ لیا
ناز قسمت پہ کیون نہو مقبول — آپنے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب وزیر خانصاحب منت گوپامئوی مقیم ہردوئی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

لاکھ پردون مین تم چھپے تھے مگر — مینے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا
وصل کی شب جو بگڑے منت سے — نہ منے پھیر منا کے دیکھ لیا

جناب محمود مرزا صاحب محمود از ریاست سونگڑہ

کیسی بجلی چمک گئی اسوقت — کس نے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک روینو سروے آفس بلہاری

پاؤن سرکے نہ میرے مقتل سے — اونے آج آزما کے دیکھ لیا
اپنے مطلب کا ہے ہر اک معشوق — خوب ہی دل لگا کے دیکھ لیا
اونکے سینہ کا آج مینے ابھار — بند وا تھے قبا کے دیکھ لیا
جب ہوا شوق سیر باغ جنان — اونکے کوچے کو جا کے دیکھ لیا
صبر کو اور مرے تحمل کو نہ — اونے خنجر لگا کے دیکھ لیا
جب کہ شدت مرے مرض کی سنی — اک نظر اونے آ کے دیکھ لیا
اب وہ ناجی کو آزمائینگے کیا — بارہا آزما کے دیکھ لیا

جناب محمد عبد الرحمن خانصاحب نیر وکیل بلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

دل بھی اپنا جلا کے دیکھ لیا — عشق کو آزما کے دیکھ لیا
بولے جھنجھلا کے جب تکنے پہ مرے — ہائین پردہ ہٹا کے دیکھ لیا
امتحان گاہ مین نہین ہم تھے — آپ نے آزما کے دیکھ لیا
ہاتھ آیا اوسے نہ کچھ جز خاک — قبر کو بھی مٹا کے دیکھ لیا
تارے گردون پہ رشک سو لوٹے — تمنے افشان چھڑا کے دیکھ لیا
کرلیا میرا امتحان تم نے — سر مقتل بلا کے دیکھ لیا
کف افسوس ملتے ہو دن رات — خون میرا بہا کے دیکھ لیا

جناب محمود حسن صاحب نشتر گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

یار نے آزما کے دیکھ لیا — خاک مین بھی ملا کے دیکھ لیا
اونے پردہ بہت کیا لیکن — مینے بھی چھپ چھپا کے دیکھ لیا

تمکو انکار وصل دشمن سے ۔۔۔ اور اگر ہمنے آکے دیکھ لیا

جناب منشی نعمت اللہ صاحب نعمت گوپاموی شاگرد جناب اشرف

بام پر جلوہ گر ہوا نہ وہ بت ۔۔۔ ہمنے سو بار جاکے دیکھ لیا
کچھ نہ ہاتھ آیا ہائے نعمت کو ۔۔۔ اونکی صحبت مین جاکے دیکھ لیا

جناب محمد نظیر خان صاحب نسیم ساکن دمدمہ

لاکھ کوشش ہے وہ چھپے لیکن ۔۔۔ ہمنے پردہ اوٹھاکے دیکھ لیا

جناب الطاف حسین صاحب وحشت گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

بیوفا اونکو جب کہا ہمنے ؎ ۔۔۔ بولے کیا آزماکے دیکھ لیا
نہ پسیجا دل اونکا وائے نصیب ۔۔۔ قصۂ غم سناکے دیکھ لیا
کبھی وعدہ وفا نہ کیا ؎ ۔۔۔ ہمنے خوب آزماکے دیکھ لیا
وقت بد کا کوئی شریک نہین ۔۔۔ موت کو بھی بلاکے دیکھ لیا

جناب سید ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

تمنے بھی آزماکے دیکھ لیا ۔۔۔ ہمنے بھی سر جھکاکے دیکھ لیا
مثل موسے مجھے غش آنے لگا ۔۔۔ کس نے پردہ اوٹھاکے دیکھ لیا
سر پٹکنے لگا مین او ظالم ؎ ۔۔۔ تو نے زانو ہٹاکے دیکھ لیا
اور نفرت اونہین ہوئی اے دل ۔۔۔ تو نے الفت جتاکے دیکھ لیا
ایسے دل پر مرے گری بجلی ۔۔۔ کس نے یہ مسکراکے دیکھ لیا
طعنہ دیتا ہے یہ مجھے ناصح ؎ ۔۔۔ تو نے کیون دل لگاکے دیکھ لیا
خود بھی رونے لگے نہ آخر کار ۔۔۔ تمنے مجھکو رولاکے دیکھ لیا
چین پایا نہ ہوگا اک دم بھی ؎ ۔۔۔ دل مضطر مین آکے دیکھ لیا
لکھنوی کی زبان نہ آئی یاس ۔۔۔ لوگون نے منہ چڑھاکے دیکھ لیا

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب یتیم از شفاخانہ دلوریہ

آہ میری نہ تا اثر پہونچی ؎ ؎ ۔۔۔ عرش کو بھی ہلاکے دیکھ لیا

واہ اے خضر گم ہوا مین اور
تمکو رہبر بناکے دیکھ لیا

کیا ہی چھپا جب اوسنے آئینہ
منہ ہمارا چڑھا کے دیکھ لیا

خون اے شوخ ہوگئے لاکھون
تونے مہندی لگا کے دیکھ لیا

جناب سید محمد یوسف حسین صاحب یوسف عظیم آبادی حال مقیم دمدم

دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا
خوب صدمہ اوٹھا کے دیکھ لیا

جناب ابوالاعجاز محمد احسان علی صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

بزم مین اونکو جا کے دیکھ لیا
سب سے آنکھین بچا کے دیکھ لیا

غم جدائی کا کھا کے دیکھ لیا
آرزو کو مٹا کے دیکھ لیا

ہم در یار سے پھرے مایوس
بخت کو آزما کے دیکھ لیا

رشک دشمن ہے جان کا دشمن
یہ بھی صدمہ اوٹھا کے دیکھ لیا

چل گئی ناوک نگہ کس پر
کس کو آنکھین اوٹھا کے دیکھ لیا

ترچھی نظرون کی چل گئی ناوک
اوس نے جب سر جھکا کے دیکھ لیا

آہ سوزان سے پھنک گیا عالم
تمنے ہمکو جلا کے دیکھ لیا

للہ الحمد اضطراب مرا
یار نے منہ دکھا کے دیکھ لیا

وہ نہ آئے مرے جنازے پر
دور سے منہ پھرا کے دیکھ لیا

بیخودی مین ہمارا حال عجیب
ہوش نے بھی نہ آکے دیکھ لیا

نہ ملا یار کا پتا ہمکو
کوبکو خاک اوڑا کے دیکھ لیا

اور بدنام ہوگئے احسان
راز الفت چھپا کے دیکھ لیا

جناب قاضی محمد عبدالرحمن صاحب اثر ساکن جیجوا شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

رحم آیا نہ اوستم ایجاد
غم فرقت سنا کے دیکھ لیا

بیوفا ہے بتون کی ذات اے دل
مینے خوب آزما کے دیکھ لیا

سیکڑون نیم جان تڑپتے ہین
اونکے کوچہ مین جا کے دیکھ لیا

جناب محمد عبدالشکور صاحب آہ مارہروی شاگرد جناب حسن مارہروی

* یہ غزلین دیر مین وصول ہونیسے بے ترتیب درج ہوئین۔

سال دل کو کیا کہانی ہے — یہ بھی قصہ سنا کے دیکھ لیا
اے بتو اب تو مجھ پہ رحم کرو — خوب تم نے ستا کے دیکھ لیا
کچھ نہ حاصل ہوا ہمین اے آہ — اوس کے در پر بھی جا کے دیکھ لیا

جناب محمد بشیر صاحب بشیر شاگرد جناب شوق نیموی از بہر سانار

پھول جھڑتے ہین واہ کیا کہنا — مین نے اونکو ہنسا کے دیکھ لیا
پھر وہ اگلی مشیختین نہ رہین — شیخ جی کو پلا کے دیکھ لیا
مرگ عاشق ہوئی ہو شاہی مرگ — نزع مین کس نے آ کے دیکھ لیا
کہتے ہین ہائے اب نہین جیتا — لاکھ جوبن چھپا کے دیکھ لیا

جناب مولوی الٰہی بخش صاحب حامی گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

ناز بیجا اوٹھا کے دیکھ لیا — آپ کو آزما کے دیکھ لیا
آہ و فریاد کا گلہ نہ کرو — اب تو تم نے ستا کے دیکھ لیا
تھی ہوئی شوق قتل مین سیری — زخم پر زخم کھا کے دیکھ لیا
اونکے ہنسنے کو اپنے رونے کو — ہمنے بھی دل لگا کے دیکھ لیا
اک بلا نوش ہو نہین ای ساقی — تو نے دو خم پلا کے دیکھ لیا
سخت جانی کا ہو برا یارب — زہر بھی ہمنے کھا کے دیکھ لیا
چٹکیان لے کے چھیڑتے ہی رہے — اونکو دل مین بسا کے دیکھ لیا
آپ تو دل لگی مین روتے ہین — جانے گدگدا کے دیکھ لیا

جناب سید امیر حسن صاحب حسن از مارہرہ نبیرہ و شاگرد جناب آورا و نامی

کچھ دعا مین اثر نہین پایا — بارہا ہاتھ اوٹھا کے دیکھ لیا
بیسیون قتل سیکڑون بسمل — اوس نے سرمہ لگا کے دیکھ لیا
ایک بجلی سی گر پڑی دل پر — تم نے جب مسکرا کے دیکھ لیا

جناب ہر پرشاد صاحب سوسن ہیڈ کلرک سررشتہ تعلیم ضلع فتح پور ہسوہ

جو کبھی خواب مین نہ دیکھا تھا — آپ سے دل لگا کے دیکھ لیا

جناب جعفر خانصاحب فراق بسکھاروی شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

سمجھے تھے درد دل کا ہوگا اثر
حال فرقت سنا کے دیکھ لیا

نہین منتے کسی طرح شب وصل
اونکو سمجھا بجھا کے دیکھ لیا

آتے ہین ناوک نگاہ ادھر
کس نے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا

بجلیان دل پہ عاشقون کے گرین
اوس نے جب مسکرا کے دیکھ لیا

قدرت کبریا کو ہمنے فراق
دار فانی مین آ کے دیکھ لیا

جناب امین الدین حسین صاحب فیض مارہروی شاگرد جناب ضیا مارہروی

خوبرو جتنے ہین ستمگر ہین شہ
ہمنے خوب آزما کے دیکھ لیا

چشم حق بین سے جلوہ وحدت
غور سے سر جھکا کے دیکھ لیا

دیر مین بھی تلاش کی تیری
اور کعبے بھی جا کے دیکھ لیا

جناب شیخ کریم بخش صاحب ماہر سوداگر گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

یار کو گھر مین لا کے دیکھ لیا
ہمنے دل مین چھپا کے دیکھ لیا

تم تو کرتے تھے امتحان غیر شہ
کیون مجھے آزما کے دیکھ لیا

دونون عالم سے کھو گئے افسوس
ہمنے یہ تک دبا کے دیکھ لیا

کیا بلا تمکو غیر رسوائی شہ
غیرت دل لگا کے دیکھ لیا

بزم سے وہ اوٹھے تو پھر نہ رکے
ہم نے دامن دبا کے دیکھ لیا

عشق مین ہوتی ہے بڑی تکلیف
غم فرقت اوٹھا کے دیکھ لیا

ہم تڑپتے ہی رہ گئے ماہر
وہ نہ آئے بلا کے دیکھ لیا

جناب موسی بھائی صاحب مال گڑھی ساز شاگرد جناب یاس ازیہ بانیوی

اپنا زور آزما کے دیکھ لیا شہ
بار غم کا اوٹھا کے دیکھ لیا

زخم دل سے وہ پھر جدا نہوا
تمنے پھاہا لگا کے دیکھ لیا

شب ہجران مرے تصور نے ﷲ
تمکو سو بار آ کے دیکھ لیا

بیکسی تھی فقط مری غمگین
تم نے میت پہ آ کے دیکھ لیا

کس پہ غصے کی ہے نظر صاحب
کس نے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

آج بیٹھائے مین گئے تھے مآل
وان پہ زاہد کو جا کے دیکھ لیا

جناب سید محمود علی صاحب بیاذ موسوی شاگرد جناب سخی امروہوی

دل بتون سے لگا کے دیکھ لیا
بین یہ پتلے دغا کے دیکھ لیا

پھر بغل مین بٹھائیے اونکو
لے گئے دل چرا کے دیکھ لیا

جب کبھی ہمکو شوق خلد ہوا
اونکے کوچے کو جا کے دیکھ لیا

سیکڑون دل ہنسی ہنسی مین لیے
جس طرف مسکرا کے دیکھ لیا

اون کی باتون پہ جانا پھر ادل
عہد توڑے وفا کے دیکھ لیا

لے لئے سیکڑون کے دل جبدم
اوس نے پردہ اوٹھا کے دیکھ لیا

جناب محمد عثمان عرف باب اللہ خان صاحب جگر شاگرد جناب نشتر از جونپور

حوصلہ مین نے تیغ قاتل کا
اپنی گردن جھکا کے دیکھ لیا

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق مقیم بمبئی شاگرد جناب شاکر برہانپوری

جو نہ دیکھا تھا عمر بھر صاحب
آپ سے دل لگا کے دیکھ لیا

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از قلعہ دار

کوئی بھی باوفا نہین ملتا
امتحان مین وفا کے دیکھ لیا

جناب حافظ عبدالاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب امیر مینائی لکھنوی

یار کو دل مین پا کے دیکھ لیا
بت کو گھر مین خدا کے دیکھ لیا

جس نے کھویا ہے آپ کو پہلے
اوس نے پھر تجکو پا کے دیکھ لیا

اک مقابل بھی ہو گیا پیدا
آئینہ کیون منگا کے دیکھ لیا

ہم نہ کہتے تھے اور روٹھین گے وہ
دل ناداں منا کے دیکھ لیا

کبھی ہم آپ دیکھنے کو گئے
کبھی اونکو بلا کے دیکھ لیا

ستم چرخ کا کیا تھا ذکر
تمنے کیون مسکرا کے دیکھ لیا

اس پہ بگڑے کہ وقت آرائش
تمنے کیون آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا

جناب ولی محمد خان صاحب ولی شاگرد جناب بشیر جونپوری

غیر کی بزم مین کسی نے مجھے
اک نظر مسکرا کے دیکھ لیا

بی بشیر بیگم صاحبہ آفت متوطن جاورہ مقیم رتلام

غیر کا خون کر دیا ہم نے
ہان اوسکو کھلا کے دیکھ لیا

تم سے خنجر بھی اُٹھ نہین سکتا
ہم نے گردن جھکا کے دیکھ لیا

بی امراؤ جان صاحبہ دلبر اونامی مقیم کانپور

اونکو بے پردہ جا کے دیکھ لیا
رُخ سے پردہ ہٹا کے دیکھ لیا

بوسے لیتے ہی ہوے ہٹ جاؤ
بس تمھین منہ لگا کے دیکھ لیا

جب مجھے آگیا تصور رُخ
چاند کو آنکھ اوٹھا کے دیکھ لیا

اب بھی کچھ شک ہو مرگ عاشق مین
اب تو لاشے کو آ کے دیکھ لیا

سیکڑون اک نگہ مین قتل ہوے
تم نے سرمہ لگا کے دیکھ لیا

نہ گئی یاد یار فرقت مین
چرخ تو نے چھپا کے دیکھ لیا

نہ بلا اونکو جب نظیر اپنا
آئینہ کو اوٹھا کے دیکھ لیا

رام وہ بت کسی طرح نہوا
نتین کین منا کے دیکھ لیا

نہ چھپا راز عشق اے دلبر
سو طرح سے چھپا کے دیکھ لیا

بی عمدہ جان صاحبہ نشاط طوائف گورکھپوری

اس کو بھی آزما کے دیکھ لیا
ہم نے بھی دل لگا کے دیکھ لیا

ایک خم مین بھی ہم نہین بہکے
تو نے ساقی پلا کے دیکھ لیا

دیکھتے بھی نہین وہ میری طرف
اون کی محفل مین جا کے دیکھ لیا

گالیان کھائین اور دل ناداں
حرف مطلب سُنا کے دیکھ لیا

مصرع طرح

ہر چند پونچھتے ہیں اس طرح مین (جلوہ ہم اونکا دیکھکے مدہوش ہوگئے) ہوش قافیہ۔ ہوگئے ردیف

۲ ۱۔ جلا ل لکھ اس طرح مین (وہ نا آشنا آشنا ہے کسیکا) آشنا قافیہ۔ ہے کسیکا ردیف

۳ ۔ آست لکھ اس طرح مین (دیکھئے کسطرف وہ یہان آتے آتے) یہان قافیہ آتے آتے ردیف

المشتہر مہتمم پیام یار ۔ لکھنؤ چوک ۔

بیچم صاحب کی عجیب و غریب گولیان

BEECHAM'S PATENT PILLS ST. HELENS LANCASHIRE

ساری دنیا اقرار کرتی ہے کہ ان گولیون کا ایک ایک
انگریزی کو بھی سستا ہی یہ گولیان صرف کل سے ہی بنائی جاتی ہین
ہاتھ کا بالکل لگاؤ نہین ہوتا۔ پارہ اور کوئی معدنی شی بھی ان مین
ہرگز نہین ڈالی جاتی۔ اسکے اجزا صرف نباتاتی ادویہ مرکب ہوتے
ہین۔ انکے استعمال سے تمام فضلے اور پٹھون کی خرابیان جاتی رہتی
ہین اور پیٹ مین بادی سر کا درد چکر کھانا کھانے کے بعد معدہ کا بوجھل

ہو جانا گمری۔ اونگھائی سردی۔ جی کا اوچھلنا آنا نکھیر اسہال اور قے۔ بھوک کی کمی۔ ہانپنا تشنج کھسرا۔ بدن پر سیاہ داغ نمایان ہونا۔ نیند کا اچاٹ ہو جانا۔ بدخوابی۔ خلاف معمول عورتون کو ایام کا ہونا یا رک جانا۔ بدہضمی جگر کی خرابی۔ معدہ اور معدہ کی ترشی دل کا دھڑکنا۔ اور تمام جگر کی شکایتین کھانسی ہمہ گلی کی بیماری سینہ کا جکڑ جانا سانس رک رک کے آنا۔ اور سینہ کا بلغم سے بھاری ہونا خراٹے لینا پھنسی پھوڑے۔ خارشت۔ امراض اسفل وغیرہ وغیرہ بلا مبالغہ ان سب مرضون کا علاج ہین۔ دنیا مین کل قومین انکا استعمال کرتی ہین اور انکی خوبی کا یہ ثبوت کامل ہے کہ انکی بکری دنیا مین سب دوائیون سے زیادہ ہے جن لوگون نے انکو ایک مرتبہ بھی استعمال کیا ہے وہ اور دوا کو چھوتے بھی نہین۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ ان سے کسی شخص کو نقصان نہین ہوتا۔ اور کھانے سے ۲۰ منٹ کے بعد ہی انکا فائدہ ظاہر ہوکر تکلیف مین تخفیف نمایان ہوتی ہے ہر عمر اور مزاج کے مرد اور عورت انکا استعمال کرسکتے ہین۔

جوان اور مسن عورتین بھی اسکا ضرور استعمال کرین۔ اور ایام کی بدنظمی یا رک جانیکی درستی کیواسطے یہ گولیان نہایت مفید ثابت ہونگی۔ جو لوگ امراض اسفل سے تکلیف مین ہین وہ بھی انکو استعمال کرین۔ اور ہماری تعریف کی ضرورت نہین خود ہی نتیجہ مکشوف ہو جائیگا۔

یہ گولیان بڑی ہوشیاری سے تیار کیجاتی ہین اور اس بات کی ضمانت کیجاتی ہے کہ انمین کوئی چیز ایسی نہین ہے جو کسی مذہب کے آدمی کو ناگوار ہو۔ یہ گولیان رجسٹر شدہ ہین اور ٹکٹ پر الفاظ بیچمس پیٹنٹ پلس Beecham's Patent Pills اور سرکاری اسٹامپ پر الفاظ بیچمس پلس سینٹ ہیلنس Beecham's Pills St. Helens چھپے ہوئے ہین خریدار کو غور سے دیکھنا چاہیے اگر یہ علامت نہو تو جعلی سمجھنا چاہیے۔ ہندوستان مین ہر جگہ ہر بساطی اور انگریزی دوا فروشون کی دکان سے یہ گولیان ایک شلنگ ڈیڑھ پنس والے بکس مین جسمین ۴۰ گولیان ۱۰ دن کیلیے کافی ہوتی ہین بقیمت ۱۲ فی بکس ملسکتی ہین۔ ہدایت استعمال کا پرچہ ہر بکس کے ہمراہ ہے اگر کسی شخص کو انکے ملنے مین ذرا بھی تکلیف ہو تو ۱۲ قیمت اور ۴ محصول بھیجکر دیکھیے ٹکٹ بنام نیلسن گرانٹس اینڈ کو ۲۵ کلایو اسٹریٹ کلکتہ بھیجکر Sole Agents for India, Naylor Son, Grundy & Co., Calcutta منگا لیجیے ایک بکس روانہ ہوگا جسکو بالا سوداگران ہندوستان مین صرف اور صرف ایجنٹ ہین ... کی کسی کی دکان مل سکتی جس مل کے اشتہار بیچمس انگریزی اخبار مین فروخت کرتی ہین وہان بیچم صاحب Beecham کی گولیان مل سکتی ہین۔

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزیں

چیزیں لکھنؤ کے سوا کہیں نہ ملینگی۔ قیمتوں سے نہ گھبرائیے چیزیں دیکھ کر خوش ہو جائینگے دام صرف ہونگے۔ لکھنؤ کو ان چیزوں کے ساتھ شہرت ہے۔ اور یہی مشہور ایسا اثر کرتی ہیں کہ لکھنؤ مٹ گیا مگر اسکے نام کو روشن کیے ہوے ہیں

وی پی کے ذریعہ سے درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی۔

پان کھانے کی خوشبودار گولیاں بہت عمدہ تمباکو کے خالص مشک اور زعفران اور عنبر وغیرہ مقوی و مفرح اجزا سے مرکب کرکے ایک گاہک کی ایک خوراک کے موافق بنائی جاتی ہیں۔ نہایت عمدہ گولیاں۔ [illegible] قیمت فی روپیہ ۲۰ تولہ۔ قوام بھی کولیوں کا فی [illegible]

تھان چکن بیلدار نہایت عمدہ ہر قسم کی بیل [illegible] سے [illegible]

تھان چکن بوٹہ دار ہر قسم کے بوٹے کے نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible]

دوپٹہ چکن۔ بیلدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

رومال چکن عرض طول برابر بیلدار و بوٹہ دار ہر طرح کے [illegible] تک۔

ساری چکن نہایت عمدہ بیلدار و بوٹہ دار ہر ایک وضع کی [illegible]

پائجامہ چکن بیلدار و بوٹہ دار۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

[illegible] ساخت لکھنؤ کی نہایت عمدہ۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ دو پلی تری و پھندہ و پچی وغیرہ۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ چوگوشیہ۔ سیاہ مخمل کی سلمہ ستارہ کا کام نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ کشتی دار۔ دہلی کی وضع کے کام کلابتون۔ [illegible] سے [illegible] تک

فرد رضائی تین سکمہ جالدار و بوٹہ دار [illegible] سے [illegible] تک۔

لحاف تین سکمہ بیلدار و بوٹہ دار [illegible] سے [illegible]

پلنگپوش جھاڑیدار خوشرنگ [illegible] سے [illegible]

روغن عروس جینہ عطر عروس کی ایسی پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے فی [illegible] [illegible]

الائچی مسی سہل [illegible]۔ ایک الائچی کھلا دیجیے اور لب مسی آلود کی [illegible] دیکھیے۔ فی [illegible]

[illegible] بنی کا [illegible] فی [illegible] [illegible] سے [illegible]

[illegible] ان۔ لکھنؤ کا حصہ ہے۔ جالی وغیرہ کا کام بنا ہوا فی [illegible]

[illegible] جسکی زنجیر نہیں ان کی کلائی [illegible] ہوتی ہیں۔ فی [illegible]

کنگھی سینگ کی زنانہ و مردانہ۔ فی [illegible]

انگوٹھی [illegible] کی نہایت مفید ہوتی ہیں ہر وقت پہنی رہتی۔ فی [illegible]

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال روانہ ہو سکتا ہے اگر ناپسند ہو واپس کیا جائے۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار کے۔

المشتہر

[illegible]

دوکان متصل [illegible]

کارخانہ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ میں مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے شائقین ضرور منگوانا چاہیے۔ اگر ناپسند ہو واپس بھیجیے۔ محصول ذمہ صاحب فرمائش ہے۔ جواب طلب خط کے ساتھ آدھ آنہ کا ٹکٹ ہونا ضرور۔ ہر قسم کا مال مندرجہ ذیل قیمت نقد آنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجا جائیگا۔

قیمت	عرض	طول	نام اشیاء مع وضع و کام
[illegible]	[illegible] گرہ	۱۰ گز	تھان چکن کامدانی سنہری یا بیلدار نہایت عمدہ
[illegible]	۔	۔	تھان چکن اور دوسرے گل بوٹوں میں کامدانی کا کام۔
[illegible]	۔	۔	تھان چکن بیل بوٹے دار۔
[illegible]	۔	۔	تھان ململ زنانہ باریک مثل آب رواں۔
[illegible]	۔	۔	تھان [illegible] ساخت لکھنؤ۔
[illegible]	۱ گز	۳ گز	دوپٹہ کامدانی سنہری نہایت عمدہ رنگا۔
[illegible]	۔	۔	دوپٹہ چکن اور اسکے گل بوٹوں میں کامدانی
[illegible]	۔	۔	[illegible] چکن بیل بوٹہ دار زنانہ و مردانہ۔
[illegible]	[illegible] گز	[illegible]	کرتے چکن کے بیل بوٹہ دار سلے ہوئے تیار۔
[illegible]	معمولی	معمولی	عبا یعنی جبہ سوتی و ریشمی چکن کی
[illegible]	۔	۔	صدری سوتی و ریشمی۔
[illegible]	۔	۔	پائجامے چھوٹی بڑی عمری کے۔
[illegible]	۔	۔	کلاہ گول سوزنی مع کام کلابتون
[illegible]	۔	۔	کلاہ زردوزی مخمل سیاہ و سبز
[illegible]	۔	۔	کلاہ چوگوشیہ کمخواب زربفت [illegible]
[illegible]	۔	۔	کلاہ چکن دو پلڑی و چوگوشیہ و تری و پچی۔
[illegible]	۔	۔	فرد رضائی تین سکمہ جالدار و بوٹیدار نہایت عمدہ۔
[illegible]	۔	۔	پلنگپوش جھاڑیدار نہایت عمدہ۔
[illegible]	۔	۔	لحاف تین سکمہ و نارکین بیلدار نہایت عمدہ۔
[illegible]	[illegible]	۔	تھان گلبدن مشروع نہایت عمدہ

علاوہ ازیں۔ لکھنؤ کی نامی گرامی چیزیں اور دوسرے شہروں کی نصف قیمت پیشگی آنے پر روانہ ہونگی۔ اور سوداگروں کے واسطے ایک آسان طریقہ پیدا کیا گیا ہے کہ جس قدر مال زیادہ منگائیں گے اسی قدر کمیشن کم لیا جاویگا۔

المشتہر

سید حسن شاہ موسوی [illegible]

لکھنؤ [illegible]

[illegible]

[illegible] سید رحمت علی شاہ [illegible] پریس [illegible]

پیام یار

نمبر بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸ ع جلد

نالۂ بلبل شیدا تو سُنا ہنس ہنس کر

اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ واقع چوک مین چھپا

"مسلمانون کی گذشتہ تعلیم"

مسلمانون کو اپنا گذشتہ اقبال اور اپنی اگلی لیاقت یاد کرنے کے لیے اگر کوئی کتاب ذریعہ ہو سکتی ہے تو مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی یہ کتاب ہے۔ عربی۔ انگریزی اور فارسی تاریخون کے ورق اولٹے گئے ہین۔ عالم خیال مین کھنڈون اسلام کی قدیم منہدم عمارات کے کھنڈرون کی سیر کی گئی ہے تو یہ ایک کتاب لکھی گئی ہے جسکو ایک پرانی دلچسپ داستان یا صبح مایوسی مین شب اقبال کا تذکرہ کہنا چاہیے۔ عام ملک کی خواہش سے دوبارہ نہایت اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔ جناب مصنف نے نظر ثانی بھی کی ہے۔ جلد طلب کرنا چاہیے ورنہ شاید بہت جلد ختم ہو۔ قیمت فی جلد ۸؎ جلد بندھی ہوئی ۱۲؎

المشتہر۔ مہتمم پیام یار۔ لکھنؤ چوک۔

اشتہار

اس ناچیز کی دوکان ایک مدت سے چوک مین ہے ہر قسم کے بوٹ ولایتی دیسی سیاہ۔ سرخ۔ سبز۔ زرد۔ اونی۔ سوتی۔ مخملی۔ کارچوبی۔ موجود رہتے ہین اکثر دیار و امصار سے خود خاکسار سے اور بعض اپنے آڑہتیون کی معرفت خریدا کرتے ہین۔ آج کل سب قسم کا مال خصوصاً چکن کامدانی کے تھان دوپٹے وغیرہ بھی موجود ہین۔ اسکے علاوہ سونے چاندی کا جڑاؤ زیور۔ انگوٹھیان وخلال وجھومر۔ ہاتھی دانت کی چیزین۔ تانبے کے برتن ظروف گلی۔ مخملی۔ کارچوبی زنانے جوتے زیرپائی کفش سلیپر کھڑاوین۔ انگریزی اور ہندوستانی گرم و سرد کپڑا۔ رضائی فردین۔ کھانے اور پینے کا خوشبودار تمباکو۔ اچار مربہ۔ گول اور کشتی نما ٹوپیان۔ کنگھیان۔ صندوقچہ۔ قلمدان۔ لاکھی اور مسی کی الائچیان اور چکنی ڈلی ہر اقسام کی اور لونگ کیلین ناک مین پہننے کی۔ یہ سب چیزین ہماری معرفت سے روانہ ہو سکتی ہین۔ آدھ آنہ روپیہ کمیشن پر۔ اور سیکڑون کے مال پر چوتھائی دینا ہوگا۔ قیمت طلب پارسل منگائیے۔ یا نقد روپیہ غایت فرمائیے ناپسند دینے پر واپس۔ محصول آپکے ذمہ۔ اور اگر بروقت پہونچنے پارسل کے قیمت مال مذکور کی ڈاکیہ کو نہ ملیگی تو محصول آمد و رفت کا خریدار صاحب کو ادا کرنا پڑے گا۔ توجہ درکار ہے۔

المشتہر۔ باقر حسین سوداگر۔ چوک لکھنؤ۔

چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے۔ اسکی عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود معلوم ہو جائیگا۔ تعمیل فرمایش نقد روپیہ آنے پر یا ویلیوپے ایبل ہو سکتی ہے۔ خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	نرخ قیمت	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱ گرہ	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار۔	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل ٹکی نہایت نفیس	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان شربتی ساخت لکھنؤ نہایت باریک	"	"	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ ومردانہ بیل بوٹہ دار۔	۵ گز	۱ گرہ	[illegible]	[illegible]
ڈوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول برابر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جامہ چکن یعنی جبہ خاص برائے تقات واہل علم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پائجامہ چکن جنتہ جہری زنانہ ومردانہ۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ڈوپلہ چکن زنانہ ومردانہ بیل بوٹہ دار۔	۳ گز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بوٹہ دار سلے ہوئے طیار۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ چکن مع ترکی پھندنہ و پیچی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ عرقچین جدید رئیسون کے قابل۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی فلیتہ دار۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	نرخ قیمت	محصول
فرد رضائی مین سکھیہ جالدار و بوٹہ دار عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحاف مین سکھیہ و مارکین صرف بوٹہ دار نہایت خوشنما	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پلنگپوش جھاڑ جالدار نہایت عمدہ۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ زربفت وکمخواب بیلدار نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ فلالین و چھینٹ ومخمل وغیرہ۔	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ عرقچین مع کار کلابتون میسوری	۱ گرہ	۱ گرہ	[illegible]	[illegible]
بوٹ زردوزی سلمہ ستارہ نہایت عمدہ حسینون کے قابل۔	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گوٹہ نقرہ و طلائی ہر قسم کانی تولہ عہ سے ہے تک۔ ایک تولہ سے کم نہ ہوگا۔ گولیاق تمباکو خوردنی نہایت عمدہ ورقدار فی روپیہ ۲ تولہ اور طلاور فی روپیہ ۴ تولہ۔ محصول ایک تولہ سے ۲ تولہ تک ۲؎

المشتہر۔ محمد عاشق علی کارخانہ دار چکن لکھنؤ۔ پارچہ والی گلی

ہومیوپیتھک طبیب

سلیس اردو زبان مین عمدہ کاغذ پر مجلد کتاب ہے۔ یہ وہ طریقہ علاج ہے جسنے تمام یوروپ مین بوجہ اپنے نفع اور کم قیمتی و قلیل المقدار ہونے کے بخوبی رواج پایا۔ اب ہندوستان کے اکثر مقامات مین اسکا رواج ہو چلا ہے۔ فی الحقیقت اس طریقہ علاج سے اعلیٰ دوسرا طریقہ نہین ہے۔ ہر ذی شعور اس کتاب کی مدد سے صدہا امراض کی بخوبی کر سکتا ہے۔ علاوہ تاریخی حالات خواص ادویہ کے از سرتا قدم معمولی امراض کا علاج درج ہے۔ اس کتاب کی ضرورت ہر شخص کو ہے۔ کوئی گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک۔

درخواست خریداری یا قیمت کتاب بنام حکیم خادم حسینخان مالک کارخانہ طبابت یونانیہ وہومیوپیتھک شفاخانہ شاہ آباد ضلع ہردوئی آنا چاہیے۔

مصرع طرح پیام یار

جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہو گئے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد نواب رامپور خلد آشیان

دِکھلا کے اِک جھلک جو وہ روپوش ہو گئے
کیا کیا خیال خواب فراموش ہو گئے

بوسہ جو دیتے دیتے وہ روپوش ہو گئے
ہم آتے آتے ہوش مین بیہوش ہو گئے

بیٹھے ہم اُنکے پاس تکلف اُٹھا دیا
ہمدوش ہوتے ہوتے ہم آغوش ہو گئے

یاد آ گئے مزے جو پسِ مرگ وصل کے
تُربت کے گوشے حورون کی آغوش ہو گئے

کیا جانے کیا خیال شبِ وصل بندھ گیا
باتین جو کرتے کرتے وہ خاموش ہو گئے

ملبوسِ خاصِ حسن نے ہمکو عطا کیا
گُل کھا کے دستِ یار سے گلپوش ہو گئے

یان وصل و ہجر دونون ہی مین بیخودی رہی
آنے مین غش تو جانے مین وہ ہوش ہو گئے

پھر دن اِدھر کو رخ نہ کیا وصلِ یار مین
پریون سے شوخ اُڑکے مرے ہوش ہو گئے

بوسے لیے جو زلف کی مستی مین تو کہا
تُم پیتے پیتے تُم تو بلا نوش ہو گئے

دیکھا جدھر کنکھیون سے اُس مستِ ناز نے
غمزہ پکار اُٹھا کہ وہ بیہوش ہو گئے

دفتر گرا اِدھر تو اُدھر کاتبِ عمل
تڑپے ہم اسقدر کہ سبکدوش ہو گئے

پہنائین اپنے کشتون کو زخمون کی بدھیان
جو رنگ ہو کے تیغ سے گلپوش ہو گئے

کاندھا ابھی جنازے کو دیتا ہے جانِ من
کیا کاٹ کر سر آپ سبکدوش ہو گئے

عاشق ہوا تو سوگ تمھاری بلا کرے
تم کیون برنگِ زلف سیہ پوش ہو گئے

سب ذوق شوق ساتھ جوانی کے چل بسے
دو چار دن وہ ولولے وہ جوش ہو گئے

رخصت ہوئی وہ آخرِ شب خاتمہ ہوا
ہم صبح سے بھی پہلے کفن پوش ہو گئے

آئی تھی کسکی شکل خیالی کہ خواب مین
بیساختہ ہم اُس سے ہم آغوش ہو گئے

جنکی جگہ بسر آنکھون پہ تھی دم نکلتے ہی
افسوس کیا وبالِ سرِ دوش ہو گئے

آئینے سے لپٹ گئے بے اختیار آج
آپ اپنے عکس سے وہ ہم آغوش ہو گئے

بہکا مین مستِ شوقِ شبِ وصل تو کہا
لو تم تو بے پیے ہوئے مدہوش ہوگئے

افسردہ داغ دل ہوئے پیری مین کیا اثر
گویا چراغ صبح کو خاموش ہوگئے

جناب ابوالاعجاز منشی محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

ہم جامِ عشق پیتے ہی بیہوش ہوگئے
یاد آنے والے دل سے فراموش ہوگئے

نالون سے شکوے اونکو فراموش ہوگئے
ایسی سنائی مینے کہ خاموش ہوگئے

اللہ رے شوقِ وصل کہ اکثر شبِ فراق
پھیلے جو ہاتھ حلقۂ آغوش ہوگئے

عشقِ بتان مین حسرتِ کشتہ کے داغ سے
کعبے کی طرح ہم بھی سیہ پوش ہوگئے

میرے سوالِ وصل کا آیا نہ کچھ جواب
وہ عرضِ حال سنتے ہی خاموش ہوگئے

تن سے اتارا تیغ ستمگر نے بارِ سر
ہم امتحان دست کے سبکدوش ہوگئے

جامِ شرابِ عشق کا اللہ رے اثر
ایسی چڑھی کہ شیخ جی بیہوش ہوگئے

رشکِ چمن بنے ہین حسینانِ نوجوان
فصلِ بہار آتے ہی گلپوش ہوگئے

کہنے ندی انھین مری حیرت نے کوئی بات
تصویر جان کر مجھے خاموش ہوگئے

کہتا ہے سنکے بیخبری کا گلہ وہ بت
تم کسکو یاد تھے جو فراموش ہوگئے

احسان بحرِ عشق مین پاتے کچھ آبرو
آنسو ہمارے کیون نہ درِ گوش ہوگئے

جناب سید انور حسین صاحب آرزو لکھنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال

ہم انسے وصل ہوتے ہی بیہوش ہوگئے
کیا لطف اسطرح جو ہم آغوش ہوگئے

مرمٹنے والے اٹھتی جوانی پہ مرمٹے
اے یار وہ محبتون کے جوش ہوگئے

سنتے ہی نامِ بادہ ہوئین دونون آنکھین سرخ
غصے مین شیخ دیکھیے مینوش ہوگئے

کچھ اور بن پڑی نہ ہمین روزِ بازپرس
نادم ہوئے گناہون سے خاموش ہوگئے

الفت کے رنج کھانے مین ایسا مزا ملا
ہجران نصیب آپ کے غم نوش ہوگئے

تکتا سا صبحِ وصل اذان سنکے ہوگیا
ہم ساتھ شمعِ بزم کے خاموش ہوگئے

مستِ مئے شباب ہوئے دیدہ ہائے یار
گویا کہ جامِ بادہ سرجوش ہوگئے

سر دے کے ہم ادا ہوئے قاتل کے فرض سے
شکرِ خدا کہ آج سبکدوش ہوگئے

یانا عاشقون کا تھا منظور ہر طرح
یہ بھی تو اک ادا تھی کہ روپوش ہو گئے

جناب عبد الرحمن صاحب آبر کوڑوی شاگرد جناب یاس لکھنوی از لکھنؤ

تھا ہوا یہ ہمکو کہ خاموش ہو گئے
جلوہ کسی کا دیکھ کے بیہوش ہو گئے

د عاشقی مین فرض تھا ہم کر چکے ادا
ناز آپ کے اٹھا کے سبکدوش ہو گئے

دو بھر دل و جگر تھے تو سر تن پہ بار تھا
ہم سب یہ تمکو دے کے سبکدوش ہو گئے

ساقی خدا کے واسطے رنگ آپکا تو دیکھیے
رندون مین پھنسکے شیخ بھی مئنوش ہو گئے

جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب امکان سابق ذائق لکھنوی شاگرد جناب تائب شاہجہانپوری

بلبل کے منہ سے سنکے تمھاری کہانیان
سارے چمن کے گل ہمہ تن گوش ہو گئے

وہ مست چالین آپکی وہ نشۂ شباب
ہم دیکھتے ہی دیکھتے مدہوش ہو گئے

جناب ولایت حسین صاحب اختر عرف بھورا خانصاحب از رامپور

یہ اشتیاق ہے ہمین تقریر یار کا
گویا ہوا تو ہم ہمہ تن گوش ہو گئے

صحبت کا کیا اثر ہے کہ آخر جناب شیخ
مِل مِل کے بادہ خوارون سے مئنوش ہو گئے

جناب محمد اکبر خان صاحب اکبر ملازم ریاست گورا

دل مین ہمارے جتنے تھے ارمان بر آئے سب
وہ آج آکے ہم سے ہم آغوش ہو گئے

مژدہ وصال یار کا اکبر جو سن لیا
صدمے جو ہجر کے تھے فراموش ہو گئے

جناب محمد نعمت الٰہی صاحب انور نعمانی خلف چودہری محمد عنایت الٰہی صاحب

میری طرف کو آنکھ اٹھا کر تو دیکھیے
وعدے ہین یاد یا کہ فراموش ہو گئے

دونون جہان کی مل گئین انور کو نعمتین
شب کو جو آپ اس سے ہم آغوش ہو گئے

جناب محمد حسین صاحب ابتر سندیلوی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی از سندیلہ

پوچھا جو ہمنشینون نے حال شب وصال
گردن جھکا کے شرم سے خاموش ہو گئے

جناب محمد شاہ الدینخان صاحب احمد از سیالکوٹ

واعظ بیان کرتے تھے جنت کی خوبیان
دیکھا جو کوئے یار کو خاموش ہو گئے

جناب سید محمود حسین صاحب آفسر خلف جناب فدا از بڑودہ

ہمکو شبِ وصال مین وہ چھیڑتے رہے
گہہ سامنے ہوئے کبھی روپوش ہوگئے

جناب ہہکو اسنگہ صاحب انجان از شفاخانہ گورگانوہ

بن ٹھن کے بام پر جو وہ آئے بوقتِ شام
جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب محمد عبد الشکور صاحب آہ مارہروی شاگرد جناب حسن مارہروی

کاندھا لگا کے میرے جنازہ کو یہ کہا
ہم آج اسکے حق سے سبکدوش ہوگئے

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت منصفی شکوہ آباد شاگرد داغ

جامِ شرابِ ناب سے بیہوش ہوگئے
دونون جہان ہمکو فراموش ہوگئے

صدمہ جو پہونچا قلب پہ خاموش ہوگئے
ضبطِ فغان سے ہجر مین بیہوش ہوگئے

دیکھا جو بے نقاب تصور مین یار کو
ہم عالمِ خیال مین بیہوش ہوگئے

کچھ بھی حضورِ داورِ محشر نہ کہنے پائے
جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

آیا جہان مین آتے ہی حُسنِ بتان نظر
ہم پہلے ہوش آنے سے بیہوش ہوگئے

جھگڑا شبِ فراق رہا مرگ و زیست مین
ہوش آگیا کبھی کبھی بیہوش ہوگئے

آکر خیالِ وصل نے تسکین ہماری کی
جب روتے روتے ہجر مین بیہوش ہوگئے

کس رشکِ گُل کے عشق سے سینہ ہے داغدار
کس گلبدن کی یاد مین گلپوش ہوگئے

پھر بیقرار یا درُخِ یار نے کیا
پھر صدمۂ فراق سے بیہوش ہوگئے

اے چرخ بعدِ مرگ زمانہ بدل گیا
وہ بھی تو میرے غم مین سیہ پوش ہوگئے

وہ رکھ کے پھول پڑھتے ہین تربت پہ فاتحہ
ہم بعدِ مرگ قبر مین گلپوش ہوگئے

کیا شکوۂ وفا بُتِ پیمان شکن سے برق
جسکو خود اپنے قول فراموش ہوگئے

کپڑے بسے ہین برق معطر دماغ ہے
کس گلبدن سے آج ہم آغوش ہوگئے

جناب محمد عبد الشکور خان صاحب شوق اجمیری شاگرد جناب بسمل خیرآبادی و داغ دہلوی

جلوہ دکھا کے آپ جو روپوش ہوگئے
موسیٰ کی طرح سیکڑون بیہوش ہوگئے

وہ آکے رات کو جو ہم آغوش ہوگئے
شکوے تمام دل سے فراموش ہوگئے

ہوتی رہی عدو سے اشارون مین گفتگو
کہنے کی بات ہے کہ وہ خاموش ہوگئے

خنجر کا آج ہمنے تقاضا سٹا دیا	سر نذر یار کرکے سبکدوش ہوگئے
وہ پونچھنے کو آئے تو کچھ ہوش تھا مگر	ہم اور انکو دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب ابو الکرم حکیم محمد عبد الکریم خان صاحب برہم فتحپوری از گلشن آباد

جلوہ دکھا کے آپ جو روپوش ہوگئے	ہم اس ادا سے اور بھی بیہوش ہوگئے
کل تک تھین ناصحون و مرے ساتھ محتجین	دیکھا جو آج اسکو تو خاموش ہوگئے
موسیٰ تو ہم نہین ہین پر اتنا حجاب کیون	کیا کچھ ہماری چڑھ تھی کہ روپوش ہوگئے
دو گھونٹ کل تلک نہین پیتے تھے شیخ جی	رندون مین آگئے تو بلا نوش ہوگئے
سنتے ہی مرگ برہم آشفتہ کی خبر	احباب رو کے پیٹ کے بیہوش ہوگئے

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب تقبیر دہلوی از جے پور

یہ عزم تھا کہ ان سے کہینگے کچھ اپنا حال	صورت ہی انکی دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب محمد کریم خان صاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

مست شراب عشق جو بیہوش ہوگئے	ساقی کی شکل دیکھ کے مدہوش ہوگئے
واعظ گئے جو میکدے مین ہوش اڑگئے	دیکھی پری جو شیشے مین بیہوش ہوگئے
مدت کے بعد آج گرہ دل کی کھل گئی	دل کھول کر وہ ہم سے ہم آغوش ہوگئے
ہچکی بھی آگئی تو نہ آئے ہم اسکو یاد	ایسے کسی کے دل سے فراموش ہوگئے
ہمکو یقین ہوا کہ نہ آوگے حشر تک	مشہور تم تو وعدہ فراموش ہوگئے

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ بلندشہری شاگرد جناب داغ دہلوی

شب کو جو ہم سے ملکے وہ روپوش ہوگئے	ہم اضطراب شوق سے بیہوش ہوگئے
لو اور محتسب کی سنو انکی بزم مین	رندون کے ساتھ آپ بھی مئے نوش ہوگئے

جناب تمنا بسوانی شاگرد جناب قضا بسوانی

جب وہ نقاب الٹ کے ہم آغوش ہوگئے	ہم انکی شکل دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب سید آل نبی صاحب ثمر طالب علم آگرہ کالج شاگرد جناب ناظم

پھر کچھ کہا تو ہم بھی سنائینگے صاف صاف	لو اور ابکی مرتبہ خاموش ہوگئے

جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری شاگرد جناب امیر لکھنوی از دفتر امیر اللغات

سوجو دتھے ابھی ابھی روپوش ہوگئے — اے مستِ ناز تم تو مرے ہوش ہوگئے
سوتے ہیں وہ جو ہم سے ہم آغوش ہوگئے — جتنے گلے تھے خواب فراموش ہوگئے
جلوہ ترا تھا یا کوئی واردے بہشتی — کتنے نقاب اُٹھتے ہی بیہوش ہوگئے
دلسوز کوئی پاس نہیں کون پوچھے بات — اب تو چراغ گور بھی خاموش ہوگئے
برسون گزر گئے نہ کیا بھول کر بھی یاد — وعدے کی طرح ہم بھی فراموش ہوگئے
آمد ہوئی جو اُنکی خبر غش نے آکے دی — قربان مجھے پہلے مرے ہوش ہوگئے
آنکھو نمین بھی جو آئے تو اللہ رے حجاب — بنکر نظر نظر سے وہ روپوش ہوگئے
اُٹھتے ہین جب تو جھکتے ہین میخانہ کی سمت — کیا لکہ مانے ابر بھی مینوش ہوگئے
یارانِ رفتہ بات کا دیتے نہین جواب — کیا کہدیا قضانے کہ خاموش ہوگئے
وہ بھی تمھاری طرح نہ نکلے حجاب سے — ارمان دلکے پردے مین روپوش ہوگئے
پچھتائے خاک کرکے مجھے آسمان بہت — آخر کو میرے غم مین سیہ پوش ہوگئے
آئی شب وصال تو نیند آگئی انھین — ہم ہوش مین ہوئے تو وہ بیہوش ہوگئے
کچھ اس ادا سے آئی ہماری قضا کہ یار — دھوکے مین تیرے اس سے ہم آغوش ہوگئے
مرکر تمام سر سے ٹلین آفتین جلیل — ہم جان دے کے سب سے سبکدوش ہوگئے

جناب مرزا آغا محمد صاحب جبرئیل فیض آبادی شاگرد جناب ماہر لکھنوی از شاداباد

موسیٰ کی طرح عشق دمِ نظارہ آگیا — جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب منشی الٰہی بخش صاحب جامی گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

جلوہ دکھا دکھا کے وہ روپوش ہوگئے — آآکے ہم بھی ہوش مین بیہوش ہوگئے
کیونکر نہ تیغ یار کا احسان مان لین — ہم سرنثار کرکے سبکدوش ہوگئے
اچھا سلوک تو نے کیا اے ہوائے شوق — برباد سب وآرزو وہوش ہوگئے
لطف وکرم مین اُنکے صفائی ہے کسقدر — اگلے ستم بھی ہمکو فراموش ہوگئے
اکدم مین خم کے خم ہوئے خالی سبو تو کیا — جامی بلا کے تم بھی بلا نوش ہوگئے

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی مقیم ضلع گورکھپور شاگرد جناب فائز

پی وہ شراب عشق کہ مدہوش ہوگئے — کیا کیا چراغ عقل کے خاموش ہوگئے
جلوت دکھایئے نہین جھپکے گی اپنی آنکھ — موسیٰ ہی تھے جو طور پہ بیہوش ہوگئے
بلبل سنا رہی ہے یہ کس گل کی داستان — جو آج پھول سب ہمہ تن گوش ہوگئے
پی ہے وہ مَے حقیر نے روز الست کو — دونون جہان جس سے فراموش ہوگئے

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی از پھگوان

سر دے کے انکو ہم تو سبکدوش ہوگئے — اغیار امتحان مین روپوش ہوگئے
نظارۂ جمال صنم کی نہ لائے تاب — جلوہ ہم اسکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے
گل بند کرتے پھرتے تھے ہر اک کو شیخ جی — صحبت مین آج رندون کی مینوش ہوگئے
کرتے تھے جو کہ شور و فغان رات دن حمید — ملک عدم کو جاتے ہی خاموش ہوگئے

جناب حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری محرر پیمائش علاقہ راجہ صاحب

تاب جمال حسن نہ تم لاسکے حبیب — جلوہ کسی کا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

وہ ہم سے وعدہ کرکے فراموش ہوگئے — امیدوار ہوش سے بیہوش ہوگئے
تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی — مَے نوش کیا ہوئے کہ بلانوش ہوگئے
کافی ہے میرے قتل سے اتنا انھین لگاؤ — دو چار دن کے واسطے روپوش ہوگئے
احباب کو جنازہ اٹھانا بھی بار تھا — ہم خاک مین ملے وہ سبکدوش ہوگئے
بگڑا مزاج انکا تو محفل بگڑ گئی — سامان عیش اڑکے مرے ہوش ہوگئے
ماتم ہے طفل اشک کا یا دل کا سوگ ہے — کیون مردمان دیدہ سیہ پوش ہوگئے
ہان ہان ٹھہر ٹھہر کے اٹھا رخ سے تو نقاب — پیدا طبیعتون مین بہت جوش ہوگئے
میری برائیان تو نہ کرتا ہو مدعی — کیا غور ہے کہ وہ ہمہ تن گوش ہوگئے
اے داغ سب زمانۂ ماضی کے ذوق شوق — اکبار دل سے محو و فراموش ہوگئے

جناب منشی سید احمد حسن صاحب ذکی از منڈاور ۔

رخ سے اُٹھائی اُس بُتِ کافر نے جب نقاب
جلوہ ہم اُسکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

عالیجناب راجہ ہربیر دت صاحب بہادر نکہتؔ راجہ جونپور شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

پیتے ہی ایک جام کو مدہوش ہوگئے
دُنیا کے رنج ہمکو فراموش ہوگئے

آکر وہ میری گود میں بیٹھے ہیں شکر ہے
نالے مرے اثر سے ہم آغوش ہوگئے

جاکر ہم اُنکے سامنے کچھ کرسکے نہ بات
خاموش صورتِ لبِ خاموش ہوگئے

سوئے کنارِ غیر میں پھیلا کے پاؤں تم
ہم شاہدِ اجل سے ہم آغوش ہوگئے

ہنس ہنس کے کر رہے تھے وہ غیروں سے گفتگو
دیکھا مجھے جو دور سے خاموش ہوگئے

شرمائی آکے یہ مری چشمِ خیال میں
مثلِ نظارہ آنکھ سے روپوش ہوگئے

آتی نہیں ہے بھول کے تجکو ہماری یاد
ہم ایسے تیرے دل سے فراموش ہوگئے

جناب محمد عبد الرحیم صاحب رحیمؔ میڈیکل اسٹوڈنٹ میڈیکل کالج مدراس ساکن لُہاری

نکلی نہ ایک ہائے شبِ وصل آرزو
جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

ٹھنڈی ہوا کو ابر کو ساقی کو دیکھ کر
رندوں کی طرح شیخ بھی مدہوش ہوگئے

آئے کبھی نہ فاتحہ پڑھنے کو قبر پر
ہم تمکو بعدِ مرگ فراموش ہوگئے

جناب چودہری محمد صالح صاحب رساؔ مارہروی شاگرد جناب اخگر مارہروی

اللہ نے وہ حُسن دیا میرے یار کو
یوسف بھی جسکو دیکھ کے بیہوش ہوگئے

دونوں جہان کی نعمتیں اُسوقت مِلگئیں
جب آکے وہ رساؔ سے ہم آغوش ہوگئے

جناب احمد حسین صاحب ساغرؔ گوپاموی شاگرد جناب ساقیؔ گوپاموی

جادو نگاہِ یار کی دیکھو فسونگری
جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب سراج الحسن صاحب سراجؔ پیشکار ریاست ریوپورہ

زاہد کو پہلے صحبتِ بد سے تھا اجتناب
رندوں میں اب وہ بیٹھ کے مدہوش ہوگئے

جناب میر محمد نوح صاحب شہیرؔ تعلقہ دار مچھلی شہر

جب وہ شبِ وصال ہم آغوش ہوگئے
سب قصہ ہائے ہجر فراموش ہوگئے

خالی کبھی خُمِ مئے سرجوش ہوگئے
ہم بادہ نوش کیا کہ بلا نوش ہوگئے

کیا تاب لاتے جلوۂ دیدار یار کی
جب پہلے ہی نگاہ مین بیہوش ہو گئے

پھائی بہار زخم کے پھولون کی جو ہمین
رخت حیات اُتار کے گل پوش ہو گئے

رنگ خضاب کیا کہ ہے ماتم شباب کا
موے سفید غم مین سیہ پوش ہو گئے

احباب میری لاش کو دفنا کے گھر چلے
اک بوجھ تھا کہ جس سے سبکدوش ہو گئے

تھا یہ جواب میرے سوال وصال کا
شرما کے سر جھکا لیا خاموش ہو گئے

اے دل نموے سبزۂ خط ہے سنبھل کے چل
چاہ ذقن حسینون کی خس پوش ہو گئے

کیا یاد عیش ہاے گذشتہ کرون شمیم
افسوس سب وہ خواب فراموش ہو گئے

جناب عبد الصمد خان صاحب شمیم برادر خورد و شاگرد جناب رافت اندوری از بھوپال

جب سے شراب عشق سے مدہوش ہو گئے
دونون جہان دل سے فراموش ہو گئے

اُس شوخ نے جو چہرے سے پردہ اُٹھا دیا
جلوہ ہم اوسکا دیکھ کے بیہوش ہو گئے

قربان تیغ یار کہ قصہ چکا دیا
بار گران سے آج سبکدوش ہو گئے

افسردہ دل حزین کہ بندھی کچھ اُمید آج
اظہار مدعا پہ وہ خاموش ہو گئے

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ پھلواری متصل مظفرپور

اس جان نثار کو کبھی بھولے کیا نہ یاد
کیون مہربان ہم ایسے فراموش ہو گئے

زندہ ہو نہین یہ سوگ ہے کسکا بتایئے
کسواسطے حضور سیہ پوش ہو گئے

پہلے تو پارسا تھے سبب اسکا کیا ہوا
اب شیفتہ جو آپ بھی مے نوش ہو گئے

جناب محمد رحیم بخش صاحب شرط سوداگر گورکھپوری شاگرد جناب جلیس محمد علی تنہر

دیوانے تیرے رکھتے نہین ہین کسی سے کام
ایسے شراب عشق سے مدہوش ہو گئے

توبہ شکست ہو گئی ابر سیاہ مین
فصل بہار آتے ہی مے نوش ہو گئے

پرہیزگاری آپ کی اے شرط کیا ہوئی
برسات مین جناب بھی مے نوش ہو گئے

جناب منشی شیو سہائے لعل صاحب شاد طالبعلم درجہ مڈل کلاس گورنمنٹ ہائی اسکول آرہ بہار

وعدے کیے تھے شاد سے تم نے جو کل کی شب
ہین یاد تمکو یا کہ فراموش ہو گئے

جناب شفق دار السلام آبادی

ای آفتاب حسن ترا روپ دیکھہ کر — شمس و قمر بھی شرم سے روپوش ہوگئے

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق مقیم بمبئی شاگرد جناب شاکر ناپوری

نِکلا جو گھر سے وہ بتِ نوخیز بے نقاب — خورشید و ماہ دیکھہ کے بیہوش ہوگئے

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

اِک رات تم جو آکے ہم آغوش ہوگئے — شکوے تمام دل سے فراموش ہوگئے

اللہ رے یہ سہو و تغافل مزاج مین — اقرار کل کے آج فراموش ہوگئے

کرتے تھے کچھہ عدو سے ہمارا وہ تذکرہ — دیکھا جو ہمکو دور سے خاموش ہوگئے

اے موت ایک شام الم ہی کا ذکر کیا — کتنے ہی میرے غم مین سیہ پوش ہوگئے

مین جنکے دیکھنے کو گیا اُٹھکے قبر سے — محشر مین ہائے مجھسے وہ روپوش ہوگئے

ہمنے بتون پہ مرنے مین پائے عجب مزے — سب زندگی کے لطف فراموش ہوگئے

دستارِ شیخ اتار کے دی میفروش کو — قرضے سے مُڑکے رند سبکدوش ہوگئے

جرم و گناہ کی تھی ندامت پسِ فنا — زیرِ کفن ہم اسلیے روپوش ہوگئے

یہ صرف عارفانہ تجاہل ہے ای ندیم — ورنہ ہم اور اُنکو فراموش ہوگئے

آتے ہی مے کے لے گئے تشریف بزم سے — کیا زاہد اور شیخ مرے ہوش ہوگئے

جناب ابو الحسنات محمد عزیز الرحمن صاحب عزیز طالب العلم الحرمین کالج بہاولپور شاگرد جناب

چالون سے تیری فتنے بھی خاموش ہوگئے — ظلم و ستم فلک کو فراموش ہوگئے

کشتہ ہوئے تھے جو کسی کم گو کے عشق مین — انکے چراغِ گور بھی خاموش ہوگئے

شامِ فراق ـ بختِ سیہ ـ چرخِ نیلگون — ماتم مین میرے سب یہ سیہ پوش ہوگئے

وقتِ وداعِ یار قیامت کا وقت تھا — ارمان بھی حسرتون سے ہم آغوش ہوگئے

مین سر سے بعد قتل سبکدوش جب ہوا — تم دوستی کے حق سے سبکدوش ہوگئے

جناب محمد رفیع احمد صاحب عالی بدایونی وکیل منصفی قنوج

چشمانِ یار دیکھہ کے بیہوش ہوگئے — ہم صرف دو ہی جام مین مدہوش ہوگئے

پھر فصلِ گل مین جیب و گریبان ہین تار تار — پھر ان دنون جنون کے وہی جوش ہوگئے

نام خدا جو ہوش سنبھالا حضور نے	بس نشۂ شباب مین بیہوش ہوگئے
وہ لطف اور وہ پیار کی باتین کدھر گئین	وعدے وہ یاد ہین کہ فراموش ہوگئے
پوچھے کوئی کلیم سے تدبیر کیا کرین	جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب عبدالرحیم صاحب عاصی ویلسٹر متوطن سفیدون شاگرد جناب ضیا چرخی دادری

کچھ پی گئے ہین شیخ کہ یادِ خدا مین ہین	یہ وجد کر رہے ہین کہ مدہوش ہوگئے

جناب مولوی علی محمد صاحب علیم متوطن کانپور مقیم نرسنگھ پور

ممنون تیری تیغ کے قاتل نہ کیون ہون ہم	بارِ گران سے آج سبکدوش ہوگئے

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از قلعہ

ہر روز درد سر کی شکایت تھی غم ہمین	کٹوا کے سر کو اب تو سبکدوش ہوگئے

جناب مرزا عبدالمجید صاحب فہیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

جلوہ دکھاکے آپ جو روپوش ہوگئے	موسیٰ کی طرح ہم وہین بیہوش ہوگئے
سینے سے سینہ ملتے ہی دل صاف ہوگیا	ہمسے جو آکے آپ ہم آغوش ہوگئے
عاشق تھا آپ کا مین کوئی اجنبی نتھا	کیون مجکو آپ دیکھ کے روپوش ہوگئے
کاندھا ہماری نعش کو دیکر یہ بولے وہ	ہم آج انکے حق سے سبکدوش ہوگئے
انکار آج کرتے ہین کیسی زبان ہے	وعدے حضور کل کے فراموش ہوگئے
وہ میکدے کو جاتے ہین بوتل لیے ہوئے	آئی بہار شیخ بھی مے نوش ہوگئے
پہلے تو سیدھے سادھے مسلمان تھے مگر	سُنتے ہین اب فہیم بھی مے نوش ہوگئے

جناب سید اولاد حیدر صاحب فوق شاگرد جناب صفیر مرحوم از آرہ

اللہ رے ناز دیکھ کے مجکو شبِ وصال	آنچل وہ منہ پہ ڈال کے روپوش ہوگئے
شانِ خدا جو ہاتھ پکڑتے نہ دین مجھے	وہ آج آکے ہمسے ہم آغوش ہوگئے
کچھ کام کر سکین نہ وہان لن ترانیان	جلوہ ہم انکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

جناب منشی نصیرالدین احمد صاحب فریاد از بلدہ اوجین ملک مالوہ

درد و غمِ فراق فراموش ہوگئے	وہ آکے یک بیک جو ہم آغوش ہوگئے

فریاد یاد کس بتِ میخوار نے کیا　　کیون آپ تجلی لیتے ہی مدہوش ہوگئے

جناب امین الدین حسین صاحب فیض مارہروی شاگرد جناب ضیا

پردہ اُٹھا جو روئے تجلی مثال سے　　موسیٰ کی طرح سیکڑون بیہوش ہوگئے
فرمائیے تو حضرتِ واعظ یہ کیا ہوا　　رندون کے ساتھ آپ بھی مینوش ہوگئے

جناب شیخ حسن علی صاحب فرط گورکھپوری شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

رکھ کر لحد مین ہائے کسی نے خبر نہ لی　　ہم دو ہی دن مین سب کو فراموش ہوگئے

جناب قضا بسوانی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

جتنی دُعائین دیکے اُنھین چپ ہوا تھا مین　　اُتنا وہ کوسکر مجھے خاموش ہوگئے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی وائس پریسیڈنٹ گنیش گنج ایجوکیشنل کلب لکھنو شاگرد جناب اسیر لکھنوی

سُنکر پیامِ وصل وہ خاموش ہوگئے　　کچھ جھیپ کر حیا سے ہم آغوش ہوگئے
کمبخت غیر سے جو بڑھاتے ہو ارتباط　　اگلے وہ عہد تمکو فراموش ہوگئے
میرا عدو سمجھ کے بغل گیر وہ ہوئے　　دھوکے مین اُسکے مجھسے ہم آغوش ہوگئے
اس سال فصلِ گُل مین کچھ ایسی ہوا چلی　　زاہد بھی اور شیخ بھی مینوش ہوگئے
ہمسے ادب تھا دور حیا اُنسے دور تھی　　دونون خراب وصل سے بیہوش ہوگئے
کرتا مین ورنہ شکوہ جور و جفا ضرور　　اچھا ہوا وہ حشر مین روپوش ہوگئے
کہتے تھے پہلے حضرتِ ناصح برا انھین　　دیکھا جب آکے تمکو تو خاموش ہوگئے
یہ تو عدوئے عیش ہے تم ہو عدوئے جان　　تم تو فلک سے بڑھکے جفا کوش ہوگئے
ایسا نہو کہ آپ کو رسوا کرے کوئی　　کیون آپ میرے غم مین سیہ پوش ہوگئے
اُسنے نگاہِ لطف سے دیکھا جو ایکبار　　جو کچھ کہ تھے گلے وہ فراموش ہوگئے
سر کٹ گیا تو خوب ہوا دردِ سر مٹا　　قاتل کے ہم کرم سے سبکدوش ہوگئے
دعویٰ تو میکشی کا بہت تھا قمر تمھین　　دو جام مین تم آج تو بیہوش ہوگئے

جناب محمد ابراہیم صاحب قسیم و مست مقام بنگلور لشکر

جب وہ شبِ وصال ہم آغوش ہوگئے　　جتنے گلے تھے دل سے فراموش ہوگئے

پی کر جو مست ہوتے ہین وہ رند اور ہین ۔۔۔ ہم نام بادہ سُنتے ہی مدہوش ہوگئے
شیشہ کدھر ہے جام کہان انکو کیا خبر ۔۔۔ اک چلو پی کے شیخ تو بیہوش ہوگئے
ممکن نہین ہے حشر تک آئین ہم آپ مین ۔۔۔ جلوہ کسی کا دیکھ کے بیہوش ہوگئے
زلفون کا تیری بوسہ لیا ہمنے ساقیا ۔۔۔ ہم بادہ کش بلا کے بلا نوش ہوگئے

جناب حافظ محمد نعیم صاحب قمر کرسوی ؔ

تسکین کسطرح دل مضطر کو ہو نصیب ۔۔۔ سُنکر سوال وصل وہ خاموش ہوگئے
کیا کیا تھے مجھسے عہد محبت کرو تو یاد ۔۔۔ اب کیا ہوا جو تمکو فراموش ہوگئے

جناب سید یوسف علی صاحب کاہش لکھنوی شاگرد جناب یاس لکھنوی ؔ

دکھلا کے زلف کو جو وہ روپوش ہوگئے ۔۔۔ ہم مثل کعبہ غم مین سیہ پوش ہوگئے
کیا دیکھتا کوئی رُخ روشن کو یار کے ۔۔۔ موسیٰ تو کوہ طور پہ بیہوش ہوگئے
مین اُنکو دیکھ کر جو ہوا غش تو بولے وہ ۔۔۔ کیسا تھا نشہ انکو جو بیہوش ہوگئے
اقرار جو کیے تھے اُنھین یاد کیجیے ۔۔۔ وعدے جو تمسے تھے وہ فراموش ہوگئے
پورے گلے مین کرنے نپایا شب وصال ۔۔۔ غصّے سے مُنہ بنا کے وہ خاموش ہوگئے
کاہش شب وصال سی نکلی نہ کچھ ہوس ۔۔۔ بو سونگھتے ہی زلف کے بیہوش ہوگئے

جناب فقیر بخش صاحب گلشن طالب علم سکنڈ کلاس ہائی اسکول ضلع اناؤ

وہ جام ہمکو ساقی گلفام نے دیا ۔۔۔ اک گھونٹ جسکا پیتے ہی مدہوش ہوگئے
کیا ابتدائے عشق مین قول و قرار تھے ۔۔۔ سب عہد اب تو دل سے فراموش ہوگئے
کچھ انتہا بھی آپ کے شرم و حیا کی ہے ۔۔۔ سُنکر سوال وصل جو خاموش ہوگئے

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب امیر مینائی لکھنوی ؔ

جانے کو مستعد جو مرے ہوش ہوگئے ۔۔۔ وہ آتے ہی خیال مین روپوش ہوگئے
موسیٰ کی طرح بھول گئے لن ترانیان ۔۔۔ جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے
کیا کیا بڑھی ہین وصل کی شب بیقراریان ۔۔۔ وہ بات کرتے کرتے جو خاموش ہوگئے
نرگس کی آنکھ کھُل گئی دیدار سے ترے ۔۔۔ آواز سُنکے گل ہمہ تن گوش ہوگئے

ہم میکدے میں خاک نچھوڑینگے ساقیا
کم ظرف ایک جام میں بیہوش ہوگئے

بیتا بیان نہ پوچھو دلِ بیقرار کی
جب وصل میں وہ آکے ہم آغوش ہوگئے

جبتک ہوئے نہ قتل رہا سر کا بوجھ ساتھ
ہم جان سے گئے تو سبکدوش ہوگئے

اک خوش نصیب غیر بلائیں وہ جسکو روز
اک بدنصیب ہم کہ فراموش ہوگئے

کل تک وہ یاد آتے تھے اے ماہ لاکھ بار
یہ کیا ہوا کہ آج فراموش ہوگئے

جناب محمد عبد المجیب صاحب مقصور گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

ہم جام عشق پی کے جو مدہوش ہوگئے
دونوں جہان کے رنج فراموش ہوگئے

عاشق کے جذبِ دل کا اثر یوں عیاں ہوا
مجھسے وہ آپ آکے ہم آغوش ہوگئے

ہمنے جو توبہ کی تھی خزان تک وہ نبھ گئی
لیکن بہار آتے ہی مینوش ہوگئے

میرا جنازہ کاندھے سے رکھ کر وہ بول اُٹھے
اس بار سے بھی آج سبکدوش ہوگئے

ارمان دل سے نکلیں گے ہوگا یہ تخلیہ
جس دن وہ مجھسے آکے ہم آغوش ہوگئے

امید تھی کہ مرنے پہ بھی تم کروگے یاد
ہم جیتے جی ہی یار فراموش ہوگئے

مقصور پارسا تھے ہمیشہ سے ہے عجب
سنتے ہیں کچھ دنوں سے وہ مینوش ہوگئے

جناب مقبول احمد صاحب مقبول از بھوپال شاگرد جناب جمیل سہسوانی

ایسے کسی کی یاد میں بیہوش ہوگئے
ہم آپ اپنے دل سے فراموش ہوگئے

جب وہ شبِ وصال ہم آغوش ہوگئے
شکوے تھے جتنے سارے فراموش ہوگئے

ہی کیا جو آج دیکھتے ہی اُنّے غیر کو
شرما کے سر جھکا لیا خاموش ہوگئے

اللہ ری دخترِ رز تری معجز نمائیاں
زاہد بھی دیکھ کر تجھے خاموش ہوگئے

دیکھا تمھیں تو بنگئے ہم چشم سر بسر
جب بات تمنے کی ہمہ تن گوش ہوگئے

مقبول تازہ رنگ دکھایا بہار نے
زاہد بھی اب کی فصل میں مینوش ہوگئے

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش مونگیری

چشم صنم کو دیکھ کے بیہوش ہوگئے
ہم دو ہی جام میں ابھی مدہوش ہوگئے

بن ٹھنکے آئے بانکی ادا سے کچھ ایسے وہ
جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے

کھاتے ہو تم مجید جو گیسوئے یار کا — کہتے ہیں سب تمھیں کہ بلانوش ہو گئے

جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب صابح مہتمم نغمۂ یار جودھپوری شاگرد جناب شاد دہلوی

سارے غم فراق فراموش ہو گئے — جب وہ شب وصال ہم آغوش ہو گئے

مداح آج آپ کی شیخی کہاں گئی — رندوں میں آکے آپ بھی مے نوش ہو گئے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید اہلمد فوجداری ضلع علی گڈھ ساکن کیرور

کیوں یہ ہمارے عاشق جانباز کیسے تھے — نام امتحان کا سنتے ہی روپوش ہو گئے

جناب محمد عظیم الدین صاحب محشر ساکن فتحپور سیکری از جی پور

پیر مغان کی دیکھیے معجز نمائیاں — واعظ سے پارسا بھی تو مے نوش ہو گئے

جناب سریرام صاحب مذاق طالبعلم انٹرنس کلاس سنسکرت سکول دہلی

اسکے پیام یار میں لکھی تھی یہ طرح — جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہو گئے

جناب محبوب خان صاحب مفلس از دمدم

اظہار مدعا کا ارادہ تھا آج کچھ — تیور ہم اُنکے دیکھ کے خاموش ہو گئے

شکوہ عدو سے آج مرا کچھ ضرور تھا — آہٹ کو میری پا کے وہ خاموش ہو گئے

جناب میر قاسم علی صاحب مقبول از احمد نگر دکن

الٹا شب وصال جب اُسنے نقاب کو — جلوہ ہم اسکا دیکھ کے بیہوش ہو گئے

جناب سید سنت حسین صاحب سنت مونگیری مہتمم نتیجۂ شعرا

پہلے تو چھپ کے پیتے تھے زاہد شراب ناب — اب بھید کھل گیا جو وہ بیہوش ہو گئے

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب نیر وکیل رہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

تاثیر آہ سے ہمہ تن جوش ہو گئے — وہ خود ہی ہم سے آکے ہم آغوش ہو گئے

اب میکدے کی دل میں ہوس کچھ نہیں رہی — ہم اُنکے جام عشق سے مدہوش ہو گئے

شکل کلیم کر نہ سکے کچھ کلام بھی — جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہو گئے

کس کس نے اُنکے حسن کا شہرہ نہیں سنا — کس کس کے دل نہ عشق میں پرجوش ہو گئے

جناب حاجی سید محمد وصی صاحب نیر ردولوی شاگرد جناب امیر لکھنوی و جناب حکیم عظیم آبادی

سنکر سوال وصل کو بگڑے بہت وہ رات — لپٹا لیا گلے سے تو خاموش ہوگئے
کرتے تھے روز دخترِ رز کی شکایتین — اک جام پی کے شیخ جی خاموش ہوگئے

جناب محمد نظیر صاحب نسیم از دمدمہ

تیغ جفائے یار کے احسانمند ہین — گردن کٹی ہماری سبکدوش ہوگئے

جناب منشی عبد الوحید صاحب واحد الہ آبادی شاگرد جناب فروغ دہلوی

ایسے شرابِ عشق سے مدہوش ہوگئے — دونون جہان ہمکو فراموش ہوگئے
مجھ کشتۂ فراق کا ہی سوگ اسقدر — گیسو تمھارے یار سیہ پوش ہوگئے
بارش مین لطفِ وصل ملا اسطرح کہ وہ — بجلی جو چمکی ڈر کے ہم آغوش ہوگئے
سر کٹ گیا تو آئی لبِ تیغ سے صدا — واحد بھی بارِ غم سے سبکدوش ہوگئے

جناب عبد القادر خان صاحب ہمدل خلف عبد الرحیم خانصاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی مقیم اورنگ آباد دکن

دیتے رہے جواب وہ ہر بات کا مگر — پیغامِ وصل سنتے ہی خاموش ہوگئے
پیتا ہون خم سے مَے تو وہ کہتے ہین شیخ جی — ہمدل بلا کے تم بھی بلا نوش ہوگئے

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

کل میکدے مین جمع جو مے نوش ہوگئے — ساقی نے یہ پلائی کہ مدہوش ہوگئے
جب دیکھا ہمنے انکو تصور مین غش ہوئے — موسیٰ تو ایکبار ہی بیہوش ہوگئے
اللہ کیا اثر ہے کسی کے کلام کا — سنکر جسے کلیم بھی بیہوش ہوگئے
برسات کی ہوا مین بھی سوڈا کا ہی اثر — جامے سے باہر آج تو مے نوش ہوگئے
کیا کیا کہا تھا آپ نے کچھ یاد کیجیے — وعدے حضور سب وہ فراموش ہوگئے
بوسہ تھا چشمِ مست کا یا کوئی جام مَے — ایسا ہوا سرور کہ مدہوش ہوگئے
کرتے ہین ناز حضرتِ دل ہے یاس خود — جیسے کسی حسین سے ہم آغوش ہوگئے

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب یتیم از دیوریا

یہ بھی کوئی ادا ہے انوکھی شبِ وصال — ہنستے ہی ہنستے آپ جو خاموش ہوگئے
تقویٰ کہان یتیم وہ توبہ کہان یتیم — ابتو غضب کے آپ بھی مے نوش ہوگئے

جناب سید محمد یوسف حسین صاحب یوسف عظیم آبادی حال مقیم دم دم

مدت کے بعد وصل میسر ہوا تو آہ ۔۔۔ جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے بیہوش ہوگئے
اُلفت میں ان حسینوں کی یوسف یہ گت ہوئی ۔۔۔ اُنکا نہ خموش ہم کبھی بیہوش ہوگئے

جناب سید محمود علی صاحب موسوی یاور شاگرد جناب سخی امروہوی

وہ قتل کرکے بولے ہمین مشق ہوگئی ۔۔۔ اور آپ بار سر سے سبکدوش ہوگئے

جناب قاضی محمد یونس صاحب تابش ساکن سکندر پور شاگرد جناب خوش نجوری

جلوہ ہم اُنکا دیکھ کے خاموش ہوگئے ۔۔۔ سکتے کا عارضہ ہوا بیہوش ہوگئے
وعدہ وہ کر گئے تھے کہ آنا قرار کو ۔۔۔ تابش گیا جو شب کو تو روپوش ہوگئے

جناب حکیم باقر علی صاحب دیوانہ متوطن جیور ۔۔

تقریر جیسے کرنے لگے جب وہ بزم مین ۔۔۔ جتنے رقیب بیٹھے تھے خاموش ہوگئے
آئے جو آج بزم مین اس ست نازکی ۔۔۔ واعظ وضو کو توڑ کے مینوش ہوگئے
دیوانہ میری وحشت و زور جنون کو آج ۔۔۔ فرہاد قیس دیکھ کے خاموش ہوگئے

جناب حکیم غلام محی الدین صاحب روشن مقیم چلمگلور میسور ۔۔

پردہ حجاب کا جو اٹھا روئے یار سے ۔۔۔ صبر و قرار یہان مرے روپوش ہوگئے

جناب مولوی کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل اسکول اچار سدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

اُلفت مین ہم کسی کی ہمہ تن جوش ہوگئے ۔۔۔ ہوش و حواس گم ہوئے بیہوش ہوگئے
لطف و کرم سے تو نے جو ساغر عطا کیا ۔۔۔ ساقی ہم اس سرور مین مدہوش ہوگئے
کیا دیکھے کوئی ارنی کی وہان صدا ۔۔۔ موسیٰ جہان یہ کہتے ہی بیہوش ہوگئے
ساقی کی چشم مست کا اللہ رے اثر ۔۔۔ واعظ بھی جسکو دیکھ کے مینوش ہوگئے
غیرون نے میرے مرنیکی جس دم کہی خبر ۔۔۔ رونے کو ضبط کرکے وہ خاموش ہوگئے

جناب محمد عبد اللہ صاحب ناجی آزبلہاری شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

وہ تو جوانی آتے ہی مدہوش ہوگئے ۔۔۔ ہم کیا ہین وعدے سبکے فراموش ہوگئے
غیرون کی عرض پر ہمہ تن گوش ہوگئے ۔۔۔ جب میری باری آئی وہ خاموش ہوگئے
فصل بہار آتے ہی بدلا یہ اک رنگ ۔۔۔ زاہد بھی ملکے رندون مین مینوش ہوگئے
سنکر ہمارے مرنے کا حال آج غیر سے ۔۔۔ چپکے سے آہ کرکے وہ خاموش ہوگئے
ناجی شریک حال رہا درد و اضطراب ۔۔۔ رخصت فراق مین خرد و ہوش ہوگئے

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اوورسیر متوطن شہر میرٹھ

اکل سجدے مین حرمت نہ کرتے ہمے بیان — لو آج واعظ آپ ہی مئنوش ہو گئے
کیا جانے کیا طلسم بھرا تھا نگاہ مین — آنکھ اس سے ہم ملاتے ہی بیہوش ہو گئے
ناظم عدو کی مرگ مین اب کچھ نہین کلام — سنتا ہون نین کہ وہ آج سیہ پوش ہو گئے

بی امراؤجان صاحبہ ولیہ ادنامی تخلص کا نمونہ

پیتے ہی جام عشق کو مدہوش ہو گئے — دو نون جہان کے رنج فراموش ہو گئے
آتے نہین تھے شب کو اگر گھر سے غیر کے — کیون آپ مجکو دیکھ کے روپوش ہو گئے
دلبر کی سن کے باغ مین رنگین بیانیان — مرغان نغمہ سنج بھی خاموش ہو گئے

غزلیات غیر طرح

جناب اقبال علیخان صاحب وفا رئیس بہار شاگرد جناب داغ دہلوی

کبھی سنئے اگر آہ و فغان کی — اوڑا دین دھجیان اس آسمان کی
کہے دیتی ہے بیتابی ہماری — حقیقت ان سے سب راز نہان کی
گلہ جو کچھ ہے مجکو یار سے ہے — شکایت کیا جفائے آسمان کی
ابھی باقی ہے شب جاتے کہان ہو — نہ گھبراؤ صدا سنکر اذان کی
وہ دل کو تھام کر ہاتھون سے بولے — کسی نے کیا کہین آہ و فغان کی
یہ چھالے کے نشان جو دیکھتے ہو — نشانی ہے وفا عشق بتان کی

ایضاً

تمنے کیون آزما کے دیکھ لیا — خاک مین بھی ملا کے دیکھ لیا
ہمدمو تم منا دو آج اُنھین — ہمنے تو کل منا کے دیکھ لیا
نقش حب مین رہی نہ اب تاثیر — بارہا آزما کے دیکھ لیا
پوچھتے کیا ہو عاشقی کا مزا — دوستو دل لگا کے دیکھ لیا
کچھ بھی شمس و قمر نہین تو بہ — تیرے رخ سے ملا کے دیکھ لیا
اب نہ کہنا کہ مجسا کوئی نہین — آئینے کو اٹھا کے دیکھ لیا
تیرے کوچے سے اسکو کیا نسبت — ہمنے جنت کو جا کے دیکھ لیا
پھر نہ آیا گیا جو ملک عدم — کیا وہان اسنے جا کے دیکھ لیا
تم گئے چھپ کے لاکھ غیر کے گھر — ہمنے بھی یار جا کے دیکھ لیا
اپنے بیمار غم کو تونے ہائے — اک نظر بھی نہ آ کے دیکھ لیا
دل لگی آپ جانتے تھے وفا — اب تو کیون دل لگا کے دیکھ لیا

مصرع طرح

پرچہ پہنچتے ہی اس طرح مین (وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا) آشنا قافیہ ہے کسی کا ردیف
۱۴- اگست تک اس طرح مین (رہ گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے) یہان قافیہ- آتے آتے ردیف
۱۵- ستمبر تک اس طرح مین (رہ گئی ہائے تمہین اُس سے محبت کیسی) محبت قافیہ کیسی ردیف
غزلیات آنا چاہیین- ورنہ درج نہونے کی شکایت معاف-

بیچم صاحب کی عجیب وغریب گولیان

BEECHAM'S PATENT PILLS ST HELENS LANCASHIRE

ساری دنیا اقرار کرتی ہے کہ ان گولیون کا ایک ایک بکس ایک
اشرفی کو بھی سستا ہے۔ یہ گولیان صرف کل سے بنائی جاتی ہین
ہاتھ کا بالکل لگاؤ نہین ہوتا۔ پارہ اور کوئی زہریلی چیز یا جڑی
وغیرہ ہرگز نہین ڈالی جاتی۔ انکے اجزا صرف نباتاتی اور یہ مرکب
ہوتے ہین۔ انکے استعمال سے تمام صفراوی اور پٹھون کی خرابیان
جاتی رہتی ہین اور بیٹھین ...۔ سر کا درد اور جگر کھانا کھانے کے بعد
معدہ کا بھاری ہو جانا۔ گمری۔ اونگھائی۔ سردی۔ ہچکی کا

اوچھل آنا۔ گھبراہٹ اور ڈر۔ بھوک کی کمی۔ ہانپنا۔ قبض۔ کھسرا۔ بدن پر سیاہ داغ نمایان ہونا۔ نیند کا اوچاٹ ہو جانا۔ بدخوابی۔ خلاف معمول عورتون کو ایام کا ہونا۔ یا رک جانا۔ بدہضمی۔ جگر کی خرابی۔ تخمہ۔ اور معدہ کی تنگی دل کا دھڑکنا۔ اور تمام جگر کی شکایتین۔ کھانسی۔ دمہ۔ گلے کی بیماری۔ گلا بیٹھ جانا۔ سانس رک رک کے آنا اور سینہ کا بلغم سے بھاری ہونا۔ خراٹے لینا۔ پھنسی۔ پھوڑے۔ خارشت۔ امراض اسفل۔ وغیرہ وغیرہ بلا مبالغہ ان سب مرضون کا علاج ہین۔ دنیا مین کل قومین انکا استعمال کرتی ہین۔ اور انکی خوبی کا یہ ثبوت کامل ہے۔ انکی بکری دنیا مین سب دوائیون سے زیادہ ہے۔ جن لوگون نے انکو ایک مرتبہ بھی استعمال کیا ہے وہ اور دوا کو چھوتے بھی نہین۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ ان سے کسی شخص کو نقصان نہین ہوتا اور کھانے سے ۲۰ منٹ کے بعد ہی انکا فائدہ ظاہر ہو کر تکلیف مین تخفیف نمایان ہوتی ہے ہر عمر اور مزاج کے مرد اور عورت انکا استعمال کر سکتے ہین۔

جوان اور مسن عورتین بھی اسکا ضرور استعمال کرین۔ اور ایام کی بدنظمی۔ یا انکی درستی کے واسطے یہ گولیان نہایت مفید ثابت ہونگی۔ جو لوگ امراض اسفل سے تکلیف مین ہین وہ بھی انکو استعمال کرین۔ اور ہماری تعریف کی ضرورت نہین خود بخود نتیجہ مکشوف ہو جائے گا۔

یہ گولیان بڑی ہوشیاری سے تیار کیجاتی ہین اور اسبات کی ضمانت کیجاتی ہے کہ انمین کوئی چیز ایسی نہین ہے جو کسی مذہب کے آدمی کو ناگوار ہو۔ یہ گولیان رجسٹر شدہ ہین اور ٹکٹ پر الفاظ بیچمس پٹنیٹ پلس Beechams Patent Pills اور سرکاری اسٹامپ پر الفاظ بیچمس پلس سینٹ ہیلینس Beechams Pills St Helens

خریدار کو غور سے دیکھنا چاہیے اگر یہ علامت نہو تو جعلی سمجھنا چاہیے۔ ہندوستان مین ہر جگہہ ہر بساطی اور انگریزی دوا فروشون کی دکان سے یہ گولیان ایک شلنگ ڈیڑھ پنس والے بکس مین جسمین ۶۰ گولیان ۱۵ دن کے خرچ کے واسطے ہوتی ہین بقیمت ۱۲ فی بکس مل سکتی ہین۔ ہدایت استعمال کا پرچہ بکس کے ہمراہ ہے۔ اگر کسی شخص کو ان گولیون کے ملنے مین ذرا بھی تکلیف ہو تو ۱۲ قیمت اور ۴ محصول اگر ... ٹکٹ بنام ... ۲۵ کلائو اسٹریٹ کلکتہ بھیجے

Sole agents for India ... 25 ... St. Calcutta

فوراً اسکے نام ایک بکس روانہ ہوگا۔ مندرجہ بالا سوداگران ہندوستان مین صرف اور خاص ایجنٹ ہین۔

تھوک کے نرخ بھی اسی دکان سے مل سکتے ہین۔ جس ریل کے اسٹیشن پر ویلر اینڈ کمپنی انگریزی کتابین فروخت کرتی ہین وہان بیچم صاحب Beechams کی گولیان مل سکتی ہین۔

مصرع طرح پیام یار

وہ نا آشنا ہے کسی کا

جناب بوا اعجاز محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

محبت سے کیون جی بُرا ہے کسی کا — کبھی کوئی شکوہ سُنا ہے کسی کا
غضب ہے نہ میری سُنے ایک دن بھی — وہی دل کہ جو مبتلا ہے کسی کا
فلک خاک مین اب ملائے گا کیونکر — مری قبر پر نقشِ پا ہے کسی کا
پڑا رہنے دو اپنے دامن مین دھبا — نہ دھوؤ کہ خونِ وفا ہے کسی کا
دلِ مُردہ کو بات کہہ کر جِلانا — یہ ادنےٰ سا اک معجزا ہے کسی کا
شبِ وصل رہجاین ارمان باقی — مگر ہمکو پاسِ حیا ہے کسی کا
ستم پر ستم ہے جفا پر جفا ہے — تمھین خاک پاسِ وفا ہے کسی کا
نہ کچھ سُنتے ہو تم نہ کچھ کہتے ہو تم — مرا مُدعا کیا گِلا ہے کسی کا
اثر ہو نہ جسکا سُنو تم نہ جسکو — وہی نالۂ نارسا ہے کسی کا
مگر کوئی حسرت ہوئی ہے تڑپ کر — یہ کیون دل مین رونا پڑا ہے کسی کا
اب احسان ملنے کی امید رکھو — دلِ زار ناصح بنا ہے کسی کا

جناب سید انور حسین صاحب آرزو خلف اصغر جناب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

بگڑ جانے سے اُسکے گیا ہے کسی کا — بھلا وہ صنم کچھ خدا ہے کسی کا
جہان چاہے یہ ضعف ہمکو گرا دے — بھلا زور اِس سے چلا ہے کسی کا
لگاتا ہے ترچھی نگاہون کے خنجر — یہ طرزِ جفا بھی نیا ہے کسی کا
یہ ثابت ہے شوخیِ رنگِ حنا سے — اِسی ہاتھ سے خون ہوا ہے کسی کا
شبِ وصل رُکتا نہین لاکھ روکو — عجب ہاتھ کچھ چلبلا ہے کسی کا
چلے آؤ دل مین نہ پہلو مین بیٹھو — یہان سے کہان سامنا ہے کسی کا
شفق کی کوئی اصل اگر مجھسے پوچھے — کہون عکسِ رنگِ حنا ہے کسی کا

جناب منشی فدا علیخان صاحب اختر شاگرد جناب اصغر

عجب حسن نام خدا ہے کسی کا	جسے دیکھیے مبتلا ہے کسی کا
اشارے ہیں اس تیغ ابرو کے پیہم	کہ اک وار میں فیصلا ہے کسی کا
وہ جوڑے کو کس کسکے کیوں باندھتے ہیں	دل مضطرب کیا پھنسا ہے کسی کا
یہ ہے اپنے مطلب کی ساری لگاوٹ	وہ بدعہد کب آشنا ہے کسی کا
صبا سے کہو وہ ادھر ہوکے گذرے	ہمیں حال کچھ پوچھنا ہے کسی کا
دیا دل جو ہمنے کیا خوب ناصح	اجارہ محبت میں کیا ہے کسی کا
مرے دل کا نقشا مٹا جیسے اختر	بھلا یوں بھی نقشا مٹا ہے کسی کا

جناب محمد عبد الرحمن صاحب آبر کوڑوی شاگرد جناب یاس لکھنوی

ہوا کب بت بیوفا ہے کسی کا	وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا
وہ جلوہ جسے دیکھ سکتے نہیں ہم	نظر میں سمایا ہوا ہے کسی کا
فلک پر شفق کی جو سرخی ہے ظاہر	یہ خون ہے کہ رنگ حنا ہے کسی کا
ٹپکتے جو ہیں اشک ہر وقت تیرے	تو اے آبر خندہ بجا ہے کسی کا

جناب انور صاحب انور ملازم حضور پرنور والی ریاست گیدڑ کاٹھیاوار

جو رتبہ وہاں گھٹ گیا ہے کسی کا	تو پھر حوصلہ کیا بڑھا ہے کسی کا
میں دوں کسکو الزام عشق بتاں میں	کہ خود میرا دل مبتلا ہے کسی کا
بجانا بہت یار کے پاس انور	وہاں رنگ بیڈھب جما ہے کسی کا

جناب انس عظیم آبادی مقیم چھپرہ

ہوا شوق صحرا نوردی کا مجھکو	نیا عشق پیدا ہوا ہے کسی کا
نہ امید رکھ اس سے ہرگز وفا کی	کوئی خوبرو بھی ہوا ہے کسی کا
انس اس سے امید کیا کر رہے ہو	وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب شیخ محمد لطیف الدین صاحب اوج شاگرد جناب نیر بنارسی

حفاظت سے اے مہربان اسکو رکھنا	جو دل بندہ پرور لیا ہے کسی کا

جناب سید ملک علی صاحب الفت شاگرد جناب مومن خان رئیس قصبہ سولی

محبت جان اس بت کے پیچھے گنوا لی
بھلا وہ بھی الفت ہوا ہے کسی کا

جناب محمد لطیف صاحب اثر مین پوری وارد مارہرہ شاگرد جناب حسن مارہروی

وہ کہتے ہیں جو آج بیچین ہوں میں
یہ نالہ اثر کر گیا ہے کسی کا

جناب فقیر شاہ محمد رحمت اللہ صاحب احقر مظفرپوری شاگرد جناب نیر بنارسی

عدو سے وہ کہتے ہیں جاتا ہے ہمکو
بہت حال ابتر سنا ہے کسی کا
وہ یوں دوستوں سے مرے پوچھتے ہیں
کہ احقر بھی شیدا ہوا ہے کسی کا

جناب محمد شاہ دین خان صاحب احمد از سیالکوٹ

مری لاش پر آکے بولا ستمگر
یہ اک عاشق باوفا ہے کسی کا

جناب ابوالخیر محمد عبدالحی صاحب آشفتہ برادر خرد جناب شیفتہ بھگوانپوری مظفرپوری

کہاں جائے آشفتہ اب در سے تیرے
سوا تیرے اب آسرا ہے کسی کا

جناب محمد نعمت الٰہی صاحب انور خلف چودھری محمد عنایت الٰہی صاحب از مارہرہ

چلو انور اب چھپ کے نظارہ کر لو
کہ چہرے سے پردہ اٹھا ہے کسی کا

جناب منشی محمد عبدالشکور درگاہ شریف صاحب آہ مارہروی شاگرد جناب حسین مارہروی

بھلا کون بندہ ہے اوسکا وہ ظالم
خدا تو نہیں ناخدا ہے کسی کا

جناب سید ایوب حسن صاحب آثر مارہروی

ستا کر مرے دل کو بہلاتا ہے جی
یہی آج کل شغلہ ہے کسی کا

جناب منشی احمد جان صاحب احقر دہلوی

مجھے تو یہی دل میں نادان اپنا
کوئی بھی جہان میں ہوا ہے کسی کا

جناب مولوی محمد عبدالشکور صاحب اختر ملازم عدالت فوجداری سسی نوپر ضلع دربھنگہ

پڑھے فاتحہ کسطرح کوئی آکر
نشان لحد مٹ گیا ہے کسی کا

جناب سید سراج الدین صاحب اختر افغامدار گلشن آبادی شاگرد جناب خاور

مرے دل کو آتا نہیں چین مطلق
مقرر وہ شیدا ہوا ہے کسی کا

جناب محمد اسمٰعیل صاحب افسر از مرکارہ

نہ پوچھے کوئی مجھ سے دردِ جدائی
نہیں حال ایسا ہوا ہے کسی کا

جناب منشی سید سخاوت علی صاحب اسیرؔ کوڑوی مقیم کوہ نیاکوٹ شاگرد جناب ...

مصوّر ترے دست و بازو کے صدقے
یہ نقشہ تو اچھا کھینچا ہے کسی کا

جناب مہکو اسنگہ صاحب انجان بریلوی لمبوندر شفاخانہ فیروزپور

فلک کیا کرے اور کوئی کیا کرے گا
نصیبا ہی جب لے بُرا ہے کسی کا

جناب مولوی حافظ ابو الصمصام محمد عبد الرحمن صاحب بقاؔ غازیپوری شاگرد جناب ...

اُنھیں کیا خبر حال کیا ہے کسی کا
وہ کیا جانیں کیا مدعا ہے کسی کا

قیامت کے نالے ہیں آفت کی آہیں
یہ دل جب سے مائل ہوا ہے کسی کا

ذرا اپنی زلفوں میں بھی دیکھ لو تم
سُنا ہے کہ دل گم ہوا ہے کسی کا

اگر آپ پوچھیں تو شاید بتا دے
خدا جانے کیا مدعا ہے کسی کا

اُنھوں نے تو سو بار جلوہ دکھایا
ابھی تک وہی حوصلا ہے کسی کا

سمائے ہوئے ہیں جو ہر اک کے دل میں
وہی سمجھیں کیا مدعا ہے کسی کا

وہ کیون ناز اُٹھائے ان اہلِ دول کے
بقاؔ بھی تو آخر گدا ہے کسی کا

جناب اینکا پرشاد صاحب ورما بسملؔ گورکھپوری شاگرد جناب کوترؔ گورکھپوری

اِن آنکھوں میں نقشہ جما ہے کسی کا
نگاہوں کو اب سامنا ہے کسی کا

کہا دیکھ کر اُس نے صورت ہماری
یہ آفت زدہ مبتلا ہے کسی کا

شبِ وصل کی شوخیاں ہائے ظالم
دلِ مضطرب جانتا ہے کسی کا

نہ سمجھا کو ناصح تمھیں کیا خبر ہے
خدا جانے کیا ماجرا ہے کسی کا

کسی کی خبر بے خبر لے رہا ہے
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

میں قربان اِس بھولے پن کے کہ بولے
میں کیا جانوں کیا مدعا ہے کسی کا

جناب حکیم عبد الکریم خان صاحب برہمؔ فتحپوری از جاورہ

بلند آج دستِ دعا ہے کسی کا
مبارک ہمیں کو سنا ہے کسی کا

عبث تجھسے امید مہر و وفا ہے
ستمگر بھلا تو ہوا ہے کسی کا

تمنا مین سر پیٹتی ہین کسی کی
دل مبتلا رو رہا ہے کسی کا

نشیلی وہ آنکھین وہ گھبرائی باتین
عجب حال حیرت فزا ہے کسی کا

غضب دل پھنساتی ہین زلفین کسی کی
عجب جال پھیلا ہوا ہے کسی کا

نہ اتراؤ تم اپنے جوبن پہ اتنا
زمانہ موافق رہا ہے کسی کا

نہین بے سبب چشم خونبار برہم
دل نوحہ گر مبتلا ہے کسی کا

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت منصفی شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

بہت حال ابتر سنا ہے کسی کا
کسی نے بڑا ظلم کیا ہے کسی کا

عبث اسکی الفت پہ نازان عدو ہے
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

وہ بیدادت مین گلے سے خجل ہون
کوئی منفعل سر جھکا ہے کسی کا

ذرا برق دل کو سنبھالے رہو تم
وہ تیر نظر آ رہا ہے کسی کا

جناب کنور دلراج سنگھ صاحب بصیر رئیس موضع نند دلی

عبث مبتلا دل ہوا ہے کسی کا
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

اکڑتے ہین کیون سرو مجھسے چمن کے
کہین انپہ سایہ پڑا ہے کسی کا

بصیر آج ہوتے وہ خلوت مین ہمسا
وفا کیسے وعدہ ہوا ہے کسی کا

جناب سید بدر الحسن صاحب بدر منڈاوری طالب العلم انٹرمیڈیٹ کلاس سنٹرل کالج

تجھے ذبح کرنے پہ تیار وہ ہین
چھری ہے کسی کی گلا ہے کسی کا

خدا سے ڈرو ظلم سے ہاتھ اٹھاؤ
بہت دل دکھاتا برا ہے کسی کا

جناب سید محمد مقدس حسین صاحب بیکس مارہروی برادر جناب برق مارہروی

تری زلف کے عشق مین او ستمگر
اسیر بلا دل ہوا ہے کسی کا

تجھے او ستمگر خبر بھی نہین ہے
برا حال ہمنے سنا ہے کسی کا

جناب محمد بشیر صاحب بشیر طالب العلم درجہ دوم گورنمنٹ اسکول مظفرپور شاگرد جناب

بھلا کسطرح دل کو سمجھاؤن ناصح
سنے گا نہ یہ مبتلا ہے کسی کا

جناب شیخ غلام محی الدین صاحب عرف کامون پہلوان تپاںؔ ساکن پنجاب

ہمین قتل کرتا ہے تو جو ستمگر
بتا خون کرنا روا ہے کسی کا

جناب نوازش علیخانصاحب تحسینؔ از لاہور

سرا نام لکھہ کر مٹاتا ہے کوئی
بھلا نام بھی یون مٹا ہے کسی کا

جناب محمد کریم خان صاحب تعظیمؔ گورکھپوری شاگرد جناب یاسؔ لکھنوی

دل آفت مین پھر پھنس گیا ہے کسی کا
غضب آج جوڑا بندھا ہے کسی کا

پسے جاتے ہین دیکھہ کر دل ہزارون
وہ زورون پہ جوبن چڑھا ہے کسی کا

کلیجے کو ملتا ہے یہ کون ہر دم
گذر دل مین کیا پھر ہوا ہے کسی کا

بس اے درد دل اب نہ تڑپائیو تو
کہ زانو سے پہلو دبا ہے کسی کا

وہ سونے نہ پائینگے تعظیم گھر مین
شب ہجر شور بکا ہے کسی کا

جناب حافظ محمد یوسف خانصاحب تشنہؔ بلندشہری

چلن سب جہان سے جدا ہے کسی کا
نہ ہوگا نہ اب تک ہوا ہے کسی کا

کوئی کاٹ لے گا گلا آپ اپنا
وہ کیون دشمن جان ہوا ہے کسی کا

جناب شیخ عابد حسین صاحب تابؔ ساکن مظفرپور شاگرد جناب نیرؔ بناری

گواہی کو میری ہے محشر مین کافی
کہ دامن جو خون سے بھرا ہے کسی کا

جناب بابو تحفہ مل صاحب تحفہؔ گورکھپوری شاگرد جناب مشتاقؔ

وہ آنکھون سے آتے ہین دل مین ہمارے
یہی ایک کیا راستا ہے کسی کا

جناب ثابت حسین صاحب ثابتؔ ساکن مظفرپور شاگرد جناب نیرؔ بناری

رہے یاد کر دل لیا ہے کسی کا
یہ نازون کا پالا ہوا ہے کسی کا

جناب محمد عبدالرحمنخانصاحب ثابتؔ چھپوری شاگرد جناب صباؔ مہتمم گلشن داغ

وہ غیرون پہ ہین مہربان سب غلط ہے
وہ ناآشنا آشنا ہے کسی کا

جناب محمد عمر صاحب جنونؔ از منگرول سہند شاگرد جناب جلالؔ لکھنوی

جو فقرہ وہان چل گیا ہے کسی کا
مزاج آج بگڑا ہوا ہے کسی کا

وہ پوچھین مرا حال یون ملتفت ہون
مگر اونکو دھوکا ہوا ہے کسی کا

حیا۔ شرم۔ شوخی۔ اشارے۔ لگاوٹ
انھین مین سے دل ہو رہا ہے کسی کا

وہ کس ناز سے کہہ رہے ہین کہ پی لو
ادھر ہاتھ کب سے بڑھا ہے کسی کا

شکایت فلک کی جنون کیا شری ہو
کہو تو زمانہ ہوا ہے کسی کا

جناب مولوی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری مہتمم بہار سخن

قدم گھر مین جب آگیا ہے کسی کا
تو پھر بخت کیون سو رہا ہے کسی کا

خدا کے لیے گوش دل سے سنو تم
کہ عبرت فزا ماجرا ہے کسی کا

کبھی آکے پہلو مین تو بیٹھ جاؤ
دل زار گھبرا رہا ہے کسی کا

سنبھالے ہوئے دل کو دل دینے والو
قیامت مین بھی سامنا ہے کسی کا

مین رکتا ہون کہتے ہوئے بات دل کی
نہ پوچھو کہ کیا مدعا ہے کسی کا

کیا اُسنے خاموش مجکو یہ کہکر
خدا جانے کیا ماجرا ہے کسی کا

مری آرزو کو مری حسرتون کو
دم واپسین بھی گلا ہے کسی کا

جلیس آج روٹھا ہوا دل ربا ہے
شب وصل یہ حوصلا ہے کسی کا

جناب مفتی محمد شریف حسین صاحب جاد واز اعظم گڈہ

بھلا دل دکھانا روا ہے کسی کا
ستانا مریضان برا ہے کسی کا

اگر درد دل لا دوا ہے کسی کا
تکلم تو معجز نما ہے کسی کا

ہجوم غم و یاس و حسرت ہے بالکل
یہ کیسا جنازہ اوٹھا ہے کسی کا

مرا ذکر سنکر وہ اتنا تو بولے
فقط نام تو ہان سنا ہے کسی کا

جناب مرزا آغا محمد صاحب جبرئیل فیض آبادی شاگرد جناب ماہر لکھنوی

بھر آتے ہین آنکھون مین آنسو ہمارے
تصور جو دل مین بندھا ہے کسی کا

مقدر سے صدمے پہونچتے ہین ہمکو
نہ شکوہ نہ ہرگز گلا ہے کسی کا

دکھاکر مجھے تیغ ابرو وہ بولے
یہ شمشیر ہے اور گلا ہے کسی کا

نہ اتنا کرو ظلم عاشق پہ ناحق
بتو دیکھو آخر خدا ہے کسی کا

جناب مولوی ابو المظفر شاہ محمد اسحاق صاحب جنون شاگرد جناب تیر بنارسی

مجھے حال سے اپنے دل کے ہے ظاہر — کہ یہ شیفتہ پھر ہوا ہے کسی کا
صدا یہ جو نالوں کی آتی ہے ہر دم — کہیں تم پہ دل آگیا ہے کسی کا

جناب شیخ جمال الدین صاحب جمال ساکن صدر بازار راجکوٹ

اٹھاتے ہو محفل سے کیوں مجھکو صاحب — بھلا میں نے کیا لے لیا ہے کسی کا

جناب منشی الٰہی بخش صاحب حامی گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

دل مبتلا مبتلا ہے کسی کا — یہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا
خدنگ نگہ آتے جاتے ہیں اکثر — مرا دل نشانہ بنا ہے کسی کا
سنبھالے رہو دل کو ہم یہ چلے ہیں — دعا کے لیے ہاتھ اٹھا ہے کسی کا
جہاں کچھ کہا خنجر جور کھینچا — بہت حوصلہ بڑھ گیا ہے کسی کا
ڈریں کس لیے کیوں کریں سجدہ جا کر — بت سنگدل کیا خدا ہے کسی کا
وہ کمسن جو بیٹھے تو چھیڑوں یہ کہکر — کبھی تم نے بھی دل لیا ہے کسی کا
اٹھاؤ گے صدمہ کوئی اور حامی — کئی دن سے پھر دل پھرا ہے کسی کا

جناب محمد حسن رضا صاحب حسن کاکوروی وکیل عدالت دیوانی شاہجہانپور

دل زار مونس بنا ہے کسی کا — مرا مدعی آشنا ہے کسی کا
مرے ذکر پر اُنسے کہتے ہیں دشمن — نہ سنتا اسے تم گلا ہے کسی کا
خبردار ای خواب شبہائے فرقت — ہمیں بھی خیال آگیا ہے کسی کا
ترے گھر سے اے بت نکلتا تھا کوئی — ہمیں آج دھوکا ہوا ہے کسی کا
برابر کی چوٹوں کا دیکھیں تماشا — پھر آئینے سے سامنا ہے کسی کا

جناب سید حسن مرتضی صاحب حسن ساکن عمادپور شاگرد جناب کوثر

وفا آج وعدہ ہوا ہے کسی کا — بر آیا دلی مدعا ہے کسی کا
نکلجائیں دل کے سب ارمان یا رب — شب وصل یہ مدعا ہے کسی کا
بنا کس کی تیر نگہ کا نشانہ — جو مجروح دل ہو گیا ہے کسی کا

یہ نیرنگ رنگ حنا کہہ رہا ہے | کہ آج آپ نے خون کیا ہے کسی کا
کدھر گم ہوئے جانے والے عدم کے | کہیں ڈھونڈھ حسرت پتا ہے کسی کا

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ بادی از مھکوان

اگر غیر سے دل ملا ہے کسی کا | تو اچھا یہاں بھی خدا ہے کسی کا
وہ کیون اسطرح منہ لپیٹے پڑے ہین | مگر قصۂ غم سنا ہے کسی کا
اگر کوئی کرتا ہے چرچا ہمارا | تو کہتے ہین یہان ذکر کیا ہے کسی کا
عدو سے حمید التجا کر رہے ہو | بھلا آسمان بھی ہوا ہے کسی کا

جناب سید امیر حسن صاحب حسن مارہروی نبیرہ و شاگرد جناب داور

بھلا مین جو بوسہ دل دون تو کیون دون | کبھی مین نے بوسہ لیا ہے کسی کا
حسن تمنے دل تو لگایا ہے لیکن | وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب محمد امین صاحب حیران از مارہرہ

سُنا ہی وہ دشمن ہوا ہے کسی کا | مقدر مگر پھر گیا ہے کسی کا
تمھاری ہی تو شوخیان دلربا ہین | تمھین پر تو دل آگیا ہے کسی کا
کسی کے دلون مین ہے رنجش کسی سے | کسی شخص سے دل ملا ہے کسی کا
ہمین کو ملی دولت عشق ازل مین | اجارہ بھلا امین کیا ہے کسی کا

جناب محمد حبیب اللہ خان صاحب حبیب متوطن قصبہ سکیٹ منصرم ریاست مندولی

دکھلاتے ہو کیون مجھکو تصویر لیلی | مرے دل مین نقشا کھنچا ہے کسی کا
مری قبر پر آکے حسرت سے بولے | بتایہ تو مدفن بنا ہے کسی کا

جناب منشی عبد الحمید خان صاحب حمید خلف جناب جمعدار فیض محمد خان صاحب

حمید ابتو روشن ہوا خوب تمکو | وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب محمد خلیل الدین صاحب خلیل شاہپوری اہلمد ڈگریات از سررشتہ ریوپور

نہ رکھنا دلا اس سے امید نیکی | بت بیوفا بھی ہوا ہے کسی کا
سنبھالے گا کب تک خلیل اپنے دل کو | کہین عشق بھی چھپ سکا ہے کسی کا

جناب شیخ غلام مرتضےٰ صاحب خادم از تھانہ بھون

محبت پر اڑی جو ناز ان سے خادم ۔۔۔ وہ ناآشنا آشنا ہے کسی کا

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی ؎

بلا سے جو دشمن ہوا ہے کسی کا ۔۔۔ وہ کافر صنم کیا خدا ہے کسی کا
دعا مانگ تو تم بھی اپنی زبان سے ۔۔۔ کہ پورا ہو جو مدعا ہے کسی کا
ادھر آ کلیجے سے تجھکو لگا لون ۔۔۔ تجھی پر تو دل آگیا ہے کسی کا
کسی کی تپش مین خوشی ہے کسی کی ۔۔۔ کسی کی خلش مین مزا ہے کسی کا
ذرا ڈالدو اپنی زلفون کا سایہ ۔۔۔ مقدر بہت نارسا ہے کسی کا
ہمیشہ اسے ہمنے منتے ہی دیکھا ۔۔۔ مگر دل بھی رنگِ وفا ہے کسی کا
تمھین اس سے کیا بحث کیون پوچھتے ہو ۔۔۔ کوئی تذکرہ ہو رہا ہے کسی کا
مری بزم مین آکے وہ پوچھتے ہین ۔۔۔ برا حال ہمنے سنا ہے کسی کا
ستم ہی کیے جاؤ ہم بھی ہین حاضر ۔۔۔ ہمین حوصلہ دیکھنا ہے کسی کا
بچے جان کس طرح تیری ادا سے ۔۔۔ قضا پر کہین بس چلا ہے کسی کا
مری التجا پر بگڑ کر وہ بولے ۔۔۔ نہین مانتے ہمین کیا ہے کسی کا
وہ کرنے لگے ہین قیامت کی باتین ۔۔۔ یہ سچ ہے تو بس فیصلا ہے کسی کا
سنا کرتے ہین چھیڑ کر گالیان ہم ۔۔۔ وگرنہ کوئی سر پھرا ہے کسی کا
بظاہر بجانے بجانے بجانے ۔۔۔ تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

جناب حکیم سید باقر علی صاحب دیوانہ متوطن قصبہ جیور ؎

پسیجا نہ دل رونے پر بھی ہمارے ۔۔۔ عجب سخت دل ہو گیا ہے کسی کا
جگر ٹکڑے ٹکڑے ہے دل پارہ پارہ ۔۔۔ تمھین حال معلوم کیا ہے کسی کا
توقع نہین اس سے مہر و وفا کی ۔۔۔ وہ ناآشنا آشنا ہے کسی کا

جناب منشی داؤد علی صاحب داؤد شاگرد جناب تسنیم امروہوی ؎

شراب اپنے داموں کی پی ہمنے زاہد ۔۔۔ اگر نہ کوئی اہمین کیا ہے کسی کا

جناب منشی سید احمد حسن صاحب ذکی از منڈاور

عبث اُس پہ دیتے ہو جان ای ذکی تم
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب حافظ سید رشید الدین عرف اچھے صاحب رشید لکھنوی شاگرد جناب ماہ

مصیبت مین دل مبتلا ہے کسی کا
کہ عشق آجکل ہوگیا ہے کسی کا

ہوئے کیسے شرمندہ آکر مسیحا
جو دیکھا مرض لا دوا ہے کسی کا

نہ ہرگز بتو باز آنا ستم سے
مگر یہ سمجھ لو خدا ہے کسی کا

جناب ابو المعالی محمد حبیب اللہ صاحب رمز محافظ دفتر محکمہ معتمد اعلیحضرت دکن

کہین شغل جور و جفا ہے کسی کا
کہین کام مہر و وفا ہے کسی کا

چڑھائے ہوئے ہین وہ اب تیغ ابرو
کوئی دم مین اب فیصلا ہے کسی کا

ہوا یہ شرف بعد مرنے کے حاصل
مری قبر پر نقش پا ہے کسی کا

جناب چودہری محمد صالح صاحب ساما رہروی

رسا کس پہ مائل ہوئے ہو غضب ہے
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب جیون سنگھ صاحب زیرک سرسور سیٹ ناہن

بتون سے عبث شکوے کرتا ہے زیرک
بھلا کون یہان آشنا ہے کسی کا

جناب جوالا ناتھ صاحب سعد از مقام کوہ آبو

قضا نے مرا جسم لاغر جو دیکھا
تو بولی کہ یہ نقش پا ہے کسی کا

جناب منیر الدین احمد صاحب سیاح متوطن موریٹھہ ریاست دربھنگہ

نہ عاشق کو اپنے کبھی جاکے دیکھا
بہت سخت دل ہوگیا ہے کسی کا

جناب مولوی عبد الاحد صاحب شاد لکھنوی منیجر چشمہ رحمت سکول غازیپور

حسینون سے بیجا گلا ہے کسی کا
کبھی ساتھ اُن سے نبھا ہے کسی کا

نہ کسطرح اُٹھ اُٹھ کے ہر بار بیٹھے
یہان دامن دل دبا ہے کسی کا

کیا آپ گستاخ پھر پوچھتے ہین
یہ کیون ہاتھ اتنا رسا ہے کسی کا

اجابت کہانتک سمیٹے گی دامن
بلند آج دست دعا ہے کسی کا

جسے انتہا کی سمجھتے ہو شہرت
وہ آغاز نشو و نما ہے کسی کا

شب غم اجل کی تمنا عبث ہے
کوئی وقت پر بھی ہوا ہے کسی کا

گمان جفا صاف ہوتا ہے دل کو
یہ انداز مہر و وفا ہے کسی کا

بچائے ہوئے اسکو اے سیل گریہ
مری آنکھون مین نقش پا ہے کسی کا

ڈرے کوئی کیون اس بت سنگدل سے
وہ بیداد گر کیا خدا ہے کسی کا

تصور مین پہرون ہی بیتی ہین باتین
خیال اسقدر بڑھ گیا ہے کسی کا

عبث ہم نہین چاٹتے ہونٹ اپنے
تصور مین بوسہ لیا ہے کسی کا

سمجھتا ہون جب نالے کرتا ہے کوئی
مری طرح یہ مبتلا ہے کسی کا

حسینون مین اسکے سوا اور کیا ہے
شکایت کسی کی گلا ہے کسی کا

چرانا نظر مجھسے غیرون سے ہنسنا
یہ انداز شرم و حیا ہے کسی کا

عبث ہے جو سمجھا ہین ہم اپنے دل کو
کبھی اپنے کہنا سنا ہے کسی کا

کرو شکر کسطرح جانبازیون کا
تمھارے لبون پر گلا ہے کسی کا

جسے لوگ شمشاد کہتے ہین اے بت
وہی بندہ باوفا ہے کسی کا

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری د

تجھے عشق اے دل ہوا ہے کسی کا
خدا کی قسم مبتلا ہے کسی کا

کہین شوق بیحد بڑھا ہے کسی کا
کہین کام شرم و حیا ہے کسی کا

جو گیسوئے پیچان مین دل کو پھنسائے
کچھ ایسا نہین سر پھرا ہے کسی کا

فقط اسلئے دل کو مین ڈھونڈھتا ہون
مجھے حال کچھ پوچھنا ہے کسی کا

کمی شوق مین ہو یہ ممکن نہین ہے
کبھی وصل سے دل بھرا ہے کسی کا

وفا غیر کے ساتھ ہم پر جفا ہے
اگر ہے تو اتنا گلا ہے کسی کا

بلاتا ہے قاصد کسیکا کسی کو
طلبگار پیک قضا ہے کسی کا

محبت مین ہے نفع و نقصان توام
بھلا ہے کسی کا برا ہے کسی کا

ہزارون ادائین تصدق ہوئی ہین
بگڑ کر اگر منہ بنا ہے کسی کا

محبت مین اے شیفتہ مت ہی جاؤ — سمجھ لو یہی مدعا ہے کسی کا

جناب محمد شبیر خان صاحب شبیر خلف احمد خانصاحب ساکن امروہہ

عبث شکوہ ناحق گلا ہے کسی کا — وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا
دم قتل منہ پھیر کر ہنس کے بولے — کسی شی کو دل چاہتا ہے کسی کا
مسیحائی کا انکو دعوی عبث ہے — کوئی مردہ زندہ کیا ہے کسی کا
جو آئینہ دیکھے تو ہو جائے سکتہ — عجب حسن حیرت فزا ہے کسی کا
ہوے تم تو شبیر خود انکے شیدا — پھر اب اسمین شکوہ ہی کیا ہے کسی کا

جناب محمد مراد علی صاحب شوق سندیلوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ذرا حال دیکھو نیا گل کھلا ہے — سر راہ مدفن بنا ہے کسی کا
ذرا گوش دل سے ادہر آکے سن لو — خدا جانے کیا مدعا ہے کسی کا
ہر اک گام پر حشر ہوتا ہے برپا — قیامت قد فتنہ زا ہے کسی کا
جہان مین نہین کوئی الفت سے خالی — کوئی مبتلا ہو رہا ہے کسی کا
مصیبت مین مونس نہ دیکھا کسی کو — کوئی حال کب پوچھتا ہے کسی کا
نہ آنا تھا اے شوق با تو نہین آ سکی — وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب منشی سید فضل حسین خان صاحب شاعر تعلقدار رئیس سندیلہ

یہ اے کفر و دین ماجرا ہے کسی کا — کسی کا صنم ہے خدا ہے کسی کا
قیامت کی رفتار آفت کی قامت — ستم ناز غمزہ بلا ہے کسی کا
مہر خ ہوا چرخ پر جب ہویدا — مین سمجھا کہ یہ نیچا ہے کسی کا

جناب محمد وجیہ الدینخان صاحب نشتر گلشن آبادی شاگرد جناب داغ دہلوی

عدو خوش نہو چار دن تم سے ملکے — یہ سمجھو پھر آخر خدا ہے کسی کا
نئے رنگ کی ہے طبیعت کسی کی — نئے طرز کا حوصلا ہے کسی کا
اُسے چاہ کی ایک آفت مین جان ہے — نشتر دل تبنگ آگیا ہے کسی کا

جناب منشی محمد عبد الرحمن صاحب شریف متوطن تبتور شاگرد جناب فائق

کرو شوق سے اُسکو پامال صاحب ❊ سرِ راہ مدفن بنا ہے کسی کا
نہو ایک دم دور پہلو سے کوئی ❊ شبِ وصل یہ مدعا ہے کسی کا
شرارت یہ کس دستِ چالاک نے کی ❊ شکستہ جو بندِ قبا ہے کسی کا

جناب احمد اشرف صاحب شرف امیٹھوی از جھالاواڑ

کریں التجا کیلئے ہم کسی سے ❊ وہ بُت توبہ توبہ خدا ہے کسی کا
کرم کے عوض ظلم کرتے ہیں ظالم ❊ شرف یہ طریقِ وفا ہے کسی کا

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ بھلوانپوری متصل مظفرپور

کوئی دم میں بس فیصلا ہے کسی کا ❊ تہِ تیغ دیکھو گلا ہے کسی کا
بھلا اُس سے دل کوئی کیونکر لگائے ❊ وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا
ستانا جہاں تک ہو صاحب ستاؤ ❊ مگر یہ سمجھ لو خدا ہے کسی کا
نہ چھوڑیں وفا ہمکو لازم یہی ہے ❊ کریں کیا جو دل بیوفا ہے کسی کا

جناب منشی کشن لال صاحب شاطر مقیم مظفرپور شاگرد جناب نیر بنارسی

ملادے تو ہی اے فلک اُس سے اُسکو ❊ کہ بگڑا ہوا ہمنقا ہے کسی کا

جناب سید ابن حسن صاحب شیدا محرر چنگی ساکن قصبہ اول ضلع متھرا

ترکتو امیدِ وفا اُس سے شیدا ❊ وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب سید اسحاق حسن صاحب شرر پیرزادہ مارہروی +

کرشمہ میں عشوہ میں اُس دلربا سے ❊ کرے ہمسری حوصلا ہے کسی کا

جناب سید محمد فضل حسین صاحب صوفی نائب محافظ خانہ کلکٹری مظفرپور شاگرد

یقیں ہے کہ مطلب ہو کچھ دل کا حاصل ❊ جو قبضے میں اب دل لگا ہے کسی کا

جناب بابو ہریش چندر صاحب طالب انٹرنس پاس شدہ ساکن ملک پنجاب

عدو سے ملے گا کہ طالب سے اپنے ❊ سنیں ہم بھی اب قصد کیا ہے کسی کا

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

خدنگ آہ کیسا لگا ہے کسی کا ❊ کلیجا ہی بس جانتا ہے کسی کا

شب ہجر مین ایسے نالے کیے ہین
جگر منہ کو آ گیا ہے کسی کا

کہا رعدو مین وہ سوتے ہین غافل
انھین کیا خبر حال کیا ہے کسی کا

سمجھ کر ذرا جائیے گھر عدو کے
سر راہ لاشہ پڑا ہے کسی کا

مسلمان و کافر ہین سب اسکے طالب
وہ بت ہے کسی کا خدا ہے کسی کا

لٹا جب سے میرا دل حسرت آگین
بھرا گھر کہین یون لٹا ہے کسی کا

اجل آئی دلخواہ خوشس کیون نہین
دعا ہو کے کوسا لگا ہے کسی کا

کہا تھا نہ جاؤ انکے کوچے مین لیکن
یہ دل کب کہا مانتا ہے کسی کا

مرے کل کی آہون نے کی دل مین گرہ
کہ وا آج بند قبا ہے کسی کا

نہ نکلا ترے دل سے ظالم نہ نکلا
یہ کینہ بھی کیا مدعا ہے کسی کا

میان آپکے رخ سے ہے صاف عابد
کہ دل آپ کا مبتلا ہے کسی کا

جناب مولوی کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل اسکول چارسدہ

کسی زلف مین دل پھنسا ہے کسی کا
جگر قید غم مین پڑا ہے کسی کا

بھلا پند کیا کارگر اسکو ہو گی
کسی پر دل آیا ہوا ہے کسی کا

ستاؤ نہ دل کو خدا سے ڈرو کچھ
یہ نازون کا پالا ہوا ہے کسی کا

وہ کہتے ہین دل میرا لیکر ادا سے
بھلا ہمنے کب دل لیا ہے کسی کا

عبث جان دیتے ہو عشرت تم اوس پر
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب منشی کوڑی سنگھ صاحب عاقل امروہوی خلف چودھری بدھ سین

وہ خنجر اٹھا کر یہ کہتے ہین مجھ سے
اسی ہاتھ مین فیصلا ہے کسی کا

شب وصل بولے وہ تیور بدل کر
بتائے تو کیا مدعا ہے کسی کا

جناب محمد عبد الغفور صاحب غفور قادری الحسینی غازیپوری شاگرد جناب شاد

بجا ہے اگر ہو مرا حال ابتر
دل ناتوان مبتلا ہے کسی کا

بھلا مین تمھاری شکایت کرونگا
مریجان یہ افترا ہے کسی کا

غفور اب تو کہتا ہے ہردم وہ ظالم
مری تیغ ہے اور گلا ہے کسی کا

جناب مرزا عبدالمجید صاحب قتیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

گذر دل میں پھر آج کیا ہے کسی کا
جو اُجڑا ہوا گھر بنا ہے کسی کا

لگاتے تو ہو ہنسکے ہاتھوں میں مہندی
مگر حال بھی کچھ سنا ہے کسی کا

غش آنے لگا ہمکو موسیٰ کی صورت
اودھر رُخ سے پردہ ہٹا ہے کسی کا

عبث اس سے امید لطف و کرم ہے
فلک بھی بھلا آشنا ہے کسی کا

نہ کیوں درد زائل ہو بیمارِ غم کا
کہ سینے پہ دستِ شفا ہے کسی کا

جناب مولوی قطب الدین صاحب نگار غازیپوری شاگرد جناب شاد لکھنوی

نگار ان دنوں مبتلا ہے کسی کا
دل و جان سے شیدا ہوا ہے کسی کا

یہ جانِ حزیں چھپ رہی آنکھوں میں
دل زار پھر مبتلا ہے کسی کا

شبِ وصل کیوں اسقدر مضمحل ہو
مگر کچھ خیال آگیا ہے کسی کا

کھلی ہیں پسِ مرگ عاشق کی آنکھیں
مگر راستا دیکھتا ہے کسی کا

جناب شیخ حسن علی صاحب فرط گورکھپوری شاگرد جناب جلیل مانکپوری

کہیں جذبِ دل کھینچ لائے الٰہی
طلبگار کوئی ہوا ہے کسی کا

مرادِ دل وہ رکھتے ہیں ہر وقت آگے
یہ حیرت زدہ آئینہ ہے کسی کا

جناب نصیر الدین احمد صاحب فریاد ازاوجین

ابھی تم مریں جان جگر تھام لیتے
کہاں حال فرقت سنا ہے کسی کا

وہ آمادہ ہیں سننے کو غرضِ مطلب
کرم اب کسی پر ہوا ہے کسی کا

وفا کی عبث آرزو ہے وہ ہرگز
نہوگا نہ اب تک ہوا ہے کسی کا

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی وائس پریسیڈنٹ کیننگ کالج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب

عبث روز محشر گلا ہے کسی کا
طرفدار اے دل خدا ہے کسی کا

ملے کسطرح بزم میں آنکھ مجھ سے
دہاں غیر سے دل ملا ہے کسی کا

تمہیں جان و ایمان و دل دیدیا ہے
کہو سچ کہ کیا حوصلہ ہے کسی کا

ہو ساتھ اشکوں کے آتا ہے پیہم
ترے غم میں دل خون ہوا ہے کسی کا

وہان وصل دشمن کی ہوتی ہے شادی یہان آج ماتم بپا ہے کسی کا
کبھی نالہ کرنا کبھی آہ کرنا یہی ہجر مین شغل ہے کسی کا
تجسس تو بیکار ہے اے قمر اب کبھی دل بھی کھو کر ملا ہے کسی کا

جناب محمد ابراہیم صاحب تبسم دوست متوطن معسکر بنگلور

تہِ تیغ قاتل گلا ہے کسی کا کوئی دم مین اب فیصلا ہے کسی کا
یہ پوچھینگے ہم باتون باتون مین انسے کبھی تم نے بھی دل لیا ہے کسی کا

جناب محمد عطا حسین صاحب قیس مصطفےٰ پوری شاگرد جناب

جوانی پہ اترایئے گا نہ ہرگز رہیگا نہ جوبن رہا ہے کسی کا
وہ کیا جسکے دل مین نہین بوئے الفت وہی دل ہے جو مبتلا ہے کسی کا

جناب میمن قاسم سیٹھ صاحب قاسم ساکن شہر راجکوٹ

اوٹھایا ہی کوہِ الم ہے سر پر بھلا ایسا بھی حوصلا ہی کسی کا

جناب سید عبد القدوس صاحب قدسی شاگرد جناب امی انبگلو

اٹھایا ہی یہ طرز شیون جو بلبل کہین تو نے نالہ سنا ہی کسی کا

جناب شاہ محمد یعقوب صاحب قمر مظفر پوری شاگرد جناب

عبث یار اس جوانی پہ اترا رہیگا نہ جوبن رہا ہے کسی کا

جناب منشی شیخو میان صاحب کوکب شاگرد جناب حاور فرح

یہ کیون آج غنچو نمین خندہ زنی ہے گذر باغ مین کیا ہوا ہے کسی کا

جناب فقیر بخش صاحب گلشن طالب العلم سکنڈ کلاس ہائی اسکول اوناؤ

مجھے رستے ہو ہر گھڑی یار کو سنو تو ذرا کیا مدعا ہے کسی کا

جناب حافظ محمد سردار احمد خان صاحب گہر متوطن امروہہ

بگڑتے ہو یون سنکے ذکر جفا کو تمہین کیا یہان تذکرا ہے کسی کا
گہر جیسے بدنام الفت مین تم ہو بھلا ایسا چرچا ہوا ہے کسی کا

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب امیر مینائی

تعشق ہمین نے کیا ہے کسی کا ہمین مرتے ہین ہمین کیا پڑی کسی کا
خدا جانے کیسی کشش ہے تو مین کہ بے دیکھے دل آ گیا ہی کسی کا
ادھر تیغ جانان نے سر کو جھکایا ادھر شوق مین سر جھکا ہی کسی کا
وفا و جفا کا مزاج آج آیگا مرا دل ہے اور سامنا ہے کسی کا
مری خاک بھی سیدھی کی فلک نے کوئی یون بھی دشمن ہوا ہی کسی کا
پس مرگ بھی یہ ادب تھا ہمارا کہ آنے کی لاشہ اٹھا ہی کسی کا
بنے گا نہ تدبیر سے کام بگڑا مقدر کا لکھا مٹا ہے کسی کا
خیال معاصی نہین ماہ ہمکو کہ محشر کے دن آسرا ہے کسی کا

جناب محمد عبد المجیب صاحب مقصور گورکھپوری شاگرد جناب یار

ارادہ ہے قتل کیا ہے کسی کا جو سر شوق مین جھک گیا ہی کسی کا
کسی کے ہی دست خالی سے ثابت کہین خون ناحق کیا ہی کسی کا
ہے شین شادی و عیش و آرام سے ہم مرے دل مین غم آ گیا ہے کسی کا
کہان فاتحہ اب پڑھے کوئی جاکر نشان لحد مٹ گیا ہے کسی کا
کلیجا کوئی تھام کر آج بیٹھے کہ نالہ فلک پر گیا ہے کسی کا
گئے حسرت دل جو پہلو سے لیکر عوض اوسکے ارمان بھرا ہے کسی کا
کسی نے مجھے نام لیکر پکارا کرم مجھپہ اتنا ہوا ہے کسی کا
حسینون سے مقصور بچ کر تو رہنا کسی نے یہان دل لیا ہے کسی کا

جناب مولوی سید آل نبی صاحب مضطر دہلوی حال وارد

بھلا غیر سے اوسنے کر لی لڑائی یقین ہے مقدر لڑا ہے کسی کا
وہ کہتے ہین دل لیکے کیون پڑ گئے ہم خریدی ہوئی شے مین کیا ہی کسی کا
قیامت ہے اوسکا شب وصل کہنا ستانے مین کیا فائدا ہے کسی کا
وہ بیٹھے ہین بیت جو صورت بنائے کہ جیسے انھین غم ہوا ہے کسی کا
سنا کر مجھے جانب غیر دیکھا لی مری بزم مین کام کیا ہی کسی کا

چلے کسطرح جوہر تیغ مضطر | کہ یہان دھیان ہر دم ہے ادا کا کسی کا

جناب موسی بھائی صاحب آل گھڑی ساز شاگرد جناب [illegible]

ادھر تیر مژگان کو ہر دم ہے جنبش | ادھر دل نشانا بنا ہے کسی کا

مری قبر پر آکے غیرون سے بولے | یہ تازہ ہی مدفن بنا ہے کسی کا

جناب محمد وزیر الدین محمودی صاحب مہر شاگرد جناب شیفتہ

عجب حال حیرت فزا ہے کسی کا | مچھری ہے کسی کی گلا ہے کسی کا

کسی کے لبون پر ہے مہر خموشی | کسی بزم مین تذکرا ہے کسی کا

یہ تقدیر میری کہ گردش مین ہے [illegible] | تصدق فلک مین کیا ہے کسی کا

وہان زیب و زینت [illegible] | یہان لب پہ دم آگیا ہے کسی کا

وہی بے رخی کی ہین پھر [illegible] | [illegible] بھی ہو حال کیا ہے کسی کا

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب [illegible]

وہ کہتے ہین آئی ہے بوے محبت | مقرر کہین دل جلا ہے کسی کا

یہ شوخی تو دیکھو کہ کہتے ہین ہنسکر | گیا دل کہین بھی ملا ہے کسی کا

کسی کی یہ تیغ نگہ کہہ رہی ہے | کہ اک وار مین فیصلا ہے کسی کا

جناب لالہ موہن لعل صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب [illegible]

بھری بزم سے ہم نکالے گئے ہین | جناب آج ہمسر ہوا ہے کسی کا

وہ آنکھون سے آتے ہین دل مین [illegible] | یہی ایک کیا [illegible] کسی کا

جناب شیخ کریم بخش صاحب مسرور شاگرد جناب [illegible]

سلتے ہو [illegible] کیون [illegible] | یہ بازو تمہارا پالا ہوا ہے کسی کا

کیا ترچھی چتون سے آنکھون کو [illegible] | اشارہ بھی خنجر بنا ہے کسی کا

چھپاتے ہو کیون اسکو محرم مین اپنا | یہ جوبن ابھارا ہوا ہے کسی کا

تلاش اسکی مسرور بے فائدہ ہے | گیا دل بھلا کیا ملا ہے کسی کا

جناب سید مقبول حسین صاحب مقبول ساکن قصبہ [illegible]

ہمیشہ سر ہی کچرری اسکی طرہ ہر | اعلائے فلک [illegible] ہے کسی کا

جناب محمد دستگیر صاحب [illegible] لازم [illegible]

یہ اٹھتا ہے جو دود درد آہ [illegible] | جگر کیا نشانہ ہوا ہے کسی کا

جناب محبوب جان صاحب مفلس ساکن [illegible]

محبت سے تم جیتے ہو مفلس | وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب نکہت

عدو لطف پا سکنے ناز [illegible] | بھلا وہ ستمگر ہوا ہے کسی کا

[illegible] اس سے باہر نکلتا نہین ہے | ترا تیر بھی تو مدد ہے کسی کا

کوئی غیر کے ساتھ ہی پی رہا ہے | لہو غم سے دل ہو رہا ہے کسی کا

خفا ہوتے ہو تم جو ذکر جفا پر | ابھی نام مینے لیا ہے کسی کا

لیے جاتے ہو دل تو صفائی کرتا | یہ بازون کا پالا ہوا ہے کسی کا

خوشامد غیرون سے یون مرتکب ہین | کبھی تمنے کہنا کیا ہے کسی کا

جو کرتا ہے اپنی طرح سے جفائین | فلک تو بھی معشوق کیا ہے کسی کا

ہوئی کیون نہ شب وصل جب [illegible] | تمہین کیا خیال آگیا ہے کسی کا

شب ہجر کا ماجرا کچھ نہ پوچھو | جگر منہ کو آگیا ہے کسی کا

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب [illegible] وکیل دہلی شاگرد جناب [illegible]

کوئی مہ جبین [illegible] ہے کسی کا | کوئی حلق مین مبتلا ہے کسی کا

جگہ ہے دل کی [illegible] | کہان محبت ایسا رہا ہے کسی کا

نظر پڑ گئی جسکی دیوانہ تھا وہ | کہ جوبن جوانی ملا ہے کسی کا

اسی نور کی ساری جلوہ گری ہے | کسی کا ہی وہ بت خدا ہے کسی کا

چلو تمہین خلوت مین بخوف [illegible] | چلے دور اب خوف کیا ہے کسی کا

مٹے ہین ہم وہ سا محبت کا [illegible] | وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب کنور بابو [illegible] گوری سہائے صاحب [illegible]

کبھی وقت کہنا کیا ہی کسی کا — وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا
حنا کو یہ پوچھا کہ یہ کیسی ہے — کہا ہنس کے یہ خونبہا ہے کسی کا
کئے مرتے ہیں آپ تسمین ناحق — کسی کی ہے تیغ اور گلا ہے کسی کا

جناب مولوی محمد نصیح اللہ خاں صاحب نصیح شاگرد جناب داغ

فراق و شکایت کے دفتر کھلے ہیں — کہ اب حشر میں سامنا ہے کسی کا
یونہی ہیں سے پہلو میں بیٹھے ستمگر — او عوضے تو سب فیصلا ہے کسی کا

جناب منشی غلام قادر صاحب نیر مدرس ہندوستانی اسکول

نہ پوچھو یہ کیا بے کلی حالت دل کی — سبب ... ادا ہے کسی کا

جناب الطاف حسین صاحب وحشت شاگرد جناب مضطر

تماشا ہے قتل میں اپنی موت آنا — کسی کا ہے خنجر گلا ہے کسی کا
وہ حوران جنت کی ہو جس آشنا میں — تپ ہجر سے دل جلا ہے کسی کا
جب اپنا دل تم کو کرنا ہے وحشت — بھلا وہ ستمگر ہوا ہے کسی کا

جناب عبد القادر خاں صاحب خلف عبد الرحیم خاں صاحب نقشا وکیل

چھپا بھید ہم پر کھلا ہے کسی کا — کہ وا آج بند قبا ہے کسی کا
تڑپتا مرا دیکھ کر ہنس رہے ہیں — کوئی مر رہا ہے مزا ہے کسی کا
چھپاتے ہو جسے یہ سمجھو تو دل میں — کہیں راز الفت چھپا ہے کسی کا

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

یہ کیا ہی جو تو مبتلا ہے کسی کا — حسینوں کو لایا دل سوا ہے کسی کا
جو رہتی ہے عشاق سے لن ترانی — وہ بت کیا جہاں میں خدا ہے کسی کا
چھپائے کوئی لاکھ کیا اس سے دل کا — کہیں اٹھتا جوبن چھپا ہے کسی کا
پگھل جائے وہ بھی جو پتھر کا دل ہے — کبھی تم نے نالہ سنا ہے کسی کا
برائی کیسے جلائے عاشق سے اپنے — اگر تجھ سے ہی میں بھلا ہے کسی کا
جہاں تک ہو ممکن جفا میں کیے جا — کہ دل یار درد آشنا ہے کسی کا

نتیجہ یہ الفت کا ہے دشمن جان بنا — زبان پر کسی کی گلا ہے کسی کا
ہمیں دونا ہوں محفل میں آنکھ لڑائی — کوئی بگڑے کیوں ہمیں کیا ہے کسی کا
ارے دل دیا کسکو ای مائین ... — وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب مہر گدیال صاحب یاد شاگرد جناب شاد

وہ کہتے ہیں بیجا گلا ہے کسی کا — ابھی تم نے کب دل لیا ہے کسی کا
یہ ... نقط شوخیاں ہیں — کہیں دل بھی چوری لیا ہے کسی کا
زمانے نے کیوں پھیر لیں مجھ سے آنکھیں — مگر مجھ سے دل پھر گیا ہے کسی کا
... — کوئی تیر کب پھر گیا ہے کسی کا
... — نہیں ننگ یاد آگیا ہے کسی کا

جناب سید محمود علی صاحب یاور موسوی شاگرد جناب ...

محبت دل میں کر خیال نکالو — یہ گھر کیسا اجڑا پڑا ہے کسی کا
تری نیچی نظریں یہ کہتی ہیں مجھ سے — ابھی تم نے دل لے لیا ہے کسی کا
یہ پوچھو کیوں بیقراری ہے تمکو — مگر کوئی نالہ سنا ہے کسی کا

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب تیم از شفاخانہ ...

وہ مضطر ہے کیوں ہو جگر کیوں ہے تھامے — قیامت ہی نالہ رسا ہے کسی کا
نکلنا تنگی سے مری دل کی سادی — کھلا آج بند قبا ہے کسی کا

جناب سید یاور حسین صاحب یاور سونی پتی شاگرد جناب ...

چھپاتا ہے کیوں اپنے دامن کو قاتل — کہیں خون ناحق چھپا ہے کسی کا
مرا دل وہ لیتے ہیں جور و جفا سے — کہیں یوں بھی سودا ہوا ہے کسی کا

جناب سید محمد یوسف صاحب یوسف شاگرد جناب نیر

مداوا نہ کر اسکا اوی مسیحا — کہ زخم جگر لا دوا ہے کسی کا

جناب منشی محمد صفدر علی خاں صاحب اصغر شاگرد جناب آسی ...

لہو میں ... ملا ہے کسی کا — جو شوخ اتنا رنگ حنا ہے کسی کا

وہ ہیں نشۂ حسن سے چور اے دل — اُنھیں کیا خبر حال کیا ہے کسی کا
ابھی ہیں وہ کم سن سلیقہ ہی کیا ہے — وہ کیا جانیں کیا مدعا ہے کسی کا
مری ساتھ رہکر تو کی بیوفائی — یہ دل کسطرح ہو گیا ہے کسی کا
مجھے روتے دیکھا تو وہ ہنس کے بولے — یہ بیشک ستایا ہوا ہے کسی کا
یہ نالے جگر دوز سنتے ہیں کیونکر — ہمیں بھی تو دل دیکھنا ہے کسی کا
اگر مان لیں آپ کچھ بھی نہیں ہے — بہت کچھ نہیں مدعا ہے کسی کا
کیا جھوٹا وعدہ بھی آنیکا اُسنے — تو ہاتھوں سے دل اڑ چکا ہے کسی کا
یہ کمبخت دل ہی کے سب ہتکنڈے ہیں — ہمیں ناز اوٹھانا پڑا ہے کسی کا
دیا ہے جو دل جان بھی لاؤ دیدو — تقاضا ہی ہو رہا ہے کسی کا
تم اُس بیوفا پر نہ دو جان اصغر — وہ نا آشنا کب ہوا ہے کسی کا

جناب منشی حسین الدین احمد صاحب اثر شاگرد جناب آہ

سمجھتے نہیں تم خدا ہے کسی کا — مری جان ستانا برا ہے کسی کا
ہزاروں مٹے ہیں ہزاروں مٹینگے — یہی بانکپن کہہ رہا ہے کسی کا
بری ہوتی ہے آگ اُلفت کی پیارے — وہی جانے جو مبتلا ہے کسی کا
گرے خرمن دل پہ کیونکر نہ بجلی — تبسم غضب ڈھا رہا ہے کسی کا
مری گل کو تو جانے ہی سے مطلب — خبر کیا گریبان پھٹا ہے کسی کا
یہ حیرت ٹپکتی ہے کیوں آئینے سے — مگر سامنا ہو گیا ہے کسی کا
سمجھتا ہے کیا میرے نالے کو گردوں — اسی سے جگر جل گیا ہے کسی کا

جناب ولایت حسین عرف چھورا خانصاحب اختر

ذرا تو ہی انصاف سے کہدے ناصح — بھلا دل پہ قابو ہوا ہے کسی کا
بتاؤں میں کیا پوچھتے کیا ہو مجھسے — مجھے یاد جو مدعا ہے کسی کا

جناب سید اختر حسین صاحب اختر طالب العلم درجہ اول جوبلی اسکول

مجھے دیکھتے ہیں بہت مضطرب جب — تو کہتے ہیں یہ مبتلا ہے کسی کا

جناب لکھوری شیونندن پرشاد صاحب بہار کوروی

زمین آسماں کا ہے فرق اے ہمنشین — بھلا چرخ کب آشنا ہے کسی کا
بہار اُس سے تیری بعاشق کرے الفت — وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب مولوی عبد الحسین صاحب بیقرار خلف جناب شاعر

مزاج آج بگڑا ہوا ہے کسی کا — خدا جانے کیوں منہ بنا ہے کسی کا
یہانتک تو ہیں بیقرار اُنکے ارماں — کہ وا آج بند قبا ہے کسی کا
اجل آئے یا خود وہ تشریف لائیں — شب ہجر یہ مدعا ہے کسی کا

جناب حاجی میر تجمل حسین صاحب تجمل چشتی نظمی پھلواری

خبر آج تک اُس ستمگر کو نہیں کچھ — یہاں حال کیا ہو رہا ہے کسی کا
ستاتے تو ہو اسقدر اے بتو تم — مگر یاد رکھو خدا ہے کسی کا
اثر میرے نالے نے شاید کیا ہے — کہ دل مضطرب ہو گیا ہے کسی کا
حبیب خدا آپ ہیں یا محمد — کہاں رتبہ یہ ہوا ہے کسی کا
وہ ڈرتے ہیں تصویر سے آئینہ میں — تماشہ یہ حیرت فزا ہے کسی کا
جب اوس پہ مرتے ہو تم اے تجمل — وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب فائق چشتی نظمی لکھنوی

نہیں ہے یہ خورشید تابان فلک پر — بعینہ رخ پر ضیا ہے کسی کا
نہیں میرے قابو میں دل میرا فائق — کہ کمبخت یہ مبتلا ہے کسی کا

عالیجناب راجہ مرہر دت صاحب بہادر نگین

بھلا وہ بت بیوفا ہے کسی کا — وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا
اُڑاتا ہے قاتل کہہ کہہ کے مجھکو — یہ تلوار ہے اور گلا ہے کسی کا
کوئی ذبح کرتا ہے تیغ ستم سے — گلا زیر تیغ جفا ہے کسی کا
ذرا دیکھ کر کھولنا بال دلبر — تری زلف میں دل پھنسا ہے کسی کا
دم نزع دیدار آکر دکھا دو — دم آنکھوں میں اٹکا ہوا ہے کسی کا

ادا مین غضب شوخیان مین قیامت
شب وصل کیا پوچھنا ہے کسی کا

بنا ہے دل کی طرح اپنے کو لیکن
کسی پر جو دل آگیا ہے کسی کا

اثر تو فلک سے اتر آئے ادا
بلند آج دستِ دعا ہے کسی کا

مجھے ان کی پا بوس سے یقین ہے
نظر تیری دل گر رہا ہے کسی کا

کہو تاب دیدار لاؤنگا کیونکر
قیامت کے دن سامنا ہے کسی کا

کہون کیا بیا اپنے دل کو مین یکسر
عدو ہی مرا آشنا ہے کسی کا

حضرت ریاض

اگر ان لبون پر گلہ ہے کسی کا
تو بیجا بھی شکوہ بجا ہے کسی کا

جبین جوش مین سر جھکائے ہوئے ہے
وفا آج وعدہ ہوا ہے کسی کا

وہ جوبن غضب سر اٹھائے ہوئے ہے
بہت تنگ بند قبا ہے کسی کا

وہ خود چاہتے ہین کہ کوئی ستالے
ستانا نہ دیکھا ہے کسی کا

سلامت ہین یہ دست گستاخ اپنے
تو جھوٹا بھی عہد وفا ہے کسی کا

وہ کیون اٹھ کے محفل سے خلوت مین آئے
وہ کیا جانین کیا مدعا ہے کسی کا

بنا وصل کا ہے نشانی رہیگا
وہ چھلا جو چوری گیا ہے کسی کا

کوئی گود مین جھپ سے آہی گیا ہے
تصور مین جب بندھ گیا ہے کسی کا

ریاض اور ہی رنگ مین مست ہین
نشا آج پیالا پیا ہے کسی کا

جناب منشی مادھو صاحب رزم سراج پوری

نہ آئے دم نزع وہ تو گلہ کیا
مصیبت مین کوئی ہوا ہے کسی کا

خدا کے لیے رخ سے زلفین ہٹا لو
پریشان دل ہو رہا ہے کسی کا

نہ رکھ آرزو اس سوا اہل وفا کی
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جوانی مین کیا حال ہوگا ابھی
لڑکپن غضب ڈھا رہا ہے کسی کا

جناب منشی رسول بخش صاحب زائر سوداگر گورکھپوری

مرے دل کی حالت وہی جانتا ہے
کہ جو دل کہین مبتلا ہے کسی کا

ذرا ناز سے چلکے ٹھوکر لگا دو
سر راہ لاشہ پڑا ہے کسی کا

وفادار عہد شباب اے حسینو
نہوگا نہ اب تک ہوا ہے کسی کا

کبھی صور کر دون جگا دیتے آکر
کہ بخت آجکل سو گیا ہے کسی کا

وہ ہنس ہنس کے کہنا کسی ناز سے یہ
ہمین دل پڑا مل گیا ہے کسی کا

اب امید کیا اس سے کیون ان سے رازی
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب سید خواجہ معین الدین صاحب چشتی معروف بہ خواجہ پیر سلام

تصور سے دل گھر بنا ہے کسی کا
یہ آئینہ جلوہ نما ہے کسی کا

زمانہ کا اس شوخ مین بھی چلن ہے
کسی کا عدو آشنا ہے کسی کا

کسی سے جو پوچھا تو بولے مجکو پتا
بتاؤ تو اب حال کیا ہے کسی کا

ملے گا کوئی حور کے بدلے ہمکو
قیامت کے دن فیصلا ہے کسی کا

بچے دیگا تو دونو فرقت ہی دیگا
سوا اسکے کیا حوصلا ہے کسی کا

سلام اب کیون ضبط گریہ ہے ممکن
کہ کوئی عجب آزما ہے کسی کا

جناب احمد حسین صاحب ساغر گوپاموی شاگرد جناب مضطر

تصور جو صبح و مسا ہے کسی کا
مرے دل مین گھر بن گیا ہے کسی کا

تری یاد و آرزو ہے کسی کی
تمنا مدعا ہے کسی کا

جناب عبد الصمد خان صاحب تسنیم برادر خورد و شاگرد جناب رافت

دلا تو عبث مبتلا ہے کسی کا
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

کس امید پر حال دل مین سناؤن
کبھی تم نے دکھڑا سنا ہے کسی کا

نہین دست نازک مین مہندی کی رنگت
یہ تم نے کلیجا ملا ہے کسی کا

مرے حال پر ہے یہ کیسی عنایت
مگر اونکو دھوکا ہوا ہے کسی کا

تسنیم اس سے چشم عنایت عبث ہے
نہوگا نہ وہ بت ہوا ہے کسی کا

جناب کرشن لال صاحب شوق ماسٹر سنٹرل کالج رتلام

شب ہجر مین کوئی کس کس کو روئے
جو دل ہنس گیا دم خفا ہے کسی کا

نہ پوری ہوئی گردشِ چشمِ جاناں
کہ اتنے میں بس فیصلا ہے کسی کا

دوا کی نہ تکلیف دو اے طبیبو
کہ دردِ جگر جو لگا ہے کسی کا

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق مقیم بمبئی

سرِ بزم خون ہو رہا ہے کسی کا
کہ دشمن کے پاس آشنا ہے کسی کا

شبِ غم کا احوال سنکر وہ بولے
فسانہ یہ ہمنے سنا ہے کسی کا

فدا اسپہ صدیق ہوتے ہو کیا تم
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب محمد نعیم الحق صاحب فتحپوری شاگرد جناب غم

نہیں دل میں سوراخ بے وجہ اے عدو
کوئی تیر اسپر لگا ہے کسی کا

جناب ظہیر الدین صاحب ظہیر

یہ اچھا ہے تو بھی تو اچھا ہے ستمگر
وفادار ہونا برا ہے کسی کا

گوارا ہے جو کچھ گوارا نہیں ہے
مجھے پاس کیا جا کہا ہے کسی کا

وہ زانو پہ کیوں سر جھکائے ہوئے ہیں
مگر خون سر پر چڑھا ہے کسی کا

جناب عبدالرحیم صاحب عاصی ملکینسیر متوطن سعیدون

محمد پہ گر دل فدا ہے کسی کا
قیامت میں پھر خوف کیا ہے کسی کا

جناب بابو شیخ قدرت علی صاحب قدرت سہورنی

کبھی کوئی قدرت ہوا ہے کسی کا
جو شکوہ یقین وفا ہے کسی کا

جفا کرکے بت یوں نہ نازاں ہیں اتنے
کہ کوئی نہیں تو خدا ہے کسی کا

عیاں ہے یہ صورت سے قدرت کی اس کے
کہ تو ہو نہ ہو مبتلا ہے کسی کا

عالیجناب حضور نواب محمد سعید علیخان صاحب [illegible]

مرے دل میں ارمان ہے ہر کسی کا
خیالِ محبت جما ہے کسی کا

کسی تیغ ابرو کا زخمی ہے کوئی
کوئی نیمجان ہو گیا ہے کسی کا

ہمیشہ سے مشتاق زنجیر کا ہے
تری زلف سے سلسلا ہے کسی کا

بہت درد سے ہے تڑپتا مرا دل
کوئی تیر مژگاں لگا ہے کسی کا

بہت دیر سے آج بو آ رہی ہے
دلِ زار بیتاب جلا ہے کسی کا

مقدر ہی تقسیم کوچے میں تیرے
بھلا ہے کسی کا برا ہے کسی کا

یہ ردیا یہ بازی تھی یاد اسکو
وہ بیتک سکھایا ہوا ہے کسی کا

مجھے بیقراری سے اپنی ہے خفا
دلِ زار پھر مبتلا ہے کسی کا

جسے دیکھ کر زرد خورشید بھی ہے
بھلا ایسا رخ پُر ضیا ہے کسی کا

حنا کا بہانہ کیا تونے ظالم
ترے ہاتھ سے خوں بہا ہے کسی کا

منور جو ہو لوٹنا لوٹ لو تم
کہ نخل امید اب پھلا ہے کسی کا

جناب شیخ کریم بخش صاحب ماہر سوداگر گورکھپوری

دل غیر میں گھر بنا ہے کسی کا
وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جگر کو مسلنا کلیجے کو ملنا
یہی ہر گھڑی مشغلا ہے کسی کا

کہا حال قاصد نے سب آکے بولے
سنیں گے نہ ہم یہ گلا ہے کسی کا

تب رہتے ہیں ہم تصور میں ہر دم
ہمیں عشق پھر ہو گیا ہے کسی کا

ستم کی شکایت جو کی ہنسکے بولے
کوئی ایسے مبتلا ہے کسی کا

جناب منشی محمد عبدالمجید صاحب مجید کیرتپوری

اگر تو نہیں آشنا ہے کسی کا
تو کیا تو ادائے محبت ہے کسی کا

پھروں کیوں نہ ہاتھوں میں تھامے جگر کو
کہ پیکاں یہاں رہ گیا ہے کسی کا

اشارہ سے ابرو کے کہتا ہے قاتل
یہ تلوار ہے اور گلا ہے کسی کا

خفا ہو کے بولے جو دل اس سے مانگا
مرے پاس کیا کچھ دھرا ہے کسی کا

وہ کیوں شانہ کرتے ہیں زلفوں میں کھولے
کہ دل ان میں الجھا ہوا ہے کسی کا

جناب محمد شفیع الدین صاحب محشر از [illegible]

نہ دے دادِ محشر کو داد الٰہی
مگر منہ تو فق ہو گیا ہے کسی کا

رقیبوں نے سو مرتبہ منہ کی کھائی
ہمیں تھے جو بوسہ لیا ہے کسی کا

تو نہیں کرنے دیتے مجھے کیوں
شکایت کسی کی گلا ہے کسی کا

سنائیگا جو تم بات ان جا کے محشر | کبھی کا اوس سے بنا ہی کسی کا

جناب پنڈت شیام لال صاحب منیر سیکنڈ ماسٹر سٹی اسکول

لیا تو ہی دل اسکو ضایع کرنا	یہ نازون کا پالا ہوا ہے کسی کا
منیر اوس سے شکوہ عبث جور کا ہے	وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

جناب نسیم

جفا سے تو نقصان کیا ہے کسی کا	بت سنگدل کیا خدا ہے کسی کا
کہین بت شکو زرا ہے کسی کا	دہن آج او ترا ہوا ہے کسی کا
خط غیر خوش ہوکے وہ پڑہ رہی ہے	جو پوچھا تو ہنس کر کہا ہے کسی کا
شب ہجر کا ماجرا کچھ نہ پوچھو	جگر منہ کو آ گیا ہے کسی کا
لیا ہے جو دل تو حفاظت سے رکھنا	یہ نازون کا پالا ہوا ہے کسی کا
ہوئے کیون شب وصل چپ بیٹھے غمگین	تمھین کیا خیال آ گیا ہے کسی کا
نسیم اونکی محفل مین پہونچا تو بولے	ہوا کہا دیا کام کیا ہے کسی کا

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب آجی کلرک دیوسری ازمین لمبار

بھلا اب یہ شیدا ہوا ہے کسی کا	نہین دل ہماری سوا ہے کسی کا
نہ پہلو مین آرام لیگا مرا دل	خیال آج اسے آ گیا ہے کسی کا
صبا بند و بست آج کیون کر رہی ہے	گذر باغ مین کیا ہوا ہے کسی کا
پھرا ہی جو عشاق سے تو ضرر کیا	وہ بت توبہ توبہ خدا ہے کسی کا
نہین مشکل انکی گلی مین پہونچنا	اگر شوق دل رہنما ہے کسی کا
اسے تم نہ سمجھاؤ بیکار ناصح	وہ کہنا کبھی مانتا ہے کسی کا

جناب محمد نظیر خان صاحب نسیم از دمدم

نہ ہوگا نہ ہوگا ہمارا وہ ہرگز	وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا
جفا و ستم کا زمانہ ہے ہماری	کسی نے بھی شکوہ سنا ہے کسی کا

بی بشیراجان صاحبہ طوائف جادو از سندیلہ

ہوا ہمین کیا دل لیا ہے کسی کا	بت شوخ رنگ حنا ہے کسی کا
پر ارمان نکلا ہے تم خود سمجھ لو	جو کچھ وصل مین مدعا ہے کسی کا
وہ کہنا کسی کا پکڑ کر کلیجا	قیامت کا نالہ رسا ہے کسی کا
کبھی جھوٹے چوکے نہین پاس آتا	قصور بھی کیا بیوفا ہے کسی کا

بی امراوجان صاحبہ دلبر ادنامی مقیم کانپور

نہ ہوگا نہ ابتک ہوا ہے کسی کا	وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا
خدا کے لیے ایک ٹھوکر اسی کو	سر راہ لاشہ پڑا ہے کسی کا
کسی بیگنہ کا کیا خون مقتل	ندامت سے جو سر جھکا ہے کسی کا
بہار آتے ہی بڑھ گیا جوش وحشت	جنون آجکل پھر سوا ہے کسی کا

بی زہرو بائی صاحبہ زہرہ ساکنہ آگرہ ملازم ریاست

نکل کر ذرا گھر سے دیکھو تو کوئی	جنازہ اب اوٹھکر چلا ہے کسی کا

بی سراج الجان صاحبہ سراج طوائف جبلپور

سراج اس سے امید رکھنا ہے بیجا	وہ نا آشنا آشنا ہے کسی کا

بی منگری جان صاحبہ ناز گورکہپوری

انھین کیا خبر حال کیا ہے کسی کا	وہ کیا جانین کیا مدعا ہے کسی کا

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی اسطرح مین (رہ گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے) یہان قافیہ۔ آتے آتے ردیف

۱۵ ستمبر تک اس طرح مین (ہوگئی ہائے ہمین اس سے محبت کیسی) محبت قافیہ۔ کیسی ردیف

۱۵ اکتوبر تک اس طرح مین (آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی) بیداد قافیہ۔ کسی کی ردیف

۱۵ نومبر تک اس طرح مین (محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے) خامی قافیہ۔ کرینگے ردیف

قابل دید کتابیں

عصمت

(ایک نہایت ہی دلکش ناول)

اِس ناول کو انگریزی سے مسٹر علیم نے نہایت بامحاورہ اُردو مین ترجمہ کیا ہے۔ قصہ اسقدر دلچسپ ہے کہ بغیر ختم کتاب آپ سے نہین چھوٹ سکتی۔ قیمت فی جلد۔ - - - - [illegible]

نغمۂ راز

حسرتون کی مجسم صورتین۔ مایوسیون کی ہو بہو تصویرین۔ دل شکستہ کے بکھرے ہوئے ٹکرے۔ چشم مایوس سے ٹپکنے والے خون کے قطرے۔ آتش عشق کی جگر سوز چنگاریان۔ حُسن کے سچے بیتاب کر دینے والے نمونے عشق کی اندوہناک سرگذشتین یعنے مثنوی نغمۂ راز مصنفہ جناب مولوی ظہیر حسن صاحب شوق مع ضمیمہ شبِ غم نتیجۂ طبع جناب منشی عبد الحلیم صاحب شرر لوٹیر دلگداز عام ملک کی خواہش سے دوبارہ چھپ گئی ہے۔ اِسکی مرثیہ صد جدائی۔ صبح وصال۔ شام فراق۔ یہ لاجواب نظمین بھی شامل کر دی گئین۔ قیمت فی جلد۔ ۴

صبح امید

(مصنفہ مولوی شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم مسلمانان)

موجودہ اسلام کی دل سوز تصویر دیکھنا ہو تو یہ مثنوی دیکھیے۔ نیچرل نظم مین اسلام کی حالت دکھائی گئی ہے۔ اِسکی مسدس قومی بھی اِسکے ساتھ طبع کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد۔ - - - - ۴

صبح خندان

ایشیائی شاعری۔ عاشقانہ قصہ۔ حسن و عشق کا فسانہ۔ بحر حسن کی بحر۔ اسکی تعریف لکھنے کی ضرورت نہین [illegible]

ضرب المثل - یہ رسالہ ان لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زبان کا شوق رکھتے ہین۔ کثرت شائقین اور ملک کی خواہش سے پھر طبع ہوا ہے۔ قیمت فی جلد۔ - - - [illegible]

تعریب الاطفال - یہ رسالہ عربی خوان طالبہ کے واسطے اسقدر مفید ہے کہ اسکی تعریف قلم سے نہین ہو سکتی۔ صرف اسکو پڑھا دیجیے عربی عبارت لکھنے اور سمجھنے کی لیاقت موجود۔ قیمت مع محصول [illegible]

سراج غم - یہ رسالہ شہادت حسنین علیہ السلام کے حالات مین نہایت تحقیق سے بطور مختصر لکھا گیا ہے گویا کہنا چاہیے کہ کوزے مین دریا کو بند کیا ہے۔ مُنشی کی ملاحظے سے معلوم ہوگی۔ قیمت - - [illegible]

دیوان صغیر - یہ دیوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت صغیر بلگرامی مرحوم کے شاگرد تھے۔ اردو نظم کے لیے غالباً اس سے زیادہ کوئی مفید ترکیب نہین کہ اگلے سخن سنجون کا کلام بے تاُمل اِدا کرنے والے اُنکیا کی مدد کے لیے شائع کیا جائے۔ قیمت - - - [illegible]

المشتہر - محمد نثار حسین [illegible]

مصرع طرح پیام یار

گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب محمد ممتاز علی صاحب آہ ہیٹھوی شاگرد جناب امیر لکھنوی از رامپور

کمی میری آئی کہان آتے آتے
ٹھٹک جاتی ہین ہچکیان آتے آتے

رکے کیون یہ اشکِ روان آتے آتے
کہان رہگیا کاروان آتے آتے

وہ گُل سوگیا مین جو مطلب پر آیا
رہی رنگ پر داستان آتے آتے

یہ کیسا تھا آنا کہ شب بھر نہ آئے
سحر آگئی مہربان آتے آتے

اُٹھی جاتی ہے شرم آنکھون سے اُنکی
جگہہ بھر گئی شوخیان آتے آتے

کچھ ایسا مرا آشیان پھنک رہا ہے
پلٹ جاتی ہین بجلیان آتے آتے

مجھے بھولتے بھولتے بھولیگا دل
کہ صبر آتا ہے مہربان آتے آتے

حیاے شبِ وصل رہ رہگئی سب
مرے مُنہ مین اُنکی زبان آتے آتے

وہ نیت نہین رہتی رُت پھرتے پھرتے
بدلجاتی ہے بدلیان آتے آتے

تلوّن سے جھوٹا بھی وعدہ ہے مشکل
نہین ہوگئی لب پہ ہان آتے آتے

نہ سمجھا نہ باز آیا بکنے سے واعظ
زبان تھک گئی اوکھیان آتے آتے

انھین لائینگے ہمنشین لاتے لاتے
وہ آئین گے اے دل یہان آتے آتے

یہ نالے کہان رُک گئے ہوگیا کیا
کہان تھم گیا آسمان آتے آتے

قریب اُنکے پہونچا تو بولے ہٹو بھی
یہان آگئے تم کہان آتے آتے

بھروسا ہے کیا دم کا آیا نہ آیا
نہ سانس آئے اے مہربان آتے آتے

تمھین غیر کے گھر سے کیا واسطہ تھا
یہ گھر تھا تمھارا یہان آتے آتے

بھرے زخم پھر چِھل گئے ناخنون سے
بہار آگئی پھر خزان آتے آتے

کیا دل کو برباد اُس زلف و رُخ نے
یہ گھر مِٹ گیا دھوپ چھان آتے آتے

ابھی کیا ہے مُنہ ہی چڑھاتے ہو صنا
ابھی آئینگی خوبیان آتے آتے

یہ ارشاد داغ آہ بیشک بجا ہے — کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے

جناب ابو الاعجاز محمد احسان علی صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال

نہ پوچھو ہوا کیا یہان آتے آتے — کسی نے کیا نیمجان آتے آتے
وہ کیون روٹھ بیٹھے یہان آتے آتے — ہوئے کیسے بدگمان آتے آتے
نہ چلانے دیگی ہمین ناتوانی — جبین گسے نہ لب تک فغان آتے آتے
انھین میری صحبت نے باتین سکھائین — ہوئے پر تکلف یہان آتے آتے
عدو سے وہ کرتے ہین کچھ ذکر میرا — خبر آگئی ہچکیان آتے آتے
مری طرح ہو جائے زلفون کا سودا — تجھے جا پڑا اے آسمان آتے آتے
ذرا کہ لاکھ پوچھے نہ ہرگز بتائین — وہ کیون ہوگئے مہربان آتے آتے
خدنگ نگہ چل کے دل مین نہ بیٹھا — کبھی کیون وہ ایمان آتے آتے
ابھی کمسنی ہے ابھی سادگی ہے — انھین آئینگی شوخیان آتے آتے
الٰہی جفاؤن سے کرلین وہ توبہ — مری نوبت امتحان آتے آتے
ہمین یاد کرتے ہین یاران رفتہ — یقین آگیا ہچکیان آتے آتے
ادھر جاتے جاتے ملے خاک مین ہم — ادھر ہوگئے وہ جوان آتے آتے
عدو کی بناوٹ ہے احسان یہ بھی — وہ سو بار بگڑے یہان آتے آتے

جناب سید انور حسین صاحب آرزو لکھنوی خلف اصغر جناب یاس شاگرد جناب جلال

عدو انکو یاد آیا یہان آتے آتے — بدلنے لگے تیوریان آتے آتے
اٹھے بزم قاتل سے مایوس جب ہم — ہوئے رنج مین نیمجان آتے آتے
لحاظ اونکو ایسے رہے وصل مین کیا — کہ دیتے تھے جو دھمکیان آتے آتے
کیے آہ سوزان نے خشک اشک حسرت — لٹا راہ مین کاروان آتے آتے
مرے دل مین بستی گئین آرزوئین — یہ گھر بھر گیا میہمان آتے آتے
عدالت سے خون نصف قاتل پہ ہوگا — کہ ہم خود ہوئے نیمجان آتے آتے
بٹھا دینگے اک دن اسے یاد رکھنا — یہ چکر تجھے آسمان آتے آتے

اثر یاد کرنے کا انکے یہ دیکھو
نکل آیا دل ہچکیان آتے آتے

نہ اچھا کیا انکو رستے مین چھیڑا
وہ مجھسے ہوئے بدگمان آتے آتے

شب وصل اڑ جائیگی پردۂ حیا کے
مری آہ کی آندھیان آتے آتے

یہ کیون الٹا جاتا ہے دل آرزو کا
پلٹ جائینگے کیا وہ یان آتے آتے

جناب منشی محمد اصغر علیخان صاحب اصغر شاگرد جناب امیر مینائی لکھنوی از دفتر امیر اللغات

پلٹ کیون گئے میرے مکان آتے آتے
یہ کیا سوجھ آئی یہان آتے آتے

اب آئے اب آئے یہ کہتا تھا قاصد
کہان رہگئے وہ یہان آتے آتے

نئے ہم نئے وہ نئی رسم الفت
اب آئینگی بیباکیان آتے آتے

کہان ہوگیا رعب سے حسن کے گم
مرا مدعا تا زبان آتے آتے

بتون نے کیا یاد پوچھا خدا سے
قضا آگئی ہچکیان آتے آتے

اٹھا سا جو وعدے پہ شوخی سے انکو
حیا سے رکی لب پہ ہان آتے آتے

جو آئے تو غیرون کو بھی ساتھ لائے
یہ سوجھی انھین کیا یہان آتے آتے

ابھی شرم سے وہ جھجکتے ہین کچھ کچھ
اب آجائینگی شوخیان آتے آتے

ذرا ہمت اے ضبط وہ سورہے ہین
پلٹ جائے لب تک فغان آتے آتے

یہی صحبت استاد کی ہے جو اصغر
تو آجائیگی یہ زبان آتے آتے

جناب چودہری محمد نعمت الٰہی صاحب انور نعمانی مارہروی

رکا نالۂ خونفشان آتے آتے
یہ کیون تھک گیا تا زبان آتے آتے

ہم آج اس سے بیٹھے تھے کرنے شکایت
مگر رہگئی تا زبان آتے آتے

سنا تھا کہ رستے مین ہے انکا قاصد
کہان رہ گیا وہ یہان آتے آتے

سر راہ پڑتا ہے دشمن کا گھر بھی
وہان رہ نہ جانا یہان آتے آتے

جناب محمد شاہ الدین خان صاحب احمد از سیالکوٹ محلہ رنگپورہ

تعجب مین ہون مین الٰہی ہوا کیا
خفا کیون ہوئے وہ یہان آتے آتے

مرے دل مین بیتابی و درد و غم نے
بنایا ہے اپنا مکان آتے آتے

جناب میر شبیر علی صاحب اسد اکٹر یکٹیریکل کمپنی شملہ ؎

شبِ غم مین بھی ضبط سے رہگئی تھی
لبون تک ہماری فغان آتے آتے

جناب سید منشی سخاوت علی صاحب اکسیر کوڑوی مقیمی کوہ نیا کوٹ شاگرد جناب بسمل

رقیبون پہ دیکھو تو ہے یہ ترحم ؎
گئے اسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب عبد الشکور خانصاحب انجم گورکھپوری ؎

کشش گر دکھاتا مرا جذبۂ دل
تو وہ رکنہ سکتے یہان آتے آتے

جناب مہکو سنگہ صاحب انجان بریلوی کمپونڈر شفاخانہ فیروز پور جھرکہ

مین مومن ہون پھر جائے کیونکر نہ یاز
مرے لب سے وصفِ بتان آتے آتے

جناب شیخ محمد لطیف الدین صاحب اوج شاگرد جناب نیر بنارسی ؎

فنِ شاعری اوج مشکل بہت ہے
یہ آئیگا اے مہربان آتے آتے

جناب مولوی ابو الصمصام محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب خورشید

پھرا جب وہ ابروکمان آتے آتے
اجل سنے دغا کی یہان آتے آتے

کیا ہیں مجھے یاد اُسنے تو ایسا ؎
کہ دم گھٹ گیا ہچکیان آتے آتے

ندے اُنکو تکلیف اے جذبِ الفت
کہ تھک جائینگے وہ یہان آتے آتے

کھلاتا ہی لاکھون ہی گُل نقشِ پاسے
چمن تک وہ سرو روان آتے آتے

مری گردشِ بخت کہتی ہے مجھسے ؎
کہ پھر جائینگے وہ یہان آتے آتے

خیال آگیا تیری آزردگی کا
فغان رک گئی تا زبان آتے آتے

سرکوچہ یار ہم مرکے پہونچے ؎
گئے جان سے تا جنان آتے آتے

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل عدالت منصفی شکوہ آباد

لگا تے ہین دل پر سنان آتے آتے
وہ لے لیتے ہین امتحان آتے آتے

پتہ ہے جگر مین نہ دل مین نشان ہے
نہان ہوگئے وہ کہان آتے آتے

کٹی آپ کی آمد آمد مین شب بھر
سحر ہوگئی میرجان آتے آتے

تمھارے تبسم سنے غارت کیا ہے
مرے دل کو جان جہان آتے آتے

نہ معلوم غیروں نے کیا کیا کہا ہے — ہوئیں خوب سرگوشیاں آتے آتے
وہ آنے کو اے برق تیار تو ہیں — نہ روکے کہیں آسمان آتے آتے

جناب اکھوری شیونندن پرشاد صاحب بہار کوروی شاگرد جناب داغ

مجھے انتظاری نے مارا ہے اُنکی — گئے اُس طرف وہ یہاں آتے آتے

جناب سید محمد مقدس حسین صاحب بیکس مارہروی شاگرد جناب ضیا مارہروی

نہ آئی مرے تن میں جان آتے آتے — لحد سے پھر گئے وہ یہاں آتے آتے

جناب حاجی میر تجمل حسین صاحب تجمل چشتی الفخری جلال پوری مقیم بمبئی شاگرد جناب تاج

ہوئے دل میں کیا بدگماں آتے آتے — گئے کس طرف وہ یہاں آتے آتے
لڑکپن میں کیوں اتنا شوق ستم ہے — ابھی آئینگی شوخیاں آتے آتے
کسے یاد آ سدم ہے میری اٹکی — نکلتا ہے دم ہچکیاں آتے آتے
شب وصل کہتے ہیں چھیڑو نہ ہمکو — بہت تھک گئے ہیں یہاں آتے آتے
وہ منہ بند کرلیتے ہیں مسکرا کر — پلٹ جاتی ہیں بجلیاں آتے آتے
کیے سیکڑوں وعدے اس بت نے جھوٹے — ہوا اک زمانہ یہاں آتے آتے

جناب محمد کریم خان صاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

مجھے راز داری کا اُنکی یہ ڈر تھا — رکی لب پہ آہ و فغاں آتے آتے
ہوئی صبح یہاں وصل میں شام ہی سے — برابر صدائے اذاں آتے آتے
نہیں کوچہ یار جنت سے کچھ کم — کہ مرجاتے ہیں لوگ یہاں آتے آتے
مجھے بھولجاتا ہے وہ یاد کرکے — جو رکجاتی ہیں ہچکیاں آتے آتے
کرینگے نہ موسیٰ کے مانند ہم تو — غش آئیگا اے جانِ جان آتے آتے
لیاقت اگر کچھ ہے تعظیم تمکو — تو آئیگی اردو زبان آتے آتے

جناب محمد تقی حسن صاحب تقی کاکوروی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

کھلی پھر کسی کی زبان آتے آتے — سنا ہیں مجھے گالیاں آتے آتے
لحد پر کدورت سے ٹھوکر لگائی — مٹانے لگے وہ نشان آتے آتے

سنائینگے ہم تمکو اپنا فسانہ
نہ بھولا اگر نا زبان آتے آتے

فلک سے ہے شاکی ہمارا مقدر
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

رہی درد فرقت سے طاقت نہ باقی
مین آؤنگا اسے مہربان آتے آتے

تھی وہ طلب کرتے ہین کیا مجھکو
گذر جائینگے ناتوان آتے آتے

جناب لالہ بالگوبند صاحب تسلیم رئیس اوناؤ

لگا کر سر قبر ٹھوکر وہ بولے
مٹایا ہے کیسا نشان آتے آتے

نہ نظارہ بلبل کی تقدیر مین تھا
خزان آگئی بوستان آتے آتے

مین حیران ہون انکو ہوا کیا خدایا
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب حافظ محمد یوسف خانصاحب تشنہ بلندشہری شاگرد جناب داغ دہلوی

رکے غم کہان میریجان آتے آتے
کہ دم پر بنی یان فغان آتے آتے

یہ پھر پھر کے کہتا تھا جنگل مین مجنون
کہان رہ گیا ساربان آتے آتے

مجھے اپنے در پردہ جب دیکھتا ہے
سناتا ہے سو گالیان آتے آتے

نشان سرخ ظاہر ہین گالونپہ تیرے
دیے کسکو بوسے یہان آتے آتے

جناب بابو تحفہ مل صاحب تحفہ گورکھپوری شاگرد جناب مشتاق گورکھپوری

خفا ہوگئے مہربان آتے آتے
کہ روکا عدو نے یہان آتے آتے

عدو راہ سے پھیر کرلے گئے کیا
کہان رہ گئے وہ یہان آتے آتے

جناب منشی محمد یسین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک بہار سخن آزبانی

بلا تیری اے آسمان آتے آتے
پڑی تنگی ہے یہان آتے آتے

مرے نالہ نارسا پر نہ ہنس تو
اثر آئیگا آسمان آتے آتے

برا ہو نقاہت کا انکی گلی تک
گرے سو جگہہ ناتوان آتے آتے

ابھی مشق نالہ کیے جائے بلبل
کہ آئیگی طرز فغان آتے آتے

اثر میری خوش قسمتی نے دکھایا
نہین نکلی لب پہ ہان آتے آتے

مجھے یاد کرتا ہے کوئی ستمگر
جگر جل گیا ہچکیان آتے آتے

خوشامد نہ کی تیرے مجنون کی کسنے
پڑین پاؤن پر بیڑیان آتے آتے

کھلا ئینگے کیا کیا نہ گل سکدے مین
مریدان پیرِ مغان آتے آتے

خدا جانے کسنے کہا رُک رہا کیون
جلیس آج وہ نوجوان آتے آتے

جناب مرزا آغا محمد صاحب جزیل فیض آبادی شاگرد جناب ماہر لکھنوی

مٹا مین تمہارے یہان آتے آتے
گھٹی قدر اے مہربان آتے آتے

شب ہجر مین مرگیا کیا موذن
رکی کیون صدائے اذان آتے آتے

جناب منشی الٰہی بخش صاحب حامی گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

اُٹھائیگا رستے مین فتنے ہزارون
یہانتک وہ سروِ روان آتے آتے

مجھے یاد کرتے نہ وہ خوب ہوتا
بنی جان پر ہچکیان آتے آتے

طلب کرتے ہو اپنی محفل مین ناحق
گذر جائینگے ناتوان آتے آتے

مجھے جوشِ وحشت تغافل بتون کا
کسی دن ہوئے بیڑیان آتے آتے

امیرون نے سامان دعوت کیا تھا
رُکا کیون مرا میہمان آتے آتے

ہوئے داخل دَیر کعبے سے مڑکر
کدھر آگئے ہم کہان آتے آتے

کشش کچھ دکھاتا اگر جذبہ دل
تو وہ رُک رہے ہیان آتے آتے

کھلا اُنکے پردے کا سب حال ہمپر
نہان جاتے جاتے عیان آتے آتے

زبردست ہے قسمتِ غیر یارب
کہان رہ گئے وہ کہان آتے آتے

تماشے مری سخت جانی بڑا ہو
اجل تھک گئی روز یان آتے آتے

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی از مہگوان پرگنہ سونتال

کہان رہ گئے تم یہان آتے آتے
گئے کسطرف میرے جان آتے آتے

عجب چال مستانہ دکھلا رہے ہین
مریدانِ پیرِ مغان آتے آتے

جو پوچھا مرے کسنے آپ آتے
تو کہنے لگے ہنسکے ہان آتے آتے

نہ آئے اگر وہ قضا کیون نہ آئی
اجل کو ہوا کیا یہان آتے آتے

سبھی منتظر وعدہ دید کے ہین
قیامت گئی اب کہان آتے آتے

حمید اب کہانتک ہو مضمون کی بندش — قلم رک گیا بس یہان آتے آتے

جناب منشی عبد الحمید خان صاحب حمید از جاورہ

کوئی ہائے پوچھے تو یہ اُنسے جاکر — کہ کیون رک گئے آپ یہان آتے آتے

جناب محمد عبد اللطیف صاحب خاک پانی پتی سوداگر شاگرد جناب عاجز

ہوئے کسطرف کو روان آتے آتے — کہان رہ گئے وہ یہان آتے آتے

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی از حیدرآباد دکن

پھرے راہ سے وہ یہان آتے آتے — اجل مر رہی تو کہان آتے آتے
مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا — نکلجائے دم ہچکیان آتے آتے
نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی — بہت دیر کی مہربان آتے آتے
کلیجا مرے منہ کو آئیگا اک دن — یونہین لب پر آہ و فغان آتے آتے
ابھی سن ہی کیا ہے جو بیباکیان ہون — انھین آئینگی شوخیان آتے آتے
چلے آتے ہین دل مین ارمان لاکھون — مکان بھر گیا میہمان آتے آتے
نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی — وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے
تمھارا ہی مشتاق دیدار ہوگا — گیا جان سے اک جوان آتے آتے
یقین ہے کہ ہوجائے آخر کو سچی — مرے منہ مین تیری زبان آتے آتے
سنانے کے قابل جو تھی بات انکو — وہی رہ گئی درمیان آتے آتے
تری آنکھ پھرتے ہی کیسا پھرا ہے — مری راہ پر آسمان آتے آتے
مرے آشیان کے تو تھے چار تنکے — چمن اوڑ گیا آندھیان آتے آتے
کسی نے کچھ انکو ابھارا تو ہوتا — نہ آتے نہ آتے یہان آتے آتے
قیامت بھی آتی تھی ہمراہ اسکے — مگر رہ گئی ہمعنان آتے آتے
بنا ہے ہمیشہ یہ دل باغ و صحرا — بہار آتے آتے خزان آتے آتے
نہین کھیل اے داغ یارون سے کہدو — کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے

جناب حکیم سید باقر علی صاحب دیوانہ متوطن قصبہ جیور مقیم کسرہ کشن

اب آنے لگے لخت دل اے ستمگر ۔ ان آنکھوں سے اشک روان آتے آتے
وہین چلکے بیمار کو اپنے دیکھو ۔ نکل جائیگا دم یہان آتے آتے

جناب سید ممتاز حسین صاحب ذائق مصطفے آبادی شاگرد جناب لائق رہپوی

عدو کے ہوئے میہمان آتے آتے ۔ ستم یہ کیا مہربان آتے آتے
سنی تھی خبر انکی آمد کی لیکن ۔ گئے کس طرف وہ یہان آتے آتے
نہ گھبراؤ ذائق کہ آ جائیگی تمکو ۔ ابھی لکھنؤ کی زبان آتے آتے

جناب منشی محمد امتیاز احمد خان صاحب راز تلمیذ جناب امیر مینائی لکھنوی

اجل پھر گئی کیا یہان آتے آتے ۔ یہ کیون رک گئین ہچکیان آتے آتے
ابھی بھولاپن ہی رہے انکا یارب ۔ جو آئین بھی تو شوخیان آتے آتے
سزا اور کیا مجرم عشق کی ہے ۔ یہ کیون رکگئین بیڑیان آتے آتے
پتا کچھ لگا تو ہی اے بدگمانی ۔ کہان چھپ گئے وہ یہان آتے آتے
دم واپسین منتظر ہون کسی کا ۔ تھمین اے ہچکیان آتے آتے
نہ آئی اجل ہجر مین ہائے شب بھر ۔ سحر ہو گئی ہچکیان آتے آتے
برا ہو ترا گردش آسمانی ۔ کہ وہ پھر گئے پھر یہان آتے آتے
ذرا دم تو لینے دے اے بیقراری ۔ رکی ہے لبون پر فغان آتے آتے
ہوئین چوڑیون کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ۔ مرے پاؤن مین بیڑیان آتے آتے
مین در پر پہونچکر جو تڑپا تو بولے ۔ تجھے کیا ہوا اے جوان آتے آتے

عالیجناب صاحبزادہ نواب محمد احمد علیخان صاحب بہادر رونق شاگرد جناب ظہیر دہلوی

کہان رہگئی لب پہ جان آتے آتے ۔ کہ رک رک گئین ہچکیان آتے آتے
وہ گھر جاتے جاتے چلے آئے الٹے ۔ بہار آ گئی پھر خزان آتے آتے
شب ہجر مین ناز کرتی ہے کیا کیا ۔ یہان تک صدائے اذان آتے آتے
گل و لالہ سے میکدہ بھر گیا ہے ۔ مغان کے لیے ارمغان آتے آتے
نہ آسان سمجھ قصۂ غم کو رونق ۔ کہ آئیگی یہ داستان آتے آتے

جناب ابو المعالی محمد حبیب اللہ صاحب رمز محافظ دفتر محکمہ معتمد اعلحضرت حضور پرنور

خدا کے لیے میرے نزدیک آؤ — نہ تھک جاؤ گے تم یہان آتے آتے
مجھے یاد کر کے بھلایا ہے اُسنے — کہ جو رُک گئین ہچکیان آتے آتے
نکلنے لگے ساتھ آہون کے شعلے — لبون پر ہمارے فغان آتے آتے
زلیخا ہے مضطر پئے دید یوسف — کدھر رہ گیا کاروان آتے آتے
اُدھر رُخ کیا پھر نہ اے رمز ہمنے — طبیعت رُکی بس جہان آتے آتے

جناب ہر پرشاد صاحب سوسن ہیڈ کلرک سررشتہ تعلیم ضلع فتحپور

صبا کچھ ہوا تو ہی بتلا اُدھر کی — گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب منیر الدین احمد صاحب سیاح متوطن سوربھہ

کرو چہچہے بلبلو باغ مین اب — کہ فصل گل آئی خزان آتے آتے

جناب مولوی عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی منیجر اسکول چشمۂ رحمت غازیپور

گئے غیر کے گھر یہان آتے آتے — کہان چلدیے وہ کہان آتے آتے
روان انکا خنجر ہے ہم سر بکف ہین — رُکے کیون پئے امتحان آتے آتے
تمھین دل گرفتہ تھے کیونکر نہ رُکتی — مرے منہ مین نوک زبان آتے آتے
کیا دختر رز نے مدہوش ایسا — گرے سوئے پیر مغان آتے آتے
عجب کیا کہ آیا ہو کچھ رحم اونکو — رُکی آج لب پر فغان آتے آتے
کوئی گل کھلایا ہے غیرون نے شاید — ہنسا کیون وہ غنچہ دہان آتے آتے
اُٹھا دل سے لیکن نہ پہونچا لبون تک — تھکا آہ کا کاروان آتے آتے
تری راہ مین مدتون سے پڑا ہے — گرا کوئی بے خانمان آتے آتے
عدو سنگ رہ ہو کے لاکھون پڑے ہین — گرے گا ترا ناتوان آتے آتے
ہوا خانۂ دل بھی مسمار سارا — حوادث کے سنگ گران آتے آتے
عدو کو کہا خار شمشاد نے کیون — نہ آنکلے وہ غنچہ دہان آتے آتے

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری

بنایا مجھے بیجان آتے آتے
مزاج اُنکا بگڑا یہان آتے آتے

اُنھین دیکھ کر ایسے بیخود ہوئے ہم
گلے رہ گئے تا زبان آتے آتے

نکلتے نہین آج آنکھون سے آنسو
کہان لٹ گیا کاروان آتے آتے

بھلا فائدہ کیا ہے بیتابیون سے
وہ آئین گے ایدل یہان آتے آتے

دلون کو جلا دیتی ہین برق بنکر
ترے کان مین بجلیان آتے آتے

ہماری نقاہت کی حالت نپوچھو
گرے سو جگہ ہم یہان آتے آتے

یہ برگشتگی ہے مقدر مین اپنے
وہ چھوٹے ہمارا مکان آتے آتے

شب غم نہین ہے یہ آہین ہین میری
اندھیرا ہوا آندھیان آتے آتے

جناب پنڈت رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگوی جسٹرار تحصیل شکوہ آباد

مجھے رات بھر یاد کرتے رہے وہ
سحر ہو گئی ہچکیان آتے آتے

مرے رشک عیسی کا اعجاز دیکھو
پڑی جسم بیجان مین جان آتے آتے

جناب محمد شبیر خان صاحب شبیر خلف احمد خان صاحب ساکن امروہہ

خدا جانے کیون رہگیا دل ہی دلمین
گلہ آپ کی تا زبان آتے آتے

کسی غیر کی چل گئی چال شاید
نہ آتے وہ شبیر یہان آتے آتے

جناب احمد اشرف صاحب اشرف اٹہوی از جھالاوار

نہ نکلا سخن منہ سے پاس ادب سے
رہا مدعا تا زبان آتے آتے

رہین منتظر دید کی میری آنکھین
رہے تم کہان میری جان آتے آتے

جناب سید اسحاق حسن صاحب شرر مارہروی از سہاور

نہ مین جانتا تھا کہ لٹ جائے گا دل
یہ ہوگی قیامت یہان آتے آتے

جناب عبد الشکور خان صاحب شکور ساکن رائے بریلی از آگرہ

کبھی یہ تو اے مہ لقا رات کو تم
کہان رہ گئے میہمان آتے آتے

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ جھنجھانوری متصل مظفر پور

کرین اعتبار اونکے وعدے کا کیونکر
زمانہ ہوا انکو یان آتے آتے

خیال انکو دشمن کے وعدے کا آیا — جو پلٹے وہ رستے سے یہان آتے آتے

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق محمد آبادی مقیم حال بمبئی شاگرد جناب …

تعجب مین ہون ناگہان آتے آتے — گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

مصیبت اٹھاتے ہین سو سو طرح کی — ترے در پہ ہم ناتوان آتے آتے

خدا جانے صدیق حیران ہون مین — گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب سید جمیل احمد صاحب صابر ساکن نگینہ وارد حال شفا خانہ جگراؤن

غم ہجر مین تیرے عاشق کے کتنے — رکی بیشتر لب پہ جان آتے آتے

ہماری شب ہجر پرہول وہ تھی — پکاری اجل الامان آتے آتے

جناب ابوالبرکات محمد خیرالدین صاحب صابر ملتانی شاگرد جناب داغ

مری بدنصیبی کہ وہ گھر سے چلکر — گئے بھول میرا مکان آتے آتے

دم امتحان فیصلہ ہو ہی جاتا — رکے کیون ہے امتحان آتے آتے

جناب محمد فضل حسین صاحب صوفی نیری عظیم آبادی شاگرد جناب نیر

یہ اب ضعف کا حال پہونچا ہے اپنے — کہ رکتی ہے لب تک فغان آتے آتے

جناب صاحبزادہ محمد عبدالقادر خان صاحب ضمیر شاگرد جناب ظہیر از ٹونک

کہین اور بھی یہ قیامت مچی تھی — اوٹھائے جو فتنے یہان آتے آتے

کشمکش کچھ بھی ہوتی اگر دلمین اپنے — نہ رکتے نہ رکتے وہ یہان آتے آتے

ضمیر انکے آنے کا کسکو یقین ہے — وہ پھر پھر گئے ہین یہان آتے آتے

جناب خدابخش عرف مظہرالحق صاحب عطار طالب ملتانی شاگرد جناب داغ

نزاکت سے خنجر جو اٹھا نہ ان سے — وہ ٹھہرے پے امتحان آتے آتے

رکے اسطرح اشک آنکھون مین جیسے — ٹھہر جاتے ہین کاروان آتے آتے

کہا اسنے جو کچھ پیام زبانی — گیا بھول قاصد یہان آتے آتے

بڑا ہے غضب یہ شب وعدہ طالب — گئے غیر کے گھر وہ یہان آتے آتے

جناب ظہیرالدین صاحب ظہیر دہلوی شاگرد جناب ذوق مرحوم از ٹونک

اجل کو اجل آ ئی یہان آتے آتے
ہمین مرگئے لب پہ جان آتے آتے

یہی خیر گذری کہ رُک رُک گئی ہے
زبان کھلتے کھلتے فغان آتے آتے

تمھہ کیا چھڑیگی تمھین پھر گئے ہو
مریجان سو بار یہان آتے آتے

ہمین در گذر کرگئے کہتے کہتے
سخن رہ گئے درمیان آتے آتے

تجھے کیا سلیقہ ہے نازِ بتان کا
ستم آئینگے آسمان آتے آتے

جناب احمد علی صاحب علی از قصبہ منڈاور

نہ گھبرا وطرز ستم کیون نہ آیا
سب آجائیگا میرجان آتے آتے

نہین یاد ہی اُنکی خالی جفا سے
مرا جاتا ہون ہچکیان آتے آتے

اثر میرے نالون مین ہوتا اگر کچھ
نہ پھرتا وہ جان جہان آتے آتے

ابھی کم سنی سے لڑکپن ہے اونکا
مگر آئینگی شوخیان آتے آتے

تجھے بھی خبر ہے کچھ اے جذبہ دل
وہ غیرون مین جاتے ہین یہان آتے آتے

علی ابتو سختی سی رہنے لگی ہے
مرے دل مین یادِ بتان آتے آتے

جناب مولوی کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل سکول چارسدہ شاگرد جناب

ترے کوچے مین جانبجان آتے آتے
ہزارون ہوئے بے نشان آتے آتے

خدارا بتلسئے پتا کوئی اُنکا
گئے کس طرف وہ یہان آتے آتے

نہ مطلب بر آیا کہ عشرت کا دیا تھا
رقیبون نے اُسکو یہان آتے آتے

زمین کو ہلایا فلک کو ہلایا
مرے نالون نے تازبان آتے آتے

جناب میوا لعل صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین در بھنگہ

کہان دیکھون کس سے مین پوچھون عاجز
گئے کس طرف وہ یہان آتے آتے

جناب مرزا عبد المجید صاحب فہیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

رکے راہ مین تم کہان آتے آتے
یہان رہگئی لب پہ جان آتے آتے

جفا ظلم بیجا کیا ان بیوفائی
تمھین آئینگی جان جان آتے آتے

ادب تیرا مانع ہوا وصل کی شب
گلا رک گیا تا زبان آتے آتے

نہ روکا تھا غیرون نے تمکو جو صاحب ۔ تو پھر رہ گئے تھے کہان آتے آتے
یہی جان کر یاد مجکو کیا تھا ۔ گذر جائیگا ہچکیان آتے آتے
ستاتا ہے کیا سہل اہلِ وفا کا ۔ یہ آتا ہے جانِ جہان آتے آتے
الٹ پھیر تقدیر کا میری دیکھو ۔ گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے
شبِ وصل وہ مطلبِ دل ہمارا ۔ سمجھ ہی گئے تا زبان آتے آتے
مجھے فصلِ گل مین نہ واعظ ہو مانع ۔ کہ کر لونگا توبہ خزان آتے آتے
شبِ ہجر کس طرح مین جان دیتا ۔ ہوئی موت خود گم یہان آتے آتے
زبان لکھنؤ کی بہت ہی ہے مشکل ۔ فہیم آئیگی یہ زبان آتے آتے

جناب مولوی قطب الدین صاحب وگار غازیپوری شاگرد جناب تسلیم شاد لکھنوی

خیالِ عدو نے کچھ ایسی کشش کی ۔ پھرا راہ سے وہ یہان آتے آتے
اُٹھے ساتھ فتنے وہ جب گھر سے نکلے ۔ ہوا حشر برپا یہان آتے آتے
ہوا حسن کا رعب غالب کچھ ایسا ۔ گلا رک گیا تا زبان آتے آتے
خدا جانے کیا اُسکے دل مین سمایا ۔ پھرا وہ بتِ بدگمان آتے آتے
مجھے یاد کرتا ہے رہ رہ کے کوئی ۔ برا حال ہے ہچکیان آتے آتے
وگار آج کہہ ڈالتے مطلبِ دل ۔ مگر رک گیا تا زبان آتے آتے

جناب شیخ محمد حسن علی صاحب فرحہ گورکھپوری

ذرا دیکھیے بدنصیبی ہماری ۔ گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے
ابھی سیکھ تو طرزِ رفتار اُن سے ۔ یہ چال آئیگی آسمان آتے آتے
وہ پھر جائین رستے سے قسمت ہماری ۔ نزاکت ہو مانع یہان آتے آتے
مگر چشمِ بد دور آنکھین تمھاری ۔ ستم ہونگی بے باکیان آتے آتے
تری یاد کرنے سے اچھی تھی غفلت ۔ کہ گھٹتا ہے دم ہچکیان آتے آتے
ستانا جلانا کڑھانا کسی کو ۔ یہ سب آئیگا میری جان آتے آتے

جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب فریاد ازاوجین ملک مالوہ

لگی دیر کیون میری جان آتے آتے
کہان رہ گئے تھے یہان آتے آتے

تمھین میرے سر کی قسم سچ بتا دو
کدھر چل دیے تھے یہان آتے آتے

مجھے یاد کوئے بتان آ گئی ہے
قیامت مین سوئے جنان آتے آتے

مری درد کا کیا مداوا نہین ہے
پھرا کیون مسیح زمان آتے آتے

جناب محمد عطا حسن صاحب قیس ظفرپوری مہتمم مدرسۂ اسلامیہ شاگرد جناب تیر

رقیبون نے کیا کیا نہ اُن سے لگایا
وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے

پھرے جاتے ہین راہ سے وہ خدایا
ہوئے ہم سے کیون بدگمان آتے آتے

جناب محمد ابراہیم صاحب نسیم مقام بنگلور لشکر

ہوئے کس لیے بدگمان آتے آتے
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب مولوی محمد صدر الدین احمد صاحب کیفی غازیپوری شاگرد جناب تسلیم

نہین ملتے اب تو دل غیر مین بھی
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

سمجھ کر سحر اپنے رخ کی ضیا کو
پھرے راہ سے وہ یہان آتے آتے

جناب منشی شیخو میان صاحب کوکب طالب العلم ہائی اسکول ناسک شاگرد جناب خاور

پتا بھی نہین کوئی دیتا ہے اُنکا
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب امیر و جناب عاشق لکھنوی

یہ سوجھی نئی مہربان آتے آتے
گئے غیر کے گھر یہان آتے آتے

شب ہجر اللہ ری ناتوانی
رکی آہ بھی تا زبان آتے آتے

وہان اوس ستمگر نے مجھکو بھلایا
یہان رک گئین ہچکیان آتے آتے

وفور غم و رنج نے دل کیا خون
یہ گھر مٹ گیا میہمان آتے آتے

کچھ ایسے وہ بے بس ہوے وصل کی شب
کہ شرما گئین شوخیان آتے آتے

زبس ضعف سے ہم وہ نخوت سے ٹھہرے
وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے

ذرا سی مری خاک تھی اُس گلی مین
زمین اڑ گئی آندھیان آتے آتے

بتا دے ہمین جذبۂ دل خدارا
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

نہ بہکا یا ہو چلتے چلتے عدو نے
توقف ہوا جو یہان آتے آتے

درازی قیامت کی تھی تیری رہ مین
کہ ہم مر گئے جا بنجان آتے آتے

اجل رک گئی وہ دمِ نزع آئے
بہار آ گئی یان خزان آتے آتے

سنو ماہ منہ کا نوالا نہین ہے
یہ آئیگی اردو زبان آتے آتے

جناب مرزا عبد المجیب صاحب مقصور گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

کسی کی تو لی اٹھے جان آتے آتے
کسی کا مٹا یا نشان آتے آتے

شبِ وصل وہ مقصدِ دل ہمارا
سمجھ لیتے ہین تا زبان آتے آتے

مری آج مقتل مین تقدیر دیکھو
رکا وہ پئے امتحان آتے آتے

یہ آواز آتی ہے ملکِ عدم سے
سرا بھر گئی کاروان آتے آتے

لڑکپن کی باتین ابھی آپ مین ہین
شعور آئیگا جان جان آتے آتے

مجھی کو بلا لو کسی طرح وہان تک
جو تھکجاؤگے تم یہان آتے آتے

شبِ ہجر تھا اسقدر ضعف مجھکو
نکل آیا دم ہچکیان آتے آتے

گرا سو جگہہ لڑکھڑا لڑکھڑا کر
ترے گھر ترا ناتوان آتے آتے

ہر اک گام پر فتنے کرتا ہے برپا
ہمارا بت نوجوان آتے آتے

یہ برگشتہ قسمت تھی مقصور اپنی
کہ بھولے وہ میرا مکان آتے آتے

جناب شیخ کریم بخش صاحب ماہر سوداگر گورکھپوری شاگرد جناب احسان

یہ کیا ہو گیا مہربان آتے آتے
رکے کسلئے تم یہان آتے آتے

مجھے یاد کرتے ہی بھولے وہ شاید
ہوئین بند کیون ہچکیان آتے آتے

ابھی آنکھ مین تھے ابھی دل مین پہونچے
تم آئے کدھر سے کہان آتے آتے

ملے کون سے راہزن راستے مین
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

خدا جانے کسنے کیا یاد ہمکو
اجل آگئی ہچکیان آتے آتے

کرو ابروون کے اشارون سے بسمل
نہو دیر تیغ و کمان آتے آتے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید گنیرپوری حال ملازم فوجداری ضلع علی گڈھ

کرون اعتبار اسکے وعدے کا کیا مین — نہین ہوتی ہے لب پہ ہان آتے آتے
ہوئی کیا مرے بخت وارون کی گردش — وہ اُلٹا پھرا کیون یہان آتے آتے
تم آئے ہو جسطرح آجائیگی یون ہی — مرے تن مین تاب و توان آتے آتے
نشانہ ہون گا نہ کیا تیر کا مین ہی — پھرا کیون وہ ابرو کمان آتے آتے
مجید اپنے دل کا گلستان کھلے گا — بہار آئیگی اسمین ہان آتے آتے

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی ہے

وہ واپس گئے گھر یہان آتے آتے — پھرا راہ پر آسمان آتے آتے ہے
دم نزع ہم بچ گئے مرتے مرتے ہے — وہ خود آگئے ہچکیان آتے آتے
شب غم - اجل بھی گئی غیر کے گھر ہے — کہان آئی ظالم کہان آتے آتے
وہ ناکام ہون نہین کہ ڈرنے لگی ہین — مرے پاس ناکامیان آتے آتے
ابھی اور کچھ روز مضطر سے سیکھو ہے — وفا آئیگی مہربان آتے آتے ہے

جناب موسی بھائی صاحب نال گھڑی ساز شاگرد جناب یاس لکھنوی از برہانپور

تعجب ہے مجکو کہ وعدہ تھا جسکی — گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے
مرے زخم دل راہ مین یاد آئے ہے — وہ خندان ہوئے جو یہان آتے آتے
جو ہوتے ہین اغیار ہمراہ اُنکے ہے — لگا دیتے ہین آگ یہان آتے آتے
تامل اس شب ہجر کا رعب دیکھو ہے — اجل ڈر گئی خود یہان آتے آتے

جناب منشی رامچرن لال صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب جلیس محلی شہری

حسینون نے چھینا دل پُر تمنا ہے — لٹا راہ مین کاروان آتے آتے
الٰہی مری بنکے تقدیر بگڑی ہے — گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے
پری خانہ دل کا مکان بنگیا ہے ہے — خیال جمال بتان آتے آتے ہے
مین وہ سخت جان ہون کہ پھر پھر گئی ہے — اجل میری اے آسمان آتے آتے

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ

نظر سے ہوا وہ نہان آتے آتے — گیا کسطرف جان جان آتے آتے ہے

ہوئی کیا خطا یہ تو بتلاؤ صاحب | خفا کیون ہوئے مہربان آتے آتے

جناب محبوب خانصاحب مفلس باشندہ دمدم حال مقیم سیتامنڈھی

کہان پھر گئے مہربان آتے آتے | یہ کیا تمکو سوجھی یہان آتے آتے
یہ کیا آئی انکی طبیعت مین مفلسؔ | گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب منشی محبوب علیخان صاحب محبوب ساکن کلکتہ شاگرد جناب جبا

ہوئے آپ کیون بدگمان آتے آتے | جو اُلٹے پھرے مہربان آتے آتے
خیال آگیا تمکو شاید عدو کا | جو پھر کر چلے جان جان آتے آتے

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول شاعر ریاست رنکاٹ

کسی رشکِ گل سے محبت ہوئی ہے | ملا مجکو داغِ نہان آتے آتے

جناب سید منت حسین صاحب منت مہتمم گلدستہ نتیجۂ شعرا مونگیر

یہ برگشتگی ہے مقدر کی میرے | پھرے کسطرح وہ یہان آتے آتے

جناب محمد عبدالرحمن خانصاحب نیر وکیل رہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

سرِ راہ بیٹھا ہون آنکھین بچھائے | گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے
یہ یک جو قسمت الٹتی ہے اپنی | وہ رستے سے پلٹے یہان آتے آتے
یہ سوجھا بہانہ سرِ دست انکو | کہ مہندی لگائی یہان آتے آتے
یکایک جو نیت انکی پلٹی تو کل وہ | گئے غیر کے گھر یہان آتے آتے
سرِ راہ قاتل کی تیغِ ادا نے | کیے خون لاکھون یہان آتے آتے
وہ کہتے ہین نیر سے کوٹھے پر آکر | کہ تھک جاتے ہین ہم یہان آتے آتے

جناب میر امیر علی صاحب ولا لکھنوی سابق چیف کانسٹبل پولیس ضلع بلاسپور

نظر سے ہوئے وہ نہان آتے آتے | گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

جناب عبدالقادر خان صاحب ہمدم خلف عبدالرحیم خان صاحب وکیل بھوپالی حال مقیم اورنگ آباد دکن

نکلجائیگی روح قالب سے اک دن | تری یاد ہیجان جان آتے آتے
خدا جانے کیون یاد کرکے وہ بولے | ہوئین بند جو ہچکیان آتے آتے

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاسؔ لکھنوی شاگرد جناب جلالؔ لکھنوی

تھمے میرے اشکِ روان آتے آتے
پھرا راہ سے کاروان آتے آتے

ہوئے غیر کے یہان آتے آتے
مٹ اُنکی یہ چلتی یہان آتے آتے

مری یادِ پیہم کی تاثیر دیکھو
وہ گھبرا گئے ہچکیان آتے آتے

تڑپنے کو کیون آپ ہین منع کرتے
قرار آئے گا مہربان آتے آتے

شبِ وعدہ میرے مقدر کی صورت
پھرا راہ سے وہ جوان آتے آتے

چلے گھر کو وحشی تو کانٹون نے روکا
قبا ہو گئی دھجیان آتے آتے

کیے جائین وہ یاد حسرت یہی ہے
نکلجائے دَم ہچکیان آتے آتے

بلا تونے بھیجی تھی آئی نہ مجھ تک
رُکی کیون وہ اے آسمان آتے آتے

نہ چلنے دیا ضعف نے یار اُسکو
وہین رہ گیا ناتوان آتے آتے

خبر تھی کہ یار آئیگا پھر نہ آیا
کہان ہو گیا یہ مہان آتے آتے

پھونچ تو گئے کوے قاتل مین عاشق
مگر ہو گئے نیم جان آتے آتے

خدا نے کیا ہے ہمین یاد شاید
کہ نکلا ہے دم ہچکیان آتے آتے

یہ گھونٹا گلا ضبطِ الفت نے میرا
فغان رُک گئے تا زبان آتے آتے

وہان جاتے جاتے مرے پاؤن مین تو
وہ مہندی لگا لین یہان آتے آتے

فلک نے مجھے اِس بلندی سے پٹکا
ہوئے چور سب استخوان آتے آتے

جو پیرِ وہین اے یاسؔ اُنسے یہ کہدو
کہ آئیگی میری زبان آتے آتے

جناب منشی بھرگ دیال سنگہ صاحب یادؔ شاگرد جناب شمشادؔ اہلکار تحصیل مل

رُکے کسلیے وہ یہان آتے آتے
نہ آئے پئے امتحان آتے آتے

نکر اضطراب اے دلِ زار اتنا
وہ آئینگے بھی تو یہان آتے آتے

سکھاتا ہے انداز کیون نازِ بیجا
خود آ جائینگی شوخیان آتے آتے

یہ اپنے ہی اشکون کی غمازیان ہین
کیا فاش رازِ نہان آتے آتے

جناب سید محمد یوسف صاحب محمد پوری شاگرد جناب تیرؔ بنارسی

اگر فاتحہ پڑھنے مرقد پہ آتے | تو مہندی نہ مٹتی یہاں آتے آتے
قضا تیر سینے سے پہلو میں آیا | کہاں سے یہ پھوٹا کہاں آتے آتے

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب حکیم از شفاخانہ دیو

گئے غیر کے گھر یہاں آتے آتے | وہ کیوں ہو گئے بدگماں آتے آتے

جناب سید علی احسن صاحب عرف شاہ میاں آسی پیرزادہ مارہرہ

پرے رونے شب کو یہاں آتے آتے | کیا رشک جنت مکاں آتے آتے
یہ قسمت کی خوبی ہے دیکھو ہماری | کدھر رکگئے وہ یہاں آتے آتے

جناب سید عبد الفتاح عرف منشی عبد القادر صاحب

مری اک لحد کا بھلا ذکر کیا ہے | مٹائے ہزاروں نشاں آتے آتے
چلے آؤ خالی مکاں ہے ہمارا | مرے در پہ کیوں میری جاں آتے آتے
یہی فکر رہتی ہے ہر لحظہ دل کو | گئے کسطرف وہ یہاں آتے آتے

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوح

نظر سے ہوئے وہ نہاں آتے آتے | گئے کسطرف کو یہاں آتے آتے
نہیں کم قیامت سے ہجر انکا مجید | کہ اک عمر گذری یہاں آتے آتے
رقیبوں نے کیا کانمیں انکے پھونکا | وہیں سے پھرا بدگماں آتے آتے
در یار تک شوق کر دستگیری | گرا پڑتا ہے ناتواں آتے آتے

بی بشیر جان صاحبہ جادو طوائف از سندیلہ

مٹایا ہی ٹھوکر سے کس سنگدل نے | لحد کا ہماری نشاں آتے آتے
مقدر یہ ہا طفل اشک آہ تیرا | جہاں نہیں ہوا بے نشاں آتے آتے
یہ مضموں کوئی ماہ آیا کمر کا | رہے دل میں وہم و گماں آتے آتے

کوئی بھول بھی کیا گیا یاد کرکے | یہ رکیں کیوں گئیں ہچکیاں آتے آتے

بی امراؤ جان صاحبہ دلبر از نامی مقیم کانپور

بتایا مجھے نیم جاں آتے آتے | کیا تم نے کیا میری جاں آتے آتے
بھلا شکوہ جور کرتا میں کیونکر | لگے دینے دشنام یاں آتے آتے
مٹایا نشان مزار غریباں | یہ کیں اونہنے اٹکھیلیاں آتے آتے
اشارے سے اک تیغ ابرو کے تم نے | ہزاروں کیے نیم جاں آتے آتے
ہے بخت برگشتہ لیتے ہیں بارہ | نہیں ہوگئی لب پہ ہاں آتے آتے
شب ہجر کا حال کیا پوچھتے ہو | رکی تا لب میری جاں آتے آتے
اڑاتے ہیں ٹھوکر سے خاک لحد کو | مٹانے لگے وہ نشاں آتے آتے
اٹھاؤں گا جور و ستم رفتہ رفتہ | کہ آئیگی تاب و تواں آتے آتے
بہار چمن پر نہ کر ناز گلچیں | رہیگا نہ ایک گل خزاں آتے آتے
دیا مژدہ وصل قاصد نے دلبر | کیا اسنے کیا شادماں آتے آتے

بی نظیر جان صاحبہ قضا دختر مولا بخش از بھوپال

کرو ذکر میرا نہ غیروں سے ہمدم | میں گھبرا گیا ہچکیاں آتے آتے
تری دیکھ کر دوں شرح مطلب | پھرا جاتا ہے زباں آتے آتے
قضا اس سے جاکے نہیں صبح سے | اجل پھر گئی میری جاں آتے آتے

بی امام باندی صاحبہ ناز طوائف شہر [illegible]

کدھر چل دیئے وہ یہاں آتے آتے | مری رہ گئی لب پہ جاں آتے آتے
یہ پاس نزاکت ہے اے ناز اسکا | رکی لب پہ آہ و فغاں آتے آتے

مصرع طرح

۱۵ اکتوبر تک اس طرح میں (ہو گئی ہائے ہمیں اس سے محبت کیسی) محبت قافیہ۔ کیسی ردیف
۱۵ نومبر تک اس طرح میں (آرام ہمیں دیتی ہے بیداد کسی کی) بیداد قافیہ کسی کی ردیف
۱۵ دسمبر تک اس طرح میں (محبت میں عاشق نہ خامی کرینگے) خامی۔ قافیہ۔ کرینگے۔ ردیف

+ یہ غزلیں دیر میں وصول ہوئیں اسوجہ سے ردیف وار درج نہو سکیں۔

"مسلمانون کی گذشتہ تعلیم"

مسلمانون کو اپنا گذشتہ اقبال اور اپنی اگلی لیاقت یاد کرنے کے لیے اگر کوئی کتاب ذریعہ ہوسکتی ہے تو مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی یہ کتاب ہے- عربی- انگریزی اور فارسی تاریخون کے ورق اولٹے گئے ہین- عالم خیال مین کھنڈون اسلام کی قدیم منہدم عمارات کے کھنڈرون کی سیر کی گئی ہے تو یہ ایک کتاب لکھی گئی ہے جسکو ایک پرانی دلچسپ داستان یا صبح مایوسی مین شب اقبال کا تذکرہ کہنا چاہیے- عام ملک کی خواہش سے دوبارہ نہایت اہتمام سے چھاپی گئی ہے- جناب مصنف نے نظر ثانی بھی کی ہے- جلد طلب کرنا چاہیے ورنہ شاید بہت جلد ختم ہو- قیمت فی جلد ۸ - جلد بند طلائی ۱۲ -

المشتہر- مہتمم پیام یار- لکھنؤ چوک ؎

اشتہار

اس ناچیز کی دوکان ایک مدت سے چوک مین ہے ہر قسم کے بوٹ ولایتی دیسی سیاہ- سرخ سبز زرد- اونی- سوتی مخملی- کارچوبی- موجود رہتے ہین اکثر دیار و امصار سے خود جاکسار سے اور بعض اپنے آڑھتیون کی معرفت خریدا کرتے ہین- آج کل سب قسم کا مال خصوصاً چکن کا مدانی کے تھان دوپٹے وغیرہ بھی موجود ہین اسکے علاوہ سونے چاندی کا جڑاؤ زیور- انگوٹھیان وخلال وجھومر- ہاتھی دانت کی چیزین- تانبے کے برتن- ظروف گلی- مخملی- کارچوبی زنانے جوتے زیرپائیان کفش- سلیپر- کھڑاوین- انگریزی اور ہندوستانی گرم وسرد کپڑا- رضائی کی فردین- کھانے اور پینے کا خوشبودار تمباکو- اچار مربہ- گول اور کشتی نما ٹوپیان- لنگیان- صندوقچہ- قلمدان- لاکھی اور مسی کی الاچیان اور چلپنی ڈلی ہر اقسام کی اور لونگ بیچنے کیلین ناک مین پہننے کی- یہ سب چیزین ہماری معرفت سے روانہ ہوسکتی ہین آدھ آنہ روپیہ کمیشن پر اور سیکڑون کے مال پر ۹ دینا ہوگا- قیمت طلب پارسل منگائیے- یا نقد روپیہ عنایت ہو ناپسند ہونے پر واپس- محصول آپ کے ذمہ- اور اگر بروقت چھوٹنے پارسل کے قیمت مال مذکور کی ڈاکیہ کو نہ ملیگی تو محصول آمد ورفت کا خریدار صاحب کو ادا کرنا پڑے گا- توجہ درکار ہے ؎

المشتہر- باقر حسین سوداگر- چوک لکھنؤ-

ہومیوپیتھک طبیب

سلیس اردو زبان مین عمدہ کاغذ پر مجلد کتاب ہے- یہ وہ طریقہ علاج ہے جسنے تمام یوروپ مین بوجہ اپنے نفع اور کم قیمتی و قلیل المقدار ہونے کے بخوبی رواج پایا- اب ہندوستان کے اکثر مقامات مین اسکا رواج ہو چلا ہے- فی الحقیقت اس طریقہ علاج سے اعلیٰ دوسرا طریقہ نہین ہے- ہر ذی شعور اس کتاب کی مدد سے صدہا امراض کی تشخیص کرسکتا ہے- علاوہ تاریخی حالات و خواص ادویہ کے از سر تا قدم معمولی امراض کا علاج درج ہے- اس کتاب کی ضرورت ہر شخص کو ہے- کوئی گھر اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیے- قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک ا

درخواست خریداری یا قیمت کتاب بنام حکیم خادم حسینخان مالک کارخانہ قلمساز نہ وہومیوپیتھک شفاخانہ شاہ آباد ضلع ہردوئی آنا چاہیے ؎ -

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے- اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود معلوم ہوجائیگا- تعمیل فرمایش نقد روپیہ آنے پر یا ویلو پے ایبل ہوسکتی ہے- خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے-

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱ گرہ	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار-	″	″	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل بوٹہ کی نہایت نفیس	″	″	[illegible]	[illegible]
تھان شربتی ساخت لکھنؤ نہایت باریک	″	″	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ ومردانہ بیل بوٹہ دار-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول برابر	[illegible]		[illegible]	[illegible]
عبا چکن یعنی جبہ خاص براے اتقات واہل علم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پاپجامہ چکن چند جہری زنانہ ومردانہ-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ ومردانہ بیل بوٹہ دار-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بوٹہ دار سلے ہوے طیار-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ چکن مری پھندہ وپیچی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ ع قعین جدید رسمون کے قابل-	۱۰ گرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی فلیتہ دار-			[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما ودیگر متفرقات

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
فرد رضائی مین سکہ جالدار دوبٹہ دار عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحاف مین سکہ مارکین صرف بوٹہ دار نہایت خوشنما	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲
پلنگپوش جھاڑی جالدار نہایت عمدہ-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ زربفت وکمخواب بیلدار نفیس	[illegible]	۱۰ گرہ	[illegible]	[illegible]
کلاہ قالین وچھینٹ ومخمل وغیرہ-	″		[illegible]	[illegible]
کلاہ ع قعین مع کار کلابتون مسیون کے قابل	۱۰ گرہ	۱۰ گرہ	[illegible]	[illegible]
بوٹ زردوزی سلمہ ستارہ نہایت عمدہ حسینون کے قابل-	.	.	[illegible]	[illegible]

گوٹہ نقرہ وطلائی ہر قسم کا فی تولہ [illegible] تک- الگتولہ [illegible] گولیان تمباکو خوردنی نہایت عمدہ ورقدار فی روپیہ ۲ تولہ اور بلاورق فی روپیہ ۴ تولہ- محصول ایک تولہ سے ۱۰ تولہ تک ۲ -

المشتہر- محمد عاشق علی کارخانہ دار چکن- لکھنؤ- پارچہ والی گلی ؎

مصرع طرح پیام یار

ہو گئی ہائے ہمین اوس سے محبت کیسی

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اُستاد نواب رامپور خلد آشیان

کہتے ہین مجھ سے کہ تجھپر ہے یہ تہمت کیسی
دل مین تیرے ہے تو ظالم مری حسرت کیسی

سادگی مین تری شوخی کی ہے رنگت کیسی
شرم کے ساتھ یہ آنکھون مین شرارت کیسی

ناوک ناز کی آمد جو کہین سن لی ہے
دل مین گھبرائی ہوئی پھرتی ہے حسرت کیسی

پیار کیا کیا تری رفتار کو فتنون نے کیا
تیری ٹھوکر سے بلا اُٹھکے قیامت کیسی

بنگئی پھولونکے گجرے سے کلائی اُنکی
نبض کی طرح تڑپتی ہے نزاکت کیسی

خود ترے ہونٹھ یہ کہتے ہین کہ بوسہ لیلو
اور معشوقونکی ہوتی ہے اجازت کیسی

درد اُٹھ اُٹھکے تہ خاک جو تڑپاتا ہے
بیٹھی ہے مجھکو دباکر مری تربت کیسی

سامنا اُنکا ہمارا جو کبھی ہوتا ہے
ناتوانی سے لجاتی ہے نزاکت کیسی

تم نظر آو نہ مجکو نہ پتنگون کو چراغ
چھا گئی ہے یہ اندھیری شب فرقت کیسی

ہاتھا پائی مین تو مجسے بھی وہ نکلے چالاک
سب بناوٹ کی یہ باتین تھین نزاکت کیسی

اسکو رخصت کرو خلوت مین ہے اسکا کیا کام
وصل کی رات مری جان نزاکت کیسی

ناز سے اُسنے جھٹک کر جو چھڑایا دامن
ہاتھ سے جاتی رہی میری طبیعت کیسی

آج بیمار ترا اُٹھ کے عدم کو پہنچا
ضعف حد سے جو بڑھا آگئی طاقت کیسی

شب فرقت شب وصلت کا پتا دیتی ہے
ملتی ہے گیسوے محبوب سے رنگت کیسی

او مرے روٹھے ہوئے مان لے کہنا من جا
دیکھہ کرتا ہے مرا دل تری منت کیسی

حسن یوسف کو بہت آنکھ اٹھا کر دیکھا
پوری تصویر تمھاری ہے شباہت کیسی

دل اُڑا لے گئے دکھلاکے وہ جوبن کا اُبھار
سینہ زوری اسے کہتے ہین خیانت کیسی

روٹھتے وقت ذرا آئینہ لے کر دیکھو
منہ بنانے مین بگڑ جاتی ہے صورت کیسی

ہمتو چلمن کے ادھر ہین نگہ شوق بتا
تو نے چلمن کے اُدھر دیکھی ہے صورت کیسی

گدگداتا ہے جو ابھرا ہوا جوبن انکا — چٹکیان لیتی ہے دل مین مرے حسرت کیسی
بات کرنے کی تو مہلت نہین ملتی ہے اکبر — ایسی حالت مین غزل کہنے کی فرصت کیسی

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

ہجر مین وصل کی یاد آتی ہے لذت کیسی — میری چھاتی سے لپٹ جاتی ہے حسرت کیسی
دو قدم چلکے رہ عشق مین رک رہتا ہون — خود بخود پست ہوئی جاتی ہے ہمت کیسی
دل پسے جاتے ہین ہنگام خرام دلدار — آج فتنون نے اٹھائی ہے قیامت کیسی
صاف ہو صورت آئینہ سراپا جب تم — مجکو حیرت ہے کہ پھر دل مین کدورت کیسی
چھیڑکر خود ہی مرے دل کی مصیبت سننا — خود ہی کہنا عوض شکر شکایت کیسی
واہ رے جلوہ آئینہ روے دلدار — لے کے منہ اپنا سا رہجاتی ہے حیرت کیسی
عکس چہرے کا نظر آتے ہی آئینے مین — بننے والون کی بگڑ جاتی ہے صورت کیسی
مین نہ وحشی ہون نہ بیخود ہون نہ وارفتہ مزاج — بے سبب آپ سے باہر ہے طبیعت کیسی
آج موقع سے وہ ملجائین تو اتنا پوچھون — جسکو تم دل مین ترسنے دو وہ حسرت کیسی
کیا بتاؤن مین تجھے سامنے جا دیکھ اے شیخ — دل لبھانے مین ہے وہ موہنی مورت کیسی
وعدہ کرتے ہین مگر آ نہین سکتے احسان — آڑے آتی ہے حسینون کی نزاکت کیسی

جناب حافظ محمد یعقوب صاحب امین جونپوری از حیدرآباد دکن

بعد مرنے کے مجھے مل گئی راحت کیسی — رنج سے فکر سے غم سے ہوئی فرصت کیسی
جو تری یاد مین ہستی سے گذر جاتے ہین — غم کونین سے پا جاتے ہین راحت کیسی
یون تو ظاہر مین حسینان جہان بھولے ہین — دل کے لینے کی انھین یاد ہے حکمت کیسی
اب مجھے انکے تصور مین بھی جانا ہے محال — ضعف کیسا ہے الٰہی یہ نقاہت کیسی
آکے آغوش مین بوسے کا ندینا کیسا — آپ فرمایئے حاضر مین یہ حجت کیسی
موت بھی ہجر مین آآکے پلٹ جاتی ہے — مجھسے برگشتہ ہوئی ہے مری قسمت کیسی
جسکی تکلیف مین گذری وہ بھلا کیا جانے — عیش کہتے ہین کسے ہوتی ہے راحت کیسی
ساتھ چھوڑا نہ پس مرگ بھی رسوائی نے — خاک اڑاتی ہے ہماری سر تربت کیسی

وہ مرے بارِ نظر سے بھی دبے جاتے ہین ... دیکھنے بھی نہین دیتی یہ نزاکت کیسی

جناب مولوی سیف الحق صاحب ادیب دہلوی پریس رپورٹر گورنمنٹ نظام

غیر تک پوچھتے ہین ہو گئی حالت کیسی ... ڈال دی آپ نے ہمپر یہ مصیبت کیسی

روز رہتی ہے یہ پامالیِ تربت کیسی ... خاک مین مل گئے جب ہم تو کدورت کیسی

غیر سے چار گھڑی کو بھی جدا ہو تو کہون ... کہ گذرتی ہے کسی کی شبِ فرقت کیسی

کہدیا اُسنے کہ اب یہ بھی نہ دیکھوگے کبھی ... جب کہا مینے کہ مُنہ دیکھنے کی اُلفت کیسی

مُنہ چھپا لیتا ہے عصیان سے کفن مین اپنا ... مرکے بھی ہوتی ہے انسان کو ندامت کیسی

ایک تو ذکرِ عدو اوسپہ بگڑنا کہ سنو ... ٹوٹتی ہے یہ قیامت پہ قیامت کیسی

یہ تو احسان ہے کچھ زور نہین ظلم نہین ... بوسہ دینا نہین منظور تو حجت کیسی

آج دو ٹوک کیے لیتے ہین اُنسے ناچار ... بن گئی اپنے ہی دم پر تو مروت کیسی

میرے ہی واسطے ہوتے ہین تمھین بھی سو عذر ... غیر سے ملنے کی ملجاتی ہے فرصت کیسی

جناب ابوالکلام میر سخاوت علی صاحب اثر رئیس قصبہ لوہن

اس سے کیا بحث کہ ہوگی شبِ فرقت کیسی ... موت آمین نہین آلی یہ مصیبت کیسی

غصہ آئینہ دکھانے سے ہو دونا کیا خوب ... یہ نہ دیکھا کہ بگڑ جاتی ہے صورت کیسی

ہجر مین ایک یہ ہے مونس و غمخوار مرا ... ہائے کرتا ہے غمِ یار رفاقت کیسی

وعدۂ وصل کیا تھا کہ نہین یاد کرو ... یہ زبان دے کے مکر جانے کی عادت کیسی

بزم مین چھپ نسکا حسرتِ دیدار کا راز ... آنکھ کمبخت کے باعث ہوئی ذلت کیسی

جناب صاحبزادہ میرزا محمد آغا جان صاحب آغا رئیس سونگھرہ شاگرد جناب داغ دہلوی

خاک مین تو نے ملائے مرے سارے ارمان ... اے فلک مجھسے نکالی یہ کدورت کیسی

سرِ محفل اوُنھین پہلو مین بٹھا لیتے ہو ... ہائے ہوتی ہے رقیبون پہ عنایت کیسی

کیا کہون اُس سے کہ وہ پوچھتے ہین محفل مین ... کچھ تو فرمائیے ہے آج طبیعت کیسی

آئینہ لے کے ذرا دیکھ تو کمبخت آغا ... ہائے اُلفت مین تری ہوگئی صورت کیسی

جناب چودھری محمد نعمت الٰہی صاحب انور نعمانی مارہروی

ہمنشین لطف و کرم کیا عنایت کیسی — وہ عداوت بھی نہین رکھتے محبت کیسی
پہلے ہی تجھکو سر بزم نہ چھیڑا ہوتا — اب رقیبون سے یہ کرتے ہو شکایت کیسی
ڈر سے تا صبح نہ ہم ہاتھ لگانے پائے — اُنکے کام آئی شب وصل نزاکت کیسی
کوچۂ یار ہی فردوس ہے عاشق کے لیے — لوگ جنت کو لیے پھرتے ہین جنت کیسی
لے لیا خنجر قاتل کا تڑپ کر بوسہ — کی ہے آتور نے دم قتل یہ جرات کیسی

جناب معشوق حسین صاحب عرف عبد الصمد افسر از کاکوری

آگ یہ تونے لگا دی تپ فرقت کیسی — شمع کی طرح سے جلتا ہون حرارت کیسی
نزع مین بھی نہ وہ دیدار دکھانے آئے — مرتے دم رہگئی دل مین مرے حسرت کیسی
غیر سے مہر و وفا مجھپہ رہے جور و جفا — تمھین انصاف کرو ہے یہ مروت کیسی
آئنہ دیکھکے کہتے ہین وہ بھولے پن سے — کیون جی آتی ہے نظر آئینہ مین صورت کیسی
مرگئے پر بھی نکلتی نہین ہرگز باہر — یا الٰہی ہے مرے دل مین یہ حسرت کیسی
غیرت ہے خیر ہے اے حضرت افسر یہ کیا — سامنے غیرون کے دلبر کی شکایت کیسی

جناب منشی محمد عبد الرحمن صاحب آز متوطن جھجوا از گورکھپور

ہمین محروم ہین اک لطف و کرم سے انکے — دیکھو غیرونپہ وہ رکھتے ہین عنایت کیسی
دل مین اپنے جو جوانی کی امنگین ہین آز — دیکھکر اونکو مچلتی ہے طبیعت کیسی

جناب سید شیر علی صاحب اسد جالندھری حال وارد پٹنہ شاگرد جناب شہرت

کوچۂ یار مین بھی جی نہین لگتا اپنا — اندنون ہوگئی یارب مجھے وحشت کیسی
عشق مین شکوۂ معشوق اسد بیجا ہے — دل ہی جب دے چکے پھر اسکی شکایت کیسی

جناب حافظ سید علی احسن عرف شاہ میان صاحب اسیر پیرزادۂ مارہرہ

ہوگئی ہائے مجھے اس سے محبت کیسی — پڑگئی جان پہ میری یہ مصیبت کیسی
ہم فقیرون کو نہین جاہ و حشم سے مطلب — سلطنت کہتے ہین کس چیز کو شوکت کیسی

جناب سید ملک علی صاحب الفت شاگرد جناب مومن رئیس قصبہ سونی پت

چارہ سازی نہ کرین حضرت عیسیٰ سے کہو — مرض عشق سے بیمار کو صحت کیسی

اے اجل آنے جو اسوقت تو احسان ہوگا
غیر کے ساتھ وہ آتے ہین عیادت کیسی

جناب علی الدین احمد صاحب احمد ساکن حیدرآباد دکن ملازم محکمہ معتمد صرف خاص

میرے ماتم مین کیے کسنے پریشان گیسو
چھا گئی ہے مری تربت پہ یہ ظلمت کیسی

چلکے دو گام دکھا دو جو تمھین ہو منظور
ہم بھی تو دیکھ لین ہوتی ہے قیامت کیسی

جناب محمد اسمٰعیل بن آدم صاحب افسر شاگرد جناب لشاق کورکی مرکارہ

غیر پر لطف و کرم ہم پہ جفا ئین کرنا
ہوگئی یہ بت بے درد کی عادت کیسی

جناب ابراہیم حسین خان صاحب آفتاب متوطن رتنپورہ شاگرد جناب منشاد لکھنوی

کسی صورت سے نہین چھوٹتی اسکی الفت
ہوگئی ہائے ہمین اس سے محبت کیسی

جناب اکبر حسین صاحب اکبر ساکن قصبہ نارہ شاگرد جناب فروغ ڈپٹی انسپکٹر مدارس الہ آباد

بعد مدت مجھے دیکھا تو لگے یون کہنے
ہائے افسوس تری ہوگئی صورت کیسی

جناب انس عظیم آبادی

یک بیک ہوگئی تبدیل رنگت کیسی
عشق مین زرد مری ہوگئی صورت کیسی

جسکو انکار قیامت سے ہے دیکھے آکر
کوچۂ یار مین برپا ہے قیامت کیسی

جناب محمد لطیف الدین صاحب اوج چھتواردی شاگرد جناب نیر نارہی

کچھ نہین جانتے جز کوے صنم ہم زاہد
کیسے دوزخ ہین کسے اور ہے جنت کیسی

جناب سید ایوب حسن صاحب اثر از آل سید آل احمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز مارہروی

چال ستانہ ذرا دیکھ لو چلکر صاحب
پوچھتے کیا ہو کہ ہوتی ہے قیامت کیسی

جناب محمد شاہ الدین خان صاحب احمد از سیالکوٹ

خواب مین دولت دیدار محمد پائی
میری قسمت نے دکھا دی مجھے صورت کیسی

جناب محمد بخش صاحب ابر سوداگر چمڑہ چھاؤنی نیمچ

چین دل کو مرے آتا ہی نہین او ظالم
ہوگئی ہائے ہمین تجھ سے محبت کیسی

جناب ابوالخیر محمد عبدالحی صاحب آشفتہ برادر خورد جناب شیفتہ جگوانوری مظفرپوری

مجمع عام مین رندون نے اسے بلوایا
دختر رز کی ہوئی ہائے فضیحت کیسی

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ دہلوی

خود بخود ہو گئی کم ہائے محبت کیسی ہے — مجھ سے برگشتہ ہوئی اُنکی طبیعت کیسی ہے
قصۂ عشق تو دُنیا مین ہوا رفت و گذشت — داورِ حشر سے محشر مین شکایت کیسی ہے
بارِ اُلفت سے سبکدوش رہا کرتے ہین — ان حسینون کی بھی نازک ہے طبیعت کیسی ہے
دل ہی دل مین ہے ترقی یہ مرا کیون سودا — پردے پردے مین بڑھی جاتی ہے وحشت کیسی
کیون شبِ ہجر کو ہم غیرتِ محشر نہ کہین — دم مین کیا بات ہے ہوتی ہی قیامت کیسی ہے
دیکھیے آج شبِ ہجر کٹے یا نہ کٹے — شام سے غیر ہوئی جاتی ہے حالت کیسی
دیدۂ شوق شبِ ہجر کھلے رہتے ہین — رات بھر آنکھ جھپکتی نہین غفلت کیسی ہے
کاش آئین وہ عیادت کو مری اور کہین — کہئے کیسا ہے مزاج اور طبیعت کیسی ہے
کیا کسی غیرتِ خورشید کے آئے ہین قدم — روشنی پھیلی ہوئی ہے سرِ تربت کیسی ہے
پہلوئے یار مین تو بسترِ غم پر مین ہون — اے دلِ زار بتا ہی یہ رفاقت کیسی
بزم دلبر مین نہ جاتے نہ اُٹھاتے اغیار — پائی ذلت دلِ نادان کے بدولت کیسی
گردش جام تو مخصوص ہے غیرون کیلیے — برق تک بادۂ گلرنگ کی نوبت کیسی

جناب منشی محمد بشیر صاحب بشیر شاگرد جناب شوق نیموی از پچہر سا آرہ

عشق مین کچھ نہین سمجھے کہ اذیت کیسی ہے — جبکہ خاطر کو ہوا بار تو اُلفت کیسی ہے
کیون نہ سمجھے کوئی دعوائے سخاوت باطل — ایک بوسے کے لیے واہ یہ حجت کیسی
مین ہوا زندۂ جاوید کیا تمنے جو قتل ہے — کسکو کہتے ہین اجل اور شہادت کیسی ہے
شکوہ کیون کرتے ہین اغیار تمہارا ایسا — جور کو لطف نہ سمجھے تو محبت کیسی ہے
مجھکو دم دے کے فرشتو نہ اُٹھاؤ ﷲ — اُنکی قامت کا یہ فتنہ ہے قیامت کیسی ہے
وصل کی رات ہی ایجان جو ہونا تھا ہوا — سر اُٹھاؤ تو بھی اب یہ ندامت کیسی ہے
وہ تصور مین بھی آتے ہین تو کھلجاتے ہین — یا الٰہی یہ نزاکت مین نزاکت کیسی ہے
مجکو ہنستے تھے مگر آپ ہی عاشق ہوئے — کھل گئی آئینے سے اونکو حقیقت کیسی ہے
کوچۂ عشق مین ایذا ہی ہے اے حضرتِ دل — ہاتھ دھو رکھیے یہان خیر سے راحت کیسی ہے

جناب سید قاسم علی صاحب بیدل شاگرد جناب نامی خیرآبادی از بھوپال

آئنہ دیکھکے دیکھی مری صورت کیسی
چھا گئی آج ہی شیشہ پہ یہ حیرت کیسی

منتظر ہون کہ نکلجائے کہین جسم سے دم
مرنا مشکل ہے مجھے جینے کی حسرت کیسی

جیب باقی ہے نہ دامن نہ گریبان میرا
یا الٰہی یہ ہوئی ہے مجھے وحشت کیسی

خم مے سر پہ ہے بوتل ہے بغل مین اے شیخ
آج رندون نے بنائی ہے تری گت کیسی

جناب حکیم سید باقر علی صاحب باقر متوطن جیپور

ہین وہ نادان وفا کی جو توقع تمھین
خوبرویون مین وفا کیسی مروت کیسی

جانتے ہو تو ستم اُسکا اُٹھاؤ باقرؔ
اور پھر اُسکا گلہ کیسا شکایت کیسی

جناب منشی محمد عبد الرحمٰن صاحب بندہ از بہٹ

دیکھتے ہی وہ مجھے چین جبین ہوتے ہین
ہوگئی ہے اُنھین ناحق کی عداوت کیسی

جناب لکھوری شیو نندن پرشاد صاحب بہار کوروی شاگرد جناب داغ

ابھی شب باقی ہے پھر او نہ تم سنکے اذان
آئے ہو وعدہ وفا کرنے تو عجلت کیسی

جناب مولوی عبد الحسین صاحب بیقرار خلف جناب شاعر متوطن سورت حال مقیم

مین وہ کشتہ ہون مری نعش کے آگے اگر
بیکسی پیٹتی ہے روتی ہے حسرت کیسی

یار بھی مجھسے جدا دل بھی مرا مجھسے جدا
تو بھی ہے نحس قدم اے شب فرقت کیسی

جناب پنڈت کشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی نائب ناظر فوجداری جیپور

دل دیا دین دیا جان دی ایمان دیا
ہے نئی عشق بتان مین بھی سخاوت کیسی

جناب لعل بہادر لال صاحب بحیر برتیج پوسٹماسٹر آرہ

کوئی تو کہتا ہے دیوانہ کوئی سودائی
ان حسینون کی بدولت ہوئی شہرت کیسی

جناب محمد حبیب احمد صاحب برق مارہروی

عبرت انگیز ہے جمشید و فریدون کا حال
خاک مین مل گئی ان شاہون کی حشمت کیسی

جناب حاجی میر تجمل حسین صاحب تجمل چشتی الفخری جلال پوری مقیم بمبئی شاگرد جناب

کیا کہون یار جفا جو کی ہے عادت کیسی
جانتا ہی نہین ہوتی ہے مروت کیسی

حال پر غیر کے رہتی ہے عنایت کیسی ۔ اور اک مین ہون کہ مجھ سے ہے عداوت کیسی
ہم نہ کہتے تھے کہ آئینہ نہ دیکھو صاحب ۔ کیا نظر آیا تمھین ہو گئی حیرت کیسی
کون سنتا ہے کہون کس سے تری فرقت مین ۔ جھیلتا ہون مین مصیبت پہ مصیبت کیسی
پھیر لیتے ہین مجھے دیکھ کے وہ منہ اپنا ۔ یا الٰہی مری برگشتہ ہے قسمت کیسی
تیرا ارمان جو باقی ہے تہِ پس مردن بھی ۔ رو رہی ہے سر مدفن مری حسرت کیسی
دیکھ کر آئنے مین عکس جھجک کر بولے ۔ میری صورت کی ہے اک اور یہ صورت کیسی
جسکو محبوب سمجھتے تھے تجمل اپنا ۔ ہو گئی ہائے اُسے مجھ سے عداوت کیسی

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ سوداگر بلندشہر شاگرد جناب داغ

مین اگر پاس و تمنا کا نہین ہون کشتہ ۔ چھا گئی آکے اُداسی سر تربت کیسی
ایک دم صورتِ سایہ نہین ہوتا ہے جدا ۔ درد نے دل سے نباہی ہے رفاقت کیسی
جور مین تم سے ہے وہ لطف کہ ہم اے ناصح ۔ شکر کرتے ہین تہ دل سے شکایت کیسی
جو تمھین پوچھنا ہو پوچھ لو میرے دل سے ۔ خیر کیا جانے کہ ہوتی ہے مصیبت کیسی

جناب محمد کریم خان صاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

کیا قیامت مین سحر ہو گی بتا بہر خدا ۔ یہ درازی ہے تری اے شب فرقت کیسی
دیکھ تو آ کے خدا کے لیے اے رشک مسیح ۔ ہے دگرگون ترے بیمار کی حالت کیسی
کوچۂ یار کی تعریف کیا کرتے ہین ۔ گر گئی شیخ کی نظرون سے بھی جنت کیسی
بڑھ گیا ضعف تب ہجر سے ایسا اپنا ۔ تاب اُٹھنے کی نہین چلنے کی طاقت کیسی
بوجھ سے زلف کے ہر بار لچک جاتی ہے ۔ کمر یار نے پائی ہے نزاکت کیسی

جناب محمد تقی حسن صاحب تقی کاکوروی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

محو عشق ہین ہم لذت غم کیا جانین ۔ رنج کہتے ہین کسے ہوتی ہے راحت کیسی
اثر گریۂ عاشق سے نہ تم قائل تھے ۔ میرے رونے پہ تمھین آئی محبت کیسی
آرزو بڑھ گئی جب یار کا جوبن اُبھرا ۔ دل مین گھر کرنے لگی وصل کی حسرت کیسی
زندگی بھر نہوا وصل کبھی اُنکا تقی ۔ دل مین ہم اپنے لیے جاتے ہین حسرت کیسی

جناب لالہ بالگوبند صاحب تسلیم رئیس اوناؤ

درد میں غم میں مصیبت میں گذارتے ہیں
عیش کرتے ہیں جو ہوتی ہے مسرت کیسی

قبر تمہارا کے مری بولے وہ جھوٹے پن سے
کہہ بنا لی ہے سر راہ یہ تربت کیسی

چھا گئی کالی گھٹا کھلتے ہی میخانے کے
بادہ خوار و نہ پیو ہے یہ اللہ کی رحمت کیسی

جناب قاضی محمد شمس الضحیٰ صاحب نفتہ قاضی پوری از گورکھپور

جب لحد پر مری آئے تو وہ ہنس کر بولے
اسکی تربت پہ برستی ہے یہ حسرت کیسی

جب تمہارا ابھی کسی شخص پہ آجائیگا دل
تب سمجھ جاؤگے ہوتی ہے محبت کیسی

جناب بابو تحفہ لال صاحب تحفہ گورکھپوری شاگرد جناب مشتاق گورکھپوری

تیری رفتار سے اٹھتے ہیں ہزاروں فتنے
دیکھیے ہوتی ہے برپا یہ قیامت کیسی

زندگی اپنی کٹی ہجر بتاں میں تحفہ
جسکے پہلو میں ہو وہ اسکی ہے قسمت کیسی

جناب منشی محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

عشق میں ہوتی ہے آخر کو اذیت کیسی
پڑگئی جان پر اللہ مصیبت کیسی

پانی پانی ہے ندامت سے جو تم کیا کیا
لپٹی جاتی ہے گنہگار سے رحمت کیسی

میں جو کہتا ہوں کہ ہے چشم مروت لازم
ہنسکے فرماتے ہیں ہوتی ہے مروت کیسی

ہے یہ منظور کہ یاں بھی نہ مجھے چین ملے
حسرتیں چھائی ہیں یارب سر تربت کیسی

حسرت کشتہ کا اک ڈھیر جو پہلو میں ہے
دل کو حیرت ہے کہ تربت پہ تربت کیسی

وائے تقدیر کہ عاشق کے سیہ خانے میں
اینڈتی پھرتی ہے شام شب فرقت کیسی

مرض عشق و محبت کا برا ہو یارب
چار ہی دن میں بدل جاتی ہے صورت کیسی

شب فرقت کے تو ہم دیکھ چکے ہیں دھڑکے
دیکھنا یہ ہے کہ ہوتی ہے قیامت کیسی

جناب سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

لے کے دل پھر نظر مہر و محبت کیسی
جان کھینچی لیجیے گا اب یہ عنایت کیسی

بیقراری کہیں شاید لیے جاتی ہے اسے
روتی ہے دل سے لپٹ کر تری حسرت کیسی

اللہ اللہ مرے لینے کا اظہار ایسا
اور دشمن کی چھپاتی ہو محبت کیسی

ہائے شرمندہ کیا کیون انھین شکوے کرکے
وصل مین بھی یہ قدر کی ندامت کیسی

جرم الفت کی سزا دے بھی چکے آؤ تو حشر
ابھی ہو جائے جو ہونا ہے قیامت کیسی

یار پہلو مین ہے مین پوچھ رہا ہون دل کو
پھر کمی کس کی ہے اس وقت یہ حسرت کیسی

وصل سے ہجر دو چند ہو گئی پوچھتے ہے
صبح کو نکر ہوئی لذت شب فرقت کیسی

کہین انکا بھی دل آ جائے دعا ہے یہ جلیل
پوچھتے پھرتے ہم بھی کہ ہائے طبیعت کیسی

جناب حافظ محمد جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری شاگرد جناب امیر لکھنوی مغفور

تم سے دل مین ہے چھپی خواہش دیدار کیسے
تم ہو آنکھون مین تو پھر دید کی خواہش کیسی

درد دل اٹھتے ہی ہوتی ہے عنایت کیسی
پوچھتے اٹھکے ہو دل کی طبیعت کیسی

نام سے میرے جلا دل مین مرے آکے رہا
جان من ہے یہ محبت یہ عداوت کیسی

دل ترا ہو کے بھلا میری سی کیون کہنے لگا
واسطہ ہی نہ رہا جب تو مروت کیسی

حسرتین ہین جو ہزارون تو ہین ارمان لاکھ
دل ذرا سا ہے مگر اسمین ہے وسعت کیسی

آئنے کا ہو برا جسنے بنایا خودسر
ورنہ واقف بھی نہ تھے تم کہ ہے صورت کیسی

کیا غضب ہو جو تمہین دیکھ لے اکدن ملک
پھر تو مین پوچھون کہ ہے آپکی حالت کیسی

دل نہین خون ہوا سینے مین اچھا ہے
یہ تو فرمائیے اشکون مین ہے رنگت کیسی

ہم دکھا دین تجھے زاہد کہ یہ بت لیتے ہین
تو دکھا دے نہین حورون کی ہے صورت کیسی

مرگئے پر ہے غلط دل کا تڑپنا کیا خوب
آکے دیکھو تو کہ جنبش مین ہے تربت کیسی

ہین مئی شیخ کی پگڑی تو لیا رندون نے
اب جو وہ مانگتے ہین کہتے ہین حضرت کیسی

لیچکے دل تو ہے کیا جان کی اب فرمائش
خیر ہے آج یہ مجھپر ہے عنایت کیسی

لطف تو جب ہو کہ واعظ کو پلا ور رندو
اور پھر اس سے یہ پوچھو کہ ہے حضرت کیسی

دی دلی جان خدا کی تھی تو لو دیدی
ہائے کی تمنے امانت مین خیانت کیسی

غیر سے وصل غلط ہے تو کھلی کیون ہے آنکھ
آپ ہین بات کے سچے تو ندامت کیسی

ہے اشارا نگہ ناز کا فتنہ کیسا
آپ کے پاؤن کی ٹھوکر ہے قیامت کیسی

وصل مین آپکا کہنا تو نہ مانیگے جلیل
آج کی رات مری جان اطاعت کیسی

جناب محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری

وہ جو آئے ہین تو برپا ہے قیامت کیسی ہے
بعد مر جانے کے اللہ یہ آفت کیسی ہے

وہ مرے سامنے غیرون سے بغلگیر ہوئے
آج دیکھی ہے جیا کر کے قیامت کیسی ہے

تیرے اٹھتے ہوئے فتنون سے ہوئی ہے پامال
منہ چھپاتی ہے سرِ حشر قیامت کیسی ہے

آ لگا ہے ترے قدمون سے مزارِ عاشق
تیری ٹھوکر سے ہے مشتاق یہ تربت کیسی ہے

مجھ سے حالِ شبِ غم آپ نہ سنیے ہرگز
شمع سے پوچھیے تھی رات کو حالت کیسی ہے

سچ تو یون ہے کہ ہوئی ہے یہ صورت دلکش
دل لگا جاتی ہے ہر ادنیٰ نیت کیسی ہے

حشر مین کاتبِ اعمال نہ پہچان سکے
خوف سے بدلی گنہگار کی صورت کیسی ہے

سن کے فرماتے ہین وہ حالتِ دل پیشِ عدو
کون ہوتے ہو کیا تجھ سے محبت کیسی ہے

میری گستاخیون سے خوب ہی محجوب ہوئے
وصل مین بھول گئی آنکھ شرارت کیسی ہے

دردِ دل دردِ جگر حسرت و اندوہ و الم
آفتین آئین مرے سر شبِ فرقت کیسی ہے

ہوش کیون جاتے رہے تاب نہ کیونکر آئی
طور پر دیکھی کلیم آپ نے صورت کیسی ہے

اس مزے سے وہی واقف ہین جو ہین تیغ فگن
خضر کیا جانین کہ ہے مرگ کی لذت کیسی ہے

ایک ہی شب مین شبِ ہجر کا بدلا لون
ان حسینون کو جو پاؤن تو مروت کیسی ہے

مرنے والون کا بھی ایک کیا کرتی ہے بجز
جلتی ہے روتی ہے شمع سرِ تربت کیسی ہے

دیکھ لیتی ہین مجھے جھک کے وہ اللہ رے حجاب
آنکھین گھونگھٹ مین بھی کرتی ہین شرارت کیسی

اٹھ کے تعظیم دی جس وقت تصور آیا
آگئی ہے ترے بیمار مین طاقت کیسی ہے

حشر کے دن بھی وہ کہتے ہین خفا ہو ہو کر
تو نے کی داورِ محشر سے شکایت کیسی ہے

رات کو نکلے وہ میخانے سے بوتل والے
کھل گئی حضرتِ واعظ کی حقیقت کیسی

چھیڑ کر پوچھ رہا ہون شبِ وصل ان سے جلیس
تو ہی بتلا دے ملی ہے مجھے قسمت کیسی ہے

جناب جادو از اعظم گڈھ

ناز سے ظلم و ستم کی انھین عادت کیسی ہے
اس پہ بھی دل کو ہے باقی مری حسرت کیسی ہے

کانون کو بند کرین نام بھی میرا جو سنین
ہو گئی ذکر سے میرے انھین نفرت کیسی ہے

حسرت و یاس و الم سے نہ ملی مجکو نجات
میرے اللہ بنائی مری قسمت کیسی

آپ کی زلفِ سیہ مین ہون سیہ بخت حضور
طرّہ دو نو نہ سے ہے میری شبِ فرقت کیسی

کسنے یہ سحر کیا کیا ہوا تجکو جادو
ہو گئی زرد ترے چہرے کی رنگت کیسی

جناب مرزا آغا محمد صاحب جزیل فیض آبادی شاگرد جناب ماہر لکھنوی ؒ

دل کو جب دیکھیے نالان ہے غمِ فرقت سے
پھر نہ پوچھو مجھے جھوٹی ہے اذیت کیسی

گالیان دیتے ہو ہر ایک کو توبہ توبہ
بدزبانی کی تمھین پڑ گئی عادت کیسی

پہلو دل مین رہا تا بہ یہ بعد فنا
دردِ دل نے کی ہے مرے ساتھ رفاقت کیسی

حال غیرونکی عداوت کا نہ پوچھو مجھسے
منہ پہ بہتان ہو کرتے ہین غیبت کیسی

ایک سے ایک حسین بڑھکے تو نین ہین ہزار
جلوہ گر ہے مرے اللہ کی قدرت کیسی

جناب منشی الٰہی بخش صاحب نامی گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

بادہ خوارونمین بڑھی شیخ کی عزت کیسی
اچھلی میخانے مین دستارِ فضیلت کیسی

نذرِ نظارہ تھا دل پہلے تو اب جان و جگر
جلوہ یار کی بڑھتی گئی قیمت کیسی

آگ سینے مین لگا دیتی ہے مینو شون کے
دخترِ رز نے یہ سیکھی ہے شرارت کیسی

اب ملاقات قیامت مین ہماری ہوگی
یہ سنائی ہے کسی نے دمِ رخصت کیسی

دست بستہ لیے پھرتی ہے اُسے وحشتِ دل
ہتھکڑی سے ترے مجنون کو ہے محبت کیسی

سر جھکا کر سرِ محفل یہ کسی کا کہنا
آنکھ ہی جب نہین ملتی تو مروت کیسی

بے تکلف جو وہ ہر روز چلے آتے ہین
آنکو مرغوب ہے دل کی مرے خلوت کیسی

تنگ آئی ہے دلِ تنگ مین رہتے رہتے
آج گھبرائی ہے دل مین مرے حسرت کیسی

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی از مہلگوان ؒ

یہ حسینونمین خدا جانے ہے عادت کیسی
اپنے عشاق سے وہ کرتے ہین نفرت کیسی

بیمروت ہے تری ذات کہا جب مینے
ہنسکے بولے کہ حسینونمین مروت کیسی

کوئے دلبر کی تمنا ہے مجھے اے واعظ
حور کہتے ہین کسے ہوتی ہے جنت کیسی

سختیان ہجر کی جھیلین تو ہوا وصل نصیب
رنج کے بعد ملی ہمکو بھی راحت کیسی

جناب عبد الوحید صاحب حیرت شاگرد جناب شمشاد لکھنوی ساکن ململ ہے

مرض عشق کے بیمار کو صحت کیسی ہے
کوئے دلدار مین موت آئی تو تربت کیسی

سخت جانی کا برا ہو کہ مرے قتل کیوقت
تیغ قاتل نے اٹھائی ہے ندامت کیسی

درد سے لطف فزا رنج سے راحت انگیز
اُس ستمگر کی جفا مین بھی ہے لذت کیسی

ہوتی ہے خاطر پر گرد عدو مین خون
حسرت مردہ مری پائی ہے تربت کیسی

کیا کہین دیکھ لیا ہے کوئی خورشید جمال
صورت آئینہ حیرت کو ہے حیرت کیسی

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب عنبر ردولوی شاگرد جناب فائز بنارسی

پہروں تسکین شب غم انکا خیال آتا ہے
مجھسے درپردہ وہ رکھتے ہین محبت کیسی

تذکرہ سنتے ہی سینون کا تڑپ جاتا ہے
دل بیتاب نے سیکھی ہے یہ عادت کیسی

پوچھنے والا رہا جب نہ کوئی میرے بعد
بیکسی روتی ہے بیٹھی سر تربت کیسی

جناب سید امیر حسن صاحب حسن مارہروی شاگرد جناب داور اوناوی

پڑی جان کو اپنی یہ مصیبت کیسی ہے
ہو گئی ہائے مجھے اُسکی محبت کیسی

جناب منشی سید خلیل احمد صاحب حازم رئیس مین بارہ اہلکار پولیس لورکسور

مین تو خود چاہتا ہون ترک محبت ہو جائے
دل نہین مانتا کہتا ہے یہ نیت کیسی

جناب لچھمن سروپ صاحب حقیر سکندرآبادی مقیم بلند شہر

تیر مژگان نے اٹھا رکھی ہے آفت کیسی
قد بالا نے بپا کی ہے قیامت کیسی

جناب عبد اللطیف صاحب خاک سوداگر پانی پتی شاگرد جناب عاجز از کرنال

حق نے لکھا ہے جو کچھ روز ازل وہ ہوگا
پھر مقدر کی بھلا ہے یہ شکایت کیسی

جناب نظیر احمد صاحب خوشدل

مار کر عاشق شیدا کو جلائے کوئی
ہو نہین سکتا اگر یہ تو کرامت کیسی

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی از حیدرآباد دکن

دل کی بیخودی شوق مین راحت کیسی
ہو گئی دونون جہان سے مجھے فرصت کیسی

کیا کہون دل نے اُٹھائی ہے اذیت کیسی
مرنے والے کی رہی رات کو حالت کیسی

عشق نے دی ہیں دعائیں دمِ رحلت کیسی
مجھے مل مل کے گلے روئی ہے حسرت کیسی

عکس بھی آئینے میں چار گھڑی بعد آیا
بڑھ گئی حد سے سوا آنکی نزاکت کیسی

بندہ چاہے جو خدائی کو تو مل سکتی ہے
لوگ قسمت کو لیے پھرتے ہیں قسمت کیسی

جور معشوق کی پرسش ہی نہیں دنیا میں
اپنے بندے سے خدا کو ہے محبت کیسی

حور سے بحث نہیں ہاں یہ بتا اے زاہد
لاکھ دو لاکھ میں ہو ایک وہ صورت کیسی

دوست یکرنگ جو یکجا کبھی مل بیٹھتے ہیں
لطف کے ساتھ گذر جاتی ہے صحبت کیسی

خواب میں بھی جو برا اسنے کہا سب نے سنا
جلد ہوتی ہے بری بات کی شہرت کیسی

آپ ہی جور کریں آپ ہی پوچھیں مجھسے
یہ تو فرمایئے ہے آج طبیعت کیسی

اب تو دو چار ہی نالوں کا تھا جھگڑا
ہار دی حضرتِ دل آپنے ہمت کیسی

اسکو میں نے جو کلیجے سے لگا رکھا ہے
درد نے پائی مرے سینے میں راحت کیسی

تھمیے تھمیے کہ نکل جائے ذرا جانِ حزیں
میں تو رخصت ہوا آپ کی رخصت کیسی

تھے کہاں رات کو آئینہ تو لے کر دیکھو
اور ہوتی ہے خطاوار کی صورت کیسی

نگہِ یار کو میں دل میں جگہ دوں لیکن
چور ہو جب کوئی مہمان تو عزت کیسی

چھیڑ بے وقت کی اچھی نہیں یہ یاد رہے
کبھی ہنسی سے بگڑتی ہے طبیعت کیسی

شوق سے نکلے تو دو لخت جگر اپنا ہے
اپنی اولاد سے ہوتی ہے محبت کیسی

دل کو تجھ سے نہ بلا لینگے پھسلا لینگے
بعد مر جانے کے ملیگی فرصت کیسی

دھمکیاں دیتے ہو تم جذبۂ دل کی داغ
بندہ پرور یہ محبت میں حکومت کیسی

نظر آتا ہے پریرو جو کوئی شوخ و شریر
گدگداتی ہے چھیڑے سے دل غیرت کیسی

جناب چودھری محمد یونس علیخانصاحب داغ مارہروی

روزِ محشر سے کہیں کیا یہ حسینانِ جہان
آنکی جو دیکھا ہے برپا ہے قیامت کیسی

آج سوتے میں لیا میں نے بھی بوسہ انکا
دیکھیے کرتے بپا ہیں وہ قیامت کیسی

جناب سید ممتاز حسین صاحب ذائق مصطفےٰ آبادی شاگرد جناب لائق مارہروی

حال یہ مجھ سے سیہ بخت سے پوچھے کوئی
کہ شبِ ہجر کی ہوتی ہے مصیبت کیسی

زمانہ دل سے کسی وقت نہ نکلی باہر — ای خدا پردہ نشین ہے مری حسرت کیسی
ایک کا ایک عدو ایک کا اک حاسد ہے — آج کل پھیلی ہے عالم مین عداوت کیسی

جناب مولوی نبیل الدین احمد صاحب انبی صدیقی تلہری شاگرد جناب احسان

معشوقون مین کسی کو یہ محبت کیسی — ہوتا تین نہ حسین ہون وہ حسرت کیسی
جی لی ... ت جو لیا نام محبت والے — ... کی یہ عیبت ہے محبت کیسی
جلوہ دیدار کبھی ... نہین کرنے دیتا — ... تصویر بنا جاتی ہے حیرت کیسی
مری فریاد سے جب ... بپا ... — آگے باتین ہین قیامت کی قیامت کیسی
نا مناسب ہے ... نہ رقیب — پہلو دوست مین دشمن کی شکایت کیسی
ہم نہ ... بتون سے نہ ... — جسکا انجام عداوت ہو وہ الفت کیسی

جناب محمد ... صاحب ... ساکن ... ہیڈ ماسٹر مشن اسکول ...

... عاشق ... شرم وحیا ناز و ادا — جب یہ مجمع ہے مری جان تو خلوت کیسی
... ... غم ہجر ... — ... اتنا بھی نہ ... طبیعت کیسی

جناب محمد طہٰ صاحب ... مارہروی شاگرد جناب ... مارہروی

... مین لکھا تھا ... — ہو ... ہائے نہین اس سے محبت کیسی

جناب محمد امانت اللہ صاحب ... تاجر کتب چھپرہ

بھول کر بھی ... افسوس ... نہ پوچھا مجکو — تیرے حال پہ رہتی ہے عنایت کیسی
کہین اس شکل کا دیکھا ... — سچ کہو تم کہ ہے اس شوخ کی صورت کیسی

جناب مرزا یاد حسین بیگ صاحب رفیق شاگرد جناب حبیب حیدرآباد دکن

... اطبا کو ہے میرے لیے فکر علاج — لا دوا ہے مرض عشق تو صحت کیسی
بعد مردن نہ ملا غسل نہ مدفن نہ کفن — بخت بد کو تھی مرے مجھسے عداوت کیسی

جناب چودھری محمد صالح صاحب ... مارہروی

بوسہ خود آپ نے ... جو دیا مجکو ... — ہو نہین حیران کہ ملی مجکو یہ نعمت کیسی

جناب محمد رشید صاحب سہیل برادر جناب تلبیس شاگرد جناب احسان از فیض آباد

لی رہتی ہے بلائے شب فرقت کیسی
عشق میں لوگ اُٹھاتے ہیں مصیبت کیسی

دل میں ہیں دونوں طرف آج ہجوم ارمان
ڈھونڈھتے ہیں وہ شب وصل میں خلوت کیسی

دیکھ کر چاروں طرف بیکسی و مظلومی ہے
آج خاموش ہے شمع سر تربت کیسی

درد ہوتا ہے بدلتا ہوں جو کروٹ کوئی
ایک بیک ہوگئی ابتر مری حالت کیسی

ہمنے دکھلادی تمھیں کوچہ جاناں کی بہار
شیخ جی آپ دکھا دیں کہ ہے جنت کیسی

زاہدو مجکو خدا کا ہے بھروسا پورا
حور جب مُفت میسر ہو عبادت کیسی

جناب سید قربان حسین صاحب سیماب متوطن شکوہ آباد شاگرد جناب شتین بریلی

وصل میں تسے جدائی کی شکایت کیسی
جسکا انجام ہو راحت وہ مصیبت کیسی

سیر کو نکلے ہیں خلخال پہنکر کیا وہ
آج ہے گور غریبان پہ قیامت کیسی

ہمپہ اک دن نہوئی آپ کی الفت کی نظر
اور رہتی تھی رقیبوں پہ عنایت کیسی

ننگ و ناموس کہاں عشق میں ذلت کی سوا
آبرو نام کو رکھتے نہیں عزت کیسی

جناب جوالاناتھ صاحب سعد از اجمیر

کل تو اک بات ہی میں ختم ہوئی وصل کی رات
بڑھگئی آج الٰہی شب فرقت کیسی

دور چہرے سے کرو بہر خدا جلد نقاب
جان من شرم و حیا اب دم خلوت کیسی

جناب بشیر الدین احمد صاحب سیاح متوطن موریٹھہ شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

ہنسکے کہتا ہی مری قبر پر آکر وہ شوخ
میرے آتے ہی برسنے لگی حسرت کیسی

حضرت دل سے ذرا پوچھیے اسکی لذت
کوے جاناں کی ہوا سے ہوئی فرحت کیسی

جناب سراج الحسن صاحب سراج از بریلی

تھی خبر یہ نہ ہمیں ہوتی ہے الفت کیسی
چاہ کہتے ہیں کسے اور محبت کیسی

نازسے بولا مری قبر کو ٹھکرا کے کوئی
بن گئی آج نئی راہ میں تربت کیسی

جناب ہر پرشاد صاحب سوسن ہیڈ کلرک سررشتہ تعلیم ضلع فتحپور

ہم کہیں یار کہیں جان کہیں دھیان کہیں
اے فلک تونے دکھائی شب فرقت کیسی

جناب مولوی عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی تبر اسکول چشمہ رحمت غازیپور

ہم گدایانِ درِ یار ہین دولت کیسی
ذلّتِ عشق میسّر ہے تو عزّت کیسی

عشق سے صاف بدلجاتی ہی صورت کیسی
اور ساتھ اُسکے سنور جاتی ہی سیرت کیسی

اتو بیجا نہین کہتا ہون جو مین حشر خرام
آپکی چال سے برپا ہے قیامت کیسی

مجھے جانے کے لیے پوچھتے ہو ہائی غضب
ہوش تک ہمین نہین اُس سے اجازت کیسی

ہمنے مانا کہ نہین غیر کے گھر آپ رہے
آپ سچے بھی ہی بات مین لکنت کیسی

ہی گمان من و تو سدرہِ ذوقِ وصال
وحدتِ عاشق و معشوق مین فرقت کیسی

سچ تو ہے آپ کے بیمار مین باقی کیا ہے
تعزیت کیجیے اب چل کے عیادت کیسی

سامنے میرے کبھی آپ جو آجاتے ہین
صورتِ آئینہ ہو جاتی ہے حیرت کیسی

پاس آتے نہین ہوتی ہے شبِ وصل تمام
ہائے پھر بھی وہ کہے جاتے ہین مہلت کیسی

جو فقط نام کے عاشق ہین کر دُ انکو ذلیل
ہم ہین جانبازِ وفا ہمسے عداوت کیسی

بیٹھ جاتے ہین جو گلرو یونہین آکر شاد
گلشنِ حسن مین ہو جاتی ہے نزہت کیسی

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری

صبح ہوتی نہین پھیلی ہے یہ ظلمت کیسی
بڑھ گئی آج الٰہی شبِ فرقت کیسی

جسطرف دیکھیے جلوہ ہے اُسی کا موجود
عقل حیران ہے وحدت مین یہ کثرت کیسی

گھر سے نکلو کبھی رفتار سے برپا کرو حشر
ہم بھی تو دیکھ لین ہوتی ہے قیامت کیسی

ساتھ لائے ہین رقیبون کو دمِ آخر بھی
آئے ہین میرے جلانے کو عیادت کیسی

قتل کرتے وہ مجھے ہاتھ سے خنجر نہ اُٹھا
آڑے آئی ہے مرے اُنکی نزاکت کیسی

قوم کے حال مین کچھ شعر لکھو درد انگیز
شیفتہ طرزِ کہن کی ہے یہ عادت کیسی

قومی

باہمی بغض دلو مین ہے محبت کیسی
آہ تبدیل ہوئی قوم کی حالت کیسی

نہ وہ پہلے سے ارادے ہین نہ وہ جوشِ مُرد
اہلِ اسلام کی قاصر ہوئی ہمت کیسی

اور اقوام ترقی مین بڑھے جاتی ہین
بیخبر قوم ہماری ہے یہ غفلت کیسی

ڈھونڈھتا کوئی نہین بھول کے تدبیر کی راہ
اپنی تقدیر کی پھر ہمکو شکایت کیسی

جسطرف دیکھیے افلاس نظر آتا ہے
یاد یہ بھی نہین تھی عیش کی صورت کیسی

قوم سے ناصحون کو لوگ برا کہتے ہین
عقل مفقود ہے تاثیر نصیحت کیسی

ایسے غافل ہین ذرا بھی نہین آتا ہے خیال
نفع کیا چیز ہے ہوتی ہے مضرت کیسی

زشت فعلون سے ہوا ہے یہ نتیجہ پیدا
سامنا ذلت وخواری کا ہے عزت کیسی

وہ دلاور نہ رہے اور وہ حامی نہ رہے
چھائی ہے کشور اسلام پہ غربت کیسی

ہم بھی حاکم تھے کبھی یاد ہین وہ دن اب تک
آج محکوم ہین غیرون کے حکومت کیسی

اب ترقی کا نہین دھیان مسلمانون کو
آہ اس قوم پہ نازل ہوئی نکبت کیسی

غیر اقوام کے جلسون مین جو ہوتے ہین شریک
اپنے احوال پہ ہوتی ہے ندامت کیسی

بڑھ گئین شیعہ و سنی مین نزاعین لاکھون
یہ نہین دیکھتے ہے قوم کی حالت کیسی

دیکھیے محفل احباب مین سناتا ہے*
شیفتہ آپ نے چھیڑی یہ حکایت کیسی

جناب رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد نایب قانونگوی حسب تحصیل شاہ آباد

غیر کے ساتھ عیادت کو مری آئے ہین
دم آخر انھین سوجھی ہے شرارت کیسی

تم سا معشوق ملا اب تو نہ کمبخت کہو
تمھین انصاف کرو ہمدمو قسمت کیسی

سخت جانی کا برا ہو کہ گلا کٹ نہ سکا
ہائے افسوس اب انکو ہے ندامت کیسی

پینے مانا ارے زاہد کہ گنہگار ہو مین
عفو کرنا مرے مالک کی ہے عادت کیسی

جناب محمد شبیر خان صاحب شبیر خلف احمد خان صاحب ساکن امروہہ

فتنۂ حشر کہون شور قیامت سمجھون
چال بڑھکر ہے قیامت سے قیامت کیسی

آکے مدفن پہ مرے بولے یہ کسکا ہے مزار
بیکسی چھائی ہوئی ہے سر تربت کیسی

عرض مطلب پہ جو تھم تھم کے وہ کہتے ہین نہین
لذتین دیتی ہے انکار مین لکنت کیسی

جناب سید محمد سلطان حسین صاحب شفا شاگرد جناب بقا غازی پوری

عاشق زار کو وہ دیکھ کے فرماتے ہین
دو ہی دن مین ہوئی کمبخت کی صورت کیسی

عشق کے پہلے تو واقف بھی نتھے ہم اس سے
غم کسے کہتے ہین ہوتی ہے مصیبت کیسی

دل جگر سیکڑون پامال ہوئے جاتے ہین
ڈھاتے ہو تم دم رفتار قیامت کیسی

جناب مولوی محمد عمر صاحب شفا مچھلی شہری

* آجکل ہمارے لکھنو کی یہی حالت ہے۔ مہتمم

کوئے جانان مین بپا رہتی ہے آفت کیسی ... ہر قدم ٹھوکرین کھاتی ہے قیامت کیسی
ان حسینون مین تلون کی ہے عادت کیسی ... دن مین سو بار بدلتی ہے طبیعت کیسی
شکل اپنی ہی جو دیکھی تو جھجک کر بولے ... نظر آتی ہے یہ آئینے مین صورت کیسی

جناب عبد الصمد خان صاحب شمیم از بھوپال

اپنی صورت کی طرح دل کو بھی تم صاف کرو ... میرے جانان نازنینون سے کدورت کیسی
بعد مدت کے شمیم اسنے بلایا ہے اسکو ... آج کی ہے یہ نگاہ عنایت کیسی

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ پھلواری ضلع مظفرپور ترہت

شکر ہے عاشق ناشاد سے وہ پوچھتے ہین ... جھوٹ گر مجھے ہوئی آپ کی صورت کیسی
نامہ بر عشق کے ہم دم بھرا کرتے تھے ... ہو گئی ہائے ہمین ان سے محبت کیسی

جناب شیوراج بہادر صاحب شیو راج ساکن قصبہ صفی پور مقیم حال ضلع اوناو

بیوفائی کے سوا کچھ بھی نہ آیا انکو ... لطف لیتے ہین کے اور مروت کیسی

جناب حافظ شرف الدین صاحب شرف بہاری حال مقائی چھپرہ

کچھ نہ کچھ اسکا سبب ہے کہ تڑپ ہے دل مین ... ان دنون رہتی ہے بے چین طبیعت کیسی
مرچکا مین تو وہ آئے مرے بالین پہ شرف ... اپنے بیمار کی کی واہ عیادت کیسی

جناب سید ابن حسن صاحب سید امجد رنگی ساکن قصبہ اول ضلع متھرا شاگرد جناب گو

لاکھ تم آکے ملو مجھسے صفائی وہ کہان ... جب ہوئی دل مین کدورت تو محبت کیسی

جناب محمد عبد القادر صاحب شیدا ساکن بمبئی

آج کا وعدہ کیا کل کا کیا پرسون کا ... روز کی وعدہ خلافی کی یہ عادت کیسی
پیار کرتے ہی خفا ہوتے ہو یہ کیا مری جان ... بوسہ لیتے ہی بگڑتے ہو یہ عادت کیسی

جناب بلدیو بخش صاحب شجاع از ضلع اوناو

مست و سرشار مئے عشق سے رہتا ہی شجاع ... واعظا ہوش کہان پند و نصیحت کیسی

جناب محمد اکبر صاحب شیدا ماہپوری ضلع سارن

پہلے تو کرتے تھے وہ مجھسے محبت کیسی ... دفعتاً ہو گئی پھر انکو عداوت کیسی

جناب پنڈت شام کشن صاحب شام مثل خوان ججی کرنال

دونون عالم سے بجز یار تعلق نہ رہا — حضرتِ عشق نے دکھلائی کرامت کیسی

جناب سید اسحاق حسن صاحب شہر پیرزادہ مارہروی از سہاور

کام معشوقون کا ہے ظلم و ستم جور و جفا — ان حسینون سے پھر اُمید محبت کیسی

جناب مولوی سید محمد واجد علی صاحب صبر شاگرد جناب کوثر گورکھپوری

سحرِ وصل بھی ہوتی ہے قیامت کی گھڑی — غم سے ہو جاتی ہے بے چین طبیعت کیسی
دردمندانِ محبت کو خبر کیا اسکی — کس کو کہتے ہین شفا ہوتی ہے صحت کیسی
منحرف دل سے جگر ہے تو جگر سے دل ہے — ہو گئی ہائے یہ آپس مین عداوت کیسی
اور کچھ ہے کہ مرے شوق و تمنا کا ہجوم — بھیڑ یہ آج لگی ہے سرِ تربت کیسی
آتے ہین آپ پئے فاتحہ مرقد پہ مری — ساتھ لاتے ہین عدو کو یہ عنایت کیسی
بندۂ عشق کو اے صبر کہان راحت و صبر — تا دمِ مرگ اسے غم سے فراغت کیسی

جناب ابو البرکات محمد خیر الدین صاحب صابر ملتانی شاگرد جناب داغ دہلوی

جسنے دیکھا ترا جلوہ وہین مدہوش ہوا — میرے اللہ نے دی ہے تجھے صورت کیسی
حشر مین نامۂ اعمال کھلے گا جسدم — ہوگی صابر مجھے اوس وقت ندامت کیسی

جناب مفتی محمد ضیاء الدین صاحب ضیا قاضی پوری برادر جناب کشتہ قاضی پوری

وقتِ رفتار لچک جاتی ہے بل کھاتی ہے — کمرِ یار نے پائی ہے نزاکت کیسی
روز اک شکلِ الم پیش نظر آتی ہے — نہین معلوم ضیا ہے مری قسمت کیسی

جناب ابو المعانی محمد نعیم الحق صاحب ضو شاگرد جناب داغ دہلوی

ہمنے اُنکو جو بلایا تو کیا ضعف کا عذر — صرف یہ ایک بہانہ تھا نزاکت کیسی

جناب خدا بخش صاحب معروف بہ مظہر الحق عطا صاحب طالب ملتانی شاگرد جناب داغ

ہائے کہنا یہ کسی کا سرِ تربت آ کر — پڑ گئی ہے اسے سونے کی یہ عادت کیسی

جناب منشی محمد عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ساتھ ہے قبر مین بھی کی ہے رفاقت کیسی — ہے وفادار ہماری شبِ فرقت کیسی

ہوئے بیباک لپٹ جاؤ مرے سینے سے	وصل کی رات حیا کا ہے کی غیرت کیسی
دل کے لینے مین یہ ہر وقت تقاضا کیسا	بوسہ دینے مین شب وصل یہ حجت کیسی
ناز و انداز و ادا شرم و حیا و تمکین	جمع ہین سب یہ شب وصل تو خلوت کیسی
نیمجان چھوڑ کے قاتل ہوا رخصت افسوس	رہگئی دل مین تڑپتی ہوئی حسرت کیسی
کھو گیا دل تو پشیمان تمھاری ہو بلا	آؤ سینے سے لپٹ جاؤ ندامت کیسی
تھے ہم تہ خنجر آیا یہ تعشق کیسا	موت سے موت آئی یہ محبت کیسی
ہوش تو ایک طرف ہیبت قاتل کے سبب	میرے چہرے سے اُڑی جاتی ہے رنگت کیسی
یون جو آنکھون سے نظر پھرتی ہے اترائی ہوئی	اتنے پردے کے اُدھر دیکھی ہے صورت کیسی
غم دلدار کو اللہ سلامت رکھے	فکر کونین سے دیدی مجھے فرصت کیسی
مٹ گیا مٹ گیا دنیا سے ترحم کیسا	اُٹھگئی اُٹھگئی عالم سے محبت کیسی
مرگئے ہم تو تمھارے اسی بھولے پن پر	غیر سے پوچھتے ہو ہوتی ہے اُلفت کیسی
اسپہ نازان ہو کہ ہاتھون مین ہے خون جگر	یہ نہ سوچے کہ لگی خون کی تہمت کیسی
آپ کے درد کو اللہ سلامت رکھے	کی جدائی مین مرے دل کی رفاقت کیسی
ہائے جب اُس بت بیدرد پہ دل آیا تھا	دن وہ کیسا تھا گھڑی کیسی تھی ساعت کیسی
سر جھکائے ہوئے اب سوچ مین کیون بیٹھے ہو	قتل کے بعد مری جان ندامت کیسی
میرے دل سے کوئی پوچھے یہ مزہ اے عالی	کیا کہون ہوتی ہے غم کھانے مین لذت کیسی

جناب سید محمد زبیر احمد صاحب عالی شاگرد جناب داغ دہلوی از قصبہ منسوری

یاد کرتا ہے تمھین روز دل پر ارمان	تمکو دیتی ہے دعائین مری حسرت کیسی
قتل کی سُنکے خبر جان دیے دیتی ہے	مجھسے مل مل کے گلے روتی ہے حسرت کیسی
چل کے دو چار قدم حشر بپا کر کے کہا	کیون جی بتلاؤ تو ہوتی ہے قیامت کیسی
حسن بڑھنے دو ذرا کیف شباب آنے دو	قدرت حق نظر آئیگی یہ صورت کیسی
دیجیے ایک خم مئے مجھے کیا آئے مزہ	ایک ساغر سے جو بھر جائے وہ نیت کیسی
مرحبا اے اثر عشق وہ کہنے تو لگے	ان دنون ہے مرے عالی کی طبیعت کیسی

جناب سید معشوق احمد صاحب عاشق خلف جناب تسنیم خیرآبادی

ہم سے رکھتا ہی وہ ہر وقت عداوت کیسی ۔ ہو گئی ہائے ہمین اُس سے محبت کیسی

شیخ جی رہتے ہین میخانے مین اب آٹھ پہر ۔ ہو گئی دختر رز سے اُنھین اُلفت کیسی

نزع کے وقت بھی افسوس نہ یہ اُسنے کہا ۔ کیسا ہے تیرا مزاج اور ہی حالت کیسی

جناب شیخ عالم صاحب عالم اجاردار افیون لیمپ پرتو اڑدہ

کل تو سر پھوٹ گیا شیخ کا میخوارو نہین ۔ ایک بیک آگئی یون آپکی شامت کیسی

جناب عبد الرحیم صاحب عاصی ویکسینیٹر متوطن سفیدون شاگرد جناب ضیا دہلوی

واعظو ذکر کرو یار کے قد قامت کا ۔ حشر کیا چیز ہے ہوتی ہے قیامت کیسی

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی مدرس سرکاری اسکول رمیس قصبہ جموہ مرٹھ

بس مرے دن بھی تڑپتا ہے مرا دل یارو ۔ ہو گئی تھی مجھے اُس بت سے محبت کیسی

جناب کرامت حسین صاحب عطا کلرک ڈاکخانہ چھاؤنی نیمچ

مرے ملنے سے ہوا کرتے تھے برہم اکثر ۔ صحبت غیر مین رہتی ہے طبیعت کیسی

جناب مولوی محمد عبد الغفور صاحب غفور قادری الحسینی غازیپوری شاگرد جناب حشمت اللہ دہلوی

دل جو آجائے کسی پر تو غم عشق کھلے ۔ ابھی کیا جانو کہ ہوتی ہے مصیبت کیسی

سچ اگر پوچھے مجھسے تو یہ شیخ و زاہد ۔ حور کی فکر مین رہتے ہین عبادت کیسی

شکر ہے پوچھتے ہین مجھسے بصد لطف و کرم ۔ اے غفور آپکی ہے آج طبیعت کیسی

جناب عبد الغنی خان صاحب غنی گورکھپوری

غیر کے بھیس مین ہم شب کو چلے آئے اُنسے ۔ وقت پر آگئی ہے کام یہ حکمت کیسی

شیخ جی منع عبث کرتے ہین مے نوشی سے ۔ آپ کیا جانین کہ اس شے کی ہے لذت کیسی

جناب مولوی قطب الدین صاحب نگار غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

تمکو حاصل ہی حسینو نہین بھی عزت کیسی ۔ کتنے صورت کے سوا پائی ہے سیرت کیسی

اب ترے وہم مین بھی جا نہین سکتے عاشق ۔ بڑھتے بڑھتے غم دل گھٹ گئی طاقت کیسی

دل کچھ اُس بت کے تصور سے بہل جاتا ہے ۔ ورنہ آرام کی صورت شب فرقت کیسی

ان حسینوں سے نہ رکھے کوئی امید وفا / انکو عاشق سے عداوت ہے محبت کیسی
یہ ہے دل یہ ہے جگر یہ ہے جہان جی چاہے / دونوں گھر آپ کے ہین آپ سے ہمین اجازت کیسی

جناب منشی محمد جعفر خان صاحب فراق بکھاوری ضلع فیض آباد از گورکھپور

دل لگایا جو حسینوں سے تو راحت کیسی / پھر شب ہجر مصیبت کی شکایت کیسی
دلکو مل جاتا ہے آ آکے کوئی پہلو مین / اس اذیت سے ہمین ملتی ہے راحت کیسی
ایک بوسے مین بھبوکا سے نظر آتے ہین / انکے گالونکی بدلجاتی ہے رنگت کیسی

جناب مرزا عبد المجید صاحب فہیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

رنگ چہرے کا ہے فق زرد ہے رنگت کیسی / حضرت عشق نے کر دی مری صورت کیسی
انکی محفل مین نظر مجھپہ کسیکی نہ پڑی / ناتوانی نے بچائی مری عزت کیسی
ہم وہ ناشاد ہوے خلق کہ معلوم نہین / عیش کہتے ہین کسے ہوتی ہے راحت کیسی
دیکھو منہ چھوڑو لپٹ جاؤ مرے سینے سے / وصل کی رات مری جان یہ حجت کیسی
کون کہتا ہے کہ اسکا کوئی غمخوار نہین / شمع روتی ہے ہمارے سر تربت کیسی
سُنکے افسانۂ غم ہنسکے وہ فرماتے ہین / نہین معلوم کہ ہوتی ہے مصیبت کیسی

جناب محمد حسن علی صاحب فرط گورکھپوری

ہو لیئے ہائے انھین ہم سے عداوت کیسی / اب تو وہ جان کے خواہان ہین محبت کیسی
دیکھتے ہی تجھے رہتا نہین قابو مین دل / کھینچنے والی ہے دل کی تری صورت کیسی
کوچۂ یار مین ہم رہتے ہین واعظ سن لے / حور کہتے ہین کسے ہوتی ہے جنت کیسی
فرط کیونکر نکرون شکر خداوند جہان / دل دیا ہے مجھے کیسا اسے صورت کیسی

جناب منشی قاضی شیخ نصیر الدین احمد صاحب فریاد از اوجین

دست نازک سے پئے قتل نہ اٹھی تلوار / میرے کام آگئی قاتل کی نزاکت کیسی
جیتے جی ایک تمنا نہ بر آئی میری / دیکھو مرقد پہ مرے چھائی ہی حسرت کیسی
زرد رنگ اشک رواں دیکھ کے بولے احباب / عشق مین ہو گئی فریاد کی حالت کیسی

جناب اولاد حیدر صاحب فوق بلگرامی از آرہ شاگرد جناب صفیر مرحوم

کھب گئی آنکھ مین وہ چاند سی صورت کیسی
ہو گئی ہائے ہمین اُس سے محبت کیسی

لڑ لیا کرتے ہین غیرون کے دکھانے کو فقط
پھر وہی ہم ہین وہی تم ہو عداوت کیسی

تم چلے جاؤگے پہلو سے جو میرے اُٹھکر
ہائے ہو جائیگی آسدؔ مری حالت کیسی

جناب سید فضل حسن صاحب فضلؔ اپرائواں مدرس فارسی تحصیلی اسکول ضلع فتحپور خاص

رنج پر رنج مصیبت پہ مصیبت کیسی
یا الٰہی یہ مری جان پہ آفت کیسی

جناب بالکرشن صاحب قمرؔ لکھنوی ایس کے ریسیڈنٹ گنیش گنج ایجوکیشنل کلب لکھنؤ شاگرد جناب امیر

چاہتے ہو جو مجھے تم تو عداوت کیسی
دل اگر صاف ہے مجھسے تو کدورت کیسی

یہ غضب ہی یہ ستم ہے کہ حسینانِ جہان
جانتے ہی نہین ہوتی ہے مروت کیسی

کیون کہون کوئے صنم سے ہے وہ ناصح اچھی
مین نے دیکھا ہی نہین جبکہ ہے جنت کیسی

وصل کی ہجر مین ٹھہری تھی تصور مین یہان
ہمکو راحت تھی شبِ غم مین مصیبت کیسی

آسمان سے بھی بلائین اُتر آئین صدہا
آ پڑی اور شبِ غم مین یہ آفت کیسی

ذکر سنتے ہین جو میرا تو خفا ہوتے ہین
دیکھو ہے نام سے میرے اُنھین نفرت کیسی

کوچۂ یار مین روز اُٹھتے ہین ایسے فتنے
ناصحا حشر ہے کیا چیز قیامت کیسی

مین تو کہتا تھا قمرؔ عشق کوئی کھیل نہین
ہو گئی آپ کی دو دن مین صورت کیسی

جناب محمد عبد الاحد صاحب قدسؔ تعلقہ دار بھیرساٹار

مجکو تھی بیخودیِ شوقِ شہادت کیسی
نہ کھلا یہ کہ تڑپنے مین تھی لذت کیسی

سخت جانی کا بُرا ہو کہ وہ جھنجھلاتے ہین
اور کہتے ہین کہ دو بھر ہے نزاکت کیسی

ناوکِ یار کو جانے نہین دیتین دل سے
حسرتین لپٹی ہین انکو ہے محبت کیسی

دل سے آنکھون سے کبھی آپ نہ باہر نکلے
بارک اللہ پسند آئی سکونت کیسی

دیکھکر جب بُتِ کمسن کو بگڑ جاتی ہے
مانتی ہی نہین کافر ہے طبیعت کیسی

جناب سید قمر الدین احمد صاحب قمرؔ واسطی سندیلوی

آ گئی آ سپہ مری ہائے طبیعت کیسی
بیٹھے بٹھلائے ہوئی تازہ مصیبت کیسی

اس تجاہل کے بھی صدقے وہ یہ فرماتے ہین
کسکو کہتے ہین وفا ہوتی ہے الفت کیسی

[illegible]

جناب محمد ابراہیم صاحب [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] محمد [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

جناب محمد وحید صاحب کلیم [illegible]

[illegible]

جناب سید اکرم صاحب کرم [illegible]

[illegible]

جناب منشی شیخو میاں صاحب کوکب [illegible]

[illegible]

جناب گوپال داس صاحب گوپال [illegible]

[illegible]

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب [illegible]

[illegible]

جناب محمد مظفر علی خان صاحب [illegible]

[illegible]

اس میں پڑھتے ہیں کی آہی بھری کیسی
جا کے میخانے میں واعظ کی ہی گت کیسی

دور پیمانہ ہی گھٹا چھائی ہی ترلی ہی ہما
آج رندو یہ ہی اللہ کی رحمت کیسی

غنچۂ گل کبھی آئینہ کبھی دیکھتے ہو
آج کہو یہ ترے دل کی ہی صورت کیسی

آہ نہیں ہوتی شب وصل نکلنی کیسی
رہتی جاتی ہی مری سینے میں حسرت کیسی

حسینے لطفیاں ان کو ای کیا
سیکڑوں میں تری ہوں نصیحت کیسی

بڑھ گیا ہی جو غبار غم کلفت دل میں
حسرت مردہ کی تربت پہ کدورت کیسی

آنکھ آئینہ میں اٹھتی کبھی میری جانب
یہ حیا کیسی ہی یہ ناز نزاکت کیسی

اٹھ کے بالین سے چلے آپ تو دم نکلا
آپ کے ساتھ ہماری گئی نہ ہمت کیسی

عام ہوجائیگا دیدار ترا حشر کے دن
دیکھیے مجھ پہ گذرتی ہی قیامت کیسی

ماہ گر یہ نہیں ہاتھ نفس میرا عاشق
شاعری میں مری ہو جائیگی شہرت کیسی

جناب مقبول احمد صاحب مقبول از بھوپال شاگرد جناب جمیل

آنکھ کی ہی جو نہیں کی وہ محبت کیسی
جو نہ صورت ہی نظر ہو وہ حسرت کیسی

جام ہی ہاتھ میں لیتی ہی گھٹا آئی ہی
شیخ رندو یہ ہی اللہ کی رحمت کیسی

مجھے اور آپ سے جب کوئی تعلق ہی نہیں
غیر سے ہوتی ہی پھر میری شکایت کیسی

جی میں ہی دشت میں صحرا کی ہوا اور ہی رہے
اندو نوں دلمیں ہی پیدا ہی وحشت کیسی

آ گیا اس بت ظالم پہ بھی دل اپنا
ناگہاں مجھ پہ یہ نازل ہوئی آفت کیسی

کوچۂ یار میں جو رہتی ہیں وہ کیا جانیں
سمجھنا ہی یہ جو چھوڑ کے جنت کیسی

سوئے تھے شب کو کہاں کس کی نگاہیں پڑیں
شکل سے آپکی ظاہر ہی ندامت کیسی

فصحی کہتے ہیں سن سن کے کلام مقبول
لوٹ انداز سخن پہ ہی فصاحت کیسی

جناب کریم بخش صاحب ماہر گورکھپوری شاگرد جناب شیدا

پھر گئی سارے زمانے سے طبیعت کیسی
دلمیں گھر کر گئی آئی کی محبت کیسی

عشق کا روگ بھی جا نگاہ نظر آتا ہی
ایک ہی آن میں بدلجاتی ہی حالت کیسی

صاف ہو کر جو ملو لطف محبت ہو نصیب
چاہنے والوں سے ایجان کدورت کیسی

زور کچھ فتنۂ رفتار کے آگے نہ چلا
آج شرمندہ ہوئی اٹھکے قیامت کیسی

ہو کے ناکام چلے ہم طرف ملک عدم
رہ گئی دلمیں تری وصل کی حسرت کیسی

ای بتو یہ بھی طریقہ ہی دل آزاری کا
غیر کے ساتھ ہو اور تو عیادت کیسی

اتنا کے بدلے نکلتے ہیں شرر آنکھوں سے
تو بتا ای سوز نہاں کی ہی حرارت کیسی

ماہر اس شوخ سے ہم پوچھینگے اتنا تو ضرور
گالیاں دینے کی ہو جو یہ عادت کیسی

جناب محمد شفیع الدین صاحب محشر از جے پور

دیکھکر آسکو رہے ہوش کسیکے نہ بجا
حشر میں داور محشر سے شکایت کیسی

رات لمبی ہی تو بتا دل پر جو بنی
ہم نشین مجھ پہ شب غم میں ہی رخصت کیسی

دل پہ کرتی ہی ستم گرمی فرقت کا اثر
شمع کی طرح سے جاتی ہی رنگت کیسی

یہ تو کہتے ہیں نہیں آنکھ دکھانیکو سو
آپ سینہ ہی تلے میں ہی عنایت کیسی

سب چلے منقل میں پہنچ جاتا ہوں
کر دیا لی ہی تمنا نے شہادت کیسی

آمد و رفت نفس کی ہی نہیں ہی باقی
پھر لی ہی دل ابو میں ہی حسرت کیسی

ہو گیا جب سے ادا الفت پہ دل محشر
کیا بتاؤں کہ پریشان ہی جمعیت کیسی

جناب منشی امجد لال صاحب مشتاق گورکھپوری

پیار کر لینے دو دم لحد ای خوبا
بعد دو دن کے حسینوں کی محبت کیسی

[illegible]
[illegible] طبیعت کیسی

[illegible]
[illegible] قیامت کیسی

ہو گئے عارض پر نور کو دیکھ
[illegible] اجازت کیسی

دیکھکر دختر رز [illegible]
آپ کی حضرت مشتاق ہی نیت کیسی

جناب افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی شاگرد جناب امیر

عمر بھی پوری نہیں ملتی ہیں دو دن راحت
ہائی کمبخت یہ نصیبا کی قسمت کیسی

میں اگر نقش نہیں ہوں تو مٹاتی کیوں ہو
تم اگر نام نہیں ہو تو یہ شہرت کیسی

موت آئے تو مزا کیا غم تنہائی کا
جسمیں ہوں ایک سے دو وہ شب فرقت کیسی

نفس کش میں کوئی نالہ بھی نہ تھا لیکن
اب تو یہ بھی نہ بجاتی ہے نزاکت کیسی

اے زباں تجھ کو نہ تھی بات سے گویائی نصیب
جو پشیمان ہوا اس کا گلا کیسی ہے

ہم نہیں ایک نئی جفا و ستم کا شکوہ
اب بگڑ ہی گئی مقصد تو مروت کیسی

جناب محمد شفیع صاحب مہر کاکوروی شاگرد جناب تسلیم

بچپنے میں ابھی اک آگ بھری ہے طلب
بھول جانا ہے ترا یہ کیا عادت کیسی

آپ کو روز مبارک ہو نہیں تجھ کو
روز و شب ہو رہی ہے ہجر نصیحت کیسی

کام میرا انکو جفا دو وفا کیا ہیں
وہ نہیں جانتے ہوتی ہے محبت کیسی

کمسنی میں جو طبیعت کسی آئی دل کی
پوچھتے ڈرتے ہیں ہوتی ہے محبت کیسی

جھوم کر کالی گھٹا آئی ہے میخانے پر
پھر نہ دو نیہ ہے اللہ کی رحمت کیسی

جناب [illegible] عالی صاحب اقبال شاگرد جناب ناصر لکھنوی

راہ میں کوئی تو سبل ہے بیان کوئی
تیری رفتار نے اٹھائی قیامت کیسی

داغ سینے کے مرے دیکھ کے کہتا ہے کوئی
نظر آتی ہے تجھے پھولوں کی کثرت کیسی

دیکھ کر پھول بھی غنچوں کو لحد پر چڑھتا
بعد مرنے کے ہوئی مجھ پہ عنایت کیسی

سینہ تانو نہ یہ اقبال سے [illegible]
ہو گئی ہائے جلانے کی عادت کیسی

جناب سید عبد المجید صاحب مجید علیم پوری شاگرد جناب نواب

حور و غلمان کی صحبت تو ہے زاہد غلط
ایک دن دیکھ تو آتے ہیں کہ جنت کیسی

کوچۂ یار میں جب سے لگا اپنا
ہو گئی ہے مرے اللہ یہ وحشت کیسی

دور سے جلتے ہیں لطف گھٹا چھائی
آج رندو نہ ہے اللہ کی رحمت کیسی

دل ہے سینے میں تو تھا آنا تھا [illegible]
بوسہ لینے میں ہے آپ کو حجت کیسی

چشم نم چہرہ ہے زرد اور ہے لب خشک مجید
عشق میں ہے یہ تمہاری ہوئی حالت کیسی

جناب محمد عبد المجیب صاحب مقصود گورکھپوری شاگرد جناب [illegible]

کھینچ لایا انھیں شاباش مجھے جذبۂ دل
میری ہوتی نہ کمر دی یہ قوت کیسی

ہے جفا آفت انکی ہے بت [illegible]
بعد مرنے کے مری چمکی ہے قسمت کیسی

سن کے نالہ مرا کہتا ہے یہ سنکر کوئی
ہو گئی ہے اسے فریاد کی عادت کیسی

لیتے ہیں دیکھ کے آئینے میں وہ مصحف رخ
دیکھو تم کرتے ہیں قرآن کی تلاوت کیسی

گو گنہگار تھا مقصود مگر بخشا گیا
اپنے بندو نہ ہے اللہ کی رحمت کیسی

جناب سعد الدین صاحب محو جلیسری شاگرد جناب داغ

قتل کو میرے وہ تلوار اٹھاتے ہیں مگر
روک لیتی ہے انہیں آنکی نزاکت کیسی

جان سے دل کو میں کہتا ہوں زیادہ سمجھو
کہ شب غم میں نباہی ہے رفاقت کیسی

آنا جانا بھی غنیمت ہے کرو قدر اسکا
پوچھ لیتے ہیں کہ اب کی ہے طبیعت کیسی

جناب محمد اسحٰق خانصاحب مائل رئیس بہرائچ شاگرد جناب داغ

آفت جان ہے ترے سر یہ محبت کیسی
دیکھیے دل اک پری پر یہ مصیبت کیسی

کچھ تو تم وجہ عداوت کی بتاؤ مجھکو
بے سبب مجھ سے عداوت یہ عداوت کیسی

بدگماں ہیں یہ بت سادہ جہانیں [illegible]
جانتے ہی نہیں ہوتی ہے مروت کیسی

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتوری ملازم [illegible]

واہ کیا خوب جوانی ہے تری [illegible]
چشم بد دور کھری ہے کسی نزاکت کیسی

ہمیں کیا اور عرض تمنا نظر آتا کچھ
دیکھ کر آئینہ ہو جاتی ہے حیرت کیسی

جناب منشی محبوب علیخانصاحب محبوب ساکن کلکتہ علی پور

پاس سوالی کے ذرا دو تو وہ چھپاتے ہیں
جان لیتی ہیں جو ہو عذر نزاکت کیسی

کوئی [illegible] جانے پہ [illegible]
منہ چھپا کر چلے محبوب یہ الفت کیسی

جناب لاڈلی پرشاد صاحب کایستھ مائل [illegible]

دل تو صحرا ہی میں لگتا ہے یہ آبادی میں
[illegible] تیری دل آزار [illegible] کیسی

جناب محمد عبد الرحمن خانصاحب شرر وکیل [illegible]

دور بیٹھے ہیں وہی ہو گئے پاس انکو
ہمکو قسمت نے دکھائی ہے یہ دولت کیسی

انتہا ہے تری کچھ وہ ابتدا ہے دل
کبھی پہلو میں وہ بیٹھے ہیں خلوت کیسی

شیفتہ ہو گیا میں دیکھ کے حسن انکا
یا خدا تو نے دکھائی مجھے صورت کیسی

کیوں بھر آتا ہے دل آپ سے آپ اے شرر
تمکو ہر وقت چلی آتی ہے رقت کیسی

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اوورسیر چھرامؤ

عشق کی چوٹ سے دل بچتا نہیں [illegible]
وہ یہ کہتا ہے کہ ہوئی ہے مصیبت کیسی

جناب محمد نظیر خانصاحب نسیم ازوم [illegible]

زرد چہرہ مرا دیکھ کے کہتے ہیں
ہو گئی ہائے تری عشق میں صورت کیسی

منہ لپیٹے ہوئے بستر پہ پڑے ہیں جو نسیم
آجکل آپکی ہے یہ طبیعت کیسی

جناب پنڈت کیلاش نراین صاحب وحشی [illegible]

ہم تو واقف بھی نہیں ہوتی ہے الفت کیسی
[illegible] دل کہتے ہیں کس کو [illegible] کیسی

[illegible]

قتل عاشق کے لیے [illegible] | [illegible]

[illegible]

جناب امجد علی صاحب وحید مینائی طالب علم [illegible]

[illegible]

جناب مرزا محمد ہادی حسین بیگ صاحب [illegible]

[illegible]

جناب ہیرا لال صاحب ہیرا ساکن قصبہ [illegible]

[illegible]

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی [illegible]

[illegible]

میری قسمت میں نہیں الفت [illegible]

[illegible]

بزم محبوب میں چھپتا نہیں [illegible] | میری آنکھوں [illegible]

[illegible] | بیوفاؤں سے بھلا [illegible]

جناب ڈاکٹر محمد [illegible] صاحب [illegible] شفاخانہ [illegible]

[illegible] | جسکو تم پیار کرو [illegible]

فتنہ ہو قہر ہو آفت ہو غضب ہو [illegible] | ایک ٹھوکر میں مٹا دیجیے [illegible]

[illegible] میری وہ [illegible] | چشم بد دور [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] صاحب یوسف [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

مصرع طرح

[illegible] آرام میں [illegible]

[illegible] محبت میں [illegible] عاشق [illegible]

[illegible]

بیچم صاحب کی عجیب و غریب گولیان

BEECHAM'S PATENT PILLS ST. HELENS LANCASHIRE

ساری دنیا اقرار کرتی ہے کہ
اشرفی کو بھی سستا ہو۔ یہ گولیان
ہاتھہ کا بالکل لگاؤ نہین ہوتا۔
وغیرہ ہرگز نہین ڈالی جاتی ہیکے
ہوتے ہین۔ انکے استعمال سے تمام
جاتی رہتی ہین اور پیٹ مین بادی
معدہ کا بھاری ہو جانا۔ گھبری۔

ان گولیون کا ایک ایک بکس ایک
صرف کل سے بنائی جاتی ہین
پارہ اور کوئی زہریلی شے یا چربی
اجزا صرف نباتاتی ادویہ مرکب
صفرادی اور پٹھون کی خرابیان
سر کا درد اور چکر کھانا کھانے کے بعد
اونگھائی۔ سردی۔ جی کا

اوچھل آنا۔ گھبراہٹ اور ڈر۔ بھوک کی کمی۔ ہانپنا۔ قبض۔ کھسرا۔ بدن پر سیاہ داغ نمایان ہونا۔ نیند کا اچاٹ
ہو جانا۔ بدخوابی۔ خلاف معمول عورتون کو ایام کا ہونا۔ یا رک جانا۔ بدہضمی۔ جگر کی خرابی۔ منھہ۔ اور معدہ کی ترشی
دل کا دھڑکنا۔ اور تمام جگر کی شکایتین۔ کھانسی۔ دمہ۔ گلے کی بیماری۔ گلا بیٹھہ جانا۔ سانس رک رک کے آنا
اور سینہ کا بلغم سے بھاری ہونا۔ خراٹے لینا۔ پھنسی۔ پھوڑے۔ خارشت۔ امراض اسفل وغیرہ وغیرہ
بلا مبالغہ ان سب مرضون کا علاج ہین۔ دنیا مین کل قومین انکا استعمال کرتی ہین۔ اور انکی خوبی کا یہ ثبوت
کامل ہے کہ انکی بکری دنیا مین سب دوائیون سے زیادہ ہے۔ جن لوگون نے انکو ایک مرتبہ بھی استعمال
کیا ہے وہ اور دوا کو چھوتے بھی نہین۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ ان سے کسی شخص کو نقصان نہین ہوتا۔ اور کھانے
سے ۲۰ منٹ کے بعد ہی انکا فائدہ ظاہر ہو کر تکلیف مین تخفیف نمایان ہوتی ہے ہر عمر اور مزاج کے مرد
اور عورت انکا استعمال کر سکتے ہین۔

جوان اور مسن عورتین بھی انکا ضرور استعمال کرین۔ اور ایام کی بدنظمی۔ یا انکی درستی کے واسطے یہ گولیان
نہایت مفید ثابت ہونگی۔ جو لوگ امراض اسفل سے تکلیف مین ہین وہ بھی انکو استعمال کرین۔ اور ہماری تعریف کی
ضرورت نہین خود انپر نتیجہ مکشوف ہو جائے گا۔

یہ گولیان بڑی ہوشیاری سے تیار کیجاتی ہین اور اسباب کی ضمانت کیجاتی ہے کہ ان مین کوئی چیز ایسی نہین ہے
جو کسی مذہب کے آدمی کو ناگوار ہو۔ یہ گولیان رجسٹر شدہ ہین اور ٹکٹ پر الفاظ
بیچمس پٹنٹ پلس Beecham's Patent Pills اور سرکاری اسٹامپ
پر الفاظ بیچمس پلس سینٹ ہلینس Beecham's Pills St Helens
خریدار کو غور سے دیکھنا چاہیے اگر یہ علامت نہو تو جعلی سمجھنا چاہیے۔ ہندوستان مین ہر جگہہ ہر باطلی اور انگریزی
دوا فروشون کی دکان سے یہ گولیان ایک شلنگ ڈیڑھ پنس والے بکس مین جسمین ۶۰ گولیان ۱۵ دن کے
خرچ کے واسطے ہوتی ہین بقیمت ۱۲ آنے فی بکس مل سکتی ہین۔ ہدایت استعمال کا پرچہ بکس کے ہمراہ ہے۔ اگر کسی شخص کو ان
گولیونکے ملنے مین ذرا بھی تکلیف ہو تو ۱۲ قیمت اور ۳ محصول اکر دیبے ٹکٹ بنام نیلرسن گراس اینڈ کو ۲۵ کلائیو سٹریٹ کلکتہ بھیجے
Sole agents for India Naylor Son, ... Calcutta
فوراً اونکے نام ایک بکس روانہ ہوگا۔ مندرجہ بالا سوداگران ہندوستان مین صرف اور خاص ایجنٹ
ہین

تھوک کے نرخ بھی اسی دکان سے مل سکتے ہین۔ جس ریل کے اسٹیشن پر ویلر اینڈ کمپنی انگریزی کتابین فروخت
کرتی ہین وہان بیچم صاحب Beechams کی گولیان مل سکتی ہین۔

مصرع طرح پیام یار

آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی

جناب محمد حسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

اب دیکھیے کیا کرتی ہے بیداد کسی کی
کچھ کہنے چلی آئی ہے فریاد کسی کی

ممنون ہوا ہے خاطرِ ناشاد کسی کی
آئی ہے طبیعت کی طرح یاد کسی کی

اے عشق مٹے داغِ محبت نہ کسی کا
برسون کی کمائی نہو برباد کسی کی

ہمدم کی جدائی کا قلق ہوتا ہے سبکو
آہون سے گلے ملتی ہے فریاد کسی کی

پہلو مین نہ تڑپے نہ پریز دیونکو چاہے
ایسی نہ سُنے گا دلِ ناشاد کسی کی

گھبرائے ہوئے پھرتے ہین مجنون کیطرح ہم
دیوانہ بنا دیگی ہمین یاد کسی کی

ملجاتا ہے بوسہ بھی ہمین گالیان کھاکر
انصاف سے خالی نہین بیداد کسی کی

ای پاسِ ادب حکم نہے ضبطِ فغان کا
دم توڑکے رہجائیگی فریاد کسی کی

اے بیخودیِ شوق نہ مانین گے کبھی ہم
بھولے سے بھی آکے نہ کبھی یاد کسی کی

ہر شخص نہین ہے غم کی لذت سے خبردار
پوچھے کوئی دل سے مرے بیداد کسی کی

اللہ رے ہجومِ غم واندوہ وتمنا
گھبرا گئی سینے مین مرے یاد کسی کی

دیکھے کوئی مرنے کا تماشا تہِ خنجر
حسرت کی نظر ہے تو جلاّد کسی کی

دو دن بھی نہ ٹھہری دلِ بیتاب مین آکر
ایسی نہ سُنا ہے ناوکِ بیداد کسی کی

چلانے لگے چرخ پہ احسان فرشتے
رو کی گئی رستے ہی مین فریاد کسی کی

جناب میر معشوق حسین صاحب افسر عرف عبدالصمد رئیس کاکوری

بے سود شکایت دلِ ناشاد کسی کی
سُنتا نہین وہ شوخ تو فریاد کسی کی

دل تھامنا تو کیا عرش کے پائے کو ہلادے
دکھلائے اثر اپنا جو فریاد کسی کی

جانبازون کو افسوس کیا ایسا فراموش
بھولے سے بھی کرتے نہین وہ یاد کسی کی

وحشت مین گریبان گلا گھونٹ رہا ہے
اے دستِ جنون اب تو کر امداد کسی کی

کیون چٹکیان لیتا ہے کوئی قلب و جگر مین — کیا آج ہمین آگئی پھر یاد کسی کی
دل بعد فنا بھی نہ کدورت سے ہوا صاف — وہ خاک بھی کرتے ہے برباد کسی کی
دلبر نے فقط تمکو بھلایا نہین افسر — بھولے سے بھی کرتا نہین وہ یاد کسی کی

جناب ابو الخیر محمد عبد الحی صاحب شگفتہ برادر خرد جناب شیفتہ پھلواری مظفرپوری

کون آیا ہے گلشن مین خیال اسکا نہین ہے — تعظیم کو اٹھتا نہین شمشاد کسی کی
بیفائدہ کوشان ہین مرے واسطے ہمدم — مانے گا نہ ہرگز ستم ایجاد کسی کی

جناب محمد شفیع الدین صاحب اشرف برادر خرد سجادہ نشین پھلواری

جاگ اٹھتے ہین وہ خوف سے سن سنکے شب غم — یچین انھین کرتی ہے فریاد کسی کی
کیون حضرت دل آپ ہوئے جاتے ہین بیخود — کیا پھونک گئی کان مین کچھ یاد کسی کی

جناب محمد اسمعیل بن آدم صاحب افسر شاگرد جناب ناسخ مرکارہ

شکوہ کرین کیا اسکی جفاؤن کا کسی سے — آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی
افسانہ شب ہجر کا کیا اسکو سناؤن — سنتا ہی نہین وہ ستم ایجاد کسی کی

جناب چودھری محمد نعمت الہی صاحب انور نعمانی مارہروی

سن اب بھی تو او بانی بیداد کسی کی — تا عرش پہونچنے لگی فریاد کسی کی
کیون کرتے ہو تم حضرت دل اسکی شکایت — کب سنتا ہے وہ بانی بیداد کسی کی

جناب اظہار علی صاحب اظہار خلف منشی ضامن علی صاحب تحصیلدار بھوپال

گر ہوگئی الفت ستم ایجاد کسی کی — آئیگی وفا تجکو بہت یاد کسی کی
دامن وہ جھٹکتے ہوئے چلتے ہین سر راہ — ہو جائے کہین خاک نہ برباد کسی کی
تم آئے تو آئے دل مایوس مین ارمان — اجڑی ہوئی بستی ہوئی آباد کسی کی
چاہی جو دم ذبح رعایت تو وہ بولے — کرتے ہین مروت کہین جلاد کسی کی
کرتے ہین وہ عشاق پہ ہر روز نئے ظلم — کیون چرخ ستم کیش نہ دی داد کسی کی
الطاف کسی کے ہمین مرنے نہین دیتے — جینے نہین دیتی ہمین بیداد کسی کی
باز آئے گا کیا جور و جفا سے وہ ستمگر — جسنے کہ سنی ہی نہو فریاد کسی کی

جناب حافظ احمد حسین صاحب احمد وکیل منصفی غازی آباد ساکن بلند شہر شاگرد جناب ابر

بیٹھے ہوئے گنتے ہیں شب ہجر کی گھڑیاں ۔ سونے نہیں دیتی ہے ہمیں یاد کسی کی
یہ بت ہیں دغا باز تو ایمان سے خبردار ۔ باتوں میں نہ آنا دل ناشاد کسی کی
پھر آنکھوں نے رونے کے لیے شغل نکالا ۔ پھر آتی ہے رہ رہ کے مجھے یاد کسی کی
مر جاینگے لیکن غم و اندوہ سے احمد ۔ ہوگی نہ طبیعت کبھی آزاد کسی کی

جناب سید افضل علی صاحب ابر ساکن بلند شہر و ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول

بے سود نظر آتی ہے دشنہ یاد کسی کی ۔ ملتی ہے ترے دور میں کب داد کسی کی
کیا باب اثر بند ہوا عہد میں تیرے ۔ پھرتی ہے بھٹکتی ہوئی فریاد کسی کی
کرتے ہیں مجھے ذبح وہ زانو سے دبا کر ۔ کیوں باعث راحت نہو بیداد کسی کی
پیری سے ملے خاک میں سب ولولۂ دل ۔ بستی تھی کبھی ابر یہ آباد کسی کی

جناب شیخ محمد لطیف الدین صاحب اوج پھلواروی شاگرد جناب نیر بناری

بیکار ہے الفت میں یہ فریاد کسی کی ۔ سنتا ہی نہیں جب ستم ایجاد کسی کی

جناب محمد عبد الرحمن صاحب آزاد مہتمم گلدستہ غمزۂ یار شاگرد جناب عزیز

شوخی سے انھیں کام جیسے یا کوئی مر جائے ۔ کرتے نہیں پروا یہ پریزاد کسی کی

جناب امداد علی صاحب امداد از برہانپور

ناصح تجھے معلوم ہے روداد کسی کی ۔ آرام اوسے دیتی ہے بیداد کسی کی

جناب منشی محمد بشیر صاحب بشیر شاگرد جناب شوق نیموی از بہار

صد شکر اثر کر گئی فریاد کسی کی ۔ کہتے ہیں رُلا دیتی ہے کیوں یاد کسی کی
ہمراہ جلو میں ہیں مری حسرت و ارمان ۔ کس دھوم سے آتی ہے یہاں یاد کسی کی
کیا نزع کی تکلیف شہیدان وفا کو ۔ تڑپاتی ہے رہ رہ کے انھیں یاد کسی کی
سنتا ہوں سزا غیر کی ان ہاتھوں سے ہوگی ۔ مجھ پر کہیں پڑ جائے نہ افتاد کسی کی
پائیگا کہاں صانع قدرت کا قلم وہ ۔ تصویر تو ہاں کھینچے گا بہزاد کسی کی
دل سے جو کسی طرح نکلتی نہیں حسرت ۔ کیا یہ بھی ہے کمبخت کوئی یاد کسی کی

بیفائدہ کیون شکوہ کرین جور و جفا کا / آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی

جناب سید قاسم علی صاحب بیدل شاگرد جناب ناجی خیرآبادی

ایچرخ ترے ظلم نظر نہین آتے / دل چھیلے ہوے ہے مرا بیداد کسی کی
کچھ باد صبا لیگئی کچھ تنے اوڑا لی / اسطرح سے مٹی ہوئی برباد کسی کی
پھر جور کسی کے ہمین دینے لگے صدمے / پھر لب تلک آنے لگی فریاد کسی کی

جناب ارشاد حسین صاحب بقا متوطن قصبہ نصیرآباد

کعبے مین رہون یا کہ ہون بتخانے مین ساکن / مشکل ہے کہ دے چین مجھے یاد کسی کی

جناب منشی محمد عبدالرحمن صاحب بندہ از بھٹ

مرجائے کوئی یا کہ جیے تیری بلا سے / کیا تجھکو خبر او ستم ایجاد کسی کی

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ بلندشہری شاگرد جناب داغ

بیکار ہے بے سود ہے فریاد کسی کی / سنتی نہین فریاد سے بیداد کسی کی
رکھا نہ کسی کام کا اس بے اثری نے / سنتے ہین وہ منہ پھیر کے فریاد کسی کی
ناصح بخدا ہجر کا غم ہو کہ ستم ہو / آتا ہے مزا دل مین جو ہو یاد کسی کی
جاتا ہے جہان سے لیے سو حسرت و ارمان / اے جان خبر او ستم ایجاد کسی کی
بیچین ہے کیون رات سے یارب دل مضطر / کیا یاد اسے آگئی بیداد کسی کی
اللہ رے مرے نالۂ دل سنکے وہ بولے / بیچین کیے دیتی ہے فریاد کسی کی
دل مین ہے اگر زور تو ہر امر ہے ممکن / کیا عرش پہ جاتی نہین فریاد کسی کی

جناب محمد کریم خانصاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

کیا خاک طبیعت ہو بھلا شاد کسی کی / ایچرخ بہت بڑھ گئی بیداد کسی کی
کہتے ہین جگر تھام کے اللہ ری تاثیر / ہے ہے نہ سنی جائیگی فریاد کسی کی
دیتی ہین خبر ہچکیان آآکے ہمیشہ / کسطرح مٹے دل سے مرے یاد کسی کی
بنوادے لحد کوچے مین اس بت کے خدارا / مٹی نہ کرا اے چرخ تو برباد کسی کی
عاشق کو ستاتا ہے وہ تعظیم ستالے / ہو داور محشر سے نہ فریاد کسی کی

جناب مولوی محمد تقی حسین صاحب تقی کاکوروی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

سمجھائے مجھے دیتے ہین اے بیخودی عشق
ہشیار کرا لی ہے نہین یاد کسی کی

اچھی نہین عشاق سے اتنی بھی رکاوٹ
سُن لے کبھی او غنچہ فولاد کسی کی

اللہ رے ہجوم غم و درد و الم و یاس
آتی نہین دل مین مرے اب یاد کسی کی

چلاؤ تقی یا کبھی فریاد کرو تم
سُنتے ہین بھلا کب ستم ایجاد کسی کی

جناب حاجی سید تحمل حسین صاحب تحمل چشتی نظامی نعیم مبینی شاگرد جناب تائب

کسطرح سنائے کوئی روداد کسی کی
سُنتا ہی نہین وہ کبھی فریاد کسی کی

بیکار مکان ہے نہ مکین جسمین ہو کوئی
کس کام کا دل جسمین نہو یاد کسی کی

جاتا ہی کوئی جان سے اب ہجر مین تیرے
کچھ بھی ہے خبر او ستم ایجاد کسی کی

جناب محمد شمس الضحیٰ صاحب نفتہ قاضی پوری از گورکھپور

جب وصل کی امید نہین ہے مجھے نفتہ
پھر مجکو ستاتی ہے عبث یاد کسی کی

جناب بابو تحفہ مل صاحب تحفہ گورکھپوری شاگرد جناب مشتاق گورکھپوری

تحفہ نہ کرین دل کی تسلی تو کرین کیا
آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی

جناب منشی محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری اہلکار مطبع ریاض الاخبار شاگرد جناب

پھر تازہ مصیبت کے نظر آتے ہین سامان
پھر چھیڑتی ہے دل کو مرے یاد کسی کی

وہ آنکھ نہین جو نہو دیدار کی مشتاق
وہ دل نہین جسمین کہ نہو یاد کسی کی

جناب مولوی شیخ محمد عمر صاحب جنون وکیل منگرول شاگرد جناب جلال لکھنوی

پھر کیون کبھی کرنے لگے فریاد کسی کی
جب ہمکو مزا دیتی ہے بیداد کسی کی

ہچکی بھی کوئی آکے تسلی نہین دیتی
کچھ ایسی بھلا بیٹھی ہمین یاد کسی کی

ممکن تھا کہ پھر تھام نہ لیتے وہ دل اپنا
سُن لیتے توجہ سے جو روداد کسی کی

آخر ہوئے بیچین اثر نالے کا دیکھا
تم کہتے تھے کیا کرتی ہے فریاد کسی کی

رسوا و ذلیل آپ جنون جیسے ہوئے ہین
یون عشق مین عزت نہو برباد کسی کی

جناب مرزا آغا محمد جبرئیل صاحب جبرئیل فیض آبادی شاگرد جناب ماہر لکھنوی

یاد آتی ہے جس وقت کہ بیداد کسی کی — کرتا ہے شکایت دلِ ناشاد کسی کی
یارانِ وطن بھول گئے ہمکو سفر مین — ہمکو نہ فراموش ہوئی یاد کسی کی
کشتے ہوئے اتنے تری شمشیرِ نظر سے — لاش اٹھی نہ اوبانیٔ بیداد کسی کی
لگ جاتی ہے چپ۔ دل کی لگی ہوتی ہے ترا کیا — وحشت مین جو آتی ہے ہمین یاد کسی کی

جناب مفتی شریف حسین صاحب جادو از اعظم گڈہ

بوتل ہی کو کیون نوش نہ پھر کیجیے اے شیخ — جب مست بھی تو چھوڑی نہیں ناشاد کسی کی
ہم بھی تو کسیکو نہین آتے ہین کبھی یاد — ہچکیین نہین رکھتی ہے کیون یاد کسی کی

جناب سید حسن مرتضیٰ صاحب حسن رئیس عماد پور شاگرد جناب کوثر خیرآبادی

جب سے نہ خبر وہ ستم ایجاد کسی کی — محزون نہو کیون خاطرِ ناشاد کسی کی
کس پیار سے خنجر نے گلے مجھکو لگایا — راحت مری دل کی ہوئی بیداد کسی کی
کیون ہچکیان آتی ہین دمِ نزع یہ پیہم — اے موت تجھے آگئی کیا یاد کسی کی
جی بھر کے تڑپنے دے ذرا روک لے خنجر — حسرت تو نکل جانے دے جلاد کسی کی
بولے وہ کہ ہم چین سے سونے نہیں پاتے — کانون مین چلی آتی ہے فریاد کسی کی
بے مہری قاتل کی حسن کرتے ہو شکوے — کرتے ہین رعایت کہین جلاد کسی کی

جناب منشی الٰہی بخش صاحب حامی گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

ناموش مجھے کرگئی بیداد کسی کی — کیا بات ہے اے خاطرِ ناشاد کسی کی
بیکار نہ جائین گی شبِ ہجر کی آہین — محنت بھی کہین ہوتی ہے برباد کسی کی
رک رک کے جو چلتا ہے گلے پر مرے خنجر — دیتی ہے مزہ لذتِ بیداد کسی کی
کسطرح سے لے خون تمنا کی مجھے داد — ظالم ہے وہ سنتا نہیں فریاد کسی کی
کیا بات بنائیگا بھلا کوئی سخن ساز — سنتا نہیں وہ بانیٔ بیداد کسی کی
زندانِ محبت مین پڑے سیکڑون حامی — لیکن نہ مقرر ہوئی میعاد کسی کی

جناب منشی حافظ محمد علی صاحب حفیظ جونپوری شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

کس منہ سے کہون لذتِ بیداد کسی کی — ہوتی ہے شکایت دلِ ناشاد کسی کی

در پردہ کسی کو جو لگاوٹ نہین مجھسے دل کو مرے لبھاتی ہے کیون یاد کسی کی
رکھتی ہے اثر تیغ کا تیری ہی یہ ظالم بچتا نگہ یاس سے جلاد کسی کی
شیرین نے کہا تربت فرہاد پہ روکر اسطرح بھی سنت ہو برباد کسی کی
سنتے ہین کہ کچھ بھیڑ سی ہے باب اثر پر لڑتی ہو تاثیر سے فریاد کسی کی
ایسی یہ حفیظ آکے مرے دل مین سمائی مین مٹ بھی گیا پر نہ مٹی یاد کسی کی

جناب محمد اسد خان صاحب حمید اورنگ آبادی از مہیگوان

تربت نہ مٹا اے ستم ایجاد کسی کی مٹی نہ کر اسطرح سے برباد کسی کی
وہ ہمکو سنا کر یہ کہتے ہین عدو سے بھولے سے بھی آتی نہین اب یاد کسی کی
قابو مین نہین رہتی حمید اپنی طبیعت آجاتی ہے صورت جو کبھی یاد کسی کی

جناب عبدالوحید صاحب حیرت شاگرد جناب شمشاد ساکن مال ریاست

بیکار سر عرش نہین جاتے ہین نالے تاثیر بھی کچھ رکھتی ہے فریاد کسی کی
بلبل کے عبث سر کو نہ کھا ناصح مشفق سنتا ہی نہین اب دل ناشاد کسی کی
اے دل لب شکوہ ہو نہ وا جور و جفا پر آرام نہین دیتی ہے بیداد کسی کی

جناب حافظ نعمت اللہ صاحب حافظ گورکھپوری از مصطفی باشی

سنتا نہین تو اے ستم ایجاد کسی کی بدنام کریگی تجھے فریاد کسی کی
ہوتا ہے اسی وقت فلک درپئے آزار ہوتی ہے طبیعت جو کبھی شاد کسی کی
پھر دیکھون جو دل تھام نہ لے دست ظالم سن لے جو کسی روز تو فریاد کسی کی

جناب احمد حسین صاحب حسین خلف حکیم محمد ولی صاحب شاگرد جناب علیم از بھوپال

ایجان دل ویران مین کرو جلوہ نمائی اجڑی ہوئی بستی کرو آباد کسی کی
کب صور کی آواز سے محشر مین اٹھینگے ہمکو تو اٹھائیگی وہان یاد کسی کی

جناب محبوب جان صاحب حامد ساکن دمدم حال مقیم سیتا مڈہی شاگرد جناب مشتاق

اب حد سے بڑھی جاتی ہے بیداد کسی کی پہونچے نہ فلک تک کہین فریاد کسی کی

جناب حافظ محمد عبدالحکیم صاحب حکمت ساکن رامپور شاگرد جناب داغ دہلوی

تربت پہ مری آئے تو ٹھوکر سے مٹایا
اسطرح بھی ہو خاک نہ برباد کسی کی

تھی کوہکنی خاطر شیرین سے جو منظور
سنتا ہی نتھا عشق مین فرہاد کسی کی

جناب محمد عبداللطیف صاحب خاک سوداگر کرنال

فریاد نہ کرائے دل ناشاد کسی کی
آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

ہر دل مین نئے درد سے ہے یاد کسی کی
ملتی نہین فریاد سے فریاد کسی کی

آرام طلب ہون کرم عام کے طالب
یون مفت مین لٹتی نہین بیداد کسی کی

دل تھامے ہوئے پھرتے ہین سب گبرو مسلمان
کیا یاد ہے کیا یاد ہے کیا یاد کسی کی

اس حسن جہان سوز سے برپا ہے قیامت
ایسے مین کرے کیا کوئی امداد کسی کی

بڑھتی ہی محبت کی اسیری مین اسیری
پوری نہین ہوتی کبھی میعاد کسی کی

ایمان تو جب لائین ہم ای شان کریمی
مٹ جائے اگر لذت بیداد کسی کی

نکلی تو سہی جان مگر سہل نہ نکلی
اٹکی نہین رہتی مرے جلاد کسی کی

جب دیکھتی ہے نالۂ بلبل مین اثر کچھ
اسکو بھی اچک لیتی ہے فریاد کسی کی

گھبرا کے اگر موت بھی مانگون تو کہین دو
جاگیر نہین ہے عدم آباد کسی کی

کیا عیش بھلائیگا یہ آزار یہ تکلیف
جنت مین بھی یاد آئیگی بیداد کسی کی

ہی لعنت دشمن مین برا حال کسی کا
ای حضرت دل کیجیے امداد کسی کی

کمبخت وہی داغ نہو دیکھو تو کوئی
بیچین کیے دیتی ہے فریاد کسی کی

جناب حکیم سید باقر علی صاحب دیوانہ از قصبہ جیور

خوگر ہے جفا کا دل ناشاد کسی کی
آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی

جناب منشی سید فیاض احمد صاحب راز برادر حضرت ریاض و شاگرد جناب امیر

مرغوب کسی بت کو ہے فریاد کسی کی
محبوب کسی دل کو ہے بیداد کسی کی

ممنون اثر خاک ہو فریاد کسی کی
ایسی نہین سنتا ستم ایجاد کسی کی

اٹھلا کے چمکتے ہوئے تن تن کے پھرو تم
پاپوش سے مٹی ہو جو برباد کسی کی

تڑپے نہ مری گود مین وہ شوخ شب وصل
اُس دل مین نہ چٹکی لے اگر یاد کسی کی

اُبھرے ہین وہ جوبن تو بہت تنگ ہے چولی
کر دستِ ہوس ایسے مین امداد کسی کی

مین جان سے ہون تنگ تو کرتے ہین مجھے قتل
کچھ داد سے خالی نہین بیداد کسی کی

تو بھی کوئی معشوق ہے شوخی و ادا مین
تجھ مین بھی ہے خو بو دلِ ناشاد کسی کی

ستے تو ہین وہ شام سے شب بھر مرے گھر مین
پوچھتے ہی آ جاتی ہے پھر یاد کسی کی

دھرتے نہین وہ پاؤن مزارِ شہدا پر
ڈرتے ہین کہ مٹی نہو برباد کسی کی

اُس چوٹ سے ابتک ہے سرِ بیر کا بچا
گردون پہ پڑی تھی کبھی اُفتاد کسی کی

جب سنگ تراشی کا مزہ ہی رہے ہر دم
تصویر کھنچی سامنے فرہاد کسی کی

عشاق کو کرتی ہے حلال اُلٹی چھری سے
اے راز محبت بھی ہے جلاد کسی کی

عالیجناب راجہ ہری ہرت صاحب دت بہادر راجہ جونپور رنگین شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

آئی دلِ برباد مین پھر یاد کسی کی
پھر اُجڑی سی بستی ہوئی آباد کسی کی

اس ظلم کا تجھپر فلکِ پیر پڑے صبر
کیا مُفت جوانی ہوئی برباد کسی کی

سینے سے مین کیا داغِ محبت کو مٹاؤن
یہ تو ہے نشانی دلِ ناشاد کسی کی

مین لے کے اُسے دل کسطرح سینے مین رکھون
تصویر اگر کھینچ دے بہزاد کسی کی

بیدرد یہ بت کیسے خدائی کے ہین ظالم
ہنس ہنس کے سنا کرتے ہین فریاد کسی کی

کیا صبح کو چپکے سے پھر آتی ہے فلک سے
منہ دیکھ کے تاثیر کا فریاد کسی کی

اچھا ہے کہ بنجاؤ مری جان کے قاتل
اے حضرتِ دل سیکھ لو بیداد کسی کی

اے چرخ پس مرگ ستم مجھپہ کیے جا
ملتی ہے ترے جور سے بیداد کسی کی

کہہ اُٹھتے ہین اب خواب سے وہ چونک کے رنگین
دل ٹکڑے کیے دیتی ہے فریاد کسی کی

جناب محمد رضا خان صاحب رضا شاگرد جناب بقا غازیپوری

رہ رہ کے تڑپتا ہے تو کیون سینے کے اندر
اُلفت ہوئی کیا اے دلِ ناشاد کسی کی

سمجھا جو کوئی محوِ محبت ہو تو سمجھے
اندازِ وفا رکھتی ہے بیداد کسی کی

حیرت ہے رضا مجھکو سمجھ مین نہین آتا
روٹھی ہے دلِ زار سے کیون یاد کسی کی

جناب محمد رفیع صاحب رفیع طالب العلم مشن ہائی اسکول راولپنڈی

عاشق جو ہو راحت سے اُسے واسطہ کیا ہے
آرام ہمیں دیتی ہے بیداد کسی کی

نہ رات کو ہے چین نہ آرام ہے دن کو
اس درجہ ستاتی ہے ہمیں یاد کسی کی

جناب چودھری محمد صالح صاحب رسا مارہروی

ناصح کی نصیحت سے نہ کچھ فائدہ ہوگا
اب جاتی ہے سو جان سے مجھے یاد کسی کی

جناب میر تراب علی صاحب زور حیدرآبادی صیغہ دار مجاریہ خزانہ سرکار عالی شاگرد جناب ...

ہی مجکو تب ورز عبث یاد کسی کی
پروا بھی ہے اسکو دل ناشاد کسی کی

وہ بام پہ فرماتے ہیں نالہ مرا سنکر
لو عرش پہ آنے لگی فریاد کسی کی

رہ رہ کے مزا ملتا ہے زور اپنی وفا کا
جب یاد مجھے آتی ہے بیداد کسی کی

جناب جیون سنگھ صاحب زیرک از سرمور اسٹیٹ ناہن

معشوق کسی کے کہیں ہمدرد ہوئے ہیں
کیا آنکھ پڑی ہے دل ناشاد کسی کی

جناب جوالا ناتھ صاحب سعد از کیمپ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ...

بولے وہ رقیبوں سے مجھے دیکھ کے غمگین
صورت نظر آتی ہے ناشاد کسی کی

اے سعد وہ بت گر نہیں سنتا تو نہیں غم
اللہ سنے گا کبھی فریاد کسی کی

جناب سید محمد نوح صاحب شہیر رئیس و تعلقہ دار مچھلی شہر

تا عرش نہ پہونچے کبھی فریاد کسی کی
بے چینیاں دل میں نہ اگر یاد کسی کی

سنتا ہی نہیں وہ ستم ایجاد کسی کی
پھرتی ہے بلکتی ہوئی فریاد کسی کی

جھوٹوں ہی ذرا عاشق ناشاد کو پوچھو
بھولے ہی سے آجائے کبھی یاد کسی کی

جب کام غریبوں کے نہ آئی تو ہمیں کیا
یوں حسن کی دولت ہو خداداد کسی کی

عاشق جو اجابت سے غریبوں کی دعا پر
اٹھلاتی ہوئی پھرتی ہے فریاد کسی کی

پیغام اجل کا ہے حسینوں کا تصور
موت آتی ہے آتی ہے اگر یاد کسی کی

فرماتے ہیں وہ دیکھ کے تابوت ہمارا
جاتی ہے سواری عدم آباد کسی کی

فرماتے ہیں وہ عاشق نالاں کہ خاموش
ہم سے نہ سنی جائیگی فریاد کسی کی

ڈھل جائیگا جوبن تو ہے گا نہ کوئی ظلم / بس تھوڑے دنون اور ہے بیداد کسی کی
ہے لطف حسینون کے ستم مین بھی کرم کا / آزردون کا نہ رحم . اور نہ بیداد کسی کی
اُس دیدۂ خونریز سے کیا رحم کی امید / کرتے ہین رعایت نہین جلاد کسی کی
دکھلایا اثر نالۂ شبگیر نے اپنا / نیند اُنکی اوڑانے لگی فریاد کسی کی
کیا غم جو پر ارمان کوئی دنیا سے سدھارا / ہے شکر طبیعت تو ہوئی شاد کسی کی
مدت ہوئی چھوٹے ہوئے احباب وطن سے / صورت بھی نہین اب تو ہمین یاد کسی کی
کاہے کو شہیر جگر افگار تڑپتا / دل اُسکا دکھاتی نہ اگر یاد کسی کی

جناب مولوی عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی منیجر چشمۂ رحمت اسکول غازی پور

کس درد سے کرتا ہے کوئی یاد کسی کی / بیچین کیے دیتی ہے فریاد کسی کی
بیکار شب غم ہے یہ فریاد کسی کی / سنتا ہی نہین وہ ستم ایجاد کسی کی
اُس ناز سے مارا ہے مجھے تیر نظر نے / واللہ مزا دیگئی بیداد کسی کی
کھو دیا کہ لحد کا بھی نشان اب نہین ملتا / اسطرح مٹائی گئی بنیاد کسی کی
پیدا ہو تغافل ہی سے تسکین کیصورت / مانے اگر اپنا دل ناشاد کسی کی
شوخی ابھی کہدیگی تانت سے مین ہار کی / تصویر اگر کھینچے بہزاد کسی کی
رویا کرے پیٹا کرے تڑپا کرے کوئی / سنتا ہی نہین آج وہ جلاد کسی کی
حال دل غمدیدہ سناؤن مفصل / یادون جو طبیعت مین ذرا امداد کسی کی
معشوق کرے سامنے غیرون سے لگاوٹ / ہرگز نہ سہین ہم تو یہ بیداد کسی کی
شیرین کو سکھا دیجیے جانکاہ ادائین / تقلید مین سرگرم ہے فرہاد کسی کی
ہوتی ہے سحر حال شب وصل کا اظہار / شوخی مین ہے یہ طرز نو ایجاد کسی کی

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ لکھنوی

کوچے مین ترے خاک ہے برباد کسی کی / افسوس کے قابل ہے یہ اُفتاد کسی کی
حد سے متجاوز ہوئی بیداد کسی کی / ہے عرش سے گذری ہوئی فریاد کسی کی
رسوا ہوئے برباد ہوئے عشق مین ہر چند / دل سے نہین بھولی ہے مگر یاد کسی کی

کیونکر اثرِ نالۂ شیدا کا ہو قائل ؂ ظالم نے سُنی ہی نہین فریاد کسی کی
اُس قاتلِ عالم سے ہو کیا لطف کی اُمید کرتا ہے رعایت کہین جلاد کسی کی
ہر سمت اسیرون مین دوہائی کی صدا ہے سُنتا نہین پر ایک بھی صیاد کسی کی
یہ بات بناوٹ سے کسی مین نہین آتی واللہ ادا مین ہین خداداد کسی کی
سُنوائی کے چھوڑے گا اگر لاگ ہو دل مین کب تک نہ سُنے گا کوئی فریاد کسی کی ؂
اے شیفتہ شکوہ نہ کرو جور و جفا کا آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی ؂

جناب سید محمد سلطان حسین صاحب شفا ترمذی سعودی غازیپوری شاگرد جناب نعیم

دل تھام کے مین بیٹھ گیا راہِ وفا مین جب حد سے سوا ہو گئی بیداد کسی کی
وہ صورتِ ارمان جو دلِ زار مین آئے اُجڑی ہوئی بستی ہوئی آباد کسی کی
غش کھا کے گرے حضرتِ موسیٰ کیطرح ہم آئی جو نظر شکلِ خداداد کسی کی ؂
اندازِ تغافل کی یہ تعلیم ہے اُسکو ؂ فریاد نہ سُن اے ستم ایجاد کسی کی
ممکن نہین تو بہ نکرے جور و جفا سے ؂ سُن لے وہ ستمگار جو فریاد کسی کی
ہے ضعف مین یہ حال کہ اکثر شبِ فرقت تا عرش پہونچ جاتی ہے فریاد کسی کی
واللہ شفا راز محبت نہین چھپتا اشکون سے عیان ہو گئی روداد کسی کی

جناب محمد نصیر احمد صاحب شوق منشی رسالہ اردلی خاص حضور سرکار بھوپال

قاتل کا نہ کچھ ظلم نہ بیداد کسی کی آئی ہوئی رکتی نہین جلاد کسی کی
ہے دل مین ہجومِ غم و حسرت یہی ڈر ہے پامال نہو جائے کہین یاد کسی کی
وہ پھول کے پھر نالۂ بلبل نہ سُنین گے بھر جائیگی کانون مین جو فریاد کسی کی
ہو ایک جو دشمن تو بچا مین دل و جان کو ہر ایک ادا ہے ستم ایجاد کسی کی
پھر دل مین قیامت کی خلش ہونے لگی شوق پھر چٹکیان لینے لگی بیداد کسی کی

جناب ابو القاسم عبد الرحمن صاحب شائق صدیقی از بھوپال ؂

رویا کرو لوٹا کرو تڑپا کرو لیکن ؂ سُنتا ہی نہین وہ ستم ایجاد کسی کی
وہ تھام کے دل رات کو کہنے لگے شائق بے چین ہمین کرتی ہے فریاد کسی کی

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ پھلواری متصل مظفر پور ترہت

سنتا نہیں سفاک جو روداد کسی کی
اللہ کے گھر جاتی ہے فریاد کسی کی

گریوں ہی رہے تا بہ قیامت تو مزا ہے
آرام ہمیں دیتی ہے بیداد کسی کی

جناب پنڈت رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگوی جیسر تحصیل شکوہ آباد

تم میری تسلی کو فقط اتنا ہی کہہ دو
آئینگے جب آئیگی ہمیں یاد کسی کی

جناب بابو بلدیو بخش صاحب شجاع طالب علم گورنمنٹ اسکول صفی پور

وہ شوخ تو سنتا نہیں فریاد کسی کی
اے یار خدا تو ہی کر امداد کسی کی

جناب سید اسحاق حسن صاحب شرر پیرزادہ مارہروی از سہاور

بیتاب کیے دیتا ہے کہنا یہ کسی کا
بیچین کیے دیتی ہے فریاد کسی کی

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق محمد آبادی مقیم حال بمبئی شاگرد جناب شاکر

خلوت جو کوئی کرتا ہے آباد کسی کی
ہوتی ہیں وہیں حسرتیں برباد کسی کی

بیوجہ کیا خنجر ابرو کا اشارہ
تقصیر نہ ثابت ہوئی جلاد کسی کی

دم میرا نکلجائیگا ہچکی ہی کے ہمراہ
بھولے سے اگر آپ نے کی یاد کسی کی

کہتے ہیں کہ جھوٹا ہے بناوٹ ہے غلط ہے
صدیق جو سنتے ہیں وہ فریاد کسی کی

جناب منشی محمد ضیاء الدین صاحب ضیا متوطن قاضی پورہ شاگرد جناب شیفتہ

پھر یہ دل شیدا ہے ضیا مضطر و غمگین
پھر آکے ستاتی ہے مجھے یاد کسی کی

جناب میر منیر الدین صاحب ظافر طالب علم ہائی اسکول اورنگ آباد دکن

آمین وہ پئے قتل دعا ہے یہی دن رات
جان بخش ہے حق میں مرے بیداد کسی کی

جناب شیخ محمد سمیع صاحب عاقل غازیپوری شاگرد جناب بقا غازیپوری

تاثیر دکھانے لگی فریاد کسی کی
آجاتی ہے رہ رہ کے انھیں یاد کسی کی

ہاں اے اثر نالۂ دل وقت مدد ہے
اب حد سے بڑھی جاتی ہے بیداد کسی کی

بیفائدہ اے دل ہے غم ہجر کا شکوہ
سنتا ہی نہیں بانی بیداد کسی کی

حاصل ہے مجھے دولت دیدار دم قتل
کیا لطف دکھاتی ہے یہ بیداد کسی کی

کیون جذبۂ دل سے نہ طلبگار مدد ہون
سنتا ہی نہین وہ ستم ایجاد کسی کی

نادم ہے جفا پر وہ ستمگار برعاقل
شاید کچھ اثر کر گئی فریاد کسی کی

جناب سید محمد زبیر احمد صاحب عالی شاگرد جناب داغ دہلوی از قصبہ منوہ

للہ بچا دل سے تو اے یاد کسی کی
دیتا ہے وہان دل ناشاد کسی کی

کام آ گئی اک روز مری دشت نوردی
جاتی نہین محنت کبھی برباد کسی کی

آغاز مین یہ حال ہے انجام کو دیکھو
کیا کیا نکرے گی ابھی بیداد کسی کی

ہچکی نہین آتی یہ دم نزع کسی کو
آتی ہے بلانے کو مگر یاد کسی کی

جس در کے بچانے کی قسم کھائی تھی ہمنے
کھنچے لیے جاتی ہے وہین یاد کسی کی

لائی تھی منا کر ابھی حسرت مری عالی
روٹھی ہوئی جاتی ہے وہ پھر یاد کسی کی

جناب کرامت حسین صاحب خطا کلرک ڈاکخانہ چھاونی نیمچ

جب صحبت اغیار سے فرصت نہین اک دم
کیون تجھکو خبر ہو ستم ایجاد کسی کی

سمجھا یا اسے لاکھ نہ جا کوچے مین اسکے
سنتا ہی نہین کچھ یہ دل ناشاد کسی کی

جناب شیخ عالم صاحب عالم از مقام کیمپ بیر نوارڈہ

رہتا ہے رقیبون کا تری بزم مین مجمع
آئیگی بھلا اب تجھے کب یاد کسی کی

جناب ابو الحسنات محمد عزیز الرحمن صاحب عزیز طالب العلم انجیرنگ کالج بھاگلپور

بھاتی ہے کراس شوخ کو فریاد کسی کی
ہملو بھی پسند آئی ہے بیداد کسی کی

جناب منشی عبد الغنی صاحب غنی گورکھپوری

پھر قدر کرے وہ ستم ایجاد کسی کی
دکھلائے اثر اپنا جو فریاد کسی کی

تاثیر ہی کر جائے جو فریاد کسی کی
پھر کیون نہ سنے وہ ستم ایجاد کسی کی

کمسن ہے ابھی کانپ اٹھینگے جگر و دل
تمسے نہ سنی جائیگی فریاد کسی کی

جناب مولوی عبد الغفور صاحب غفور غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

تکلیف مین ڈالیگی اسے نزع مین ہچکی
یہ وقت ہے اے شوخ تجھے یاد کسی کی

اے ناصح اگر دیکھ لے ہنگام نصیحت
واللہ نہ بھولیگی تجھے یاد کسی کی

جناب مولوی غلام قطب الدین صاحب فگار غازیپوری شاگرد جناب شمشاد

دیکھی نہین شکل ایسی پریزاد کسی کی
واللہ یہ صورت ہے خداداد کسی کی

نالے پس دیوار کرے کوئی کہ آہین
سُنتے نہین ہرگز یہ پریزاد کسی کی

خضر رہ مقصد یہی بیتابی دل ہے
درکار نہین اب مجھے امداد کسی کی

سرگرم تلاش اثر اس مرتبہ ہے اب
تا عرش برین جاتی ہے فریاد کسی کی

واللہ کہے دیتی ہے تیورے کی ادا سی
آتی ہے مری طرح تجھے یاد کسی کی

کچھ لطف وہی جانتے ہین درد جگر کا
دن رات کیا کرتے ہین جو یاد کسی کی

مجھپر جو ہوا رحم تو حاسد ہوئے لاکھون
اس سے تو کہین اچھی تھی بیداد کسی کی

فرقت مین طبیعت کے بہلجانے کو اکثر
دو چار گھڑی کرتے ہین ہم یاد کسی کی

اچھا نظر آتا نہین انجام محبت
برباد کرے گی مجھے بیداد کسی کی

پہلو مین ٹھہرتا نہین سیماب کے مانند
آتی ہے دل زار کو جب یاد کسی کی

کہتے ہین فگار آج مرے نالہ جانکاہ
رحمت سے بدل جائیگی بیداد کسی کی

جناب شیخ محمد حسن علی صاحب فرط گورکھپوری

اللہ جو سُنلے کہین فریاد کسی کی
کیون کوئی اٹھائے کبھی بیداد کسی کی

تاثیر بھی کرجائیگی فریاد کسی کی
محنت کبھی ہوتی نہین برباد کسی کی

آنے مین شب وصل بڑی دیر لگا لی
اے جذبۂ دل تو ہی کر امداد کسی کی

نالے سے غرض ہے نہ مجھے آہ سے مطلب
کرتا ہون سر حشر بھی فریاد کسی کی

غیرون پہ کرم مجھپہ ستم واہ ری قسمت
ہے قابل فریاد یہ بیداد کسی کی

ابکی اگر اے فرط بچے جور بتان سے
بھولے سے کرینگے نہ کبھی یاد کسی کی

کیون ہچکیان آتی ہین دم نزع بتاؤ
اے فرط تمھین آگئی کیا یاد کسی کی

جناب مرزا عبد المجید صاحب نسیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

وہ شوخ جو سُنتا نہین فریاد کسی کی
تو آکے اجل ہی کرے امداد کسی کی

مرنے کو جو آکتا کے کہا مینے تو بولے
میراث نہین کچھ عدم آباد کسی کی

کیون مضطرب اتنا ہے یہ بیتابی کیون ہے ۔ یاد آئی ہے کیا اے دلِ ناشاد کسی کی
اتنا تو اثر دے فلک پیر کہین وہ ۔ سونے نہین دیتی ہمین فریاد کسی کی
دیکھو نہ فہیم جگر افگار کہین ہو ۔ گنبد رحیہ بلند آج ہے فریاد کسی کی

جناب محمد جعفر خانصاحب فراق سکھاروی خلف الصدق جناب حسینی خانصاحب

سنتا ہی نہین وہ ستم ایجاد کسی کی ۔ بیکار شب ہجر ہے فریاد کسی کی
قابو مین نہین ہین جگر و دل شب فرقت ۔ یارب ہو سکیو نہ کبھی یاد کسی کی
روتے ہین تڑپتے ہین جگر تھام کے عاشق ۔ اک حشر بپا کرتی ہے بیداد کسی کی

جناب منشی قاضی نصیر الدین محمد صاحب فریاد ازاوجین

جاتا ہے ترے ہجر مین دنیا سے کوئی آن ۔ تجکو بھی خبر ہے ستم ایجاد کسی کی
پھرون ہی تصور سے مین کرتا ہون تکلم ۔ آجاتی ہے جسوقت مجھے یاد کسی کی
کیا بھول گئے اگلے زمانے کی جفائین ۔ پھر آپ کو الفت ہوئی فریاد کسی کی

جناب فیض محمد صاحب فیض ازاودے پور میواڑ شاگرد جناب نسیم امروہوی

روتا ہون تو ہنس ہنس کے وہ فرماتے ہین مجھسے ۔ ہے نہ سنی جائیگی فریاد کسی کی
وہان مشق ستم اور یہان شغل وفا ہے ۔ آرام ہمین دیتی ہے بیداد کسی کی
یہ چرخ ستمگار اگر لاکھ بھلائے ۔ بھولون گا نہ بھولے سے کبھی یاد کسی کی
پھر کوچۂ جانان کی طرف جاتے ہو اے فیض ۔ یہ تو کہو وہ چھٹ گیا ان ہین یاد کسی کی

جناب حافظ محمد نعیم صاحب قمر کرسوی

رکھتا ہے محبت دلِ ناشاد کسی کی ۔ تڑپاتی ہے دن رات ہمین یاد کسی کی
ٹھکرائیے تربت کو نہ عاشق کے خدارا ۔ یون خاک نہین کرتے ہین برباد کسی کی
موقوف ہے کیا اُنپہ زمانے کا ہے یہ طور ۔ معشوق نہین سنتے ہین فریاد کسی کی
مایوس مین ہون وصل سے اس شوخ کے کیونکر ۔ محنت بھی کہین ہوتی ہے برباد کسی کی
جب آنکھ ہوئی بند تو کوئی نہین پرسان ۔ کرتا ہے قمر کون بھلا یاد کسی کی

جناب منشی قدرت علی صاحب قدرت سہوری پرایوٹ سکرٹری [illegible]

اٹھانے وہ ستم ایجاد کسی کی … ڈھائیگی قیامت ابھی فریاد کسی کی
ہو لطف تو جب جور اٹھانے کا کہ ہر روز … میرا ہو نیا دل نئی بیداد کسی کی
محشر کا سا ہوتا ہے قدرت مرے آگے … آتی ہے جو رفتار کبھی یاد کسی کی

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی از جناجنگنج

اب حد سے گزرنے لگی بیداد کسی کی … اللہ سے ہونے لگی فریاد کسی کی
آتا ہے یہ جی مین کہ اسے دل سے بھلادوں … بیچین بہت کرتی ہے اب یاد کسی کی
تب نہ ملی جھک کے تری تیغ بھی ظالم … کرتے ہین مروت کہین جلاد کسی کی
کچھ ہارون اگر آپ کا قابو مین ہے دل … ہے شرط کہ سن لیجیے روداد کسی کی
ہچکی نہین آتی ہے یہ بیوجہ شب وصل … آتی ہے مری جان تمھین یاد کسی کی
کیون شوق شہادت مین گلا گھونٹے مرتا … لیتا جو خبر خنجر جلاد کسی کی
ڈر ہے نہ کہین منہ سے کلیجا نکل آئے … بیچین بہت کرتی ہے اب یاد کسی کی
شیرین نے کہا لاشہ فرہاد پہ روکر … اسطرح مشقت نہو برباد کسی کی
کہتے تھے کہ آفت ہے حسینونکی محبت … تونے نہ سنی او دل ناشاد کسی کی
ضد ہے وہ مری لاش کو گڑنے نہین دیتے … اسطرح بھی مٹی نہو برباد کسی کی
ہے یاد کسی کا وہ شب وصل مین کہنا … کاہے کو تمھین آئیگی اب یاد کسی کی

جناب مولوی صدرالدین احمد صاحب کیفی شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

بس نازسے کہتی ہے یہ بیداد کسی کی … بدنام کریگی ہمین فریاد کسی کی
واللہ تڑپنے مین ہے اک طرح کی لذت … جیسے دل بیتاب مین ہے یاد کسی کی
بہلاتے ہین دل کو شب فرقت مین ہم اسطرح … کرلیتے ہین دو چار گھڑی یاد کسی کی
جسطرح ترے عشق مین برباد ہوئے ہم … اسطرح نہ مٹی ہوئی برباد کسی کی

جناب جوالارشاد صاحب کا فرسالن اورنگ آباد دکن ؁

تم جور کیے جاؤ مگر مین یہ کہونگا … انصاف ہے حق مین مرے بیداد کسی کی

جناب محمد کریم بخش صاحب کریم وکیل عدالت فتحپور سالن اندولی ؁

کہتی تھی ہوا خاک لحد میری اڑا کر   مٹی نہ پس مرگ ہو برباد کسی کی

جناب غلام حیدر صاحب گشتہ قاضی پوری از رحمت نگر گورکھپور

زنہار سے کہدو کہ نہ دو کین مجھے مرنے   سنتا نہین اب بندۂ آزاد کسی کی

جناب منشی شیو میان صاحب کوکب طالب العلم ہائی اسکول ناسک دسویں جماعت

کوکب نہ کھلا باب اجابت مگر اب تک   بسمل سی تڑپتی رہی فریاد کسی کی

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب امیر مینائی و جناب عاشق لکھنوی

ارمانون کے ساتھ آئے اگر یاد کسی کی   ہو جائے نئی انجمن آباد کسی کی

حد سے متجاوز ہوئی فریاد کسی کی   مظلوم نظر آتی ہے بیداد کسی کی

کیون ٹھوکرین کھاتا ہے اثر کوچہ بکوچہ   کیا بیٹھ رہی رو بٹھ کے فریاد کسی کی

تا بام رسائی کو صبا کا ملے زینہ   اُس کوچے مین گر خاک ہو برباد کسی کی

ہستی کو مٹاتا ہی ترے کوچے مین کوئی   جاگیر ہوئی ہے عدم آباد کسی کی

نکلی ہے جو دل سے تو ٹھکانا نہین ملتا   گھبرائی ہوئی پھرتی ہے فریاد کسی کی

اسدر جو مرے دشمنون نے کان بھرے ہین   وہ سُن ہی نہین سکتے ہین فریاد کسی کی

اس پردے مین فریاد ہے تیرے ستمون کی   سُن نغمہ سرائی کبھی صیاد کسی کی

جب آنکھ اُٹھا کر فلک پیر کو دیکھا   یاد آگئی فوراً ہمین بیداد کسی کی

اس درجہ ہوئے جمع غم و حسرت و ارمان   اب دل مین جگہہ پاتی نہین یاد کسی کی

مُردے سے بھی بدتر یہ بنا جاتی ہے آکر   ہے موت کا پیغام مجھے یاد کسی کی

کیا خاک ہو انسان کوئی شیفتہ انکا   کرتے ہین کچھ قدر پریزاد کسی کی

سُنتے ہی جگر تھام کے گھبرا کے وہ بولے   اب دل مین چھپی جاتی ہے فریاد کسی کی

جناب عبد المجیب صاحب قصور گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

کیا کام کرے ہجر مین فریاد کسی کی   جب کچھ نہ سُنے وہ ستم ایجاد کسی کی

جس دن سے مرے دل کو ہوئی یاد کسی کی   آرام بہت دیتی ہے بیداد کسی کی

دل سیکڑون ہاتھ آئے مگر کر دیے برباد   کی قدر نہ تو نے ستم ایجاد کسی کی

نالوں کو مری سنکے وہ کہتی ہیں شب ہجر
ہمیں نیند نہیں دیتی ہے فریاد کسی کی

اے چرخ خدا کے لیے تاثیر عطا کر
مٹی میں ملی جاتی ہے فریاد کسی کی

دل رکھنے کو عاشق کا شب وصل وہ بولے
تجکو بھی نہیں میرے سوا یاد کسی کی

جناب منشی سید احمد حسین صاحب منظور رئیس [illegible]

آواز نہ کسی دل میں اگر یاد کسی کی
تو جلنے سے عرش نہ فریاد کسی کی

وہ ایکدم آتا نہیں ہستی ہے [illegible]
اچھی ہے کسی شوخ سے بھی یاد کسی کی

ہم جور سے گردوں کے جو سمجھائیں تو [illegible]
سننے کی نہیں لذت بیداد کسی کی

کعبہ مرے دل کا تو خدا ساز ہی [illegible]
بیجے کی ہر ڈالی ہوئی بنیاد کسی کی

شوخی میں نہ پڑھ [illegible] شوخ غزل
آنکھیں نہ جھکا اور دل ناشاد کسی کی

میں حق سے کروں اور طلب حشر [illegible]
اٹھنے دے اگر قبر سے بیداد کسی کی

شداہ کی تاثیر سے ایسا [illegible]
فریاد کرے عرش پہ فریاد کسی کی

ذوق ستم تازہ ہے دل ایذا نگر کو
ہوے آج مراد اور ستم ایجاد کسی کی

منظور دم نزع تصور ہے کسی کا
آنکھوں میں ہے دم دل میں ہے یاد کسی کی

جناب کرم بخش صاحب ماہر گورکھپوری شاگرد جناب [illegible]

سنتے نہیں ہرگز ستم ایجاد کسی کی
آوارہ پھرا کرتی ہے فریاد کسی کی

ساماں کے بے ہوش ہیں نکلے وہ [illegible]
تصویر نہ کھنچنے ابھی بہزاد کسی کی

اسطرح ہوے ہیں خودی [illegible]
بھولے سے بھی آتی نہیں اب یاد کسی کی

مقتل سے سلامت کوئی کسطرح پھر آتا
رکھتا ہے لگی خنجر جلاد کسی کی

دل پر تو بہت اسکے خریدار [illegible]
پروا نہیں اے ماہر ناشاد کسی کی

جناب موسی بھائی صاحب نالہ [illegible]

ہر وقت رہا کرتی ہے بیداد کسی کی
کس دل سے بھلا کوئی کرے یاد کسی کی

کرتا ہے کوئی قتل [illegible]
آرام ہمیں دیتی ہے بیداد کسی کی

تھا اسکے مری [illegible]
اسطرح کروں خاک کو برباد کسی کی

پایا ہے مزا ایسا [illegible]
سو بار کہوں خوب ہے بیداد کسی کی

جناب محمد شفیع الدین صاحب محشر از جے پور

کیا ہوتی لب [illegible] ستم ایجاد کسی کی
کھٹکتی نہیں [illegible] فریاد کسی کی

جسطرح لٹا بیٹھے ہیں ہم نقد دل اپنا
دولت نہ ہو اسطرح سے برباد کسی کی

محروم ہا جاتا ہے دل لطف [illegible]
تقلید نہ کرنا وہ کبھی بیداد کسی کی

[illegible] دل [illegible]
تب سمجھے ہیں سنتے نہیں فریاد کسی کی

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس [illegible] شاگرد جناب [illegible]

کہنے لگے [illegible]
پھرا اور محبت دل ناشاد کسی کی

کیوں بیٹھے ہو [illegible]
کیا آگئی اس وقت نہیں یاد کسی کی

جناب منشی [illegible] لال صاحب مشتاق گورکھپوری

کیونکر نہ ہو [illegible] کی
آرام ہمیں دیتی ہے بیداد کسی کی

فرماتے ہیں وہ سنکے مرے نالہ پیہم
ہمیں نیند نہیں دیتی ہے فریاد کسی کی

مشتاق نہ کیا [illegible]
سنتا ہی نہیں وہ ستم ایجاد کسی کی

جناب زبیر خان صاحب مست نائب رئیس [illegible]

یو جبر [illegible] لگی بیداد کسی کی
[illegible] لگی فریاد کسی کی

نالوں کو مرے سنکے وہ کہتے ہیں الہی
ہمیں نیند نہیں دیتی ہے فریاد کسی کی

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید [illegible]

سنتے ہو ہمیں وہ ستم ایجاد کسی کی
ہم لاکھ تڑپتے ہیں کوئی فریاد کسی کی

مارا آنسوؤں کا بند [illegible]
آجاتی ہے مجکو جو کبھی یاد کسی کی

جناب منشی محبوب علیخان صاحب محبوب ساکن کلکتہ

وہ ہی ستم ایجاد [illegible]
آرام ہمیں دیتی ہے بیداد کسی کی

چیخ اٹھتا ہوں محبوب [illegible]
آتی ہے مجھے [illegible] جب یاد کسی کی

جناب حاجی شاہ محمد حسن صاحب محمد رئیس [illegible]

[illegible]
[illegible] یاد کسی کی

جناب عبد المجید صاحب مجید [illegible]

[illegible]
[illegible] یاد کسی کی

جناب شیخ محمد حبیب الدین صاحب حبیب [illegible] شاگرد [illegible]

[illegible] یاد کسی کی
تصویر تو لا [illegible] بہزاد کسی کی

[illegible] وہ کرتے [illegible]
ناحق تو نہ [illegible] برباد کسی کی

[illegible]
فریاد [illegible] کسی کی

تھمتا نہیں [illegible] دل [illegible]
جب یاد [illegible] بیداد کسی کی

اک آن میں جاتی ہے سر عرش [illegible]
[illegible] ستم ایجاد کسی کی

یاد اس کی [illegible]
خالی نہ کبھی جائیگی فریاد کسی کی

کیوں یاد نہ [illegible]
دنیا سے اٹھ جائیگی بنیاد کسی کی

ہستی ہے حبیب اسکی [illegible]
سنتا ہی نہیں جو کبھی یاد کسی کی

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب [illegible] شاگرد [illegible]

ظالم ہی طبیعت ہے خداداد کسی کی
[illegible] ایجاد کسی کی

سرکاٹ لیا [illegible]
ممنون ہیں کرکے بیداد کسی کی

ہر روز بلاتے ہیں مجھے [illegible]
اب یاد مجھے کرنے لگی یاد کسی کی

[illegible] خدا پر مجھے [illegible]
کیا چاہوں بھلا اور میں امداد کسی کی

جناب مولوی حکیم محمد قیام الدین صاحب [illegible] گورکھپوری

[illegible] یاد کسی کی
کیا روح [illegible] ستم ایجاد کسی کی

[illegible]
سمجھا ہے یہ حسرت بیداد کسی کی

قربان میں [illegible] تصویر [illegible]
ہے [illegible] شکل خداداد کسی کی

بھولے ہی [illegible] یاد کروں [illegible]
گر آپ میں رہنے دے مجھے یاد کسی کی

کہتے ہیں وہ خود [illegible]
دل میں تو کبھی جاتی ہے [illegible] یاد کسی کی

[illegible]
سینے میں نہ تڑپا کرے یاد کسی کی

جناب میر لال صاحب میر ساکن قصبہ بدہیرہ شاگرد جناب [illegible]

کیا کریں سنتا نہیں جلاد کسی کا
گر ہو گا [illegible] شہادت کا تقاضا

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم برادر حضرت ریاض شاگرد جناب [illegible]

جس [illegible] پیدا [illegible] کسی کی
یوں سینے میں حسرت کی طرح [illegible]
بچپن میں بھولو نہیں مری [illegible]
تربت میں مجھے [illegible]
نکلی جو شب وصل [illegible] دل [illegible]
محشر میں خدا سے دم انصاف لو نگا
کرتی ہے یہی وصل کی شب [illegible]
سر کو وہ سے تھا ایسے تو [illegible] فریاد
یہ منہ پہ بڑا کہتی ہے اور وہ نہیں [illegible]
جلانے کو دل مجھے گرفتار کا [illegible]
گو آنکھ کی پتلی بھی پھری [illegible]
جلتے ہوئے دامن [illegible] وہ [illegible]
خود لوٹ گیا صورت تصویر وہ قاتل
کیا بات مری پوچھے گا [illegible]
کیا چھیڑ ہے مرے دل میں [illegible]
آئینہ یہ کہتا ہے کہ [illegible] آنکھ میں [illegible]
[illegible] عجب گور غریباں [illegible]
تم چل کے ذرا پاؤں [illegible] برباد
کس طرح وسیم [illegible]

اور وہ [illegible] فریاد پہ فریاد کسی کی
اے حضرت دل یاد کرے یاد کسی کی
اے ضبط تو ہو وقت کہ امداد کسی کی
اسطرح بھی مٹی ہو نہ برباد کسی کی
بولی وہ کبھی آج تو بیداد کسی کی
دے داد کے بدلے مجھے بیداد کسی کی
ہے شرم بھی ظالم تری جلاد کسی کی
[illegible] جائے ترے سر پہ [illegible] کسی کی
[illegible] ہے زبان [illegible] کسی کی
کہتا ہے کہانی مری [illegible] کسی کی
آنکھوں نہیں مری شکل خداداد کسی کی
منظور [illegible] خاک ہو برباد کسی کی
دل میں جو لگی تیری [illegible] فریاد کسی کی
منہ [illegible] لگا [illegible] یاد کسی کی
ہر بات [illegible] نشتر مجھے [illegible] کسی کی
پتلی کی طرح شکل خداداد کسی کی
کیا بھولی سی [illegible] یاد کسی کی
تا چرخ [illegible] برباد کسی کی
قاتل ہے نظر آنکھ [illegible] کسی کی

ہو جائیگا [illegible]
میں یوں کر [illegible]
دل [illegible] کر [illegible]
غمگین ہی [illegible]
دم ٹوٹ گیا ہچکیاں [illegible]
اک [illegible] کی [illegible]

جب دل سے [illegible] کسی کی
خاطر [illegible] دل [illegible] کسی کی
کیا [illegible] بیداد کسی کی
ہوتی ہے محبت [illegible]
دشمن [illegible] کسی کی
سنتا [illegible] کسی کی

جناب ڈاکٹر سید لطف صاحب [illegible] متخلص بہ [illegible]

کرتی ہے مرے دل کو لہو یاد کسی کی
جب تال دیا داور محشر [illegible]
کیوں [illegible] دل [illegible]
جلانے [illegible]

[illegible] بیداد کسی کی
[illegible]
کیا [illegible] یاد کسی کی
[illegible] بیداد کسی کی

جناب منشی [illegible] صاحب [illegible]

کام [illegible] بیداد کسی کی
[illegible]
[illegible]
قتل میں [illegible]
[illegible] نصیحت میں [illegible]

محشر میں [illegible] کسی کی
آرام نہیں [illegible] بیداد کسی کی
[illegible] فریاد کسی کی
شمشیر [illegible] یاد کسی کی
[illegible] یاد کسی کی

بی امراؤ جان صاحبہ دلبر [illegible] کانپور

اب حد زیادہ ہوئی بیداد کسی کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیوں [illegible] فریاد کسی کی
تو خاک [illegible] برباد کسی کی
کرتا ہے کوئی [illegible] فریاد کسی کی
[illegible] فریاد کسی کی

جناب میر امیر علی صاحب ولا لکھنوی رضوی کرمانی

[illegible] بیداد کسی کی
تب جائیگا بلبل کی [illegible]

جو [illegible] فلک [illegible] یاد کسی کی
[illegible] صیاد کسی کی

بی بشیر جان صاحبہ طوائف چادو واز سندیلہ

تجھ کو بھی [illegible] ہوئی
آتی ہے [illegible]
[illegible]

[illegible] بیداد کسی کی
اللہ [illegible] برباد کسی کی
[illegible]

جناب عبدالقادر خان صاحب خلف عبدالرحیم خان صاحب [illegible]

[illegible] اس طرح [illegible]
[illegible] بیداد کسی کی

بی [illegible] صاحبہ [illegible] طوائف [illegible]

تاثیر [illegible] فریاد کسی کی
[illegible]

محنت [illegible] یاد کسی کی
[illegible]

جناب میرزا [illegible] لکھنوی شاگرد جناب [illegible]

[illegible] بیداد کسی کی
[illegible] دل یاد کسی کی

مصرع طرح

[illegible] اس طرح میں (محبت میں عاشق نہ خامی کریں گے) قافیہ خامی۔ تامی۔ ردیف کریں گے۔

۱۵ دسمبر تک مصرعہ اسطرح میں (دل زار کو ہم سنبھالے ہوئے ہیں) سنبھالے۔ نالے۔ قافیہ ہوئے ہیں۔ ردیف

۱۵ جنوری تک اس طرح میں (جلوہ کسی کا ہے دل خانہ خراب میں) خراب۔ جواب۔ قافیہ میں۔ ردیف

غزلیات آنا چاہئیں۔

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزیں

یہ چیزیں لکھنؤ کے سوا کہیں نہیں ملتیں۔ قسموں سے الگ الگ چکن [illegible] خرچ ہونگے۔ لکھنؤ کو ان چیزوں کے ساتھ شہرت ہے اور [illegible] بڑا اعتبار رکھتی ہیں کہ لکھنؤ سے گیا اگر اسکے ہم کو [illegible] ویلیو پے ایبل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہوگی۔

پان مین کھانے کی خوشبودار گولیان جو بہت عمدہ [illegible] کی مشک اور عنبر اور زعفران وغیرہ مقوی و مفرح اجزا سے مرکب [illegible] ایک گولی کی ایک خوراک کے موافق بنائی جاتی ہیں نہایت عمدہ گولیان فی تولہ چار روپیہ۔ تولہ قوام [illegible] گولیونکا فی روپیہ [illegible]

تھان چکن بیلدار نہایت عمدہ ہر قسم کی بیل کے۔ [illegible]

تھان چکن بوٹیدار ہر قسم کے بوٹے کے نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible]

دوپٹہ چکن۔ بیلدار و بوٹے دار نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

رومال چکن۔ عرض طول برابر بیلدار و بوٹیدار طرح طرح کے [illegible] سے [illegible] تک۔

ساری چکن نہایت عمدہ بیلدار و بوٹیدار ہر ایک وضع کی۔ [illegible]

پائجامہ چکن بیلدار و بوٹیدار۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

شتروتی ساخت لکھنؤ کی۔ نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ دو پلی ٹوپی و چند ٹیپچی وغیرہ۔ [illegible] سے [illegible] تک

کلاہ چوگوشیہ سیاہ مخمل کی سلمہ و ستارہ کا کام نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ کشتی دار دہلی کی وضع کے کام کلابتون۔ [illegible] تک

فرد رضائی مین سلمہ جھلدار و بوٹیدار [illegible] سے [illegible] تک۔

لحاف مین سلمہ بیلدار و بوٹیدار [illegible] سے [illegible]

پلنگپوش جھاڑیدار خوشرنگ [illegible] سے [illegible]

روغن عروس جیسے عطر فردوس کی ایسی پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے [illegible]

الائچی مسی کی [illegible] ایک الائچی کھلا دیجئے [illegible]

کیل ناک مین پہننے کی [illegible] فی [illegible]

ساز طلا لکھنؤ کی [illegible] جال وغیرہ کا کام [illegible]

[illegible] کی زنجیرین [illegible] کی [illegible]

انگوٹھی [illegible] کی نہایت مفید ہوتی ہے ہر وقت پہنے [illegible]

کنگھی سینگ کی زنانہ و مردانہ۔ فی [illegible] سے [illegible] تک

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال روانہ ہو سکتا ہے اگر ناپسند ہو واپس [illegible] محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر [illegible] حاجی [illegible] دوکان [illegible]

کارخانہ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ میں مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے [illegible] شائقین کو ضرور منگوانا چاہیے۔ اگر ناپسند ہو واپس [illegible] [illegible] صاحب قدر [illegible] ہے۔ جناب [illegible] سادہ و [illegible] [illegible] ہر قسم کا مال حسب ذیل قیمت [illegible]

نام اشیا اور وضع و کام	طول	عرض	قیمت
تھان چکن کا سادی شہری بوٹیدار [illegible]	[illegible] گز	[illegible]	[illegible]
تھان چکن اسادہ سے گل بوٹون مین کا سادی کا کام۔	"	"	[illegible]
تھان چکن بیل بوٹے دار۔	"	"	[illegible]
تھان [illegible] بائیک مخمل آب رواں۔	"	"	[illegible]
تھان شتروتی ساخت لکھنؤ۔	"	"	[illegible]
دوپٹہ کا دلی کی سنہری نہایت عمدہ [illegible]	[illegible] گز	[illegible] گز	[illegible]
دوپٹہ چکن اسادہ سے گل بوٹوں کا سادی	"	"	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار زنانہ و مردانہ	"	"	[illegible]
کرتے چکن کے بیل بوٹیدار سے [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
صابئی چند سوتی و ریشمی چکن کی۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]
صدری سوتی و ریشمی۔	"	"	[illegible]
پائجامہ چھوٹی بڑی عمری کے۔	"	"	[illegible]
کلاہ گول سوزنی ست کام کلابتون۔	"	"	[illegible]
کلاہ [illegible] مخمل سیاہ و سبز	"	"	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ کمخواب زربفت [illegible]	"	"	[illegible]
کلاہ چکن دو پلی و چوگوشیہ [illegible] ٹیپچی۔	"	"	[illegible]
فرد رضائی مین سلمہ جھال دار و بوٹیدار نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]
پلنگپوش جھاڑیدار نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]
لحاف مین سلمہ و رنگین بیلدار نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]
تھان [illegible] نہایت عمدہ۔	"	"	[illegible]

علاوہ ازین۔ لکھنؤ کی نامی گرامی [illegible] دوسرے شہروں کی نسبت [illegible] ہوگی اور سوداگروں کے واسطے ایک [illegible] [illegible] زیادہ منگائینگے اونکو [illegible] لیا جائے گا۔

المشتہر [illegible]

پیام یار

نمبر۱ بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ع جلد

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ واقع چوک میں چھپا

"مسلمانون کی گذشتہ تعلیم"

مسلمانون کو اپنا گذشتہ اقبال اور اپنی اگلی لیاقت یاد کرنے کے لیے اگر کسی کتاب کے ذریعہ ہو سکتی ہے تو مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی یہ کتاب ہے - جو کہ انگریزی اور فارسی تاریخون کے ورق اولٹ کے ہین - عالم خیال مین مسلمانون اسلام کی قدیم منہدم عمارات کے کھنڈرون کی سیر کی گئی ہے گویا ایک کتاب لکھی گئی ہے جسکو ایک عجیب داستان یا سچ پوچھیے مین سبب اقبال کا تذکرہ کہنا چاہیے - عام ملک کی خواہش سے دوبارہ نہایت اہتمام سے چھاپی گئی ہے جناب مصنف نے نظر ثانی بھی کی ہے - جلد طلب کرنا چاہیے ورنہ شاید بہت جلد ختم ہو - قیمت فی جلد [illegible] - جلد مع محصول ڈاک [illegible]

المشتہر - [illegible] بار - لکھنؤ چوک

اشتہار

اس تاجر کی دوکان ایک مدت سے چوک مین ہے ہر قسم کے گوٹ ولایتی دیسی سیاہ - سرخ - سبز - زرد - اودی - سوتی مخملی - کارچوبی - موجود رہتے ہین اکثر دیار و امصار سے خود خاکسار سے اور بعض اپنے آڑھتیون کی معرفت خریدا کرتے ہین آج کل سب قسم کا مال چکن کا ململ کے تھان دوپٹے وغیرہ بھی موجود ہین - اسکے علاوہ سونے چاندی کا جڑاؤ زیور و انگوٹھیان و خلال و تصویر - ہاتھی دانت کی چیزین - تانبے کے برتن - ظروف گلی - مخملی - کارچوبی زنانے جوتے زیر پائی قمقمہ سلیپر کھڑاوین - انگریزی اور ہندوستانی گرم و سرد کپڑا - نعمانی کی قرین - کھانے اور پینے کا خوشبودار تمباکو - اچار مربہ - گول اور کشتی نما ٹوپیان - تکیان - صندوقچہ - قلمدان لاکھی اور مسی کی لاٹیان اور چکنی ڈلی ہر اقسام کی اور ڈگمگ کے کیلین ناک مین پہننے کی - یہ سب چیزین ہماری معرفت سے روانہ ہو سکتی ہین آدھ آنہ روپیہ کمیشن پر - اور سیکڑون کے مال بھیجا ہوگا - قیمت طلب پارسل منگائیے - یا نقدروپیہ نہایت پسند ہونے پر واپس محصول آپ کے ذمہ - اور اگر بروقت پہونچنے پارسل کے قیمت مال مذکور کی شرائط کے مطابق نہ نکلی تو محصول آمدورفت کا خریدار صاحب کو ادا کرنا پڑے گا - تصدیقاً ہے -

المشتہر - باقر حسین سوداگر - چوک لکھنؤ -

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے اسکی عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال منگا کے دیکھینگے انکو خود معلوم ہوجائیگا - تعمیل فرمائش نقدروپیہ آنے پر یا ویلیو پے ایبل ہوسکتی ہے خط جواب طلب کیلیے [illegible] ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت	قیمت محصول
تھان کا ململ شہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کا ململ شہری کارت بوٹہ دار -	-	-	[illegible]	[illegible]
تھان چکن یا ہر قسم کی جالی شہری نہایت نفیس	-	-	[illegible]	[illegible]
تھان شہری ساخت [illegible] نہایت باریک	-	-	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار وزن میں ہلکا [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جامہ چکن نہایت خوش [illegible] دار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پاجامہ چکن چوڑی مہری زنانہ و مردانہ -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بوٹہ دار سلے ہوئے تیار -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ دوپلیہ چکن کی نہایت [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ و قمیص چکن جدید وضع ان کے قابل -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی کی قیمت دار -	-	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت	قیمت محصول
زنانہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحاف [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پلنگ پوش [illegible] نہایت عمدہ -	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ زربفت کلابتون کا نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] کے قابل [illegible]

[illegible]

فی روپیہ [illegible] محصول [illegible]

المشتہر [illegible] لکھنؤ [illegible]

جوتی مشہور کی دکان اور قصیدہ مشک کی بو

یہ قطعون کے [illegible] ہین - جنہین جناب قطعہ کفایت علی صاحب [illegible] اور اس اسلوبی سے تیار کیا ہے [illegible] دونون قطعون کو قطعہ دونون کی حضرت حسین دہلوی [illegible] ہین انکی تعریف مین زیادہ طول دینا مناسب نہین سمجھا - اسقدر کہنا ہی کافی ہے کہ دونون قطعے قابل ہین - دونون کی تفصیل [illegible] مین [illegible] نسبت [illegible] ہین [illegible] کی نظر [illegible] کی جانب [illegible] ہون [illegible] قیمت [illegible] ہے - [illegible] گوپال کی قیمت [illegible]

المشتہر - علی [illegible] خان [illegible] لکھنؤ

مصرع طرح پیام یار

محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

جناب مولوی سیف الحق صاحب ادیب دہلوی پریس رپورٹر گورنمنٹ نظام

انھین چاہئے مین نہ خامی کرینگے — وہ یوسف نہین ہم غلامی کرینگے
اگر آب خنجر نے بھی خشک تالو — تجھے لے کے کیا تشنہ کامی کرینگے
قیامت بھی مشتاق ٹھہری ہوئی ہے — وہ کب دیکھیے خوشخرامی کرینگے
نزاکت لب یار کی کہہ رہی ہے — کسی سے نہ ہم ہمکلامی کرینگے
مبارک ہو ملتے ہو گر دشمنون سے — تمھاری یہی نیکنامی کرینگے
پشیمان ہون یوسف انھین کہکے ناحق — وہ کہتے ہین کیا ہم غلامی کرینگے
خموشی پہ بھی بے نقط جو سنا مین — ہم ایسون سے کیا ہمکلامی کرینگے
یہ عشق عدو ہے تو وہ بنکے یوسف — زلیخا کی قائم مقامی کرینگے
رہا گر یہی بت پرستی کا عالم — تخلص ادیب اپنا رامی کرینگے

جناب سید انور حسین صاحب آرزو لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ستانے مین بھی جبکہ خامی کرینگے — تو پھر آپ کیا ہمکو نامی کرینگے
یوہین حاصل اب نیکنامی کرینگے — محبت مین انکی غلامی کرینگے
شب وصل اگر دل نہ قابو مین ہوگا — کسے بزم کا اہتمامی کرینگے
نہ کم ہونگے مضمون شوق اپنے دل سے — نہ ہم خط کی اپنے تمامی کرینگے
ہمین مرنے والون مین سمجھے ہین اب تک — ہمین زندگی بھر غلامی کرینگے
تڑپنے کی دینگے خبر اوسکو نالے — عجب کام میرے پیامی کرینگے
مری اضطراب و قلق وصل کی شب — عیان کوئی بے انتظامی کرینگے
جسے جان لینگے یہ عاشق ہے ہنکا — اوسی سے وہ ہر طرح خامی کرینگے
دل آئیگا جس رشک یوسف پر اپنا — محبت تو کیا ہم غلامی کرینگے

اُٹھائے بٹھائیگا بس ضعف مین یہ
تری درد کو اپنا حامی کرینگے

علم آہ کی اُٹھے حسرت نہ نکلی
انھین آرزو اب سلامی کرینگے

جناب چودھری محمد نعمت الٰہی صاحب انور حنفی مارہروی

عدو سے جو شیرین کلامی کرینگے
مرے حق مین وہ تلخکامی کرینگے

بس اب ڈھونڈھ لینگے کوئی اور خوشرو
نہ ہرگز تمھاری غلامی کرینگے

قیامت بھی دو ہاتھہ بچکر چلے گی
ادا سے جو محشر خرامی کرینگے

رئیس اپنے گھر کے ہین انور بھلا پھر
وہ کیونکر تمھاری غلامی کرینگے

جناب مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب شمشاد

اگر مجسے وہ ہمکلامی کرینگے
تو موسی صفت مجکو نامی کرینگے

جو وہ ناز سے خوشخرامی کرینگے
تو فتنے بھی اُنکی غلامی کرینگے

ادھر آئے اُنکے قدم کا تصور
ہم آنکھونمین اوسکو مقامی کرینگے

فنا جلوۂ یار مین جو نہ ہونگے
وہ کیا فکر وصل دوامی کرینگے

مزے آب خنجر کے جو لے چکے ہین
وہ کیا شکوۂ تشنہ کامی کرینگے

یہ کہتی ہے اُسنے مری پختہ کاری
محبت مین اغیار خامی کرینگے

وہان سب رقیبونمین محفل جمیگی
مرے نالے بے انتظامی کرینگے

قیامت بھی آئی تب پامال ہونے
یہ سنکر کہ وہ خوشخرامی کرینگے

جو سرشار صہبائے لطف سخن ہین
وہ پابندئے طرز جامی کرینگے

وہ تیغ نگہ سے مجھے قتل کرکے
زمین حیات دوامی کرینگے

یہ کہتا ہے انداز اونکی نظر کا
مسا کر وہ عاشق کو نامی کرینگے

خوشی اُنکی دین یا نہ دین ہمکو بوسہ
تمنا مین ہم تو نہ خامی کرینگے

بقا طالب دولت جاودان ہین
تمھارے گدا کی غلامی کرینگے

جناب مولوی غلام محمد خانصاحب تپش دہلوی مالک اخبار مشیر قیصر

ادا سے وہ جب خوشخرامی کرینگے
قیامت کی قائم مقامی کرینگے

اگر آپ شیرین کلامی کرینگے
اطاعت نہین ہم غلامی کرینگے

ہمین آب خنجر سے دینگے وہ تسکین
اگر شکوۂ تشنہ کامی کرینگے

ہوئے ظلم جو عہد مین تیرے ظالم
نہ کوئی کرینگے نہ شامی کرینگے

مجھے دیکھ کر بولا وہ رشک لیلی
یہ مجنون کی قائم مقامی کرینگے

اگر پختہ مغزان الفت ہین پکے
کبھی دوستی مین نہ خامی کرینگے

بہت رازِ دل یار سے فاش ہونگے
اگر خاص جلوون کو عامی کرینگے

ہوئے ایک جلوے مین بیہوش موسی
تو کیا دعوے ہمکلامی کرینگے

زمانے مین ہین جتنے [illegible]
فدا آپ پہ جانِ گرامی کرینگے

دکن مین ہے [illegible] تشنہ [illegible]
تخلص ہم اپنا نظامی کرینگے

جناب حافظ محمد یوسف خان صاحب تشنہ بلند شہری شاگرد جناب داغ

محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے
دل و جان سے اوسکی غلامی کرینگے

غرض نامہ بر سے نہ مطلب صبا سے
فقط شوق دل کو پیامی کرینگے

بدولت ترے وصل ہو گر میسر
تو قاصد تری ہم غلامی کرینگے

بہت حسن یوسف پہ عشق ہے زلیخا
ہم اک پیش معشوق نامی کرینگے

تری یاد کو ہم خدا جانتا ہے
دل شیفتہ مین مقامی کرینگے

نہین ہے لیاقت تو کس منہ سے تشنہ
تمنائے نظم نظامی کرینگے

جناب محمد تقی حسن صاحب تقی کاکوروی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

بتانِ حسین کی غلامی کرینگے
محبت مین نام اپنا نامی کرینگے

ہمین جان نثار اپنا وہ جانتے ہین
کبھی ہم نہ مرنے مین خامی کرینگے

جو پی لینگے اک گھونٹ بھی شیخ صاحب
تو پھر دختِ رز کی غلامی کرینگے

عزیزِ دل خلق ہے وہ پریوش
حسین مثلِ یوسف غلامی کرینگے

قیامت سی آجائیگی بلبلون پر
چمن مین وہ فتنہ خرامی کرینگے

تصور مین ہوتی ہین باتین کسی سے
نہ ہم طور پر ہمکلامی کرینگے

ترے پاس ہم چھوڑ جائینگے دل کو
سفر مین اسی کو مقامی کرینگے

نہ چلنے کی عادت نہ اُٹھنے کے خوگر
وہ کسطرح نازک خرامی کرینگے

سنینگے گی تقی گالیان بھی ہم انکی
مزہ ہوگا جب ہمکلامی کرینگے

جناب محمد کریم خان صاحب تعظیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

ہم الفت مین اپنے کو نامی کرینگے
فدا اسپہ جان گرامی کرینگے

جو وہ دینگے ہمکو کبھی قول پختہ
محبت مین ہم بھی نہ خامی کرینگے

زلیخا کے مانند بگڑی بنے گی
ہم اے رشک یوسف غلامی کرینگے

اسی کو سمجھتے ہین ہم اسم اعظم
جو حفظ انکا نام گرامی کرینگے

عدو جان دینگے بہت زہر کھا کر
وہ جب ہم سے شیرین کلامی کرینگے

جناب بابو تحفہ مل صاحب تحفہ گورکھپوری شاگرد جناب مشتاق گورکھپوری

یہی عاشقون کی ہے وقعت ظالم
تری نذر جان گرامی کرینگے

جناب مولوی محمد یسین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک بہار سخن زبانی

ہم ایسے نہین ہین جو خامی کرینگے
جئینگے تو اُنکی غلامی کرینگے

جوانی مین تم ہوگے ثانی یوسف
حسینان عالم غلامی کرینگے

جو اُٹھتے ہین رہ رہ کے محشر کے فتنے
وہ کیا آج بھی خوشخرامی کرینگے

منگائی ہے ہمنے بھبھو کا سی بوتل
تری دعوت اے تشنہ کامی کرینگے

کیا اُن سے شرمندہ نالون نے مجکو
یہ کیا جانتا تھا کہ خامی کرینگے

گلی مین پڑے ہین غریبونکے دل بھی
وہ کب مشق محشر خرامی کرینگے

یہ کہتی ہے چشم سخن گو کسی کی
اشارون ہی مین ہمکلامی کرینگے

بس مرکے بھی عالم بیخودی ہے
نکیرین کیا ہمکلامی کرینگے

..ن ان حسینون کی پوجینگے ہردم
یونہین چارہ تلخکامی کرینگے

جوانی مین آئی طبیعت بتون پر
جلیس اب انھین کی غلامی کرینگے

جناب سید حسن عباس صاحب جودت لکھنوی شاگرد و برادرزادہ جناب جلال لکھنوی

تمھین دست کے دل ہم غلامی کرینگے — نثار اپنی جان گرامی کرینگے
نہ بھولینگے ہم تلخ باتون کی لذت — ہزار اب وہ شیرین کلامی کرینگے
جو بدنام کرینگے ہمین وہ بھی اچھا — یہ ہم عشق مین نیکنامی کرینگے
جفا پر جفا ہی اگر کیجیے گا — وفادار پھر بھی غلامی کرینگے

جناب مرزا آغا محمد صاحب جبرئیل فیض آبادی شاگرد جناب ماہر لکھنوی

تری عشق مین نیکنامی کرینگے — جو محبت ہین ہرگز نہ خامی کرینگے
پس مرگ سے قطع امید سب سے — لحد بھی بنانے مین خامی کرینگے
او حسینان جاکے خود دینگے نامہ ہم اپنا — نہ پیدا پیامی سلامی کرینگے

جناب منشی الٰہی بخش صاحب حامی گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

رہی رند میکش دوامی کرینگے — جو پیر مغان کی غلامی کرینگے
نقیر دن کو بوسہ جو ہوگا عنایت — بلند آپ کا نام نامی کرینگے
زلیخا کو ہو عشق یوسف مبارک — ہم اپنے نبی کی غلامی کرینگے
مے خوشگوار انکے ہاتھون سے پی کر — تجھے دور اے تلخکامی کرینگے
جھڑکتے رہو گے حسینو اگر تم — تو کاہے کو ہم پھر غلامی کرینگے
اگر آب خنجر سے محروم رکھا — تو ہم شکوہ تشنہ کامی کرینگے
لب یار کا معجزہ دیکھنا ہے — مسیحا سے بھی ہمکلامی کرینگے
گئی جان ساقی توبہ شکن پر — ہمین یاد تربت مین جامی کرینگے
جوانی مین موت آگئی ہے اک حسین پر — ہمین یاد سب لوگ حامی کرینگے

جناب محمد اللہ خان صاحب حمید اورنگ آبادی از پھگوان

محبت مین عاشق نہ نامی کرینگے — تمھاری ہمیشہ غلامی کرینگے
جو گلشن مین وہ خوشخرامی کرینگے — تو سرو و صنوبر غلامی کرینگے
سدا تیری خدمت بجا لائینگے ہم — شب و روز دل سے غلامی کرینگے

جناب محبوب خان صاحب حامد ساکن قدم مقیم سیتا منڈھی شاگرد جناب شتاق

شہنشاہ دین کی غلامی کرینگے
اطاعت مین اُنکی نہ خامی کرینگے

کلیجا تلک پک گیا ہو جفا سے
محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

پڑے نقش پا کی طرح ہم ہین حامد
کہانتک وہ نازک خرامی کرینگے

جناب منشی عبد الحمید خان صاحب حمید متوطن گلشن آباد عرف جاوڑہ

ارادہ ہے دل مین کہ سر انکو دے دین
جہان مین یہی نیکنامی کرینگے

اگر سر بھی جائے تو پروا نہین کچھ
محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی از حیدرآباد دکن

اطاعت مین اغیار خامی کرینگے
نہین [illegible] غلامی کرینگے

وہ کیا چارہ تلخکامی کرینگے
یہی نا کہ شیرین کلامی کرینگے

یہ ٹھہری ہے آوارگان محبت
جناب خضر کو مقامی کرینگے

یہ جانو کہ ہوگی جہان خاکِ عاشق
وہین تو وہ محشر خرامی کرینگے

ہوئے آپ بدنام جن جن کے پیچھے
وہی آپ کی نیکنامی کرینگے

کرین ہم دغا آپ سے توبہ! توبہ!!
یہ کوئی کرینگے یہ نامی کرینگے

کوئی کیا پڑھایا کرے معجون کو
یہ بس یاد دیوان جامی کرینگے

کہانتک اُٹھائین یہ نازک مزاجی
کسی اور کی اب غلامی کرینگے

رہیگا نہ دشمن تو مجھکو خوشی کیا
وہ خود اُسکی قائم مقامی کرینگے

قیامت بھی مٹ جائیگی ہر قدم پر
قیامت کی وہ خوشخرامی کرینگے

مرے قتل کے روز میلہ لگیگا
یہ جلسہ وہ اک دھوم دھامی کرینگے

نہ گھبراؤ تم داغ مطلب تمھارا
ادا سب پیامی سلامی کرینگے

جناب حکیم سید باقر علی صاحب دیوانہ از قصبہ جیور

بیان اپنی ہم تلخ کامی کرینگے
غلط اُنکی شیرین کلامی کرینگے

قیامت مین ساقی کوثر کے آگے
بیان خضر بھی تشنہ کامی کرینگے

جناب مولوی عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی مہتمم چشمہ رحمت اسکول غازیپور

محبت مین یوسف نہ نامی کرینگے — اجی وہ تمھاری غلامی کرینگے
ہم اپنے ہی دل کو پیامی کرینگے — اسیکو رسائی مین نامی کرینگے
جہان عشق کی ہوگی پوری حکومت — ہم و غم مدار المہامی کرینگے
نزاکت سے ملتے نہین ہونٹ جنکے — وہ کیا ہمت ہمکلامی کرینگے
محبت ہماری جو کر دینگے ظاہر — تو گویا بڑی نیکنامی کرینگے
عبث آب خنجر لو اب دیتے ہین وہ — علاج غم تشنہ کامی کرینگے
تصور نے بھی انکے منہ صاف موڑا — ہم اب کسکو دل مین مقامی کرینگے
اٹھائینگے فتنے یہ آفت کے پتلے — جہان ناز سے خوشخرامی کرینگے
اطاعت سے کیون بھاگتے ہین یہ گلرو — جو یوسف بنے ہین غلامی کرینگے
تصور مین کیا کیا مجھے بیخودی مین — جو اس آکے بے انتظامی کرینگے
رہے شوق سے سر مین سودا تمھارا — تمھین خاص دل مین مقامی کرینگے
پلایا ہے ساقی نے وہ جام وحدت — جسے دیکھکر رند جامی کرینگے
ذرا اپنے عناب لب چوسنے دو — علاج غم تلخکامی کرینگے
نہین عاشق زار پر رحم کرتے — تو دنیا مین کیا نیکنامی کرینگے
چلا روٹھکر کیون کسی کا تصور — غم تازہ دل مین مقامی کرینگے
نہ بیٹھین گے پہلو مین یہ شوخ اکدم — تصور ہی مین ہمکلامی کرینگے
غمون کی چڑھائی مین ای ہوش مت جا — جو حامی تھے اسکو حامی کرینگے
نہین کرتے شمشاد فکر رسائی — فقط نالۂ زیر بامی کرینگے

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری

جو پیر مغان کی غلامی کرینگے — وہی شغل بادہ مدامی کرینگے
کرینگے تجھی سے ہم اے آب خنجر — اگر شکوۂ تشنہ کامی کرینگے
عدو منہ کی کھائینگے بس کہدیا ہے — جو ہمسے کبھی ہمکلامی کرینگے
رہینگے وہی لوگ عقبے مین اچھے — جو دنیا مین کچھ نیکنامی کرینگے

نہ غیروں کو دو دخل کا مومنین اپنے
یہ بیہودہ بد انتظامی کرینگے

نہ لائینگے پھر کوچۂ دلربا سے
وہی تجھسلوا بدل مقامی کرینگے

گرینگے قدم پر ترے کبک آکر
جو نقطہ نہ خوش خرامی کرینگے

بتوں کی جفا کو نہ روکے گا کوئی
خدا ہی کو بس اپنا حامی کرینگے

بھلا عاشقوں کا تو مذکور کیا ہے
حسین آکے تیری غلامی کرینگے

شب و روز اے شیفتہ شغل مے ہے
بس اب حفظ دیوان جامی کرینگے

جناب عبد الصمد خان صاحب شمیم برادر خورد و شاگرد جناب آفت ندوی بھوپال

ادائے وہ جب خوش خرامی کرینگے
قیامت سے بھی تیز گامی کرینگے

مری سرنوشتوں کی بھی کچھ انتہا ہے
بیان ان سے کیا کیا پیامی کرینگے

جو قسمت ہی اپنی برگشتہ ہو تو ہم
بھلا کیا پیامی سلامی کرینگے

اگر شوق دل سے نہ کچھ کام نکلا
تو ہم جذب دل کو پیامی کرینگے

نہ اُن سے علاج دل خستہ ہوگا
نہ وہ چارہ تلخ کامی کرینگے

ستاؤ مگر ہجت مغزان امت
محبت میں ہرگز نہ خامی کرینگے

جو ہوں ہمسے بدنام عشق بتاں میں
وہ کیا خواہش نیکنامی کرینگے

جناب عبد الرحیم صاحب شائق و تلمیذ نیّر از سفیدون

دغا تم سے بے شبہ نامی کرینگے
محبت میں عاشق نہ خامی کرینگے

اس امید پر کڑوی باتیں سنی ہیں
کبھی تو وہ شیرین کلامی کرینگے

اڑا دے گی سر تیغ ابرو ہمارا
ترے تیر مژگان جو خامی کرینگے

جو روکینگے وہ ہاتھ جور و جفا سے
رقیب انکی قائم مقامی کرینگے

جو چلتے ہیں وہ چال اٹکھیلیوں کی
قیامت کی قائم مقامی کرینگے

جناب مولوی محمد عبد الجلیل صاحب شیفتہ جھنگوانپوری مظفرپوری

محبت میں عاشق نہ خامی کرینگے
تمہاری ابد تک غلامی کرینگے

عدم سے اسی واسطے آئے ہیں یہ
محبت میں عاشق نہ خامی کرینگے

مجھے دیکھ کر سب ہین خوش ہو ا — کہ سب اپنے تجھکو تمامی کرینگے
ہنسی ہو نہ کیا دل مین شیر پیو بچکر — ہم آقا کی اپنے غلامی کرینگے

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق محمد آبادی مقیم بمبئی شاگرد جناب شاکر

جہان مین یہ ہم نیکنامی کرینگے — کہ سلطان زمین کی غلامی کرینگے
رقیبون کو ایسا نہ بدنام ہم — وہ محفل مین بے انتقامی کرینگے
سنائے ہون جو تازہ باتین بہت — وہ کیا مجھسے شیرین کلامی کرینگے

جناب کرامت حسین صاحب عطا کلرک ڈاکخانہ چھاونی میرٹھ

بلا سے اگر جان جاتے تو جاسے — محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

جناب عبد الغنی خان صاحب غنی گورکھپوری

محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے — وہ ایجان تیری غلامی کرینگے
یہ دل مال کیا ہے بکا و توبلہ ہو — فدا ہم تو جان گرامی کرینگے
ہمین خوش نہ آئے گا موسیٰ کی صورت — صنم تجسے ہم ہمکلامی کرینگے
نئی اک قیامت بپا اور ہوگی — جو محشر مین وہ خوشخرامی کرینگے

جناب مولوی نظام قطب الدین صاحب نگار غازیپوری شاگرد جناب شمشاد

اگر شب وہ ہمکلامی کرینگے — تو ہم دل سے انکی غلامی کرینگے
یہ کہہ کر مٹاتے ہین وہ نام میرا — کہ ہم عشق مین تجھکو نامی کرینگے
اگر اولی تیر انکا آئے ادھر بھی — تو اپنے جگر مین مقامی کرینگے
شراب محبت سے سرشار ہین ہم — تلاش مے ناب عامی کرینگے
رہے جان یا جائے الفت مین لیکن — اگر مرد ہین ہم نہ خامی کرینگے
قیامت بپا ہوگی عالم مین فوراً — جو وہ ناز سے خوشخرامی کرینگے
اگر آئیگا وہ شہنشاہ خوبی — سلاطین اسکی غلامی کرینگے
بلا سے اگر جان جائے ہماری — محبت مین ہرگز نہ خامی کرینگے
اسی مین ہین ہم خوش کہ تم جسمین خوش ہو — شکایت جفا کی عامی کرینگے

مری یاد تک کہہ رہی ہے یہ اُنسے	کہ ہم حرزِ جان اسم سامی کرینگے

جناب عبد المجید صاحب فہیم گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے	دل و جان سے اُنکی غلامی کرینگے
نہ ہم جان دینے مین خامی کرینگے	عدو سے جو وہ ہمکلامی کرینگے
محبت مین ہان خیرہ خامی کرینگے	ہمین جان و دل سے غلامی کرینگے
جہان ہوگی عاشق کی تربت وہین تک	وہ محشر بنا خوش خرامی کرینگے
نہ جا اے غمِ یار دل سے نکل کر	یہین رہ کہ تیری غلامی کرینگے
یہین سے تو غش کھا کے موسیٰ گرے تھے	سرِ طور کیا ہمکلامی کرینگے
خموشی پہ سو گالیان جو سناتے	تو ہم آپ سے کیا ہمکلامی کرینگے
کہے ہی سے قیامت بھی مشتاق دیکھو	صنم آپ جب خوش خرامی کرینگے

جناب منشی قاضی نصیر الدین احمد صاحب ثریا از اوجین

کیے جاؤ ظلم و ستم میری جان تم	محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

جناب فیض محمد صاحب فیض جبل پوری

ترے نام لینے سے فرصت ہے جنکو	محبت مین پھر کیا وہ خامی کرینگے

جناب قادر بھائی حبیب اللہ بھائی صاحب قادر از ایوت محل

محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے	ہمیشہ تری ہی غلامی کرینگے

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف جناب جلال لکھنوی

تری حضرتِ دل غلامی کرینگے	یہ یوسف کی قائم مقامی کرینگے
وہ ناکام کو اپنے کامی کرینگے	جو گمنام ہے اُسکو نامی کرینگے
ملا ہمکو پُر درد فقرہ جو کوئی	تو خط کی اُسی پر تمامی کرینگے
شبِ ہجر تنہائی و بیکسی کو	ہم اپنا مددگار و حامی کرینگے
ترے عشق مین ہم ہین مرمٹنے والے	یہی حوصلے ہمکو نامی کرینگے
جو قیدِ تعلق سے آزاد کر دے	ہمیشہ ہم اُسکی غلامی کرینگے

دہن ہی نہین ہے اگر ان بتون کے
تو کیا ہمسے یہ ہمکلامی کرینگے

محبت مین ہونگے جو گمنام عاشق
وہان تو حسینون کو نامی کرینگے

کبھی جی ہی اُٹھینگے کُشتے ادا کے
وہ کب تک نہ محشر خرامی کرینگے

کمال اپنے گھر یون بلائینگے اُنکو
کہ جلسہ کوئی دھوم دھامی کرینگے

جناب محمد برکت علی صاحب کُشتہ ہیڈ ماسٹر کاہنور شاگرد جناب ادیب دہلوی

اگرچہ مٹے نام دُنیا سے اُن کا
محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

اسی شور پر ہین اگر میرے نالے
تو محشر مین بے انتظامی کرینگے

نظر سے اگر آپ ہی نے گرایا
تو کب اور مجھکو گرامی کرینگے

جناب منشی شیخو میان صاحب کوکب طالب العلم ہائی اسکول نا سک شاگرد جناب جاور

ہمین خوف کیا نارِ دوزخ سے واعظ
محمد کو ون اپنا حامی کرینگے

جناب شیخ کریم بخش صاحب ماہر سوداگر گورکھپوری شاگرد جناب احسان

شبِ وصل مین شادکامی کرینگے
مزے لینے مین ہم نہ خامی کرینگے

اطاعت تمھاری دوامی کرینگے
دل و جان سے صاحب غلامی کرینگے

دہن کا پتہ سے نہ آتی ہین باتین
وہ کس مُنہ سے پھر ہمکلامی کرینگے

محبت کے قصون سے رہتا ہی دل خوش
ہم از بر زلیخا سے جامی کرینگے

پڑیگی وہان بھی فرشتو مین ہلچل
وہ محشر مین فتنہ خرامی کرینگے

لقب دیدیا ہے شہیدِ وفا کا
ہمین قتل کرکے وہ نامی کرینگے

یہ دِل سے تو کیا چین آئیگا ہمکو
یہ غم ہے تو کیا شادکامی کرینگے

وہ میٹھی نگاہون سے دیکھین تو مجھکو
عدو شکوہ تلخکامی کرینگے

ہوئی ہے جو مدح قاتل جو ماہر
بہت شکرِ طبع گرامی کرینگے

جناب موسی بھائی صاحب مائل گھرمی ساز برہانپور شاگرد جناب یاس لکھنوی

ستم مین نہ گر آپ خامی کرینگے
تو مٹ مٹ کے ہم نیکنامی کرینگے

جو پھونچین گے نالے ہمارے فلک تک
ہلانے مین اسکے نہ خامی کرینگے

رہینگے نہ قابو مین دل عاشقون کے | وہ اٹھلا کے جب خوشخرامی کرینگے
حسین لاکھ انکو نظر سے گرا ئین | محبت مین عاشق نہ نامی کرینگے
دبا ئینگے دم ذبح وہ لاکھ سینہ | تڑپنے مین ہم بھی نہ خامی کرینگے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتوری ملازم فوجداری علی گڈھ

جو دنیا مین ہین پختہ مغزان الفت | وہ کب عشقبازی مین نامی کرینگے
کلام خدا اسکا ہے اک سخن ہو | کلام اس سے کیا ہمکلامی کرینگے
نہوگی اگر آب خنجر سے سیری | گلا ہی تراشنہ کامی کرینگے
قسم کھاچکے ہین وہ ملنے کی مجھسے | وہان جاکے کیا بیرحامی کرینگے
اگر بندہ پرور ہے یوسف ہمارا | مجید اسکی دل سے غلامی کرینگے

جناب منشی محبوب علیخان صاحب محبوب ساکن کلکتہ وارد حال پورلیا ضلع مانبھوم

نہوگی رضائے خدا انکو حاصل | جو حب محمد مین نامی کرینگے
شہ حسن وہ رشک یوسف ہے اپنا | سنا ہے وہ ہم اسکی غلامی کرینگے
قدم لینے دوڑینگے محشر کے فتنے | وہ جب حشر مین خوشخرامی کرینگے

جناب سید امان اللہ صاحب مسکین حسینی القادری شطاری احمد آبادی

مرے یار کا حسن گر دیکھ لین گے | دل و جان سے یوسف غلامی کرینگے
نہ کھین گے مسکین قیامت کا وہ غم | حبیب خدا کو جو حامی کرینگے

جناب منشی رامچرن لال صاحب مشتاق گورکھپوری

مجھے اپنی چالون کا عاشق سمجھکر | مری قبر پر خوشخرامی کرینگے
سلامت ہین تیرے دونکے پیکان | یہی دل کی قائم مقامی کرینگے
چلو آج مرجائین مشتاق ہم بھی | سنا ہے کہ وہ خوشخرامی کرینگے

جناب محمد امجد علیخان صاحب ملک کاکوروی شاگرد جناب تقی

کیا ہمکو بدنام عشق دورون نے | انھین کس طرح ہم نہ نامی کرینگے
بلا سے حسینون کی آئے قیامت | وہ عالم مین فتنہ خرامی کرینگے

ملاپ ... ... بنا مین گے ہرگز
تصور ہی مین ہمکلامی کرینگے

جناب منشی محمد عبد الرحمن خان صاحب نیر وکیل ہائی کورٹ شاگرد جناب یاس لکھنوی

لحد پر جو وہ خوش خرامی کرینگے
شگوفے ستان محبت نامی کرینگے

کرینگے اگر ہمپہ وہ مہربانی
تو ہم جان و دل سے غلامی کرینگے

کرے ہمکو بدنام انکی محبت
حصول اسمین ہم نیکنامی کرینگے

نہین واعظون کی نصیحت یہ پختہ
محبت مین ہم تو نہ خامی کرینگے

عدو منہ کی کھاینگے اسمین نہ شک
وہ ہمسے اگر ہمکلامی کرینگے

اگر وہ مہ سے کوئی مبناست نیر
تو ہم جان و دل سے غلامی کرینگے

جناب منشی سید محمد وصی صاحب نیر رودولوی شاگرد جناب امیر لکھنوی و جناب جلیل مانکپوری

... ... مین ... پر یہ دل
محبت مین ہمسے تو نہ خامی کرینگے

جناب میر امیر علی صاحب ولا لکھنوی تحویلدار سابق چیف کمشنل ...

یونہین گر وہ شیرین کلامی کرینگے
تو ہم کیا سب انکی غلامی کرینگے

ولا پرسش روز محشر کا کیا ڈر
حمایت وہان تیرے حامی کرینگے

جناب عبد الوحید خان صاحب وحید متوطن ضلع پیلی بھیت ہیڈ کانسٹبل ضلع ...

جو سر ہمسے مانگے وہ دلبر ہمارا
تو دینے مین ہرگز نہ خامی کرینگے

کرے ظلم بھی چلنے جتنا وہ ظالم
محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

جناب ڈاکٹر عبد الغفور صاحب یتیم متعینہ شفاخانہ دیوریا شاگرد جناب احسن

اگر نالہ دل نہ خامی کرینگے
تو ہم بھی بھی شاد کامی کرینگے

قیامت کہان آج چھپتی ہے دیکھین
سنا ہے وہ محشر خرامی کرینگے

ہمین قتل کرکے بنین گے جو ظالم
تو گویا بڑی نیکنامی کرینگے

دلون کی نہ کم ہوگی پختہ مزاجی
محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

نکالین گے ارمان دل کے لپٹ کر
یتیم آج ہم کچھ نہ خامی کرینگے

جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب ماہ لکھنوی شاگرد جناب امیر و عاشق لکھنوی

یہ غزلین درمیان وصول ہوئین اس سبب سے دلخواہ درج ہو سکین

وہ غیرون سے شیرین کلامی کرینگے
مجھے واقفِ تلخکامی کرینگے

ترا عشقِ رُخ تیری زلفونکی الفت
وہ رومی کرینگے یہ شامی کرینگے

نہ آنے دو غیرون کو محفل مین اپنی
وہ جلسے کی بد انتظامی کرینگے

خوشی ہوگی اُنکو جو مرنے سے میرے
مرا عُرس وہ دھوم دھامی کرینگے

کبھی تو قیامت بھی برپا ہی ہوگی
کبھی تو وہ محشر خرامی کرینگے

مرینگے جو اُلفت مین بدنام ہوکر
تو پیدا بڑی نیکنامی کرینگے

کبھی خاص عشاق سے یہ نہوگا
تمھین سب مین مشہور عامی کرینگے

ملوگے جو مجھسے تو بدنام ہوگے
عدو تمکو نامی گرامی کرینگے

پھرینگے جو ہم نجد مین قیس کی جا
وہ لیلے کی قائم مقامی کرینگے

ہزارون حسین جنکو گھیرے ہوئے ہین
وہ کس کس کی ایدل غلامی کرینگے

مجھے بھول جائینگے اُس بت کے آگے
بیان حال اپنا پیامی کرینگے

سدا کیف کی ماہ حاصل رہے گا
اگر یاد اشعار جامی کرینگے

جناب محمد عبد الحبیب صاحب مقصور گورکھپوری شاگرد جناب یاس لکھنوی

چمن مین جو وہ خوشخرامی کرینگے
تو سرو روان بھی غلامی کرینگے

قیامت کے آنے مین کچھ شک نہین ہے
اگر آج وہ خوشخرامی کرینگے

عنایت کروگے اگر ایک بوسہ
تو ہم نذر جانِ گرامی کرینگے

لڑکپن ابھی ہے جوانی تو آئے
ہزارون تمھاری غلامی کرینگے

جو محفل مین غیرون کو تم آنے دوگے
تو کمبخت بد انتظامی کرینگے

جناب نثار علی عبد العلی صاحب نثار شاگرد جناب شیخ ہبتہ اللہ بھائی آزاد [illegible]

کرین جس قدر چاہین وہ ظلم اسپر
محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے

جناب شیخ محمد حسن علی صاحب قرط گورکھپوری شاگرد جناب جلیل مچھلی شہری

اگر حشر مین خوشخرامی کرینگے
تو فتنے بھی اُنکی غلامی کرینگے

محبت مین عاشق نہ خامی کرینگے
دل و جان سے تیری غلامی کرینگے

مٹا دینگی رُخ کی چمک گرکے لفین
حلب مین بھی اندھیر شامی کرینگے

جو ساقی کا رتبہ بِلا شیخ جی کو
تو بھٹی مین بدانتظامی کرینگے

اطاعت سے اے فرط سب کام ہوگا
حسینون کی ہم تو غلامی کرینگے

جناب منشی محمد شفیع الدین صاحب محشر از فتحپور سیکری

یہ مانا زبان مین ہے عیسےٰ کی قدرت
مگر تجھ سے کیا ہمکلامی کرینگے

قیامت ہی اہلِ قیامت پہ ہوگی
جو وہ دعوئے خوشخرامی کرینگے

عذابِ قیامت کا کیا غم ہے محشر
وہان ہم محمد کو حامی کرینگے

بی نظیر جان صاحبہ قضا طوائف بھوپال دختر مولا بخش

کروگے وفا عاشقون سے اگر تم
تمھاری بڑی نیکنامی کرینگے

کہا میرا مانوگے یونہین جو ہر دم
حسینون مین تمکو گرامی کرینگے

غزلیات غیر طرح

جناب سید انور حسین صاحب آرزو لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

نالہ ہی کسی کا کہین فریاد کسی کی
کیا خوب گلی رہتی ہے آباد کسی کی

سب دل سے بھلا دیتی ہے رنج والم وغم
فرقت کی شب آ آکے ہمین یاد کسی کی

پوچھے کہ کراہے کوئی دردِ جگری سے
سُنتا ہے بھلا وہ ستم ایجاد کسی کی

ہان ساتھ دیے جائے ذرا دردِ محبت
ہم اور نہین چاہتے امداد کسی کی

اے جوشِ جنون دل سے فراموش اسے کردے
لاتی ہے ہمین ہوش مین پھر یاد کسی کی

جسطرح کہ ہم مِٹ گئے کوچے مین تو نکلے
یون خاک اُٹھی نہو برباد کسی کی

کچھ اِسکے مزے خوب اُٹھاتا ہے وہی دل
جس دل کو بھلی لگتی ہے بیداد کسی کی

قسمت کی کمی گوشِ بتان تک وہ نہ پہونچی
جو عرش ہلا آتی تھی فریاد کسی کی

جس دل نے مٹایا ہمین وہ بھی کہین مٹ جائے
دونون مین نہ باقی رہے بنیاد کسی کی

جناب حکیم غلام محی الدین صاحب روشن از چلمگلور ملک میسور

دل مین مرے کھینچا ہوا نقشہ ہے کسیکا
تصویر کہان ایسی ہے بہزاد کسی کی

اُس بت نے کہا سُنتے ہی روشن سخن اپنا | ایسی بھی طبیعت سے خدا داد کر

جناب محمد شبیر خان صاحب شبیر ساکن اورو

رویا قدِ زیبا کے تصور مین لپٹ کر | یاد آئی جو مجھکو ترے شمشاد

ای حضرتِ دل طاق مین رکھے چھوڑو ارمان سب | سُنتا ہی نہین وہ ستم ایجاد کر

سُن سُن کے فغان میری وہ کہتے ہین کہ اُف اُف | کس درجہ جگر سوز ہے فریاد

جناب مولوی کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مدرسہ

کرنا نہ شکایت دلِ ناشاد کسی کی | آرام نہین دیتی ہے بیداد

نالے مرے سُن سُن کے کہا کرتا ہے کوئی | بے چین کیے دیتی ہے فریاد

مدت ہوئی ہے دل مین مرے حسرت دیدار | تصویر ذرا کھینچ دے بہزاد

فرہاد کا جب حال سُنا قیس یہ بولا | مسرور کبھی محنت نہو برباد

عشرت مری تربت کو وہ ٹھکرا کے یہ بولے | یون کرتے ہین ہم ناک کو برباد

جناب اولاد حیدر صاحب فوق آزردہ

نالے ہون کہ حسرت بھری فریاد کسی کی | کچھ بھی ہو سُنے گا نہ وہ جلاد

ہنس ہنس کے وہ دل لے گئے باتون مین لگا کر | ہم ناز ہی سمجھا کیے بیداد

بی عباسی جان صاحبہ داغ ساکن رامپور مقیم پہاڑ شملہ

تھمتی نہین ہچکی دلِ ناشاد کسی کی | شاید کہ ہمین ہونے لگی یاد

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی بواپسی ڈاک اس طرح مین (دل زار کو ہم سنبھالے ہوئے ہین) سنبھالے نکالے ہوتے ہین۔
۱۵۔ جنوری تک اس طرح مین (جلوہ کسی کا ہے دل خانہ خراب مین) خراب قافیہ۔ مین
۱۵۔ فروری تک اس طرح مین (دل آپکو دیا ہے یہ ہم سے خطا ہوئی) خطا۔ دعا قافیہ۔
غزلیات آنا چاہیین ورنہ درج نہونگی۔ شکایت نہ کیجیے گا۔

حضرات!

۹ سنہ کا یہ آخر نمبر ہے۔ شکر ہے کہ جن حضرات کی نسبت پیشگی وصول تھی ان کی سبکدوشی ہوئی اب بابتہ حسب قاعدہ ارسال فرماکے مشکور فرمائیے۔ جن حضرات نے بوجوہات جو کسی سال سے قیمت نہیں کی ہے وہ صاحب بھی توجہ فرمائین ہمین ایسا دل رقم کے لیے لکھتے شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ ہر صاحب بواپسی ڈاک بقایا اور پیشگی ارسال فرما کر مشکور کرین۔

مہتمم پیام

قابل دید کتابین

مسلمانون کی گذشتہ تعلیم

مسلمانون کو اپنا گذشتہ اقبال اور اپنی اگلی لیاقت یاد کرنے کے لیے اگر کوئی کتاب ذریعہ ہو سکتی ہے تو مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی یہ کتاب ہے - عربی - انگریزی اور فارسی تاریخون کے ورق اُلٹے گئے ہین - عالم خیال مین کھنڈرون اسلام کی قدیم منہدم عمارات کے کھنڈرون کی سیر کی گئی ہے تو یہ ایک کتاب لکھی گئی ہے جسکو ایک پرانی دلچسپ داستان یا صبحِ مایوسی مین شبِ اقبال کا تذکرہ کہنا چاہیے - قیمت فی جلد - ۸ر

عصمت

(ایک نہایت ہی دلکش ناول)

اس ناول کا انگریزی سے اردو مین ترجمہ ہوا ہے - قصہ اسقدر دلچسپ ہے کہ بغیر ختم کتاب آپ سے نہین چھوٹ سکتی - قیمت فی جلد - - - - - - ۸ر

نغمۂ راز

حسرتون کی مجسم صورتین - مایوسیون کی ہو بہو تصویرین - دل شکستہ کے بکھرے ہوئے ٹکڑے - چشم مایوس سے ٹپکنے والے خون کے قطرے - عشق کی اندوہناک سرگذشتین - یعنے مثنوی نغمۂ راز مصنفہ جناب فائق سے شب وصل و شب غم نتیجہ طبع جناب شرر اڈیٹر دلگداز عام ملک کی خواہش سے دوبارہ چھپی ہے - ابکی مرتبہ چند لاجواب نظمین اور بھی شامل کی گئی ہین - قیمت فی جلد - - - - ۴ر

صبحِ امید

(مصنفہ مولوی شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم مسلمانان)

موجودہ اسلام کی دلسوز تصویر دیکھنا ہو تو یہ مثنوی دیکھیے - نیچرل نظم مین اسلام کی حالت دکھائی گئی ہے - ابکی مسدس قومی بھی اسکے ساتھ طبع کیا گیا ہے - قیمت فی جلد - - - ۴ر

صبحِ خندان

ایشیائی شاعری - عاشقانہ قصہ حسن و عشق کا فسانہ ہی حسن کی بحر اسکی تعریف لکھنے کی ضرورت نہین قیمت فی جلد

ضرب المثل

یہ رسالہ اُن لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زبان دانی کا شوق رکھتے ہین - قیمت فی جلد - ۲ر

نظمِ دردمند

یہ دیوان حضرت یاس لکھنوی جسکی تعریف لکھنے کی ضرورت نہین - زمانہ واقف ہے - زبان مستند قیمت

دیوانِ صغیر

یہ دیوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے - حضرت صغیر رشک مرحوم کے ارشد تلامذہ مین تھے - اردو نظم کے لیے غالباً اس سے زیادہ کوئی مفید ترکیب نہین کہ ایسے بزرگون کا کلام نئے طبع آزمائی کرنے والے ادیبا کی مدد کے لیے شائع کیا جائے - قیمت - ۸ر - المشتہر - محمد نثار حسین ہنم بیگاپار - لکھنؤ

ضمیمہ

اشتہار

افادات - اس نام کا ایک رسالہ مصنفہ حضرت اوستادی جناب **خورشید**
دام ظلہم العالی زبان اردو مین فن عروض مین پریس لکھنؤ مین چھپا ہے حقیقت مین ہم بالکل
حیرت زدہ ہین کہ کن لفظون مین اوسکی تعریف کرین اور اس مختصر اشتہار مین کس
فائدے کو جو اوسکے دیکھنے سے ناظرین کو پہونچے گا لکھین - مبالغہ ہماری نزدیک جب دنیا کی
نسبت ہم اسے پسند نہین کرتے تو آپ طرح گوارا کیجئے - ناظرین یقین جانین کہ ہم معترف عجز ہین
تو اسکے کہ خوبیان اوسکی اور فوائد اوسکے جب آپ دیکھینگے جبھی ماتحت معلوم ہونگے ہان
بالاجمال اتنا ہم لکھے دیتے ہین کہ جن جن صاحبون کو شوق شعر گوئی کا ہو اور چاہتے ہون
کہ بہت جلد مثل اوستادون کے دقیق رموز و نکات شعریہ سے واقف ہوجائین تو ضرور اس رسالہ
کو خرید کرین اور ہر وقت ورد زبان رکھین قیمت اسکی بغرض اشاعت بہت ہی کم رکھی ہے
کیونکہ عمدہ ولایتی کاغذ نایاب لکھائی اور چھپائی **آٹھ آنہ ۸** جو جو باتین فائدہ مند اس رسالہ
مین درج ہین اونھین بطور فہرست حسب تفصیل ذیل لکھا جاتا ہے اور یہ رسالہ جن صاحب کو طلب
کرنا ہو اوستاد مدظلہ کے پاس سے طلب کرین اس نشان سے - شہر لکھنؤ پاٹانالہ حضرت خورشید
اور جس رسالہ کے آخر مین دستخط مع مہر حضرت اوستادی موجود نہوان وہ جعلی ہے اوسے ہرگز ہرگز
خرید نفرمائین

فہرست امور مفیدہ مندرجہ رسالہ افادات

(۱) حالات اوستادی مدظلہ بطور تذکرہ ابتدا شوق شعرگوئی سے آجتک جو جو مباحثے اور کمال
اور اکثر اساتذہ سے اور جناب مصنف سے ہوئے ہین اور خود جناب مصنف کو اپنے اوستاد
سے فوائد پہونچے ہین سب درج ہین -
(۲) متروکات جناب موصوف -
(۳) بیان عروض بطرز جدید اسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے صرف اسقدر لکھی جاتی ہے کہ فی زمانہ
اور پھر اسقدر مختصر کہ ہر شخص ازبر کرسکے -
(۴) بیان قافیہ - آمیز عمدگی سے کہ کل حروف قافیہ و اشباع وغیرہ اور دیگر گویاں جو آجتک کسی نے نہ لکھے تھے
(۵) خاتمہ جسمین اول تو اکثر عیوب شعریہ تحریر ہین جنسے اجتناب چاہیے بعد ازان وہ وہ فوائد
لکھے ہین جنھین آجتک نہ کسی کتاب مین دیکھا نہ کسی اوستاد سے سنا -

المشتہر غضنفر حسین ملال

بیچم صاحب کی عجیب غریب گولیان

BEECHAM'S PATENT PILLS ST HELENS LANCASHIRE

ساری دنیا اقرار کرتی ہے کہ
شری کو بھی سستا ہے - یہ گولیان
ناقص کا بالکل لگاؤ نہین ہوتا -
وغیرہ ہرگز نہین ڈالی جاتی - ایسے
ہوتے ہین - انکے استعمال سے تمام
جاتی رہتی ہین اور پیٹ مین باد کی
معدہ کا بھاری ہو جانا - گھمری -

ان گولیون کا ایک ایک ٹکس لاکہ
صرف نخل سے بنائی جاتی ہین
پارہ اور کوئی زہریلی شئی یا مہلک
اجزا صرف نباتاتی اودیہ مرکب
صفراوی اور پٹھون کی خرابیان
سر کا درد اور چکر کھانا کھانے کے بعد
اونگھائی سردی - چھتی کا

اوچھل آنا - گھبراہٹ اور ڈر - بھوک کی کمی - ہانپنا - نبض بکھرا - بدن پر سیاہ داغ نمایان ہونا - نیند کا اچاٹ ہو جانا - بدخوابی - خلاف معمول عورتون کو ایام کا ہونا یا رک جانا - بدہضمی - جگر کی خرابی - منہ - اور معدہ کی تنگی دل کا دھڑکنا - اور تمام جگر کی شکایتین - کھانسی - دمہ - گلے کی بیماری - گلا بیٹھ جانا - سانس رک رک کے آنا اور سینہ کا بلغم سے بھاری ہونا - خراٹے لینا - پھنسی - پھوڑے - خارشت - امراض اسفل - وغیرہ وغیرہ بلا مبالغہ ان سب مرضون کا علاج ہین - دنیا مین کل قومین انکا استعمال کرتی ہین - اور انکی خوبی کا یہ ثبوت کامل ہے کہ انکی بکری دنیا مین سب دوائیون سے زیادہ ہے - جن لوگون نے انکو ایک مرتبہ بھی استعمال کیا ہے وہ اور دوا کو چھوتے بھی نہین - بڑی خوبی یہ ہے کہ ان سے کسی شخص کو نقصان نہین ہوتا - اور کھانے سے ۲۰ منٹ کے بعد ہی انکا فائدہ ظاہر ہو کر تکلیف مین تخفیف نمایان ہوتی ہے ہر عمر اور مزاج کے مرد اور عورت انکا استعمال کر سکتے ہین -

جوان اور مسن عورتین بھی انکا ضرور استعمال کرین - ایام کی بدنظمی - یا کھانے کی درستی کے واسطے یہ گولیان نہایت مفید ثابت ہوئی ہین - جو لوگ امراض اسفل سے تکلیف مین ہین وہ بھی انکو استعمال کرین - اور ہماری تعریف کی ضرورت نہین خود نتیجہ مکشوف ہو جائے گا -

یہ گولیان بڑی ہوشیاری سے تیار کیجاتی ہین اور احتیاط کی ضمانت کیجاتی ہے کہ ان مین کوئی چیز ایسی نہین ہے جو کسی مذہب کے آدمی کو ناگوار ہو - یہ گولیان رجسٹر شدہ ہین اور ٹکٹ پر الفاظ بیچمس پیٹنٹ پلس Beechams Patent Pills اور سرکاری اسٹامپ پر الفاظ بیچمس پلس سینٹ ہیلنس Beechams Pills St Helens خریدار کو غور سے دیکھنا چاہیے اگر یہ علامت نہو تو جعلی سمجھنا چاہیے - ہندوستان مین ہر جگہ ہر بساطی اور انگریزی دوا فروشون کی دکان سے یہ گولیان ایک شلنگ ڈیڑھ پنس ۱۰ بکس مین بکتی ہین - ۶۰ گولیان ۱۵ دن کے خرچ کے واسطے ہوتی ہین قیمت ۱۲ آنی بکس مل سکتی ہین - بہ ہدایت استعمال کا پرچہ بکس کے ہمراہ ہے - اگر کسی شخص کو ان گولیون کے ملنے مین ذرا بھی دقت ہو تو [illegible]

Sole agents for India Naylor Son, [illegible] Chemists.

نمونتاً انکے نام ایک بکس روانہ ہوگا - مندرجہ بالا سوداگران ہندوستان مین صرف اور خاص ایجنٹ ہین

تھوک کے نرخ بھی اسی دکان سے مل سکتے ہین جس ریل کے اسٹیشن پر دیا کرتی ہین وہان بیچم صاحب Beechams کی گولیان

ت

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزیں

یہ چیزیں لکھنؤ کے سوا کہین ملتی نہیں۔ قسمون سے کل ایسی کہیں ہو گئے ہیں خرچ ہو گئے۔ لکھنؤ کو ان چیزون کے ساتھ شہرت ہے اور یہ بھی لکھنا کچھ ایسا اثر رکھتی ہین کہ لکھنؤ بیٹ گیا اگر اسکے نام کر دین ... وی پی پیل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہو گی۔

پان مین کھانے کی خوشبودار گولیان جو بہت عمدہ تبارک کی خاص مشک اور زعفران اور عنبر وغیرہ مقوی و مفرح اجزا سے مرکب ایک گلوری کی ایک خوراک کے موافق بنائی جاتی ہین۔ نہایت عمدہ گولیان ور ہزار فی روپیہ ۱ تولہ قوام اپنا گولیونکا فی روپیہ ۳ تولہ

تھان چکن بیلدار نہایت عمدہ ہر قسم کی بیل کے [illegible]

تھان چکن بوٹہ دار ہر قسم کے بوٹے کے نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible]

ڈوپٹہ چکن بیلدار و بوٹے دار نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

رومال چکن۔ عرض طول برابر بیلدار و بوٹہ دار طرح طرح کے [illegible] سے [illegible] تک۔

ساری چکن نہایت عمدہ بیلدار و بوٹہ دار ہر ایک وضع کی۔ [illegible] سے [illegible]

پائجامہ چکن بیلدار و بوٹہ دار۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

شربتی ساخت لکھنؤ کی۔ نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ دو پلی ترکی دھنیہ تیپچی وغیرہ۔ ۲ سے [illegible] تک

کلاہ چوگوشیہ۔ سیاہ مخمل کی سلمہ و ستارہ کا کام نہایت عمدہ [illegible] سے [illegible] تک۔

کلاہ کشتی دار۔ دہلی کی وضع کے کام کلابتون۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

فرد رضائی مین سلمہ جالدار و بوٹہ دار۔ [illegible] سے [illegible] تک۔

لحاف مین سلمہ بیلدار و بوٹہ دار [illegible] سے [illegible]

پلنگپوش جھاڑ دار خوشرنگ [illegible] سے [illegible]

روغن عطر دس [illegible] عطر و دس کی ایسی پاکیزہ خوشبو ہوتی ہے ... فی آثار [illegible] سے [illegible]

الائچی مسی سی سنکا۔ ایک الائچی کھلا دیجئے ... بالکل لال ہو جائیں ... تک

تیل ناک مین ٹپکانے کی مرض۔ فی ۱۰ ر ۳ ار [illegible] سے [illegible]

سماور قلمدان لکھنؤ کی عمدہ جالی کا کام بنا ہوا۔ فی [illegible]

لوٹا [illegible] کی عمدہ ... پان کی ... فی [illegible]

انگوٹھی دو پہر کی نہایت مفید ہوتی ہے ... ہر وقت پہنے رہو ... فی [illegible]

کنگھی سینگ کی زنانہ و مردانہ۔ فی ۱ سے [illegible] تک۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال روانہ ہو سکتا ہے اگر ناپسند ہو واپس کیجئے ... محصول ڈاک ذمہ خریدار

الراقم
حاجی محمد [illegible]
دوکان [illegible]

کارخانہ احسن التجارت لکھنؤ

اس کارخانہ مین مال عمدہ اور کفایت سے فروخت ہوتا ہے ... صاحبان کو ... منگانا چاہئے۔ اگر ناپسند ہو واپس کیجئے ... صاحب فرمائش ہے۔ جو جو طلب فرماوین ساتھ ... چاہئے ... قسم کا مال ... قیمت نقد ... بذریعہ ویلیو پی ایبل ...

نام اشیاء مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت
تھان چکن کامدانی سنہری یا کلابتونی جالیدار [illegible] عمدہ	۲۰ گز	۱ گز	[illegible]
تھان چکن اور اسکے گل بوٹون مینا کامدانی کا کام۔	ء	ء	[illegible]
تھان چکن بیل بوٹے دار۔	ء	ء	[illegible]
تھان [illegible] ایک قسم آب روان۔	ء	ء	[illegible]
تھان شربتی ساخت لکھنؤ۔	ء	ء	[illegible]
دوپٹہ کامدانی کی سنہری نہایت عمدہ [illegible]	۳ گز	۱ گز	[illegible]
دوپٹہ چکن اور اسکے گل بوٹوں مین کامدانی	ء	ء	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار [illegible]	ء	ء	[illegible]
کرتے چکن کے بیل بوٹے دار سلے ہوئے [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جامہ [illegible] سوتی و ریشمی چکن کی۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]
صدری سوتی و ریشمی۔	ء	ء	[illegible]
پائجامہ چھوٹی بڑی مہری کے۔	ء	ء	[illegible]
کلاہ گول سوزنی مع کام کلابتون۔	ء	ء	[illegible]
کلاہ [illegible] مخمل سیاہ و سبز	ء	ء	[illegible]
کلاہ چوگوشیہ کمخواب زربفت [illegible]	ء	ء	[illegible]
کلاہ چکن دو پلڑی و چوگوشیہ و ترکی تیپچی۔	ء	ء	[illegible]
فرد رضائی مین سلمہ جالدار و بوٹہ دار نہایت عمدہ۔	ء	ء	[illegible]
پلنگپوش جھاڑ دار نہایت عمدہ۔	ء	ء	[illegible]
لحاف مین سلمہ و [illegible] بیلدار نہایت عمدہ۔	ء	ء	[illegible]
تھان [illegible] شربتی نہایت عمدہ۔	ء	ء	[illegible]

علاوہ انکے۔ لکھنؤ کی نامی گرامی چیزین ... دوسرے شہرون کی نسبت قیمت ... آسانی ... ہو گی ... گردن کے ... ایک آسان طریقہ کیا گیا ... جس قدر مال زیادہ منگائین گے اوسی قدر کمیشن کم لیا جاوے گا۔

الراقم
سید [illegible] سوداگر
لکھنؤ [illegible]